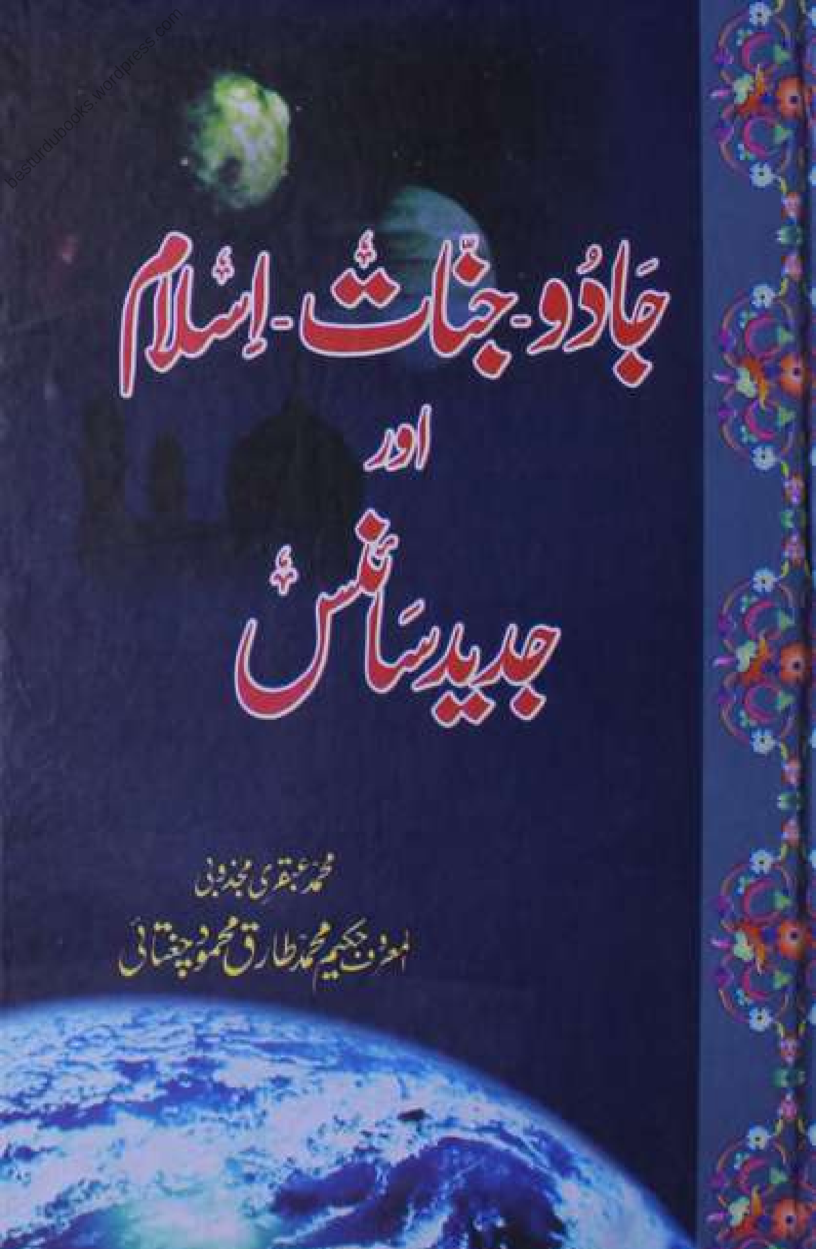

جادو - جنات - اسلام

اور

جدید سائنس

محمد عبقری مجذوبی

مؤلف: حکیم محمد طارق محمود چغتائی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جادو۔ جنات۔ اسلام
اور
جدید سائنس

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب	....	جادو جنات اسلام اور جدید سائنس
تالیف	....	حکیم محمد طارق محمود چغتائی
ناشر	....	علم و عرفان پبلشرز، لاہور
مطبع	....	جوہر رحمانیہ پرنٹرز، لاہور
سن اشاعت	....	2002ء
قیمت	....	-/200روپے

ملنے کے پتے

علم و عرفان پبلشرز

34-اردو بازار، لاہور فون: 7352332

فاتح پبلشرز

یوسف مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار، لاہور فون: 7232336

ای میل: fateh_publishers@hotmail.com

حالِ دل

یہ اس زمانے کی بات ہے جب میں طبابت کی دنیا میں پہلا قدم رکھ رہا تھا۔ میرے شیخ اور مرشد میرے استاذ زبدۃ العارفین حضرت خواجہ محمد عبداللہ ہجویری مجذوبیؒ کی شفقت اور تربیت نے میرے سفر کا رخ قرآن اور حدیث کی طرف موڑا اور اب تک یہ سفر چل رہا ہے۔

میرے پاس جتنے بھی حضرات اپنے مسائل اور مشکلات لے کر آتے ہیں ان کا حل بلاشبہ قرآن اور حدیث میں موجود ہے اور میں قرآن اور حدیث سے ہی ان کو راستہ بتاتا ہوں اور اللہ تعالیٰ محض اپنے کرم کی برکت سے ان کی مشکلات حل فرما دیتا ہے۔

میرے پاس اکثر ایسے لوگ آتے ہیں جو ایسے عاملوں سے ہو کر آتے ہیں وہ ایسی داستانِ غم سناتے ہیں جسے سنتے ہی طبیعت میں غم اور دکھ کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے بعض عامل غیر شرعی اعمال اور افعال بتاتے ہیں جو سراسر شرک اور بدعت ہے۔

اس لیے میرا قارئین سے اصرار ہے کہ وہ عامل سے ملنے سے قبل اس بات کا لحاظ رکھیں کہ وہ عمل قرآن و حدیث اور اہل اللہ سے ثابت ہے تو اس سے دنیا اور آخرت میں خیر و برکات پیدا ہوں گی۔

امید ہے میری یہ کتاب سابقہ کاوشوں کی طرح مقبولِ عام ہوگی اور قارئین کے لیے دنیا اور آخرت کی برکات کا ذریعہ بنے گی۔

[illegible]
محمد عبقری مجذوبی
المعروف حکیم محمد طارق محمود چغتائی
احمد پور شرقیہ ضلع بہاولپور
0698.72193 72198

فہرست

عنوانات صفحہ
سحر کی تعریف 13
سحر شریعت کی اصطلاح 13

شیطان کا قرب حاصل کرنے کے لیے

جادوگروں کے بعض طریقے 14
جادو قرآن وسنت کی روشنی میں 16
جنوں اور شیطانوں کے وجود پر دلائل 16
قرآنی دلائل 16
حدیث میں سے چند دلائل 17
جادو کے وجود پر دلائل 19
قرآنی دلائل 19
حدیث نبوی سے چند دلائل 21
اعتراض سے اس کا جواب 22
علماء کے اقوال 25
جادو کی اقسام 29
امام رازی کے نزدیک جادو کی اقسام 29
امام راغب کے نزدیک اقسام جادو 30
اقسام جادو کے متعلق ایک وضاحت 31
شریعت اسلامیہ میں جادو کا حکم 32
شریعت میں جادوگر کے متعلق فیصلہ 32
اہل کتاب کے جادوگر کا حکم 34
کیا جادو کا علاج جادو سے کیا جا سکتا ہے؟ 34
کیا جادو کا علم سیکھنا درست ہے؟ 35
جادو کرامت اور معجزہ میں فرق 36
عنوانات صفحہ
جادو تحقیق میں مزید کمالات 38
فرمان نبوی 38
جادو کا علم 38
جادو کی تعریف 42
جادو کا اثر 43
جادو کی حقیقت 44
جادو کی تاریخ 48
جادو کی قسمیں 53

سحر حقیقی کی قسمیں

منتر پھونک کر جادو کرنا 53
جنات شیاطین سے مدد لینا 53
ستاروں اور سیاروں کا اثر 54
سحر مجازی کی قسمیں 56
نظر بندی یا فریب نظر 56
ہپناٹزم اور مسمریزم 56
دیگر اقسام 57
جادو کرنے کا طریقہ 57
حواشی 60
جادو کے اثرات 62
جادو کا علاج 63
دم کرنا یا کرانا 67
تعویذ گنڈہ کی حقیقت 68

پراسرار علوم کے ماہر استاد بشیر احمد کے تئیس سالہ تجربات کا نچوڑ	72
آپ بیتی	72
جب میں نے عملیات کی دنیا میں قدم رکھا	72
ایک دھوکے باز عامل سے ملاقات	73
استاد عبدالقیوم کی شاگردی	74
میری پہلی کامیابی	75
عملیات کے ذریعے کاروبار کی بندش کا واقعہ	78
جادو کے ذریعے آگ باندھنا	79
مخصوص انداز میں ہاتھ صاف کر کے دوسرے عامل کا عمل چھیننا ایک ادھوری حقیقت	79
قدرت کی نعمت سے محروم عورتیں	81
عورتوں کو آسانی سے بے وقوف بنایا جا سکتا ہے	82
باسوکل تعویذ کس طرح کا کام کرتا ہے	82
عملیات سیکھنے کے شوقین اسی سالہ بزرگ	85
جنات کہاں رہتے ہیں	87
جنات انسانی شکل میں نمودار ہوں تو ان کی شناخت کا طریقہ	88
جنات اور عامل کا ایک دوسرے سے رابطہ	88
جسم میں جانے کا آسان طریقہ	88
جنات سے کام لینے کے طریقے	89
کالے جادو کا مہلک ترین وار	91
ناتجربہ کار عامل کی حالت زار	92
کالے جادو کے ماہر کی زندگی تباہ اور اولاد ہلاک ہو جاتی ہے	93
میرے استاد محترم کی آخری خواہش	98
میرے استاد محترم بمقابلہ بھگوان	98
سانپ کی موت	100
دشمنوں کے ذریعے پسند کی شادی کا انجام	101
سب کے عمل کے کرشمے	103
جن کے کرتب	104
ایک مداری کا علاج	104
ایک پیر کی بے بسی	105
جنات کن لوگوں کو تنگ کرتے ہیں	107
جادو کی ایک پیچیدہ قسم	108
جنّی کا ایک لڑکے پر تسلط	109
سوکت کے ذریعے پہلوان کی ٹانگ باندھی	110
میری توبہ کی کہانی	112
سید سعید احمد شاہ صاحب سے ملاقات	115
ایک ناکام عامل صوفی صاحب	122
سید سعید احمد شاہ صاحب کا طریقہ علاج	124
جنات پر شاہ صاحب کی دہشت اور رعب کا اثر	126
جادو برحق نہیں جنات سے بچاؤ کے طریقے اور وظائف	128
روحانی وظائف کرنے سے پہلے شرائط پر عمل	128
روحانی وظائف کے ذریعے تعویذات کے اثرات بد سے نجات	132
ہر قسم کے جادو کے توڑ کے لیے سورۃ یٰسین کا عمل	132
ہر قسم کے جادو کے لیے سورۃ مزمل والا عمل	133
خون کے چھینٹوں سے نجات کے لیے وظیفہ	133
جادو اور تعویذات کے اثرات کے توڑ کا ایک مجرب وظیفہ	134

مرض کی تشخیص کرنے کا طریقہ 135
سورۃ البقرہ کی فضیلت 137
شادی میں رکاوٹ کے حل کے لیے وظائف 138
خواتین یہ وظیفہ دن میں بھی کر سکتی ہیں 139
بددعا سے بچنا کیوں ضروری ہے؟ 139
کیا پیشہ ور عامل عورتوں کو آسانی کے ساتھ بے وقوف بنا لیتے ہیں 140
گھریلو تنازعات وظائف کے ذریعے ختم ہو سکتے ہیں 141
میاں بیوی کے درمیان محبت پیدا کرنے کا وظیفہ 141
دوسرا وظیفہ 142
جادو کے ذریعے میاں بیوی کے درمیان نفرت پیدا کرنے کے تعویذ 142
گھریلو جھگڑوں سے نجات کے وظیفہ 143
کوکھ کی بندش کا علاج 143
اگر کوئی کاروبار پر بندش لگا دے تو 145
کاروبار اور رزق میں برکت کے لیے وظیفہ 145
پریشانی اور تنگ دستی سے نجات سورہ مزمل کا وظیفہ 146
نذر و نیاز صرف اللہ کے لیے ہے 147
جانوروں پر کیے جادو کا توڑ کا آسان طریقہ 149
اسلامی ماحول میں اولاد کی تربیت کے فوائد 149
سونے سے پہلے یہ وظیفہ کریں 150
بیدار ہونے کی دعا 151
بیت الخلاء میں جانے کی دعا 151
بیت الخلاء سے باہر نکلنے کی دعا 151
گھر میں داخل ہونے کی دعا 151
دورانِ سفر کی دعا 151
بازار میں داخل ہونے کی دعا 152
غصہ کی حالت میں کیا کرنا چاہیے 152
ہٹ دھرمی اور جادو سے انکار 153
آیت الکرسی کی فضیلت اور یادگار واقعہ 154
سید الاستغفار 155
آیت کریمہ کے وظیفہ کا صحیح طریقہ 155
بہت مختصر مگر انتہائی مفید وظیفہ 159
سورۃ فاتحہ کا فیصلہ کن عمل 160
ہر قسم کی معلومات حاصل کرنے کے لیے استخارہ 162
جھوٹ پر مبنی معلومات فراہم کرنے والے عامل کے وظیفہ کی حقیقت 163
ایک جعلی پیر کار عامل کا قصہ 163
ٹیلی پیتھی سیکھنے سے انسان پاگل کیوں ہو جاتا ہے 165
نظرِ بد اور اس کا حل 173
نظر نیک انسان کی بھی لگ جاتی ہے 175
نظرِ بد سے بچانے والے قرآنی وظائف 176
خوشی کی نظر کا علاج 176
عناد یا بغض کی نظر کا علاج 176
استاد بشیر احمد کے بتائے ہوئے وظائف پر اعتراضات کا جواب 178
جادو ٹونے کے علاج کی شرعی حیثیت 178
مولانا عبدالمالک کا جواب 190
اسلام میں جادو کی حقیقت 192
اسلام میں جھاڑ پھونک کی حیثیت 201
ستارہ کیا میری تقدیر کی خبر دے گا 204
لاہور میں آسیب زدہ گھر 210

جنات اور جادو ٹونے سے بچاؤ کی تدابیر	217
عامل کی کہانی عامل کی زبانی	222
بے گناہ مجرم	222
بزرگی کا جال	226
طلائی آویزہ	228
قربانی کا بکرا	231
عبدالرشید کی ٹانگ کا درد	235
تعویذ کی بلا	237
جنات سے جنگ	238
شہرہ آفاق عامل	241
مفت کے چاول	243
مسور کی دال	246
آسیب آب	249
شکست رشتہ تسبیح	251
ایک لاکھ جنات کا قیدی	255
ڈاکو یا ڈاکٹر	258
ایسے جو سید اور وہ سید	261
مرشد کمال گنج	263
اسماعیل کی آپ بیتی	265
صوفی عبداللہ صاحب کا صبر و استقامت	267
گم شدہ نوٹ	269
چھ پیسے کا تالا اور چار چور	271
خدمت کرنے والے جنات	273
قبر کا طمانچہ	276
داستان نجم الدین آرائیں	279
گوشت کا لوتھڑا	281
شربت اور چائے	282
برکت علی مجر	284
بہروپیہ	285
وسیلہ اعمال	289
عجز اور فخر	292
اینٹوں کی بارش	296
لاتوں کے بھوت	299
پاپوش کفر شکن	304
حافظ محمد لکھوی کی واپسی	306
کالا علم اور نوری علم	309
جب زوجین کا صحیح عمل	311
مسمریزم	326
غلط عاملین سے نجات	330
قصہ ہاروت و ماروت	337
مدنی یہودی جادوگروں کا قصہ	337
کذبات کاہن	341
حلول	346
عمل حب	354
صوفی بے چارہ	354
علامہ ڈاکٹر محمد اقبال کی مجلس میں ایک روح کی آمد	356
علم نجوم	360
بدروحوں کی حقیقت	362

سیاروں اور ستاروں کے متعلق مغربی تصورات 368
پامسٹری 371
علم جفر 372
علم رمل 372
فال اور شگون کی حقیقت 374
فال نامہ کی حقیقت 377
جادوگروں کے مکر 379
جادوگر جنوں کو کیسے حاضر کرتا ہے؟ 379
جادوگر اور شیطانوں کے درمیان معاہدہ 379
جادوگر جنوں کو کیسے حاضر کرتا ہے 380
جادوگر کو پہچاننے کی نشانیاں 385
جادو اور جنات کا ازالہ 386
جادو کے مقابلہ میں علم دین کے فضائل و فوائد 386
جادو ٹونہ تعویذات اور جنات کا قرآنی علاج 388
جنات کی حقیقت 392
جادو اور جنات کو دور کرنے کا مسنون طریقہ 398
جادو جنات کا علاج ایک صاحب کمال کے تجربات 401
جادو کا توڑ 401
سحر تفریق۔ جدائی ڈالنے والے جادو 402
سحر تفریق (جدائی ڈالنا) کی کئی شکلیں ہیں 402
سحر تفریق کی علامت 403
سحر تفریق کیسے واقع ہو جاتا ہے؟ 403
سحر تفریق کا علاج 403
پہلا مرحلہ علاج سے پہلے 404
دوسرا مرحلہ علاج 405
تیسرا مرحلہ علاج کے بعد 408
سحر تفریق کے علاج کے عملی نمونے 409
سحر محبت 415
سحر محبت کی علامات 416
سحر محبت کیسے ہوتا ہے؟ 416
سحر محبت کے برے اثرات 416
سحر محبت کے اسباب 417
جائز سحر محبت 417
سحر محبت کا علاج 418
سحر محبت کے علاج کا ایک عملی نمونہ 418
سحر تخییل (وہم میں مبتلا کرنے والا جادو) 419
سحر تخییل کی علامات 419
سحر تخییل کیسے ہو جاتا ہے؟ 419
سحر تخییل کا توڑ 420
سحر تخییل کے توڑ کا عملی نمونہ 420
سحر جنون 421
سحر جنون کی علامات 421
سحر جنون کیسے ہو جاتا ہے 421
سحر جنون کا علاج 422
سحر جنون کے علاج کا عملی نمونہ 423
سحر خمول (کاہلی و سستی) 423
سحر خمول کیسے ہو جاتا ہے 423
سحر خمول کا علاج 424
سحر ہواتف (چیخ و پکار) 424
سحر ہواتف کی علامات

سحر ہواتف کیسے ہو جاتا ہے 424
سحر ہواتف کا علاج 425
سحر امراض 425
سحر امراض کیسے ہو جاتا ہے 426
سحر امراض کا علاج 427
سحر امراض کے علاج کے عملی نمونے 428
سحر استحاضہ 429
سحر استحاضہ کا علاج 430
سحر استحاضہ کے علاج کا عملی نمونہ 430
شادی میں رکاوٹیں ڈالنے والے جادو کی علامات 430
یہ جادو کیسے ہو جاتا ہے؟ 431
اس جادو کا علاج 431
اس جادو کے علاج کا عملی نمونہ 432
جادو کے متعلق چند اہم معلومات 433
مریضہ کو اللہ نے جیسے جادو دکھادی 433
بیوی سے قربت کی بندش کا جادو 435
بندش جماع کے جادو کا علاج 436
جادوئی نامردی اور جنسی کمزوری میں فرق 438
نامردی کا علاج 438
بانجھ پن اور ناقابل اولاد ہونا 439
جن کی وجہ سے ناقابل اولاد ہونے کی کچھ علامات 439
بانجھ پن کا علاج 440
سرعت انزال کا علاج 440
جادو سے بچنے کے لیے احتیاطی تدابیر 441
بندش جماع والے جادو کے علاج کا عملی نمونہ 445
بندش جماع والا جادو بانجھ پن میں تبدیل ہو گیا 446
نظر بد کا علاج 447
نظر بد کی تاثیر پر قرآنی دلائل 447
نظر بد کے موثر ہونے پر حدیث نبوی سے چند دلائل 448
نظر بد کی حقیقت کے بارے میں علماء کے اقوال 449
نظر بد اور حسد میں فرق 450
جن کی نظر بد بھی انسان کو لگ سکتی ہے 451
نظر بد کا علاج 451
غسل کرنے کا طریقہ 452
غسل کی مشروعیت 452
نظر بد کے علاج کے عملی نمونے 453
جادو کے علاج کا قرآنی وظیفہ 455
جدید سائنس کی تحقیقات 459
سائنس اور مافوق الفطرت قوتیں 459
کالا جادو 460
انسانی دماغ کی حیران کن قوتیں 461
اشراق (ٹیلی پیتھی) 461
غیب دانی اور پیش بینی 461
حیات بعد الموت 462
بھوت پریت اور روحوں کا ظہور 462
سیتا پور کا جن 464
یقین نہیں آتا 468
جنات کے عجیب و غریب واقعات 468
شریر جن 468
یعقوب جن 469
بڑھی جن 472
حاشیہ جات 474

سحر کی تعریف

سحر، لغوی اعتبار سے

جادو کے لیے عربی زبان میں سحر کا لفظ استعمال ہوا ہے جس کی تعریف علماء نے یوں کی ہے

اللیث کہتے ہیں: "سحر ایسا عمل ہے جس میں پہلے شیطان کا قرب حاصل کیا جاتا ہے اور پھر اس سے مدد لی جاتی ہے۔"

الازہری لکھتے ہیں: "سحر دراصل کسی چیز کو اس کی حقیقت سے پھیر دینے کا نام ہے" (۲)

اور ابن منظور اس کی توجیہہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ "ساحر (جادوگر) جب باطل کو حق بنا کر پیش کرتا ہے اور کسی چیز کو اس کی حقیقت سے ہٹ کر سامنے لاتا ہے تو گویا وہ اسے اس کی حقیقت سے پھیر دیتا ہے۔" (۳)

ابن عائشہ سے مروی ہے کہ "عربوں نے جادو کا نام سحر اس لیے رکھا ہے کہ یہ تندرستی کو بیماری میں بدل دیتا ہے۔" (۴)

ابن فارس سحر کے متعلق کہتے ہیں: "ایک قوم کا خیال یہ ہے کہ سحر باطل کو حق کی شکل میں پیش کرنا ہے۔" (۵)

المعجم الوسیط میں سحر کی تعریف یوں ہے: "سحر وہ ہے جس کی گرفت لطیف اور بہت باریک ہو۔" (۶)

صاحب محیط المحیط کہتے ہیں: "سحر یہ ہے کہ کسی چیز کو بہت خوبصورت بنا کر پیش کیا جائے تاکہ لوگ اس سے حیران ہو کر رہ جائیں۔" (۷)

سحر، شریعت کی اصطلاح میں

شرعی اصطلاح میں سحر کی تعریف مختلف طرق سے کی گئی ہے

امام فخر الدین الرازی لکھتے ہیں:

"شریعت کے عرف میں "سحر" (جادو) ہر اس کام کے ساتھ مخصوص ہے جس کا سبب مخفی ہو، اسے اس کی اصل حقیقت سے ہٹ کر پیش کیا جائے اور دھوکہ دہی اس میں نمایاں ہو۔" (۸)

امام ابن قدامہ المقدسی کہتے ہیں۔

"جادو ایسی گرہوں اور ایسے دم درود اور الفاظ کا نام ہے جنہیں بولا یا لکھا جائے یا پھر جادوگر ایسا عمل کرے جس سے اس شخص کا بدن یا دل یا عقل متاثر ہو جائے جس پر جادو کرنا مقصود ہو۔"

اور جادو واقعتاً اثر رکھتا ہے چنانچہ جادو سے کوئی شخص قتل بھی ہو سکتا ہے، بیمار بھی ہو سکتا ہے اور اپنی بیوی کے قرب سے عاجز بھی آ سکتا ہے بلکہ جادو خاوند بیوی کے درمیان جدائی بھی ڈال سکتا ہے اور ایک دوسرے کے دل میں نفرت بھی پیدا کر سکتا ہے اور محبت بھی۔ (۹)

امام ابن قیم کہتے ہیں۔

"جادو ارواح خبیثہ کے اثر و نفوذ سے مرتب ہوتا ہے جس سے بشری طبائع متاثر ہو جاتی ہیں۔" (۱۰)

غرض سحر جادوگر اور شیطان کے درمیان ہونے والے ایک معاہدے کا نام ہے جس کی بنا پر جادوگر بعض حرام اور شرکیہ امور کا ارتکاب کرتا ہے اور شیطان اس کے بدلے میں جادوگر کی مدد کرتا ہے اور اس کے مطالبات کو پورا کرتا ہے۔

شیطان کا قرب حاصل کرنے کے لیے جادوگروں کے بعض طریقے

شیطان کو راضی کرنے اور اس کا تقرب حاصل کرنے کے لیے جادوگروں کے مختلف وسائل ہیں، چنانچہ بعض جادوگر اس مقصد کے لیے قرآن مجید کو اپنے پاؤں سے باندھ کر بیت الخلا میں جاتے ہیں اور بعض قرآن مجید کی آیات کو گندگی سے لکھتے ہیں، بعض انہیں حیض کے خون سے لکھتے ہیں، بعض قرآنی آیات کو اپنے پاؤں کے نچلے حصوں پر لکھتے ہیں، کچھ جادوگر سورۃ فاتحہ کو الٹا لکھتے ہیں اور کچھ بغیر وضو کے نماز پڑھتے ہیں اور کچھ ہمیشہ حالت جنابت میں رہتے ہیں اور کچھ جادوگروں کو شیطان کے لیے جانور ذبح کرنا پڑتے ہیں اور وہ بھی بسم اللہ پڑھے بغیر، اور ذبح شدہ جانور کو ایسی جگہ پر پھینکنا پڑتا ہے جس کو خود شیطان طے کرتا ہے۔

بعض جادوگر ستاروں کو سجدہ کرتے اور ان سے مخاطب ہوتے ہیں اور بعض کو اپنی ماں یا بیٹی سے زنا کرنا پڑتا ہے اور کچھ کو عربی کے علاوہ کسی دوسری زبان میں ایسے الفاظ لکھنا پڑتے ہیں جن میں کفریہ معانی پائے جاتے ہیں۔

اس سے معلوم ہوا کہ شیطان جادوگر سے پہلے کوئی حرام کرواتا ہے پھر اس کی مدد اور خدمت کرتا ہے، چنانچہ جادوگر جتنا بڑا کفریہ کام کرے گا، شیطان اتنا زیادہ اس کا فرمانبردار ہو گا اور اس کے مطالبات کو پورا کرنے میں جلدی کرے گا، اور جب جادوگر شیطان کے بتائے ہوئے کفریہ کاموں کو بجا لانے میں کوتاہی کرے گا، شیطان بھی اس کی خدمت کرنے سے رک جائے گا اور اس کا نافرمان بن جائے گا۔ سو جادوگر اور شیطان ایسے ساتھی ہیں جو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرنے پر ہی آپس میں ملتے ہیں، اور آپ جب کسی جادوگر کے چہرے کی طرف دیکھیں گے تو آپ کو میری یہ باتیں یقیناً درست معلوم ہوں گی کیونکہ اس کے

چہرے پر کفر کا اندھیرا یوں چھایا ہوا ہوتا ہے گویا وہ سیاہ بادل ہو۔

اگر آپ کسی جادوگر کو قریب سے جانتے ہوں تو یقیناً اسے زبوں حالی کا شکار پائیں گے۔ وہ اپنی بیوی، اپنی اولاد حتیٰ کہ اپنے آپ سے تنگ آ چکا ہوتا ہے۔ اسے سکون کی نیند نصیب نہیں ہوتی اور اس پر مستزاد یہ کہ شیطان خود اس کے بیوی بچوں کو اکثر و بیشتر ایذا دیتے رہتے ہیں اور ان کے درمیان شدید اختلافات پیدا کر دیتے ہیں۔

سچ فرمایا ہے اللہ رب العزت نے کہ

وَمَنْ أَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِي فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً ضَنْكًا (۱۲۴)

"اور جس نے میرے دین سے منہ موڑ لیا (دنیا میں) اس کی زندگی تنگ گزرے گی"

(بحوالہ الصارم البتار فی التصدی للسحرۃ الاشرار)

جادو قرآن و سنت کی روشنی میں

۱۔ جنوں اور شیطانوں کے وجود پر دلائل

جن، شیطان اور جادو کے درمیان بہت گہرا تعلق ہوتا ہے جبکہ جادو کی بنیاد ہی جنات اور شیاطین ہیں۔ بعض لوگ جنات کے وجود کا انکار کرتے ہیں اور اسی بنیاد پر جادو کی تاثیر کے قائل نہیں اس لیے پہلے جنات و شیاطین کے وجود پر دلائل پیش کیے جاتے ہیں

قرآنی دلائل

(۱) وإذ صرفنا إليك نفرا من الجن يستمعون القرآن (۲۰)

"اور یاد کیجئے جب ہم کئی جنوں کو تیری طرف پھیر لائے۔"

(۲) یا معشر الجن والإنس ألم یأتکم رسل منکم یقصون علیکم آیاتی و ینذرونکم لقاء یومکم هذا (۲۱)

"جنوں اور انسانو! کیا تمہارے پاس تم ہی میں سے پیغمبر نہیں آتے رہے جو میری آیتیں تم کو پڑھ پڑھ کر سناتے اور اس دن کے سامنے آنے سے تم کو ڈراتے۔"

(۳) قل أوحي إلي أنه استمع نفر من الجن فقالوا إنا سمعنا قرآنا عجبا (۲۲)

"آپ کہہ دیجئے کہ مجھے وحی آئی ہے کہ جنات میں سے چند شخصوں نے (مجھ سے قرآن) سنا تو کہنے لگے کہ ہم نے ایک عجیب قرآن سنا۔"

(۴) وأنه کان رجال من الإنس یعوذون برجال من الجن فزادوهم رهقا (۲۳)

"اور (یہ کہ) بعض بنی آدم بعض جنات کی پناہ لیتے تھے جس سے ان کا دماغ اور چڑھ گیا۔"

(۵) إنما یرید الشیطان أن یوقع بینکم العداوة والبغضاء في الخمر والمیسر و یصدکم عن ذکر الله وعن الصلاة فهل أنتم منتهون (۲۴)

"شیطان تو یہ چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے سے تم میں آپس میں دشمنی اور کینہ پیدا کروا دے اور تم

اللہ کی یاد اور نماز سے روک دے تو اب بھی تم باز آتے ہو یا نہیں؟"

(۶) یا ایھا الذین امنوا لا تتبعوا خطوات الشیطان ومن یتبع خطوات الشیطان فانہ یامر بالفحشاء والمنکر (۱۷)

"اے ایمان والو! شیطان کے قدم بقدم مت چلو اور جو کوئی اس کی پیروی کرے گا تو وہ تو اسے بے حیائی اور برے ہی کام کرنے کو کہے گا۔"

اس کے علاوہ بھی قرآن مجید کی بہت ساری آیات اس بارے میں موجود ہیں بلکہ جنات کے متعلق ایک مکمل سورت قرآن مجید میں موجود ہے۔ لفظ جن قرآن مجید میں ۲۲ مرتبہ، لفظ الجان سات مرتبہ، لفظ شیطان ۶۸ مرتبہ اور لفظ شیاطین ۱۷ مرتبہ ذکر کیا گیا ہے جس سے اس مضمون سے متعلق قرآنی دلائل کی کثرت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

حدیث میں سے چند دلائل

۱۔ حضرت ابن مسعودؓ کہتے ہیں کہ

"رسول اللہ ﷺ ایک رات کو ہم سے اچانک غائب ہو گئے تو ہم انہیں وادیوں اور گھاٹیوں میں تلاش کرنے لگے اور آپس میں ہم نے کہا کہ شاید آپ کو اڑا لیا گیا ہے یا دھوکے سے قتل کر دیا گیا ہے۔ ہماری وہ رات انتہائی پریشانی کے عالم میں گزری۔ جب صبح ہوئی تو ہم نے آپ کو غار حرا کی جانب سے آتے ہوئے دیکھا۔ ہم نے آپ کو بتایا کہ رات آپ اچانک ہم سے غائب ہو گئے تھے، ہم نے آپ ﷺ کو بہت تلاش کیا لیکن آپ کے نہ ملنے پر رات بڑی پریشانی سے گزری۔ تو آپ نے فرمایا:

"میرے پاس جنات کا ایک نمائندہ آیا تو میں اس کے ساتھ چلا گیا اور جا کر انہیں قرآن پڑھ کر سنایا۔" پھر آپ ﷺ ہمیں لے کر اس جگہ پر گئے اور ہمیں ان کے نشانات اور ان کی آگ کی علامات دکھائیں اور آپ سے جنوں نے کھانے کا سوال کیا تو آپ نے فرمایا: "ہر وہ ہڈی تمہاری غذا ہے جس پر بسم اللہ کو پڑھا گیا ہو اور گوبر تمہارے جانوروں کی غذا ہے۔" پھر آپ ہمیں کہنے لگے "تم ہڈی اور گوبر کے ساتھ استنجا مت کیا کرو کیونکہ وہ تمہارے جن بھائیوں کا کھانا ہے۔" (۱۸)

۲۔ حضرت ابو سعید خدریؓ کہتے ہیں کہ

"رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: "میرا خیال ہے کہ تمہیں بکریاں اور دیہاتی ماحول پسند ہے۔ جب تم اپنی بکریوں اور اپنے دیہات میں ہو اور نماز کے لئے اذان کہو تو بلند آواز سے کہو کیونکہ مؤذن کی آواز کو جن، انسان اور جو چیز بھی سنتی ہے وہ قیامت والے دن اس کے حق میں

جاتی رہے گی'' (۱۹)

۳۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ کہتے ہیں کہ

''رسول اکرم ﷺ اپنے چند ساتھیوں کو لے کر نکلے اور ان کا ارادہ عکاظ کے بازار جانے کا تھا اور ادھر شیاطین اور آسمان سے آنے والی خبروں کے درمیان رکاوٹیں پیدا کر دی گئی تھیں اور ان (شیطانوں) پر ستارے ٹوٹنے لگ گئے تھے چنانچہ وہ جب اپنی قوم کے پاس خالی واپس آئے تو اسے آکر بتانے لگے ہمیں کئی رکاوٹوں کا سامنا ہے اور ہم پر شہاب ثاقب کی مار پڑنے لگ گئی ہے تو وہ آپس میں کہنے لگے کہ یہ کسی بڑے واقعے کی وجہ سے ہو رہا ہے لہٰذا مشرق و مغرب میں جاؤ اور دیکھو کہ یہ رکاوٹیں کہاں پیدا ہوئی ہیں؟

چنانچہ تہامہ کا رخ کرنے والے شیطین (جنات) آپؐ کی طرف آ نکلے۔ آپؐ اس وقت نخلہ میں تھے اور عکاظ میں جانے کا ارادہ فرما رہے تھے۔ آپؐ نے فجر کی نماز پڑھائی۔ ان جنات کے کانوں میں قرآن کی آواز پڑی تو وہ اسے غور سے سننے لگ گئے اور کہنے لگے۔ اللہ کی قسم یہی وہ چیز ہے جو ہمیں آسمان کی خبریں سننے سے روک رہی ہے سو وہ اپنی قوم کے پاس واپس گئے اور ان سے کہنے لگے

''ہم نے عجیب و غریب قرآن سنا ہے جو کہ بھلائی کا راستہ دکھاتا ہے سو ہم تو اس پر ایمان لے آئے ہیں اور اپنے پروردگار کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کریں گے۔''

اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ پر قُلْ اُوْحِیَ اِلَیَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ کو اتار دیا اور آپ ﷺ کی طرف جنوں کی بات کو وحی کر دیا گیا ہے۔'' (۲۰)

(۴) حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''فرشتوں کو نور سے، جنوں کو آگ کے شعلے سے اور آدم کو اس چیز سے پیدا کیا گیا جو تمہارے لیے بیان کر دی گئی ہے'' (۲۱)

(۵) حضرت صفیہؓ بنت حیی سے روایت ہے کہ آپؐ نے فرمایا:

''بے شک شیطان انسان میں خون کی طرح گردش کرتا ہے'' (۲۲)

(۶) حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

''تم میں سے کوئی ایک جب کھانا کھائے تو دائیں ہاتھ سے کھائے اور جب پانی پئے تو دائیں ہاتھ سے پئے کیونکہ شیطان اپنے بائیں ہاتھ سے کھاتا پیتا ہے'' (۲۳)

(۷) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

''جو بچہ بھی پیدا ہوتا ہے شیطان اس کے پہلو میں نوک دار چیز چبھوتا ہے جس سے بچہ چیخ اٹھتا

بچے سوائے حضرت عیسیٰ اور ان کی ماں کے۔" (۲۴)

(۸) رسول کریم ﷺ کے سامنے ایک ایسے شخص کا ذکر کیا گیا جو صبح ہونے تک سویا رہا تو آپ نے فرمایا: "یہ وہ شخص ہے جس کے کانوں میں شیطان پیشاب کر جاتا ہے۔" (۲۵)

(۹) ابوقتادہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"اچھا خواب اللہ کی طرف سے ہوتا ہے اور برا خواب شیطان کی طرف سے۔ جو شخص خواب میں ناپسندیدہ چیز دیکھے وہ اپنی بائیں طرف تین بار آہستہ سے تھوک دے اور شیطان سے اللہ کی پناہ طلب کرے۔ ایسا کرنے سے برا خواب اس کے لیے نقصان دہ نہیں ہوگا۔" (۲۶)

(۱۰) ابوسعید خدری کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا

"تم میں سے کوئی ایک جب جمائی لے تو اپنے ہاتھ سے منہ کو بند کر لے کیونکہ منہ کھلا رہنے کی وجہ سے شیطان منہ میں داخل ہو جاتا ہے۔" (۲۷)

اس موضوع کی دیگر احادیث بھی کثیر تعداد میں موجود ہیں۔ طالب حق کے لیے یہی کافی ہیں جو ذکر کر دی گئی ہیں اور ان سے واضح طور پر معلوم ہوتا ہے کہ جنات اور شیاطین کوئی وہمی نہیں حقیقت ہیں اور اس حقیقت کو وہمی وہی شخص قرار دے سکتا ہے جو ضدی اور متکبر ہو۔

۲۔ جادو کے وجود پر دلائل

قرآنی دلائل

۱۔ فرمان الٰہی ہے

(۱) وَاتَّبَعُوا مَا تَتْلُوا الشَّيٰطِينُ عَلٰى مُلْكِ سُلَيْمٰنَ ... لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ (۱۰۲)

"اور سلیمان کی بادشاہت میں شیطان جو پڑھا کرتے تھے وہ لوگ اسی کی پیروی کرنے لگے حالانکہ سلیمان کافر نہ تھے البتہ شیطان کافر تھے جو لوگوں کو جادو سکھاتے تھے اور ان باتوں کی بھی جو شہر بابل میں دو فرشتوں ہاروت و ماروت پر اتاری گئی تھیں اور وہ دونوں کسی انسان کو جادو نہیں سکھلاتے تھے جب تک یہ نہیں کہہ دیتے کہ ہم تو آزمائش ہیں تم کفر نہ کرنا لیکن پھر بھی وہ ان سے ایسی باتیں سیکھ لیتے جن کے سبب سے وہ خاوند بیوی میں جدائی ڈال دیتے حالانکہ وہ اللہ کے حکم کے بغیر کسی کا جادو سے کچھ بگاڑ نہیں سکتے اور ایسی باتیں سیکھتے ہیں جن میں فائدہ کچھ نہیں نقصان ہی نقصان ہے اور یہ بات بھی انہیں معلوم ہے کہ جو کوئی ایمان دے کر جادو خریدے وہ آخرت میں بدنصیب ہے اگر وہ سمجھتے ہوتے تو جس کے عوض انہوں نے اپنی جانوں کو بیچ ڈالا اس کا برا بدلہ ہے۔"

(۲) قَالَ مُوسَىٰ أَتَقُولُونَ لِلْحَقِّ لَمَّا جَاءَكُمْ أَسِحْرٌ هَٰذَا وَلَا يُفْلِحُ السَّاحِرُونَ (۲۹)

"موسیٰ نے کہا کیا تم حق بات کو جب وہ تمہارے پاس آئی (جادو کہتے ہو) بھلا یہ کوئی جادو ہے؟ اور جادوگر تو کبھی کامیاب نہیں ہوتے"

(۳) فَلَمَّا أَلْقَوْا قَالَ مُوسَىٰ مَا جِئْتُم بِهِ السِّحْرُ إِنَّ اللَّهَ سَيُبْطِلُهُ إِنَّ اللَّهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِينَ وَيُحِقُّ اللَّهُ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُونَ (۳۰)

"جب انھوں نے (اپنی لاٹھیاں اور رسیاں) ڈالیں تو موسیٰ نے کہا کہ جو تم لے کر آئے ہو وہ تو جادو ہے بے شک اللہ تعالیٰ اس کو باطل کر دے گا کیونکہ اللہ شریر لوگوں کا کام بننے نہیں دیتا اور اپنی باتوں سے اللہ حق کو حق کر دکھائے گا اگرچہ نافرمان لوگ برا مانیں"

(۴) فَأَوْجَسَ فِي نَفْسِهِ خِيفَةً مُّوسَىٰ قُلْنَا لَا تَخَفْ إِنَّكَ أَنتَ الْأَعْلَىٰ وَأَلْقِ مَا فِي يَمِينِكَ تَلْقَفْ مَا صَنَعُوا إِنَّمَا صَنَعُوا كَيْدُ سَاحِرٍ وَلَا يُفْلِحُ السَّاحِرُ حَيْثُ أَتَىٰ (۳۱)

"موسیٰ اپنے دل ہی دل میں سہم گئے ہم نے کہا مت ڈرو بے شک تو ہی غالب رہے گا اور جو عصا تیرے داہنے ہاتھ میں ہے اس کو (میدان میں) ڈال دے انھوں نے جو ڈھونگ رچایا ہے اس کو ہڑپ کر جائے گا انھوں نے جو کچھ کیا ہے اس کی حقیقت کچھ نہیں جادو کا تماشا ہے اور جادوگر جہاں جائے کامیاب نہیں ہوتا"

(۵) وَأَوْحَيْنَا إِلَىٰ مُوسَىٰ أَنْ أَلْقِ عَصَاكَ فَإِذَا هِيَ تَلْقَفُ مَا يَأْفِكُونَ فَوَقَعَ الْحَقُّ وَبَطَلَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ فَغُلِبُوا هُنَالِكَ وَانقَلَبُوا صَاغِرِينَ وَأُلْقِيَ السَّحَرَةُ سَاجِدِينَ قَالُوا آمَنَّا بِرَبِّ الْعَالَمِينَ رَبِّ مُوسَىٰ وَهَارُونَ (۳۲)

"اور ہم نے موسیٰ کو وحی بھیجی کہ تم بھی اپنا عصا ڈال دو سو عصا کا ڈالنا تھا کہ اس نے ان کے سارے بنے بنائے کھیل کو نگلنا شروع کیا پس حق ظاہر ہو گیا اور انھوں نے جو کچھ بنایا تھا سب جاتا رہا پس وہ لوگ اس موقع پر ہار گئے اور خوب ذلیل ہو کر پھرے اور وہ جو جادوگر تھے سجدہ میں گر گئے کہنے لگے ہم ایمان لائے رب العالمین پر جو موسیٰ و ہارون کا بھی رب ہے"

(۶) قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ مِن شَرِّ مَا خَلَقَ وَمِن شَرِّ غَاسِقٍ إِذَا وَقَبَ وَمِن شَرِّ النَّفَّاثَاتِ فِي الْعُقَدِ وَمِن شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ (۳۳)

"آپ کہہ دیجئے کہ میں صبح کے رب کی پناہ میں آتا ہوں ہر اس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا کی ہے اور اندھیری رات کی تاریکی کے شر سے جب اس کا اندھیرا پھیل جائے اور گرہ (لگا کر ان) میں پھونکنے والیوں کے شر سے بھی اور حسد کرنے والے کی برائی سے بھی جب وہ حسد کرے"

امام قرطبی "وَمِن شَرِّ النَّفَّاثَاتِ فِي الْعُقَدِ" کی تفسیر کرتے ہوئے کہتے ہیں: (۳۴)

"وہ جادوگر عورتیں جو دھاگوں کی گرہیں بنا کر ان پر پڑھ کر پھونکتی ہیں"

اور حافظ ابن کثیرؒ اس کی تفسیر میں کہتے ہیں "مجاہد، عکرمہ، حسن، قتادہ اور ضحاک نے "النفث في العقد" سے جادوگر عورتیں مراد لی ہیں۔" (۳۵)

جادو اور جادوگروں کے متعلق اتنی بہت سی آیات موجود و مشہور ہیں کہ اسلام کی تھوڑی سی بات معلومات رکھنے والا شخص بھی ان سے واقف ہے۔

حدیث نبویؐ سے چند دلائل

1۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ قبیلہ بنو زریق سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے (جسے لبید بن الاعصم کہا جاتا تھا) رسول اللہ ﷺ پر جادو کر دیا جس سے آپ ﷺ متاثر ہوئے چنانچہ آپ کا خیال ہوتا کہ آپ نے فلاں کام کر لیا ہے حالانکہ آپ نے وہ کام نہ کیا ہوتا تھا۔ یہ معاملہ یونہی چلتا رہا یہاں تک کہ آپ ایک دن (یا ایک رات) میرے پاس تھے اور بار بار اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے تھے اس کے بعد مجھ سے فرمانے لگے "اے عائشہ! کیا تمہیں معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے میری دعا قبول کر لی ہے، میرے پاس دو آدمی آئے تھے ان میں سے ایک میرے سر اور دوسرا میرے پاؤں کے پاس بیٹھ گیا اور ایک نے دوسرے سے پوچھا

اس شخص کو کیا ہوا؟

اس پر جادو کیا گیا ہے۔

کس نے کیا ہے؟

لبید بن الاعصم نے

کس چیز میں کیا ہے؟

کنگھی بالوں اور کھجور کے خوشے کے غلاف میں۔

جس چیز میں اس نے جادو کیا ہے وہ کہاں ہے؟

بئر ذروان میں

چنانچہ رسول اللہ ﷺ اپنے چند صحابہ کرامؓ کے ساتھ اس کنویں پر آئے (اسے نکالا) اور پھر واپس آگئے اور فرمانے لگے:

"اے عائشہ! اس کا پانی انتہائی سرخ رنگ کا ہو چکا تھا اور اس کی کھجوروں کے سر ایسے تھے جیسے شیطان کے سر ہوں" (یعنی انتہائی بدشکل تھیں)

میں نے کہا: "اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ نے جادو کنویں سے نکالا نہیں!

آپؐ نے فرمایا "اللہ تعالیٰ نے مجھے عافیت دی ہے اور میں نہیں چاہتا کہ لوگ کسی شر اور فتنہ میں مبتلا ہو جائیں"

اس کے بعد آپ نے اسے نکالنے کا حکم دیا اور پھر اسے زمین میں دبا دیا گیا۔ (۳۷)

شرح حدیث: یہودیوں نے لبید بن الاعصم (جو ان میں سب سے بڑا جادوگر تھا) کے ساتھ یہ بات طے کر لی تھی کہ وہ رسول اکرم ﷺ پر جادو کرے گا اور وہ اسے اس کے بدلے میں تین دینار دیں گے۔ چنانچہ اس بدبخت نے یہ کام اس طرح کر ڈالا کہ ایک چھوٹی سی لڑکی کے ذریعے جو آپ کے گھر میں آتی جاتی تھی، آپ کے چند بال منگوائے اور ان پر جادو کر کے انہیں بئر ذروان میں رکھ دیا۔

اس حدیث کی مختلف روایات کو جمع کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ جادو آپ کو اپنی بیویوں کے قریب ہونے سے روکنے کے لیے تھا، چنانچہ آپ کو خیال ہوتا کہ آپ اپنی کسی بیوی سے جماع کر سکتے ہیں، تو جب قریب ہوتے تو نہ کر پاتے۔ بس اس کا آپ پر یہی اثر تھا۔ اس کے علاوہ آپ کی عقل اور آپ کے تصرفات جادو کے اثر سے محفوظ تھے۔

اس جادو کی مدت میں علماء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔ بعض نے چالیس دن اور بعض نے کوئی اور مدت بیان کی ہے۔ [illegible] معلوم ہے کہ اس کی مدت کتنی تھی۔ پھر نبی کریم ﷺ نے اللہ تعالیٰ سے بار بار دعا کی اور اللہ نے آپ کی دعا قبول کر لی اور دو فرشتوں کو آپ کی طرف اتار دیا، جن کے درمیان ایک مکالمہ ہوا (جو گزشتہ سطروں میں بیان کیا گیا ہے) اس سے آپ کو معلوم ہو گیا کہ جادو کس نے کیا ہے اور کس چیز میں کیا ہے اور وہ اس وقت کہاں ہے۔

آپ پر کیا گیا یہ جادو انتہائی شدید تھا اور اس سے یہودیوں کا مقصد آپ کو قتل کرنا تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے انہیں بچا لیا اور اس کا اثر صرف اتنا ہی رہا جو کہ ذکر کر دیا گیا ہے۔

اعتراض اور اس کا جواب

المازری کہتے ہیں: مبتدعین نے اس حدیث کا انکار کیا ہے کیونکہ ان کے خیال کے مطابق یہ حدیث منصب نبوت کی توہین اور اس میں شکوک و شبہات پیدا کرتی ہے اور اسے درست ماننے سے شریعت پر اعتماد اٹھ جاتا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ آپ کو خیال آتا ہو کہ جبریل آئے ہیں حالانکہ وہ نہ آئے ہوں اور یہ کہ آپ کی طرف وحی کی گئی ہے حالانکہ وحی نہ کی گئی ہو!!

پھر کہتے ہیں کہ مبتدعین کا یہ کہنا بالکل غلط ہے کیونکہ معجزات تو اس بات کی خبر دیتے ہیں کہ آپ تبلیغ وحی کے سلسلے میں معصوم اور سچے تھے۔ آپ ﷺ کی عصمت جب معجزات جیسے قوی دلائل سے ثابت شدہ حقیقت ہے تو اس کے خلاف جو بات بھی ہوگی وہ بے جا تصور کی جائے گی۔ (۳۸)

ابو الحکمی الیوسفیؒ کا کہنا ہے:

> "جہاں تک جادو سے نبی کریم ﷺ کے متاثر ہونے کا تعلق ہے تو اس سے منصب نبوت پر کوئی حرف نہیں آتا، کیونکہ دنیا میں انبیاء پر بیماری آ سکتی ہے جو آخرت میں ان کے درجات کی بلندی کا باعث بنتی ہے لہٰذا جادو کی بیماری کی وجہ سے اگر

آپ ﷺ کو خیال ہوتا تھا کہ آپ نے دنیاوی امور میں سے کوئی کام کیا ہے حالانکہ آپ ﷺ نے اسے نہیں کیا ہوتا تھا اور پھر جب اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو اطلاع دے دی کہ آپ پر جادو کیا گیا ہے اور وہ فلاں جگہ پر ہے اور آپ نے اسے وہاں سے نکال کر دفن بھی کروا دیا تھا تو اس سبب سے رسالت میں کوئی نقص نہیں آتا' کیونکہ یہ دوسری بیماریوں کی طرح ایک بیماری ہی تھی جس سے آپ کی عقل متاثر نہیں ہوئی۔ صرف اتنی بات تھی کہ آپ ﷺ کا خیال ہوتا کہ شاید آپ اپنی کسی بیوی کے قریب گئے ہیں جبکہ آپ نے ایسا نہیں کیا ہوتا تھا اور ایسا تو بیماری کی حالت میں کسی بھی انسان پر ہو سکتا ہے' پھر کہتے ہیں

"اور حیرت اس شخص پر ہوتی ہے کہ جو اس بیماری کی وجہ سے آپ ﷺ کی نبوت و رسالت میں ایک عیب تصور کرتا ہے حالانکہ قرآن مجید کی کئی سورتوں میں فرعون کے جادوگروں کے ساتھ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا جو قصہ بیان کیا گیا ہے اس میں یہ بات واضح طور پر موجود ہے کہ جناب موسیٰ کو بھی ان کے جادو کی وجہ سے یہ خیال ہونے لگا تھا کہ ان کے پھینکے ہوئے ڈنڈے دوڑ رہے ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے انہیں ثابت قدم رکھا اور نہ ڈرنے کی تلقین کی" (۳۹)

مگر حضرت موسیٰ کے متعلق کسی نے یہ نہیں کہا کہ جادوگروں نے جادو کی وجہ سے انہیں جو خیال آ رہا تھا وہ ان کے منصب نبوت کے لیے عیب تھا (اور اگر وہ عیب نہیں تھا تو جو کچھ آپ ﷺ کے ساتھ پیش آیا وہ بھی عیب نہیں ہو سکتا کیونکہ) اس طرح کی بیماری انبیاء پر آ سکتی ہے جس سے ان کی ایمانی قوت میں اضافہ ہوتا ہے اللہ تعالیٰ انہیں ان کے دشمنوں پر فتح نصیب کرتا ہے۔ خلاف عادت معجزات عطا کرتا ہے جادوگروں اور کافروں کو ذلیل و رسوا کرتا ہے اور بہترین انجام متقی لوگوں کے لیے خاص کر دیتا ہے" (۴۰)

(۴) حضرت ابو ہریرہؓ رسول اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا

"سات ہلاک کرنے والے کاموں سے بچو"

صحابہ کرامؓ نے فرمایا اے اللہ کے رسول! وہ سات کام کون سے ہیں"

آپ ﷺ نے فرمایا "اللہ کے ساتھ شرک کرنا' جادو کرنا' کسی شخص کو بغیر حق کے قتل کرنا' سود کھانا' یتیم کا مال کھانا' جنگ کے دن پیٹھ پھیر لینا اور پاک دامن مومنہ اور بھولی بھالی عورتوں پر تہمت لگانا" (۴۱)

اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے جادو سے بچنے کا حکم دیا ہے اور اسے ہلاک کر دینے والے کبیرہ گناہوں میں شمار کیا ہے اور یہ حدیث اس بات کی دلیل ہے کہ جادو ایک حقیقت ہے محض وہم خیالی نہیں۔

(۳) حضرت ابن عباس کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"جس نے ستاروں کا علم سیکھا اس نے جادو کا ایک حصہ سیکھ لیا پھر جتنا اس نے علم میں جتنا آگے بڑھے گا اتنا اس کے جادو کے علم میں اضافہ ہوگا" (۴۲)

اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے جادو سیکھنے کا ایک راستہ بتا دیا تاکہ مسلمان اس راستے سے بچ سکیں اور یہ بات بھی واضح ہو گئی کہ جادو ایک مخفی علم ہے جسے باقاعدہ طور پر حاصل کیا جاتا ہے اور یہی بات اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے بھی معلوم ہوتی ہے

فیتعلمون منھما ما یفرقون بہ بین المرء وزوجہ

"پھر وہ ان دونوں سے اس چیز کا علم حاصل کرتے ہیں جس سے وہ خاوند بیوی کے درمیان جدائی ڈال دیتے ہیں"

مذکورہ حدیث اور آیت دونوں جادو کا علم حاصل کرنے کی مذمت کے ضمن میں آئی ہیں جس سے یہ بات کھل کر سامنے آجاتی ہے کہ جادو دوسرے علوم کی طرح ایک علم ہے اور اس کے چند اصول ہیں جن پر اس کی بنیاد ہے۔

(۴) عمران بن حصین سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

"وہ شخص ہم میں سے نہیں جس نے فال نکالی یا اس کے لیے فال نکالی گئی اور جس نے غیب کو جاننے کا دعویٰ کیا یا وہ غیب کو جاننے کا دعویٰ کرنے والے کے پاس گیا اور جس نے جادو کیا یا اس کے لیے جادو کیا گیا"

اور جو شخص نجومی کے پاس آیا اور وہ جو کہتا ہے اس نے اس کی تصدیق کر دی تو اس نے نبی محمد ﷺ کی شریعت سے کفر کیا" (۴۳)

اس حدیث میں آپ ﷺ نے جادو سے اور جادوگر کے پاس جانے سے منع فرمایا ہے اور نبی کسی ایسی چیز سے ہی منع کرتا ہے جو حقیقتاً موجود ہو۔

(۵) ابو موسیٰ اشعری سے روایت ہے کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا:

"جنت میں داخل نہیں ہوگا؟ شراب پینے والا، جادو پر یقین رکھنے والا اور قطع رحمی کرنے والا" (۴۴)

اس حدیث میں نبی کریم ﷺ نے یہ عقیدہ رکھنے سے منع فرمایا ہے کہ جادو بذات خود اثر انداز ہوتا ہے بلکہ مومن پر یہ عقیدہ رکھنا لازم ہے کہ جادو یا کوئی اور چیز سوائے اللہ کی مرضی کے کچھ نہیں کر سکتی۔ فرمان الٰہی ہے:

وما ھم بضارین بہ من احد الا باذن اللہ

"اور وہ (جادوگر) کسی کو جادو کے ذریعے نقصان نہیں پہنچا سکتے سوائے اس کے کہ اللہ کا حکم ہو"

(۹) حضرت ابن مسعود کہتے ہیں کہ جو شخص علم غیب کا دعویٰ کرنے والے کے پاس یا جادوگر کے پاس یا نجومی کے پاس آیا اور اس نے کچھ پوچھا اور پھر اس نے جو کچھ بتایا اس نے اس کی تصدیق کی تو اس نے نبی کریم ﷺ پر اترنے والے دین سے کفر کیا" (۳۵)

علماء کے اقوال

(۱) امام خطابی کہتے ہیں

"کچھ لوگوں نے جادو کا انکار کیا ہے اور اس کی حقیقت کو باطل قرار دیا ہے اور اس کا جواب یہ ہے کہ جادو ثابت اور حقیقت موجود ہے اس کے ثبوت پر عرب، فارس، ہند اور کچھ روم کی اکثر قوموں کا اتفاق ہے اور یہی لوگ تمام دنیا کے بہترین لوگوں میں افضل ہیں اور یہی علم و حکمت کے حامل ہیں اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے یعلمون الناس السحر "وہ لوگوں کو جادو سکھاتے ہیں"

اور اس سے پناہ طلب کرنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے ومن شر النفاثات فی العقد جادو کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کی احادیث ثابت ہیں جن کا انکار صرف وہی کر سکتا ہے جو مشاہدہ کی ہوئی چیزوں اور بدیہی باتوں کا منکر ہو ... جادو کی نفی کرنا جہالت اور نفی کرنے والے پر رد کرنا ایک بے معنی فضول کام ہے۔ (۳۶)

(۲) امام قرطبی کا کہنا ہے

"اہل سنت کا مذہب یہ ہے کہ جادو ثابت اور فی الواقع موجود ہے۔ جبکہ امام شافعی کے شاگردوں میں سے ابو اسحاق الاسترابادی کا مذہب یہ ہے کہ جادو حقیقتاً موجود نہیں ہے اور یہ محض ایک شعبدہ بازی، حقیقت پر پردہ پوشی اور دھوکہ دہی اور شعبدہ بازی کی قسموں میں سے ایک ہے اور اسی لیے اللہ تعالیٰ نے بھی اس کے متعلق یہ الفاظ استعمال کیے ہیں کہ یخیل الیہ من سحرھم انھا تسعی "کہ حضرت موسیٰ کو ایسے خیال آیا کہ جادوگروں کے پھینکے ہوئے رسے دوڑ رہے ہیں اور یوں نہیں فرمایا کہ وہ فی الواقع دوڑ رہے تھے اور اسی طرح یہ فرمایا سحروا اعین الناس یعنی انہوں نے لوگوں کی آنکھوں پر جادو کر دیا۔

پھر امام قرطبی کہتے ہیں

ان آیات میں مذکورہ وجوہ کے ہوتے ہوئے کوئی دلیل نہیں ہے کیونکہ ہم اس بات سے انکار نہیں کرتے کہ خیال کسی شے کو وہم و گمان میں ڈالنا اور دھوکہ بھی جادو کا ایک حصہ ہے اور اس کے علاوہ دیگر عقلی و نقلی دلائل سے بھی جادو کا فی الواقع موجود ہونا ثابت ہے جن میں سے چند یہ ہیں

(i) آیت وَاتَّبَعُوْا مَا تَتْلُوا الشَّیٰطِیْنُ عَلٰی مُلْکِ سُلَیْمٰنَ میں اللہ تعالیٰ نے ذکر فرمایا ہے کہ وہ جادو کا علم سکھاتے تھے، چنانچہ اگر جادو حقیقت میں موجود نہ ہوتا تو اس کی تعلیم ممکن نہ ہوتی اور نہ ہی اللہ تعالیٰ اس بات کی خبر دیتے کہ وہ لوگوں کو جادو سکھاتے تھے۔

(ii) فرعون کے بلائے ہوئے جادوگروں کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں وَجَاءُوْا بِسِحْرٍ عَظِیْمٍ یعنی وہ عظیم جادو لے کر آئے۔

(iii) سورۂ فلق کے سبب نزول پر مفسرین کا اتفاق ہے کہ یہ لبید بن اعصم کے جادو کی وجہ سے نازل ہوئی۔

(iv) صحیحین (بخاری، مسلم) میں حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ یہودیوں کے قبیلے بنو زریق سے تعلق رکھنے والے لبید بن اعصم نے آپ ﷺ پر جادو کر دیا تھا اور اس میں یہ بات بھی موجود ہے کہ جب آپؐ پر کیے گئے جادو کا اثر ختم ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا تھا: "ان اللہ شفانی" اور شفا اسی وقت ہوتی ہے جب بیماری ختم ہو جائے، سو اس سے ثابت ہوا کہ واقعتاً جادو کا اثر آپؐ پر ہوا تھا۔

مذکورہ آیات و احادیث جادو کے فی الواقع موجود ہونے کی تحقیقی اور قطعی دلیلیں ہیں اور اسی پر اہل علماء کا اتفاق ہے جن کے اتفاق کو اجماع کہتے ہیں، رہے معتزلہ وغیرہ تو ان کی مخالفت ناقابل اعتبار ہے۔“

امام قرطبی مزید کہتے ہیں:

> "جادو کا علم مختلف زمانوں میں منتشر رہا ہے اور لوگ اس کے بارے میں گفتگو کرتے رہے ہیں، سو یہ کوئی نئی چیز نہیں ہے اور صحابہ و تابعین کرام میں سے کسی ایک سے اس کا انکار ثابت نہیں۔" (تفسیر قرطبی: ۲/۴۶)

(۳) امام مازری کا کہنا ہے:

> "جادو ثابت اور فی الواقع موجود ہے اور جس پر جادو کیا جاتا ہے اس پر اس کا اثر ہوتا ہے اور کچھ لوگوں کا یہ دعویٰ بالکل غلط ہے کہ جادو حقیقۃً موجود نہیں ہے اور محض وہم و گمان ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ذکر فرمایا ہے کہ جادو ان چیزوں میں سے ہے جن کا علم باقاعدہ طور پر سیکھا جاتا ہے اور یہ کہ جادو کی وجہ سے جادوگر کافر ہو جاتا ہے اور یہ کہ جادو کر کے میاں بیوی کے درمیان جدائی ڈالی جا سکتی ہے، چنانچہ یہ ساری باتیں کسی ایسی چیز کے متعلق ہی ہو سکتی ہیں جو فی الواقع موجود ہو اور آپ ﷺ پر جادو والی حدیث میں ذکر کیا گیا ہے کہ چند چیزوں کو دفن کیا گیا تھا اور پھر انہیں نکال دیا گیا، تو کیا یہ سب کچھ جادو کی حقیقت کی دلیل نہیں ہے؟ اور یہ بات عقلاً بعید نہیں ہے کہ باطل سے مزین کیے ہوئے کلام کو بولتے وقت یا چند چیزوں کو آپس میں ملاتے وقت یا کچھ طاقتوں کو اکٹھا کرتے

وقت جس کا طریقۂ کار جادوگر کو ہی معلوم ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کسی خلاف عادت کام کو واقع کر دے۔

اور یہ بات تو ہر شخص کے مشاہدے میں موجود ہے کہ کچھ چیزیں انسان کی موت کا سبب بن جاتی ہیں مثلاً زہر وغیرہ اور کچھ چیزیں انسان کو بیمار کر دیتی ہیں مثلاً گرم دوائیاں اور کچھ چیزیں انسان کو تندرست بنا دیتی ہیں مثلاً وہ دوائیاں جو بیماری کے الٹ ہوتی ہیں، سو اس طرح کا مشاہدہ کرنے والا آدمی اس بات کو بھی عقلاً بعید نہیں سمجھتا کہ جادوگر کو چند ایسی چیزوں کا علم ہو جو موت کا سبب بنتی ہوں یا اسے ایسا کلام معلوم ہو جو کہ قاتل ثابت ہو یا میاں بیوی کے درمیان جدائی ڈال دیتا ہو" (۴۷)

(۴) امام نووی کہتے ہیں

"اور صحیح یہ ہے کہ جادو حقیقۃً موجود ہے اور اسی موقف کو اکثر و بیشتر علماء نے اختیار کیا ہے اور کتاب و سنت سے بھی یہی بات ثابت ہوتی ہے" (۴۸)

(۵) امام ابن قدامہ فرماتے ہیں:

"اور جادو فی الواقع موجود ہے اور اس کی کئی اقسام ہیں، ایک جو کہ مار دیتا ہے، دوسرا جو کہ بیمار کر دیتا ہے، اور وہ جو کہ خاوند کو بیوی کے قریب جانے سے روک دیتا ہے اور وہ جو کہ میاں بیوی کے درمیان جدائی ڈال دیتا ہے اور یہ بات تو لوگوں کے ہاں بہت مشہور ہے کہ جادو کی وجہ سے شوہر اپنی بیوی سے جماع کرنے پر قادر نہیں ہوتا پھر جب اس سے جادو کا اثر ختم ہو جاتا ہے تو وہ جماع کرنے کے قابل ہو جاتا ہے اور یہ بات تو اتر کی حد تک پہنچ چکی ہے جس کا انکار کرنا ناممکن ہوتا ہے اور اس سلسلے میں جادوگروں کے قصے اتنی کثرت سے موجود ہیں کہ ان سب کو جھوٹا قرار دینا ناممکن ہے" (۴۹) مزید کہتے ہیں

"جادو جھاڑ پھونک اور گرہیں لگانے کا نام ہے جس سے دل و جان پر اثر ہوتا ہے بیماری کی شکل میں، یا موت کی شکل میں، یا میاں بیوی کے درمیان جدائی کی شکل میں فرمان الٰہی ہے فَيَتَعَلَّمُونَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُونَ بِهِ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهِ "وہ لوگ ان دونوں فرشتوں سے میاں بیوی کے درمیان جدائی ڈالنے والا علم سیکھتے تھے"

اور فرمایا: وَمِنْ شَرِّ النَّفَّاثَاتِ فِي الْعُقَدِ یعنی وہ جادوگر عورتیں جو اپنے جادو میں گرہیں لگاتی اور ان پر پھونک مارتی ہیں، ان سے تیری پناہ مانگتا ہوں، سو جادو کی اگر کچھ حقیقت نہ ہوتی تو اس سے پناہ طلب کرنے کا حکم نہ دیا جاتا" (۵۰)

(۶) علامہ ابن قیم فرماتے ہیں

فرمان الٰہی وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ اور حدیث عائشہؓ اس بات کے دلائل ہیں کہ جادو اثر انداز ہوتا ہے اور واقعتاً موجود ہے"(۵۱)

(۷) امام ابن ابی العز حنفی فرماتے ہیں۔

"علماء نے حقیقت جادو اور اس کی اقسام میں اختلاف کیا ہے۔ ان میں سے اکثر یہ کہتے ہیں کہ جادو کبھی جادو کیے گئے آدمی کی موت کا سبب بنتا ہے اور کبھی اس کی بیماری کا"(۵۲)

(بحوالہ الصارم البتار فی التصدی للسحرۃ الاشرار)

جادو کی اقسام

☆ امام رازیؒ کے نزدیک جادو کی اقسام
☆ امام راغبؒ کے نزدیک جادو کی اقسام
☆ اقسام جادو کی وضاحت

امام رازیؒ کے نزدیک جادو کی اقسام

امام محمد رازیؒ کہتے ہیں کہ جادو کی ۸ قسمیں ہیں:

۱۔ ان لوگوں کا جادو جو ساتوں ستاروں کی پوجا کرتے تھے اور یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ یہی ستارے کائنات کے امور کی تدبیر کرتے ہیں اور خیر و شر کے مالک ہیں۔ اور یہی وہ لوگ تھے جن کی طرف اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیمؑ کو نبی بنا کر بھیجا۔

۲۔ اصحاب اوہام اور نفوس قویہ کا جادو: امام رازی نے اس بات کی دلیل کہ وہم کی تاثیر ہوتی ہے، یہ پیش کی ہے کہ ایک درخت کا تنا جب زمین پر پڑا ہو تو انسان اس پر چل سکتا ہے لیکن اگر اسی تنے کو کسی نہر پر پل بنا کر لگا دیا جائے تو وہ اس پر نہیں چل سکتا۔ اسی طرح ڈاکٹروں کا اس بات پر اتفاق ہے کہ جس شخص کی ناک سے خون بہ رہا ہو وہ سرخ رنگ کی چیز کی طرف نہ دیکھے اور جس شخص کو مرگی کا دورہ پڑتا ہو وہ چمکیلی اور گھومنے والی چیزوں کی طرف نہ دیکھے اور یہ سب تصورات صرف اس لیے اختیار کیے گئے ہیں کہ انسانی نفس فطری طور پر ان اوہام کو قبول کر لیتا ہے۔

۳۔ جادو کی تیسری قسم یہ ہے کہ گھٹیا ارواح یعنی شیطانی قسم کے جنوں سے مدد حاصل کر کے جادو کا عمل کیا جائے اور جنات کو قابو میں لانا چونکہ ان کاموں کی مدد سے ممکن ہے جن میں کفر و شرک پایا جاتا ہو۔

۴۔ شعبدہ بازی اور چند کام برق رفتاری سے کر کے لوگوں کی آنکھوں پر جادو کرنا، چنانچہ کھیل دکھانے والا شعبدہ باز ایک عمل کر کے لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کر دیتا ہے اور جب لوگ مکمل طور پر اس

نظریں اس عمل پر لگائے ہوئے ہیں اچانک اور انتہائی تیز رفتاری کے ساتھ وہ ایک اور عمل کرتا ہے جس کی لوگوں کو ہرگز توقع نہیں ہوتی، سو وہ حیران رہ جاتے ہیں اور لوگوں کی اسی حیرانی میں وہ اپنا کام کر جاتا ہے۔

۵۔ وہ عجیب و غریب چیزیں جو بعض آلات کی وجہ سے سامنے آتی ہیں مثلاً وہ بگل جو ایک گھڑ سوار کے ہاتھ میں ہوتا ہے اور وقفے وقفے سے وہ خود بجتا رہتا ہے اور اسی طرح گھڑیاں وغیرہ ہیں جو وقت مقررہ پر خود بخود بجنے لگ جاتے ہیں۔ امام رازی لکھتے ہیں کہ ان کو درحقیقت جادو میں شمار نہیں کرنا چاہیے، کیونکہ اس کا ایک خاص طریقہ کار ہوتا ہے اور جو بھی اسے معلوم کر لیتا ہے اس کے بعد وہ ایسی چیزوں کو ایجاد کر سکتا ہے اور ہمارا خیال بھی یہی ہے کہ سائنسی ترقی کے بعد اس زمانے میں تو یہ چیزیں عام ہو گئی ہیں لہٰذا اسے جادو کا حصہ قرار نہیں دیا جا سکتا۔

۶۔ بعض دوائیوں کے خواص سے مدد لے کر عجیب و غریب بیماریوں کے علاج دریافت کرنا۔

۷۔ دل کی کمزوری اور یہ اس وقت ہوتی ہے جب کوئی جادوگر یہ دعویٰ کرتا ہے کہ اسے ''اسم اعظم'' معلوم ہے، جن اس کی اطاعت کرتے ہیں اور اس کی ہر بات پر عمل کرتے ہیں۔ اس کا یہ دعویٰ جب کمزور دل والا انسان سنتا ہے تو اسے درست تسلیم کر لیتا ہے اور خواہ مخواہ اس سے ڈرنے لگ جاتا ہے، اسی حالت میں جادوگر جو چاہتا ہے اسے کر گزرنے کی پوزیشن میں آ جاتا ہے۔

۸۔ چغل خوری کرتے لوگوں میں نفرت کے جذبات ابھارنا اور ان میں سے کچھ کو اپنے قریب کر لینا اور ان سے اپنے مطلب کا کام نکالنا۔

حافظ ابن کثیرؒ ان آٹھ اقسام کو ذکر کرنے کے بعد لکھتے ہیں

> ''ان اقسام میں سے بہت ساری قسموں کو امام رازی نے فن جادو میں اس لیے شامل کر دیا ہے کہ ان کو سمجھنے کے لیے انتہائی باریک بینی عقل درکار ہوتی ہے اور ''سحر'' عربی زبان میں ہر ایسی چیز کو کہا جاتا ہے جو باریک ہو اور اس کا سبب مخفی ہو'' (۵۳)

امام راغبؒ کے نزدیک اقسام جادو

امام راغب کہتے ہیں: ''سحر'' کا اطلاق کئی معنوں پر ہوتا ہے:

۱۔ جو لطیف اور انتہائی باریک ہو اور لطافت اور باریکی کی وجہ سے اس میں دھوکہ دہی کا عنصر نمایاں ہوتا ہے۔

۲۔ جو بے حقیقت توہمات سے واقع ہو۔

۳۔ جو شیطانوں کی مدد و معاونت سے حاصل ہو۔

۴۔ جو ستاروں کو مخاطب کرنے سے ہو۔ (۵۴)

اقسامِ جادو کے متعلق ایک وضاحت

امام رازی اور راغب کی تقسیمات جادو میں غور کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ انھوں نے فنِ جادو میں وہ چیزیں داخل کر دی ہیں جن کا جادو سے کوئی تعلق نہیں ہے اور اس کا سبب یہ ہے کہ انھوں نے لفظ ''سحر'' کے عربی زبان میں معنی کو سامنے رکھا ہے اور سحر عربی میں ہر اس چیز پر بولتے ہیں جو لطیف ہو اور اس کا سبب مخفی ہو۔ چنانچہ انھوں نے نئی نئی ایجادات اور ہاتھ کی صفائی سے برآمد ہونے والے امور کو بھی جادو میں شامل کر دیا ہے اور اسی طرح چغل خوری کرنے کو اسی لئے انھوں نے جادو قرار دیا ہے کیونکہ ان سب کے اسباب مخفی ہوتے ہیں اور ان سب چیزوں کا ہماری بحث سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ ہماری گفتگو کا دارومدار صرف حقیقی جادو پر ہے جس میں جادوگر جنات اور شیاطین کا سہارا لیتا ہے۔

پھر ایک اور حقیقت کا بیان بھی ضروری ہے اور وہ یہ ہے کہ رازی اور راغب نے ستاروں کے ذریعے جادو کا عمل کرنے کا ذکر کیا ہے، جبکہ ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ ستارے اللہ تعالیٰ کی مخلوقات میں سے ایک مخلوق ہیں اور اللہ ہی کے احکامات کے پابند ہیں اور ان کی کوئی روحانیت ہے اور نہ تاثیر ہے۔

اگر کوئی شخص یہ کہے کہ کئی جادوگر ستاروں کے نام لے کر ان سے مخاطب ہوتے ہوئے نظر آتے ہیں اور اس کے بعد ان کا جادو مکمل ہوتا ہے۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہ چیز جادو کی تاثیر کی وجہ سے نہیں شیطانوں کی تاثیر کی وجہ سے ہوتی ہے کیونکہ خود شیطانوں نے جادوگروں کو یہ تعلیمات دے رکھی ہوتی ہیں کہ وہ ستاروں کو پکارا کریں چنانچہ وہ جب ایسا کرتے ہیں تو خود شیطان جادو کے سلسلے میں ان سے تعاون کرتے ہیں لیکن اس کا پتہ جادوگروں کو نہیں لگنے دیتے، جیسا کہ کافر پتھر سے بنے ہوئے بتوں کو جب پکارتے تھے تو شیطان بتوں کے اندر سے ان کو جواب دیتے تھے اور کافروں کو یقین ہو جاتا تھا کہ یہی بت ان کے معبود ہیں، حالانکہ حقیقت میں ایسا نہ تھا، یہ تو صرف شیطانوں کی طرف سے ان کافروں کو گمراہ کرنے کا ایک طریقہ تھا۔

(بحوالہ الصارم البتار فی التصدی للسحرۃ الاشرار)

شریعت اسلامیہ میں جادو کا حکم

جادو سیکھنے کا شرعی حکم
جادوگر کے متعلق شرعی فیصلہ
اہل کتاب کے جادوگر کے متعلق شرعی حکم
کیا جادوگر کو جادو سے توڑا جا سکتا ہے؟
جادو، کرامت اور معجزے میں فرق

شریعت میں جادوگر کے متعلق فیصلہ

۱۔ امام مالک فرماتے ہیں

"جادوگر جو جادو کا عمل کرتا ہو اور کسی نے اس پر جادو کا عمل نہ کیا ہو، اس کی مثال اس شخص کی سی ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے:

ولقد علموا لمن اشتراه ما له في الآخرة من خلاق

"میری رائے یہ ہے کہ جب جادو کا عمل کرے تو اسے قتل کر دیا جائے" (۵۸)

۲۔ امام ابن قدامہ فرماتے ہیں

"جادوگر کی حد قتل ہے اور یہ حضرت عمرؓ، عثمانؓ، ابن عمرؓ، حفصہؓ، جندب بن عبداللہ، جندب بن کعب، قیس بن سعد، عمر بن عبدالعزیز رضوان اللہ علیہم سے مروی ہے اور یہی مذہب امام ابوحنیفہ اور امام مالک کا ہے"

۳۔ امام قرطبی فرماتے ہیں

"مسلم جادوگر اور ذمی جادوگر کے متعلق فقہاء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے چنانچہ امام مالک کا مذہب یہ ہے کہ مسلم جادوگر جب از خود ایسے کلام سے جادو کرے جس میں کفر پایا جاتا ہو تو اسے توبہ کا موقع دیے بغیر قتل کر دیا جائے اور اس

کی توبہ قبول نہ کی جائے کیونکہ جادو کا عمل ایسا ہے جسے وہ خفیہ طور پر سر انجام دیتا ہے جیسا کہ زندیق اور زانی اپنا کام خفیہ طور پر کرتے ہیں، اور اس لیے بھی کہ اللہ نے جادو کو کفر کہا ہے وما یعلمان من احد حتی یقولا انما نحن فتنة فلا تکفر اور یہی مذہب امام احمد بن حنبل، ابو ثور، اسحاق اور امام شافعی (۵۹) اور امام ابو حنیفہ کا ہے" (۶۰)

۳۔ امام ابن منذر فرماتے ہیں:

"اگر کوئی شخص جب اس بات کا اعتراف کر لے کہ اس نے ایسے کلام کے ساتھ جادو کیا ہے جس میں کفر پایا جاتا ہے اور وہ اس سے توبہ نہیں کرتا تو اسے قتل کرنا واجب ہوگا اور اسی طرح اگر دلیل سے یہ بات ثابت ہو جائے کہ اس نے واقعتاً کفریہ کلام کے ساتھ جادو کا عمل کیا ہے تو اسے قتل کر دینا ضروری ہوگا۔

اور اگر اس نے ایسے کلام کے ساتھ جادو کیا ہو جس میں کفر نہیں پایا جاتا تو اسے قتل کرنا جائز نہیں ہوگا، ہاں اگر جادوگر نے جادو کا عمل کر کے جان بوجھ کر دوسرے شخص کو ایسا نقصان پہنچایا جس سے قصاص واجب ہو جاتا ہے تو اس سے قصاص لیا جائے گا اور اگر اس نقصان سے قصاص لازم نہیں آتا تو اس سے دیت وصول کی جائے گی" (۶۱)

۵۔ امام ابن کثیر فرماتے ہیں:

"اللہ تعالیٰ کے اس فرمان ولو انھم امنوا واتقوا سے ان علماء نے دلیل لی ہے جو جادوگر کو کافر کہتے ہیں، اور وہ ہیں امام احمد بن حنبل اور سلف صالحین کا ایک گروہ جبکہ امام شافعی اور امام احمد (دوسری روایت کے مطابق) کہتے ہیں کہ جادوگر کافر تو نہیں ہوتا البتہ واجب القتل ہوتا ہے۔ بجالة بن عبدة سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب نے اپنے عاملین کو خط لکھا تھا کہ ہر جادوگر مرد اور عورت کو قتل کر دو، چنانچہ ہم نے تین جادوگروں کو قتل کیا یہ اثر صحیح بخاری میں مروی ہے (۶۲) اور اسی طرح حضرت حفصہ ام المومنین کے متعلق بھی یہ مروی ہے کہ ایک لونڈی نے ان پر جادو کر دیا تو انھوں نے اسے قتل کر دینے کا حکم دیا اور امام احمد کہتے ہیں کہ جادوگر کو قتل کر دینا تین صحابہ کرامؓ سے صحیح ثابت ہے" (۶۳)

۶۔ حافظ ابن حجر کہتے ہیں:

"امام مالک کا مسلک یہ ہے کہ جادوگر کا حکم زندیق کے حکم جیسا ہے، چنانچہ اگر اس کا جادو کرنا ثابت ہو جائے تو اس کی توبہ قبول نہیں کی جائے گی اور اسے قتل کر دیا جائے گا اور یہی مذہب امام احمد کا بھی ہے جبکہ امام شافعی کہتے ہیں، صرف ثبوت

سے اسے قتل نہیں کیا جائے گا، ہاں اگر وہ اعتراف کرلے کہ اس نے جادو کر کے کسی کو قتل کیا ہے تو اسے بھی قتل کر دیا جائے گا۔" (۶۴)

خلاصہ کلام

مندرجہ بالا اقوال علماء سے معلوم ہوا کہ اکثر علماء جادوگر کو قتل کر دینے کا حکم دیتے ہیں جبکہ امام شافعی صرف اس شکل میں اس کے قتل کے قائل ہیں جب وہ جادو کر کے کسی عزیز کو قتل کر دے تو اس کو بھی قصاصاً قتل کر دیا جائے گا۔

اہل کتاب کے جادوگر کا حکم

امام ابوحنیفہ کہتے ہیں کہ ساحر اہل کتاب بھی واجب القتل ہے کیونکہ ایک تو اس سلسلے میں وارد احادیث تمام جادوگروں کو شامل ہیں جن میں اہل کتاب کے جادوگر بھی آ جاتے ہیں اور دوسرا اس لیے کہ جادو ایک ایسا جرم ہے جس سے قتل مسلم لازم آتا ہے اور جس طرح قتل مسلم کے بدلے میں ذمی کو قتل کر دیا جاتا ہے اسی طرح جادو کے بدلے میں بھی اسے قتل کر دیا جائے گا۔ (۶۵)

امام مالک کہتے ہیں کہ ساحر اہل کتاب واجب القتل نہیں ہے الا یہ کہ وہ جادو کے عمل سے کسی کو قتل کر دے تو اسے بھی قتل کر دیا جائے گا۔ (۶۶)

امام شافعی کا مسلک بھی وہی ہے جو امام مالک کا ہے۔ (۶۷)

امام ابن قدامہ نے بھی امام مالک و امام شافعی کے مذہب کی تائید کی ہے نیز کہتے ہیں کہ آنحضور ﷺ نے لبید بن اعصم کو قتل نہیں کیا تھا حالانکہ اس نے آپ پر جادو کیا تھا سو ساحر اہل کتاب واجب القتل نہیں لیکن اگر جادو کے عمل سے کوئی آدمی قتل ہو جاتا ہے تو اسے قصاص کے طور پر قتل کر دیا جائے گا اور اس بات کی دوسری دلیل یہ ہے کہ اہل کتاب کو شرک کی وجہ سے قتل نہیں کیا جاتا حالانکہ شرک جادو سے بڑا جرم ہے تو جادو کے جرم پر بھی ساحر اہل کتاب واجب القتل نہیں ہوگا۔ (۶۸)

کیا جادو کا علاج جادو سے کیا جا سکتا ہے؟

۱۔ امام ابن قدامہ کہتے ہیں:

"جادو کا توڑ اگر قرآن سے کیا جائے یا ذکر و اذکار سے یا ایسے کلام سے کیا جائے جس میں شرعاً کوئی قباحت نہ ہو تو ایسا کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے اور اگر جادو کا علاج جادو سے کیا جائے تو اس بارے میں امام احمد بن حنبل نے توقف کیا ہے۔" (۶۹)

۲۔ حافظ ابن حجر کہتے ہیں:

"رسول اکرم ﷺ کا یہ فرمان: النشرة من عمل الشيطان. (۷۰)

"جادو کا توڑ شیطانی عمل ہے" ۔ اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ جادو کا

علاج اگر خیر کی نیت سے ہو تو درست ہو گا ورنہ درست نہیں ہو گا۔"

ہم سمجھتے ہیں کہ جادو کے علاج کی دو قسمیں ہیں:

1۔ جائز علاج جو کہ قرآن مجید اور مسنون اذکار اور دعاؤں سے ہوتا ہے۔

2۔ ناجائز علاج جو کہ شیطانوں کا تقرب حاصل کر کے اور انہیں مدد کے لیے پکار کر کے جادو ہی کے ذریعے ہوتا ہے اور یہی علاج آپ ﷺ کی مذکورہ حدیث سے مراد ہے اور ایسا علاج کس طرح سے درست ہو سکتا ہے جبکہ آپ ﷺ نے جادوگروں کے پاس جانے سے روکا ہے اور ان کی باتوں کی تصدیق کرنے کو کفر قرار دیا ہے"

امام ابن قیم نے بھی جادو کے علاج کی یہی دو قسمیں ذکر کی ہیں اور ان میں سے پہلی کو جائز اور دوسری کو ناجائز قرار دیا ہے۔

کیا جادو کا علم سیکھنا درست ہے؟

1۔ حافظ ابن حجرؒ کہتے ہیں

"اللہ تعالیٰ کے اس فرمان اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ میں اس بات کی دلیل ہے کہ جادو کا علم سیکھنا کفر ہے۔" (۷۱)

2۔ ابن قدامہؒ کا کہنا ہے کہ

"جادو سیکھنا اور سکھانا حرام ہے اور اس میں اہل علم کے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہے۔ جادو سیکھنے اور اس پر عمل کرنے سے آدمی کافر ہو جاتا ہے خواہ وہ اس کی حرمت کا عقیدہ رکھے یا اباحت کا۔" (۷۲)

3۔ ابو عبداللہ رازی کہتے ہیں

"جادو کا علم برا نہیں ہے نہ ممنوع ہے اور اس پر محققین کا اتفاق ہے کیونکہ علم تو بذات خود معزز ہے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ (کہہ دیجئے کیا عالم اور جاہل برابر ہوتے ہیں؟) اور دوسرا اس لیے کہ اگر جادو کا علم حاصل کرنا درست نہ ہوتا تو اس میں اور معجزہ میں فرق کرنا ناممکن ہوتا۔ سو ان دونوں میں فرق کرنے کے لیے جادو کا علم سیکھنا واجب ہے اور جو چیز واجب ہوتی ہے وہ حرام اور بری کیسے ہو سکتی ہے؟" (۷۳)

4۔ حافظ ابن کثیرؒ امام رازی کے مسلک مذکور کی تردید میں لکھتے ہیں

"رازی کا کلام درج ذیل کئی اعتبارات سے قابل مؤاخذہ ہے

1۔ ان کا یہ کہنا کہ جادو کا علم حاصل کرنا برا نہیں تو اس سے ان کی مراد اگر یہ ہے کہ

جادو کا علم حاصل کرنا عقلاً برا نہیں تو ان کے مخالف معتزلہ اس بات سے انکار کرتے ہیں اور اگر ان کی مراد یہ ہے کہ جادو سیکھنا شرعاً برا نہیں تو اس آیت واتبعوا ما تتلوا الشیاطین میں جادو سیکھنے کو برا قرار دیا گیا ہے نیز صحیح مسلم میں رسول اکرم ﷺ کا فرمان یوں مروی ہے

”جو بھی کسی جادوگر یا نجومی کے پاس آیا اس نے شریعت محمدیہ سے کفر کیا“ اور سنن اربعہ میں آپ ﷺ کا دوسرا فرمان یوں آتا ہے۔

”جس نے گرہ بندی اور پھر اس میں جھاڑ پھونک کی تو گویا اس نے جادو کیا“

۲۔ ان کا یہ کہنا کہ جادو سیکھنا ممنوع بھی نہیں اور اس پر محقق علماء کا اتفاق ہے تو مذکورہ آیت اور حدیث کی موجودگی میں یہ ممنوع کیسے نہیں ہوگا؟ اور محقق علماء کا اتفاق تو تب ہو جب اس مسئلے میں ان کی عبارات موجود ہوں' کہاں ہیں وہ عبارات؟

۳۔ آیت قل هل یستوی الذین یعلمون والذین لا یعلمون میں جادو کے علم کو داخل کرنا بھی درست نہیں ہے' کیونکہ اس میں صرف علم شرعی رکھنے والے علماء کی تعریف کی گئی ہے۔

۴۔ یہ کہنا کہ جادو اور معجزہ کے درمیان فرق کرنے کے لیے علم جادو حاصل کرنا واجب ہے' کیسے درست ہو سکتا ہے جبکہ صحابہ کرام تابعین اور ائمہ کرام جادو کا علم نہ رکھنے کے باوجود معجزات کو جانتے تھے اور ان میں اور جادو میں فرق کر لیتے تھے۔“ (۴۴)

۵۔ ابو حیان البحر المحیط میں کہتے ہیں:

”جادو کا علم اگر ایسا ہو کہ اس میں ستارے اور شیاطین جیسے غیر اللہ کی تعظیم ہو اور ان کی طرف ایسے کام منسوب کیے جائیں جنہیں صرف اللہ ہی کر سکتا ہے' تو ایسا علم حاصل کرنا بالاجماع کفر ہے' اور اسی طرح اگر اس علم کے ذریعے قتل کرنا اور خاوند بیوی اور دوستوں کے درمیان جدائی ڈالنا مقصود ہو تو تب بھی اسے حاصل کرنا قطعاً درست نہیں ہوگا' اور اگر جادو کا علم وہم' فریب اور شعبدہ بازی کی قسم سے ہو تو بھی اسے نہیں سیکھنا چاہیے کیونکہ یہ باطل کا ایک حصہ ہے اور اس کے ذریعے کھیل تماشہ اور لوگوں کا دل بہلانا مقصود ہو تو تب بھی اسے سیکھنا مکروہ ہے۔“ (۴۵)

جادو، کرامت اور معجزہ میں فرق

امام المازری اس فرق کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

”جادو کرنے کے لیے جادوگر کو چند اقوال و افعال سرانجام دینا پڑتے ہیں' جبکہ کرامت میں اس کی ضرورت نہیں ہوتی بلکہ وہ اتفاقاً واقع ہو جاتی ہے اور رہا معجزہ

تو اس میں یا تو مدد شیطانی ہوتی ہے جو کہ کرامت میں نہیں ہوتی۔" (۷۶)

حافظ ابن حجر کہتے ہیں:

"امام الحرمین نے اس بات پر اتفاق نقل کیا ہے کہ جادو فاسق و فاجر آدمی سے ہوتا ہے اور کرامت فاسق سے ظاہر نہیں ہوتی۔ سو جس آدمی سے کوئی خارق عادت امر واقع ہو اس کی حالت کو دیکھنا چاہیے، اگر وہ دین کا پابند اور کبیرہ گناہوں سے پرہیز کرنے والا ہو تو اس کے ہاتھوں خارق عادت واقع ہونے والا امر کرامت سمجھنا چاہیے اور اگر وہ ایسا نہیں ہے تو اسے جادو تصور کرنا چاہیے کیونکہ وہ یقیناً شیطان کی مدد سے وقوع پذیر ہوا ہے۔" (۷۷)

تنبیہ

بعض اوقات یوں بھی ہوتا ہے کہ ایک آدمی جادوگر نہیں ہوتا اور نہ ہی جادو سے متعلق کچھ جانتا ہوتا ہے اور وہ بعض کبیرہ گناہوں کا ارتکاب بھی کرتا ہے لیکن اس کے باوجود اس کے ہاتھوں کچھ خارق عادت کام ہو جاتے ہیں اور ایسا شخص یا تو اس جماعت میں سے ہوتا ہے یا قبروں سے تعلق رکھتا ہے اور اس کے بارے میں بھی یہی کہا جائے گا کہ شیطانوں نے اس کی مدد کی ہے تاکہ لوگ اس کی بدعات کی پیروی کریں اور سنت نبویہ کو چھوڑ دیں اور یہ بات خاص طور پر صوفیاء میں پائی جاتی ہے۔

(بحوالہ الصارم البتار فی التصدی للسحرۃ الاشرار)

جادو تحقیق میں مزید کمالات

فرمان نبویؐ

∴ عمران بن حصینؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

"جو جادو کرے یا کسی پر کروائے اس نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل شدہ شریعت کا انکار کیا"

(بزار باسناد جید)

∴ مستدرک حاکم اور مسلم شریف میں پیغمبر اسلام کا فرمان ہے کہ

"جو شخص کسی نجومی یا کاہن یعنی غیب کی باتوں کا دعویدار اور فال نکالنے والے کے پاس گیا اور اس سے کسی چیز کے بارے میں دریافت کیا اور اس کو سچا جانا تو اس نے شریعت اسلامیہ کا انکار کیا نیز اس کی چالیس دن تک نماز قبول نہ ہوئی"

جادو کا علم

تخلیق کائنات سے ہی حق و باطل کی معرکہ آرائی رہی ہے۔ ابلیس اور اس کی ذریت آدم و بنی آدم کو بہکانے پھسلانے کی کوشش کرتے رہے ہیں۔ چنانچہ آدم علیہ السلام کے روئے زمین پر قدم رکھنے کے بعد کہلوائے آیت قرآنی:

فاما یاتینکم منی ھدی فمن تبع ھدای فلا خوف علیھم ولا ھم یحزنون ○

"تمھارے پاس میری طرف سے ہدایت آئے گی پس جو اس کی پیروی کرے گا نہ اسے کسی قسم کا خوف ہوگا، نہ ہی وہ غمگین ہوگا" کا حکم ہوا۔

جب اللہ تعالیٰ نے انسانوں پر وحی کے نزول کا نورانی سلسلہ شروع کیا تو شیاطین نے بھی انسانوں کو گمراہ کرنے کے لیے انہیں ایسے ظلماتی کلمات سکھانا شروع کیے جو ان کے لیے معجزہ کی حیثیت رکھتے تھے۔ انہیں کا نام جادو یا عرف عام میں کالا علم ہے۔

اس کام کو شیاطین نے بہت پرکشش بنا کر پیش کیا اور انسانوں کی کل مشکلات کا حل اور مرادوں کی تکمیل کا ذریعہ قرار دیا۔ اس طرح انسان نہ صرف اس کے قائل ہو گئے بلکہ اس کی عقیدت ان

کے ذہنوں میں راسخ ہو گئی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیوں کو جو واضح معجزات عطا فرمائے تھے کہ لوگ ان کی نبوت اور رسالت پر ایمان لائیں۔ انھیں بھی ان لوگوں نے جادو قرار دے کر ٹھکرا دیا۔ جب لوگ وحی الٰہی کی پیروی کرنے کے بجائے اپنی عقل اور دنیاوی خواہشات کی تکمیل کے لیے جادو ٹونے اور علم سحر کے پیچھے پڑے رہے تو ان کی اس روش کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ نے دو فرشتوں ہاروت و ماروت کو متعین کیا جو جادو کا علم دیتے جاتے اور انھیں اس ایمان فروش علم سے روکتے تھے۔ مگر جو ان کے اصرار پر انھیں پڑھ کر سکھا دیتے تھے۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَلَمَّا جَاءَهُمْ رَسُولٌ مِّنْ عِندِ اللَّهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ نَبَذَ فَرِيقٌ مِّنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ كِتَابَ اللَّهِ وَرَاءَ ظُهُورِهِمْ كَأَنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ○ وَاتَّبَعُوا مَا تَتْلُو الشَّيَاطِينُ عَلَىٰ مُلْكِ سُلَيْمَانَ ۖ وَمَا كَفَرَ سُلَيْمَانُ وَلَٰكِنَّ الشَّيَاطِينَ كَفَرُوا يُعَلِّمُونَ النَّاسَ السِّحْرَ وَمَا أُنزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَارُوتَ وَمَارُوتَ ۚ وَمَا يُعَلِّمَانِ مِنْ أَحَدٍ حَتَّىٰ يَقُولَا إِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ ۖ فَيَتَعَلَّمُونَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُونَ بِهِ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهِ ۚ وَمَا هُم بِضَارِّينَ بِهِ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ ۚ وَيَتَعَلَّمُونَ مَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنفَعُهُمْ ۚ وَلَقَدْ عَلِمُوا لَمَنِ اشْتَرَاهُ مَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ۚ وَلَبِئْسَ مَا شَرَوْا بِهِ أَنفُسَهُمْ ۚ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ○ (البقرۃ ۱۰۱-۱۰۲)

''اور جب ان کے پاس اللہ کی طرف سے کوئی رسول اس کتاب کی تصدیق کرتا ہوا آیا جو ان کے پاس پہلے سے موجود تھی تو ان اہل کتاب میں سے ایک گروہ نے کتاب اللہ کو اس طرح پس پشت ڈال دیا کہ گویا وہ کچھ جانتے ہی نہیں اور لگے ان چیزوں کی پیروی کرنے جو شیاطین سلیمان کی سلطنت کا نام لے کر پیش کیا کرتے تھے۔ حالانکہ سلیمان نے تو کبھی کفر نہیں کیا، کفر تو وہ شیاطین کرتے تھے جو لوگوں کو جادوگری کی تعلیم دیتے تھے۔ وہ پیچھے پڑے ان (طلسمات و جادو) کے جو شہر بابل میں دو فرشتوں ہاروت و ماروت پر نازل کیے گئے تھے۔ حالانکہ وہ (فرشتے) جب بھی کسی کو اس (جادو) کی تعلیم دیتے تو پہلے صاف طور پر خبردار کر دیتے تھے کہ دیکھو ہم محض ایک آزمائش ہیں، پس تم (جادو سیکھ کر) کفر میں مبتلا نہ ہو۔ پھر بھی یہ لوگ ان (فرشتوں) سے وہ چیز (سفلی جادو) سیکھتے تھے جس سے شوہر اور بیوی میں جدائی ڈال دیں اور (یہ ظاہر ہے کہ) وہ اللہ کے حکم کے بغیر (اس جادو سے) کسی کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ اور وہ ایسے (منتر) سیکھتے تھے جو ان کو نقصان ہی پہنچاتے تھے اور فائدہ کچھ نہ دیتے تھے۔ اور وہ (لوگ) جانتے (بھی) تھے کہ جو شخص ایسی چیزوں (نقش، تعویذ، دھاگے، چھلے اور منتر، ٹونے وغیرہ) کا خریدار ہوگا اس کا آخرت میں کچھ حصہ نہیں ہے۔''

سورۃ البقرہ کی مذکورہ بالا آیات میں ان اہل کتاب کا ذکر ہے جنھوں نے نہ صرف اپنی آسمانی

کتابوں میں تحریف کر دی اور ان کے احکامات کو نظر انداز کر دیا۔ پھر جب اللہ تعالیٰ کے آخری پیغمبر حضرت محمد ﷺ اور آخری کامل کتاب ہدایت قرآن مجید آ گئی تو انہوں نے جانتے ہوئے بھی اس سے انکار کر دیا حالانکہ وہ سابق آسمانی کتابوں میں ان (نبی آخر الزمان) کا تعارف بھی پڑھ چکے تھے جو یہ پیغمبر (حضرت محمد رسول اللہ) ان کی آسمانی کتابوں (زبور، تورات اور انجیل) کی تصدیق بھی کرتے تھے۔ مگر انہوں نے (دیگر انبیاء کرام کی طرح) نبی آخر الزمان کو بھی ماننے سے انکار کر دیا۔ اور (دیگر صحف ربانی کے ساتھ ساتھ) اس صحف رب (قرآن مجید) کو اپنے ہاتھوں سے پس پشت ڈال دیا۔ گویا خدائی کتابوں کو کچھ جانتے ہی نہ تھے بلکہ اپنی نفسانی خواہشوں کو سامنے رکھ کر جادو کے پیچھے پڑ گئے۔

آج ہمارا حال بھی یہ ہے کہ ہم قرآنی تعلیمات اور آیات کو چھوڑ کر تعویذ گنڈوں اور جادو ٹونے کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں۔ چنانچہ جب اہل کتاب پر اخلاقی اور مادی زوال کا دور آیا اور صدیوں کی جہالت، غلامی اور ذلت و پستی نے ان کے اندر کوئی بلندی حوصلہ اور اولوالعزمی باقی نہ چھوڑی تو ان کی توجہ جادو ٹونے، عملیات و طلسمات اور تعویذ گنڈوں کی طرف مبذول ہونے لگی۔ وہ ایسی تدبیریں ڈھونڈنے لگے جن سے کسی محنت و مشقت کے بغیر محض پھونکوں اور منتروں کے زور پر سارے کام بن جایا کریں۔ اس موقع پر شیطین نے ان کو بہکانا شروع کیا کہ سلیمان کی عظیم الشان سلطنت اور ان کی حیرت انگیز طاقتیں تو سب چند نقوش اور منتروں کا نتیجہ تھیں اور وہ ہم تمہیں بتا سکتے ہیں۔ چنانچہ یہ لوگ ان شیطانی چیزوں پر ٹوٹ پڑے اور پھر نہ کتاب اللہ سے ان کو کوئی دلچسپی رہی اور نہ کسی داعی حق کی آواز انھوں نے سنی۔

چنانچہ دور جاہلیت کی جن بیہودہ باتوں سے بیشتر لوگ بہت زیادہ متاثر رہے ہیں۔ ان میں "جادو" بھی ہے جس کے قائل وہ اپنی کم عقلی اور جہالت کے علاوہ اس بنیاد پر بھی رہے ہیں کہ اس باطل اور جرم عظیم کو انھوں نے اللہ کے پاک اور سچے نبی حضرت سلیمان کی طرف منسوب کر دیا جبکہ دین اسلام کی سچی کتاب "قرآن مجید" نے اس کی دوٹوک نفی یوں فرما دی وما كفر سليمن ولكن الشيطين كفروا "سلیمان علیہ السلام نے کفر نہیں کیا بلکہ شیطانوں نے کفر کیا" جنھوں نے انسانوں کو جادو سکھایا۔

یہاں تک کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی وسیع تر حکومت جو خشکیوں، سمندروں، ہواؤں، پرندوں، جانوروں، جنوں اور انسانوں پر حاوی تھی اور جسے اللہ کے نبی حضرت سلیمانؑ نے اللہ تعالیٰ سے طلب کر لیا تھا

رب اغفرلي وهب لي ملكا لا ينبغي لاحد من بعدي (ص ۳۵)

"اے میرے رب مجھے بخش دے اور ایسی حکومت عطا فرما جو میرے بعد کسی کو نصیب نہ ہو بے شک تو بہت زیادہ عطا فرمانے والا ہے"

اس کے بارے میں یہ عقیدہ رکھنا شروع کر دیا کہ یہ وسیع تر حکومت جادو کے زور پر تھی۔ نیز طرح طرح کی جھوٹی کہانیاں بیان کیں مثلاً یہ کہ حضرت سلیمان کے پاس ایک انگوٹھی تھی جس کے بل بوتے

پر آپ حکومت کرتے تھے۔ جب آپ بیت الخلاء میں جاتے تو وہ انگوٹھی اپنی بیوی کو دے جاتے۔ ایک دن جب آپ بیت الخلاء میں گئے ہوئے تھے تو ایک شیطان جن آپ کی صورت میں آپ کی بیوی کے پاس آیا اور انگوٹھی طلب کی جو اسے دے دی گئی۔ اس نے پہن لی اور تخت سلیمانؑ پر بیٹھ گیا۔ تمام جنات اس کے زیر حکومت ہو گئے۔ ادھر جب سلیمانؑ رفع حاجت سے واپس آئے اور انگوٹھی طلب کی تو جواب ملا کہ تم جھوٹے ہو، انگوٹھی تو سلیمانؑ لے گئے۔ اس طرح اس شیطان جن نے حکومت کرنی شروع کر دی۔

اب اس شیطان سے امت کی جو معروف باتیں مروی ہوئیں ان میں خرافات شامل ہیں جس کی تفصیل یوں ہے کہ اس زمانے میں ایک صاحب تھے۔ جو آپ ہی کی طرح تھے جیسے حضورؐ کے زمانے میں حضرت عمر فاروقؓ۔ انھوں نے کہا بھئی! آج کل کچھ گڑبڑ ہے۔ مجھے تو یہ شخص سلیمانؑ نہیں معلوم ہوتا۔ پتہ چلایئے۔ ان صاحب نے سوال کیا۔ کہیے جناب! اگر کوئی شخص رات کو جنبی (ناپاک) ہو جائے اور صبح کی سے سورج طلوع ہونے تک غسل نہ کرے تو کوئی حرج تو نہیں؟ اس نے جواب دیا نہیں۔ شریعت کی اس تبدیلی کو دیکھ کر علماء کو شک ہو گیا کہ یہ سلیمان نہیں اور انہیں خوف ہے شریعت ختم نہ کر دے۔

پھر معلوم ہوا کہ جب حضرت سلیمانؑ کی بیویوں سے اس نظر کا ذکر کیا گیا اور تحقیق کی تو انھوں نے کہا کہ ہمیں بھی شک ہے وہ اب نہ سلیمان ہونے سے انکار کرتے ہیں نہ حالت حیض میں ہمارے پاس آتا ہے۔ چنانچہ یہ تخت سلیمانی کے ارد گرد بیٹھ گئے اور تورات کھول کر اس کی تلاوت شروع کر دی یہ دیکھ شیطان کانپ گیا اس نے بھاگا اور انگوٹھی سمندر میں پھینک دی جسے ایک مچھلی نگل گئی۔ ادھر ان حکمران کا یہ حال تھا ادھر حضرت سلیمانؑ یوں ہی اپنے دن گزار رہے تھے کہ ایک مرتبہ چلتے چلتے سمندر کے کنارے نکل گئے۔ بھوک بہت لگی ہوئی تھی مچھیروں کو مچھلیاں پکڑتے ہوئے دیکھا۔ ان سے ایک مچھلی مانگی اور اپنا نام بھی بتایا اس پر بعض لوگوں کو بڑا غصہ آیا کہ دیکھو بھیک منگا اپنے آپ کو حضرت سلیمانؑ کہتا ہے انھوں نے مارنا پیٹنا شروع کر دیا آپ زخمی ہو گئے بعض مچھیروں کو رحم آ گیا چنانچہ انھوں نے سب کو دو مچھلیاں دیں کہ بھوکا ہے کھانا کھا لے گا۔ آپ نے جلدی سے ایک مچھلی کا پیٹ چیرا تو قدرت خداوندی سے وہ انگوٹھی نکل آئی تو آپ نے وہ انگوٹھی پہن لی اسی وقت پرندوں نے آ کر سایہ کیا اور سب نے آپ کو پہچان لیا اور آپ پھر تخت و تاج کے مالک ہو گئے اسی طرح شیطان جن کی بدعملی حکمرانی کے ایام میں (جو چالیس دن رہا تھا) کہ شیطانوں نے اسی جادو ٹونے کی باتیں شعبدہ بازی اور مذہب کی کتب حضرت سلیمانؑ کی کتابیں لکھ لکھ کر حضرت سلیمانؑ کے شاہی تخت کے نیچے دفن کر دیں۔ جب آپ نے عمر طبعی کو پہنچ کر رحلت فرمائی تو شیاطین نے ان انسانوں سے کہنا شروع کر دیا جن سے وہ ملے ہوئے تھے کہ وہ کتابیں ہیں جن کے ذریعے سلیمانؑ ہواؤں اور جنات پر حکمرانی کرتے تھے ان کی نشاندہی کرتے تھے انہیں ہیں۔ لوگوں نے کھودا تو وہ کتابیں برآمد ہوئیں اور ان کا چرچا ہو گیا اور یہ خیال ان کے ذہن پر چڑھ گیا کہ حضرت سلیمانؑ کی حکومت کا یہی راز تھا بلکہ لوگ ان کی نبوت سے انکاری اور جادوگر ہونے کے قائل ہو گئے۔ حالانکہ حضرت سلیمانؑ سے متعلق یہ پورا افسانہ سراپا خرافات پر مشتمل ہے جس کی

مسلم اہل کتاب نے "تلمود" اور دوسری اسرائیلی روایات سے اخذ کر کے مسلمانوں میں پھیلا دیا۔ ظاہر ہے کہ انگشتری سلیمانؑ کی کوئی حقیقت نہیں اور نہ ہی حضرت سلیمانؑ کے کمالات انگوٹھی کے کرشمے تھے نہ اللہ تعالیٰ نے شیاطین کو یہ قدرت دی ہے کہ انبیاء کرام کی شکل بنا کر آ جائیں اور خلق خدا کو گمراہ کریں یہاں تک کہ حرم سلیمانی کی خواتین کی عصمت تک محفوظ نہ رہے۔

یوں بھی یہ بات عقل سلیم کے قرین قیاس نہیں کہ اللہ کے نبی کی حکومت محض ایک انگوٹھی اتر جانے سے چھن جائے۔ ذرا سوچیے! کہ اتنی بودی اور عارضی حکومت تو کسی دنیاوی حکمران کی بھی نہیں ہوتی۔ چنانچہ ارشاد ربانی میں (جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے) یوں اعلان ہوا کہ "جادوگری کا یہ کفر تو شیطانوں کا پھیلایا ہوا ہے۔ حضرت سلیمانؑ اس سے بری الذمہ ہیں۔" (بحوالہ جادو اور کہانت)

جادو کی تعریف

آغاز میں بیان کی گئی سورۂ بقرہ کی آیات میں اللہ تعالیٰ نے "سحر" کو بیان کیا ہے جس کو ہم اپنی زبان میں "جادو" کہتے ہیں۔ "سحر" کا مادہ "س ح ر" ہے اور عربی لغت میں امر مخفی اور پوشیدہ چیز کو "سحر" کہا جاتا ہے۔ صبح کو "سحری" اس لیے کہتے ہیں کہ اس وقت قدرے تاریکی ہوتی ہے اور سفیدی پوری طرح نمودار نہیں ہوتی۔

گویا جادو اس عمل کو کہتے ہیں جس کے اسباب اور وجوہات مخفی ہوں اور انتہائی لطیف ہوں کہ ظاہر دکھائی نہ دیں۔ ابن قدامہ اپنی کتاب "الکافی" میں فرماتے ہیں:

> "السحر" (یعنی جادو) ان تعویذ گنڈوں اور دعاؤں کی گرہوں کو کہتے ہیں جو انسان کے بدن خصوصاً دل پر اثر کرتے ہیں اور جن کی وجہ سے انسان بیمار بھی ہو سکتا ہے اور بعض اوقات میاں بیوی میں پھوٹ پڑ جاتی ہے" (اللہ تعالیٰ نے بھی مذکورہ بالا آیات میں جادو سیکھنے اور جادو کرنے والوں کے بارے میں فرمایا ہے) یہ لوگ ان دونوں فرشتوں سے جو آزمائش کے لیے جادو سکھاتے تھے وہ چیز سیکھتے تھے جس سے شوہر اور بیوی میں جدائی ڈال دیں۔"

(اس طرح قرآن مجید نے ایسے پیروں' فقیروں' جادوگروں' صوفیوں' عاملوں اور تعویذ گنڈے کرنے والوں کا ذکر کیا ہے جن کے عملیات' نقوش اور تعویذات پر لوگ ٹوٹے پڑتے تھے جو لوگوں کو عموماً ایسی باتیں سکھاتے یا ایسے ٹونے ٹوٹکے فراہم کرتے تھے جن سے وہ شوہر اور بیوی میں جدائی ڈال دیں۔ گویا سب سے زیادہ جس چیز کی مانگ تھی وہ یہ ہے کہ ایسا عمل یا تعویذ مل جائے جس کے ذریعے شوہر کو بیوی سے الگ کیا جا سکے۔ چنانچہ آج ہمارا مشاہدہ ہے کہ جادوگروں' جوتشیوں' رملیوں' نجومیوں' جوگیوں' بابا لوگوں' سادھوؤں' ویدوں' فٹ پاتھیے پروفیسروں اور دم کرنے والے صوفیوں کے پاس اکثر ان عورتوں کا ہجوم رہتا ہے جو ساس' نند' بھاوج اور میاں بیوی کو زیر و زبر کرنے کے لیے نقش' دھاگے اور تعویذ حاصل کرتی پھرتی ہیں۔

جادو کی اصطلاحی تعریف مختلف علماء نے اپنے اپنے علم، اجتہاد اور تجربے کی بنیاد پر بیان کی ہے۔ مثلاً بعض نے کہا:

> ”وہ امر عجیب اور اثر عجیب جس کے واقع ہونے کے اسباب آنکھ سے اوجھل اور پوشیدہ رہتے ہیں، نظر نہیں آتے بلکہ بعض اوقات محسوس نہیں کیے جاتے۔“

امام رازی جن کا انتقال ۶۰۶ھ میں ہوا، وہ جادو کی تعریف یوں کرتے ہیں۔

> ”ہر وہ چیز جو نگاہوں میں حیرت ناک اور عجیب تر ہو جادو ہے یا جادو کی اقسام میں سے کوئی ایک چیز ہے۔“

وہ علوم جن کے بارے میں لوگ سمجھتے ہیں کہ شعبدہ اور جادو میں آتے ہیں مثلاً مسمریزم اور ہپناٹزم۔ ان علوم کے بارے میں امام رازی نے اس دور میں لکھا کہ اس قسم کے علوم اور فریب نظر یعنی شعبدہ بازی وغیرہ سارے جادو کی اقسام میں سے ہے۔

بعض علماء نے جادو کی تعریف یوں کی ہے

> ”ہر وہ چیز جس کا ماخذ مخفی اور لطیف ہو، وہ جادو ہے۔“

اسی طرح یہ سب حقیقت خیالات جیسے تاثیر کواکب (ستاروں کا اثر) یعنی ستاروں کی حرکت میں اور ان کا آنا جانا جسے علم نجوم کہا جاتا ہے جادو کی ایک قسم ہے۔ نیز وہ اسباب خفیہ اور اشیاء کے خواص جن کو استعمال کر کے عجیب و غریب قسم کا تصرف کیا جاتا اور کرشمہ دکھایا جاتا ہے، اس کو بھی جادو کہتے ہیں۔ ان میں وہ جنات اور شیاطین شامل ہیں جن کو جادوگر اپنے جادو کے لیے استعمال کرتا ہے اور انھیں اپنے مطابق چلاتا ہے۔

بعض نے کہا کہ جھوٹے تعویذ گنڈے اور ٹونے ٹوٹکے بھی جادو ہی میں شامل ہیں۔

جادو کا اثر

آغاز میں بیان کردہ سورۃ بقرہ کی آیات میں ارشاد باری تعالیٰ موجود ہے کہ ”یاد رکھو! وہ اذن الٰہی کے بغیر (اس جادو سے) کسی کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔“

چنانچہ بحیثیت مسلمان ہمارا ایمان ہونا چاہیے کہ کوئی اثر ظاہر و باطن جو کچھ بھی ہوتا ہے اللہ کے حکم یا اذن سے ہوتا ہے۔ بعض اوقات اللہ کی طرف سے آزمائش مقصود ہوتی ہے تو مسحور شخص پر بعض چیزوں کا اثر پڑتا ہے اور اس شخص کا دل و دماغ اور جسم ان کے اثرات کو قبول کرتا ہے لیکن بعض اوقات دنیا کا سب سے بڑا جادوگر بلکہ تمام جادوگر مل کر جادو کرتے ہیں پھر بھی کوئی اثر نہیں ہوتا لیکن اگر اذن الٰہی اور مصلحت خداوندی ہو جسے اس کے سوا کوئی نہیں جانتا تو جادو کا اثر ہو جاتا ہے، خواہ وہ شخص فاسق، فاجر ہو یا صالح و متقی۔ حتیٰ کہ بعض اوقات اولیاء و انبیاء پر بھی جادو کا اثر ہوتا ہے اور یہ اثر اسی طرح ہو سکتا ہے جیسے دیگر بشری کمزوریاں مثلاً بیماری وغیرہ کے اثرات کو ان کے اجسام قبول کرتے ہیں۔ چنانچہ قرآن مجید کی سورۃ الفلق ”قل اعوذ برب الفلق o من شر ما خلق o ومن شر غاسق اذا وقب o ومن شر

"النفث فی العقد" میں نبی اکرم پر جادو کیے جانے اور اس کے توڑ کا ذکر موجود ہے۔ بخاری کی حدیث میں حضرت عائشہ نے واقعہ بیان کیا ہے کہ لبید بن اعصم یہودی کی بیٹیوں نے حضورؐ کی خدمت میں آنے والے ایک لڑکے کے ذریعے آپ ﷺ کی کنگھی اور اس میں اٹکے ہوئے بال حاصل کیے اور کنگھی کے دندانوں میں گرہیں لگا دیں۔ پھر اسے نر کھجور کے درخت کی چھال میں رکھ کر بنی زریق کے کنویں ذروان میں پتھر کی چٹان تلے رکھ دیا۔ چنانچہ حضورؐ کچھ دن بیمار رہے جس کے دوران ہوا یہ کہ حضورؐ کو یہ خیال ہوتا کہ ازواج کے پاس ہو آئے ہیں، حالانکہ ایسا نہ ہوتا (حضرت سفیان ثوری فرماتے ہیں کہ یہ جادو کا سب سے بڑا اثر ہوتا ہے کہ یہ قوت تخیل کو متاثر کر دیتا ہے) پھر جبرئیل حاضر ہوئے اور آ کر بتایا کہ فلاں کنویں میں گرہیں دے کر کنگھی دبائی ہے۔ حضورؐ نے حضرت علیؓ، حضرت زبیرؓ اور حضرت عمار بن یاسرؓ کو بھیج کر چیزیں نکلوائیں۔ ان میں ایک تانت تھی جس میں بارہ گرہیں تھیں۔ ہر گرہ پر ایک سوئی چبھی ہوئی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے سورۃ الفلق اور سورۃ الناس اتاریں۔ حضورؐ آیات پڑھتے جاتے تھے اور گرہیں کھلتی جاتی تھیں۔

جادو کی حقیقت

سوال پیدا ہوتا ہے کہ آیا جادو حقیقت میں ہوتا ہے یا محض اس کا تخیل ہوتا ہے؟ امام ابن حجر نے بخاری شریف کی مشہور شرح "فتح الباری" میں لکھا ہے کہ جادو کی حقیقت کے بارے میں اختلاف ہے۔ جن لوگوں نے اسے محض خیال اور احساس قرار دیا ہے ان میں ابو جعفر الشافعی، ابوبکر الجصاص الحنفی اور امام ابن حزم شامل ہیں۔ امام ابوحنیفہ نے ارشاد فرمایا

"جادو حقیقت میں کچھ نہیں ہے بلکہ یہ احساس اور فریبِ نظر ہے"

لیکن امام ابو العز الحنفی صاحب "الطحاویہ" جن کا انتقال ۷۹۲ ہجری میں ہوا، انھوں نے عقائد کے متعلق اپنی اس مشہور کتاب میں لکھا ہے۔ "جمہور علماء کا مسلک یہ ہے کہ جادو حقیقت میں اثر انداز ہوتا ہے اور جس شخص پر جادو کیا جائے وہ بیمار بھی پڑ سکتا ہے۔ بعض شوافع نے بھی نظر بندی یا فریبِ نظر کہا ہے۔ لیکن امام نووی الشافعی نے کہا ہے کہ سحر حقیقت میں ہوتا ہے۔ امام القرطبی نے فرمایا: جمہور اہل سنت و الجماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ جادو ثابت ہے اور حقیقت ہے اور یہ اثر انداز ہوتا ہے۔

امام ابن قدامہ الحنبلی جن کا انتقال ۶۲۰ ہجری میں ہوا، کہتے ہیں کہ جادو واقعی حقیقت ہے اور اس کا اثر دل پر اور بدن پر ہوتا ہے۔ امام ابن تیمیہ اور امام ابن قیم دونوں کا مسلک یہی ہے کہ جادو حقیقت ہے۔ چنانچہ ابن قیم نے اپنی کتاب "الفوائد" میں جو تفسیر میں لکھا ہے کہ آیت "ومن شر النفثت" اور صحیح حدیث مروی از حضرت عائشہؓ (کہ حضور پر جادو ہوا) اس نتیجے پر دلالت کرتی ہیں کہ جادو حقیقت ہے اور یہ اثر انداز ہوتا ہے۔

امام ابن کثیرؒ ابو المظفر یحییٰ بن محمد کی کتاب "الاشراف فی مذہب الاشراف" کا حوالہ دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ اس بات پر اجماع اور اتفاق ہے کہ "ان السحر لہ حقیقۃ" یعنی جادو واقعی ہوتا ہے۔

امام شہاب الدین القرافی متوفی ۶۸۴ ہجری اپنی کتاب (الفروق) میں لکھتے ہیں کہ صحابہ جادو کی حقیقت کے قائل تھے۔ اختلاف تابعین کے دور میں ہوا۔

بہر حال یہ معلوم ہوا کہ جادو ایک مخصوص علم ہے البتہ اس کا سیکھنا سکھانا اور اس پر عمل کرنا حرام ہے (اس کی حرمت کی ایک وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ اس کے ذریعہ اللہ کی مخلوق کو اذیت پہنچائی جاتی ہے اور تکلیف پہنچانا حرام ہے) نیز اس سے جدائی ڈالی جاتی ہے جو کہ حرام ہے۔ جیسا کہ قرآن میں فرمایا گیا ہے کہ

فیتعلمون منهما ما یفرقون به بین المرء و زوجه (البقرہ ۱۰۲)

”پھر لوگ (ان دونوں فرشتوں ہاروت و ماروت سے) وہ چیز سیکھتے تھے۔ جس سے شوہر اور اس کی بیوی کے درمیان جدائی ڈال دیتے۔“

ولکن الشیطین کفروا یعلمون الناس السحر

”یقیناً ان شیطانوں نے کفر کیا جنھوں نے انسانوں کو جادو سکھایا۔“ نیز ارشاد ہے:

وما انزل علی الملکین ببابل ھاروت و ماروت وما یعلمن من احد حتی یقولا انما نحن فتنة فلا تکفر (البقرہ ۱۰۲)

”اور جو (علم) شہر بابل میں دو فرشتوں ہاروت اور ماروت پر نازل ہوا وہ فرشتے جب بھی کسی کو جادو سکھاتے تو کہہ دیتے کہ ہم آزمائش ہیں تم کفر نہ کرو۔“

جادو سیکھنے سکھانے کے بارے میں تفسیر ابن کثیر میں اسرائیلی روایت پر مبنی ایک عجیب واقعہ بھی بیان ہوا ہے کہ ایک عورت اور اس کے شوہر میں نا چاقی رہا کرتی تھی۔ ایک دفعہ اس کا شوہر اسے چھوڑ کر چلا گیا۔ اس عورت نے ایک بڑی بوڑھی سے اس کا ذکر کیا۔ اس بڑھیا نے مشورہ دیا کہ تو جادو سیکھ لے تو تیرا شوہر جادو کے زور سے خود بخود تیرے پاس چلا آئے گا۔ وہ عورت تیار ہو گئی۔ بڑھیا دو کتے لے آئی۔ دونوں عورتیں ان پر سوار ہو کر شہر بابل میں چلی گئیں۔ وہاں دو آدمی فضا میں معلق تھے۔ بڑھیا نے عورت سے کہا ان کے پاس جا اور ان سے کہہ میں جادو سیکھنے آئی ہوں۔ انھوں نے پہلے تو یہ کہا کہ جادو سیکھنا کفر ہے۔ عورت نے کہا میں تو سیکھوں گی۔ تب انھوں نے کہا اچھا جاؤ اس تنور میں پیشاب کر کے چلی آؤ۔ وہ گئی پیشاب کرنے کا ارادہ کیا۔ لیکن کچھ ڈر اور دہشت طاری ہوئی۔ وہ واپس آ گئی اور کہا میں فارغ ہو آئی ہوں۔ انھوں نے پوچھا کیا دیکھا؟ اس نے کہا کچھ نہیں۔ انھوں نے کہا تو جھوٹ کہتی ہے یاد رکھ ابھی تک کچھ نہیں بگڑا۔ تیرا ایمان سلامت ہے اب بھی لوٹ جا اور کفر نہ کر۔ اس عورت نے اصرار کیا کہ مجھے تو جادو سیکھنا ہے۔ انھوں نے کہا اس تنور میں پیشاب کر آ۔ وہ پھر گئی مگر اب کی مرتبہ بھی جرأت نہ کر سکی۔ واپس آ گئی پھر اسی طرح سوال و جواب ہوئے۔ وہ تیسری مرتبہ تنور کے پاس گئی اور دل کڑا کر کے پیشاب کرنے کو بیٹھ گئی۔ تب اس عورت نے دیکھا کہ ایک گھوڑ سوار منہ پر نقاب ڈالے نکلا اور آسمان کی طرف چڑھ گیا۔ وہ واپس چلی آئی۔ اس نے ان آدمیوں سے آ کر ذکر کیا۔ انھوں نے کہا ہاں اب تو سچ کہتی ہے۔

وہ تیرا ایمان تھا جو تجھ سے نکل گیا۔ وہ آئی اور اس بڑھیا سے کہا افسوس تو نے مجھے کچھ بھی نہیں سکھایا۔ اس بڑھیا نے کہا بس تجھے سب کچھ حاصل ہو گیا۔ اب تو جو چاہے گی ہو جائے گا۔ عورت نے آزمائش کے لیے گندم کا ایک دانہ لیا۔ اسے زمین میں ڈال کر کہا اگ جا وہ اگ گیا۔ یہ دیکھ کر اسے اپنے جادوگر ہونے کا تو یقین ہو گیا مگر اپنے "بے ایمان" ہو جانے کا صدمہ ہونے لگا جس پر اس نے بعد ازاں توبہ کی۔

ہاروت و ماروت کو اللہ تعالیٰ نے خیر و شر اور کفر و ایمان کا علم دے دیا تھا۔ اس لیے وہ ہر ایک کفر کی طرف جھکنے والے کو نصیحت کرتے اور ہر طرح روکتے۔ جب نہ مانتا تو وہ کلمات اس سے کہہ دیتے اس کا نور ایمان جاتا رہتا۔ وہ ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھتا اور اسے جادو آ جاتا۔ شیطان اس کا رفیق کار بن جاتا اور ایمان کے نکل جانے کے بعد غضب خدا اس کے رونگٹے رونگٹے میں سما جاتا۔

پھر قرآن مجید کی چھپن آیات جادو کے وجود پر دلالت کرتی ہیں جن میں سورۃ البقرہ: ۱۰۲ مائدہ: ۱۱۰ انعام: ۷ اعراف: ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۶، ۱۲۰، ۱۳۲ یونس: ۲، ۷۶، ۷۷، ۷۹، ۸۰، ۸۱ ہود: ۷ الحجر: ۱۵ بنی اسرائیل: ۴۷، ۱۰۱ طٰہٰ: ۵۷، ۵۸، ۶۳، ۶۶، ۶۹، ۷۱، ۷۳ انبیاء: ۳ مومنون: ۸۹ فرقان: ۸ شعراء: ۳۴، ۳۸، ۴۹، ۱۵۳، ۱۸۵ نمل: ۱۳ القصص: ۳۶، ۴۸ سبا: ۴۳ صفت: ۱۵ ص: ۴ زخرف: ۳۵، ۳۶ مومن: ۲۴ احقاف: ۷ ذاریات: ۳۹، ۵۲ طور: ۱۵ قمر: ۲ صف: ۶ مدثر: ۲۴ شامل ہیں۔

تاہم جادو کے زور سے چیز کی حقیقت نہیں بدل جاتی۔ صرف دیکھنے والے کو ایسا خیال یا احساس ہوتا ہے۔ چنانچہ قرآن مجید میں جہاں فرعون کے جادوگروں اور موسیٰ علیہ السلام کے مقابلہ کا ذکر ہوا ہے۔ وہاں صاف طور پر بیان ہوا ہے کہ جادوگروں نے صرف لوگوں کی نظر بندی کی تھی۔ جنھیں ایسا خیال ہوتا تھا کہ رسیاں سانپ بن گئی ہیں۔ بفحوائے عبارت قرآنی۔

سحروا اعین الناس (الاعراف: ۱۱۶)

"ان جادوگروں نے لوگوں کی آنکھوں پر جادو کر دیا"

اور موسیٰ علیہ السلام کے بارے میں بیان ہوا کہ:

یخیل الیہ من سحرھم انھا تسعٰی (طٰہٰ: ۶۶)

"موسیٰ علیہ السلام کو ان (جادوگروں) کے جادو کے اثر سے یہ خیال ہوا کہ گویا وہ (رسیاں) سانپ ہیں جو چل پھر رہے ہیں۔"

یعنی صرف دیکھنے والے کو ایسا خیال ہوتا ہے۔ چیز کی حقیقت جادو کے زور سے بدل نہیں جاتی۔ حالانکہ یہ رسیاں اور لاٹھیاں درحقیقت لاٹھیاں ہی تھیں۔ دیکھنے والے کا فقط وہم و خیال تھا کہ یہ سانپ ہیں۔ نیز حضرت عائشہؓ سے مروی حدیث میں بھی ہے کہ جب حضورؐ پر جادو ہوا تو اس کا اثر صرف اتنا تھا کہ حضورؐ کو یہ خیال ہوتا کہ ازواج کے پاس ہو آیا ہوں۔ حالانکہ ایسا نہ ہوتا۔

حضرت سفیان ثوری کے قول کے مطابق جادو کا یہ سب سے بڑا اثر ہوتا ہے کہ وہ قوت تخیل کو متاثر کر دیتا ہے۔

بصورت دیگر اگر واقعی اشیاء کی حقیقت بدل سکتی۔ جادوگروں کے منتر پڑھتے ہی مٹی سونا بنتی، چٹیل زمینوں پر محلات کھڑے ہو جاتے تو دنیا میں جادوگروں کی بادشاہت اور حکومت ہوتی، جادوگر جو چاہتے وہ ہوتا۔ وہ لوگوں کی قسمت کے فیصلے کرتے انہیں شفا دیتے۔ جبکہ دیکھا یہ گیا ہے کہ تعویذ کرنے والے نجومی اور جادو کرنے والے عموماً معاشرے کے پسماندہ ترین لوگ ہوتے ہیں۔ کبھی تو فٹ پاتھوں پر بیٹھے طوطے اور دوسری چیزیں لیے لوگوں کی قسمت کے حال بتاتے پھرتے ہیں۔ حالانکہ خود اپنی قسمت کا حال بھی نہیں جانتے۔ اگر واقعی سچے ہوتے تو سب مال خود سمیٹ لیتے۔ اگر یہ دوسروں کی قسمت کے فیصلے کرنے والے ہوتے تو سب خزانے اپنے لیے سمیٹ لیتے۔ (بحوالہ جادو اور کہانت)

جادو کی تاریخ

جادو کی تاریخ اتنی قدیم ہے جتنی خود انسانی تاریخ قدیم ہے۔ یہ بات کتاب ہدایت ''قرآن مجید'' سے بتائی ہے چنانچہ سورۃ ذاریات آیت ۵۲ میں بیان ہوا:

کذلک ما اتی الذین من قبلھم من رسول الا قالوا ساحر او مجنون۝

''ان سے پہلے جو بھی رسول آیا۔ انھوں نے کہہ دیا کہ یہ تو جادوگر ہے یا دیوانہ ہے۔''

معلوم ہوا کہ آغاز نبوت اور رسالت کے وقت ان لوگوں کے ہاں جادو موجود تھا بلکہ دور جاہلیت کی جن جاہلانہ، توہمات، خود ساختہ رسوم، بے تکی خرافات عقیدوں اور خیالات میں انسان جکڑے ہوئے تھے ان میں سب سے زیادہ متاثر وہ ''جادو'' سے تھے۔ جبھی تو اللہ کے ہر رسول کو ''جادوگر'' قرار دیتے تھے۔ چنانچہ قرآن پاک کا مطالعہ کریں تو معلوم ہوتا ہے کہ حضرت نوحؑ سے لے کر اللہ کے آخری رسول حضرت محمد ﷺ تک ہر نبی اور رسول کو جادوگر یا دیوانہ قرار دیا گیا۔ قرآن مجید کی سورۃ البقرہ کی آیت ۱۰۲ میں جس شہر بابل کا ذکر کیا گیا ہے۔ وہ ملک عراق کا ایک تاریخی شہر ہے جس کے آثار آج بھی موجود ہیں۔ قرآن پاک کی مذکورہ بالا آیت بتاتی ہے کہ شہر بابل میں ''جادو'' کا دھندا اور کام کیا جاتا تھا۔ علامہ ابن خلدون نے اپنے مقدمہ میں لکھا ہے کہ بابل اور مصر اس وقت ساری دنیا میں جادو کے لیے مشہور اور دو بڑے مراکز تھے۔ مزید لکھا ہے کہ سریانی اور عبرانی لوگ اس علم میں خصوصی مہارت رکھتے تھے۔

امام ابوبکر احمد بن علی الجصاص جو احناف کے متقدمین علماء میں سے ہیں اور جن کا انتقال ۳۷۰ ہجری میں ہوا۔ اپنی مشہور کتاب ''احکام القرآن'' میں لکھتے ہیں کہ اہل بابل سات ستاروں کی پوجا کرتے تھے اور ان کے عبادت خانے بنا رکھے تھے (آج بھی علم نجوم اور پامسٹری کا سارا کاروبار، سات سیاروں زحل، مشتری، زہرہ، مریخ، عطارد، قمر اور شمس کے بل بوتے پر ہو رہا ہے) یہ جادو صرف بابل اور مصر ہی تک مشہور نہ تھا بلکہ عراق کے مختلف علاقوں اور ہندوستان، مراکش، شام اور روم میں بھی بڑے بڑے جادوگر موجود تھے۔

امام ابن کثیر اپنی کتاب ''البدایہ والنہایہ'' میں دمشق کے بارے میں لکھتے ہیں کہ جن لوگوں نے دمشق شہر آباد کیا وہ ستاروں اور سیاروں کے پجاری تھے۔ دمشق کے سات پرانے دروازوں پر ان لوگوں نے ستاروں کے ہیکل اور شکلیں بنا رکھی تھیں۔ اور دمشق والوں کا معمول تھا کہ وہ ساتوں ہیکل والوں کے نام

سے سال میں خصوصی تہوار (میلے ٹھیلے) منایا کرتے تھے۔ قرآن مجید بھی ہمیں بتاتا ہے کہ غالباً قوم ابراہیم بھی ستاروں کی پجاری اور ان کے اثرات کی قائل تھی بلکہ ان کے نام پر میلوں ٹھیلوں کا اہتمام بھی کرتی تھی۔ چنانچہ قوم نے اسی قسم کے ایک تہوار میں شرکت کے لیے جب ابراہیمؑ کو دعوت دی تو آپ نے ان کے خلاف انہی کے حربے کو استعمال کیا اور ستاروں پر نظر ڈالتے ہوئے بتایا کہ میری طبیعت خراب ہے اور جب لوگ میلے میں چلے گئے تو بت خانے میں ان کے بتوں پر پل پڑے۔ ارشاد قرآنی ہے

فنظر نظرة في النجوم ○ فقال اني سقيم ○ فتولوا عنه مدبرين ○ فراغ الى الهتهم

(صفٰت ۸۸ تا ۹۱)

"پھر اس نے تاروں پر ایک نگاہ ڈالی اور کہا میری طبیعت خراب ہے۔ چنانچہ وہ لوگ اسے چھوڑ کر چل دیے تو وہ ان کے معبودوں پر پل پڑے۔"

بہرحال عراق، روم اور مصر میں قدیم زمانے سے جادو موجود تھا۔ اب فارس اور اس کے گردو نواح میں بھی بابل شہر سے جادو پہنچا کیونکہ ایران وغیرہ کا علاقہ بابل کے نزدیک ہی تھا اس کا تذکرہ ابوبکر الجصاص نے کیا ہے اور امام ابن کثیر نے لکھا ہے کہ مشہور ایرانی سپہ سالار "رستم" ستاروں کی گردش کو فتح و شکست کا باعث اور سبب سمجھتا تھا۔ یوں علم نجوم اور اس کے اثرات پر یقین رکھتا تھا یہی وجہ تھی کہ قادسیہ کی لڑائی میں (جب کلمہ پڑھنے والے موحد مسلمانوں اور غیر اللہ کو پوجنے والے ایرانی مجوسیوں کی لڑائی ہوئی تو) انہی ستاروں کی چال کے باعث چار دنوں تک وہ مسلمانوں کے سامنے نہ آیا۔ نیز ایرانیوں کے ہاں کسریٰ کے زمانے کا ایک جھنڈا بھی تھا۔ جسے وہ مقدس سمجھتے تھے اور جس پر سونے سے کچھ ستارے اور ستاروں کے نام درج تھے۔ ایرانیوں کا یہ عقیدہ تھا کہ جس لشکر کے پاس یہ جھنڈا ہو اس کو کوئی شکست نہیں دے سکتا لیکن قادسیہ کی لڑائی میں جزیرہ عرب سے اللہ کا نام لے کر اٹھنے والے صحابہ کرامؓ نے نہ صرف رستم اور اس کی فوج کو شکست فاش دی بلکہ وہ پرچم جسے مقدس سمجھا جاتا تھا۔ مسلمانوں اور ان کے گھوڑوں نے قدموں تلے روند ڈالا۔ اسی طرح اس عقیدے کو ختم کر دیا کہ مخلوق سے یا مخلوق کے اسباب سے کچھ ہوتا ہے بلکہ ثابت کر دیا کہ وہی ہوتا ہے جس کا فیصلہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتا ہے۔ (ماتشاءون الا ان یشاء اللہ)

علامہ ابن خلدون نے اپنے سفرنامے میں ہندوستان اور مراکش میں بھی جادو کے موجود ہونے کا ذکر کیا ہے یوں معلوم ہوتا ہے کہ ہندوستان میں قدیم زمانے سے جادو موجود رہا ہے اور ہندوؤں کی مشہور کتاب وید کے چار سفر نامے ہیں جن میں سے ایک سفر نامہ منتر اور جادو سیکھنے والوں کے لیے مخصوص ہے یہی وجہ ہے کہ قدیم زمانے سے ایسے جوگیوں، پنڈتوں اور دوسرے لوگوں کی جماعت رہی اور ان کا معاشرے میں اثر و نفوذ رہا جو جادو میں مہارت رکھتے تھے بعد ازاں جب ہندوستان میں برہمنوں کی اصلاح کے لیے بدھ مت آیا تو اس نے بھی جادو کو اتنی ہی اہمیت دی۔ قرآن مجید نے جب نصرانی اور یہودی تاریخ بیان کی تو ہمیں بتایا واتبعوا ماتتلوا الشیطین کہ ان بنی اسرائیل نے اللہ کے احکامات [illegible]

کی سیدھی اور فطری تعلیمات کو چھوڑ کر شیطانی کلام (جادو) کی پیروی کی بلکہ اس باطل اور حرام علم کو اللہ کے پاک اور سچے نبی حضرت سلیمان علیہ السلام کی طرف منسوب کر دیا (حالانکہ قرآن پاک نے ما کفر سلیمن ولکن الشیطین کفروا یعلمون الناس السحر کہہ کر اس بہتان کی واضح اور دوٹوک نفی فرما دی)۔

اسی طرح قرآن پاک نے قوم بنی اسرائیل کی تاریخ بیان کرتے ہوئے فرعون کے بڑے بڑے درباری جادوگروں سے موسیٰ علیہ السلام کے مقابلہ کا قصہ بیان کیا ہے اور یوں ثابت کیا ہے کہ اہل مصر کے پاس یہ غلیظ اور خبیث علم موجود تھا جہاں سے سینہ در سینہ منتقل ہوتا ہوا یہود تک آیا جو مدینہ میں یا خیبر میں آباد ہو گئے تھے اسی طرح نصاریٰ کے ہاں بھی یہ علم موجود تھا جو نجران میں رہتے تھے۔ چنانچہ یہود و نصاریٰ کے ان مرکزی شہروں میں باقاعدہ جادو پڑھا پڑھایا جاتا تھا لیکن یہودی و نصاریٰ ہی جنہوں نے تورات و انجیل میں تحریف کر کے انہیں موجودہ بائبل کی شکل دی چنانچہ ان کی اپنی وضع کردہ بائبل کے خروج والے باب میں بائیسویں سطر میں موجود ہے کہ بنی اسرائیل کو اللہ کا یہ حکم ملا ہے کہ جادوگر کو اپنی سرزمین پر مت بسنے دو۔ اگر کوئی جادو کرے تو اس کو قتل کر دو یا کم از کم اپنی سرزمین سے نکال دو۔ اسی طرح باب استثناء ۱۸ ویں سطر میں موجود ہے کہ جادو کرنے سے انسان اللہ تعالیٰ کی نفرت کا مستحق ہو جاتا ہے اس کے باوجود یہود و نصاریٰ اس علم کو حاصل کرتے رہے اور اللہ کی مخلوق کو تکلیف پہنچاتے رہے۔ یوں جادو آگے منتقل ہوتا رہا چنانچہ مدینہ میں ان کا بڑا مرکز تھا اس سے لوگوں کو جزیرہ عرب میں پھیلاتے تھے جس سے ان کا بڑا مقصد لوگوں کو جادو سے خائف کرنا اور ان پر ہیبت اور رعب ڈالنا تھا یہی لوگ تھے جنہوں نے حضور پر جادو کیا تھا۔

روما جو عیسائیوں کا تاریخی شہر رہا ہے۔ ۵۳۲ء میں وہاں جادو سکھانے کا پہلا مدرسہ قائم ہوا اور یورپ کی جدید تاریخ مرتب کرنے والوں نے لکھا ہے کہ یورپ میں سب سے پہلے یہود نے جادو کو پھیلایا اور اب حال یہ ہے کہ یورپ میں باقاعدہ جادو کیا جاتا ہے۔ ٹی وی پہ تشہیر کی جاتی ہے اگرچہ بعض یورپین ممالک میں جادو ممنوع ہے اور جادو اور جادوگر کے لیے باقاعدہ سزا ہے لیکن جمہوریت کی نحوست کے باعث "Majority is Authority" یا دوسرے لفظوں میں '' عوام طاقت کا سرچشمہ ہیں '' کے اصول کی بنا پر پارلیمنٹ کی اکثریت جو بھی فیصلہ کرے وہ ملک کا قانون اور ضابطہ بن جاتا ہے۔ چنانچہ جادوگروں نے پارلیمنٹ کے ممبروں پر اتنا رعب ڈالا کہ جادو کے معاملہ کو قانونی اور جائز شکل دلوا دی اور بعض ملکوں میں جہاں ایسا نہ کر سکے وہاں مسمریزم اور ہپناٹزم کے نام سے جادو کو پھیلانا شروع کر دیا۔

فرانس میں آج بھی سینکڑوں نائٹ کلب زمین دوز تہہ خانوں میں موجود ہیں جہاں جادو سیکھا اور سکھایا جاتا ہے اور جادوگر ایک مشہور معبود ادر الہ کے نام سے لوگوں کو ذبح کرتے ہیں۔ بعد میں پولیس کو وہاں سے لاشیں ملتی ہیں۔

امریکی ریاست اوہایو میں ۱۹۷۹ء سے آج تک ہر سال پانچ نومولود بچوں کو فصل بہار کی واپسی کے نذرانے کے طور پر ذبح کر دیا جاتا ہے اور یہ جادوگروں کے کہنے پر ہوتا ہے۔

اوہام پرستی اور نجوم پرستی بھی جادوگری کی ایک قسم ہے۔ فرانس کی وزارت داخلہ نے ۱۹۸۴ء میں اپنی ایک رپورٹ میں لکھا تھا کہ ۴۰ فیصد لوگ جادو پر ایمان رکھتے ہیں۔ اسی رپورٹ میں فرانس میں جادوگروں کی تعداد تیس ہزار سے زیادہ بتائی گئی ہے جن کی سالانہ آمدنی تین بلین فرانک سے بڑھ کر ہے حالانکہ فرانس کے دستور کے آرٹیکل ۴۰۵ اور ۲۹۲ میں جادو ممنوع قرار دیا گیا ہے۔

جرمنی کی حکومت نے اپنی ایک رپورٹ میں لکھا ہے کہ وہاں قریباً ۹۰ ہزار جادوگر موجود ہیں۔

ابھی چند سال قبل ان کے فٹ بال کے مشہور قومی کھلاڑی ''روڈی ولے'' کے بارے میں دو جرمنوں کا خیال رہا کہ اس پر جادو کیا گیا تھا۔ اسی لیے اب وہ صحیح طریقے سے کھیل نہیں سکتا بعد میں اس کا انتقال ہو گیا۔ ابھی قریب کی بات ہے کہ ایک امریکی نے یہ دعویٰ کیا کہ وہ مسیح ہے۔ کچھ سو آدمی اس کے ہو لیے۔ ایک بڑی حویلی میں اس نے قیام کیا۔ موجودہ بائبل کے پڑھے لکھے لوگوں کو چیلنج کرنے لگے اور بعد میں حکومت سے مقابلہ کیا۔ پھر ان لوگوں کی اکثریت نے خودکشی کی اور اس سے قبل اپنے معصوم بچوں کو اپنے ہاتھ سے قتل کیا۔ امریکی پولیس کو بعد میں معلوم ہوا کہ جان تا کی یہ شخص ایک جادوگر تھا۔

سابق امریکی صدر ریگن اور جارج بش اپنے دور حکومت میں بعض مشہور نجومیوں سے مشورے لیا کرتے تھے۔ حتیٰ کہ سفر بھی نجومیوں کے کہنے پر کرتے۔ واشنگٹن میں ایک نجومی عورت تھی جس سے سابق صدر جان کینیڈی مشورے لیا کرتے تھے کہ انہیں فلاں جگہ کا سفر کرنا چاہیے یا نہیں۔ فلاں کام کرنا چاہیے یا نہیں؟ (جب کہ یہ پیشن گوئی اسے قتل سے نہ بچا سکی)

اسی طرح ہندوستانی وزیر اعظم اندرا گاندھی مرار جی ڈیسائی انڈونیشیا کے صدر سوئیکارنو فرانس کے صدر جس کارڈ سٹان کینیا کے صدر اور مراکش کے شاہ کے بارے میں بھی اخباری اطلاعات ہیں کہ یہ لوگ نجومیوں کے مشورے سے سارے کام کرتے تھے۔

ایک اخباری رپورٹ کے مطابق خود مراکش میں سولہ ہزار سے زائد نجومی موجود ہیں حالانکہ مراکش ایک اسلامی ملک ہے لیکن عقائد میں بگاڑ اور کمزوری پیدا ہوئی تو دین سے بغاوت سکھانے والے علم کے ماہرین براجمان ہوئے۔

عرب ممالک اور خلیجی ریاستوں میں یہ کاروبار بڑے زوروں پر ہے۔ اس وقت جادو کے تین اہم مراکز مراکش، تیونس اور الجزائر ہیں۔ دوسرے نمبر پر سوڈان جہاں بڑے بڑے جادوگر موجود ہیں۔ تیسرے نمبر پر افریقہ کے بعض دیگر ممالک ہیں جبکہ کویت، متحدہ عرب امارات، اردن، یمن اور بعض دوسرے ممالک میں بھی یہ کام ہوتا ہے البتہ سعودی عرب میں یہ اعتدا نہیں ہو سکتا۔ قانونی بندش ہے، قانون میں جادو کرنے والوں کے لیے سخت پہرا ہے حتیٰ کہ منتر، جھاڑ پھونک اور تعویذات بھی یہاں ممنوع ہیں۔ لیکن خود مملکت خداداد پاکستان جو اسلامی جمہوریہ ہے اور چند سال قبل (سقوط مشرقی پاکستان) تک دنیا کی سب سے بڑی اسلامی ریاست رہی ہے۔ اس کا یہ حال ہے کہ اس کے شہروں اور قصبوں میں جس طرف بھی جائیں جا بجا کالا علم رکھنے والوں، نجومیوں، پامسٹری، مسمریزم، ہپناٹزم، رمل اور جفر کے ماہروں کے جاذب نظر

سائن بورڈ اور اشتہارات دکھائی دیتے ہیں جن میں عوام کو بلیک میل کرنے، ان کا استحصال کرنے اور ان کی نفسیاتی کمزوریوں سے فائدہ اٹھانے کے لیے اس پیشے سے متعلق دنیا بھر کے القابات یکجا کر دیے گئے ہیں۔ مثلاً ویف شیاہی، جوگی، بابا، جوتشی، عامل، نجومی، بنگالی حتیٰ کہ پروفیسر تک کے الفاظ شامل ہوتے ہیں حالانکہ ان کی پروفیسری فٹ پاتھ تک محدود ہوتی ہے اور یہ فٹ پاتھیے پروفیسر تعلیم یافتہ بھی نہیں ہوتے بلکہ بمشکل خواندہ ہوتے ہیں لیکن لوگوں کو قسمت کا حال بتانے، محبوب قدموں میں ڈالنے، کاروباری الجھنیں دور کرنے اور ہر تمنا پوری کرنے کے دعوے کر کے سادہ لوح عوام کو "بنگال کا جادو" چونکہ ہمارے ہاں بہت مشہور اور مستند سمجھا جاتا ہے اس لیے "بنگالی" ہونا بھی ایک منصب اور سند ہے۔

دونوں ہاتھوں سے لوٹتے اور ان کی جیبیں صاف کرتے ہیں۔ حالانکہ ان کے دعویٰ علم غیب کو جھٹلانے کے لیے یہی دلیل کافی ہے کہ آج کل دنیا میں جو دہشت گردی ہو رہی ہے اور اندرون ملک اور بیرون ملک جگہ جگہ بموں کے جو دھماکے ہو رہے ہیں تو کوئی نجومی یا غیب دانی کا دعویدار ایک ہی شخص یہ بتا دے کہ فلاں جگہ فلاں آدمی نے دھماکہ کیا ہے تو فوراً اس کو گرفتار کر لیا جائے اور کسی تحقیقاتی ایجنسی اور اس کے ماہرین کو سر کھپانے اور تفتیش کرنے کی ضرورت نہ رہے۔ نیز اس سے بڑھ کر بھی یہ کہ دنیا بھر کے کاہن اور نجومی مل کر تمام ملکوں کے سربراہوں کو پیش گوئی کے طور پر بتا دیا کریں کہ فلاں جگہ دہشت گردی ہونے والی ہے۔ لہٰذا پیش بندی کے طور پر تمام انتظامات کر لیے جائیں۔ اس طرح دہشت گردی ممکن ہی نہ رہے۔ لیکن ان بے چاروں کو کیا پتہ! کل جو کچھ ہونے والا ہے۔ اس کا علم تو صرف اللہ تعالیٰ کی ذات کے پاس ہے۔ قرآن کریم نے فرمایا ہے:

> "بے شک قیامت کا علم اللہ ہی کے پاس ہے جو بارش برساتا ہے۔ وہی جانتا ہے
> کہ ماؤں کے پیٹوں میں کیا پرورش پا رہا ہے۔ کوئی ذی روح نہیں جانتا کہ کل وہ
> کیا کرے گا اور نہ کسی شخص کو یہ خبر ہے کہ کس سرزمین پر اس کو موت آئی ہے۔ اللہ
> ہی سب کچھ جاننے والا اور باخبر ہے۔" (لقمان: ۳۴)

نیز فرمایا:

> "اس کے پاس غیب کی کنجیاں ہیں جنہیں اس کے سوا کوئی نہیں جانتا۔" (الانعام: ۵۹)

(بحوالہ جادو اور کہانت)

جادو کی قسمیں

قدیم اور جدید دور میں جادو کی کئی قسمیں بیان کی گئی ہیں لیکن بنیادی طور پر جادو کی دو قسمیں کی جا سکتی ہیں:

1۔ سحر حقیقی

2۔ سحر مجازی

سحر حقیقی کی مزید تین قسمیں بیان کی گئی ہیں

1۔ جنتر منتر پھونک کر جادو کرنا

یہ جنتر منتر جو شرکیہ اور مجہول (یعنی سمجھ میں نہ آنے والے کلمات) سے بنا ہوا ہے۔ جیسے ''شرکعون کردون رعد و اجبادت اصبا خراصیا جلکوت ۔۔'' وغیرہ۔ اور کوئی شخص جادو سیکھ یا کر نہیں سکتا۔ جب تک اسلام سے نکل نہ جائے ''کفر اختیار نہ کر لے'' کیونکہ شیاطین انس اور شیاطین جن جو جادو سیکھنے سکھانے اور کرنے کرانے کے دو بڑے عوامل ہیں۔ انتہائی خبیث، فاسق و فاجر، گندے اور غلیظ ہوتے ہیں۔ یہ کافر شیاطین جن جادو کرنے والے کے پاس آ کر اسے جادو سیکھنے اور کرنے کی شرائط کے طور پر مختلف کام بتاتے ہیں۔ جس کے ذریعے یہ شخص اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔ ان کاموں میں سب سے قبیح فعل یہ ہوتا ہے کہ اسے قرآن پر پیشاب کرنے کا حکم دیتے ہیں۔ (نعوذ باللہ) جب وہ ایسا کر گزرتا ہے اور کافر ہو جاتا ہے تو اسے جادو سکھاتے ہیں۔ اس طرح یہ شخص ان جنات کا دوست بن جاتا ہے۔ ان کے گروہ میں شامل ہو جاتا ہے اسلام کو چھوڑ دیتا ہے۔

2۔ جنات شیاطین سے مدد لینا

یہ شیاطین جن جنہیں جادو کرنے والے اپنے ''موکل'' کہتے ہیں۔ روئے زمین پر ادھر ادھر گھومتے پھرتے ہیں اور لوگوں کے حالات کی خبریں اپنے دوست جادوگر کو آ کر پہنچاتے ہیں اور آنے والوں کے بارے میں پہلے سے تمام معلومات اس تعویذ کرنے والے بابا جی صاحب یا جادوگر کو دے دیتے ہیں مثلاً یہ کہ فلاں عورت، شہر کا نام فلاں، محلے کا نام فلاں وغیرہ۔ جب یہ عورت حاضر ہوتی ہے تو بیٹھتے ہی وہ

صاحب یا فلاں تعویذ ہے جس کا نام لے کر پکارتا ہے۔ وہ حیران رہ جاتی ہے کہ اس کو کیسے پتہ چل گیا کہ میرا بیٹا ہے یا اس طرح عام لوگ سمجھنے لگ جاتے ہیں یہ زمانے کا سب سے بڑا بزرگ ہے اللہ کا پہنچا ہوا ہے۔ حالانکہ وہ سب سے بڑا خبیث اور شیطان ہوتا ہے جو شیطانوں کی مدد سے معلومات حاصل کرتا ہے اور لوگوں کو دھوکہ دیتا ہے۔ (۲) جنتر منتر اور تعویذ گنڈے کرنے والے ان لوگوں کا آپس میں گہرا ربط ہوتا ہے۔ ایک جادوگر بتلاتا ہے کہ جادو کیا گیا ہے۔ کسی کے گھر میں یا پرانے قبرستان میں یا پرانے کنوئیں میں جادو کے لیے کچھ دبا رکھا ہے یا کسی درخت سے لٹکا رکھا ہے۔ دوسرے جادوگر کو اس کا علم ہوتا ہے کیونکہ آپس میں جادوگروں کا رابطہ ہوتا ہے۔

جب لوگ دوسرے کے پاس شکایت لے کر جاتے ہیں کہ ہمارے گھر میں عورت بیمار ہے کئی سال سے شفا نہیں ہو رہی۔ ڈاکٹروں حکیموں نے جواب دے دیا ہے۔ بیمار بالکل چارپائی سے لگ کر رہ گیا ہے۔ یا یہ مسئلہ لے کر جاتے ہیں کہ کاروبار برباد ہو گیا ہے۔ سنا ہے کسی نے جادو کیا ہے تو پہلا جادوگر دوسرے کو بتا دیتا ہے کہ میں نے فلاں عمل کر کے فلاں مقام پر دفن کیا ہے یا اس کے "موکل" جنات بتا دیتے ہیں چنانچہ جس کے پاس یہ مسئلہ لے کر گئے ہوتے ہیں وہ کہتا ہے فلاں مقام پر جائیے! یا فلاں قبرستان میں بہت پرانی قبر میں تعویذ الٹا لٹکایا ہے آپ کے گھر کے چولہے کے نیچے یا دہلیز کے نیچے دبا ہوا تعویذ ہے۔

۳۔ ستاروں اور سیاروں کا اثر

جادوگر لوگوں کو قائل کرتا ہے کہ عالم فلک میں جو ستارے اور سیارے ہیں جو تاثیر رکھنے والے ہیں یا کچھ ایسی مخلوق جو روحانیت والی ہے۔ ان کی مدد سے جادو اور منتر کرتے ہوں۔ جادو کی اس قسم میں جادوگر ستاروں کی مدد سے زائچہ بناتا ہے۔ پھر لوگوں کو ان کی قسمت کا حال بتانے کا دعویٰ کیا جاتا ہے۔

جادو کی یہ تین مشہور قسمیں ہیں جن میں قدیم و جدید طریقے استعمال کیے جاتے ہیں۔ یوں تو ہر جادوگر کے پاس جادو کرنے کے مختلف طریقے ہیں لیکن عام طریقہ یہ ہے کہ جس پر جادو کیا جاتا ہو اس کا کوئی کپڑا حاصل کیا جاتا ہے مثلاً قمیض جس پر جادو کیا جاتا ہے تو اس جادو کا اثر کپڑا پہننے والے پر ہوتا ہے۔ بعض اوقات کسی کے سر کے بال حاصل کیے جاتے ہیں اور ان پر جادو کیا جاتا ہے جس طرح نبی اکرم کی کنگھی میں کچھ بال تھے۔ ان کو لے کر گرہ دی گئی۔

امام ابن تیمیہ نے اپنے فتاویٰ کی گیارھویں جلد میں لکھا ہے کہ شیطان انسان کو گمراہ کرنے کی جو بڑی بڑی کوششیں کرتا ہے ان میں ایک جادو ہے مثلاً یہ شیطان بعض اوقات سورج، چاند، ستاروں اور سیاروں کی پوجا کا حکم دیتا ہے۔ پھر یہی شیطان پوجا کرنے والے انسانوں سے مخاطب ہوتا ہے۔ یہ بے وقوف سمجھتے ہیں کہ فلاں ستارہ یا سیارہ ہم سے بات کر رہا ہے اور ہمارا مددگار ہے۔ بعض اوقات شیطان قبور کی پوجا کرنے والے لوگوں کو اس طریقے پر گمراہ کرتا ہے کہ انہوں نے فوت شدہ بزرگوں کے جو مجسمے یا پتلے بنائے ہوتے ہیں ان کے اندر داخل ہو کر یا پیچھے چھپ کر مدد طلب کرنے والوں سے ہم کلام ہوتا ہے اور لوگ یہ

سمجھتے ہیں کہ بت ہماری باتوں کا جواب دے رہے ہیں اور ہماری دعائیں اور پکاریں سنتے ہیں۔ اسی طرح بعض لوگ قبروں میں پڑے ہوئے بزرگوں کے بارے میں سمجھتے ہیں کہ یہ ہماری پکاریں سنتے ہیں اور ہماری باتوں کا جواب دیتے ہیں حالانکہ حقیقتاً جواب شیطان دیتا ہے۔ بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ ستاروں اور سیاروں کے بھی کچھ اثرات ہوتے ہیں حالانکہ یہ شیطانی دھوکا ہے اور شیطان کا کام ہے۔

تابعین حضرات کے دور میں ایک شخص مختار بن ابو ثقفی تھا جس کا دعویٰ تھا کہ مجھ پہ وحی نازل ہوتی ہیں۔ جب میں آسمان کی طرف دیکھتا ہوں تو روحانیت محسوس ہوتی ہے اور میں فرشتوں اور روحوں سے باتیں کرتا ہوں اس دور میں حضرت عبداللہ بن عمر اور عبداللہ بن عباس بھی موجود تھے تو کسی نے دونوں بزرگوں کے سامنے ذکر کیا کہ فلاں شخص ستاروں اور سیاروں کے اثرات کا قائل ہے اور کہتا ہے کہ اس پر وحی نازل ہوتی ہے دونوں حضرات نے سورۃ شعراء کی مندرجہ ذیل دو آیات پڑھیں۔

هل انبئکم علی من تنزل الشیاطین

"کیا میں تمہیں بتاؤں کہ شیاطین کس پر اترتے ہیں؟ وہ (شیطان) ہر جھوٹے گنہگار پر اترتے ہیں۔"

اس طرح ان کے جھوٹے عقیدے کی نفی کی اور ثابت کیا کہ وہ جھوٹی روحانیت کا دعویٰ کرتا ہے لیکن اس پر شیاطین اترتے ہیں۔ چنانچہ سورۃ انعام کی آیت نمبر ۱۲۱ میں یہ بیان موجود ہے کہ جنات اور شیاطین اپنے انسانی دوستوں کے پاس آتے اور ان انسانی شیطانوں کو وحی کرتے ہیں۔ لہٰذا یہ بزرگی نہیں بلکہ روحانیت ہے۔ صحیح بخاری شریف میں حضرت ابوقتادہؓ کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ستاروں کو روحانیت یا کسی اور اثر کے لیے نہیں بنایا بلکہ ستاروں کی تخلیق کی تین وجوہات ہیں۔ پہلی یہ کہ ان سے آسمان کو زینت بخشی دوسری یہ کہ اگر کوئی جن علم غیب کی باتیں سننے کے لیے آسمان کی طرف بڑھتا ہے تو ایک تارہ شہاب ثاقب کی شکل میں اس کے پیچھے لگتا ہے اور اسے مار بھگاتا ہے اور تیسری یہ کہ رات کے مسافر ستاروں کو دیکھ کر اپنی سمت اور منزل کا تعین کرتے ہیں۔ ان تین اسباب کے علاوہ اگر کوئی شخص دیگر اسباب بھی بیان کرے تو وہ جھوٹا ہے۔ چنانچہ قرآن مجید میں بھی ہے۔

"ہم نے آسمان دنیا کو ستاروں سے آراستہ کیا اور انہیں شیاطین کے مار بھگانے کا ذریعہ بنا دیا۔"

(الملک ۵)

نیز ایک دوسری جگہ پر فرمایا:

"اللہ تعالیٰ وہ ذات کبریا ہے جس نے تمہارے لیے ستاروں کو پیدا کیا تاکہ تم ان کے ذریعے خشکی اور سمندر کی تاریکیوں میں راستہ معلوم کر سکو۔" (الانعام ۹۷)

جو لوگ ستاروں کے علوم اور ان کی اثر اندازی کے قائل ہیں۔ وہ دھوکے میں ہیں کیونکہ یہ اللہ کی مخلوقات میں سے ایک مخلوق اور اللہ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے۔ چنانچہ ستارے اور سیارے نہ کسی کی مدد کرتے ہیں اور نہ کر سکتے ہیں البتہ جنات انسانی شیطانوں کی معاونت کرتے ہیں۔

مجازی قسمیں

۱۔ نظر بندی یا فریب نظر

اس سے مراد یہ ہے کہ دیکھنے والا یہ سمجھتا ہے میں جو کچھ دیکھ رہا ہوں وہ سچ مچ واقع ہو رہا ہے مثلاً مداری ایک شخص کا سر دھڑ سے جدا کر دیتا ہے حالانکہ یہ حقیقتاً جدا نہیں ہوتا بلکہ دیکھنے والوں کی آنکھوں کا دھوکہ ہوتا ہے۔

۲۔ ہپناٹزم اور مسمریزم

یہ وہ علوم ہیں جو جادو کی مجازی قسموں میں آتے ہیں اور جنہیں لوگ پڑھنے کا شوق بھی رکھتے ہیں اور ان سے بہت زیادہ متاثر بھی ہیں حالانکہ ان علوم کو پڑھ کر ان میں مہارت حاصل کرنے والے شخص کی قوت اور خاص ریاضت کا دخل ہوتا ہے جو مخاطب کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر وہ اس کی ذہنی بعض یا جسم کی اکثر ایسی چیزوں کا پتہ لگا لیتا ہے جو بعض اوقات غلط بھی ہوتی ہیں۔ یہ کچھ ایسا ہی ہے جس میں نفسیاتی حربے استعمال کیے جاتے ہیں جیسا کہ نفسیات کا علم پڑھنے والا اور اس میں مہارت حاصل کرنے والا ماہر نفسیات اپنے پاس آنے والے مریض کی پوری زندگی کے بارے میں تھوڑی ہی دیر میں پتہ چلا لیتا ہے کہ اس کا ماضی کیا ہے، طبیعت کیسی ہے اور وہ کیا چاہتا ہے۔ لیکن اس کا مطلب ہرگز یہ نہیں کہ ماہر نفسیات دان غیب دان بن گیا ہے۔

مجازی کی ایک نئی قسم کو ۱۹۸۱ء میں جاپان اور جرمنی کے سائنس دانوں نے ایجاد کیا جس کا علم اب دنیا کے بعض تعلیمی اداروں میں پڑھایا جا رہا ہے وہ ہے پارا سائیکالوجی۔ درحقیقت یہ بھی نفسیات ہی کی ایک قسم ہے جس میں انسان کی چھٹی حس اور قوت حسی و بصری دونوں کو عجیب و غریب طریقے سے استعمال کر کے اپنے مخاطب پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ بخاری شریف میں آتا ہے کہ ایک دفعہ حضورؐ نے دو شخصوں کے خطبے سنے اور ان کی چرب زبانی کے باعث فرمایا: "ان من البیان لسحرا" یعنی بعض بیان میں بھی جادو ہوتا ہے۔ چنانچہ بعض ماہر اور اچھے مقررین خواہ وہ مسلمان ہوں یا کافر، منافق ہوں یا فاسق و فاجر، صالح ہوں یا متقی ان سب باتوں سے قطع نظر ان کا زور بیان ایسا ہوتا ہے کہ وہ گھنٹوں بولتے جاتے ہیں اور لوگوں کا مجمع ہوتا ہے۔ مگر ایسا محسوس ہوتا ہے کہ سحر طاری چلا جاتا ہے اور کسی سے مس نہیں ہوتا۔ موسیقی کی بھی یہی حقیقت ہے کہ وہ سننے والوں کو مسحور کر دیتی ہے اور وہ عالم وجد میں پہروں اور گھنٹوں سنتے ہی چلے جاتے ہیں اور اکتاتے یا تھکتے نہیں بلکہ بعض اوقات تو جھومنے لگتے ہیں۔ کچھ ایسا ہی اثر شاعری کا بھی

ہوتا ہے۔ چنانچہ یہ سب جادو کی مجازی قسمیں ہیں۔

دیگر اقسام

سحر سے بعض دوسرے علوم بھی متعلق ہیں بلکہ وہ اس کی اقسام ہیں۔ جن میں ایک علم نجوم بھی ہے۔ جس میں ستاروں کی مدد سے زائچہ بنایا جاتا ہے پھر لوگوں کی قسمت کا حال بتانے کا دعویٰ کیا جاتا ہے۔ نجومیوں کے علاوہ کچھ لوگ کاہن کہلاتے ہیں جن کا دعویٰ ہوتا ہے کہ ارواح، شیاطین اور جنات سے ان کا خاص تعلق ہے۔ وہ غیب کی خبریں معلوم کر سکتے، بتا سکتے اور اگر کوئی چیز گم ہو جائے وہ یہ بھی بتا سکتے ہیں کہ وہ کہاں پڑی ہوئی ہے اور چور کون ہے۔ اگر کوئی اپنی قسمت کا حال پوچھنا چاہے تو وہ بتاتے ہیں کہ اس کی قسمت میں کیا لکھا ہے؟ انہیں مقاصد کے لیے لوگ خصوصاً عورتیں ان کے پاس جاتی ہیں اور روپے پیسے وغیرہ و نذرانے دے کر غیب کی باتیں پوچھتی ہیں۔ یہ سحر ہی کی ایک قسم ہے اور زمانہ جاہلیت میں کاہن اور نجومی کا پیشہ ایک مستقل پیشہ تھا۔ (حالانکہ اگر یہ اپنے دعویٰ میں سچے ہوں تو تمام تھانے، کچہریاں اور تفتیشی ادارے ختم کر دیے جائیں۔ تمام مجرموں کی نشاندہی کے لیے ایک کاہن اور نجومی ہی کافی ہو)۔

سحر کی تیسری قسم تعویذات ہیں جن میں نجس عبارتیں اور منتر وغیرہ لکھا جاتا ہے۔ چوتھی قسم رقی یعنی جھاڑ پھونک اور دم ہے جو شرکیہ کلمات سے کیا جاتا ہے۔ (البتہ اس سے وہ جھاڑ پھونک مستثنیٰ ہے جس کا ذکر قرآن میں اور صحیح احادیث میں موجود ہے) اور جادو ہی کی ایک قسم مسمریزم اور ہپناٹزم ہے۔ اس میں سامنے بیٹھنے والے اور مخاطب کی آنکھوں اور اس کے چہرے پر نظریں ڈال کے یا نظریں جما کر بعض چیزیں معلوم کی جاتی ہیں یا اس پر اثر ڈالا جاتا ہے۔

جادو کرنے کا طریقہ

جادو کرنے کے عموماً کئی طریقے بیان کیے گئے ہیں لیکن ان کے لیے کپڑے پاک ہوں تو جادو کا عمل کامیاب نہیں ہوتا کیونکہ اکثر اوقات جادو کرتے ہوئے جنات و شیاطین کو حاضر کرتے ہیں اور ان سے کام لینا چاہتے ہیں لیکن شیطان پاک جگہ نہیں آتا جاتا بلکہ گندی جگہ جاتا ہے۔ اسی لیے بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت اسلام نے دعا سکھائی ہے۔ چنانچہ گندی جگہیں ان کے مراکز ہیں۔ غیر آباد ویران اور نجس جگہوں پر یہ جنات و شیاطین رہتے ہیں۔

پہلا طریقہ

اس کے لیے عامل ایک کمرہ منتخب کرتا ہے۔ موم بتی یا دیا وغیرہ کوئی مدھم روشنی جلاتا ہے۔ پھر لکڑیاں جلا کر یا کوئلے کے انگارے لے کر ان پر کافور وغیرہ ڈالتا ہے جس سے دھواں اٹھتا ہے۔ نیز اس عامل کا گندی حالت یا حالت نجاست میں ہونا ضروری ہوتا ہے۔ بعض اوقات عورتوں کے ایام مخصوصہ کے گندے کپڑے لے کر بھگوتے ہیں اور پانی میں یا ٹب میں ڈال کر اس سے غسل کر کے یا بدن پر ڈال کر

بعض مخصوص منتر پڑھے جاتے ہیں جو ان انسانی شیطانوں کو ان کے استادوں یعنی جنات و شیاطین نے سکھائے ہوتے ہیں۔ پڑھتے پڑھتے ایک وقت محسوس ہوتا ہے کہ کوئی ہیولا یا شکل سامنے نمودار ہوتی ہے۔ بعض اوقات جنات وغیرہ میں سے کوئی چیز بھی نظر نہیں آتی البتہ کوئی غائبانہ آواز ہم کلام ہونا شروع ہو جاتی ہے جس کو یہ اپنا موکل کہتے ہیں۔

دوسرا طریقہ

اس طریقے میں کوئی جانور یا پرندہ کسی جن، شیطان یا غیر اللہ کے نام پر ذبح کیا جاتا ہے اور اس سے جو خون نکلتا ہے وہ ایک برتن میں جمع کر لیا جاتا ہے جس جانور کو ذبح کیا جاتا ہے اس کا رنگ عموماً کالا ہوتا ہے کیونکہ جنات کالے رنگ کو پسند کرتے ہیں۔ صحیح مسلم کی ایک حدیث میں حضورؐ کا ایک ارشاد بھی ملتا ہے۔ الکلب الاسود شیطان یعنی کالا کتا عموماً شیطان ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ تعویذات کرنے والے اپنے مریدوں یا تعویذ کرنے والوں کو کہتے ہیں کہ ایک بکرا یا مرغی لاؤ جس کا رنگ کالا ہو۔ بہرحال غیر اللہ کے نام پر ذبح کیے گئے اس جانور کے خون سے ایک تعویذ لکھا جاتا ہے یا کچھ منتر لکھے جاتے ہیں تاکہ جن حاضر ہو جائے اور جادوگر اس سے اپنا کام نکلوائے۔

تیسرا طریقہ

اس طریقہ میں خواتین کے ماہواری کے کپڑے خصوصاً غیر مسلم عورتوں کے ایام حیض کے کپڑے حاصل کیے جاتے ہیں اور ایک پیالے میں نچوڑ کر اس گندے خون سے تعویذ لکھے جاتے ہیں تو شیطان جن حاضر ہوتا ہے۔

چوتھا طریقہ

اس طریقے میں قرآن پاک کی سورت یا آیت کو الٹا لکھتے ہیں اور بگاڑتے ہیں تاکہ بے حرمتی ہو جیسے الحمد کو ذم حملا یا اس طرح کا لفظ بناتے ہیں جو منتر سے ملتا جلتا ہے۔ یہ سب کچھ شیطان کے کہنے پر کیا جاتا ہے اور ایسی عبارت پڑھ کر جنات سے ہم کلام ہوتے ہیں۔

پانچواں طریقہ

رات کے کسی حصہ میں کھلے آسمان تلے بعض مخصوص ستاروں سے اپنے خیال کے مطابق گفتگو کرتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ ستاروں سے بات ہو رہی ہے حالانکہ شیطان بات کرتا ہے۔

چھٹا طریقہ

اس طریقے پر ایک نابالغ بچے کو بلاتے ہیں اس کے دائیں ہاتھ کے انگوٹھے پر سیاہی لگاتے

ہیں۔ اس کے بعد اسے ایک کرسی پر بٹھاتے ہیں اور ایک مخصوص منتر پڑھاتے ہیں جب یہ بچہ پڑھتا ہے تو کچھ دیر کے بعد اسے اپنے انگوٹھے کی سیاہی میں ایک منظر نظر آتا ہے جیسے کہ آج کل ٹی وی سکرین پر منظر نظر آتے ہیں۔ وہ دیکھتا ہے کہ ایک شخص ہے جو جھاڑو سے مکان یا جگہ صاف کر رہا ہے۔ یہ جادوگر بچے سے کہتا ہے کہ پوچھو تم کون ہو؟ وہ جواب دیتا ہے کہ میں جنوں کے بادشاہ کے محل کی صفائی کرنے والا ہوں۔ بچہ پوچھتا ہے دربار کب لگے گا؟ وہ کہتا ہے تھوڑی دیر میں۔ پھر بار بار دیکھتا ہے۔ وہ یہ بھی دیکھتا ہے کہ کرسیاں رکھی ہوئی ہیں اور دربار لگا ہوا ہے۔ اور کچھ دیر کے بعد ایک بادشاہ آکر بیٹھ جاتا ہے۔ اس طریقے سے وہ عامل یا جادوگر جن سے ہم کلام ہوتا ہے۔ یہ طریقہ جادوگر یا تعویذ حاصل کرنے والے گمشدہ چیزوں کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لیے استعمال کرتے ہیں۔

ساتواں طریقہ

اس طریقے میں جس شخص پر جادو کرنا ہو اس کی کوئی چیز منگوا کر اس پر منتر پڑھا جاتا ہے پھر جنات یا شیطانوں سے کہہ کر اس شخص پر جادو کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

حواشی

۱۔ یاد رہے کہ آج کل ہم اپنی نئی نسل کو بھی ایسے مہمل کلمات ہی سکھا رہے ہیں۔ چنانچہ "عینک والا جن" کے نام سے جو سیریز ٹیلی ویژن پر چلتی رہی ہے اس میں جادو کرنے کے لیے "سامری جادوگر" "تونک جھم جھم۔ ای یو۔ ٹھم ٹھم ٹھما۔ جھم جھم جھما۔ چھو کا پھو کا" کے مجہول الفاظ استعمال ہوتے رہے جو نئی پود کے زبان زد عام ہو گئے۔

۲۔ پس مسلمانوں کو ان لوگوں کی خوشنما پگڑیوں، لمبی لمبی داڑھیوں اور خوبصورت چہروں کے جال میں نہ آنا چاہیے کیونکہ انہوں نے قرآن و حدیث کو پس پشت ڈال رکھا ہے۔ یہ لوگ علم غیب اور ولایت کا دعویٰ کرتے ہیں۔ حالانکہ وہ اولیاء الشیطان ہیں نہ کہ اولیاء الرحمٰن۔ کیونکہ جو خود "ولی ابن ولی" ہونے کے بلند بانگ دعوے کرنے دیدہ زیب اشتہار چھپوانے اور تزکیہ نفس کا مدعی ہو تو وہ جھوٹا ہے۔ قرآن مجید نے فرمایا ہے: **فلا تزکوا انفسکم** "خود اپنی پاکبازی کا اظہار نہ کرو۔" (النجم:۳۲)

اولیاء اللہ کی شان یہ نہیں کہ وہ اپنے زہد و تقویٰ کا ڈھنڈورا پیٹتے پھریں۔ ان کی شان تو یہ ہے کہ انہیں اپنے ہی عیوب شمار کرنے سے فرصت نہیں ان پر ہر وقت خوف خدا طاری رہتا ہے۔ جب معاملہ یہ ہے تو یہ کس طرح لوگوں کے پاس جا کر یہ دعویٰ کر سکتے ہیں کہ دیکھو! ہم اولیاء اللہ ہیں اور ہم غیب دانی میں ماہر ہیں۔" جبکہ قرآن مجید میں ہے "اسی (اللہ) کے پاس غیب کی کنجیاں ہیں جنہیں اس کے سوا کوئی نہیں جانتا۔" (الانعام:۵۹)

ان دعووں میں تو یہ خواہش پوشیدہ ہے کہ یہ شخص اس حرکت سے مخلوق خدا کے دلوں میں کوئی مقام حاصل کرنا چاہتا ہے اور اس نوع کی باتوں سے دولت دنیا سمیٹنے کا متمنی ہے۔ ہر شخص کو صحابہؓ کرام اور تابعین عظام کی زندگیوں کا مطالعہ کرنا چاہیے جو تمام اولیاء کے سردار اور پیشوا تھے۔ کیا ان میں سے کسی نے اس قسم کا دعویٰ کیا؟ اور کوئی خلاف شریعت بات ان سے نکلی؟

اگر آپ اولیاء اللہ کی صفات دیکھنا اور پڑھنا چاہتے ہیں تو قرآن مجید کی سورتوں رعد، مومنون، فرقان، ذاریات اور طور کی تلاوت کیجیے!

قرآن کریم میں بیان کردہ مومنون کی صفات میں سے چند ایک یہ ہیں:

۱۔ اللہ سے کیے گئے وعدوں کو توڑتے نہیں بلکہ پورا کرتے ہیں۔

۲۔ صلہ رحمی کرتے یعنی رشتہ داروں کا حق ادا کرتے ہیں۔

۳۔ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہتے ہیں۔

۴۔ آخرت کے حساب سے کانپتے ہیں۔

۵۔ اللہ کی رضا کے لیے صبر کرتے ہیں۔

۶۔ نماز قائم کرتے ہیں۔

۷۔ اپنا مال دن رات اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔

۸۔ برائی کا بدلہ بھلائی سے دیتے ہیں۔

۹۔ اللہ کے ذکر سے ان کے دل اطمینان پاتے ہیں۔

۱۰۔ اچھے اعمال کرتے ہیں۔

۱۱۔ زمین پر عاجزی سے اور آہستہ چلتے ہیں۔

۱۲۔ جاہلوں سے ملتے ہیں تو الجھنے کی بجائے سلام کہہ کر نکل جاتے ہیں۔

۱۳۔ راتیں اللہ کے حضور قیام، رکوع اور سجدوں میں گزارتے ہیں۔

۱۴۔ عذاب دوزخ سے رب کی پناہ مانگتے ہیں۔

۱۵۔ فضول خرچی نہیں کرتے۔

۱۶۔ کنجوسی سے بھی کام نہیں لیتے۔

۱۷۔ اللہ کے ساتھ کسی اور کو نہیں پکارتے۔

۱۸۔ ناحق قتل نہیں کرتے۔

۱۹۔ سحری کے وقت توبہ استغفار کرتے ہیں۔

۲۰۔ جھوٹ نہیں بولتے۔

۲۱۔ فضول اور بے ہودہ کاموں میں وقت ضائع نہیں کرتے۔

۲۲۔ سائل کو محروم نہیں کرتے۔

۲۳۔ زنا نہیں کرتے۔

(ان صفات کے حاملین اصل اولیاء اللہ ہیں جن کو کسی قسم کا غم نہ ہوگا)۔

(بحوالہ جادو اور کہانت)

جادو کے اثرات

یہ دنیا دار الاسباب ہے اور جادو بھی ایک سبب ہے اور اس کا اثر تب ہی ہوتا ہے جب اللہ کو منظور ہو جیسے تمنچہ اور توپ کی گولیاں یا چھری اور چاقو کا وار بھی اللہ کے اذن سے تکلیف پہنچاتا اور جان لیوا ثابت ہوتا ہے۔ ورنہ اللہ تعالیٰ مضروب اور مجروح کو بچا لیتا ہے چنانچہ جادوگر جادو کے اثر سے مختلف کام کر سکتا ہے مثلاً

۱۔ جادو کے اثر سے کوئی شخص بیمار پڑ سکتا ہے (جیسا کہ اس کا جسم دوسری بیماریوں کا اثر قبول کرتا ہے)

۲۔ میاں بیوی کے درمیان ناچاقی ہو سکتی ہے (جیسا کہ سورۂ بقرہ آیت ۱۰۲ میں بیان ہوا ہے) یا شوہر بیوی کے ساتھ تو رہے مگر سالہا سال تک بیوی کے قریب نہیں جا سکتا۔

۳۔ مخلص دوستوں میں علیحدگی ہو سکتی ہے۔

۴۔ کسی شخص کی زبان بندی اس طور پر کہ بعض مخصوص مواقع پر بات نہ کر سکے اور زبان گنگ ہو کے رہ جائے۔

۵۔ کوئی شخص بظاہر صحت مند ہو سارے کام سر انجام دے مگر مسحور ہونے کے باعث وقتاً فوقتاً ضیق الصدر، سانس میں تنگی اور دوروں میں تکلیف جیسی بیماریاں محسوس کرے جن کا اثر بظاہر جسم پر نہیں دیکھا اور ظاہری طور پر کوئی علامت نہیں ہوتی مگر دل و دماغ متاثر ہوتے ہیں۔

۶۔ بعض لوگوں کے کاروبار تباہ ہو جاتے ہیں، دکانیں اور مکان ویران ہو جاتے ہیں کیونکہ جادوگر اپنے موکل شیطانوں کو وہاں بھیجتے ہیں جو جھگڑا اور ہنگامہ کرتے ہیں چنانچہ کوئی شخص ایسی دکانوں سے سودا خریدنے اور ایسے مکانوں میں رہنے پر آمادہ نہیں ہوتا اس طرح اچھی چلتی ہوئی دکانیں اور شاندار عمارات ویران ہو جاتی ہیں بلکہ لوگوں کی زبان پر ان کے بارے میں عجیب و غریب کہانیاں مشہور ہو جاتی ہیں کہ یہ منحوس ہیں، آسیب زدہ ہیں، جنات کا مرکز اور ان کے زیر سایہ ہیں۔ لہٰذا لوگ ڈرتے ہوئے ان کے قریب نہیں پھٹکتے۔

۷۔ کبھی یہ ہوتا ہے کہ جادو کے اثر سے کسی شخص کا ذہن مفلوج ہو جاتا ہے۔ سوچنے سمجھنے کی صلاحیت سے محروم ہو جاتا ہے۔ قوت فیصلہ ختم ہو جاتی ہے اسے کچھ سمجھ میں نہیں آتا کہ وہ کیا کرے مگر یہ

سب باتیں تب ہی صحیح ہوتی ہیں جب اللہ کا اذن ہو ورنہ تمام جادوگر بھی مل کر بال بیکا نہیں کر سکتے۔

جادو کا علاج

یہ بات تو ثابت ہو چکی کہ جادو ایک علم ہے مگر کفر ہے۔ اس کا سیکھنا سکھانا اور کرنا کرانا حرام ہے۔ جس کے ذریعے ذہن و قلب اور جسم پر اس کے اثرات مرتب ہوتے ہیں لیکن یہ سب کچھ باذن اللہ ہوتا ہے۔ یہ شیطانی عمل بجائے خود بقول قرآن:

ولکن الشیطین کفروا یعلمون الناس السحر (البقرہ)

"لیکن شیطان (اور جنات) کفر کرتے ہیں جو لوگوں کو جادو سکھاتے ہیں۔"

اور اللہ تعالیٰ نے طرح طرح کے حملے کرنے اور حربے آزمانے کی محدود سی قوت بھی شیطانوں اور جنوں کو اللہ کی طرف سے بطور مہلت ملی ہیں۔ مگر اللہ کا حکم نہ ہو تو دونوں ہی کچھ بھی نہیں کر سکتے اور بعض چیزوں میں تو یہ بالکل ہی بے بس ہیں۔ مثلاً شیاطین قرآن مجید میں کسی قسم کی تبدیلی نہیں کر سکتے۔ اسی طرح اللہ کے سچے اور مخلص بندوں پر ان کا بس نہیں چلتا اور اس بات کو تسلیم کیا گیا ہے۔ چنانچہ ابلیس نے کہا۔

الا عبادک منہم المخلصین O

"ان میں سے تیرے مخلص بندوں (پر میرا بس نہیں چلے گا)"

غرض ان کے حملے کمزور عقیدے والوں پر کارگر ہوتے ہیں جن کے دل میں ایک وہم وسوسہ اور ڈر خوف جیسے خیالات پیدا کر دیتے ہیں۔ چنانچہ قرآن مجید نے بھی شیطان کے مکر و فریب کو بودا اور کمزور قرار دیا ہے۔

بہرحال اللہ نے اگر جادو جیسے خطرناک علم کو بطور آزمائش اتارا ہے تو اس کا توڑ اور علاج بھی نازل کیا ہے۔ چنانچہ احادیث میں آتا ہے کہ جس گھر میں سورۃ البقرہ پڑھی جائے اس میں شیطان داخل نہیں ہوتا۔ رات کو سونے سے قبل اللہ کا نام لے کر دروازے کھڑکیاں بند کر لے۔ برتن ڈھانپ دے۔ شیطان کھولنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ کوئی شخص گھر سے نکلتے وقت مسنون دعا "بسم اللہ توکلت علی اللہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ" پڑھ لے تو شیطان دور ہٹ جاتا ہے۔

رات کو سوتے وقت شیطان انسان کی گدی کے قریب بالوں میں تین گرہیں لگا دیتا ہے اور کہتا ہے کہ سو جا رات بڑی لمبی ہے مگر یہ گرہیں تب ہی بند رہتی ہیں اگر انسان شیطان کا دوست بن کر غفلت کی نیند سوتا رہے لیکن اگر رحمٰن کا بندہ بن کر سحری کے وقت آنکھ کھلتے ہی اللہ کا ذکر کرے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے۔ پھر اٹھ کر وضو کر لے تو دوسری گرہ کھل جاتی ہے اور (تہجد یا فجر کی) نماز پڑھے تو تیسری گرہ بھی کھل جاتی ہے۔ اور انسان تازہ دم ہو جاتا ہے بلکہ سارا دن ہشاش بشاش رہتا ہے۔ اگر دن چڑھے اٹھتا ہے تو سارا دن سستی اور کاہلی کا شکار رہتا ہے۔ مختصر یہ کہ اس قسم کے وسوسے اور ان کے اثرات شیطان کی طرف سے ہوتے ہیں اور شیطان کا رد اللہ تعالیٰ نے یوں فرمایا ہے

اِمَّا یَنْزَغَنَّکَ مِنَ الشَّیْطٰنِ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰہِ

”اگر تمہیں شیطان کی طرف سے بہکاوے کا اندیشہ ہو تو اللہ کی پناہ مانگ لیا کرو۔“

چنانچہ سب سے پہلے تو اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم من نفخہ ونفثہ وھمزہ پڑھنا چاہیے۔ اس کے بعد ایسے عمل کرے جس کا ذکر قرآن وحدیث میں ہو آثار صحابہؓ سے ثابت ہو یا تابعین نے کوئی مجرب عمل اپنی کتب میں نقل کیا ہے۔

جیسے قرآن اور شہد سے شفا حاصل ہونا کتاب اللہ میں مذکور ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا ہے کہ کلونجی میں ہر بیماری کی شفا ہے سوائے موت کے (چنانچہ بیمار مع شہد کے ساتھ چند دانے کلونجی کے کھا لینے چاہئیں)

اسی طرح آب زمزم بہترین غذا اور بیماری کے لیے شفا بھی ہے۔ مسلم شریف میں ہے کہ حضرت ابوذر غفاریؓ ایک مہینہ یمن سے آکر حرم میں رہے۔ نہ صرف بھوک سے نجات ملی بلکہ موٹا بھی ہو گیا۔ اسی طرح مدینہ کی عجوہ کھجور کے بارے میں ہے کہ جس نے صبح سویرے سات کھجوریں کھائی۔ اس دن جادو کا اثر نہ ہو گا۔

علاج بالدعا: اگر کوئی شخص جادو زدہ ہو نیند میں ڈرتا ہو نفسیاتی اور ذہنی مریض ہو یا دورہ پڑنے والا اور روتا رہنے والا بچہ ہو تو اس پر مندرجہ ذیل آیات کے ذریعے سات دن یا اکیس دن یا چالیس دن تک خود دم کرے یا کسی ایسے شخص سے دم کروائے جس کا عقیدہ اور عمل درست ہو وہ شریعت کی اتباع کرنے والا ہو جھوٹا فریبی اور دھوکے باز نہ ہو اور اس نے دم کو کاروبار نہ بنا رکھا ہو تو اللہ تعالیٰ مریض کو شفا عطا فرماتا ہے۔

سب سے پہلے تعوذ پڑھے یعنی (اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطن الرجیم من نفخہ ونفثہ وھمزہ) پھر بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھے۔ اس کے بعد سورۃ فاتحہ سات مرتبہ سورۃ بقرہ کی شروع کی پانچ آیات آیۃ الکرسی اور بعد کی دو آیات سورۃ بقرہ کی آخری تین آیات۔ آیات سحر (یعنی سورۃ الاعراف ۱۱۷ تا ۱۲۶، سورۃ یونس ۷۹ سے ۸۲ تک، سورۃ طٰہٰ ۶۵ سے ۷۰) سورۃ حشر کی آخری چار آیات، سورۃ اعراف ۵۴ تا ۵۶، سورۃ بقرہ ۱۶۳، ۱۶۴، قرآن پاک کی چھ آیات شفا جنہیں سلف صالحین اور تابعین نے آزمایا اور شفا کو پایا یعنی بنی اسرائیل ۸۲، یونس ۵۷، توبہ ۱۴، حم السجدہ ۴۴، النحل ۶۹، شعراء ۸۰۔ قرآن کی تین آیات جنہیں احادیث میں اسم اعظم کہا گیا ہے یعنی آل عمران ۱، ۲ طٰہٰ ۱۱۱، بعض احادیث میں آیۃ الکرسی، آل عمران ۱۸، البقرہ ۱۶۳، الم نشرح، الکافرون، الفلق، الناس۔ (آیات کی تفصیل صفحہ ۲۲۱ تا ۲۵۶ پر ہے)

نیز وہ دعائیں اور کلمات جو حضور ﷺ سے ثابت ہیں۔ یعنی بسم اللہ الذی لا یضر مع اسمہ شیء فی الارض ولا فی السماء وھو السمیع العلیم (ترمذی) وہ دم جو جبرائیل علیہ السلام نے

بیماری کی حالت میں حضورؐ پر کیا (یعنی بِسْمِ اللّٰہِ اَرْقِیْکَ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ یُؤْذِیْکَ مِنْ شَرِّ کُلِّ نَفْسٍ اَوْ عَیْنٍ حَاسِدٍ اللّٰہُ یَشْفِیْکَ بِسْمِ اللّٰہِ اَرْقِیْکَ)، اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِہٖ وَعِقَابِہٖ وَشَرِّ عِبَادِہٖ وَمِنْ ھَمَزَاتِ الشَّیٰطِیْنِ وَاَنْ یَّحْضُرُوْنِ

مجمع الزوائد میں حضرت عبداللہ بن مسعود کا قول ہے کہ جو کوئی کسی نے سحر سے بچنے ... پانی پر ... آیۃ الکرسی، سورۃ اخلاص، معوذتین اور آیات سحر پڑھ کر اس پر دم کریں اور مسحور شخص کو اس پانی سے غسل کرائیں تو اللہ تعالیٰ شفاء عطا فرمائے گا۔ بہرحال مذکورہ بالا دعاؤں کے ساتھ اللہ تعالیٰ شیطان اور نظر بد سے بچایا جائے گا اور کوئی تکلیف قریب نہیں آئے گی۔ ہر قسم کے شر سے محفوظ رہنے کے لیے سب سے بڑا ہتھیار یہ ہے کہ ہر وقت باوضو رہے باقاعدہ نماز ادا کرے۔ ... (ممکن ہو تو نماز تہجد کی عادت ڈالنے کہ اس وقت اللہ تعالیٰ آسمان دنیا پر نزول فرماتا ہے اور رحمت کے خزانے تقسیم کر رہا ہوتا ہے) گھروں اور دکانوں کی ویرانی اور کاروبار کی بے برکتی ... ہے کیا ان گندی تصویروں، آڈیو ویڈیو کیسٹوں، گانوں، فلموں اور ڈراموں جیسے گند ... پاک ... نہیں گھر سے باہر نکالو کیونکہ حضورؐ کی حدیث ہے کہ تصویروں والے گھر میں رحمت اور برکت کے فرشتے نہیں آتے۔ جب گھر میں آرٹ اور کلچر کے نام پر بت رکھے ہوئے ہوں۔ شادی کی تصویریں لگا رکھی ہوں اور فلمی اداکاروں کی تصویریں موجود ہوں تو رحمت اور برکت کیسے آسکتی ہے؟ ... نمازیں پڑھتے رہو اور سورۃ البقرہ کی تلاوت کرتے رہو لیکن جب تک شیطانی تصویروں کو ... بے برکتی کی شکایت ... کرتے رہو گے گانے بجانے کے آلات کو نکالو گے تو نماز اور سورۃ البقرہ ... حفاظت ... اس سلسلہ میں ایک تمثیل بہت عمدہ اور مفید ہے۔

کسی گاؤں کے کنویں میں ایک کتا گر گیا اور کنویں کا پانی ناپاک ہو گیا۔ گاؤں والوں نے مولوی صاحب سے کنواں پاک کرنے کا مسئلہ پوچھا انھوں نے فرمایا کہ کنویں کا سارا پانی نکال دو۔ دیہاتیوں نے ایسا ہی کیا اور مولوی صاحب سے کہا کہ چل کر دیکھ لیجئے۔ ہم نے سارا ناپاک پانی نکال دیا ہے۔ مولوی صاحب نے جا کر دیکھا تو پانی تو نکال دیا گیا تھا مگر کتا ابھی کنویں کے اندر ہی موجود تھا۔ مولوی صاحب نے فرمایا بے وقوفو! جب تک کتا نہیں نکالو گے کنواں پاک نہیں ہو گا۔ چنانچہ جب تک ہم اپنے گھروں سے مرے ہوئے کتے کی مانند ٹی وی اور وی سی آر نہیں نکالیں گے۔ گھر پاک صاف نہیں ہوں گے؟ یاد رکھو کہ صبح سویرے تلاوت یا قوالی کی ایک کیسٹ لگا دینے سے گھر اور دکان پاک نہیں ہو جاتی۔

نظر بد کا ایک اور علاج: معوذتین، سورۃ الملک کی آیت "فارجع البصر" تین مرتبہ، سورۃ القلم کی آخری دو آیات تین مرتبہ، سورۃ یوسف آیت ۶۷۔۶۸، دعا اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِہٖ تین مرتبہ اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّۃِ مِنْ شَرِّ کُلِّ شَیْطَانٍ وَّھَامَّۃٍ وَّمِنْ شَرِّ کُلِّ عَیْنٍ لَّامَّۃٍ (ترتیب) کسی کاغذ یا برتن پر لکھ کر گھول کر پلایا جائے۔ اگر جادو کے اثر سے مرد کو بیوی سے روک دیا گیا ہو۔ تو اس

اِمَّا یَنْزَغَنَّکَ مِنَ الشَّیْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰہِ

"اگر تمہیں شیطان کی طرف سے بہکانے کا اندیشہ ہو تو اللہ کی پناہ مانگ لیا کرو۔"

چنانچہ سب سے پہلے تو اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم من نفخہ ونفثہ وھمزہ پڑھنا چاہیے۔ اس کے بعد ایسا عمل کرے جس کا ذکر قرآن وحدیث میں ہو، آثار صحابہؓ سے ثبوت ملتا ہو یا تابعین نے کوئی مجرب عمل اپنی کتب میں نقل کیا ہو۔

جیسے قرآن اور شہد سے شفا حاصل ہونا کتاب اللہ میں مذکور ہے۔ حضور نے فرمایا ہے کہ کلونجی میں ہر بیماری کی شفا ہے سوائے موت کے (چنانچہ نہار منہ شہد کے ساتھ چند دانے کلونجی کے کھا لیتے ہیں)

اسی طرح آب زمزم بہترین غذا اور بیماری کے لیے شفا بھی ہے۔ مسلم شریف میں ہے کہ حضرت ابوذر غفاریؓ ایک مہینہ یمن سے آ کر حرم مکہ میں رہے۔ تو صرف بھوک سے نجات ملی بلکہ موٹاپا بھی آ گیا۔ اسی طرح حدیث کی عجوہ کھجور کے بارے میں ہے کہ جس نے صبح سویرے سات کھجوریں کھالی۔ اس دن بھر جادو کا اثر نہ ہو گا۔

علاج بالدعا: اگر کوئی شخص جادو زدہ ہو، نیند میں ڈرا ہوا ہو، نفسیاتی اور ذہنی مریض ہو یا دورہ پڑنے والا اور درد کا رہنے والا بچہ ہو تو اس پر مندرجہ ذیل آیات کے ذریعے سات دن یا اکیس دن یا چالیس دن تک خود دم کرے یا کسی ایسے شخص سے دم کروائے جس کا عقیدہ اور عمل درست ہو، وہ شریعت کی اتباع کرنے والا ہو، مجموعہ قرآنی اور دعا کے یاد ہوں اور اس نے دم کو دکانداری نہ بنا رکھا ہو تو اللہ تعالیٰ مریض کو شفا عطا فرماتا ہے۔

سب سے پہلے تعوذ پڑھے یعنی (اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطٰن الرجیم من نفخہ ونفثہ وھمزہ) پھر بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھے۔ اس کے بعد سورۂ فاتحہ سات مرتبہ، سورۂ بقرہ کی شروع کی پانچ آیات، آیۃ الکرسی اور بعد کی دو آیات، سورۂ بقرہ کی آخری تین آیات، آیاتِ سحر (یعنی سورۂ اعراف ۱۱۷ ـ ۱۲۲، سورۂ یونس ۸۱ سے ۸۲ تک، سورۂ طٰہٰ ۶۵ سے ۶۹)، سورۂ حشر کی آخری چار آیات، سورۂ اعراف ۵۴ تا ۵۶، سورۂ بقرہ ۱۶۳؛ قرآن پاک کی چھ آیاتِ شفا جنہیں سلف صالحین اور تابعین نے آزمایا اور شفا کو پایا یعنی بنی اسرائیل ۸۲، یونس ۵۷، توبہ ۱۴، حم السجدہ ۴۴، النحل ۶۹، شعراء ۸۰۔ قرآن کی تین آیات جنہیں احادیث میں اسم اعظم کہا گیا ہے یعنی آل عمران ۱-۲، طٰہٰ ۱۱۱، بعض احادیث میں آیۃ الکرسی، آل عمران ۱۸، البقرہ ۱۶۳، الم نشرح، الکافرون، الفلق، الناس۔ (آیات کی تفصیل صفحہ ۱۳۱ تا ۱۴۵ پر ہے)

نیز وہ دعائیں اور کلمات جو حضورؐ سے ثابت ہیں۔ یعنی بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَاءِ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ (ترمذی) وہ دم جو جبرائیل علیہ السلام نے

بچہ کی حالت میں حضورؐ پر کیا (یعنی بسم اللہ ارقیک من کل شیء یؤذیک من شر کل نفس او عین حاسد اللہ یشفیک بسم اللہ ارقیک) اعوذ بکلمات اللہ التامات من غضبہ وعقابہ وشر عبادہ ومن ھمزات الشیاطین وان یحضرون

مجمع الزوائد میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کا قول ہے کہ [illegible] پانی میں [illegible] آیۃ الکرسی، سورۃ اخلاص، معوذتین اور آیات سحر پڑھ کر اس پر دم کریں اور مریض کو پلا دیا کریں اور اس سے غسل کرائیں تو اللہ تعالیٰ شفاء عطا فرمائے گا۔ بہرحال مذکورہ بالا دعاؤں کے ساتھ اللہ تعالیٰ شیطان و نظر بد وغیرہ سے بچائے گا اور کوئی تکلیف قریب نہیں آئے گی۔ نیز ہر قسم کے شر سے محفوظ رہنے کے لئے سب سے بڑا ہتھیار یہ ہے کہ وہ باقاعدگی سے پنجوقتہ نماز ادا کرے۔ نیز گناہوں سے بچے [illegible] کرے (ممکن ہو تو نماز تہجد کی عادت ڈالے کہ اس وقت اللہ تعالیٰ آسمان دنیا پر نزول فرما کر رحمت کے خزانے تقسیم کر رہا ہوتا ہے) گھروں اور دکانوں کی صفائی [illegible] ہے کہ ان فلموں کی تصویروں، ٹی وی اور وی سی آر، گانوں کی کیسٹوں [illegible] نہیں گھر سے باہر نکالو کیونکہ حضورؐ کی حدیث ہے کہ تصویروں والے گھر میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے جب کہ جن آرٹ اور کلچر کے نام پر بت رکھے ہوئے ہوں۔ شادی کی تصویریں [illegible] فلمی اور کاروں کی تصویریں موجود ہوں تو رحمت اور برکت کیسے آسکتی ہے؟ اب خواہ نمازیں پڑھتے رہو سورۃ البقرہ کی تلاوت کرتے رہو لیکن جب تک شیطانی تصویروں کو نہ ہٹاؤ گے اور گانے بجانے کے آلات کو نہ نکالو گے تو نماز اور سورۃ البقرہ سے پورا فائدہ نہیں ہوگا۔ اس معاملہ میں ایک تمثیل بہت عمدہ اور مفید ہے۔

کسی گاؤں کے کنویں میں ایک کتا گر گیا اور کنویں کا پانی ناپاک ہو گیا۔ گاؤں والوں نے مولوی صاحب سے کنواں پاک کرنے کا مسئلہ پوچھا انھوں نے فرمایا کہ کنویں کا سارا پانی نکال دو۔ دیہاتیوں نے ایسا ہی کیا اور مولوی صاحب سے کہا کہ چل کر دیکھئے۔ ہم نے سارا ناپاک پانی نکال دیا ہے۔ مولوی صاحب نے جا کر دیکھا تو پانی تو نکال دیا گیا تھا مگر کتا ابھی کنویں کے اندر ہی موجود تھا۔ مولوی صاحب نے فرمایا بے وقوفو! جب تک کتا نہیں نکالو گے کنواں پاک نہیں ہوگا۔ چنانچہ جب تک ہم اپنے گھروں سے مرے ہوئے کتے کی مانند ٹی وی اور وی سی آر نہیں نکالیں گے۔ گھر پاک صاف کیسے ہوں گے؟ یاد رکھو کہ صبح سویرے تلاوت یا قوالی کی ایک کیسٹ لگا لینے سے گھر اور دکان پاک نہیں ہو جاتی۔

نظر بد کا ایک اور علاج: تعوذ تسمیہ سورۃ الملک کی آیت "فارجع البصر" تین مرتبہ سورۃ القلم کی آخری دو آیات تین مرتبہ سورۃ یوسف آیت ۶۷ _ ۶۸ اور اعوذ بکلمات اللہ التامات من غضبہ تین مرتبہ اعوذ بکلمات اللہ التامۃ من شر کل شیطان وھامۃ ومن شر کل عین لامۃ (تین بار) کسی کاغذ یا برتن پر لکھ کر گھول کر پلایا جائے۔ اگر جادو کے اثر سے مرد کو بیوی سے روک دیا گیا ہو تو اس

بیان نے کہا ہے کہ وہب بن منبہ کی کتاب میں ہے۔

> ''بیری کے سات سبز پتے لے کر ان کو پیس کر پانی میں ڈال دو اور اس پانی پر آیۃ الکرسی اور چاروں قل پڑھ کر دم کر دو۔ تین گھونٹ بیمار (مرد یا عورت جس پر بھی جادو کیا گیا ہے) کو پلا دو اور باقی پانی سے وہ غسل کرے۔ بیمار کے لیے یہ نسخہ تیر بہدف ہے۔ اللہ اس کو شفا دے گا۔''
>
> (بحوالہ جادو اور کہانت)

دم کرنا یا کرانا

حدیث کی مشہور کتاب "صحیح مسلم" میں حضرت عوف بن مالک سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم زمانہ جاہلیت میں دم کیا کرتے تھے۔ ہم نے اس کے متعلق آنحضرت سے سوال کیا تو آپ نے فرمایا کہ تم اپنے دم کے الفاظ پیش کرو۔ اگر شرک کی ملاوٹ نہ ہو تو کوئی حرج نہیں۔ چنانچہ احادیث میں تعویذ لٹکانے اور دھاگے باندھنے کی تو ممانعت آئی ہے لیکن اگر شرکیہ الفاظ نہ ہوں تو دم کرانا جائز ہے۔ آنحضرتؐ نے خود معوذتین (سورۃ الفلق، الناس) سے اپنے جسم پر دم کیا اور جس بیماری میں آنحضرتؐ نے دنیا سے رحلت فرمائی۔ اس میں حضرت عائشہ پڑھ کر آپؐ کے ہاتھوں پر دم کرتی رہیں اور آپ اپنے ہاتھوں کو اپنے بدن مبارک پر پھیر لیتے تھے۔ اسی طرح آپؐ کی زندگی میں کسی بیماری کے دوران آپؐ کو حضرت جبرئیل نے آکر دم کیا۔ البتہ ممانعت اس دم کی ہے جو عربی زبان میں نہ ہو (کیونکہ اس کے معانی معلوم نہیں ہوتے اور بعض اوقات یہ کفریہ الفاظ ہوتے ہیں) یا ایسا دم بھی منع ہے جس میں شرکیہ کلمات پائے جاتے ہیں اور غیر اللہ سے استعانت (مدد) مانگی گئی ہو۔ البتہ وہ دم جس میں صرف اللہ تعالیٰ کے اسماء کی صفات اور آیات قرآنیہ تلاوت کی جائیں یا وہ دعائیں پڑھی جائیں جو آنحضرتؐ سے ثابت ہیں۔ وہ مستحب اور جائز ہے (یاد رہے کہ آیات قرآنی یا مسنون کلمات اور دعاؤں سے دم کرنے کے معاوضہ لینا بالکل جائز ہے۔ لہٰذا اسی کو ہی حصول اور دم کو بطور کاروبار اپنانا بالکل درست نہیں)

علامہ جلال الدین سیوطی فرماتے ہیں کہ علماء امت کا اس پر اتفاق ہے کہ وہ دم اور رقیہ جس میں مندرجہ ذیل تین شرائط پائی جائیں جائز ہے۔

۱۔ وہ دم جو کلام اللہ اور اللہ تعالیٰ کی صفات پر مبنی ہو۔

۲۔ وہ دم جو عربی زبان میں ہو اس کے معنی بھی واضح اور مشہور ہوں اور مطابق شریعت اسلامی ہو۔

۳۔ دم کرنے اور کرانے والا یہ عقیدہ رکھتا ہو کہ دم فی نفسہ کوئی بااثر چیز نہیں ہے بلکہ سارا معاملہ اللہ سے ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو اثر ہوگا اور آخری فیصلہ کن بات حدیث رسول میں یوں وارد ہوئی ہے۔

عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

يتعوذ من الجان و عين الانسان حتى نزلت المعوذتان فلما نزلت اخذ بهما و ترك ما سواهما) (ترمذی، ابن ماجہ)

”حضرت ابو سعید خدری کہتے ہیں کہ رسول پاک ؐ جنوں سے اور انسانوں کی نظر بد سے اللہ کی پناہ مانگا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ سورۃ الفلق اور سورۃ الناس نازل ہو گئیں۔ پس آپ نے ان دونوں سورتوں سے دم کرنا شروع کیا اور باقی سب کلمات چھوڑ دیے۔“

حضرت عقبہ بن عامرؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ میں رسول پاک ؐ کے ہمراہ تھا۔ جب ہم وادی جحفہ اور ابواء میں پہنچے تو ہمیں تند و تیز آندھی نے آ لیا اور سخت تاریکی چھا گئی۔ پس حضور ؐ نے سورۃ الفلق اور سورۃ الناس کی تلاوت شروع کر دی اور مجھ سے کہا ”اے عقبہ ہمیشہ پناہ مانگ ان سورتوں کی تلاوت کے ذریعے۔“

تعویذ گنڈہ کی حقیقت

جاہل لوگ تعویذ دھاگے اور اسی قسم کی دیگر رسموں کا ارتکاب محض اس خیال سے کرتے ہیں کہ جن وغیرہ اتر جاتا ہے اور مصائب دور ہو جاتے ہیں۔ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں کہ لوگ جاہلیت میں اس قسم کے تعویذ گنڈوں کے عادی تھے اور ان کا عقیدہ تھا کہ ان سے آفات وغیرہ دور ہو جاتی ہیں اور جنات وغیرہ کا اثر نہیں ہوتا۔ چنانچہ صحابہ کرامؓ اور تابعین میں سے بڑے بڑے اہل علم کے درمیان تعویذات اور انہیں لٹکانے کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے کہ آیا وہ جائز ہیں یا ناجائز؟ حضرت عبداللہ بن عمروؓ ابو جعفر الباقرؒ اور ایک روایت کے مطابق امام احمد کا مسلک یہ ہے کہ وہ تعویذات جو قرآن کریم کی آیات یا اللہ تعالیٰ کے اسماء الحسنیٰ پر مشتمل ہوں وہ جائز ہیں البتہ وہ تعویذات جو شرکیہ کلمات پر مشتمل ہوں وہ ناجائز ہیں۔ لیکن حضرت عبداللہ بن مسعودؓ عبداللہ بن عباسؓ اور ایک روایت کے مطابق امام احمد کا موقف یہ ہے کہ ایسے تعویذات بھی ناجائز ہیں۔ حضرت عقبہ بن عامرؓ ابن حکیمؒ حضرت حذیفہ نیز شارح کتاب التوحید کے قول کے بعد مندرجہ ذیل تین وجوہ کی بنا پر ناجائز ہونے کو ترجیح دیتے ہیں۔

1۔ پہلی وجہ یہ ہے کہ نہی عام ہے، عموم کو خاص کرنے والی کوئی حدیث نہیں ہے۔

2۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ شرکیہ اور بدعیہ تعویذات کا ذریعہ بند کرنے کے لیے ضروری ہے کہ ان کو ممنوع قرار دے دیا جائے کیونکہ قرآن کی آیات سے ایسے تعویذ بھی لکھے جانے کا خطرہ ہے جو کتاب و سنت کے خلاف ہیں اور انسان کو مشرک بنا دیتے ہیں۔

3۔ تیسری وجہ یہ ہے کہ قرآنی آیات سے لکھے ہوئے تعویذات گلے میں ڈالنے والا لازمی طور پر بیت الخلاء میں بھی جائے گا اور ان کو پہنے ہوئے استنجا وغیرہ بھی کرے گا۔

حضرت انسؓ سے مروی حدیث بھی ہے:

(كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا دخل الخلاء نزع خاتمه) (ابوداؤد)

"جب بھی بچہ [illegible] ہوتے تو [illegible] ہو جاتے تھے"

چونکہ ان پر مصحف رسول اللہ [illegible]

یا قرآنی آیات سے نہیں ہوتی ہے کی انگوٹھیوں وغیرہ جن کے لیے [illegible] جاتے ہیں جو خرافات ہے [illegible] قرآنی آیات کی توہین ہے [illegible] عورتوں کا یہ حال ہے کہ بچوں کے گلے میں ڈال دیتے ہیں کہ ہر بلا سے محفوظ رہیں [illegible] ایسے لوگوں کا چھٹکارا مشکل ہے۔ کیونکہ حضرت [illegible] نے تعویذ لٹکانے والوں کے لیے بددعا کی ہے۔

ومن تعلق ودعة فلا ودع الله له

"جو گلے میں گھونگا لٹکائے اللہ تعالیٰ اس کو [illegible]"

حضرت رویفع بن ثابت سے مروی حدیث میں آتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا [illegible] لوگوں کو خبردار کر دو کہ جس نے اپنے گلے یا بازو میں دھاگا باندھا حضرت محمد ﷺ اس سے بری ہیں۔ (ابوداؤد، مشکوٰۃ جلد اول)

ابن ابی حاتم کی ایک روایت میں ہے کہ حضرت حذیفہ نے ایک شخص [illegible] آپ نے [illegible] اسی طرح آپ نے ایک شخص کی [illegible] بازو میں دھاگا دیکھا آپ نے اسے کاٹ کر پھینک دیا اور یہ آیت پڑھی

وما يؤمن اكثرهم بالله الا وهم مشركون

"یعنی ان میں سے اکثر لوگ اللہ پر ایمان [illegible] مشرک [illegible]"

"[illegible] موت ہو جاتی تو [illegible]"

حضرت وکیع فرماتے ہیں ان کا [illegible]

حضرت عبداللہ بن مسعود کی بیوی زینب کہتی ہیں کہ ایک مرتبہ [illegible] میں ایک دھاگا دیکھا اور پوچھا یہ کیا ہے؟ [illegible] نے کاٹ کر پھینک دیا اور فرمایا کہ عبداللہ کا خاندان شرک سے بے نیاز ہے۔

علامہ ابن قیم [illegible] جب کسی [illegible] ہو جاتے ہیں تو [illegible] حافظ ابن حجر عسقلانی کہتے ہیں کہ جو شخص [illegible] اللہ تعالیٰ [illegible] تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے کافی ہو جاتا ہے۔ [illegible] ہر شر سے محفوظ رکھتا ہے [illegible]

النعم المولى ونعم النصير [illegible]

أليس الله بكاف عبده (الزمر ۳۶)

''کیا اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے لیے کافی نہیں ہے؟''

چنانچہ مصائب دور کرنے والا فقط اللہ ہے۔ موذی چیز سے تحفظ صرف اللہ تعالیٰ کے پاک نام اور صفات سے حاصل ہوتا ہے۔ لیکن جو شخص جادوگر، شیاطین یا ان کے علاوہ کسی دوسری مخلوق پر بھروسہ کرنے والا اپنے جسم پر تعویذ، دھاگہ، منکے لٹکاتا ہے اسے اسی کے سپرد کر دیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے اسی کی تحویل میں دے دیتا ہے اور پھر انسان ہلاک ہو جاتا ہے۔ انسان تو انسان جاہل لوگ تو بچے اور اونٹوں کے گلے میں بھی تانت کا ہار اس لیے پہنایا کرتے تھے کہ وہ نظر بد سے محفوظ رہیں لیکن آنحضرتؐ نے ان سب کو اتار پھینکنے کا حکم دیا اور فرمایا ان سے ہرگز کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ آج بھی ہم دیکھتے ہیں کہ لوگ اپنے جانوروں کے گلے میں کوڑی کے ''منکے'' اور جوتیاں لٹکا دیتے ہیں۔ نئے مکانوں کی چھتوں پر کالی ہنڈیا رکھ دیتے ہیں نئے مکان کی دہلیزوں میں رنگ دار دھاگے ڈال دیتے ہیں اور بچے کی پیدائش کے وقت دروازے پر درخت کے پتے لٹکا دیتے ہیں تاکہ نظر بد سے محفوظ رہیں۔ اسی طرح ہماری نئی نسل انگلیوں میں لوہے اور پیتل وغیرہ کے چھلے، کلائی میں لوہے کے کڑے اور سیاہ دھاگے کے اوپر سے پہنتی ہے جس میں نگینے جڑی ہوتی ہیں۔ حالانکہ حضرت ابوہریرہؓ سے مروی حدیث میں ہے کہ حضورؐ نے فرمایا جو شخص گرہ دیتے ہوئے پھونک مارے اس نے جادو کیا۔ (نسائی)

حضرت عبداللہ بن عکیمؓ مرفوعاً بیان کرتے ہیں

من تعلق شیئا وکل الیہ (احمد، ترمذی)

''جس نے گلے یا بازو میں کوئی چیز لٹکائی وہ اسی کے سپرد کر دیا جاتا ہے۔''

لہٰذا ہمیں اپنا تعلق صرف اللہ تعالیٰ کے ساتھ رکھنا چاہیے کیونکہ تمام حاجات کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ پر ہے اور جب وہ ذات پاک ذمہ لے تو تمام معاملات اسی کو سونپ دینے چاہئیں۔ پھر وہ رب جملہ حاجات میں آپ کا کفیل ہوگا، بعید ترین امکانات کو قریب تر کر دے گا اور ہر مشکل آسان کر دے گا لیکن جو کوئی اپنا تعلق غیر اللہ سے قائم کرے گا اپنی رائے اور عقل پر بھروسہ کرے گا۔ مختلف تعویذات، دھاگوں اور جادوٹونے سے وابستگی قائم کرے گا وہ انہی چیزوں کے سپرد کر دیا جائے گا، ذلیل و رسوا ہوگا اور اللہ کی رحمت سے دور ہو جائے گا۔

حضرت وہب بن منبہؒ، عطا خراسانی کو ایک حدیث قدسی سناتے ہوئے کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام کو وحی بھیجی کہ مجھے اپنی عزت و عظمت کی قسم میرے بندوں میں سے جو شخص مخلوق کو چھوڑ کر میرے ساتھ دلی تعلق قائم کرے گا ایسے شخص کے خلاف اگر ساتوں آسمان، زمینیں اور ان میں بسنے والے سازش کرنا چاہیں تو میں اس کے بچاؤ کے لیے کوئی نہ کوئی راستہ نکال دوں گا۔ (تفسیر سورۃ الطلاق آیت ۲) لیکن اگر اس نے مجھے چھوڑ کر مخلوق کے ساتھ تعلق قائم کرنے کی کوشش کی تو میں تمام قسم کے اسباب

وزرائع کو ختم کر دوں گا اور زمین اس کے پاؤں کے نیچے سے نکال دوں گا۔ پھر مجھے کوئی پرواہ نہیں کہ وہ کسی وادی میں جا کر تباہ ہوتا ہے۔

حضرت عمران بن حصینؓ بیان کرتے ہیں کہ حضورؐ نے ایک شخص کو دیکھا کہ اس نے انگلی میں پیتل کا چھلا پہنا ہوا تھا آپ نے پوچھا یہ کیا ہے؟ اس نے بتایا کہ یہ واہنہ (بیماری) کی وجہ سے پہنا ہوا ہے۔ فرمایا اتار دے یہ کچھ فائدہ نہ دے گا بلکہ کمزوری اور بیماری بڑھا دے گا۔ اگر اس چھلے کو پہنے ہوئے تجھے موت آ گئی تو تو کبھی نجات نہ پا سکے گا۔

امام احمد نے ایک روایت ان الفاظ میں نقل کی ہے کہ حضورؐ نے ایک شخص کو بازو میں پیتل کا کڑا پہنے ہوئے دیکھا آپؐ نے پوچھا تجھ پر افسوس ہو یہ کیا ہے؟ اس نے کہا بیماری کے لئے پہنا ہے۔ آپؐ نے فرمایا خبردار اس سے تیری بیماری اور کمزوری گھٹے گی نہیں اسے اتار دو اور اگر یہ پہنے ہوئے تجھے موت آ گئی تو تو کبھی بھی نجات نہ پائے گا۔

مسند احمد میں حضرت عقبہ بن عامر سے مرفوعاً روایت ہے کہ حضورؐ نے فرمایا جو شخص اپنے گلے میں تعویذ لٹکاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی خواہش کو پورا نہ کرے اور جو شخص سیپی وغیرہ لٹکائے اللہ اسے آرام نہ دے اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ جس شخص نے اپنے گلے میں تعویذ لٹکایا اس نے شرک کیا۔

ابو السعادت "نہایہ" میں لکھتے ہیں کہ عرب لوگ اپنے بچوں کو گلے میں تعویذ ڈالتے تھے تاکہ وہ نظر بد سے محفوظ رہیں لیکن اسلام نے اس کو باطل قرار دیا ہے۔ (بحوالہ جادو اور کہانت)

پراسرار علوم کے ماہر
استاد بشیر احمد کے تیس سالہ تجربات کا نچوڑ

آپ بیتی

جب میں نے عملیات کی دنیا میں قدم رکھا

یہ ۱۹۶۰ء کی بات ہے۔ میری عمر ۱۶ برس تھی۔ ان دنوں میری بڑی بہن پر جنات کا سایہ تھا آئے دن کوئی نہ کوئی عامل جنات کو بھگانے کے لیے بلایا جاتا لیکن تمام تر کوششوں کے باوجود وہ جن کسی کے قابو میں نہ آتا۔ بہرحال مجھے اس وقت یہ جنون آیا کہ ضرور کوئی ایسا عمل سیکھنا چاہیے کہ اگر کہیں ضرورت پڑ جائے تو اس سے کام لیا جا سکے یا کسی کی پریشانی کو دور کرنے میں مدد لی جا سکے۔ لیکن آہستہ آہستہ جب میں نے اس شوق کی خاطر بھاگ دوڑ شروع کی تو کوئی عامل یا استاد صحیح رہنمائی نہ کرتا۔ میں نے ہمت نہ ہاری اور کوشش جاری رکھی۔ ہمارے شہر میں ایک سائیں صفات والا ہوا کرتا تھا۔ میں نے اس کی بہت خدمت کی جس میں نے خوشی سے آغاز کیا۔ میرے علاوہ وہاں بہت سے شائقین کی تعداد موجود تھی۔ جو ہر دم خدمت پر کمربستہ رہتے ہر ایک کو یہ فکر تھی کہ استاد کسی طرح خوش ہو جائے اور شاید کوئی عمل ہمیں سکھا دے۔ لیکن اس نے کسی کو کچھ نہیں دیا۔ انھیں کا تو بس نام ہی نام ہے۔ اصل کام تو یہ طالع لوگ کرتے ہیں۔ جو دوسروں کی زندگیوں کے ساتھ کھیلتے ہیں۔ ان کی رہنمائی کرنے کی بجائے انھیں مزید گمراہ کرتے ہیں۔ خدا خدا کر کے سائیں نے مجھے ایک عمل بتایا جس سے وہ خود بھی عامل تھے۔ میں نے تین بار وہ عمل کیا لیکن مجھے کچھ حاصل نہ ہوا۔ حقیقت یہ ہے کہ عامل لوگ "عمل" سے متعلق ایک آدھ اہم بات شاگرد کو نہیں بتاتے۔ اس طرح وہ عمل میں ناکام رہتا ہے اور اسے کہا جاتا ہے کہ عمل تم سے بھاری ہے یا اس میں کوئی کمی رہ گئی ہے۔ اس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ شاگرد مزید خدمت جاری رکھتا ہے اور عامل کے وارے نیارے ہو جاتے ہیں۔ یہ سائیں کیونکہ ہمارے گھر کے قریب ہی تھے۔ اس لیے جب بھی فالتو وقت ہوتا میں ان کے پاس گزارتا اس شوق کے ہاتھوں گھر سے کئی مرتبہ ڈانٹ ڈپٹ کا سامنا کرنا پڑتا جب مجھے یہاں سے کچھ نہ ملنے کا یقین ہو گیا تو میں نے کسی اور استاد کی تلاش شروع کی۔ مجھے کسی نے بتایا کہ منڈی ڈھاباں سنگھ کے قریب نواں

چند میں صوفی عبدالقدیر رہتے ہیں جو "بابا جانی والا" کے نام سے مشہور ہیں۔ شوق سے [illegible] ایک دن اتفاقاً ان کے پاس پہنچ گیا میں نے اپنے آنے کا مقصد بیان کیا تو انھوں نے کمال مہربانی فرمائی اور مجھے ایک عمل بتایا جس کو ایک مرتبہ پڑھنے پر دس منٹ صرف ہوتے تھے اور اسے ۱۰۰ مرتبہ پڑھنا تھا۔ اب آپ خود اندازہ لگائیں کہ یہ کتنا وقت بنتا ہو گا۔ اس عمل والے دن عمل مکمل ہو گیا تو بابا جی کا [illegible] تین ہفتے میں ان کے پاس گیا۔ مجھے امید تھی کہ [illegible] اتنا سخت عمل کرانے کے بعد انھوں نے [illegible] چھپنے کے لیے صرف ایک بات کہہ کر ٹال دیا کہ آپ کا [illegible] طریقے کی [illegible] غلطی تھی [illegible] طرف سے جنات سے آنا تھا [illegible] کی حالت [illegible] مجھے کیا بات [illegible] پتہ کیا [illegible] کرنا ہے۔ کہنے لگے [illegible] بات کی تو کہنے لگے میں آپ سے [illegible] جب میں دوبارہ آیا [illegible] بہت غلطی ہوئی اس لیے تمھیں کچھ ملا ہی نہیں [illegible] بہت سخت محنت کی ہے۔ اس وقت مجھے [illegible] ایک [illegible] مجھے چار گھنٹے کا عمل بتایا جو چالیس دن مسلسل [illegible] ہوں۔ تا کہ [illegible] آنکھیں [illegible] اس عمل میں صرف مردوں کو پکارا تھا۔ میں رات بارہ بجے [illegible] قبرستان [illegible] اور [illegible] قبر کے پاؤں کی طرف بیٹھ کر وہاں [illegible] کی پڑھائی کرتا۔ لیکن افسوس کہ چالیس دن مسلسل یہ سب کچھ کرنے کے باوجود مجھے کچھ حاصل نہ ہوا [illegible] وقت ضائع کیا۔ آپ میرے دل کی کیفیت نہیں جان سکتے۔ میری تمام کوششیں بے کار [illegible] جبکہ میرا شوق اتنا ہی بڑھتا ہوا تھا [illegible] کے ہاتھوں نے مجھے [illegible] مال ضائع کیے۔

ایک دھوکے باز عامل سے ملاقات

[illegible] عامل کا ایک اور واقعہ [illegible] سے قریب ایک گاؤں [illegible] کالے شاہ رہتا تھا۔ میں اس کے پاس پہنچا۔ اس نے لوگوں کو دھوکا دینے کے لیے بہت زبردست انتظام کیا ہوا تھا۔ وہ جہاں رہتا تھا اس راستے پر اس نے [illegible] فاصلے پر اپنا ایک آدمی بٹھایا ہوا تھا۔ جب میں وہاں جانے کے لیے اس راستے پر چلا تو ایک آدمی نے مجھے آواز دے کر بلایا اور میرے ساتھ بہت محبت سے [illegible] آیا [illegible] کہاں سے آئے ہو اور مجھ سے [illegible] کہنے لگا کہ کیا کام ہے کہاں جا رہے ہو میں نے سب کچھ بتا دیا۔ ادھر [illegible] تمام باتیں [illegible] اور ادھر تمام باتیں [illegible] انھوں نے [illegible] ہوئی تھی۔ اب جب میں وہاں پہنچا تو کالے شاہ نے مجھے میرے نام سے مخاطب کیا اور سب کچھ بتا دیا کہ اس کام سے آئے ہو۔ میں اس کے کمال پر بہت حیران ہوا اور دل میں سوچا کہ اس شخص سے مجھے ضرور فائدہ ملے گا۔ وہ مجھے کہنے لگا ہم کام ضرور کر سکتے ہیں مگر [illegible] ۲۵۰ روپے [illegible] ہوں گے میں نے کہا کہ میرے پاس تو صرف ۵۰

باپ تھیں انہوں نے مجھے طریقہ بتایا۔ شوق کمال پہنچنے کا ہے اور یہی چیز بھی نہیں۔ میں وہاں سے واپس آ گیا لیکن میرے دل کو چین نہیں آ رہا تھا۔ دل کرتا تھا کہ بار بار کسی بابا تک پہنچ جاؤں۔ بہت مشکل سے مطلوبہ پیر تک میں ان کے پاس پہنچا تو انہوں نے بہت عزت کی۔ اپنے قریب بٹھایا۔ روحانی خاندانی اور چند الفاظ کا عمل بتایا جو بہت مختصر تھا۔ یہ تقریباً ڈیڑھ گھنٹے کا عمل تھا جسے اکتالیس دن مسلسل قریبی قبرستان میں عشاء کی نماز کے بعد کرنا تھا۔ اس سے صرف اتنا ہوا کہ قبرستان کے اندر جو موکلات تھے انہوں نے مجھے تنگ کیا اور ڈرانے کی کوشش کی لیکن مجھے زیادہ کوئی خوف محسوس نہ ہوا۔ جب اکتالیس دن پورے ہو گئے تو حسب سابق کچھ حاصل نہ ہوا۔ میں صاحب کے پاس پہنچا اور انہیں بتایا۔ وہ کہنے لگے کہ ہم نے تمہارے اندر کی صفائی (ختم) کر ڈالی تھی۔ لیکن اسے جنات کے بادشاہ نے قبول نہیں کیا۔ اب ۲۲۰۰ روپے کا مزید انتظام کر دو، دوبارہ حاضری کے لیے آنا خرچہ آنے کا۔ آج کے حساب سے یہ رقم بہت زیادہ وقعت ہے۔ اس کے بعد میں دوبارہ وہاں نہیں گیا تو بھی کوئی ترقی محنت کے نتیجے میں کچھ حاصل بھی نہ ہوا لیکن میں نے ارادہ کیا تھا کہ کچھ بھی ہو اس علم کو حاصل کرنا ہے۔ دوبارہ اسی طرح کی مختلف محنت اور وقتوں کا جائزہ کرتے رہتے۔ چنانچہ اس کے ساتھ ساتھ ذریعہ کو بھی تلاش کرتا۔ جہاں کہیں کسی کا پتا چلتا وہیں پہنچ جاتا یہ میرا معمول تھا۔

استاد عبدالقیوم کی شاگردی

اسی دوران ملاقات ہوئی۔ تب میں نے اپنے استاد سے بات کی میں نے لکڑی کے ترازو کا کام ان سے سیکھا تھا وہ ملنگ جوگی تھے۔ میں نے انہیں بتایا کہ بہت وقت ضائع کیا ہے لیکن کچھ حاصل نہیں ہوا مجھے ان کے اللہ والے آپ بھی بابا تھے۔ کہنے لگے روحانی چھوڑ ایک رنگ ہو جا۔ کہنے لگے اچھے آپ کو مسلمان سمجھتے ہو اور پھر بھی نکلے ہو۔ شوق کا یہ عالم تھا کہ میں نے کہا استاد جی ٹھیک ہے جو کہتے ہیں وہ کی نہ دوں گا پھر میں نے جو کرنا جائز نہیں دیکھا۔ استاد جی نے کہا کہ اب تمہیں کہیں جانے کی ضرورت نہیں گھر میں ہی بیٹھو اور ہر ترتیب عمل شروع کرنے سے پہلے ہم سے اجازت لے جاؤ۔ چودھری اور شیطانی عمل سیکھنے کے لیے پہلے کام کا آغاز ہی شرک سے کرنا تھا۔ غیر اللہ کو پکارنا تھا۔ توحید پرست ہونے کے باوجود میں نے اس بات کی پرواہ نہیں کی کیا کر رہا ہوں۔ چند وظائف جو استاد نے بتائے تھے میں نے ان کی اجازت سے شروع کیے۔ ان وظائف میں اللہ کے نام کو شامل بھی کیا تھا مگر وظائف شرکیہ کلمات پر مبنی تھے۔ جب میں نے پہلا عمل مکمل کیا تو مجھے وہ کچھ حاصل ہو گیا جو میں کرنا چاہتا تھا۔ جب میں استاد صاحب کے پاس گیا تو انہوں نے کہا کہ چلو کچھ ملا کہ نہیں۔ تو میں نے ان کا بہت شکریہ ادا کیا۔ ان عملیات کو سیکھنے کے بعد میں نے ان کو ہر جائز و ناجائز کام کے لیے خوب استعمال کیا۔ لیکن اس دوران میرے بہت نقصان بھی ہوئے۔ میرے ہاں جو اولاد پیدا ہوتی فوت ہو جاتی۔ علامت یہ تھی کہ بچے کی پیدائش کے فو بعد اس کے جسم کی رنگت نیلی ہو جاتی۔ علاج معالجے سے بھی کوئی فرق نہ پڑا۔ اس دوران میرے ۴ بچے فو ہو گئے۔ پراسرار علوم کا حصول اذیت ناک ہے۔ اس کے حصول کے پیچھے مصائب سے گزرنا پڑتا ہے اور ا

کے حصول کے بعد انسان نہ صرف ایمان کی دولت سے محروم ہو جاتا ہے۔ بلکہ اس کے برعکس شیطان کا ہمنوا بن کر اس کی خوشنودی کے حصول میں مگن رہتا ہے۔ اس واقعے سے آپ بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں۔ میرے ایک دوست صوفی کشور رحمان نے بھی اس دشت زار میں بہت وقت گنوایا لیکن وہ یہ عمل نہ کر سکے میں سمجھتا ہوں کہ یہ ان کی خوش قسمتی ہے۔ ایک دن میری ان سے ملاقات ہوئی کہنے لگے کہ ایک شخص نے ایک بہت کمال لطیفہ بتایا ہے اور کہا ہے کہ اس عمل کا اثر یقینی ہے۔ ۱۰۰ فیصد درست نتیجہ نکلتا ہے۔ انھوں نے مجھے اجازت دے دی ہے۔ فلاں جگہ پر بیٹھ کر اتنی مرتبہ اس عمل کو پڑھنا ہے۔ میں نے کہا پڑھ کر سنائیں تو انھوں نے وہ الفاظ دو مرتبہ اپنی زبان سے ادا کیے۔ ان کے ذوق شوق کا عالم یہ تھا کہ مجھے وہ الفاظ یاد ہو گئے۔ میں ذہن میں سوچ رہا تھا کہ اس کو تو اجازت مل گئی ہے۔ مجھے کون اجازت دے گا۔ میرے دادا کے دوست [illegible] جو ایک عامل کے قریب رہتے تھے میں مشورہ کے لیے ان کے پاس گیا اور انھیں تمام واقعے سے آگاہ کیا۔ انہوں نے کہا کوشش ہے کہ یہ عمل بھی کر ہی لوں۔ مجھے اجازت دیجیے کہنے لگے کہ یہ عمل بہت سخت ہے کہیں جان سے ہاتھ نہ دھو بیٹھو۔ انھیں اس عمل کے بارے میں تمام تفصیلات کا علم تھا۔ انھوں نے خود بھی یہ عمل کر رکھا تھا۔

میری پہلی کامیابی؟

بہر حال میری منت سماجت کے بعد انھوں نے کہا کہ تمہارا شوق پورا ہو جائے۔ اس لیے اجازت دے دیتا ہوں۔ اس کے بعد انھوں نے طریقہ کار سمجھایا۔ سب سے پہلا کام یہ تھا کہ رات کو ٹھیک دو بجے اٹھ کر غسل کرنا ہے۔ سفید کپڑوں کا نیا دھلا جوڑا اس کام کے لیے مخصوص جوڑا اس کام کے لیے بہتر رہتا ہے۔ جو پاک صاف ہو۔ اسے عمل کرنے سے پہلے پہننا ہے۔ قریبی قبرستان میں بوسیدہ قبر تلاش کر کے اس کے پاؤں کی طرف بیٹھنا ہے اور ۲۱۰۰ مرتبہ وظیفہ پڑھنا ہے۔ ۴۰ دن مسلسل یہ عمل کرنا تھا۔ اس پر روزانہ تقریباً ساڑھے تین گھنٹے صرف ہوتے تھے۔ جب میں نے یہ عمل شروع کیا تو مجھے احساس ہوا کہ یہ اتنا آسان کام نہیں لیکن میں نے ہمت نہ ہاری میں نے اپنے ارد گرد حصار لگا کر عمل جاری رکھا۔ ۱۲ دن کے بعد یہ صورت حال ہوئی کہ عمل شروع کرنے کے ساتھ ہی میرے ارد گرد بہت سارے چھوٹی نسل کے کتے جمع ہو جاتے اور تمام اطراف سے میرے اوپر سے چھلانگیں لگا کر ادھر ادھر جاتے۔ اس دوران وہ مسلسل بھونکتے رہتے۔ مجھے کیونکہ پہلے بھی کافی تجربے ہو چکے تھے۔ اس لیے مجھے ذرا بھی خوف نہیں آیا۔ میں نے بے خوفی اور مکمل توجہ کے ساتھ اپنا عمل جاری رکھا۔ مجھے سب سے زیادہ اس بات کی تسلی تھی کہ استاد پیچھے موجود ہے۔ جب میں نے ۲۷، ۲۸ ویں رات عمل شروع کیا تو ایک گدھے کے سائز کا کتا میرے سامنے آ گیا اور اس نے خوفناک انداز میں بھونکنا شروع کر دیا۔ اس دوران میری نگاہ بار بار اس کی طرف اٹھتی تھیں خوف کی وجہ سے میں نظریں نیچی کر لیتا۔ وہ ایک جگہ جم کر بہت خوفناک انداز میں مسلسل بھونک رہا ہے۔ وہ نہ تو آگے آتا اور نہ ہی پیچھے ہٹتا۔ اس خوفناک صورتحال کے باوجود میں نے عمل جاری رکھا۔ جب میں رات کو گھر جا کر سوتا تو خواب میں بھی یہی منظر نظر آتا رہا۔

تک میں استاد کے پاس پہنچا اور رات والا واقعہ بیان کیا انھوں نے کہا کہ اب ڈرو نہیں اور عمل جاری رکھو [illegible] تمہیں کوئی گزند نہیں پہنچے گی۔ مجھ پر جو خوف طاری تھا وہ دور ہو گیا باقی دن بھی کٹنے والا عمل [illegible] پیش آتی رہی۔ آخری رات میرے اوپر بہت بھاری تھی ڈر اور خوف بھی بہت تھا۔ شوق کے [illegible] تین آدمی [illegible] بھی چہرا ایسے ہی بھینکے تھے کہ یک دم میرے سامنے آ گئے۔ ایک تو میرے سامنے [illegible] سے [illegible] تیسرے نے دائیں اور بائیں چلے دو صرف اپنی جگہ پر کھڑے ہو گئے [illegible] لیکن جب میں عمل پڑھ رہا تھا انھوں نے چلانا شروع کر دیا۔ آخری عمل سے پہلے ان [illegible] نے [illegible] تجربے سے چیرا تک کے فاصلے پر تھے۔ میں اب سوچتا ہوں کہ میرے اندر [illegible] مجھے وہاں [illegible] نے رکھا۔ رات کے وقت تن تنہا قبرستان کا سناٹا ہی آدمی کو وحشت زدہ [illegible] ہے۔ آپ [illegible] کا اندازہ نہیں کر سکتے۔ تسبیح کے آخری [illegible] دانوں کا عمل [illegible] کے لیے عذاب [illegible] نہیں تھی۔ اس عمل کو عمل کرنے کی ہمت اور نہ چھوڑ کر جانے کا ارادہ ہوا۔ استاد نے کہا تھا کہ جب عمل چھوڑ دینے کا تو [illegible] تھی [illegible] انھوں نے اوپر سے چلانا شروع کیا [illegible] ہیں صرف خوفزدہ کرنے کے لیے لیکن نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ [illegible] تم نے اپنا ارادہ [illegible] حصار بھی کھینچا ہوگا اور [illegible] اس رات تیسرے دن [illegible] اگر عمل ادھورا چھوڑ دیا تو ساری عمر جنوں کے بغیر پاگلوں کی طرح گزارو گے [illegible] تمہیں [illegible] اور مختلف طریقوں سے [illegible] عمل کرنے کے دوران ان باتوں کی فکر [illegible] تسبیح کا آخری دانہ پہنچا تو گئے میرے سامنے آ کر [illegible] ہو گئے اور کہا کہ تمہیں کیا تکلیف ہے ہم ہار گئے تم جیت گئے۔ اب بتاؤ کیا چاہتے ہو۔ میں نے کہا [illegible] تمہیں قابو کرنا چاہتا ہوں۔ وہ کہنے لگے کتنوں کو؟ میں نے کہا سب کو وہ کہنے لگے ہم [illegible] تعداد میں آئے ہیں۔ میں نے کہا کہ صرف ان کو تسخیر کرنا ہوں جو سامنے ہیں۔ انھوں نے اپنی حاضری کا طریقہ بتایا اور کہا [illegible] جب آپ [illegible] الفاظ دہرائیں گے ہم جہاں بھی ہوں گے حاضر ہو جائیں گے۔ ایک بات ذہن میں رہے کہ عمل کرنے کے دوران جو نیت کی جاتی ہے وہ کام ان جنات سے لیا جا سکتا ہے۔ [illegible] اس مرحلے سے فارغ ہو کر میں گھر آیا تو خوف سے میرا دل لرزا ہوا تھا۔

میری بیوی جو میرے ان کاموں کی وجہ سے پہلے ہی مجھ سے بہت تنگ تھی۔ کہنے لگی کہ مجھے لگتا ہے کہ تم ان کاموں کی وجہ سے اپنی جان گنوا دو گے۔ میں نے کہا کہ میری منزل مجھے مل گئی ہے۔ اب کون ان کاموں کو چھوڑے گا۔ میں نے بیوی کو غصے سے کہا کہ تمہیں کیا معلوم کہ میں کن صلاحیتوں کا مالک بن چکا ہوں۔ آج تمہیں بھی [illegible] کر کے دکھاتا ہوں تاکہ تمہیں معلوم ہو کہ میری کوشش بے کار نہیں گئی۔ میں نے کہا کہ تم میری بیوی ہو اگر کوئی اور ہوتا تو اسے مزہ چکھاتا لیکن میں تمہیں تکلیف نہیں دوں گا۔ صرف اپنے علم کی طاقت کے [illegible] مظاہرہ کروں گا جس کا تم سوچ بھی نہیں سکتی۔ میں نے کہا کہ گھڑی پر دیکھو کیا وقت ہوا ہے اور اس کو کاغذ پر لکھ لو اس کے بعد میں نے جنات کی حاضری کے لیے الفاظ دہرائے تو وہ انسانی شکل میں آ گئے لیکن نظر صرف اسے آتے ہیں جس نے عمل کیا ہو۔ آتے ہی انھوں نے کہا کہ کیا حکم ہے۔ میں نے کہا کہ

اس وقت خاص شخص تو نہیں صرف میری بیوی کے گھر کو جنات نے یہ معلوم ہوتا ہے کہ [illegible]
وقت کیا کر رہے ہیں اور وہاں کھانا کیا پکا ہے۔ چند منٹ میں انھوں نے واپس آ کر بتایا کہ [illegible]
چھت پر پنکھے کے پاس چارپائی پر سوئی ہوئی ہے۔ آپ کی بیٹی کی [illegible]
رہی ہے۔ میں نے اپنی بیوی کو یہ معلومات بذریعہ ٹیلیفون بتایا اور اسے [illegible]
ہے۔ اب تم کو چاہیے اپنے والدین کے گھر جاؤ جو وقت میں نے تمہیں بتایا ہے [illegible]
کی تصدیق کرلو۔ اس نے جب وہاں جا کر تصدیق کی تو سب باتیں سچ ثابت ہوئیں۔ [illegible]
سب سے پہلے کام میں نے ان سے یہ لیا۔ وہ جنات میرے ساتھ رہتے [illegible]
کندھوں پر آ کر بیٹھ جاتے جیسے طوطے بیٹھے ہوتے ہیں لیکن کسی اور کو نظر نہ آتے۔ یہ عمل سیکھنے [illegible]
میرے ان خاص دوستوں کا اب کوئی [illegible]
دہلی میں آیا ہوں۔ ایک دن میری اپنے دوست صوفی [illegible] سے ملاقات ہوئی [illegible]
یہ عمل سیکھ چکا ہوں۔ میں نے ان سے پوچھا کہ آپ نے یہ عمل کس سے سیکھا تو وہ [illegible]
کہنے لگے کہ مجھے تو ان الفاظ سے ہی ڈر لگتا ہے۔ لیکن میں نے ان جنات سے بہت [illegible]
مہینے گزر چکے تھے۔ میں اپنے سابقہ [illegible] ایک [illegible] بیٹھا ہوا تھا۔ وہ لوگ میرے متعلق [illegible]
تھے کہ یہ جنات کے ذریعے یہ کام کرتا ہے۔ اسی لیے مجھ سے پوچھتے ہوئے [illegible]
سے کہا کہ یہ سب شعبدہ بازی ہے۔ اصل حقیقت کچھ بھی نہیں میں نے بہت [illegible]
وہ ایک جیسے نہیں ہوتے۔ ایک لڑکا زیادہ پرجوش تھا کہنے لگا کہ اگر کوئی اصلیت ہے تو ہمیں کوئی [illegible]
سب ڈراما ہے۔ اسے میری ایمان کی کمزوری یا [illegible] اس وقت [illegible]
تم کیا چاہتے ہو۔ اس نے مجھ سے کہا میرا ایک دوست کراچی میں رہتا ہے [illegible]
کیونکہ جب سے ہم نے کالج چھوڑا ہے اس سے ملاقات نہیں ہوئی ہم سب بہت [illegible] ہیں۔
میں نے کہا کہ تم جا کر ملنا چاہتے ہو یا وہ یہاں آ جائے۔

عشاء کا وقت تھا میں نے جنات کو حاضر کیا اور انھیں ایڈریس سمجھایا کہ فلاں جگہ سے [illegible] شخص کو اٹھا کر
لیکن لانا اس طرح کہ کسی کو پتا نہ چلے میں نے ایک لڑکے سے کہا کہ سامنے درخت پر [illegible] ڈال
دو کہ دوسری سائیڈ نظر نہ آئے۔ میں نے لڑکوں سے کہا کہ آنکھیں بند کر لو [illegible] اس دوران جنات [illegible]
کر لے آئے اور بتایا کہ یہ سویا ہوا تھا اسی طرح لے آئے ہیں۔ میں نے لڑکوں سے کہا کہ آنکھیں کھولو
اور چادر کے دوسری طرف جا کر دیکھو کہ وہی ہے یا کوئی اور ہے۔ وہ سب خوفزدہ ہو گئے بلکہ سب سے
زیادہ باتیں کرتا تھا اور جس کے کہنے پر میں نے یہ کام کیا تھا، وہ میرے پاؤں پڑ گیا۔ دوسری طرف وہ لڑکا
جس کو بلایا گیا تھا وہ بہت پریشان تھا۔ کہنے لگا دوست سے ملاقات کی خوشی تو ہے مگر میں یہاں کیسے آیا ہوں
اور اس وقت کہاں ہوں۔ جب انھوں نے آپس میں اچھی طرح گپ شپ کر لی، تو میں چند قدم ان کے
ساتھ چلا اور دوسرے لڑکوں کی نظروں سے اوجھل ہوا تو جنات اس کو اٹھا کر لے گئے اور اس کے گھر چھوڑ

نے۔ اس واقعے سے مجھے بہت شہرت ملی۔ لیکن میں ذاتی طور پر پریشان تھا۔ لوگوں کی لائن لگ گئی۔ کچھ دن تو میں نے ایمانداری سے لوگوں کے کام کیے۔ لیکن پھر میں نے ٹال مٹول سے کام لینا شروع کر دیا اور کئی کو غلط معلومات دیں۔ بہت مشکل سے ان لوگوں سے جان چھڑائی۔ جادو کی حقیقت ہے کہ یہ علم موجود ہے۔ لیکن اس کو سیکھنے والا دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔

عملیات کے ذریعے کاروبار کی بندش کا واقعہ

ایک ایسا عمل بھی ہے جس کے ذریعے کاروبار کی بندش ہو جاتی ہے۔ اس عمل کو کرنے کے بعد گاہک کو دکاندار نظر نہیں آتا اور دکاندار کو گاہک نظر نہیں آتے۔ میں ایک مرتبہ گوجرانوالہ ایک پنساری کی دکان سے سودا لینے کے لیے گیا۔ وہ کسی بات پر میرے ساتھ تلخ ہو گیا۔ اس وقت کیونکہ مجھے شیطانی علوم پر مکمل عبور تھا۔ اس لیے اگر کوئی غلط بات کرتا تھا تو میں اسے مزہ چکھانے کے لیے بے تاب رہتا تھا۔ میں نے اس پنساری سے کہا کہ بیٹا اگر تم نے میرے گھر آ کر یہ سودا نہ دیا تو میرا نام بھی بشیر احمد نہیں۔ میں نے وہاں ایک وظیفہ پڑھا اور واپس آ گیا۔ اس عمل کے ساتھ ہی اس کا کام بند ہو گیا۔ جب ۸ دن تک کام بند رہا تو اسے احساس ہوا وہ مرالی والا میں ایک ملنگ کے پاس گیا اسے جا کر سارا واقعہ بتایا اس نے کہا کہ بہتر ہے کہ اس کے پاس چلا جا کیونکہ وہ بہت مضبوط عمل کر کے گیا ہے۔ اس نے اپنے علم کے ذریعے اس کو میرا مکمل ایڈریس بتا دیا۔ وہ میرا مطلوبہ سودا ہاتھ میں لیے ایک دن مجھے تلاش کرتا میری خراد کی دکان پر پہنچ گیا۔ اس نے آ کر اپنی غلطی کی معافی مانگی اور کہا کہ میری جان چھوڑ دو۔ لیکن اس وقت مجھ پر شیطان سوار تھا۔ میں نے اس کو برا بھلا کہا اور کہا کہ بھاگ جاؤ اس وقت تو تم بہت باتیں کرتے تھے۔ وہ ایک گھنٹہ تک میری منت سماجت کرتا رہا۔ تو پھر میں نے اسے معاف کر دیا اور کہا کہ جاؤ پابندی وہاں لگائی تھی اور یہاں بیٹھ کر کھول رہا ہوں۔ اس پابندی کو صرف وہی ختم کر سکتا تھا۔ جس نے اس سے بھی خطرناک شیطانی عمل کیا ہوتا ورنہ یہ کسی عامل کے بس کی بات نہیں تھی۔ ایک مرتبہ میں اتفاقیہ اس کی دکان پر گیا تو اس نے بہت عزت کی میرے لیے بہت کچھ منگوایا اور بغیر رقم لیے اشیاء دے دیں۔ ہم اس کو اپنی کامیابی سمجھتے تھے کہ لوگ ڈر کی وجہ سے ہماری عزت کرتے ہیں۔ کاروبار کی بندش کے لیے میں نے جو عمل کیا وہ خالصتاً جادو تھا۔ جو نظروں پر کیا جاتا ہے۔ اس سے اصلیت تبدیل نہیں ہوتی۔ جس دکان پر یہ جادو کیا جاتا ہے اس پر گاہک آتے ہیں۔ لیکن دکاندار کو گاہک نظر نہیں آتے جبکہ سائنس اسے تسلیم نہیں کرتی۔ اسی طرح ایک مرتبہ سید عبدالغنی شاہ کے والد اور میں بازار سے گزر رہے تھے ایک دکان کی طرف اشارہ کر کے کہنے لگے کہ اگر تمہاری آنکھیں ہیں (یعنی عملیات کے ذریعے پوشیدہ اسرار نظر آتے ہیں) تو دیکھو سامنے والی دکان پر جادو کیا ہوا ہے۔ ان کو تو نظر نہیں آتا چلو نیکی کا کام کر دیتے ہیں۔ مجھے کہنے لگے کہ ایک تنکا اٹھا کر تالہ توڑ دیتے ہیں (یعنی کاروبار کی بندش کے عمل کو غیر موثر کر دیا ہے) ہمارے وہاں کھڑے کھڑے وہاں گاہک آ گئے حالانکہ دکاندار کو کچھ معلوم نہیں کہ کس نے کیا کیا ہے۔ یہ جنات کو ہی پتا ہے کہ وہ کیا کرتے ہیں۔ لیکن کام

ہو جاتا ہے۔

جادو کے ذریعے آگ باندھنا

دیہات میں اکثر ہوتا ہے کہ عامل لوگ عمل کے ذریعے آگ باندھ دیتے ہیں۔ اس کا ایک واقعہ حافظ عبدالغفور نعیمی قوالی والے بتاتے ہیں کہ میں ایک گاؤں سے گزر رہا تھا کہ ایک جاننے والے زمیندار کہنے لگا کہ حافظ صاحب چار دن ہو گئے ہیں۔ بھٹہ آگ جلا رہے ہیں۔ لیکن گنے کا رس گڑ بننے کا نام نہیں لیتا۔ تو انھوں نے کہا کہ فلاں شخص تو ادھر سے نہیں گزر رہا تھا انھوں نے کہا ہاں وہ آیا تھا اور گڑ مانگ رہا تھا۔ ابھی چونکہ گڑ تیار نہیں ہوا تھا اس لیے ہم نے انکار کر دیا۔ تو حافظ کہنے لگے کہ وہ کمبخت پڑھتے ہوئے آپ کی آگ باندھ گیا تھا۔ پھر انھوں نے ایک وظیفہ پڑھا اور اس کے عمل کو غیر موثر کر دیا۔

مخصوص انداز میں ہاتھ ملا کر دوسرے عامل کا عمل چھیننا ایک انوکھی حقیقت

اسی طرح کا ایک واقعہ میرے ساتھ پیش آیا۔ میں اپنی دکان پر بیٹھا ہوا تھا کہ میرے سامنے اشرف رنگ ساز کی دکان کے پاس ایک ملنگ آہستہ آہستہ چلا آ رہا تھا۔ جس آدمی کے پاس جادو ہو تو وہ بہت چوکنا ہو کر رہتا ہے کہ کہیں کوئی طاقتور حملہ آور نہ ہو جائے۔ میں نے دیکھا کہ وہ راستے میں دائیں بائیں دکانداروں سے شرارتیں کرتا آ رہا ہے۔ کسی کی دکان آدھے دن کے لیے بند کسی کی کچھ گھنٹے کے لیے جو اسے کچھ نہ دیتا وہ بطور سزا اس کی دکان پر جادو کر دیتا دکانداروں کو پتا ہی نہیں کہ ان کے ساتھ کیا ہو رہا ہے۔ میرے پاس چونکہ زیادہ طاقتور علم تھا اس لیے میں اسے سب کچھ کرتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔ میں نے اپنے موکلوں سے کہا کہ اسے کسی طرح گھیر گھار کر دکان پر لے آؤ پھر میں اس کو مزہ چکھاؤں گا۔ جنات اسے میرے پاس لے آئے۔ اس نے آتے ہی نعرہ لگایا۔ میں نے کہا کہ اندر آ جائیں وہ اندر آ گئے۔ میں نے اسے اندر بلا کر بٹھایا اور کہا کہ ہاتھ تو ملاؤ لیکن اس نے ہاتھ ملانے سے گریز کیا۔ میں نے خود آگے بڑھ کر اس سے ہاتھ ملایا اور اپنا کام کر دکھایا۔ یہاں میں یہ وضاحت کر دوں کہ ہر کام کے لیے علیحدہ علیحدہ عمل ہوتے ہیں۔ ایک عمل ایسا ہے کہ جس کے ذریعے مدمقابل عامل کی تمام ریاضتوں اور محنتوں کو مخصوص انداز میں ہاتھ ملا کر ختم کیا جا سکتا ہے۔ جب میں نے ہاتھ ملا کر ہاتھ پیچھے کیا تو وہ کہنے لگا کہ گھر آئے مہمانوں کے ساتھ ایسے تو نہیں کرتے۔ میں نے بہت اچھے طریقے کے ساتھ اس کی تواضع کی اور کہا کہ تم کیا کرتے آ رہے ہو۔ کسی کا رات تک کام بند کسی کا ۱۲ بجے تک پھر اس نے بہت منتیں کیں کہ میں آئندہ آپ کے شہر میں نہیں آؤں گا لیکن جو عمل ہم کسی کا چھین لیتے ہیں۔ اس چھیننے کے جنات اتنے طاقتور ہوتے ہیں کہ وہ دوسرے عامل کے جنات کو قیدی بنا سکتے ہیں۔ ان کے باقاعدہ قید خانے ہوتے ہیں۔ اس لیے وہ دوبارہ واپس نہیں آ سکتے۔ اس عمل کو سیکھنے کا شوق مجھے اس لیے پیدا ہوا کہ ایک مرتبہ میرا عمل بھی کسی نے چھین لیا تھا۔ میں نے ایک پیر کا عمل کیا تھا اس کو عیسائی زیادہ کرتے ہیں۔ یہ ایک قصیدہ ہے۔ آج تک یہ مجھ نہیں

آتی ہے جو بڑی چیز ہے۔ لیکن اس میں بھی جنات آتے ہیں۔ اس عمل کو کرنے کے لیے ایسی جگہ تلاش کرنی پڑتی ہے۔ جہاں ہو کا عالم طاری ہو عام طور پر یہ بیابان میں کیا جاتا ہے۔ تقریباً پونے تین گھنٹے کا قصیدہ ہے۔ اکیس دن مسلسل پڑھا جاتا ہے۔ اس کے بعد حاضری شروع ہو جاتی ہے۔ جو ہوتا ہی "جن" ایک عورت آتی ہے۔ اسے جو کام کہا جاتا ہے وہ کرتی ہے۔ کام سارے الٹے کرتی ہے۔ کسی کا نقصان کرانا ہو تو اسی کی مرضی سے ہوتا ہے۔ لیکن آفت بڑی آتی ہے۔ میں نے یہ عمل مکمل کرنے کے بعد دو تین مہینے اس سے کام لیا۔ ایک دن میں گوجرانوالہ اسٹیشن پر جا رہا تھا کہ ایک شخص جس نے سفید کپڑے پہنے ہوئے تھے مجھے بہت خوش ہو کر ملا اور السلام علیکم کہتے ہوئے مجھ سے ہاتھ ملایا اور حال احوال دریافت کیا۔ کچھ دنوں بعد جب میں نے حاضری کی تو کچھ بھی نہ ہوا۔ میں نے جس سے سیکھا تھا اس کے پاس گیا اور اسے بتایا کہ پتا نہیں کیا بات ہے حاضری نہیں ہو رہی تو اس شخص نے اپنے عمل کے زور سے گوجرانوالہ اسٹیشن کا واقعہ دہرا کر بتا دیا کہ سب چھین لے گئے ہیں۔ تمہارا صفایا کیا ہے۔ میں نے اس وقت عملیات میں کافی مہارت حاصل کر لی تھی۔ کوئی ڈر خوف نہیں رہا تھا۔ اس کے لیے میں فیصل آباد کے قریب ایک گاؤں میں اس کے ایک عامل کے پاس گیا اور اسے بتایا کہ میری یہ خواہش ہے تو وہ کہنے لگا کہ ارادہ اچھا ہے لیکن عمر تھوڑی ہے۔ تم نے کچھ دیکھا بھی کیا ہے۔ حالانکہ میں اس وقت بہت سارے عملیات میں ماہر ہو چکا تھا۔ بہرحال میں نے ان کی بہت خدمت کی بالآخر انہوں نے یہ عمل دیا صرف سات دن کا عمل تھا۔ کوئی تکلیف دہ مرحلہ بھی نہیں تھا۔ ڈیڑھ گھنٹے کی پڑھائی تھی۔ جگہ کی کوئی قید نہیں تھی۔ صرف تنہائی میں بیٹھ کر کرنا تھا۔ مگر یہ کلمات بھی عجیب تھے۔ یہ عمل میں نے مسجد عصری کے صحن میں بیٹھ کر کیا لوگ عشاء کی نماز پڑھنے کے بعد گھروں کو چلے جاتے اور میں بیٹھ جاتا۔ اس عمل کو چھپنے کا عمل کہتے ہیں۔ یعنی چھپ جانے کا عمل بعض لوگ اس میں اتنے کامل ہوتے تھے کہ کسی کو ہاتھ بھی لگا دیتے تو اس کے عمل کا کام تمام کر دیتے۔ جب میں اس پر عمل بھی حاصل کر لیتا تو میں نے اتنا کوئی اور کام نہیں کیا جتنا یہ کیا۔ اس کے بہت مظاہرے کیے اگر کسی عامل کے پاس یہ عمل نہیں ہوتا تھا تو وہ مجھ سے بچ نہیں سکتا تھا۔ پھر میں نے اس نظریے کے ساتھ بہت دیر کام کیا کہ جو عامل غلط کام کرتے ہیں میں ان کے عملیات کا ضرور خاتمہ کرتا۔ اسی طرح ایک دن میں اپنے گھر میں بیٹھا تھا کہ باہر گلی میں ایک فقیر کی صدا بلند ہوئی۔ ہمارے ہمسائیگی میں ایک بیوہ عورت رہتی تھی وہ فقیر اس کے ساتھ الجھ رہا تھا کہ مجھے آٹا دو لیکن اس نے اسے سمجھایا کہ ہمارے گھر اپنے کھانے کے لیے کچھ نہیں تمہیں کہاں سے آٹا دے دوں۔ لیکن اس نے کہا کہ میں تمہارے گھر سے ضرور آٹا لے کر جاؤں گا۔ جب یہ مسئلہ کسی طرح حل نہ ہوا تو اس ملنگ نے جانے سے پہلے ایک کالا دھاگا دکھایا اور اس بیوہ کے چار سالہ بچے کے سر پر ہاتھ پھیر دیا۔ تو اس کا منہ ٹیڑھا ہو کر بہت زیادہ کھل گیا اور کسی طرح بند نہ ہوتا تھا۔ سارے محلے میں شور مچ گیا۔ میری بیوی نے بھی معلوم کیا اور آ کر بتایا کہ پتا نہیں لڑکے کو کیا ہو گیا ہے۔ میں نے بھی جا کر دیکھا اور اس عورت سے پوچھا کہ یہاں کوئی فقیر تو نہیں آیا۔ جب اس نے سارا واقعہ بتایا تو میں اس کے پیچھے بھاگا اور

رقیبوں کے قاتلانہ حملے پر اسے چار کر تو بیکار کیا اور اسے نصیحت کر کے واپس لے آیا [illegible] جب تک [illegible] آتے ہو گئے تھے۔ میں نے ان کو بتایا کہ یہ گھر اس شخص کا ہے۔ اس کو کسی قسم کی [illegible] کام [illegible] ہے۔ میں نے اسے کہا کہ اس کو خود قتل کرو پہلے تو وہ [illegible] کہ میں نے [illegible] لیکن بعد میں [illegible] بچے کے سر پر ہاتھ پھیرا۔ ایک دن [illegible] ہو کر اصلی حالت میں واپس آ گیا۔ میں نے [illegible] انداز میں ہاتھ اٹھایا اور اسے کہا کہ اب جا کر کوئی حملہ [illegible] تو وہ میرے [illegible] تمہیں معلوم نہیں کہ میں کون سی مرتبہ کا شخص ہوں۔ جب میں اس کی [illegible] سو جت پر اتر آیا اور میرے پاؤں پڑ گیا کہ مجھے اعمال [illegible] کر دیں۔ [illegible] بھی آپ کے تجربے میں [illegible] کا [illegible] اور [illegible] اس کا برا حال کر دیا۔

توجہ کی نعمت سے محروم عامل

حیرت انگیز سنسنی خیز اور قابلِ یقین واقعات اور کامیاب تجربات جو میں بیان [illegible] ان کو پڑھنے کے بعد میرے متعلق کوئی غلط فہمی نہیں ہونی چاہیے کہ آپ پچھلے باب کا مطالعہ [illegible] مجھے یقین ہے کہ اس سے پہلے پراسرار علوم کے ماہر کسی عامل نے زبان نہیں کھولی [illegible] کی یہی وجہ ہے کہ آج تک اصل حقائق عام لوگوں کی نظر سے پوشیدہ رہے ہیں۔ اگر میں بھی مصلحت پسندی کا مظاہرہ کرتا اور ان رازوں سے پردہ نہ اٹھاتا تو عاملوں کی اصلیت کا بھید بھی دل میں رہتا۔ [illegible] شکر ادا کرتا ہوں کہ اس نے مجھے توجہ کی توفیق عطا کی ورنہ بہت سے عامل توجہ کی نعمت سے محروم رہتے ہیں [illegible] ان کا کوئی پرسانِ حال نہ تھا۔ میں اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ مجھے استقامت دے تاکہ میں ایسے خفیہ حقائق کو منظر عام پر لا سکوں جس کے باعث ایک مسلمان بھی آخرت برباد کر سکتا ہے۔ واقعات کا سلسلہ مکمل ہونے کے بعد ان شاء اللہ میں وہ تمام عملیات اور تعویذات کی تفصیلات سے پڑھنے والوں کو ایسی نایاب معلومات فراہم کروں گا کہ اس کے بعد آپ کو کسی عامل کے پاس جانے کی ضرورت محسوس نہیں ہوگی اور ہر شخص اپنی مدد آپ کے تحت اذکار و اذکار کے ذریعے اپنے مسائل خود حل کر سکے گا۔ یہ اس لیے بھی ضروری ہے کہ ہمارے ہاں عاملوں کی کثیر تعداد جھاڑ پھونک غیر اللہ کی مدد سے کرتی ہے۔ یقین کریں [illegible] دیکھا گیا جاتا ہے کہ [illegible] عمر کے [illegible] بچے فیض پہنچا رہے ہیں۔ اس کے علاوہ عامل حضرات [illegible] دھندے میں ملوث ہیں۔ بہت سے ایسے بھی ہیں جنہیں میں ذاتی طور پر جانتا ہوں کہ وہ اپنے عمل کو مؤثر کرنے کے لیے اندرون خانہ کالے علم کا سہارا لیتے ہیں۔ بعض نیک نام اور شرافت سے [illegible] دنیاوی لالچ کے لیے خدا کی کھلی نافرمانی کر رہے ہیں۔ یہ تعداد میں بہت زیادہ ہیں۔ نشانیاں میں آپ کو بتا جاؤں گا تلاش کرنا آپ کا کام ہے۔

عورتوں کو آسانی سے بیوقوف بنایا جا سکتا ہے

اس کا چرچا عورتوں کی زبانی سنا جا سکتا ہے۔ یہ عورتوں کے بیچ مانے جاتے ہیں۔ عورتوں کا مسئلہ یہ ہے اگر بیماری بھی آ جائے تو دوا کی بجائے تعویذ کو ترجیح دیتی ہیں۔ اس لیے انھیں آسانی سے بیوقوف بنایا جا سکتا ہے۔ کیونکہ یہ کسی نہ کسی مشکل میں مبتلا رہتی ہیں کسی کا شوہر ناراض ہے۔ کسی نے رشتہ داروں سے بدلہ لینا ہے اور کسی کی بیٹی کی شادی نہیں ہوتی۔ یہ اس حد تک ضعیف الاعتقاد ہوتی ہیں کہ اگر کسی عورت کا کام نہ بھی ہو تو عامل یا پیر کو قصور وار نہیں ٹھہراتیں بلکہ اس کے الفاظ یہ ہوتے ہیں کہ پیر تو کامل تھا بس قسمت نے میرا ساتھ نہ دیا۔ ورنہ فلاں کا بھی کام ہوا ہے فلاں کا بھی۔

اللہ کی پناہ دنیا کا کوئی اخبار، چینل وہ کام نہیں کر سکتا جو ایک تن تنہا عورت سر انجام دے سکتی ہے۔

جب میں نے تعویذوں کے علم میں کمال حاصل کر لیا اور اپنے کام کا آغاز کیا تو میرا خیال تھا کہ میرے پاس کون آتا ہے۔ ابھی میں نے دو تین کام ہی کیے تھے کہ ضرورت مندوں کی قطاریں لگ گئیں۔ تعویذات کا عمل باقاعدہ ایک علم ہے اور بہت آسان ہے۔ تعویذات کے عمل میں مجھے کس طرح کامیابی ہوئی یہاں اس کا ذکر کرنا مناسب نہیں۔ اس سے لوگوں میں اسے سیکھنے کا شوق پیدا ہوگا۔ کیونکہ ہمارے ہاں سیدھے راستے پر چلنے کی بجائے الٹے راستے کا انتخاب کیا جاتا ہے۔ یہ بات ذہن نشین رہے کہ جادو کے ذریعے حقیقت تبدیل نہیں ہوتی کیونکہ جادو نظروں پر کیا جاتا ہے۔ جس طرح کہ موسیٰ کے مقابل جادوگروں نے رسیوں پر جو جادو کیا اس سے حقیقت تو تبدیل نہ ہوئی مگر موسیٰ کو سانپ نظر آنے کیونکہ ان کی آنکھوں پر جادو کا اثر تھا۔

باموکل تعویذ کس طرح کا کام کرتا ہے

اس کے برعکس عملیات کے ذریعے کیے گئے تعویذات فوراً اثر دکھاتے ہیں اور جس مقصد کے لیے جاتے ہیں وہ کام مکمل ہو جاتا ہے اور جس پر تعویذ کیا گیا ہو اسے احساس تک بھی نہیں ہوتا۔ ایک مرتبہ ایک عورت میرے پاس آئی اس نے مجھے اپنی داستان غم سنائی کہ صوفی جی میرا خاوند میری طرف بالکل توجہ نہیں دیتا۔ ساری تنخواہ اپنے خاندان والوں پر خرچ کر دیتا ہے آپ مجھے کوئی ایسا تعویذ دیں کہ میرا شوہر ساری زندگی میرے گن گائے۔ مجھے اس کی حالت پر رحم آیا اور میں نے سوچا کہ اس کا جائز حق اسے ضرور ملنا چاہیے۔ میں نے اسے ایک تعویذ لکھ کر دیا۔ اس تعویذ کے استعمال کا طریقہ یہ تھا کہ پہلے لسی میں تعویذ کو حل کر کے اس میں سے ایک گھونٹ بھر کر اچھی طرح کلی کرنی تھی اور اس کلی کو اس باقی ماندہ لسی میں ڈال دینا تھا۔ اس عمل کو گیارہ مرتبہ دہرایا جاتا تھا۔ عمل مکمل کر کے اس لسی کو موقع ملتے ہی اپنے شوہر کو پلا دینا تھا۔ اس کے بعد وہ زندگی بھر بیوی کی تابعداری کرے گا اور دوسروں سے کنارہ کشی اختیار کر لے گا۔ اس کا نتیجہ حسب توقع سو فیصد نکلا۔ جب اس عورت کا کام ہو گیا تو وہ میرا شکریہ ادا کرنے کے لیے آئی اس کام کو کرنے کے

یے۔ میں نے اس عورت سے بھاری رقم وصول کی کیونکہ کام کے لیے جو موکل مقرر کیے گئے تھے انھوں نے گوشت کھانے کی فرمائش کی اور میں نے کافی مقدار میں گوشت سے ان کی بھوک مٹائی اور کئی بکرے بھینٹ چڑھا دیے۔ یہ کوئی اتنا آسان کام نہیں۔ اس تعویذ کو کامیاب اور موثر بنانے کے لیے عامل کو بہت محنت کرنی پڑتی ہے۔ میں اس کی کچھ تفصیل آپ کی نذر کرتا ہوں تا کہ تمام اسرار کھل کر سامنے آ جائیں۔

جو تعویذ اس عورت نے مجھ سے حاصل کیا اس کو عداوت و محبت کا تعویذ کہتے ہیں۔ تعویذ سے اثرات کو مضبوط اور دیرپا کرنے کے لیے موکلات کی ڈیوٹیاں لگائی جاتی ہیں۔ جو اس کام کی تکمیل کرتے ہیں۔ جو جنات میں نے قابو کر رکھے تھے وہ بہت طاقتور تھے۔ لاکھوں کی تعداد میں موکلات (جنات کی ایک قسم) ان کے ماتحت تھے اور وہ اس قسم کی ڈیوٹیوں پر بہت خوش رہتے تھے۔

اس تعویذ میں میں نے دو موکلوں کی ڈیوٹیاں لگائیں۔ ایک موکل کا کام اس عورت کے شوہر کو محبت پر مجبور کرنا تھا۔ جب کہ دوسرے موکل کی ذمہ داری اس کے شوہر کو خاندان سے دور رکھنا تھی۔ اس کا اثر اس وقت تک قائم رہتا ہے جب تک عامل خود موکلات کو واپس آنے کا حکم نہ دے یا کوئی دوسرا عامل جو پہلے عامل سے طاقتور علم رکھتا ہو انھیں قابو کر کے اس شخص کی جان چھڑا سکتا ہے۔

اسی طرح کا ایک اور واقعہ جس میں تعویذ نے اپنا کمال دکھایا وہ بھی سن لیجیے۔ قریب کی بستی میں ایک شخص اپنی بیوی بچوں کے ساتھ ہنسی خوشی زندگی گزار رہا تھا۔ اس کی دو بیٹیاں اور ایک بیٹا تھا۔ اس شخص کا ایک سالا ذہنی طور پر تندرست نہیں تھا۔ لیکن اس کی بیوی اس بات میں بضد تھی کہ اس کے چھوٹے بھائی کی شادی ہو جائے۔ بالآخر اس نے اپنے بھائی کے لیے ایک خوبصورت لڑکی ڈھونڈ نکالی اور اس کی شادی کرانے میں کامیاب ہو گئی۔ یہ ایک بے جوڑ شادی تھی۔ جس میں لڑکی حد سے زیادہ خوبصورت اور لڑکا عقل سے پیدل تھا۔ ابھی شادی کو زیادہ دیر نہیں گزری تھی کہ اس شخص نے اپنے سالے کی بیوی کے ساتھ راہ و رسم پیدا کر لیے۔ نوبت یہاں تک پہنچی کہ اس عورت نے اپنے شوہر سے طلاق حاصل کر کے اس سے شادی کر لی۔ اس کی پہلی بیوی نے دوسری شادی کو روکنے کی بہت کوشش کی لیکن اسے کامیابی نصیب نہ ہوئی اور اس کی مشکلات کا دور شروع ہو گیا۔ اس کے شوہر کی تمام توجہ اس نئی بیوی نے حاصل کر لی۔

اس تبدیلی کی وجہ سے پہلی بیوی نہ ختم ہونے والی اذیت میں مبتلا ہو گئی۔ تنہائی اور بے بسی اس کا مقدر بن گیا۔ محلے والوں نے بھی اس بات کو محسوس کیا اور اس کو سمجھانے کی کوشش کی مگر اس نے کسی بات پر کوئی دھیان نہ دیا اور اپنی مستی میں مگن رہا حتیٰ کہ پہلی بیوی کو ضروریات زندگی کے لیے مناسب خرچ بھی ادا کرنے سے گریز کرنے لگا۔ یہ سارا ماجرا کئی مہینے میں اپنی آنکھوں سے دیکھتا رہا۔ بالآخر میں نے بھی اسے خود جا کر سمجھانے کی کوشش کی اور اسے احساس دلایا کہ تمہاری جوان بیٹیاں ہیں جن کا بھی خیال رکھو لیکن

اس نے کوئی پرواہ نہیں کی۔ دوسری بیوی کا نشہ اس پر اس قدر سوار تھا کہ اسے کچھ دکھائی نہیں دیتا تھا۔ ایک دن میں کام سے واپس آیا تو کسی نے عاجزی کی کہ آپ نے عامل بننے کا دعویٰ کیا ہوا ہے آپ کی ہمسائی پر بہت ظلم ہو رہا ہے۔ اگر کچھ کر سکتے ہیں تو اس کے حال پر ترس کریں۔ اس بات نے مجھے مشتعل کر دیا۔ میں نے غصے میں آ کر کہا کہ میں ابھی اس کا علاج کرتا ہوں۔ جب میں نے ہمسائی کو گھر بلایا اللہ کی قدرت دیکھیے کہ اس دن اس کا شوہر ساہیوال کسی کام سے گیا ہوا تھا۔ اس نے آتے ہی ساری صورت حال بتائی اور ظاہر کیا کہ میں برداشت نہ کر سکا اور مجھے رونا آ گیا کہ اتنا ظالم انسان۔ میں نے اس سے پوچھا کہ تم کیا چاہتی ہو اور میں نے اپنے غصے کا اظہار کیا کہ اسے مزہ چکھا دوں گا۔ اس نے پھر بھی اپنے شوہر سے اظہار محبت کیا اور کہنے لگی اسے کچھ نہ کہیں۔ اگر میرے لیے کچھ کرنا ہے تو اس کا علاج کریں جس نے میرا گھر برباد کیا ہے۔ آپ اس نقطے پر غور کریں کہ اتنی تکلیفیں اٹھانے کے باوجود وہ اپنے شوہر کو تکلیف میں نہیں دیکھ سکتی تھی۔ میں نے اس کی سوتن کا نام اور اس کی ماں کا نام اور اس کے خاوند اور اس کی ماں کا نام معلوم کیا۔ نام لکھنے کے بعد میں نے اسی وقت چند منٹوں میں اسے تین تعویذ کر کے دیے اور ان تعویذوں کے استعمال کا طریقہ سمجھایا۔ ان تعویذوں کو کالے کپڑے میں سی کر اوپر کالے دھاگے کے ساتھ مضبوطی سے باندھنا تھا اور اس کے بعد انھیں اپنے شوہر سے نظر بچا کر آگ اس طرح لگانی تھی کہ وہ آہستہ آہستہ سلگنا شروع کر دیں اور دھواں اس تک پہنچ جائے۔ میں نے اسے نصیحت کی کہ چاہے تمھیں انتظار کرنا پڑے لیکن اسی طرح کرنا ہے جس طرح میں نے سمجھایا ہے پھر دیکھنا کیا ہوتا ہے۔

اب آپ اسے دوسری بیوی کی بد قسمتی کہیں یا پہلی کی خوش قسمتی سمجھیں کہ وہ اسی رات واپس آ گیا۔ پہلی بیوی جو ان کے ہاتھوں سخت اذیت سے دوچار تھی اس نے آخری فیصلہ کرتے ہوئے اسی رات یہ عمل دہرا دیا اور ان تعویذوں کو آگ لگا کر انگیٹھی پر کہ وہ آہستہ آہستہ سلگ رہا ہے۔

تعویذ نے فوراً اپنا کام دکھایا اب آپ دیکھیں کہ جھگڑے کے اسباب کیسے پیدا ہو گئے۔ جب وہ گھر پہنچا تو اس کی دوسری بیوی نے اس کے لیے چارپائی باہر بچھائی ہوئی تھی۔ تھوڑی دیر بیٹھنے کے بعد جونہی تعویذوں نے سلگنا شروع کیا اور اپنی دوسری بیوی سے کہنے لگا کہ چارپائی اندر بچھاؤ۔ تو اس نے کہا میرے سرتاج اندر بہت گرمی ہے میں نے تو آپ کے لیے باہر چارپائی بچھائی ہے آپ ضد نہ کریں اور باہر ہی بیٹھیں اس بات سے تو تکرار بڑھ گئی اور جھگڑے کی صورت اختیار کر گئی۔ اس کے شوہر کو اتنا غصہ آیا کہ اس نے قریب پڑا ہوا ڈنڈا اٹھایا اور دوسری بیوی کو مارنا شروع کر دیا اتنا مارا کہ سارے محلے میں شور مچ گیا۔ لیکن کسی نے مداخلت نہ کی وہ اسے مارتا جاتا اور کہتا جاتا مجھے پتا تھا کہ تم میرے ساتھ نہیں رہو گی۔ پہلی ہی اچھی ہے تم نے میرے ساتھ ایسے ہی کرنا تھا۔ جب صبح ہوئی تو وہ اسے اس کے گھر چھوڑ آیا اور پہلی بیوی کے پاؤں پڑ گیا اور منتیں کرنے لگا کہ مجھ سے بہت ظلم ہوا خدا کے لیے مجھے معاف کر دو۔ اس کے بعد اس نے دوبارہ دوسری بیوی کی طرف مڑ کر نہیں دیکھا۔ نہ ہی اسے اپنے گھر دوبارہ بسایا اور نہ ہی اسے طلاق دی۔ اس نے بہت معافیاں مانگیں لیکن اس کی کوئی کوشش کامیاب نہیں ہوئی۔ وہ عورت ابھی تک زندہ ہے ایک

مرتبہ میرے پاس آئی کسی عامل نے اسے بتادیا تھا کہ فلاں نے تم پر [illegible] جو کام کیا ہے تو [illegible] میری بیوی چھوڑ دی میں نے اسے کہا کہ پیچھے شبہ ہے یہ تعلق [illegible] ہے [illegible] میں نے اس کام سے توبہ کر لی ہے۔ اگر یہ کام نہ چھوڑا ہوتا تو شاید کبھی [illegible] ہوتے [illegible] کالے علم سے کیا نکلیں گے کچھ [illegible] اجرت کی [illegible] ہو [illegible] ہے [illegible] ذریعہ بن جائے۔

اس عمل میں میں نے ان کے شوہر پر وہ عملیات [illegible] کئے [illegible] ہیں [illegible] جو ان کا کام اس کے شوہر کے دل میں پہلی بیوی کے لیے محبت پیدا کرنا [illegible] اس کی خدمت [illegible] جب کہ سفلی عملیات کا کام ہے دوسری بیوی سے دور رکھنا اور اس کے خلاف نفرت کے جذبات [illegible] یہ عمل اتنا سخت تھا کہ آسانی سے [illegible] اسے ختم نہیں کر سکتے تھے۔

اس عورت نے بہت سے عاملوں سے رابطہ کیا [illegible] لیکن سفلی عمل ابھی تک ان سے [illegible] نہیں [illegible] ہے۔

عملیات سیکھنے کے شوقین ۸۰ سالہ بزرگ

عملیات سیکھنے کے لیے بہت سے لوگوں نے اپنی زندگیاں [illegible] لیکن اس میدان میں کامیابی بہت مشکل سے حاصل ہوتی ہے۔ ایسے ہی لوگوں کا ایک واقعہ [illegible] ہے [illegible] ایک ۸۰ سالہ بزرگ آئے [illegible] ان کی عمر ۸۰ کے قریب تھی انہوں نے اپنے ساتھ [illegible] صحت بھی بہت اچھی تھی [illegible] انہیں میرے متعلق بتایا کہ یہ بہت علم [illegible] ہے۔ وہ مجھے ڈھونڈتے ڈھونڈتے آئے تھے اور اپنی [illegible] مجھے ۴۰ سال ہو گئے ہیں ان کتابوں سے پڑھ کر بہت عمل کیے لیکن کچھ حاصل نہیں ہوا۔ بیٹا اب [illegible] پاس آیا ہوں تم سچے ہو اور میری عمر [illegible] کی [illegible] کا [illegible] طلب [illegible] پاس پہنچا ہوں اور کچھ حاصل کرنا چاہتا ہوں۔ مجھے یہ علم [illegible] میں نے انہیں [illegible] کتابیں آپ کے پاس ہیں آپ انہیں مزید ۴۰ سال بھی پڑھتے رہیں تو آپ کو ان سے کچھ حاصل نہ ہوگا۔ جب تک کوئی استاد آپ کو اجازت نہ دے اس طرح آپ عملیات کی گہرائی [illegible] نہیں [illegible]

بزرگ کے پاس عملیات کی جو کتابیں تھیں ان میں عمل ٹھیک تھے۔ لیکن انہیں کرنے کے لیے استاد کی اجازت ضروری تھی۔ اس کے بعد میں نے انہیں سمجھانے کی کوشش کی کہ آپ عمر کے آخری [illegible] میں ہیں۔ کسی وقت بھی فرشتہ قلم لے کر آ سکتا ہے آپ قصہ جانے دیں اور [illegible] شوق [illegible] کریں۔ وہ مجھے کہنے لگے کہ بیٹا میرے اندر شوق نے جو آگ لگا رکھی ہے تمہیں اس کا اندازہ نہیں۔ میں نے انہیں بتایا کہ آپ شہرت اور ناموری کے لیے تعویذوں میں مہارت حاصل کرنا چاہتے ہیں تو وہ اچھل پڑے اور کہا کہ اب میں صحیح جگہ پہنچا ہوں۔ مجھے کہیں سے [illegible] میں نے یہاں سے نہیں جانا جب تک مجھے کچھ مل نہ جائے۔ میں نے انہیں بہت سمجھایا کہ آخری عمر میں کیوں جہنم کا ایندھن بنتے [illegible]

ہیں۔ لیکن ان کا ایک ہی مطالبہ تھا کہ چاہے جو ہو جائے تم نے یہاں سے نہیں جانا تھک ہار کر میں نے انہیں ایک عمل بتایا۔ یہ عمل زیادہ دن مسلسل کرنا تھا اس کو ایک مرتبہ کرنے میں ایک گھنٹہ صرف ہوتا تھا اس کو دوپہر کے اس وقت شروع کرنا تھا جب سورج ڈھلنے کے قریب آ جائے یعنی زوال کا وقت ہو۔

ان بزرگوں نے اپنے گھر سے سامان منگوایا اور ٹک گئے کہ میں ان کا تمام خرچ خود برداشت کروں گا اور میرے ہی پاس ٹھہر گئے تاکہ نگرانی رہے اور عمل میں کامیابی حاصل ہو۔ میں نے بھی سوچا کہ وہ کون سا شوق ہے تو اسے کچھ نہ کچھ ضرور ملنا چاہیے۔ اس نے اپنی ساری مصروفیات ختم کر دی۔ میں نے اپنی نگرانی میں انہیں عمل شروع کرایا۔ جب ساتواں دن آیا تو عمل کے دوران وہ سب کچھ نظر آنے لگا جس کے حصول کے لیے انہوں نے اپنی ساری زندگی برباد کی باپ کی جائیداد بیچ ڈالی تھی۔ اس سے پہلے انہوں نے جو دیکھا ہی نہیں تھا۔ ساتویں دن میں ان کے پیچھے بیٹھا اور اپنی نگرانی میں ان کا عمل پورا کرایا تو ایک جن ان کے قابو آ گیا۔ میں نے انہیں پہلے بتایا ہوا تھا کہ اس کے ساتھ کیا شرائط طے کرنی ہیں۔ یہ سب کام انہوں نے بخوبی انجام دے لیا۔ میرے نزدیک یہ ایک معمولی عمل تھا میں نے خود بھی کیا ہوا تھا لیکن ان بیچارے کے عمل میں کامیابی سے یہ اتنا خوش تھا جیسے اس کے ہاتھ میں کوئی بڑا خزانہ آ گیا ہو۔ میں نے انہیں سمجھایا تھا کہ بابا جی یہ موجود موکل ہے جس کے پاس ایسا موکل ہو وہ اسے جائز استعمال کرے کسی دوسرے غیر کا نقصان نہ کرے اور خواہ مخواہ دوسروں کو تنگ نہ کرے لیکن شاید ان کی سمجھ میں یہ باتیں نہ آئیں میں نے پوچھا کہ بابا جی اب آپ اس سے کیا کام لیں گے تو انہوں نے مجھے یقین دہانی کرائی کہ کسی کو تنگ نہیں کروں گا۔ بابا جی بہت خوش خوش رخصت ہوئے۔

مجھے بعد میں معلوم ہوا کہ بابا جی کا اپنے گاؤں میں ایک بوڑھی عورت کے ساتھ جھگڑا چل رہا تھا۔ انہوں نے جاتے ہی موکل کی ڈیوٹی اس بوڑھی عورت پر لگا دی اور اس موکل نے الٹے سیدھے کام کرنے شروع کر دیے۔

اب اللہ کی قدرت دیکھیں کہ اس بوڑھی عورت کے بیٹے اپنی ماں کو میرے ہی پاس لے آئے اور آ کر سارا ماجرا بیان کیا کہ ہماری والدہ بالکل ٹھیک تھی کچھ عرصے سے انہیں پتا نہیں کیا ہو گیا ہے کہ ہر وقت دیواروں کے ساتھ ٹکریں مارتی رہتی ہیں۔ میں نے جن کو حاضر کیا تو بوڑھی عورت بول پڑی اور جن نے گفتگو شروع کر دی کہ مجھے کچھ نہ کہیں میرا کوئی قصور نہیں آپ نے ہی تو مجھے اس بابے کے پاس بھیجا تھا اور اس نے میری ڈیوٹی اس بوڑھی عورت کو تنگ کرنے پر لگا دی۔ اس کے بیٹے حیران پریشان ہو گئے میں نے انہیں تسلی دی اور اپنے موکلات کے ذریعے اس جن کو قید کر لیا اس طرح بوڑھی عورت ٹھیک ہو گئی اور اس کے بیٹے خوش و خرم مجھے دعائیں دیتے ہوئے چلے گئے۔

چند دن کے بعد بابا جی بھی ٹہلتے ٹہلتے میرے پاس پہنچ گئے اور کہنے لگے کہ بیٹا اب وہ جن حاضر نہیں ہوتا میں نے بہت جتن کیے ہیں۔ مجھے کچھ سمجھ نہیں آئی کہ اسے کیا ہو گیا ہے میں نے بابے سے کہا کہ سچ سچ بتائیں کہ اس سے کیا کام لیے تو اس نے سب کچھ بتا دیا۔ تو میں نے کہا کہ بابا جی اس سے کوئی سیدھا

کام لیا تھا۔ میں نے آپ کے ساتھ تعاون اس لیے تو نہیں کیا تھا کہ آپ لوگوں کو بے وقوف بنائیں۔ اس کے بعد انھیں وہ جن دکھایا کہ یہ یہاں قید میں پڑا ہوا ہے اب اس کا خیال آپ نے رکھنا ہے۔

بابا جی نے بہت منت سماجت کی کہ مجھے ایک موقع دے دو اب کوئی غلط کام نہیں کروں گا لیکن میں نے سوچا کہ ابھی تو اس کو بہت ہلکا عمل بتایا تھا تو اس نے لوگوں کے ساتھ یہ سلوک کیا۔ اگر میں نے کوئی بڑا عمل بتا دیا تو یہ سارے گاؤں والوں کو آگے لگا لے گا۔

جنات کہاں رہتے ہیں؟

جنات سے متعلق لوگوں میں عجیب و غریب اور کثرت سے قصے کہانیاں مشہور ہیں۔ ان میں سے بعض قسم کے چڑیل، بال کھولے، لمبے دانتوں والی [illegible] مبالغہ آرائی کی حد تک پہنچی ہوئی ہیں لیکن ان سب کہانیوں کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ جنات کے متعلق عوام الناس میں بہت سے من گھڑت خیالات جنم لے چکے ہیں جو کافی تعداد میں موجود ہیں یہاں ان کا تذکرہ ضروری نہیں سمجھتا۔ کچھ لوگ ایسے ہیں جو جنات کے وجود کو سرے سے تسلیم ہی نہیں کرتے جبکہ کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ جنات تو موجود ہیں لیکن خلل اور کسی کو نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ قرآن مجید کے انتیسویں (۲۹) پارے میں سورۃ الجن کے نام سے سورۃ موجود ہے اس کے علاوہ بھی کئی مقامات پر جنات کا ذکر موجود ہے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کا جنوں پر حکومت کرنا اور ان سے مشقت لینے کا واقعہ قرآن مجید میں بیان ہوا ہے۔ جنات زیادہ تر ویرانوں، قبرستانوں، کھنڈرات اور اجاڑ بیابان جگہوں پر کثرت کے ساتھ پائے جاتے ہیں۔ لیکن ہم انھیں دیکھ نہیں سکتے اس کی وجہ یہ ہے کہ لفظ جن کے معنی ہی یہ ہیں کہ ایک ایسی ناری مخلوق جو نظروں سے پوشیدہ رہتی ہے۔ سلیمانؑ کی وفات سے معلوم ہوا کہ جنات غیب کا علم نہیں جانتے۔ غیب کا علم خدائے بزرگ و برتر نے اپنے قبضہ قدرت میں رکھا ہے۔ البتہ جنات کو اللہ نے مختلف شکلیں تبدیل کرنے اور پرواز کرنے کی صلاحیت سے نوازا ہے۔ جس کی بدولت یہ انسانی شکل اور مختلف جانوروں کے بھیس بدل لیتے ہیں اور آناً فاناً میلوں کا فاصلہ منٹوں میں طے کر سکتے ہیں۔ جنات کی کئی اقسام ہیں ان میں بہت زیادہ طاقت اور علم رکھنے والے اور کمزور جنات بھی ہیں اور شرارتی قسم کے جنات بھی پائے جاتے ہیں۔ جنات کے متعلق ان باتوں کو پڑھ کر آپ کے ذہنوں میں بہت سے سوالات جنم لیتے ہوں گے۔ خاص طور پر وہ لوگ جو جادو ٹونے اور جنات کے حصول کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں یا وہ حضرات جو عملیات کے ذریعے جنات کو قابو کرنے کے لیے بے تاب ہیں جب انھیں اپنے ذہنوں میں پیدا ہونے والے سوالات کا کہیں سے تسلی بخش جواب نہیں ملتا تو وہ ان پوشیدہ رازوں کے حل کی خاطر اپنے تجسس پر قابو کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ ان سب حضرات کے لیے میں جنات کے متعلق اپنی محنت اور تجربے سے حاصل شدہ وہ معلومات مہیا کر رہا ہوں جو عام طور پر کتابوں میں نہیں ملتیں اور عامل حضرات اپنے شاگردوں کو ان کی ہوا تک نہیں لگنے دیتے۔

اگر جنات انسانی شکل میں نمودار ہوں تو ان کی شناخت کا طریقہ

اگر جنات انسانی شکل میں نمودار ہوں تو کیا انھیں پہچانا جا سکتا ہے؟ یہ ایک ایسا سوال ہے جس کا جواب ہر عامل نہیں دے سکتا۔ میری بتائی ہوئی علامات کو مدنظر رکھ کر آپ انسانی شکل میں نمودار ہونے والے جنات کو آسانی کے ساتھ شناخت کر سکتے ہیں۔ جنات جو بھی انسانی شکل اختیار نہیں کر سکتے ہیں۔ پہلی علامت یہ ہے کہ جنات کی آنکھیں گول اور سائز میں انسانی آنکھ سے بڑی ہوتی ہیں دوسری علامت یہ ہے کہ انسانی آنکھوں کی پلکیں لمبی یا چھوٹی یا گولائی میں ہوتی ہیں۔ جبکہ جنات جب انسانی شکل میں نمودار ہوتے ہیں تو ان کی پلکیں مختصر ہوتی اور بے بال نظر آتی ہیں۔ تیسری نشانی یہ ہے کہ جنات کے ہاتھوں کی انگلیوں پر ناخن کی ساخت انسان سے مختلف ہوتی ہے۔ جنات کے ناخن کا کچھ حصہ آخری پور پر موجود گوشت پر چپٹا ہوتا ہے اور نیچے دبا ہوا محسوس ہوتا ہے اس قسم کی ساخت انسانوں میں نہیں پائی جاتی۔

جنات اور عامل ایک دوسرے سے کس طرح رابطہ کرتے ہیں

بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو جنات کو اصل شکل میں دیکھنے کے دعوے کرتے ہیں۔ جن اگر اپنی اصلی شکل میں نظر آ جائے تو بڑے بڑے بہادر عاملوں کا دل دہل جاتا ہے۔ ہر عامل نے اپنے موکلات کی حاضری کے لیے ان کے ساتھ مخصوص اشارے طے کیے ہوتے ہیں اور جب وہ موکل عامل کے بلانے پر حاضر ہوتے ہیں تو مخصوص آواز آہٹ یا طے شدہ معاہدے پر عمل کر کے اپنی حاضری کا احساس دلاتے ہیں۔ اگر ہم انہیں کہیں فلاں شکل میں سامنے آ جاؤ تو پھر وہ حکم کی تعمیل کرتے ہیں ایک جن جسے میں نے ایک عمل کے ذریعے قابو کیا تھا بعد میں وہ میرا اچھا دوست بن گیا وہ اکثر چھوٹی یا بڑے سائز کے کالے رنگ کے کیڑے کی شکل میں میرے ہاتھ یا کندھے پر آ کر بیٹھا رہتا جب عامل موکلات سے سوال جواب کرتا ہے یا ان سے معلومات حاصل کرنی ہوتی ہیں تو عامل کی آواز سب کو سنائی دیتی ہے لیکن جنات کی آواز اگر عامل حکم دے تو سب کو سنائی دیتی ہے ورنہ صرف عامل ہی اس کی آواز سن سکتا ہے۔

جہنم میں جانے کا آسان طریقہ

اس قسم کی باتوں میں ہر شخص دلچسپی محسوس کرتا ہے اور کئی لوگوں کے دل میں وقتی طور پر یہ خیال ضرور آتا ہوگا کہ کاش انھیں بھی کہیں سے ایک جن مل جائے یا کوئی کامل استاد ان کا وظیفہ عملیات مکمل کرا دے۔ لیکن یہ کام اتنا آسان نہیں اس میں دنیا کے ساتھ ساتھ انسان کی آخرت بھی تباہ ہو جاتی ہے۔ یہ ایک ایسا شوق ہے جو انسان کو آسانی کے ساتھ جہنم میں لے جا سکتا ہے وہ لوگ جنھوں نے عملیات کی دنیا میں نام پیدا کیا اور اخباروں میں ان کے بڑے بڑے اشتہار چھپتے ہیں انھیں معلوم ہے کہ وہ کس عذاب سے گزر رہے ہیں بظاہر خوش و خرم نظر آنے والے اور بھاری نذرانوں کے عوض من کی مرادیں پوری کرنے والے اندرون خانہ کن حالات سے گزرتے ہیں وہ ابھی آپ پڑھ لیں گے۔

جنات سے کام لینے کے طریقے

شب و روز کی محنت کے بعد عملیات میں کامیابی حاصل کرنے کے بعد عامل جنات پر قبضہ کرنے کا دعویٰ کرتے ہیں یہ سب لوگ بے وقوف ہیں حالانکہ حقیقت اس کے برعکس ہے جن ان کے قابو میں نہیں آتے بلکہ یہ خود جنات کے قابو میں ہوتے ہیں۔ میری اس بات سے آپ بڑی آسانی سے سمجھ سکتے ہیں کہ عامل جنات کے قابو کس طرح آتا ہے اور وہ کون سے طریقے ہیں جن کے ذریعے جنات سے کام لیا جا سکتا ہے۔ یہاں اپنا ذاتی واقعہ بیان کر رہا ہوں میں نے عمل کیے ہوئے تھے ان میں بہت سے عمل جلالی اور جمالی تھے کامیابی کے ساتھ عامل وظیفہ مکمل ہونے پر مؤکلات ان کو پابند کرنے کے لیے انھیں شرائط ماننے پر مجبور کرتے ہیں جس کے ذریعے یہ ان سے کام لیتے ہیں۔ اس معاہدے میں بہت سی شرائط مؤکلات کی بھی شامل ہوتی ہیں۔ ایک عمل میں جب مجھے کامیابی ہوئی تو مؤکلات نے مجھے تین باتوں کا پابند کیا کہ میں کبھی جھوٹ نہیں بولوں گا اس کے علاوہ کسی کا دیا ہوا کسی چیز کبھی نہیں استعمال کی ہو گی۔ ایک واقعہ یوں ہے کہ میرے رشتہ دار نے ہماری دعوت کی۔ مجھے وہاں جانا پڑا انھوں نے بہت اچھا انتظام کیا ہوا تھا لیکن مجھے ڈر تھا کہ کہیں کوئی غلطی نہ ہو جائے اور کھانا انھوں نے جو گوشت پکایا ہوا تھا اس میں انھوں نے کچھ ملا دیا تھا جب کھانا شروع ہوا تو سب کھا رہے تھے اور میں نے کھانا چھوڑ دیا تھا اور تذبذب میں مبتلا تھا کہ کیا کروں اور کیا نہ کروں۔ دعوت کرنے والے بھی کافی ہوشیار تھے اور ان کا اصرار بڑھتا جا رہا تھا کہ آپ کھانا کیوں نہیں کھا رہے میں نے انھیں یہ کہہ دیا کہ میری طبیعت ٹھیک نہیں آپ مجھے چپاتی دے دیں میں اس کے ساتھ روٹی کھا لوں گا۔ تو وہ کہنے لگے تھوڑا سا ہی کھا لو ہم نے اس میں زہر تو نہیں ڈالا ہوا، مگر میں جانتا تھا کہ میرے لیے وہ زہر ہی تھا۔ معاہدے کی خلاف ورزی کی صورت میں کھانا کھاتے ہی مجھ پر مصیبت ٹوٹ پڑتی اور میں چاہتا تھا کہ ان پر میری اصلیت ظاہر نہ ہو کیونکہ انھیں میری صلاحیتوں کے بارے میں علم تھا جب انھوں نے بہت مجبور کیا تو میں نے ایک لقمہ اٹھایا وہ لقمہ ابھی میرے حلق سے نیچے نہیں گیا تھا کہ ایک جن نے آ کر مجھے گردن سے پکڑ لیا اور کہنے لگا کہ عامل صاحب آپ نے معاہدہ کی خلاف ورزی کی اور شرط توڑ دی اب ہم آپ پر غالب ہیں اب ہم ہی آپ کے ساتھ برا سلوک کریں گے۔ تو میں نے دوسرے عملیات کے ذریعے ان سے اپنی جان چھڑائی اور بعد میں ان سے معذرت کی اگر مجھے اس نئے وظیفے پر عبور نہ ہوتا تو وہ جن مجھے جان سے مارنے سے بھی دریغ نہ کرتے اس سے آپ خود ہی اندازہ لگا سکتے ہیں کہ عامل نے جنات کو قابو کیا ہوا ہے یا وہ ان کے جال میں پھنس جاتا ہے۔

واقعات تو بہت سے ہیں لیکن اس طرح کا ایک اور واقعہ بیان کرتا ہوں جس نے ایک عمل کیا اس کی شرط یہ تھی کہ پیشاب وغیرہ کرنے سے پہلے اپنے ساتھ پانی رکھو گے گویا لوٹے کا ساتھ ضروری تھا۔ ایک مرتبہ میں سفر کر رہا تھا کہ مجھے پیشاب کی حاجت محسوس ہوئی جلدی تو میں نے نظر ڈالی لیکن

جب نہ رہا گیا تو میں نے گاڑی سے نیچے اتر کر پانی کی تلاش شروع کی لیکن نزدیک کہیں پانی نہ مل رہا تھا آخر دور ایک جگہ بہت بڑی کھال میں پانی نظر آیا پہنچا پیشاب کی شدت سے میرا برا حال تھا بڑی مشکل سے اپنے اردگرد بہت بڑا دائرہ لگایا اور پھر پیشاب کر کے اس عذاب سے نجات حاصل کی آپ اندازہ لگائیں مصیبت میں جن گرفتار ہے یا عامل۔ دوسرے طریقے میں شرائط وغیرہ طے نہیں کرنی پڑتیں اس میں جب کسی عامل کی حرکات انسانی اقدار سے گر کر شیطانی خواہشات کی تکمیل کے لیے سب کچھ کر گزرنے پر تیار ہوتی ہیں تو کسی لمبی چوڑی مشقت برداشت کیے بغیر معمولی شریر قسم کے جنات خود ان سے رابطہ قائم کر لیتے ہیں کہ ہمارے لیے کیا حکم ہے۔ شرارتی اور غیر مسلم جنات کثرت کے ساتھ ایسے عاملوں کو اپنی خدمات پیش کر کے ان سے ہر طرح کے جائز و ناجائز کام کرتے ہیں۔

ایک وظیفہ جو مجھے کسی عامل نے بتایا تھا وہ سات راتوں اور بہت مختصر وقت پر مشتمل تھا اس کے باوجود کہ میں اس وقت عملیات میں ماہر تھا لیکن میرے ضمیر نے گوارا نہیں کیا اور صرف خوف خدا کی وجہ سے اس کے بتانے کے باوجود وظیفہ نہ کیا اس میں کچھ اخلاق سے گرے ہوئے ناپسندیدہ فعل ادا کرنے تھے۔ یہ وظیفہ گیارہ سو مرتبہ دہرانا تھا۔ ساتویں دن ایک پری نے حاضر ہونا تھا اور اس سے تمام کام کرائے جا سکتے تھے لیکن اللہ نے مجھے اس سے بچا لیا۔

جنات سے کام لینے کا تیسرا مرحلہ ایسا ہے کہ اس میں عامل کو کوئی خواہش نہیں ہوتی بلکہ جنات بغیر کسی معاہدہ کے خود اپنی خدمات پیش کرتے ہیں اس کی میں آنکھوں دیکھی اتنی مثالیں پیش کر سکتا ہوں کہ صفحات کم پڑ جائیں اس میں ہوتا یہ ہے کہ نیک، عبادت گزار لوگوں کے تقویٰ اور پرہیزگاری کو دیکھ کر اچھے اخلاق و کردار کے جن خود بخود ان کے پاس حاضر ہو جاتے ہیں وہ ان سے دین سیکھتے ہیں اور ہر وقت ان کی قربت میں رہنا پسند کرتے ہیں دوستی اور قربت کے پیش نظر یہ دعوت دیتے رہتے ہیں کہ اگر کوئی جائز کام ہو تو ہمیں بتائیں ہم آپ کی خدمت کے لیے تیار ہیں۔ اس کی ایک مثال بیان کرنے سے میری بات آسانی کے ساتھ سمجھ میں آ جائے گی۔ چیچہ وطنی کے قریب چک ۱۵ میں سید سعید احمد شاہ صاحب مرحوم رہتے ان کی نیکی اور پرہیزگاری کی بدولت ہزاروں کی تعداد میں جنات ان کے پاس حاضر رہتے تھے اور ہر ایک کی خواہش تھی کہ شاہ صاحب ہمیں خدمت کا موقع دیں۔ شاہ صاحب جنات سے کام لینا شرک خیال کرتے تھے اور ان سے کسی قسم کا ذاتی کام نہیں لیتے تھے وہ خود خاندانی زمیندار تھے اور ۵ مربع اراضی کے مالک تھے خلق خدا نے ان سے بہت فیض حاصل کیا۔

جو جنات ان کے پاس حاضر رہتے تھے وہ صرف انہیں نظر آتے جو عملیات کے ماہر ہوتے عام آدمی انہیں نہیں دیکھ سکتا تھا۔ اس قسم کے نیک و پرہیزگار لوگ اگر کوئی جائز کام جنات کو کہہ دیں تو جنات پوری ذمہ داری کے ساتھ اس کو پورا کرتے ہیں مگر یہ پرہیزگار لوگ کسی قیمت پر ناجائز کام کرنے کے لیے تیار نہیں ہوتے اور کسی سے کچھ نذرانہ وصول نہیں کرتے۔ ان تین طریقوں کے مطالعہ کے بعد آپ خود اندازہ لگا لیں کہ آپ کے اردگرد جنات کے مشہور عامل کس طبقہ سے تعلق رکھتے ہیں اور لوگوں کو کس طرح

ایمان کی دولت سے محروم کر رہے تھے۔

کالے جادو کا مہلک ترین وار

کالے علم کے وہ ماہر جو اس میں کمال درجہ حاصل کر لیتے وہ بھاری معاوضوں کے عوض ایک ایسا عمل کرتے ہیں جس کے ذریعے دشمن کو سخت نقصان پہنچایا جاتا ہے۔ یہ عمل اتنا بھاری ہوتا ہے کہ اس میں اس شخص کی جان جانے کا خطرہ ہوتا ہے جس کے لیے یہ کرایا جاتا ہے شیطانی علوم پر دسترس رکھنے والے عامل اس کام کے لیے ۲۵ ہزار سے لے کر ایک لاکھ روپے تک رقم وصول کرتے ہیں۔ یہ ایک ایسا عمل تھا جو دشمن نے کیا اور میں اس سے پہلے مجھے اس کا مظاہرہ دیکھنے کا اتفاق صرف ایک بار ہوا تھا۔ ایک مرتبہ میں استاد عبدالقیوم اور میں ایک جگہ بیٹھے گپ شپ میں مصروف تھے کہ اچانک ان کی نظر آسمان کی طرف اٹھی اور میری کمر پر ہاتھ رکھ کر کہنے لگے اوپر آسمان کی طرف دیکھو کیا تماشہ ہو رہا ہے۔ جب میں نے اوپر نظر اٹھائی تو مجھے آگ کا ایک گولا نظر آیا جو بہت تیزی سے سرخ ہو رہا تھا وہ کہنے لگے کہ یہ گولا کسی جلا ایک بندے ہے جو کسی دردمند وقت عامل نے بھاری معاوضہ لے کر کسی دشمن پر بھیجنے کے لیے چھوڑا ہے۔ یہ جب شخص وجود پر جا کر گرے گی تو جل کر تباہی مچا دے گی۔ انہوں نے اپنے علم کے زور پر چند منٹ میں یہ پتہ چلا لیا کہ یہ کسی عامل کی کارستانی ہے اور یہ اس کو قادر شہر کے قلب میں کسی گھر میں بھیجنا چاہتا ہے۔ میں نے پوچھا کہ استاد جی اب اس کا کیا علاج کریں گے تو وہ ہنستے ہوئے بولے کہ کم بخت ضرور دل دکھ کرتی ہوں اس کا ایسا علاج کروں گا کہ ساری زندگی یاد رکھے گا۔ اس کے بعد انہوں نے آسمان کی طرف ہاتھ اٹھایا اور کچھ پڑھ کر انگلی کے ساتھ دائرے کی شکل بنائی تو وہ گولا آگے جانے سے رک گیا۔ پھر انہوں نے دوبارہ کچھ پڑھا اور انگلی کو آسمان کی طرف کر کے اشارہ کیا تو گولا واپس چلا گیا اور وہاں جا گرا جس عامل نے اسے چھوڑا تھا۔ اس عامل کی قسمت اچھی تھی کہ وہ اپنی کٹیا پر موجود نہیں تھا ورنہ وہ تباہی سے دوچار ہوتا جو اس نے کسی کے لیے سوچ رکھی تھی اور اس کا بھاری معاوضہ وصول کیا تھا۔

دوسرے دن میرے استاد محترم مجھے ساتھ لے کر اس عامل کے پاس گئے۔ وہ انتہائی مکار اور ہوشیار عامل تھا ہم ابھی چند قدم دور ہی تھے کہ وہ اپنے آستانے سے باہر نکلا اور استاد محترم کے قدموں میں گر پڑا کہ مجھے معاف کر دیں۔ استاد جی نے اسے بہت برا بھلا کہا کہ دنیا کی خاطر تم معصوم لوگوں کی زندگیوں میں زہر گھول رہے ہو تو وہ کہنے لگا کہ اس شخص نے مجھے بہت مجبور کیا تھا ہمارا کاروبار ہے ہم کیا کریں یہ سارا نظارہ وہاں کے مرید بھی دیکھ رہے تھے جو وہاں پر موجود تھے۔ وہ کیسے مرید ہوں گے جنہیں یہ معلوم بھی ہو گیا کہ ان کا پیر کتنا بڑا قاتل ہے لیکن اس کے باوجود وہ ٹس سے مس نہ ہوئے۔ میں نے استاد محترم سے کہا کہ آپ مہربانی کریں اور اس کے تمام عملیات کا صفایا کر دیں تاکہ یہ آئندہ کسی کو تنگ نہ کر سکے۔ لیکن اس نے قدموں سے سر نہ اٹھایا اور کہنے لگا کہ مجھے جو چاہے سزا دے دیں لیکن میرا علم ختم نہ کریں آئندہ کسی کو تنگ نہیں کروں گا۔ اس نے اتنی منت سماجت اور وعدے کیے کہ استاد جی نے اسے چھوڑ

دیا۔ اس قسم کے عامل لوگوں کو دھوکہ دینے کے لیے نمازیں بھی پڑھتے ہیں بظاہر دیندار نظر آنے والے یہ دھوکہ باز لوگوں کو بے خبر کر کے گمراہ کرتے ہیں۔ یہ سب کام روحانی عملیات سے ہی کرتا ہوں حالانکہ ان میں شیطان سے مدد طلب کی جاتی ہے۔ اس عمل کا پس منظر یہ ہے کہ جو ہانڈی ہمیں آسمان پر نظر آتی وہ عام آدمی نہیں دیکھ سکتا۔ عملیات میں مہارت رکھنے والے اس کو دیکھ لیتے ہیں اس کو بہت طاقتور اور تیز رفتار جن لے کر پرواز کرتے ہیں۔ اس ہانڈی میں بہت سخت اور محنت طلب عمل کیے جاتے ہیں اس میں چاقو، چھریاں، شیشے کے نوکدار ٹکڑے لوہے کی سوئیاں اور تعویذ رکھے ہوتے ہیں اور اوپر سے اس کا منہ مضبوطی کے ساتھ بند کر دیا جاتا ہے۔

جو موکلات اس پر مقرر کیے جاتے ہیں وہ اتنے طاقتور ہوتے ہیں کہ کوئی چھوٹا موٹا عامل ان کا راستہ نہیں روک سکتا۔ ہانڈی میں جو تعویذ رکھے جاتے ہیں ان میں موکلوں کے نام کی سوئیاں گاڑ دی جاتی ہیں اس طرح چھریاں اور دوسری اشیاء پر بھی جنات کی ڈیوٹی ہوتی ہے پھر وہ تعویذ اور باقی چیزیں اتنی مہلک ہو جاتی ہیں کہ جس گھر میں وہ ہنڈی جا کر ٹوٹتی ہے وہاں یہ موکل چیزیں قیامت برپا کر دیتی ہیں اور انہیں سخت نقصان پہنچتا ہے۔

ناتجربہ کار عامل کی حالت زار

میرے استاد عملیات میں کمال درجے کو پہنچے ہوئے تھے میں نے آج تک ان جیسا کوئی عامل نہیں دیکھا۔ سنیاسی اور عاملوں کے تمام مرحلے انہوں نے طے کیے اور یہ کام ضرور کرتے تھے لیکن غلط کاموں سے بچنے کی ہر ممکن کوشش کرتے انہی کا ایک واقعہ بیان کرتا ہوں کہ ناتجربہ کار عاملوں کا کیا حشر ہوتا ہے۔ اس واقعہ سے عملیات سیکھنے کے شائقین کو عبرت حاصل ہوگی ہمارے نزدیک ایک گاؤں کے زمیندار کو یہ شوق پیدا ہوا کہ کسی طرح عامل بن جاؤں بڑی مشکل سے اس نے کسی سے عمل پوچھا اس نے پانی کے کنارے بیٹھ کر وہ وظیفہ پڑھنا شروع کر دیا مگر اس وظیفہ میں کامیابی حاصل ہونے کی بجائے عمل الٹ ہو گیا اور جن اس زمیندار پر غالب آ گیا اور اسے اپنی جان بچانی مشکل ہو گئی وہ زمیندار اس جن سے جان چھڑانے کے لیے بہت سے عاملوں کے پاس گیا مگر ہر ایک نے یہ کہا کہ تم نے یہ مصیبت خود خریدی ہے ہم آپ کی مدد نہیں کر سکتے۔ میرے استاد محترم کی اس زمیندار کے گاؤں میں عزیز داری تھی۔ جب ایک دن وہ عزیز داری کے ہاں گئے تو اس شخص کی بیوی نے اپنے خاوند کا تمام ماجرا سنایا اور روتے ہوئے کہنے لگی کہ میرے شوہر نے اپنے شوق کے ہاتھوں ہماری اور اپنی جان مصیبت میں ڈال دی ہے ہماری مدد کریں میں ہر وقت ڈرتی رہتی ہوں۔ ہم نے کوئی عامل نہیں چھوڑا اب آپ کے پاس آئی ہوں تو استاد محترم نے ہنستے ہوئے کہا کہ آپ کو سب نے جواب دے دیا لیکن یہاں سے جواب نہیں ملے گا ویسے بھی اس گاؤں میں میری عزیز داری کا معاملہ ہے۔ استاد جی نے اس جن کو حاضر کیا جو اسے تنگ کر رہا تھا تو اس نے استاد جی پر حملہ کر دیا استاد جی نے اسے بہت سمجھانے کی کوشش کی کہ بندہ بن جاؤ نہیں تو بہت برا حشر کروں گا مگر اس نے ایک نہ

مالی اور اپنے حصے جاری رکھے۔ اب وہاں پر موجود تمام دیکھنے والے حیران رہ گئے کہ استاد جی ان کو چوٹ ہوتے ہوئے خود محسوس کرتے ہیں۔ استاد جی نے کہا کہ صبر کی بھی کوئی حد ہوتی ہے اب ان کا علاج ضروری ہو گیا ہے انہوں نے اس گھر سے ایک ۹ فٹ لمبا بانس اٹھایا اور اس زمین پر جس میں جن حاضر تھا پٹائی شروع کر دی وہاں ایک مولوی صاحب موجود تھے جن کو اس حقیقت کا علم نہیں تھا کہ جس شخص پر جنات حاضر ہوں اسے جتنا مرضی مارا جائے اسے کوئی چوٹ نہیں لگتی بلکہ تمام ضربیں اور تکلیف جنات کو اٹھانی پڑتی ہیں وہ مولوی صاحب کہنے لگے کہ استاد جی وہ مار کر ہمارا بھی دیکھ دیں اگر یہ مر گیا ہے تو عمل نے ذرا پیچھے کر لیں۔ استاد جی کہنے لگے میں نے اس کا علاج عمل کے ذریعے ہی کرنا تھا لیکن مجھ کو غصہ اس بات پر آیا کہ میں نے سوچا سب سے پہلے اس کی پٹائی کروں پھر اس کو عمل کے ذریعے قابو کروں گا کیونکہ اس نے مجھے غصہ بہت دلایا تھا وہ جن دو گھنٹے تک پٹتا رہا۔ پھر اس نے ایک مرتبہ پھر وعدہ کیا کہ دوبارہ نہیں آؤں گا آخر کار اس شخص کی جان اس موذی جن سے چھوٹ گئی اور دوبارہ کبھی اس جن نے اسے تنگ نہیں کیا۔

اس سے آپ کو اندازہ ہو جانا چاہیے کہ جو لوگ بغیر کسی استاد کی رہنمائی کے عملیات کی دنیا میں قدم رکھتے ہیں اور کتابوں سے پڑھ کر وظائف کرنا شروع کر دیتے ہیں وہ نقصان اٹھاتے ہیں جو شخص کسی کو کوئی عمل بتاتا ہے تو پھر وہ پوری ذمہ داری بھی اٹھاتا ہے کہ میں پیچھے بیٹھ کر حفاظت کروں گا اور عمل کراؤں گا لیکن آج کل زیادہ استاد ایسے ہیں جن کے دعوے زبانی جمع خرچ کے علاوہ کوئی حیثیت نہیں رکھتے اور ان سے عمل کرنے والے ان سے رہنمائی حاصل کر کے اپنی زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں۔

کالے جادو کے ماہر کی زندگی تباہ اور اولاد ہلاک ہو جاتی ہے

جب کسی انسان پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی آزمائش مسلط کی جاتی ہے اور اس کے نتیجے میں اسے دنیاوی نقصانات اور تنگی پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑے تو ایسے حالات میں وہ گھبرا جاتا ہے اور صدقہ و خیرات ذکر و اذکار اور اللہ تعالیٰ سے توبہ استغفار کرنے اور اس سے رجوع کرنے کی بجائے بے دلی کے ساتھ کسی ایسے پیر کامل یا عملیات کے ماہر کی تلاش میں نکل کھڑا ہوتا ہے۔ جس کے بتائے ہوئے وظیفوں یا دیے گئے تعویذوں کی بدولت اپنی دکھ بھری زندگی کو راحت و سکون میں بدل سکے۔ شاید ہم یہ بھول جاتے ہیں کہ مشکل کشا صرف اللہ کی ذات ہے۔ خدا بزرگ و برتر بہت رحم کرنے والے اور مہربان ہیں ہم ہی نادان ہیں کہ اس کے در پر حاضری کی بجائے در بدر بھٹکتے رہتے ہیں۔

ایسے لوگ تعداد میں زیادہ ہیں جو عاملوں کے کمالات اور فن کے مظاہرے دیکھ کر ان کے گرویدہ ہو جاتے ہیں اور کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو عملیات سیکھنے کے شوق میں اپنی پر سکون زندگی کو ختم ہونے والے بے سکونی کے زہر سے آلودہ کر لیتے ہیں۔ انہیں یہ معلوم نہیں ہوتا کہ وہ جس علم کو حاصل کرنے کی خواہش کر رہے ہیں۔ اس کے حصول کی خاطر کن جان لیوا اور خطرناک مراحل سے گزرنا پڑتا ہے اور اگر کچھ لوگ اس عمل میں کامیابی حاصل بھی کر لیتے ہیں تو اپنے شوق کی خاطر ذاتی زندگی میں کن مسائل سے دوچار ہوتے

ہیں۔ میرے استاد محترم عبدالقیوم نے عملیات کے میدان میں انھوں نے جو کامیابیاں حاصل کیں عام آدمی ان کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔ اس لیے میں چاہتا ہوں کہ ان کا مختصر سا تعارف آپ کی خدمت میں پیش کر دوں۔

استاد عبدالقیوم لکڑی خراد کے اعلیٰ پایہ کے کاریگر تھے۔ انھوں نے کچھ عرصہ دہلی میں بھی یہ کام کیا۔ دہلی میں لوگوں نے ان کے کام کو بہت پسند کیا ان کی شہرت اور حسن اخلاق کی بدولت ایک سنیاسی نے اپنے بیٹے کو ان کی شاگردی میں دے دیا اور درخواست کی کہ میرے بیٹے کو بھی اچھا کاریگر بنا دیں۔ وہ لڑکا بھی سنیاس میں کچھ شد بد رکھتا تھا۔ اس سے دلچسپ اور حیرت انگیز باتیں سن کر انھیں سنیاسی بننے کا شوق پیدا ہوا۔ استاد جی نے آہستہ آہستہ اس لڑکے کے باپ سنیاسی سے اچھے تعلقات بنا لیے اور ان سے اپنی خواہش کا اظہار کیا کہ مجھے سنیاسی بننے کا شوق ہے۔ آپ میری راہنمائی کریں اور مجھے سنیاس کا فن سکھا دیں تو وہ کہنے لگا کہ آپ نے خراد کا کام گھر بیٹھ کر سیکھا ہے۔ جب کہ جس کام کو سیکھنے کی آپ خواہش کر رہے ہیں اس کے لیے گھر کو چھوڑنا پڑتا ہے۔ استاد جی نے کہا کہ آپ جو کہیں گے میں وہ کروں گا اور انھوں نے گھر کو خیر باد کہہ دیا اور جوگی کے ساتھ ہی جوگی بن گئے اس دوران اس کا لڑکا خراد کا مکمل کاریگر بن گیا۔

اس جوگی کا تعلق غالباً ہندو مذہب سے تھا۔ استاد جی سنایا کرتے تھے کہ میں اس جوگی کے ساتھ بہت عرصہ جنگلوں کی خاک چھانتا رہا اور اس سے سنیاس کا علم حاصل کیا۔ اس دوران ہمیں کسی ضروری کام سے ڈھاکہ جانا پڑا۔ وہاں ہماری ملاقات ایک ایسے شخص سے ہوئی جو سنیاسی بھی تھا اور اس کے ساتھ بہت زبردست عامل بھی۔ اس نے ہمیں چند ایسے کمالات دکھائے جو سنیاس سے تعلق رکھتے تھے۔ میں اس سے بہت متاثر ہوا اور اپنے گرو سے کہا کہ یہ بزرگ تو آپ سے بھی کمالات میں چند ہاتھ آگے ہیں تو انھوں نے مجھے ٹال مٹول کر کے مطمئن کر دیا کہ چلو اصل کام کریں جس کے لیے ہم آئے ہیں ہمیں اس سے کیا۔

یہ یاد رہے کہ سنیاسی جس سے کام سیکھتے ہیں۔ اس کو استاد نہیں بلکہ گرو کہتے ہیں۔

ہم ڈھاکہ سے اپنے کام مکمل کر کے دہلی آ گئے۔ لیکن میرا دھیان ادھر ہی رہا اور کسی پل چین نہ آیا تو میں اپنے گرو کو بتائے بغیر واپس اس بزرگ سنیاسی کے پاس ڈھاکہ آ گیا اور جاتے ہی اس کے قدموں کو چھوا کہ میں آپ کی شاگردی میں آنا چاہتا ہوں تو وہ کہنے لگے بابا جی جس کام میں تم لگے ہوئے ہو وہ کام ہی اچھا ہے۔ آدھی عمر تو آپ نے سنیاس سیکھنے میں گزار دی اب آدھی عمر عملیات کو سیکھنے میں ضائع کر دو گے۔ میں بضد رہا اور کہا کہ مجھے اپنی کمائی سے کچھ عطا کریں۔ میرے بہت زیادہ مجبور کرنے کے باوجود بھی بابا جی کسی طرح تیار نہ ہوئے تو میں نے بابا جی کے دروازے پر بیٹھ کر بھوک ہڑتال کر دی اور کہا کہ مہربانی کر کے مجھے عمل سکھا دیں ورنہ مجھے یہیں آپ کے دروازے پر موت آئے گی لیکن انھوں نے اس کی بھی کوئی پروا نہ کی۔ آخر تین دن بھوکا رہنے کی وجہ سے میں بہت کمزور ہو گیا اور میری حالت بگڑنی شروع ہو گئی تو بابا جی کو رحم آ ہی گیا۔ وہ میرے پاس آئے اور مجھے اٹھا کر کہنے لگے کہ بیٹا تیرے شوق نے مجھے حیران کر دیا اٹھ کر روٹی کھا لے جو تم پوچھو گے بتا دوں گا۔ کھانا کھلانے سے پہلے انھوں نے مجھے ایک دوا کھلائی اس کے بعد انھوں نے کھانا کھلایا تو میری صحت تیزی سے بحال ہونا شروع ہو گئی وہ مجھے کہنے لگے کہ

بیٹا جو کچھ تم حاصل کرنا چاہتے ہو۔ اگر میں نے تمھیں دے دیا تو تم لوگ اس دنیا میں اکیلے ہی رہ جاؤ گے نہ تمھاری بیوی تمھارے پاس رہے گی اور نہ ہی اولاد کی نعمت ملے گی۔ میں نے کہا کہ مجھے سب کچھ منظور ہے۔ جب انھیں اندازہ ہو گیا کہ اس کا ارادہ بہت مضبوط ہے تو وہ کہنے لگے کہ بیٹا تمھارے علاقے اور میرے علاقے کا بہت فاصلہ ہے۔ تم نے میرے پاس پہنچنے کے لیے اتنا وقت ضائع کیا۔ یہاں سیکھنے کی بجائے تم مغربی پاکستان سندھ میں پانچے ملنگ کے پاس چلے جاؤ وہ میرا بہت اچھا دوست ہے میں تمھیں اس کے نام رقعہ دے دیتا ہوں۔ وہ تمھارے ساتھ ہر طرح تعاون کرے گا اور ویسے بھی وہ مجھ سے زیادہ عملیات میں مہارت رکھتا ہے۔ انھوں نے مجھے اس کا مکمل پتہ اور پہچان بتائی کہ اس نے دونوں ہاتھوں کی انگلیوں میں پانچ پانچ انگوٹھیاں پہن رکھی ہیں اور سر کے بالوں کی پانچ چٹیاں بنائی ہوئی ہیں۔ گاؤں کا نام اب مجھے یاد نہیں رہا البتہ وہ اس گاؤں کے اجڑے ویران اور بیابان جگہ پر ڈیرہ لگائے بیٹھا ہو گا۔ ان سے مکمل پتہ سمجھنے کے بعد میں سندھ کے لیے روانہ ہو گیا۔ سخت مشکلات اور لمبے سفر کے بعد میں پانچے پیر کے پاس پہنچ گیا۔ پانچا ملنگ مجھے دور سے ہی دیکھ کر کہنے لگا کہ "قسمت والا ہے، آ گیا ہے" میرے پاس وہی آتا ہے جس کی بدقسمتی کا آغاز ہو چکا ہو۔ اب بھی وقت ہے واپس چلے جاؤ۔ میں نے نہایت عاجزی سے جھک کر کہا کہ اب جو بھی ہو میں آپ کے پاس ہی رہوں گا اور وہ رقعہ ان کے حوالے کیا اور درخواست کی کہ براہ مہربانی مجھے کچھ عنایت کریں۔

پہلے انھوں نے مجھے کھانا کھلایا اس کے بعد انھوں نے مجھے ایک کدال اور ٹوکری پکڑا کر کہا کہ ایک بڑا تنور نما گڑھا کھودو۔ اس کی لمبائی تمھارے قد سے ایک فٹ زیادہ ہو اوپر سے تنگ اور نیچے سے کشادہ ہو۔ میں نے بہت محنت سے یہ کام مکمل کیا اور تنور کے آخری سرے کو اتنا کشادہ رکھا کہ اس میں آسانی سے لیٹا جا سکے۔ پھر انھوں نے مجھے کچھ رقم دی اور کہا کہ قریب کے گاؤں سے پانچ کلو جو لے کر ماچھیوں کی بھٹی سے بھنا کر لاؤ۔ جب یہ کام بھی مکمل ہو گیا تو سائیں جی کہنے لگے کہ بیٹا ابھی تم جی بھر کر آرام کر لو جب چاند کی تاریخوں کا آخری اتوار آئے گا پھر تمھارے عمل کا آغاز ہو گا۔ سائیں جی نے مجھے جو عمل کرایا تھا ان کے نزدیک یہ سب سے آسان تھا۔ اس عمل کی کوئی خاص شرائط نہیں تھیں وضو کے بغیر ہی اسے کرنا تھا۔ جب مطلوبہ اتوار آ گئی تو سائیں نے اپنی بغل سے ایک بہت بڑا چراغ نکالا جس میں تقریباً پانچ کلو سرسوں کا تیل موجود تھا۔ کہنے لگے کہ تنور میں داخل ہو کر مشرق کی طرف تنور کے آخری سرے سے تین فٹ اوپر مٹی کو کھود کر دیوار میں چراغ رکھنے کے لیے جگہ بناؤ۔ میں نے جلدی جلدی چراغ رکھنے کے لیے جگہ تیار کی۔ جب عصر کا وقت ہوا تو سائیں جی کہنے لگے کہ بیٹا بھنے ہوئے جو اور پانی کا گھڑا لے کر تنور کے اندر داخل ہو جاؤ۔ انھوں نے مجھے ماچس دی اور کہا کہ چراغ روشن کر لو اپنا منہ مغرب کی طرف کر لو اور تم چراغ کی طرف نگاہ اپنے سائے پر رکھنی ہے۔ ان پانچ الفاظ کو مسلسل پڑھنا ہے۔ اگر پیشاب وغیرہ کی حاجت ہو تو مجھ کو بتا کر باہر نکلنا ہے۔ اگر بھوک لگے تو جو کھا لینا اور پیاس لگے تو پانی پی لینا۔ اس کے بعد انھوں نے کالے کپڑے کو تنور کے منہ کے اوپر ڈال دیا۔

یہ عمل ۲۱ رات پر مشتمل تھا اور اس میں مجھے ۲۴ گھنٹوں میں تقریباً ۲ گھنٹے دیوار کے ساتھ ٹیک لگا کر سونے کی اجازت تھی۔ میں نے ہمت کر کے وظیفہ پڑھنا شروع کر دیا۔ پہلے چھ دن تو خیریت سے گزرے جب ساتویں رات آئی تو میرے سامنے ایک عجیب شور پیدا ہونا شروع ہو گیا جس طرح بادلوں میں بجلی چمکتی ہے۔ لیکن مجھے کوئی خوف محسوس نہ ہوا کیونکہ سائیں جی نے مجھے تمام مراحل سے پہلے ہی آگاہ کر دیا تھا اور اس کے علاوہ وہ پیچھے مسلسل میری نگرانی کر رہے تھے۔ اس سے مجھے بہت حوصلہ تھا۔ البتہ ڈر رہے تھے۔ تجلی کے احساس کی وجہ سے برا حال تھا۔

ساتویں رات تجلی کی چمک سے شروع ہونے والی حرکات ۱۴ویں رات تک جاری رہیں۔ جب ۱۵ویں رات آئی تو سائیں صاحب نے بہت گرج دار آواز میں باہر سے آواز دی کہ بچے اب کڑی منزل آنے والی ہے۔ ہمت سے کام لینا کہیں ہار نہ جانا۔ یہاں یہ بات یاد رہے کہ جو عامل کسی کو خلوص نیت کے ساتھ شیطانی تعلیم دیتا ہے۔ اس کو اپنے شاگرد کے عمل کرنے کے دوران اس کے پیچھے بیٹھ کر سخت نگرانی کرنی پڑتی ہے۔ اس لیے تو عامل کسی کو کچھ بتانے پر آسانی سے تیار نہیں ہوتے۔ سائیں بابا کی مسلسل نگرانی کی ہدایت اور بروقت رہنمائی کی وجہ سے میرے خوف کی شدت میں بہت کمی آئی۔

پندرہویں رات کو وظیفہ شروع کرتے ہی مجھے اپنے سامنے کی طرف دیوار پر نظر آ رہا تھا جنگل کے خطرناک درندے نظر آنا شروع ہو گئے اور انھوں نے خوفناک آوازیں نکال کر مجھے ڈرانے کی کوشش کی۔ ۲۰ویں رات تک یہ سلسلہ یونہی جاری رہا۔ ۲۱ویں رات شروع ہوتے ہی مجھے اپنے سامنے ایک بزرگ عورت اور مرد نظر آنے لگے کافی بچے بھی ان کے ساتھ کھڑے تھے۔ مجھے وہ منظر اس طرح معلوم ہوتا ہے کہ جیسے میں کسی بہت گھنے جنگل میں بیٹھا ہوا ہوں۔ وہ بزرگ عورت اس بابے سے کہتی ہے کہ بہت بھوک لگی ہوئی ہے۔ بچے بھی بہت تنگ کر رہے ہیں کچھ کھانے کا انتظام کریں۔ بابا کہتے ہیں کہ دیکھتے ہیں۔ بابا ایک برتن لے آتا ہے۔ اس میں پکانے کا تیل ڈال کر گوشت کو اس میں تلنے کے لیے ڈال دیتا ہے۔ وہ عورت اس سے کہتی ہے کہ اس کے بعد اس کے نیچے آگ جلاؤ ٹھنڈے تیل میں گوشت کس طرح پکے گا۔ بابا ادھر ادھر سے لکڑیاں تلاش کر کے لاتا ہے اور ان کو اس کے نیچے آگ روشن کر دیتا ہے جب بہت دیر تک آگ جلنے کے باوجود تیل گرم نہ ہوا اور تمام لکڑیاں جل گئیں تو وہ کہنے لگی کہ اب کیا کریں گے تو بابے نے ایک بچے کو پکڑا اور جلتی ہوئی لکڑیوں کے اوپر رکھ دیا بچہ بھی جل گیا اسی طرح اس نے میرے دیکھتے ہی دیکھتے تمام بچوں کو جلا دیا۔ لیکن تیل پھر بھی گرم نہ ہوا۔ استاد جی کہنے لگے کہ میں اپنی آنکھوں سے یہ سارا نظارہ دیکھ رہا تھا۔ میرے دل کی دھڑکن میرے کنٹرول سے باہر تھی اور میرا برا حال تھا۔

جب جلانے کی ہر چیز ختم ہو گئی تو وہ عورت کہنے لگی کہ اب کیا کرو گے جب میں یہاں پہنچا تو اوپر سے سائیں جی کی آواز آئی کہ بچے تکڑا ہو جا بڑا سخت وار ہونے والا ہے میری نظر مسلسل اپنے سامنے پر تھی میں دیکھ رہا ہوں کہ عورت مسلسل بابے کے ساتھ تکرار کر رہی تھی کہ اب کیا جلایا جائے گا تو وہ بابا جلال میں آ کر کہتا ہے یہ جو سامنے عامل عمل کر رہا ہے اس کو فارغ ہو لینے دو اب اس کی باری ہے۔ ایک دفعہ تو

میں خوفزدہ ہو گیا اور میرا دل اچھل گیا۔ لیکن اوپر سے سائیں جی کی آواز نے مجھے حوصلہ دیا اور میں [illegible] اور ان کا یہ حربہ بھی ناکام ہوا اور میرے قدم نہ ڈگمگائے تو جن اور بابا اپنے تمام ساتھیوں سمیت میری نظروں سے غائب ہو گئے۔ میں نے شکر کیا اور سمجھا کہ اب جان چھوٹ گئی لیکن مجھے یہ معلوم تھا کہ ابھی اور امتحان ہونے والے ہیں۔

اسی دوران میرے سامنے سانپ نما ایک شیر نمودار ہوا اور دھاڑنا شروع کر دیا اور اپنے پنجوں پر کھڑے ہو کر مجھے ڈرانے کی کوشش کی۔ مجھے اس سے بہت خوف محسوس ہوا۔ میں نے سوچا کہ ان سے تو بچ گیا تھا لیکن یہ خطرہ مار ڈالنے والا تھا تبھی سائیں جی کی آواز آئی کہ ہمت سے کام لو مت ڈرو۔ جب یہ شیر بھی اپنے ناکام سرانجام دے کر چلا گیا اور جاتے ہوئے کہنے لگا کہ تم بہت بہادر ہو۔ اب میں اپنے دادا کو بھیجتا ہوں وہ تمہارا علاج کرے گا۔ میرے سامنے دیکھتے ہی دیکھتے ایک بہت بڑا اژدہا نمودار ہوا میں نے آج تک نہ تو اتنا بڑا سانپ دیکھا تھا اور نہ ہی سنا تھا۔ اس نے آتے ہی میرے دائرے کے چاروں جانب چکر لگانے شروع کر دیے اور اپنے منہ سے خوفناک انداز میں پھنکارنا شروع کر دیا۔ اس دوران اوپر سے سائیں جی کی زوردار آواز آئی کہ بیٹا سنبھل کے رہنا [illegible] کامیاب۔ میرا دل بہت تیزی کے ساتھ دھڑک رہا تھا اور خوف کی وجہ سے میرا بہت برا حال تھا۔ میں نے اپنے آپ کو بہت حوصلہ اور تسلی دے کر وہاں ٹھہرایا ہوا تھا۔ آہستہ آہستہ وہ سانپ رینگتا ہوا میرے بالکل قریب پہنچ گیا اور پھر میری ایک ٹانگ کے گرد لپٹنا شروع کر دیا۔ اس کے بعد دوسری ٹانگ بھی لپیٹ لی اور پھر میری کمر اور پیٹ تک پہنچ کر اس کو بھی مضبوطی کے ساتھ دبانا شروع کر دیا۔ مجھے کوئی تکلیف نہیں ہو رہی تھی لیکن میں سخت خوفزدہ تھا۔ اس کے باوجود میں نے اپنی پڑھائی جاری رکھی۔ جب اس نے اپنے تمام حربے آزما لیے تو اس سانپ نے اپنا منہ میرے چہرے کے سامنے لا کر لہرانا شروع کر دیا۔ مجھے خوف تھا کہ وہ کسی وقت بھی مجھے ڈس لے گا۔ لیکن میں نے اس کی طرف توجہ نہ دی اور اپنے سامنے نظریں جمائے اور مکمل توجہ سے پڑھائی مکمل کر لی۔ جب میرا وظیفہ مکمل ہو گیا تو وہ سانپ بول پڑا کہ عامل صاحب آپ کیا چاہتے ہیں۔ میں ہار گیا آپ جیت گئے ہو۔ شرطیں سائیں بابا نے مجھے پہلے سے بتا دی تھیں میں نے اس کے سامنے رکھیں۔ اس موکل نے اپنی شرطیں مجھے بتائیں کہ آپ نے یہ چیزیں چھوڑنی ہیں۔ شرطیں طے ہونے کے بعد اس نے مجھے اپنی حاضری کا طریقہ بتایا تو اوپر سے سائیں جی کی آواز آئی کہ بیٹا اٹھ جاؤ تمہارا وظیفہ کامیاب ہو گیا۔ جب میں نے اٹھنے کی کوشش کی تو کمزوری اور مسلسل محنت کی وجہ سے میں اٹھ نہ سکا تو پھر سائیں جی نیچے اترے اور مجھے اٹھا کر باہر نکالا اور مجھے کہنے لگے بیٹا ابھی تو میں نے تمہیں بہت آسان عمل بتایا تھا تو تمہارا کیا بنا۔ میں نے انہیں کہا کہ میں بہت کمزور ہو گیا ہوں مجھے طاقت کے لیے کوئی نسخہ دیں تو وہ کہنے لگے کہ جس موکل پر اتنی محنت کی ہے اب اس سے خدمت کراؤ اور جو دل چاہے اس سے کھانے کے لیے منگواؤ پھر اس موکل نے ہماری بہت خدمت کی۔

میں سائیں جی کی اجازت سے اپنے گاؤں آیا اور اپنے بھائیوں سے ملاقات کی ان کو میں نے

مریضوں کے بارے میں کچھ علم نہیں تھا۔ میری عمر کافی ہو گئی تھی۔ انھوں نے مجھے بہت مجبور کیا کہ اب شادی کرا لو میں نے انھیں سمجھایا کہ رہنے دیں۔ ان کے بہت زیادہ مجبور کرنے پر میں نے حامی بھر لی۔ جب میری شادی ہوئی تو میری بیوی مجھ سے بہت خوفزدہ رہتی اور میرے پاس بیٹھنا بھی گوارا نہ کرتی وہ کہتی کہ مجھے آپ سے بہت ڈر لگتا ہے۔ کچھ دیر اس کے ساتھ وقت گزرا تو میں نے اسے خود ہی کہہ دیا تمہارا میرے ساتھ گزارا نہیں ہو گا۔ بہتر ہے کہ میں تمھیں فارغ کر دیتا ہوں اور تم اور نکاح کر لینا میری اس سے کوئی اولاد نہ ہوئی۔ اس معاملے کو ختم کرنے کے بعد میں دوبارہ واپس سندھ اپنے گرو کے پاس چلا گیا اور مزید عمل سیکھے۔ میں نے ان سے تقریباً سات مختلف عملیات میں کامیابی حاصل کی پہلا عمل کرنے کے بعد میرا خوف دور ہو چکا تھا۔ اس لیے بعد میں مجھے کوئی دقت پیش نہ آئی۔ ایک دن سائیں نے کہا کہ بیٹا میرے پاس بہت شاگرد عملیات سیکھنے کے لیے آئے۔ لیکن تم دوسرے شاگرد ہو جو کامیاب ہوئے باقی تمام ڈر اور خوف کے باعث عمل مکمل نہ کر سکے اور اپنا ذہنی توازن کھو بیٹھے۔

میرے استاد محترم کی آخری خواہش

میرے استاد عبدالقیوم مرحوم کہا کرتے تھے۔ مجھے ان عملیات کی بدولت بہت شہرت اور عزت نصیب ہوئی۔ دوست احباب کا وسیع حلقہ قائم ہوا۔ دولت کی بھی کوئی کمی نہیں لیکن یہ سب کچھ میرے کس کام کا؟ نہ ہی میری بیوی میرے پاس رہی اور اللہ کی خاص نعمت اولاد سے محروم رہا۔ اب میرے بعد میرا نام لینے والا کوئی نہ ہو گا۔ یہ سب دنیاوی آسائشیں میرے کسی کام نہیں آئیں گی۔ وہ کہا کرتے تھے میں نے اپنی زندگی اپنے ہاتھوں تباہ کر لی۔ ان کی بہت خواہش تھی کہ کاش میری اولاد ہوتی انھوں نے آخر عمر میں ان عملیات سے نجات حاصل کرنے کے لیے بہت جتن کیے کہ اللہ کا کوئی ایسا نیک بندہ مل جائے جو میری ان سے جان چھڑا دے۔ لیکن انھوں نے اتنے بھاری اور سخت عمل کیے ہوئے تھے مرتے دم تک تلاش بسیار کے باوجود انھیں کوئی ایسا عامل نہ مل سکا جو ان کی جان چھڑا دیتا اور وہ یہ حسرت دل میں لیے دنیا فانی سے کوچ کر گئے۔

میرے استاد محترم بمقابلہ ہنومان

زیر نظر واقعہ استاد محترم نے ایک مرتبہ مجھے خود سنایا کہنے لگے کہ مجھے کسی نے بتایا کہ سرگودھا کے قریب واقع ایک گاؤں میں ایک سید صاحب رہتے ہیں بہت نیک بزرگ ہیں جو بھی ان کے پاس جاتا ہے خالی ہاتھ نہیں آتا۔ استاد جی نے کہا کہ جب میں نے اتنی تعریفیں سنیں تو ارادہ کیا ان کو ضرور ملوں گا۔ کچھ عرصہ بعد مجھے فرصت ملی تو میں سید صاحب کو تلاش کرتا سرگودھا کے قریب ان کے گاؤں پہنچ گیا۔ میں وہاں مریض بن کر گیا۔ انھوں نے بہت خوبصورت ڈیرہ بنا رکھا تھا سامنے ایک بورڈ پر نمایاں حروف میں تحریری درج تھی کہ ہر قسم کا کام نوری علم سے کیا جاتا ہے۔ سید صاحب کے مریدوں کی کافی تعداد بھی وہاں موجود

گیا۔ میں نے سلام کیا اور ایک طرف ہو کر بیٹھ گیا میں نے اپنے موکلوں کے ذریعے معلوم کیا کہ واقعی نوری عمل ہے یا کوئی اور چکر ہے۔ تو میرے موکلوں نے بتایا کہ اس نے ہنومان کا عمل کیا ہوا ہے اور اس کے ذریعے ہر قسم کا کام کراتا ہے۔ پھر میں نے اپنے موکلوں کو کہا کہ اس کے سلسلہ نسب کے بارے میں مجھے بتاؤ میں معلوم کرنا چاہتا تھا کہ آیا واقعی سید صاحب ہیں یا کوئی اور ذات شریف ہے۔ میرے موکلوں نے چند منٹ کے اندر ہی بتا دیا کہ یہ ذات کا موچی ہے۔ فلاں گاؤں سے اس کا تعلق ہے اور اس کا سلسلہ نسب یہ ہے جب مجھے حقیقت حال معلوم ہوئی تو مجھے بہت غصہ آیا ایک تو یہ شخص جعلی سید بن کر لوگوں کو دھوکہ دے رہا ہے اور دوسرا شیطانی علوم کی آڑ لے کر تمام جائز و ناجائز کاموں پر اس نے روحانیت کا لبادہ اوڑھ رکھا ہے۔ استاد جی کہنے لگے میرے پاس ایک بہت طاقتور موکل جہان سنگھ تھا۔ اس کے سامنے کوئی جن دم مارنے کی ہمت نہیں کرتا تھا۔ میں نے اسے بلایا اور کہا کہ آج تمہاری ہنومان سے کشتی کرانی ہے۔ جہان سنگھ کہنے لگا کہ اس کے ساتھ میری کشتی کیسے ہوگی اور لوگوں کو کیسے پتہ چلے گا میں نے اسے بتایا کہ آج سب مرید بھی تماشا دیکھیں گے اور سید جی کو ہر چیز نظر آئے گی اس کے بعد میں نے جہان سنگھ کو تمام طریقہ کار سمجھایا کہ میں مریض کی شکل میں جعلی سید کے سامنے جاؤں گا اور عمل کے ذریعے خود ہی ہنومان کو آپ میں حاضر کر دوں گا۔ جب یہ کام ہو جائے تو جہان سنگھ کو ہدایت تھی کہ اس نے مجھ میں داخل ہو جانا ہے اور ہنومان کو تنگ کرنا ہے یا شرارتیں کرنی ہیں جس سے ہنومان غصے میں آ کر مجھ پر حملہ کرے۔ اور پٹائی کرنے کی کوشش کرے۔ جب یہ تفصیل جہان سنگھ نے سمجھ لی تو اس کے بعد میں جعلی سید کے سامنے مریض کی صورت میں پیش ہوا۔ میں نے بیٹھتے ہی اپنی کارروائی شروع کی۔ جعلی سید کو دورہ پڑ گیا اور ہنومان حاضر ہو گیا۔ اشارہ ہونے کی دیر تھی کہ جہان سنگھ مجھ پر مسلط ہو گیا اور جعلی سید ہنومان کو کہنے لگا کہ اگر ہمت ہے تو مجھے نکال سکتے ہو تو نکال لو۔ ادھر میں نے چند موکلوں کی پہلے ہی ڈیوٹی لگا دی تھی کہ جب یہ کام شروع ہو تو وہ ہنومان کو اشتعال دلائیں اس دوران ہنومان اور جہان سنگھ کی گفتگو کے دوران تلخ کلامی ہوئی اور ہنومان نے مجھے تھپڑ مار دیا۔ حقیقت میں یہ تھپڑ جہان سنگھ کو لگا پھر کیا تھا پہلے ہی طے تھا کہ جہان سنگھ اپنے جلال میں آ گیا اور اس نے ہنومان اور جعلی سید کو مار مار کر برا حال کر دیا۔ اس دوران مرید جعلی سید کی جان بچانے کے لیے از راہ ہمدردی آگے بڑھے جہان سنگھ نے ایک ایک کی بھی ٹھکائی کی اس کے بعد انھوں نے دوبارہ تنگ کا ارادہ نہیں کیا جب جہان سنگھ نے مجھے اپنے تسلط سے آزاد کیا تو میں نے دیکھا کہ جعلی سید صاحب بے ہوش پڑے ہوئے ہیں تمام مرید بھاگ چکے ہیں۔ چند ایک نے کونے کھدروں میں چھپ کر پناہ لے رکھی ہے۔ کچھ دیر کے بعد جب جعلی سید جی کو ہوش آیا تو میں نے انھیں کہا کہ میرا مسئلہ حل کریں میں اتنی دور سے چل کر آپ کے پاس آیا ہوں۔ تو وہ ہاتھ باندھ کر کہنے لگا آپ اچھا کریں تو چلے جائیں آپ کی وجہ سے میری بہت بے عزتی ہوئی۔ آج تک میرا اتنا برا حشر کسی نے نہیں کیا تھا۔ میں نے جعلی سید سے کہا کہ یہی بات تو ہے کہ میں کسی کے پاس جاتا نہیں۔ اگر جاتا ہوں تو پھر کسی دوسرے کی مرضی سے واپس نہیں آتا۔ کچھ نہ کچھ کر کے ہی واپس جاتا ہوں۔ اسی اثناء میں ہنومان کو بھی ہوش آ گیا اور اس نے جعلی سید کو اصل

حقیقت سے آگاہ کیا کہ ان کے پاس جو سب سے بھاری زور دار طاقتور موکل ہے۔ اس نے ہی آپ کا اور میرا حال دل کہا ہے۔ میں نے انہیں سمجھاتے ہوئے کہا کہ میرے تم سے صرف دو سوال ہیں ان کا جواب دے دو تو پھر میں تمہاری بات مانوں گا۔ یہ جو دو فراز تم نے سامنے تلوے زانو رکھے ہیں۔ ان کی وضاحت کرو۔ اگر تمہارے پاس نوری علم ہے تو پھر تم کالے علم سے کس طرح دکھا گئے (یہ سوال تو غضب ہے کیونکہ اکثر عامل یہ نوری علم سے علاج کرنے کا دعویٰ کرتے ہیں) دوسرا سوال یہ کہ فلاں گاؤں میں تم موچی تھے اور تمہارا سارا خاندان اب تک موچیوں کا کام کرتا ہے تم یہاں آ کر سید کیسے بن گئے۔ اس نے سوالات کا جواب دینے کی بجائے منت سماجت شروع کر دی۔ عامل جب کہیں پھنس جاتے تو اس حربے کا بھرپور استعمال کرتے ہیں۔ اس نے بہت قسمیں کھائیں اور واسطے دیے لیکن میں نے اس کی ایک نہ سنی اور اس کا چلہ اور دوسرے تمام موکل اس سے چھین لیے میں نے یہ عہد کیا ہوا تھا کہ اس طرح کے فراڈیے آدمی کے پاس کچھ نہیں رہنے دیا۔ اس سے سب کچھ چھین لیتا ہے۔

سانپ کی موت

میرے استاد عامل اور حیاتی دونوں علوم پر مکمل عبور رکھتے تھے۔ سپیروں کے علم کے حوالے سے ایک بہت عجیب واقعہ آپ کی خدمت میں بیان کرتا ہوں اس قسم کا واقعہ آج تک میرے پڑھنے سننے میں نہیں آیا۔ بہت سے سپیروں کو سانپوں کے ہاتھوں مرتے دیکھا سنا ہے۔ لیکن کسی حیاتی کے ہاتھوں سانپ مرتا نہیں دیکھا۔ یہ ان دنوں کا واقعہ ہے جب میرے استاد دونوں علوم پر مکمل عبور حاصل کر چکے تھے اور میں ان کی شاگردی میں عملیات میں مہارت حاصل کر رہا تھا ایک دن ہمیں کسی کام کے سلسلہ میں گوجرانوالہ جانے کا اتفاق ہوا۔ وہاں جی ٹی ایس کے سابقہ اڈہ کے قریب ایک سپیرا بہت سے سانپ لیے بیٹھا ہوا تھا۔ ان کے زہروں کی اقسام بیان کر رہا تھا ہمارا وہاں رکنے کا کوئی ارادہ نہیں تھا۔ لیکن اس کی خوفناک باتیں سن کر استاد جی کہنے لگے آؤ آج پھر تمہیں نظارہ دکھائیں جو اس سے پہلے تم نے کبھی نہ دیکھا ہو گا۔ اس سے تمہیں اندازہ ہو گا کہ ہم میں کتنا زہر ہے۔ آج تمہیں اپنے زہر کا اثر دکھاتے ہیں۔ میں استاد جی کی یہ باتیں سن کر خاموش رہا کیونکہ مجھے اندازہ تھا کہ استاد جی نے کبھی کوئی غلط بات نہیں کی تھی۔ ہم بھی اس مجمع میں کھڑے ہو کر تماشا دیکھنے لگے جب اس نے سب سے زہریلے سانپ کی پٹاری کو ہاتھ لگایا اور اس کے زہریلے اثرات سے خوف و ہراس پیدا کرنے کی کوشش کی تو استاد جی آگے بڑھے اور کہا کہ بھئی یہ سانپ اپنی پٹاری سے باہر نکالو میں اس کو ہاتھ میں پکڑنا چاہتا ہوں۔ وہ سپیرا کہنے لگا کہ اگر اس نے آپ کو ڈس لیا اور آپ کی جان کو خطرہ لاحق ہو گیا تو اس کا ذمہ دار کون ہو گا کیونکہ میرے پاس تو کوئی ایسی چیز بھی نہیں جس کو استعمال کر کے میں اس سانپ کے اثر کو زائل کر سکوں۔ جب استاد جی نے سپیرے کو بہت مجبور کیا اور تمام معزز تماشائیوں کے سامنے خود قبول کر لیا۔ تو اس سپیرے نے مجبوراً پٹاری سے ڈھکن اٹھا دیا۔ جونہی سپیرا پٹاری سے ڈھکن اٹھاتا ہے ایک دو فٹ لمبا سانپ پھنکار کر منہ باہر نکالتا ہے۔ اس قسم کا

سانپ اس سے پہلے میں نے نہیں دیکھا تھا۔ استاد جی نے فوراً سانپ کے سامنے اپنا ہاتھ کر دیا سانپ نے اچھل کر ہاتھ پر کاٹ لیا اس کے دانت ہاتھ میں پیوست ہو گئے۔ سانپ ہاتھ کے ساتھ لٹک گیا اور موقع پر ہی ہلاک ہو گیا۔ سپیرے نے پریشان ہو کر شور مچانا شروع کر دیا کہ آپ نے ہاتھ پر کچھ لگایا ہوا ہے۔ جس لیے میرا قیمتی سانپ مر گیا۔ اس کا شک دور کرنے کے لیے استاد جی نے وہی ہاتھ جس پر سانپ نے کاٹا تھا منہ میں ڈال لیا اور کہا کہ اگر اس پر کوئی چیز لگی ہوئی تو بچتا میں بھی نہیں۔ وہ بہت پچھتایا کیونکہ اس سانپ اس نے بہت مہنگا خریدا تھا۔ آخر میں استاد جی تمام تماشائیوں کے سامنے کہنے لگے کہ اگر آپ کو اب بھی یقین نہیں تو یہ اپنی کمر میرے سامنے کرے میں اس پر اپنے ناخن سے صرف ایک خراش کروں گا۔ پانچ منٹ کے بعد یہ زندہ رہا تو میں سانپ کی قیمت ادا کر دوں گا۔ اس کے بعد وہ خاموش ہو گیا اور اپنا سامان سمیٹ کر چل دیا۔ میں نے بعد میں استاد جی سے بہت پوچھا کہ کہیں موکلوں کے ذریعے تو یہ کام نہیں کیا؟ وہ کہنے لگے کہ میں نے ایک ایسی جڑی بوٹی کھائی ہے کہ سانپ اور بچھو مجھے کاٹ کر بچ نہیں سکتے۔ بعد میں مجھے اس بات سے بھی اندازہ ہوا کہ جب بھی استاد محترم ہمارے ہاں تشریف لاتے اور رات کو قیام کرتے۔ ہمارے پہلے گھر میں چونکہ مچھر بہت ہوتے تھے۔ جب وہ سو جاتے تو ان کی چارپائی پر مرے ہوئے مچھروں کی بہتات ہوتی۔ جو کوئی مچھر ان کو کاٹ لیتا وہیں چارپائی پر گر کر مردہ حالت میں پایا جاتا۔

عاملوں کے ذریعے پسند کی شادی کرنے والوں کا انجام

یہ واقعہ جو میں بیان کرنے لگا ہوں آج سے ۲۸ سال پہلے کا ہے۔ اس وقت میں عملیات میں اتنا ماہر نہیں ہوا تھا۔ اس کے بعد میں نے فیصلہ کیا تھا کہ استاد جی کی چاہے جتنی بھی خدمت کرنی پڑے اس فن میں مہارت ضرور حاصل کرنی ہے یہ ایک ایسا واقعہ ہے جو مجھے کبھی نہیں بھولتا۔ میرا ایک دوست کسی جگہ شادی کرنا چاہتا تھا میں نے اس کو کہا کہ بہتر ہے جہاں ماں باپ کہتے ہیں وہاں شادی کرو۔ مگر وہ بضد رہا کہ میں نے اپنی پسند کی جگہ ہی شادی کرنی ہے۔

میں نے عملیات کا سہارا لینے کی بجائے لڑکی کے قریبی عزیزوں سے اپنے طور پر رابطہ کیا اور انھیں کہا کہ اگر کسی طرح یہ رشتہ کرا دیں تو مجھ پر بہت بڑا احسان ہوگا۔ آخر ان کی کوششیں رنگ لائیں وہ بہت محنت کے بعد وہ رشتہ دینے پر آمادہ ہو گئے۔ مگر انھوں نے ایک شرط رکھی کہ ہماری اس لڑکی پر جنات کا سایہ ہے۔ پہلے اس کا علاج کرا لیں۔

ہم نے ان کی یہ شرط تسلیم کر لی کہ اس لڑکی کا علاج کرانے کے بعد ہم نکاح کریں گے۔ اس کے لیے میں نے استاد جی کی خدمات حاصل کیں اور انھیں تمام صورت حال سے آگاہ کیا۔ سب کچھ سننے کے بعد وہ کہنے لگے کہ ایسی مکار عورت کے ساتھ شادی کا کیا فائدہ۔ میں یہ بات سن کر بہت حیران ہوا لیکن میری سمجھ میں کچھ نہ آیا۔

میں نے انھیں اس لڑکے سے ملایا جس کے لیے یہ ساری جدوجہد کی جا رہی تھی۔ وہ کسی صورت

اس کام کے لیے لڑکی والوں کے گھر جانے پر آمادہ تھے۔ ہمارے مجبور کرنے پر وہ ساتھ چل پڑے۔ اس لڑکے کو بھگانے کے لیے انھوں نے کہا کہ بیٹا میں تمہارا کام تو کر دوں گا لیکن اس کی فیس گیارہ سو روپے ہو گی۔ ان کا خیال تھا کہ لڑکا اتنی بڑی رقم کا سن کر اپنا ارادہ بدل لے گا اور میں اس لڑکی کے گھر جانے سے بچ جاؤں گا۔ مگر اس لڑکے نے رقم ادا کرنے کی حامی بھر لی۔ آخر کار ہم اس لڑکی کے گھر پہنچ گئے انھوں نے ہمیں صحن میں بٹھایا۔

چند سیکنڈ بعد استاد جی نے میرے کان کے قریب منہ کر کے سرگوشی کے انداز میں بتایا کہ لڑکی گھر سے بھاگ گئی ہے اور اس لڑکے کا مکمل حلیہ بھی بتا دیا جس کے ساتھ وہ گھر سے نکلی تھی۔ میں پریشان ہو گیا اور استاد جی سے کہا کہ آپ ایسے ہی مجھے ڈرا رہے ہیں۔ ابھی تھوڑی دیر بعد انھوں نے لڑکی آپ کے سامنے حاضر کر دینی ہے۔ استاد جی کہنے لگے اچھا پھر انتظار کرو ساری حقیقت خود بخود کھل کر سامنے آ جائے گی۔

اس کے بعد انھوں نے گھر والوں سے کہا کہ لڑکی کو حاضر کریں تاکہ اس کا علاج کیا جا سکے۔ کئی گھنٹوں کی تلاش کے بعد وہ کہنے لگے کہ لڑکی مل نہیں رہی شاید کسی سہیلی کے گھر چلی گئی ہے۔ استاد محترم بولے وہ یہاں سے چلی گئی۔ انھوں نے لڑکی کے والد سے کہا کہ فلاں لڑکا جو سلور (ایلومینیم) کے برتن سائیکل پر فروخت کرتا ہے فلاں شہر کے فلاں محلے میں اس کا مکان ہے۔ روزانہ سائیکل آپ کے گھر کے اندر کھڑی کر کے پھیری لگا کر برتن فروخت کرتا ہے۔ آپ اس وقت اس کے گھر چلے جائیں اور جا کر وہاں سے اپنی لڑکی برآمد کر لیں۔ آپ کی لڑکی اس کے ساتھ گھر سے بھاگ گئی ہے۔

اس لڑکی کے باپ کو یہ باتیں سن کر یقین نہ آیا اور وہ غصے سے بولا سائیں اگر آپ کو یہ پتہ چل گیا ہے کہ لڑکی فلاں جگہ پہنچ گئی ہے تو پھر دیر کس بات کی ہے۔ اگر آپ میں طاقت ہے تو اس کو یہاں منگوا دیں۔ ہم آپ کو منہ مانگا انعام دیں گے۔

ان کے اس رویہ پر استاد جی کو بھی بہت غصہ آیا۔ اور جلال میں آ کر لڑکی کے والد سے کہنے لگے کہ ۱۰۰۰ روپے والا اسٹام پیپر منگواؤ اور اس پر یہ تحریر لکھیں کہ اگر میں لڑکی یہاں نہ منگوا سکوں تو میری گردن اڑا دینا میرا خون معاف چار گواہ تمہاری طرف سے اور چار گواہ میری طرف سے جب کہ میرا مطالبہ یہ ہے کہ میں لڑکی منگوا دیتا ہوں لیکن وہ لڑکی ہمارے قابل نہیں آپ اپنی چھوٹی لڑکی کا نکاح اس لڑکے کے ساتھ کرنے کی حامی بھر لیں۔ ابھی اسی وقت لڑکی یہاں پہنچ جائے گی۔

اس شرط کو لڑکی کی والدہ نے تسلیم کر لیا لیکن لڑکی کا والد بضد ہو گیا کہ وہی لڑکی منگواؤ اور اسی کے ساتھ نکاح کر دو۔ لیکن استاد جی کہنے لگے وہی بدکردار لڑکی کے ساتھ ہم اپنے لڑکے کا نکاح نہیں کر سکتے استاد جی اس لیے اس لڑکے کے ساتھ یہاں آنے پر رضامند تھے۔ اس لڑکے کے علم میں بھی یہ بات نہیں تھی کہ جس لڑکی کی خاطر وہ اتنے جتن کر رہا ہے۔ اس کا تعلق کسی اور کے ساتھ قائم ہو چکا ہے۔

اس دوران ان لڑکی والوں کے بہت سے رشتہ دار اکٹھے ہو گئے بہت بڑا ہنگامہ ہوا۔ لیکن اس لڑکی کا باپ بضد رہا کہ لڑکی چاہے آئے نہ آئے میں چھوٹی لڑکی کا نکاح نہیں کروں گا۔ جب کہ لڑکی کی

والدہ اسے سمجھا رہی تھی کہ ان صاحب کی بات مان لیں کوئی حرج نہیں۔ بڑی بحث و تکرار کے بعد جب وہ شخص نہ مانا تو استاد جی نے کہا کہ لو پھر ساری زندگی تم بھی ذلیل ہوتے رہو گے اور تمہاری لڑکی بھی۔

اس کے بعد ہم وہاں سے واپس آ گئے بعد میں میں نے استاد جی سے پوچھا کہ اگر وہ مان جاتا تو پھر؟ استاد جی کہنے لگے کہ میں ایسی بات منہ سے نہیں نکالتا جس کو میں پورا نہ کر سکوں۔

یہاں میں اپنے لوگوں کی اصلاح کے لیے ایک بات بتا دوں جو [illegible] اس چکر میں رہتے ہیں کہ تعویذات کے ذریعے اپنی من پسند جگہ پر شادی کر لیں۔ اگر وہ اس میں کامیاب ہو بھی جائیں تو ساری عمر ذلیل ہوتے رہتے ہیں۔ ایسی شادیاں کامیاب نہیں ہوتیں بلکہ انتہائی برے نتائج سے دوچار ہوتی ہیں۔ کیونکہ عامل نے لڑکی کے دل میں محبت پیدا کرنے کے لیے جو موکل مسلط کیا ہوتا ہے وہ آسانی کے ساتھ جان نہیں چھوڑتا۔ اس کا علاج بہت مشکل ہوتا ہے پھر یہی موکل پورے خاندان کو بچوں اور خاوند کو بھی تنگ کرتا ہے۔ اس طریقے سے من چاہی جگہ پر شادی کرانے والا شخص مرتے دم تک عاملوں کے لیے کمائی کا ذریعہ بن جاتا ہے۔

حب کے عمل کے کرشمے

ایک مرتبہ میں اپنے استاد جی کے پاس ملنے کے لیے گیا۔ یہ میرا ابتدائی دور تھا اور میں نے صرف چند ایک عمل کیے ہوئے تھے۔

میں استاد جی کی خدمت میں حاضر تھا۔ آج ان کا مزاج بہت خوشگوار تھا۔ استاد جی میرے ساتھ گپ شپ کرتے کرتے کھیتوں سے تھوڑا دور آ گئے تو میں نے درخواست کی آج اپنے عمل کا کوئی منظر نظارہ کرائیں۔ میرے استاد کا ایک قول تھا کہ اگر دیکھنا ہے تو پوچھنا نہیں اور اگر پوچھنا ہے تو پھر دیکھنا نہیں یعنی جو عمل دیکھتا ہے۔ اس کو پہلے دیکھنے کا تقاضا نہیں کرتا اور اگر کچھ دیکھنے کی خواہش ہے تو پھر بعد میں اس عمل کے بارے وضاحتیں طلب نہیں کرنی۔ میں نے حامی بھرلی کہ استاد جی آج صرف دیکھوں گا پوچھوں گا نہیں۔ ہم انہیں باتوں میں مصروف چل رہے تھے کہ سامنے کچھ فاصلے پر ایک شیشم کا درخت نظر آیا۔ اس پر دو فاختائیں اکٹھی بیٹھی ہوئی تھیں۔ مجھے کہنے لگے کہ دیکھ کر بتاؤ کہ دو پرندے کہاں بیٹھے ہوئے ہیں۔ میں نے کہا کہ صاف نظر آ رہا ہے کہ شیشم کے درخت کی شاخ پر بیٹھے ہوئے ہیں مجھے ہنس کر کہنے لگے کہ جاؤ اور ان کو پکڑ کر لاؤ۔ میں نے کہا آپ میرے استاد ہیں اور میں آپ کی بہت عزت کرتا ہوں لیکن یہ آپ کس طرح کی باتیں کر رہے ہیں۔ تو انہوں نے کہا کہ پھر بھی تقاضا کرتے ہو کہ کچھ دیکھنا چاہتا ہوں لیکن تعاون بھی نہیں کرتے اور کہنے لگے کہ کوئی بات نہیں اگر تم تعاون نہ بھی کرو گے تو پھر بھی تمہیں کچھ دکھا دیں گے۔

ان باتوں سے ان کا اس کمال میں دلچسپی پیدا کرنا تھا جو وہ ابھی دکھانے والے تھے۔ انہوں نے زمین سے دو چھوٹے چھوٹے کنکر اٹھائے ان پر کچھ پڑھ کر پھونک ماری اور اپنے پاؤں کے نیچے رکھ لیے اور پاؤں کو دبایا۔ میرے سامنے وہ دونوں پرندے ان کے پاؤں کے پاس آ کر گر پڑے جب میں نے انہیں

پکڑنے کی کوشش کی تو انھوں نے منع کر دیا کہ ان کو ہاتھ نہ لگاؤ یہ تمھارے بس کا روگ نہیں۔

انھوں نے کافی دیر ان پرندوں کو پکڑے رکھا کچھ دیر گزرنے کے بعد انھوں نے وہ دونوں تنکے پاؤں کے نیچے سے نکال کر پھینک دیے تو وہ دونوں پرندے اڑ گئے۔ میں نے بعد میں پوچھنے کی بہت کوشش کی لیکن انھوں نے صرف اتنا بتایا کہ بیٹا یہ ایک "حب" کا عمل ہے۔ یہ آپ کے بس کا روگ نہیں۔

جن کے کرتب

اسی طرح ایک مرتبہ ہم بہت سے شاگرد استاد جی کے پاس حاضر تھے۔ ان میں کچھ ماننے والے اور کچھ سیکھنے والے۔ چند ایک نے کہا کہ استاد جی آج کوئی نظارہ ہی کرا دیں تو وہ کہنے لگے کہ آپ کا دل نہیں بھرتا۔ آپ نے اتنا کچھ دیکھا ہے پھر بھی آپ کی خواہش ختم نہیں ہوتی۔ انھوں نے طہارت کے لیے اپنے قریب ایک لوٹا رکھا ہوتا تھا کہنے لگے کہ تم میں کوئی ایسا دلیر شخص ہے جو اس لوٹے کے منہ سے داخل ہو کر ٹونٹی سے نکلے اور ٹونٹی سے داخل ہو کر منہ سے باہر آئے تو سب نے ایک آواز کہا کہ یہ کیسے ممکن ہے۔ استاد جی کہنے لگے آج دیکھتے ہیں کہ یہ ممکن ہوتا ہے یا نہیں انھوں نے حجرے کی طرف منہ کر کے ایک ۱۲ سال کے بچے کا نام لے کر اسے آواز دی تو ایک بہت صحت مند بچہ بانس کی چلمن کے پیچھے سے نمودار ہوا اور سب کے سامنے کھڑا ہو گیا۔ استاد جی اسے کہنے لگے کہ بیٹا یہ مان نہیں رہے کہ لوٹے کے منہ سے داخل ہو کر ٹونٹی سے باہر نکلا جا سکتا ہے۔ اشارے کی دیر تھی اس نے فوراً لوٹے کی طرف قدم بڑھائے اور دیکھتے ہی دیکھتے کبھی لوٹے کے منہ کی طرف سے داخل ہو کر ٹونٹی سے باہر نکل رہا ہے اور کبھی ٹونٹی کی طرف سے داخل ہو کر منہ کی طرف سے باہر نکل رہا ہے۔ اس نے سب کے سامنے یہ عمل کئی بار دہرایا۔

سارے ان کے ماننے والے اور شاگرد تھے اس لیے نہ کوئی بھاگا اور نہ کسی کو ڈر اور خوف کے باعث بخار چڑھا۔ کیونکہ اس قسم کے واقعات آئے دن دیکھنے کو ملتے رہتے تھے۔

ایک مداری کا علاج

جب میں عملیات کے میدان میں مکمل عبور حاصل کر چکا تو اس دوران مجھے بہت سے شریر قسم کے جنات اور عاملوں کا مزاج درست کرنے کا موقع ملا اس قسم کے واقعات کی بہت لمبی فہرست ہے مگر چند اہم اور میں ان کے واقعات بیان کروں گا جنھیں پڑھ کر بہت سے نام نہاد عاملوں کے کرتوت بے نقاب ہوں گے اور اس کے ساتھ ساتھ جنات کی شرارتوں اور لوگوں کو بلاوجہ تنگ کرنے پر ان کا علاج آپ کے علم میں اضافہ کا باعث ہوگا۔

ایک دن پرانی سبزی منڈی میں بازار بس سٹاپ کے قریب ایک مداری والا کرتب دکھا رہا تھا۔ میرا ادھر سے گزر ہوا اور میں بھی تماشا دیکھنے کے لیے تماشائیوں میں کھڑا ہو گیا۔ بہت دنیا اکٹھی ہوئی تھی اس نے جادو کا ایک مظاہرہ کر رہا تھا جس میں ایک لڑکے کو زمین پر لٹا کر اس پر کپڑا ڈالا جاتا ہے اس کے بعد

ناظرین کی نظروں پر جادو کر دیا جاتا ہے۔ جب وہ مداری والا اپنا کام شروع کرتا ہے تو ہر شخص حیران رہ جاتا ہے اس کرتب میں اس نے لڑکے کا سر، بازو اور ٹانگیں چھری کے ساتھ علیحدہ علیحدہ کر دی تھیں۔ جب وہ ایسا کرتا ہے تو حقیقت کا گمان ہوتا ہے کیونکہ جب جسم کے کسی حصے پر چھری چلتی ہے تو اس جگہ سے تازہ خون نکلتا ہوا نظر آتا ہے اور دیکھنے والا یہی محسوس کرتا ہے کہ مداری کتنی بے دردی کے ساتھ لڑکے کے جسم کے ٹکڑے کر رہا ہے۔ مجھے شرارت سوجھی اور میں وہاں سے ہٹ کر کھڑا ہو گیا کہ آخر میں دیکھوں کہ یہ کس طرح اس لڑکے پر چھری چلاتا ہے اور لوگوں کی نظروں پر جادو کرتا ہے۔ پہلے اس نے جو منتر پڑھا ہوا اس کے جادو کے زور میں پہلے کہ اس کے اوپر سرخ کپڑا ڈالا اس کے بعد اس نے تھیلے سے چھری نکالی۔ چھری لکڑی کی ہوتی ہے یہیں سے جادو کا آغاز ہوتا ہے اور سب دیکھنے والوں کو اصلی محسوس ہوتی ہے۔ جب اس نے دوبارہ بانسری سے آواز نکالی تو میں نے اپنا عمل چھوڑا اس نے بہت کوشش کی لیکن جو منتر نہ چلا تو اس نے دہائی دی اور شور مچانا شروع کر دیا سب لوگ حیران تھے کہ بانسری کیوں نہیں بج رہی۔

پھر اس نے بے بسی کے انداز میں کہا کہ میں اسے نہیں چھوڑوں گا جس نے میرے ساتھ مذاق کیا ہے۔ میں خود اس کے قریب گیا اور اسے کہا کہ یہ سب کچھ میں نے کیا ہے۔ اگر مقابلہ کرنا چاہتے ہو تو میں تیار ہوں۔ اگر عزت عزیز ہے تو اپنا سامان سمیٹو اور بھاگ جاؤ آئندہ یہاں نظر نہ آنا۔ پھر وہ منت سماجت پر اتر آیا۔ میری روزی کا سوال ہے مجھے معاف کر دیں اور پھر اپنا سامان سمیٹ کر فرار ہو گیا۔

ایک پیر کی بے بسی

میرا ایک دوست جو پیر پرست برادری سے تعلق رکھتا تھا۔ ایک دن مجھے مجبور کرنے لگا کہ فلاں مقام پر ایک بہت کرنی والے سائیں صاحب نے آنا ہے پیری مریدی بھی کرتے ہیں وہ دین کے ساتھ ساتھ جناب بہت بڑے عامل بھی ہیں آپ میرے ساتھ چلیں مجھے یقین ہے ان کی کرامت دیکھ کر آپ حیران رہ جائیں گے کیونکہ ان کی محفل میں جو شخص اپنا مسئلہ پیش کرتا ہے تو اس کو اس مسئلہ کا حل بتا دیا جاتا ہے اور جنات کی بہت بڑی حاضری ہوتی ہے۔ میں نے ٹال مٹول سے کام لیا تو میرے دوست نے ضد کر کے مجھے ساتھ چلنے پر راضی کر لیا اور اتوار کے دن مجھے اس عامل کے پاس اپنے ساتھ لے گیا۔ پیر صاحب کے آنے سے پہلے ہی عورتوں اور مردوں کا بہت بڑا ہجوم ان کے انتظار میں بیٹھا تھا۔ ہم دونوں بھی ان لوگوں میں جا کر بیٹھ گئے۔ کچھ دیر گزرنے کے بعد ٹیپ ریکارڈ پر کبھی قوالیاں کبھی عارفانہ اور کبھی صوفیانہ کلام کی مختلف کیسٹ چلنی شروع ہو گئیں۔ میں نے اپنے دوست سے پوچھا کہ پیر صاحب کوئی کرامت بھی دکھائیں گے تو اس نے ناراضگی سے کہا کہ مذاق نہ کریں اور ادب کو ملحوظ خاطر رکھیں۔ پیر جی کے ذریعے جنات کی حاضری ہوتی ہے۔ میں خاموش ہو گیا اور ذہن میں سوچ لیا کہ آج کیا کرنا ہے۔

اسی دوران پیر صاحب عوام میں جلوہ افروز ہوئے تو ہر طرف سے عقیدت مندوں کی آوازیں بلند ہوئیں کہ حاضری ہوگی حاضری ہوگی مجھے ان کا یہ انداز ناگوار گزرا اور اتنا غصہ آیا کہ دل چاہتا تھا اس پیر کو

کھلا دیا ہوں۔ جب پیر صاحب سب کے سامنے تشریف فرما ہوئے تو میری اور پیر صاحب کی آنکھیں دو چار ہوئیں تو انھوں نے مجھے مخاطب کر کے کہا کہ برخوردار آپ ادھر کیوں بیٹھے ہوئے ہیں میرے پاس آ کر بیٹھیں۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ ایک عامل دوسرے عامل کو فوراً پہچان جاتا ہے۔ میں نے دور سے ہاتھ ہلا کر شکریہ ادا کیا اور کہا کہ میں یہاں ہی ٹھیک ہوں۔ مجھے اس وقت اپنے عملوں پر بہت بھروسہ تھا۔ میں نے اپنے دوست کو بتائے بغیر اپنا کام دکھا دیا۔

دوسری طرف پیر صاحب نے اپنے اوپر کپڑا ڈال کر روایتی ڈرامے کا آغاز کیا۔ عورتیں اور مرد پیر صاحب سے سوال پوچھنے کے لیے آگے بڑھے۔ جب پیر صاحب نے جنات کی حاضری کے لیے ہر حربہ اختیار کر لیا اور ان کی تمام کوششیں ناکام ثابت ہوئیں اور کوئی موکل حاضر نہ ہوا تو انھوں نے کہا شاید آج موسم ابر آلود ہے۔ اس لیے موکل حاضر نہیں ہو رہے۔ عامل حضرات اس قسم کے حیلے بہانوں سے اپنے عقیدت مندوں کو مطمئن کرنے کی کوشش کرتے ہیں لیکن سب نے کہا کہ موسم تو بالکل صاف ہے تو انھوں نے کہا کہ راستے میں کہیں ضرور موسم خراب ہوگا جس کی وجہ سے میرے موکلوں کو مجھ تک پہنچنے میں مشکل پیش آ رہی ہے یہ باتیں سن کر جو ضرورت مند اپنے سوالوں کے جواب اور مشکلات کے حل کی خاطر دور دراز سے آئے ہوئے تھے۔ وہ مایوس ہو کر آہستہ آہستہ واپس جانے لگے اور ہم دو اور چند مرید ہی بیٹھے رہ گئے۔

میں نے کام یہ دکھایا تھا کہ پیر صاحب کے چاروں اطراف اپنے موکلوں کی ڈیوٹیاں لگا دی تھیں اور انھیں کہا کہ ہوشیاری سے پہرہ دینا ہے اور جو جن حاضری کے لیے آئے اسے قید کر لینا ہے۔ جب چند خاص الخاص مرید رہ گئے اور تمام لوگ چلے گئے تو پیر صاحب ہمیں مخاطب کر کے کہنے لگے آپ بھی جائیں اور آئندہ اتوار کو آ جائیں آج جنات کی حاضری نہیں ہوگی۔ جب اس پیر نے یہ باتیں کہیں تو مجھے اندازہ ہو گیا کہ اس نے بہت معمولی قسم کا عمل کیا ہوا ہے اور اسے یہ بھی معلوم نہ ہو سکا کہ میرے موکلوں کا کیا عمل ہوا ہے اور وہ کیوں حاضر نہیں ہوئے تو مجھے شرارت سوجھی میں نے اپنے موکلوں کو کہا کہ اس پیر کے جنات کو چھوڑ دیں اور ان سے ہی اس پیر کی پٹائی بھی کرائیں۔ دیکھتے ہی دیکھتے پیر صاحب کی چیخیں بلند ہونا شروع ہو گئیں میرے موکلات کی نگرانی میں اس پیر صاحب کے جنات نے ان کی خوب خبر لی۔ پیر صاحب اپنے جنات کو چیخ چیخ کر کہہ رہے تھے کہ مجھ سے کیا گستاخی ہوئی ہے۔ تو انھوں نے کہا کہ آپ سے کوئی گستاخی نہیں ہوئی۔ بلکہ ہمیں کہیں سے حکم ملا ہے اور ہم اس پر عمل کرنے پر مجبور ہیں۔ تو اس پیر نے ان سے کہا کہ وہ کون بد بخت ہے جس کے حکم پر تم یہ سب کچھ کرنے پر مجبور ہو تو جنات نے کہا کہ وہ آپ کے سامنے بیٹھا ہوا ہے۔ یہ سب باتیں جب وہاں بیٹھے ہوئے تین ہٹے کٹے اور صحت مند ملنگوں نے سنیں جو پیر صاحب کے مرید خاص تھے تو وہ غصے میں آ گئے اور انھوں نے اپنے رنگین موٹے ڈنڈے اٹھا کر مجھ پر حملہ کرنے کی کوشش کی جب وہ میرے قریب پہنچے تو میں نے انھیں کہا کہ پہلے اپنے پیر کی جان بچاؤ اور اس کے حشر سے نصیحت پکڑو اگر اب کسی نے اپنی جگہ سے قدم آگے بڑھایا تو الٹا لٹکا کر تمھارے پیر سے زیادہ برا حشر کروں گا تو وہ ڈر کر پیچھے ہٹ گئے۔ اس وقت تک جنات نے پیر صاحب کو مار مار کر ادھ موا کر دیا تھا۔

جب ان کا بہت برا حال ہو گیا تو میں نے اپنے موکلوں کو کہا کہ بس اب رفع کر دیں۔ یہ میرے دوست جو پیر صاحب کی بہت تعریفیں کر کے مجھے اپنے ساتھ لے کر آیا تھا۔ یہ سارا منظر دیکھ کر سہما ہوا بیٹھا تھا اور بہت شرمندہ ہو رہا تھا کہ یہ سب کچھ کیا ہو گیا۔ کچھ دیر بعد پیر صاحب کے حواس بحال ہوئے تو ایک دوسرے سے ساتھ تعارف ہوا۔ پیر صاحب کہنے لگے میں غریب آدمی ہوں میری جان چھوڑ دو میری روزی کا معاملہ ہے جو مطالبہ کہتے ہو مان لیتا ہوں۔ اس کی منت سماجت پر میں نے اس سے چند وعدے لیے اور اپنے موکلوں کو کہا کہ اس کے جنات کو آزاد کر دیں۔

جنات کن لوگوں کو تنگ کرتے ہیں

جعلی عاملوں نے اپنی دکانداریاں چمکانے کے لیے جنات کے ہاتھوں پہنچنے والے نقصانات کی فرضی داستانیں اور خوفناک قصے مشہور کر رکھے ہیں۔ اس کی بدولت وہ پریشان حال اور مجبور لوگوں سے بھاری رقوم حاصل کرنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ جنات بلاوجہ کسی کو تنگ نہیں کرتے۔ عملیات کے میدان میں سالہا سال سے ذاتی تجربات کی روشنی میں میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ صرف چار اقسام کی وجوہات ہیں جن کی وجہ سے جنات انسانوں کو پریشان یا نقصان پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں۔

پہلی قسم ان لوگوں کی ہے جو عملیات اور وظائف کے ذریعے جنات کو تسخیر کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اکثر ناتجربہ کاری کی بنا پر جب وہ عمل الٹ ہو جاتا ہے یا عمل مکمل نہیں ہوتا تو جنات اس عامل پر حاوی ہو جاتے ہیں اور اس عامل کو مختلف طریقوں سے اذیت پہنچاتے ہیں۔ جنات کے سایے کے اثر کا شکار ہونے والوں کی دوسری قسم ان لوگوں کی ہے جن کے ہاتھوں غیر شعوری طور پر غلطی سے جنات کو نقصان پہنچ جاتا ہے اور اس شخص کو اس کی خبر بھی نہیں ہوتی لیکن جنات انتقامی کارروائی پر اتر آتے ہیں اور مختلف طریقوں سے تنگ کرتے ہیں۔

جنات کے سایے کی تیسری قسم جب عامل حضرات تعویذات یا عملیات کے ذریعے کسی کو نقصان پہنچانے کی خاطر جنات کی ڈیوٹیاں لگا دیتے ہیں۔ تو جنات ہر طرح سے پریشان کرتے ہیں اور آسانی سے ساتھ پیچھا نہیں چھوڑتے۔

چوتھی اور آخری قسم کی نوعیت ذرا مختلف ہے۔ اس کا زیادہ تر شکار صرف عورتیں ہوتی ہیں۔ عام طور پر جنات کسی خوبصورت عورت پر اس کے حسن کی بدولت مسلط ہو جاتے ہیں لیکن انہیں نقصان نہیں پہنچاتے۔ اگر انہیں نکالنے کی کوشش کی جائے تو سخت مزاحمت کرتے ہیں۔ اگلے صفحات میں جنات کے سایے کی حقیقت علامات اور اس کے علاج کا تفصیل سے ذکر آئے گا۔ جسے پڑھ کر ہر شخص فائدہ اٹھا سکے گا۔ جب کہ یہاں صرف ان واقعات کو بیان کروں گا جسے پڑھ کر اوپر بیان کی گئی جنات کے سایہ کی اقسام کو سمجھنے میں آسانی رہے۔ آج سے ۲۵ سال پہلے کا واقعہ ہے کہ میرے گھر سے کچھ فاصلے پر آرمی کیمپ

ویرانہ تھی۔ وہاں چونکہ آبادی کا نام و نشان نہ تھا اس لیے بہت کم ہی لوگ اس راستے کو استعمال کرتے تھے۔

ایک دن میں اپنے گھر کے نیچے فرار پر بیٹھا کام کر رہا تھا۔ ایک لڑکا جس کی عمر تقریباً ۱۴ سال تھی زمین پر بے ہوشی کی حالت میں گرا ہوا تھا اور تھر تھر کانپ رہا تھا۔ اس کی ماں اس کے قریب بیٹھی رو رہی تھی اور اسے کچھ نہیں آ رہی تھی کہ کیا کرے۔ بہت سے لوگ تماشا دیکھنے کے لیے اردگرد اکٹھے ہو گئے۔ کوئی اسے جوتا سونگھا رہا تھا کہ شاید اسے مرگی کا دورہ پڑ گیا ہے اور کوئی کچھ کہہ رہا تھا ہر شخص اپنی سمجھ کے مطابق مشوروں سے نواز رہا تھا۔ میں نے اپنے مخصوص طریقے سے وہ منظر دیکھا جو وہاں موجود عام لوگوں کی نظر سے پوشیدہ تھا۔ ایک خبیث جن نے اس لڑکے کو دائیں ہاتھ کے انگوٹھے سے پکڑ رکھا تھا۔ اس اچانک تکلیف کے باعث لڑکا حواس باختہ ہو کر تڑپ رہا تھا۔ اسی دوران قریبی ہائی سکول میں چھٹی ہوئی اور تماشائیوں کی تعداد میں مزید اضافہ ہو گیا۔ میں نے تمام لوگوں کو سمجھا کر اس لڑکے سے دور ہی فٹ دور کر دیا۔ اس کے بعد میں اس خبیث جن سے مخاطب ہوا اور کہا اس معصوم بچے کا کیا قصور ہے اس کو چھوڑ دو۔ تو وہ کہنے لگا کہ میں یہاں درخت کے نیچے بیٹھا کھانا کھا رہا تھا تو اس لڑکے نے اس میں پیشاب کر دیا۔ اس لیے میں اسے سزا دے رہا ہوں۔ اس دوران میں نے اس کی منت سماجت بھی کی اور دھمکیاں بھی دیں لیکن وہ کسی صورت ماننے پر تیار نہ ہوا۔ اس کے بعد میں نے ایک لڑکے سے کاغذ اور پنسل لے کر ایک تعویذ لکھا اور اس کو دکھایا کہ میرے پاس تمہارا علاج موجود ہے۔ لیکن وہ بہت ڈھیٹ نکلا اور کہنے لگا آپ مجھے جلا دیں لیکن میں اس لڑکے کو نہیں چھوڑوں گا۔ اس وقت میرے پاس ایک ایسا عمل تھا۔ جس کو میں مشکل وقت میں آخری ہتھیار کے طور پر استعمال کیا کرتا تھا۔ یہ ایک ایسا وظیفہ تھا کہ کوئی طاقتور سے طاقتور جن بھی اس کے سامنے نہیں ٹھہرتا تھا۔ اس کا طریقہ کار یہ تھا کہ بغل میں ہاتھ رکھ کر وظیفہ دہرانا اور پھر ہاتھ پر پھونک مار کر ہاتھ جن کی طرف کر دینا۔ جب میں نے آخر میں یہ عمل دہرایا تو وہ ہاتھ جوڑنے لگا کہ بس بس اور اس نے دہائی دی میں نے دو موکل اس کے پیچھے دوڑائے اور وہ اسے پکڑ کر لے آئے۔ پھر اس نے بہت معافیاں مانگیں اور منت سماجت کی پہلے وہ اس جگہ کو چھوڑنے پر تیار نہیں تھا۔ اب اس نے اپنا مقام تبدیل کرنے کی حامی بھر لی اور آئندہ کسی کو تنگ نہ کرنے کا وعدہ کیا۔ اس تمام منظر کو وہاں پر موجود بہت بڑے ہجوم نے دیکھا۔ اس کے بعد لڑکا ہوش میں آ گیا۔ میں نے اسے ایک تعویذ لکھ کر دیا اور کہا کہ اسے گلے میں لٹکا لینا آئندہ کبھی بھی کوئی جن تمہارے قریب نہیں آئے گا۔

جادو کی ایک پیچیدہ قسم

ایک مرتبہ ایک نوجوان لڑکی جس کی عمر تقریباً ۲۶ سال ہو گی۔ اس کی والدہ اور بھائی اسے میرے پاس لے کر آئے وہ کسی پیچیدہ مرض میں مبتلا تھی۔ بے شمار ڈاکٹروں اور حکیموں سے علاج معالجے کے باوجود اسے کوئی افاقہ نہ ہوا تو کسی نے انہیں میرا پتا بتایا تو وہ اسے میرے پاس لے آئے اس مریضہ کے

متعلق بتایا کہ ہم نے اسے ہر جگہ دکھایا ہے لیکن کسی کی سمجھ میں کوئی بات نہیں آئی۔ اب آپ کے پاس پہنچے ہیں۔ آپ حساب لگا کر بتائیں کہ اسے کیا مسئلہ ہے۔ میں نے جب اسے دیکھا تو معلوم ہو گیا کہ اس پر جادو کا اثر ہے۔ میرے موکلات نے بتایا کہ اس پر جادو کا اثر ہے اور کسی نے اس پر جادو نہیں کیا بلکہ اتفاق سے اس کو پہلے سے کیا گیا جادو غلطی سے لگ گیا ہے۔ اس بچی کے حالات کے پیش نظر یہ جان بوجھ کر جادو نہیں کیا گیا۔

موکلات سے میں نے مکمل تفصیل پوچھی تو انھوں نے بتایا کہ ایک مرتبہ یہ لڑکی اپنے والدین کے ساتھ کسی شادی میں شرکت کے لیے جا رہی تھی اس وقت اس کی عمر ۱۰ سال تھی۔ شادی قریبی دیہات میں تھی۔ راستے میں چلتے چلتے اس لڑکی کو پیشاب کی حاجت محسوس ہوئی۔ تو اس نے اپنی والدہ کو بتایا تو اس نے کہا کہ ہم یہاں کھڑے ہوتے ہیں تم کھیت میں تھوڑا سا آگے جا کر فارغ ہو آؤ۔ وہ لڑکی کھیت کے اندر سے ہو کر بہتے پانی کے کھال پر چلی گئی۔ تھوڑے فاصلے پر ساتھ والے کھیت کو پانی کاٹنے کے لیے اس کھال کو درمیان سے کاٹ کر راستہ بنایا گیا تھا جس جگہ راستہ بنا ہوا تھا وہاں پر کسی نے ٹکی پر جادو کر کے اس کو وہاں دبایا تھا۔ جس عامل نے اس ٹکی پر عمل کیا تھا۔ اس کا اثر یہ تھا کہ جو بھی عورت اس ٹکی کے اوپر سے گزرے گی۔ اس کو وہ بیماری یا جادو کا اثر منتقل ہو جائے گا اور جس عورت نے اس ٹکی کو جادو کروا کے رکھا تھا اس سے یہ اثر ختم ہو جائے گا اور ایسے ہی ہوا۔ جب وہ لڑکی اس راستے سے چھلانگ لگا کر گزری تو اسی دن سے اسے خون آنے کی شکایت شروع ہو گئی۔ لیکن جب خون رکنے پر نہ آیا تو انھیں تشویش لاحق ہوئی اور انھوں نے ڈاکٹروں اور حکیموں سے رجوع کیا۔ جب موکلات نے اپنی بات مکمل کر لی تو میں نے انھیں تمام صورت حال سے آگاہ کیا۔ پھر میں نے اس بچی کا علاج کیا اور اسے اس تکلیف سے نجات دلائی۔ میں نے اپنے موکلات کے ذریعے ان شریر جنات کو بھگایا جو اس بچی پر مسلط تھے۔ انھوں نے وعدہ کیا کہ وہ آئندہ نہیں آئیں گے اگر بھیجنے والے عامل نے دوبارہ تنگ نہ کیا۔ میں نے انھیں کہا کہ اب تو تم جاؤ اگر اس عامل نے دوبارہ بھیجا تو پھر تم دونوں سے نمٹ لوں گا۔ اس کے بعد اس بچی کو چند تعویذ دے کر اسے رخصت کر دیا۔ اس کے بعد اس بچی کو کبھی دوبارہ تکلیف نہیں ہوئی۔ جنات کے علاوہ جنی جو کہ ''جن'' کی مونث ہے کسی سے پیچھے نہیں رہتی اس کا ایک واقعہ آپ بھی پڑھ لیں۔

جنّی کا ایک لڑکے پر تسلط

ایک مرتبہ میں قریبی غلہ منڈی کی مسجد کے پاس سے گزر رہا تھا کہ وہاں نماز کے بعد بہت سے نمازی ہجوم کی شکل میں کھڑے تھے۔ جب میں ان کے قریب ہوا تو ۱۹ سال کا ایک لڑکا زمین پر لیٹا ہوا تھا۔ ایک نمازی کہنے لگا کہ اسے مرگی کا دورہ پڑ گیا ہے۔ کوئی اس کے کان میں اذان کہہ رہا تھا۔ کوئی اسے جوتا سونگھا رہا تھا۔ یہ حقیقت ہے کہ مرگی کے مریض کے کان میں اذان کہنے سے مریض سنبھل جاتا ہے۔

اس لڑکے کے پاس کوئی وارث بھی موجود نہ تھا۔ جب میں نے جاننے کی کوشش کی کہ یہ مرگی

بے دیکھا اور بے تو اصل حقیقت کھل کر سامنے آ گئی۔ ایک جننی نے اس لڑکے کو قابو کیا ہوا تھا۔ میں نے لوگوں کی منت سماجت کر کے انھیں پیچھے ہٹایا اور اس کے بعد اس لڑکے کو دائیں ہاتھ کے انگوٹھے سے پکڑ لیا۔ دائیں ہاتھ کے انگوٹھے سے جن آسانی کے ساتھ گرفت میں آ جاتا ہے۔ جب میں نے لڑکے کو دم کرنا شروع کیا تو جننی بول پڑی۔ میں نے اسے کہا کہ تمھیں کیا تکلیف ہے اس بیچارے کو کیوں تنگ کر رہی ہو تو وہ کہنے لگی مجھے کوئی تکلیف نہیں بلکہ مجھے بھیجا گیا ہے۔ کیونکہ یہ فلاں جگہ شادی کرنے سے انکار کر رہا ہے اس لیے اس کا دماغ درست کرنے کے لیے اس لڑکی کے گھر والوں نے عامل کے ذریعے میری ڈیوٹی اس پر لگائی ہے کہ میں اسے اس لڑکی کے ساتھ شادی پر مجبور کروں میں نے کچھ دیر اس کی منت سماجت کی جب وہ کسی طرح ماننے پر تیار نہ ہوئی تو میں اپنے موکلوں کو اس کے سامنے لایا وہ اس کی طرف بڑھے تو وہ معافیاں مانگنے لگی اور آئندہ تنگ نہ کرنے کا وعدہ کر کے چلی گئی جب بچے کو ہوش آیا تو میرے پوچھنے پر اس نے بتایا کہ وہ گھر سے سبزی لینے کے لیے آیا تھا اور اس قسم کے دورے اسے پہلے بھی پڑتے ہیں۔ میں نے اس بچے کو اپنا ایڈریس بتایا اور کہا کہ یہ اپنے والدین کو بتا دینا اور انھیں کہنا کہ اگر تمھیں دوبارہ اس قسم کی تکلیف ہو تو میرے ساتھ رابطہ کر لیں۔ اس لڑکے نے گھر جا کر سب کچھ بتا دیا۔

تقریباً ۲۰ دن بعد اس لڑکے کو دوبارہ دورہ پڑ گیا اس کے گھر والے اس لڑکے کو لے کر میرے پاس آ گئے اس لڑکے کی قسمت اچھی نکلی کہ اس وقت میرے استاد عبدالقیوم میرے پاس آئے ہوئے تھے۔ میں نے انھیں تمام واقعے سے آگاہ کیا کہ یہ ایک جننی ہے جو ایک مرتبہ پہلے بھی معافی مانگ کر گئی ہے اور دوبارہ تنگ کرنے کے لیے آ گئی ہے۔ میں نے انھیں اس جننی کا نام بتایا اور کہا کہ یہ بہت ڈھیٹ قسم کی ہے۔ آپ ہی اس کا علاج کریں۔ میرے استاد کو بہت غصہ آیا۔ انھوں نے اس کی کوئی بات نہ سنی اور نہ ہی زیادہ وقت لگا انھوں نے اپنے موکلوں کو حاضر کیا انھوں نے ایک ہی جھٹکے میں اسے قید کر لیا۔ اس طرح اللہ نے اس بچے پر اپنا فضل کیا اور اس کی جان بچ گئی۔ وہ بچہ آج بھی صحت مند اور بالکل ٹھیک ہے دوبارہ اسے کبھی جنات کے سایہ کی تو تکلیف نہیں ہوئی۔

موکلات کے ذریعے پہلوان کی قلابازیاں

موکلات کے ذریعے کمالات تو بہت دکھائے جا سکتے ہیں لیکن ایک چھوٹا سا واقعہ جسے بطور مثل ایک عامل کے لیے سرانجام دینا معمولی بات ہے اس قسم کی کرامات کو دکھا کر آج کل کے عامل بہت بڑے بڑے دعوے کرتے ہیں۔

ایک مرتبہ میرے پاس میرے پیشہ کا استاد بھائی مجھے ملنے کے لیے آیا۔ اسے میرے بارے میں کچھ علم نہیں تھا کہ میں عملیات میں بھی مہارت حاصل کر چکا ہوں۔ ہم دونوں کسی کام کے سلسلے میں جا رہے تھے کہ راستے میں پہلوانوں کے اکھاڑے کے پاس سے گزر ہوا ہم کچھ دیر کے لیے پہلوانوں کی کشتی دیکھنے کے لیے رک گئے۔ میرے دوست نے طاقتور پہلوان کے متعلق کہا کہ اس نے کشتی جیت لگا ہے۔

میں نے کہا کہ اگر یہ کمزور پہلوان جیت جائے تو پھر کیا خیال ہے۔ وہ کہنے لگا کہ مجھے لگتا ہے آپ کی طبیعت ٹھیک نہیں۔ عاملوں کے پاس جب کچھ ہوتا ہے تو انہیں غصہ بہت جلد آتا ہے۔ فطری بات تھی مجھے بھی غصہ آ گیا۔ میں نے ایک موکل کی ڈیوٹی لگائی کہ کمزور پہلوان کے ساتھ تعاون کرو اور طاقتور پہلوان کا برا حشر کر دو۔ میرے دوست کو کچھ علم نہیں تھا۔ دیکھتے ہی دیکھتے طاقتور پہلوان نے قلابازیاں کھانی شروع کر دیں اور کمزور پہلوان نے مار مار کر طاقتور پہلوان کو منٹوں میں ہرا دیا۔ اس طرح کمزور پہلوان جیت گیا اور طاقتور پہلوان دیکھتا رہ گیا۔ کمزور پہلوان بہت خوش تھا۔ میرا دوست بھی بہت حیران اور شرمندہ تھا کہ یہ کیسے ممکن ہو گیا۔ لیکن میں سوچ رہا تھا کہ آج تو یہ موکل کی وجہ سے جیت گیا مگر کل کلاں کسی اصلی مقابلے میں دوبارہ اس کا سامنا اس پہلوان سے ہو گیا تو یہ بے چارہ کیا کرے گا۔

(بحوالہ ماہر استاد بشیر احمد کے تیس سالہ تجربات کا نچوڑ)

میری توبہ کی کہانی

پر اسرار علوم پر دسترس حاصل کرنے والے عاملوں کو اس کی بہت بھاری قیمت ادا کرنا پڑتی ہے۔ کالے پیلے عملیات اور موکلات کو زیر کرنے کے دوران مجھے بھی ان تلخ نتائج کا سامنا کرنا پڑا۔ اس تمام عرصہ میں مجھے بہت سے نقصانات اٹھانے پڑے۔ میرے چار بچے یکے بعد دیگرے فوت ہوئے جو بچہ بھی پیدا ہوتا پیدائش کے چند ہفتوں کے بعد اس کے جسم کی رنگت نیلی ہو جاتی جو اس بات کی نشانی تھی کہ یہ عملیات کا نتیجہ ہے۔ جنات کو قابو کرنے کا شوق ہی ایسا ہے کہ انسان کی عقل پر پردہ پڑ جاتا ہے اور وہ اتنا بے حس ہو جاتا ہے کہ اسے یہ احساس تک نہیں ہوتا کہ وہ جس راستے پر گامزن ہے اس کا انجام کتنا دردناک ہوگا۔ میری توبہ کا قصہ بھی عجیب ہے اس میں شک نہیں کہ جس وقت اللہ تعالیٰ کو کسی کی بھلائی مقصود ہوتی ہے تو اس شخص کو سیدھا راستہ دکھانے کے لیے خود اسباب پیدا کر دیتا ہے۔ فرمان رسول کا مفہوم ہے کہ آدم کا ہر بیٹا خطا کار ہے مگر بہترین خطاکار وہ ہے جو اپنی غلطی تسلیم کر کے اللہ کی طرف رجوع کر لیتا ہے اور آئندہ اپنے کاموں سے توبہ کر لیتا ہے جسے اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتے۔

یہ جمعہ کا دن تھا اور میں ترازو کا ایک پرزہ خریدنے کے لیے لاہور گیا۔ کافی تلاش کے باوجود مجھے وہ پرزہ نہ ملا کیونکہ اکثر دکانیں جمعۃ المبارک کی وجہ سے بند تھیں۔ نماز جمعہ پڑھنے کے لیے میں نے رنگ محل چوک میں حافظ عبدالقادر روپڑی کی مسجد کا انتخاب کیا میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس وقت میرا یہ ارادہ کرنا اللہ کی طرف سے رحمت کا سبب بن گیا۔ میں خطبہ جمعہ شروع ہونے سے دس منٹ پہلے مسجد میں پہنچ گیا۔ حافظ صاحب نے اس جمعہ میں قرآن و حدیث کے دلائل کی روشنی میں جادوگری، عملیات اور جنات کے ذریعے ناجائز کام لینے والوں کو ابدی جہنمی قرار دیا مگر انھوں نے یہ بات بھی بیان کی کہ جو شخص یہ سمجھ کر کہ مجھ سے گناہ ہو گیا ہے اور اللہ سے توبہ کر کے اس کام کو چھوڑ دے تو اللہ تعالیٰ غفور و رحیم ہے وہ اسے معاف کر دیں گے ان کی باتوں کا میرے دل پر زبردست اثر ہوا۔

نماز جمعہ سے فارغ ہونے کے بعد میں حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور پوچھا کہ اگر کوئی شخص عملیات کے کام کو چھوڑنا چاہے تو اسے کیا طریقہ اختیار کرنا چاہیے تو انھوں نے کہا کہ ایک تو مضبوط ارادے کے ساتھ چھوڑے اور دوسرا یہ کہ مسلسل توبہ استغفار کرتا رہے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات

پاک ہے وہ اس پر رحم کرے گا اور اسے معاف فرما دے گا۔ میں نے اسی وقت مسجد میں بیٹھ کر اللہ سے عہد کر لیا کہ یہ سب کام چھوڑ دوں گا اور آئندہ کے لیے عملیات سے توبہ کر لی جب میں مسجد سے باہر نکلا تو ایک راہ گیر مجھے ملا میں نے اس سے کہا کہ یہ پڑیا مجھے نہیں چاہیے۔ وہ شخص مجھے بڑا سے پکڑا۔ ایک آدمی وہاں پڑ گیا اور کہا کہ اگر یہ پڑیا یہاں سے ہٹالو تو پھر کسی اور دکان سے بھی نہیں ملے گا۔ میرے دل میں خیال آیا کہ اللہ تعالیٰ نے ضرور مجھ پر رحمت کا دروازہ کھول دیا ہے میں وہ پڑیا وہاں سے قریب کر کے گھر واپس آ گیا۔

اب میں نے یہ جدوجہد شروع کر دی کہ جلد از جلد عملیات سے جان چھڑائی جائے۔ میں بہت سارے عاملوں کو جانتا تھا ان میں بہت سے روحانی علوم پر دسترس رکھنے والے بھی تھے۔ سب سے پہلے میں منت پورہ گوجرانوالہ میں حافظ محمد یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے پاس گیا اور ان کو اپنے پاس موجود خبیثات کے ذخیرے کی تفصیل سے آگاہ کیا اور بتایا کہ اب میں انھیں چھوڑنا چاہتا ہوں میری مشکل آسان کریں۔ حافظ صاحب نے میری طرف بہت غصے کے ساتھ دیکھا اور کہا کہ بیٹا جو کچھ تمھارے پاس ہے اس کو لے کر یہاں سے نکلنے کی بات کرو یہ میرے بس سے باہر ہے کچھ دن بعد میں نے حافظ صاحب کے ایک قریبی دوست کو جس کی بات وہ ٹال نہیں سکتے تھے منت سماجت کر کے ساتھ لیا اور دوبارہ حافظ صاحب کی خدمت میں حاضر ہو گیا تاکہ میرا مسئلہ حل ہو جائے۔ حافظ صاحب نے اپنے دوست کے ساتھ ناراضگی کا اظہار کیا تم کس کی سفارش کرنے آئے ہو۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ اس بچے نے جو عمل کیے ہیں وہ سارے قرآن و سنت کے خلاف ہیں۔ دوسری بات یہ کہ میرے پاس اتنی طاقت نہیں کہ میں انھیں سنبھال سکوں کیونکہ مجھے نظر آ رہا ہے کہ اس کے موکلوں میں کوئی سکھ ہے کوئی عیسائی اور کوئی ہندو ہے مگر حافظ صاحب کے دوست اور میرے سفارشی نے بھرپور دباؤ کا مظاہرہ کیا اور کہا کہ اگر یہ آپ کے بس کا روگ نہیں تو کسی کا پتا ہی بتا دیں۔ انھوں نے کہا کہ ننکانہ کے قریب بدی پور کی جھال کے قریب اللہ کا ایک بندہ رہتا ہے آپ اس کے پاس پہنچ جائیں شاید آپ کا کام ہو جائے۔

آپ اندازہ کریں کہ جس علم کو حاصل کرنے کے لیے میں نے اپنی زندگی کا بہترین دور ضائع کر دیا اور دن رات سخت محنت و مشقت میں گزارے۔ اب اس کو چھوڑنے کے لیے نئے سفر کا آغاز ہوا۔ چند دن بعد میں حافظ صاحب کے بتائے ہوئے پتے پر پہنچ گیا اس وقت اس اللہ کے بندے کی عمر ۸۵۔۹۰ برس کے قریب ہوگی مجھے دیکھتے ہی انھوں نے سختی سے کہا کہ نکل جاؤ یہاں سے تم جو کچھ لے کر آئے ہو یہ ہمارے والا کام نہیں۔ میں نے اسی وقت اللہ سے فریاد کی کہ یا اللہ میں کس مصیبت میں پھنس گیا ہوں۔ میں نے ان کی بہت منت سماجت کی کہ میری ان عملیات سے جان چھڑائیں لیکن انھوں نے بھی یہ کہا کہ یہ میرے بس کی بات نہیں ہاں البتہ آزاد کشمیر میں ایک کالے علم کا ماہر عامل تمہاری مشکل حل کر دے گا مجھے سو فیصد امید ہے کہ وہ تمھارے تمام عملیات کو خوشی دل سے قبول کر لے گا اور تمہاری جان چھوٹ جائے گی۔ وہاں سے واپس آنے کے بعد میری بے قراری میں مزید اضافہ ہو گیا چند دن کے بعد مظفرآباد آزاد کشمیر میں اس عامل کے ڈیرے پر پہنچ گیا اس نے آبادی سے کچھ فاصلے پر ایک پہاڑی کو اپنا مسکن بنایا ہوا تھا۔ شاید اسے پہاڑی

پڑ سکتے تھے جب میں اس کے پاس پہنچا تو وہ مجھے دیکھ کر کھلکھلا کر ہنس پڑا۔ اس نے میری بہت عزت کی میں نے اسے اپنی پریشانی سے آگاہ کیا تو وہ مجھے کہنے لگا ہماری مثال ان دو قیدیوں جیسی ہے جو ایک جیل میں بند ہیں۔ ایک قیدی دوسرے سے کہتا ہے کہ مجھے آزاد کراؤ لیکن جو خود قید میں ہے وہ دوسرے کو کیسے آزاد کرائے۔ اس نے کہا کہ میں بھی تمہاری طرح ان سے جان چھڑانا چاہتا ہوں۔ لیکن ابھی تک اس کوشش میں کامیاب نہیں ہوا۔ مختصر یہ کہ ہم دونوں ایک دوسرے کی کچھ مدد نہیں کر سکتے۔ میں نے اس کی بہت منت سماجت کی اور کہا کہ تمہاری جان چھوٹتی ہے یا نہیں لیکن جو کچھ میرے پاس ہے اسے خدا کے لیے اپنے پاس رکھ لو اور اپنے موکلات کی تعداد میں اضافہ کر لو۔ وہ مجھے کہنے لگے کہ برخوردار میں تم سے یہ سب کیسے لوں مگر میرے موکلات اور نسل کے ہیں اور تمہارے موکل اور نسل کے ہیں نئی مصیبت مول نہیں لے سکتا میں جس مصیبت میں پہلے ہی پھنسا ہوا ہوں میرے لیے وہی کافی ہے میں نے اس سے کہا کہ پھر مجھے کوئی ایسا عامل بتا دیں جو میرا مسئلہ حل کر دے تو وہ کہنے لگا کہ میرے خیال میں اس کا صرف ایک ہی حل ہے کہ جس شخص سے تم نے یہ عمل سیکھے ہیں اگر وہ زندہ ہے تو اس کی منت سماجت کرو وہ تمہاری جان چھڑا سکتا ہے۔ میں نے اسے بتایا کہ میں یہ کام کر کے بھی دیکھ چکا ہوں لیکن میرے استاد کہتے ہیں کہ جو تیر ایک مرتبہ کمان سے نکل جائے وہ کبھی واپس نہیں آتا۔ آزاد کشمیر والا عامل بندہ تو ٹھیک نہیں تھا لیکن اس نے مجھے جو مشورہ دیا اس سے مجھے کچھ حوصلہ ہوا۔ اس نے کہا کہ جب انسان بے بس ہو جائے اور اس کا کوئی چارہ نہ چلے تو پھر ایک ذات خدائے بزرگ و برتر ایسی ہے اگر اس سے رجوع کر لے تو وہ فوراً ہی کوئی سبب پیدا کر دیتی ہے۔

میں اس کی یہ باتیں سن کر ناکام و نامراد آزاد کشمیر سے لوٹ آیا۔ اس کے بعد مجھے گجرات کے نزدیک کوٹلی تندوروال میں ایک بزرگ کے بارے میں علم ہوا میں ان کے پاس پہنچا تو انہوں نے بھی مجھے یہ کہہ کر جواب دے دیا کہ بیٹا جو کچھ تمہارے پاس ہے مجھ میں اتنی طاقت نہیں کہ اس کو سنبھال سکوں تم نے سب سے مختلف اور مشکل عمل کیے ہیں کسی اور سے رابطہ کرو۔ میں نے کسی کتاب میں پڑھا تھا کہ جب انسان کی دعا کسی طریقے سے بھی قبول نہ ہو تو اسے چاہیے کہ نماز تسبیح پڑھے پھر اللہ سے دعا کرے تو اللہ تعالیٰ تمام مشکلیں حل فرما دیں گے۔ ایک دن میں نے شہر سے باہر آبادی سے دور ایک ویران مقام پر وضو کر کے نماز تسبیح مکمل توجہ اور خشوع و خضوع سے پڑھنی شروع کی۔ نماز تسبیح پڑھنے کے دوران مجھے ایسا سکون محسوس ہوا جو اس سے پہلے کبھی نہ ہوا تھا۔ اس کے بعد میں نے خدا کے حضور طویل دعا کی اپنے دل کو نیاز کیا اور رو رو کر التجا کی کہ یا اللہ مجھے معاف کر دیں اور میرے لیے آسانیاں پیدا فرمائیں اللہ کے حضور دعا کے دوران مجھ پر ایسی کیفیت طاری ہوئی جو زندگی میں اس سے پہلے نہ کبھی ہوئی اور شاید نہ آئندہ کبھی ہو سکے۔ اس بنا پر میرے دل نے شہادت دی کہ اللہ نے تمہاری دعا سن بھی لی ہے اور قبول بھی کر لی ہے اور جلد تیرے ظلم کا سورج غروب ہو جائے گا اس کے بعد میں مطمئن گھر واپس آ گیا۔

سید سعید احمد شاہ صاحب سے ملاقات

کچھ ہی دن گزرے تھے کہ میرے بڑے بھائی صاحب کے ہم زلف چیچہ وطنی سے ملنے کے لیے ان کے ہاں تشریف لائے۔ وہ مجھے کہنے لگے کہ یار تمہارے بچے فوت ہو جاتے ہیں کیا تمہاری بیوی کو کوئی بیماری تو نہیں۔ میں نے کہا کہ میرے خیال میں تو یہی ہے لیکن آج تک کسی کے علاج سے افاقہ نہیں ہوا۔ وہ کہنے لگے کہ ہمارے شہر چیچہ وطنی کے قریب ۱۵ چک میں سید سعید احمد شاہ صاحب بہت اچھے بزرگ ہیں۔ صرف ایک بار ان سے مل کر دیکھیں انشاء اللہ ضرور آرام آ جائے گا۔ مجھے اصل حقیقت کا علم تو تھا کہ بچے کیوں فوت ہوتے ہیں اس لیے میں نے ان سے کہا کہ علاج معالجہ کرنے والے بہت بڑے بڑے دیکھے ہیں ان کے پاس جا کر دیکھا سب فراڈ ہیں۔ مگر انہوں نے بہت اصرار کیا اور مجھے تسلی سے سمجھایا کہ جہاں اتنا وقت ضائع کیا ہے وہاں آپ انہیں ایک بار مل کر تو دیکھیں۔ میں نے مجبور ہو کر ان کے ساتھ چیچہ وطنی سید صاحب کے پاس حاضر ہونے کی حامی بھر لی میرے ذہن میں اپنا کام بھی تھا کہ شاید وہ کوئی حل کر دیں۔ چند دنوں کے بعد میں چیچہ وطنی پہنچا تو میرے عزیز جن کا نام مستری محمد دین تھا مجھے اپنے ساتھ لے کر ۱۵ چک سید سعید احمد شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔ انہوں نے شاہ صاحب کو صرف میرے بچوں کی وفات کے بارے آگاہ کیا تو شاہ صاحب کہنے لگے کہ مستری صاحب آپ نا سمجھ رہے مجھے سب کچھ نظر آ رہا ہے ان کے گھر میں جو بیماری ہے اس میں سے جان کی ہے۔

میرے عزیز کو کوئی ضروری کام تھا وہ مجھے شاہ صاحب کے پاس چھوڑ کر چلے گئے اور کہہ گئے کہ یہ بہت دور سے آئے ہیں ان کا مسئلہ ضرور حل کریں۔ سید صاحب محفل میں بیٹھے تھے مجھے کہنے لگے کہ بیٹا آپ نے بہت دیر کر دی اگر اتنا ہی پھنسے ہوئے تھے تو پہلے آ جانا تھا۔ حیران ہوں میں۔ جب کہ ابھی تک میں نے شاہ صاحب کو کوئی بات نہیں بتائی تھی۔ شاہ صاحب فرمانے لگے کہ بیٹا اگر بہت تکلیف ہو تو اللہ تعالیٰ ضرور مدد کرتا ہے۔ اب تم آ گئے ہو تو انشاء اللہ تمہارا مسئلہ حل ہو جائے گا۔ انہوں نے ایک مثال بیان کی کہ کوئی شخص چھت کے ساتھ پھندا لگا کر لٹک گیا ہو اور اس کے پاس کوئی موجود بھی نہ ہو تو پھر اسے کون موت کے منہ سے بچا سکتا ہے۔ جو کچھ تم نے کیا ہے اب کا پھل بھی تم بھگت رہے ہو۔ میں نے بہت عاجزی سے کہا کہ سید صاحب میں نے غلطی سے یہ فیصلہ کیا تھا لیکن اب میں یہ سمجھتا ہوں کہ مجھ سے کوئی یہ فیصلہ مفت لے لے لیکن کوئی اسے اپنے پاس رکھنے کے لیے تیار نہیں۔ وہ بہت متفکر ہوئے اور کہنے لگے کہ بیٹا ان عملیات کے ذخیرے کو تم سے لے کر اپنے پاس وہ رکھے جس میں انہیں سنبھالنے کی طاقت ہو اگر کسی نے تم سے یہ عمل لے کر اپنے گھر میں خود مصیبت ڈالنی ہے تو اس کو کیوں کرے۔ اس موقع پر انہوں نے ایک مثال دی کہ اگر کوئی تمہارے جیسا نوجوان حکیم کسی مریض کو یہ کہے کہ فلاں معجون کھا لو اس سے تمہارے پیٹ میں درد شروع ہو جائے گا تو اس کو کون عقلمند شخص استعمال کرے۔ اس کو تو صرف وہی خریدے گا جس کا معدہ اس کے نقصانات برداشت کرنے یا اتنا تگڑا ہو کر

ہضم، پتھر ہضم والی مثال ان پر پوری اتری ہو۔ اس کے بعد انھوں نے میرے عملیات کے پہلے دن سے لے کر آخر تک تمام قصہ سنا کر مجھے پریشان کر دیا اور کہنے لگے تمھیں اپنے بچوں کا خیال نہ آیا میں نے کہا کہ اب خیال آیا ہے تو اس دل کو لینے کے لیے کوئی تیار نہیں جبکہ میں نے تہیہ کر لیا ہے کہ اس کام کو چھوڑ دینا ہے۔ شاہ صاحب کہنے لگے کہ اچھی طرح سوچ لو تم نے بعد میں بہت پچھتانا ہے مجھے کہنے لگے بیٹا تم نے یہ زہر والی پھکی بنانے کے لیے بہت محنت کی سو دوست دشمن ہوتے ہیں۔ اب تمھارے پاس موقع ہے میں نے عرض کیا کہ میں عملیات کو چھوڑنے کا مضبوط ارادہ کر چکا ہوں آپ بسم اللہ کریں۔ جب انھیں تسلی ہو گئی کہ واقعی میرا ارادہ پکا ہے تو انھوں نے میرے تمام موکلوں کو آواز دی کہ ذرا سامنے آؤ وہ تمام حاضر ہو گئے تو ایک بار پھر شاہ صاحب نے مجھے بازو سے پکڑ کر کہا کہ آخری بار سوچ لو لیکن میرا تو خوشی کے مارے برا حال تھا۔ میرے دل سے بے اختیار ہاں نکلی۔ اس دوران نماز عصر کا وقت ہو گیا وہ اپنی گدی سے اٹھے اور مجھے کہا کہ پہلے نماز ادا کریں سامنے مسجد میں ہم نے اکٹھی نماز ادا کی۔ میں نے انھیں نماز پڑھتے دیکھا تو مجھے اندازہ ہو گیا کہ ان کی منزل بہت اونچی ہے مگر یہ منزل کالے علم کی نہیں بلکہ نوری علم کی تھی۔ مجھے یقین ہو گیا کہ ان شاء اللہ یہ میرا مسئلہ حل کر دیں گے جب نماز سے فارغ ہو کر مسجد سے باہر نکلے تو انھوں نے میرے کندھے پر ہاتھ رکھ کر آہستہ آہستہ پھر وہی گفتگو کا آغاز کر دیا کہ بیٹا تم نے اپنی جان کو ان عملیات کے حصول کی خاطر بہت تکلیفیں دی ہیں۔ اب اس سے اتنا بیزار کیوں ہو گئے ہو۔ میں نے روتے ہوئے کہا کہ شاہ صاحب اولاد سب کو عزیز ہے شاید میری اس خواہش نے ہی میرے لیے توبہ کا دروازہ کھول دیا اس بات پر وہ مسکرائے اور کہا کہ اب یاد آیا اور ساتھ ہی کہنے لگے کہ اولاد تو اس کی بھی نہیں جس نے تمھیں یہ سب کچھ سکھایا ہے تم نے اس سے سبق نہ سیکھا۔ میں ان کی یہ باتیں سن کر بہت حیران ہوا کہ شاہ صاحب نے اپنے موکلوں کے ذریعے میرے استاد کے بارے میں بھی سب کچھ معلوم کر لیا۔ یہ باتیں کرتے ہم دوبارہ بیٹھک میں آ پہنچے شاہ صاحب نے بیٹھک کے ساتھ ہی عبادت کے لیے ایک چھوٹا سا حجرہ بنایا ہوا تھا۔ وہاں علیحدہ بیٹھ کر وہ ذکر الٰہی کیا کرتے وہ مجھے اپنے ساتھ اس حجرہ میں لے گئے اور میرا ہاتھ پکڑ کر کہنے لگے کہ برخوردار اب بتاؤ کہ واقعی ہی چھوڑنا چاہتے ہو میں نے اللہ کی قسم کھا کر انھیں یقین دلایا کہ میں واقعی ہی عملیات سے دامن چھڑانا چاہتا ہوں تو سید صاحب نے کہا کہ تیار ہو جاؤ تمھارے عملیات کا خزانہ ختم ہونے والا ہے۔ انھوں نے میرے سر پہ ہاتھ رکھا اور بلند آواز سے پڑھا بسم اللہ الرحمن الرحیم اور پھر سر سے ہاتھ گردن پہ لے آئے اور کہا کہ ادھر ادھر نظر دوڑاؤ اور دیکھو تمھارے موکل کہاں ہیں۔ جب میں نے ادھر ادھر چاروں طرف نظر دوڑائی تو مجھے کوئی موکل نظر نہ آیا سب کچھ غائب ہو چکا تھا۔ شاہ صاحب مجھے ہنس کر کہنے لگے جب اپنے شہر سے آئے تھے تو تمھارے ساتھ لاکھوں کی تعداد میں موکلات تھے اور اب اکیلے ہی واپس جاؤ گے۔ میں نے موقع سے فائدہ اٹھایا اور کہا کہ سید صاحب اب ایک مہربانی اور فرما دیں۔ انھوں نے پوچھا کہ وہ کیا میں نے کہا کہ میرے لیے دعا کر دیں کہ اگر زندگی میں دوبارہ بھی کالا چلہ عمل کروں تو مجھے کامیابی نصیب نہ ہو۔ انھوں نے کہا کہ اتنے میں گزارہ نہیں ہوتا میں نے کہا کہ سید صاحب دل کا کیا پتا

شاید زندگی کے کسی موڑ پر دوبارہ دل میں شوق ابھر آئے اس لیے دعا فرمائی ہے۔

شاہ صاحب کہنے لگے وہ جو سامنے صراحی پڑی ہے اس میں سے پانی کا ایک پیالہ بھر کر لاؤ۔ یاد رہے کہ شاہ صاحب کی اجازت کے بغیر اس صراحی سے کسی کو پانی پینے کی اجازت نہیں تھی۔ میں اس صراحی سے مٹی کے پیالے میں پانی بھر کر لایا۔ شاہ صاحب نے کچھ پڑھ کر اس پر پھونک ماری اور کہنے لگے بسم اللہ پڑھ کر اس کو پی لو ان شاء اللہ جب تک تمہاری زندگی ہے امید ہے کہ دوبارہ عملیات سیکھنے کا شوق نہیں پیدا ہوگا اور اگر کوشش کی بھی تو کالے پیلے عملیات میں ہرگز کامیابی نصیب نہ ہوگی۔ تمام کاموں سے فارغ ہو کر میں نے شاہ صاحب کا شکریہ ادا کیا اور دل سے ان کا مرید ہو گیا۔ میں مطمئن ہو کر واپس آ گیا اور اللہ کا شکر ادا کیا کہ اس نے میری اس گناہ کی زندگی سے جان چھڑائی۔

چنانچہ وطن سے واپس آ کر جب میں نے کام شروع کیا تو یہاں میرا دل نہ لگا مجھے بے قراری تھی کہ میں اپنی اہلیہ کو بھی اپنے ساتھ لے کر جاؤں اور اگر شاہ صاحب کوئی علاج تجویز کریں تو شاید میں اولاد جیسی نعمت سے فیضیاب ہو جاؤں۔ ۳ دن کے بعد میں نے اپنی اہلیہ کو ساتھ لیا اور علاج کی غرض سے دوبارہ شاہ صاحب کی خدمت میں حاضر ہو گیا۔ شاہ صاحب نے کہا کہ گھبرانے کی ضرورت نہیں اللہ کے فضل سے سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا۔

اس موقع پر میری اہلیہ نے شاہ صاحب سے درخواست کی کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ ہمیں بیٹے کی نعمت سے نواز دے۔ شاہ صاحب مسکرا کر کہنے لگے کہ تمہارے خاوند کی توبہ کا سبب ہی یہ بنا ہے ان شاء اللہ جلد اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کر دے گا۔

عورتوں کا عقیدہ کیا ہوتا ہے۔ شاہ صاحب نے نہ کوئی تعویذ دیا اور نہ ہی عمل بتایا جیسا کہ عموماً عامل حضرات کرتے ہیں میری اہلیہ کے بار بار اصرار کرنے پر انھوں نے ایک تعویذ لکھ کر دیا۔ اس وقت اور بھی بہت سے مرید ان کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ شاہ صاحب نے سب سے کہا کہ تمام ہاتھ اٹھائیں اور اللہ کے حضور ان کے لیے دعا کریں۔

جب تک مجھے ہوش ہے دعا کے وہ الفاظ مجھے یاد رہیں گے جب بھی کبھی مجھے دعا کے وہ الفاظ یاد آتے ہیں میری عجیب حالت ہو جاتی ہے اور بے اختیار میرے منہ سے ان کے درجات کی بلندی کے لیے دعائیں نکلتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو جو کمال عطا کیا تھا وہ کہیں اور میرے دیکھنے میں نہیں آیا۔

شاہ صاحب نے ہاتھ اٹھائے درود شریف پڑھا اور کہنے لگے کہ اللہ تیرا یہ بندہ اور بندی دونوں بہت پریشان ہیں اللہ انھیں خوش کر دے یہ الفاظ انھوں نے بہت مرتبہ دہرائے۔ دعا سے فارغ ہونے کے بعد سید سعید احمد شاہ صاحب نے ہمارے اطمینان قلب کے لیے وضاحت کی کہ میں نے اس دعا میں اللہ تعالیٰ سے تمہارے لیے سب کچھ مانگ لیا ہے اور میرا یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہاری دلی مراد ضرور پوری کرے گا۔ شاہ صاحب کی اس وضاحت سے مجھے تسلی ہوئی۔ میں شاہ صاحب کا پہلے ہی مرید ہو چکا تھا۔ اب میں نے باضابطہ شاہ صاحب کے حلقہ مریدین میں شامل ہونے کے لیے ان سے درخواست کی کہ مجھ

گنہگار کو بھی اپنے مریدوں میں شامل کر لیں۔ یہ مجھ ناچیز پر آپ کا احسان ہوگا۔ شاہ صاحب کہنے لگے تمہارا جس شہر سے تعلق ہے۔ وہاں ایک ایسی شخصیت (سید عبدالغنی شاہ صاحب) ہے۔ جس کی نسبت کی وجہ سے میں انکار نہیں کر سکتا۔ اس لیے تمھیں اپنے حلقہ میں شامل کر لیتے ہیں۔ میں نے کہا کہ سید صاحب مجھ سے بیعت لے لیں۔ تو شاہ صاحب نے کہا کہ بیٹا تم سے بیعت کی نیت ہے سب سے بڑی بیعت یہ ہے کہ تم نے قرآن و حدیث سے ہٹ کر کوئی عمل نہیں کرنا اور ایک تسبیح تمھیں بتا رہا ہوں میری ہدایات کی روشنی میں اس وظیفہ کو ختم کرنا ہے اگر تم اسے مکمل کرنے میں کامیاب ہو گئے تو ٹھیک ہے۔ ورنہ اپنے شہر کی بس پکڑو دوبارہ یہاں آنے کی ضرورت نہیں۔ اس کے بعد وظیفہ کا طریقہ کار سمجھاتے ہوئے شاہ صاحب نے فرمایا۔ کہ تم دونوں میاں بیوی نے مل کر ایک لاکھ پچیس ہزار مرتبہ آیت کریمہ کا ورد کرنا ہے۔ انھوں نے آیت کریمہ کو پڑھنے کا جو طریقہ بتایا اسے سن کر میرے دل نے گواہی دی کہ اگر واقعی اس انداز سے کلام الٰہی کو خلوص نیت کے ساتھ پڑھا جائے تو سارے مسئلے اللہ کے فضل سے حل ہو سکتے ہیں۔

اس کے بعد ہم میاں بیوی شاہ صاحب سے اجازت لے کر واپس اپنے شہر کے لیے روانہ ہوئے۔ واپس آ کر فوری طور پر میں نے دو بڑی تسبیح تیار کی۔ میں اور میری اہلیہ نے ان تسبیحات پر شاہ صاحب کی ہدایات کے مطابق آیت کریمہ کے ورد کا آغاز کر دیا۔ کچھ دن گزرے تو میں نے اندازہ لگایا کہ میں نے ۵۵ ہزار مرتبہ آیت کریمہ کو پڑھ لیا ہے۔ جب میں نے اپنی اہلیہ سے پوچھا کہ تمھارے ذکر کی تعداد کہاں تک پہنچی ہے تو اس نے بتایا کہ میں نے آیت کریمہ کا ذکر ۱ لاکھ سے زیادہ مرتبہ کر لیا ہے۔ میں بہت خوش اور حیران بھی ہوا۔ یہاں میں ایک بات بتانا چاہتا ہوں اور میں نے اسے بارہا آزمایا بھی ہے کہ عورتوں کا عمل مردوں سے زیادہ جلد ہوتا ہے۔ اگر وہ کسی کام کو کرنے کا تہیہ کر لیں تو مشکل سے مشکل کو بھی مکمل یکسوئی کے ذریعے پایہ تکمیل تک پہنچا سکتی ہیں۔ جب یہ عمل مکمل ہو گیا تو میں پھر دہلی شاہ صاحب کی خدمت میں حاضر ہو گیا۔ شاہ صاحب نے میرے کچھ بتانے سے پہلے ہی مجھے مخاطب کر کے کہا کہ بشیر احمد تم سے تو تمھاری اہلیہ آگے نکل گئی۔ میں نے بڑے تعجب سے سوال کیا کہ آپ تو یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ میں جنات سے کام نہیں لیتا پھر آپ کو یہ کیسے علم ہو گیا کہ میری اہلیہ نے مجھ سے زیادہ مرتبہ ذکر کیا ہے اور وہ مجھ سے آگے نکل گئی ہے۔ شاہ صاحب کہنے لگے کہ مجھے اس ذات کی قسم ہے جو دونوں جہانوں کا مالک ہے۔ مجھ تک یہ خبر جنات نے ہرگز نہیں پہنچائی۔ میں نے کہا پھر آپ کے پاس کون سا غیب کا علم جس کی بنا پر آپ یہ خفیہ باتیں معلوم کر لیتے ہیں کیونکہ صرف آپ ہی پرہیزگار و نمازی نہیں۔ ساری دنیا نماز پڑھتی ہے۔ نیک کام کرتی ہے اور کسی کو یہ کمال کیوں حاصل نہیں ہوتا۔ میری یہ باتیں سن کر شاہ صاحب کہنے لگے کہ غیب کا علم سوائے اللہ تعالیٰ کے اور کوئی نہیں جانتا۔ البتہ تمھیں اس بھید کا جلد علم ہو جائے گا۔ کہ یہ خبریں مجھ تک کس طرح پہنچتی ہیں اس کے بعد انھوں نے مجھے ٹیلی فون کی مثال کے ذریعے پوشیدہ خبروں کا معمہ سمجھانے کی کوشش کی۔ شاہ صاحب کہنے لگے کہ ٹیلی فون کے ذریعے اگر کسی سے بات کرنے کو دل چاہتا ہو تو بعض اوقات یہ مشکل پیش آتی ہے کہ جس سے بات کرنی ہو اس کا فون مصروف ملتا ہے اور بات نہیں

ہو پایا۔ مگر ایک ایسا فون بھی ہے۔ جس کے ساتھ اللہ کی رحمت کی تاریں جڑی ہوئی ہیں۔ وہ کبھی انگیج نہیں ملتا جب چاہے بات کریں اور مسئلے کی شکایت ہے اور جواب بھی آتا ہے۔ میں نے اس سے ساتھ رابطہ مشکل ہوتا ہے جب کھٹکھٹایا جاتا ہے پھر کوئی مشکل نہیں رہتی۔ میرے لیے یہ باتیں بالکل نئی تھیں۔ اس سے پہلے عملیات وظائف کی دنیا اور اس ماحول میں زمین و آسمان کا فرق تھا۔ جو کچھ شاہ صاحب کے یہاں دیکھنے کو ملا۔ میں نے اصرار کیا کہ میں یہ فون اپنی زندگی میں لگانا چاہتا ہوں چاہے اس کی کوئی بھی قیمت ادا کرنی پڑے۔ مجھے بتا دیں کہ اس کی کیا طریقہ کار ہے اور کیا خرچ آتا ہے۔ شاہ صاحب ہنسنے لگے اور بتایا کہ حرام ترک کر دو اور اپنے بچوں کو حلال روزی کما کر کھلاؤ نماز پڑھا کرو اور اگر توفیق ہو تو نفلی روزے رکھا کرو۔ گویا جو جس چیز کے لیے تم ضد کر رہے ہو وہ تمہارے بس کی بات نہیں۔ ان باتوں میں چھپی تھی اس طرح جیسا کہ تھی جس طرح گھر سے بازار تم جاتے ہیں حالانکہ یہ سب تجربے سے پتہ چلتی ہے۔ دو دن ٹھہرنا پڑ گیا تھا۔ اب میرے واپس آنے سے پہلے میں نے شاہ صاحب سے وعدہ لیا کہ وہ اس کی کوشش کریں [illegible] میری راہنمائی کریں۔ تو انہوں نے حامی بھر لی۔ کہ جب بھی آؤ گے تو ہم ملتے رہیں گے۔

جب میں نے واپسی کے لیے اجازت طلب کی تو شاہ صاحب کہنے لگے آپ تو مجھ سے ملنے آئے تھے کرایہ لیتے جاؤ۔ انہوں نے ۲۰ روپے نکال کر مجھے دیے میں نے کہا کہ میرے پاس کرایہ ہے۔ تو انہوں نے کہا کہ ہو سکتا ہے راستے میں بس خراب ہو جائے اور بعض اوقات کنڈیکٹر کرایہ واپس نہیں کرتے جب کہ تمہارے پاس کرایہ بھی پورا پورا ہے۔ اس لیے یہ ۲۰ روپے رکھ لو شاید کبھی تمہارے کام آ جائیں۔ شاہ صاحب کی یہ باتیں سن کر تھوڑا پریشان ہوا کہ ان کو میری جیب میں موجود رقم کا کیسے پتہ چلا۔ میں نے شاہ صاحب سے کرایہ لے کر اپنے پاس رکھ لیا۔ سید صاحب کی یہ عادت تھی کہ وہ اپنے مریدوں کی بہت خدمت کرتے انتہائی مہمان نواز تھے۔ اور نذر نیاز لینے والے نہیں بلکہ اپنی جیب سے خرچ کرنے والے سید تھے۔

جب میں چیچہ وطنی سے واپسی کے لیے بس پر سوار ہوا تو اللہ کا کرنا ایسا ہوا کہ ساہیوال کے قریب پہنچ کر بس خراب ہو گئی۔ کنڈیکٹر کے ساتھ تمام مسافروں نے بحث کی لیکن کنڈیکٹر ایسا ضدی نکلا کہ کسی صورت بھی کرایہ واپس کرنے پر آمادہ نہ ہوا۔ بس اس نے ایک ہی رٹ لگا رکھی تھی کہ جلد ہی بس ٹھیک ہو جائے گی اور تمام مسافروں کو اسی بس میں منزل مقصود پر لے کر جاؤں گا۔ مجھے شاہ صاحب کے وہ تمام الفاظ یاد آ گئے جو انہوں نے مجھے کرایہ دیتے وقت ادا کیے تھے۔ ان کا عملی مظاہرہ میرے سامنے تھا۔ اس واقعہ نے میرے اوسان خطا کر دیے اور میرے دل میں یہ بات بیٹھ گئی کہ شاہ صاحب نے ضرور موکلات قابو کیے ہوئے ہیں۔ جن کے ذریعے سے یہ قبل از وقت ہونے والے واقعات کے متعلق معلومات حاصل کر لیتے ہیں۔ مجھے خود بھی ان کاموں کا تجربہ تھا۔ میں انہی سوچوں میں گم دوسری بس کے ذریعے کرایہ دے کے واپس پہنچ گیا۔

لیکن اس واقعہ نے میرے دل میں ایسی آگ لگائی کہ میں نے چند دن کے انتظار کے

ایک ایک لمحہ اذیت میں گزارا۔ جمعرات کی رات کو میں مچھ وطی کے لیے روانہ ہوا اور جمعۃ المبارک کو صبح شاہ صاحب کی خدمت میں حاضر ہو گیا۔ اس وقت تک شاہ صاحب کے ساتھ میرا اچھا تعلق بن چکا تھا۔ میں نے سلام دعا کے بعد سب سے پہلا سوال یہ کیا کہ شاہ صاحب آپ کو اللہ کی قسم ہے آج آپ مجھے سچ سچ بتائیں کہ آپ کو ان لوگوں کا علم کیسے ہو جاتا تھا جو آپ نے مجھے وقتاً فوقتاً بتاتے ہیں۔ شاہ صاحب نے کہا کہ میں نے تمہیں یہ تو بتا دیا ہے کہ میں جنات سے کام نہیں لیتا۔ اگر تم نے ضرور ہی پوچھنا ہے تو آج رات تمہیں یہاں میرے پاس رہنا پڑے گا اور آج تمہاری یہ خواہش بھی پوری کر دیں گے۔ میرا شمار شاہ صاحب کے چہیتے مریدوں میں ہونے لگا تھا۔ کیونکہ ہمارے مقامی مذہبی راہنما سید عبدالغنی شاہ صاحب کے ساتھ میرے اچھے مراسم تھے جس کی وجہ سے سید صاحب میرے ساتھ بہت اچھے طریقے سے پیش آتے اس وجہ سے بات یہاں تک پہنچ چکی تھی کہ اکثر اوقات شاہ صاحب نے کوئی خاص بات کرنی ہوتی تو مجھے اپنے ساتھ گھر لے جاتے یا مریدوں سے علیحدہ ہو کر بات چیت کیا کرتے۔ گھر سے اجازت کی پرواہ کیے بغیر میں نے شاہ صاحب کے پاس رات رہنے کا فیصلہ کر لیا۔ اس دوران میں بہت غور سے دیکھتا رہا کہ شاہ صاحب کی عبادات اور وظائف کا کیا انداز ہے۔ میں نے یہ محسوس کیا کہ ان کا کوئی بھی ایسا لمحہ نہیں گزرتا جو اللہ کی یاد سے خالی ہو وہ اپنے آپ کو کسی نہ کسی طریقے سے اللہ کی یاد میں مشغول رکھتے۔ جس کمرے میں شاہ صاحب اور میرے رات ٹھہرنے کا انتظام تھا وہاں ایک بڑا جائے نماز بچھا ہوا تھا جس پر دو تین شخص آسانی سے کھڑے ہو کر نماز ادا کر سکتے تھے۔ عشاء کی نماز ادا کرنے کے بعد شاہ صاحب کہنے لگے سونے کا وقت ہو گیا ہے اس لیے سو جائیں بات اصل میں یہ ہے کہ جس کو کوئی لگن لگی ہو اس کو نیند کب آتی ہے۔ شاہ صاحب تو آرام سے سو گئے لیکن میں منہ پر کپڑا اوڑھے چارپائی پر گم سم لیٹا رہا۔ نیند کا کوئی نام و نشان نہ تھا۔ جب گھڑی پر ٹھیک بارہ بج کر دو منٹ ہوئے تو شاہ صاحب نیند سے بیدار ہوئے اور مجھے کہنے لگے ک بیٹا اٹھو میں چونکہ پہلے سے ہی بیدار تھا فوراً اٹھ کھڑا ہوا۔ شاہ صاحب نے کہا کہ وضو کر لو آنے والا ہے آسمان پر آیا ہوا ہے۔ اس کے ساتھ چند باتیں ہی کر لیں۔ ہم نے وضو کیا اس کے بعد شاہ صاحب نے تہج کی نماز کی نیت کر کے نماز پڑھنی شروع کر دی میں نے بھی ان کے ساتھ کھڑے ہو کر نیت باندھ لی اور تہج کی نماز ادا کی۔ میں نے اپنی نماز تو جیسی بھی پڑھی تھی البتہ ان کے ساتھ کھڑے ہونے میں بہت لطف آ اور اس بات پر بہت خوشی تھی کہ اللہ نے آج یہ موقع فراہم کیا ہے۔ تہجد کی نماز سے فارغ ہو کر شاہ صاحب نے میری طرف منہ کر کے کہا کہ تم نے جو ضد پکڑی ہوئی تھی اب جو سوال تم پوچھنا چاہتے ہو بلا جھجک پوچھ لو۔

میں نے کہا کہ سوال وہی ہے کہ اگر آپ کو جنات باتیں نہیں بتاتے تو اس کے علاوہ وہ کون س ذریعہ ہے جس سے آپ تمام معلومات حاصل کرتے ہیں۔ کہنے لگے بس اتنی سی بات ہے میں نے کہا کہ ج ہاں بس اتنی سی بات ہے جس کے لیے میں بہت بے تاب ہوں۔ شاہ صاحب مجھے بیٹھک سے باہر آسمان تلے لے آئے اور کہا کہ تم اپنے دل میں اللہ تعالیٰ سے کوئی سوال کرو پھر آسمان کی طرف منہ اٹھا ک دیکھو کہ اس کا جواب نظر آتا ہے یا نہیں میں نے اپنے دل میں اللہ تعالیٰ سے ایک سوال کیا یا اللہ یہ معاملہ ک

طرح عمل ہو گا۔ اس کے بعد میں نے آسمان کی طرف نگاہ اٹھائی تو مجھے کہیں بھی کوئی جواب نظر نہ آیا۔ تو شاہ صاحب نے اپنا دایاں ہاتھ میرے دل پر رکھا اور کہا کہ اب آسمان کی طرف دیکھو۔ جب میں نے اوپر نگاہ اٹھائی تو مجھے سامنے واضح روشن الفاظ میں اپنے سوال کا جواب نظر آ گیا۔ میری خوشی اور مسرت کا یہ عالم تھا کہ مجھے ڈر لگا کہ کہیں میرا دل نہ پھٹ جائے۔ میں نے کہا واہ سید صاحب آپ نے تو کمال ہی کر دیا۔ شاہ صاحب کہنے لگے اب جادو یا کسی موکل نے آ کر لکھا ہے۔ یا اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت سے تمہیں اس جواب سے نوازا ہے۔ شاہ صاحب کہنے لگے کہ میرا پروردگار اس بات پر قادر ہے کہ جس طرح چاہے کرے اور اپنے جس بندے کو جتنا چاہے نواز دے۔ اس کے بعد انھوں نے میرے سینے سے ہاتھ اٹھا لیا اور کہنے لگے کہ اب اوپر کی طرف دیکھو جب میں نے اوپر نگاہ اٹھائی تو وہی تاروں بھرا اندھیرا آسمان میرا منہ تک رہا تھا۔ میں نے کہا شاہ صاحب یہ کیا۔ شاہ صاحب کہنے لگے کہ بیٹا یہ آپ کی کسی دوسرے کے فون سے بات ہوئی ہے۔ ابھی آپ کو اپنا کنکشن نہیں ملا کہ جس طرح چاہے استعمال کر لیں۔

میں نے دل میں سوچا کہ اگر اسی طرح کا کنکشن مجھے بھی مل جائے تو پھر کیا بات ہے یہ سوچ کر میں نے شاہ صاحب کی منت سماجت کی کہ مجھے بھی یہ کنکشن لگانے کا طریقہ بتائیں۔ شاہ صاحب کہنے لگے بیٹا اس کی سیکیورٹی بہت زیادہ ہے۔ ہر آدمی کے بس کی بات نہیں کہ وہ یہ سیکیورٹی ادا کر سکے۔ میں نے کہا کہ کوئی بات نہیں میں ہر قیمت پر اسے ادا کروں گا۔ میرا خیال تھا کہ زیادہ سے زیادہ ذکر اذکار کا کوئی وظیفہ ہو گا جو میں آسانی کے ساتھ مکمل کر لوں گا۔ میں نے کہا کہ آپ ارشاد فرمائیں کہ سیکیورٹی کتنی ہے۔ شاہ صاحب کہنے لگے آؤ اندر چلتے ہیں اور جائے نماز پر بیٹھ کر تمہیں بتاتا ہوں۔ جائے نماز پر بیٹھ کر شاہ صاحب نے اطمینان کے ساتھ بتانا شروع کیا کہ سیکیورٹی کی رقم کئی قسطوں میں ادا کرنی پڑتی ہے۔ پہلی رقم کی قسط یہ ہے کہ پانچ وقت کی نماز باجماعت ادا کرنی ہے۔ تندرست ہو تو رمضان کے مکمل روزے رکھنے ہیں زکوٰۃ بھی ادا کرنی ہے۔ حج کی ہمت ہو تو اسے بھی ادا کرنا ہے یہ باتیں سن کر مجھے اطمینان ہوا کہ یہ تو کوئی مشکل کام نہیں۔ تھوڑی دیر خاموش رہنے کے بعد شاہ صاحب نے کہا کہ ابھی سیکیورٹی کا آغاز ہوا ہے جو بات میں اب بیان کرنے لگا ہوں اسے دھیان سے سن کر ذہن نشین کر لو اور اسی طرح عمل کرنا ہے۔ جس طرح میری ہدایت ہو گی۔ اس ٹیلی فون کے حصول کے لیے ضروری ہے کہ تہجد کی نماز کو اپنے اوپر لازم کر لو۔ اگر بہت زیادہ مجبوری ہو تب تہجد چھوڑنی ہے ورنہ کوشش کریں کہ نماز قضا نہ ہو۔ اشراق کی نماز روزانہ پڑھنی ہے۔ نماز تسبیح باقاعدہ ادا کرنی ہے (اس کو ادا کرنے میں کم از کم ۲،۱ گھنٹے صرف ہوتے ہیں) اس کے علاوہ درود ابراہیمی ایک ہزار مرتبہ روزانہ کلمہ طیبہ ۵۰۰ مرتبہ روزانہ سورۃ یٰسین ۷ مرتبہ روزانہ سورۃ مزمل ۴۱ مرتبہ روزانہ اور کم از کم تین پارے قرآن پاک سے روزانہ پڑھنے کے علاوہ چاروں قل ۴۱-۴۱ مرتبہ روزانہ پڑھنے ہیں۔ آیت الکرسی ۱۰۰ مرتبہ روزانہ پڑھ لیں تو بہتر ہے ورنہ ۴۱ مرتبہ تو ضرور پڑھنی ہے۔ ایک مرتبہ سورۃ ملک اور سونے سے پہلے سورۃ کہف پڑھنی ہے۔ جب شاہ صاحب یہاں تک پہنچے تو میں نے کہا کہ سید صاحب بس بھی کریں۔ مجھ میں اتنی ہمت نہیں تو شاہ صاحب کہنے لگے کہ اچھا پھر تم کو زیادہ نہیں بتاتے

تمہاری بات مان لیتے ہیں ان سب ذکر اذکار کے ساتھ ۱۰۰ مرتبہ لاحول ولا قوۃ پڑھ لیا کرنا۔ میں نے کہا اس کے علاوہ تو کچھ نہیں شاہ صاحب کہنے لگے اگر مناسب سمجھو تو عصر کی نماز کے بعد ۱۳ مرتبہ سورۃ ق باقاعدہ پڑھنی ہے۔ اس کے علاوہ آخر میں ایک چھوٹا سا عمل بتاتا ہوں۔ اگر وہ بھی کر لیا کرو تو ٹیلی فون لگنے میں بہت آسانی ہو جائے گی۔ یہ عمل مغرب اور عشاء کے درمیان گیارہ سو مرتبہ یا خبیر اخبرنی پڑھنا ہے اور اگر یہ تمام وظائف تم مکمل کر دو تو ٹیلی فون سیٹ بھی تو آسمان سے تھوڑی تمہارے پاس آ جائے گا۔ یہ سب کچھ سننے کے بعد ٹیلی فون کنکشن حاصل کرنے کا بھوت جو مجھ پر سوار تھا۔ خود بخود اتر گیا اور مجھے اندازہ ہو گیا کہ واقعی ہی اس فون کی سیکیورٹی بہت بھاری ہے اور یہ میرے بس کی بات نہیں۔

اب آپ حیران ہوں گے کہ شاہ صاحب کو اللہ تعالیٰ نے توفیق دی تھی اور وہ یہ سب عمل کرتے تھے بلکہ اس کے علاوہ روزانہ دس ہزار مرتبہ سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم بھی پڑھا کرتے تھے۔ صبح ہوئی تو میں اجازت لے کر واپس آ گیا بفضل تعالیٰ ان میں سے بہت سے وظائف بہ حسب توفیق میں نے مکمل شروع کر دیا۔ لیکن مکمل وظائف کو پورا کرنا میرے بس میں نہیں تھا۔ جب اگلے جمعۃ المبارک کو میں دوبارہ شاہ صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا۔ تو شاہ صاحب کہنے لگے تم نے تو سیکیورٹی سسٹم میں ادا کرنی شروع کر دی ہے۔ میں نے اس کی اس طرح ہدایت نہیں کی تھی۔ اگر وظائف اس طرح مکمل کر دے تو فون بھی اسی طرح لگتا ہے۔ بہرحال ان کے بتائے ہوئے وظائف سے میں نے بہت استفادہ کیا ان وظائف کی بدولت مجھے بہت سی ایسی چیزیں حاصل ہوئیں۔ جو کالے پیلے علم کی بدولت بھی حاصل نہ ہو سکتی تھیں۔ میں نے ان میں سے اکثر ذکر واذکار کو اپنی زندگی میں شامل کر لیا اور شاہ صاحب کے ساتھ میرا رابطہ بحال رہا میں گاہے بگاہے۔ ان کی خدمت میں حاضری دیتا رہا اور بہت فیض حاصل کیا۔

ایک ناکام عامل صوفی صاحب

میرے ایک قریبی دوست صوفی صاحب (نام اس لیے نہیں لکھا کہ وہ ابھی زندہ ہیں) کو بھی عملیات سیکھنے کا جنون کی حد تک شوق ہے۔ انھوں نے اپنی تاحال جان اس شوق کی نذر وقف کر رکھی ہے جہاں کہیں بھی انھیں کسی بڑے عامل کی اطلاع ملتی ہے۔ یہ اس سے ملاقات کے لیے ضرور جاتے ہیں ان تمام تر کوششوں کے باوجود انھیں ابھی اس میدان میں کامیابی نصیب نہیں ہوئی۔ صوفی صاحب کے ساتھ میری اکثر ملاقات رہتی ہے۔ ایک دن میں نے صوفی صاحب کو سید سعید احمد شاہ صاحب کے بارے میں بتایا کہ وہ بہت نیک اور پرہیزگار بزرگ ہیں اور مجھے ان سے بہت کچھ حاصل ہوا ہے۔ صوفی صاحب نے مجھ سے سید صاحب سے ملاقات کا اظہار کیا اور مجھ سے چیچہ وطنی کا پتہ لے کر سید صاحب کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔ جانے سے پہلے میں نے صوفی صاحب کو ضرور تاکید کی تھی کہ جب تک شاہ صاحب خود کوئی بات نہ پوچھیں ان سے کوئی سوال نہیں کرنا لیکن صوفی صاحب شوق کے ہاتھوں مجبور تھے زیادہ دیر صبر نہ کر سکے اور حال احوال کے فوراً بعد شاہ صاحب سے کہنے لگے کہ میں ایک کام کے سلسلہ میں آپ کی خدمت

میں حاضر ہوا ہوں۔ شاہ صاحب نے کہا کہ فرمائیے میں آپ کی کیا خدمت کر سکتا ہوں۔ صوفی صاحب کہنے لگے کہ میری دیرینہ خواہش ہے کہ میں کسی طرح جنات کو مسخر کر کے اپنے تابع کروں ان کے ذریعے بہت کچھ [illegible] شاہ صاحب کہنے لگے کہ اللہ کے بندے کیوں فضول کاموں میں اپنا قیمتی وقت برباد کرتے ہو۔ بچے بیوی کو حلال روزی کھلاؤ اور اپنی مشکلات کے حل کے لیے اللہ تعالیٰ سے رجوع کرو۔ جنات سے کام لینے والی بیماری کیسی؟ تم نے پہلے ہی اس شوق کی خاطر بہت توانائیاں ضائع کی ہیں لیکن صوفی صاحب بضد رہے اور شاہ صاحب کو بہت مجبور کیا کہ میں استاد نذیر احمد سے آپ کی بہت تعریف سن کر آیا ہوں میں نے آپ سے کچھ حاصل کر کے ہی جانا ہے۔ مجھے کسی طرح ایک جن تو دے کر دیں۔ صوفی صاحب کی یہ باتیں سن کر شاہ صاحب نے کہا کہ تم جنات یہاں ڈھونڈتے پھرتے ہو پہلے ان جنات سے تو نجات حاصل کرو جنھوں نے تمھارے گھر پر قبضہ کر رکھا ہے۔ صوفی صاحب کہنے لگے کہ میرے گھر میں جنات کہاں سے آ گئے میں جنات کو قابو کرنے کے اعمال کر کر کے تھک گیا ہوں اور یہاں جنات ہیں تو میرے قابو میں نہ آئے۔ شاہ صاحب نے صوفی صاحب کو بتایا کہ ان کی والدہ اور بیوی دونوں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تھی کہ یا اللہ میرے بیٹے کو سیدھا راستہ دکھا۔ اللہ نے ان کی یہ دعا قبول کر لی تھی اس لیے صوفی صاحب آپ کی خدمت میں پہنچے ہوئے ہیں۔

صوفی صاحب کا ذہن بھی میری طرح تھا اس لیے انھوں نے شاہ صاحب سے سوال کیا کہ اگر آپ کے پاس جنات نہیں تو پھر آپ نے کس طرح مجھے بتا دیا کہ میرے گھر پر جنات کا قبضہ ہے۔ شاہ صاحب کہنے لگے کہ بیٹا جنات کے ساتھ ہمارا کوئی تعلق نہیں ہاں ایک تعلق ہے کہ وہ ہمارے پاس آتے رہتے ہیں کہ ہمیں کوئی خدمت بتائیں لیکن میں انھیں ٹال دیتا ہوں کہ مجھے تمہاری کوئی ضرورت نہیں میرا اللہ خود میرے تمام کام کر دیتا ہے۔ یہ باتیں سن کر صوفی صاحب کو غصہ آ گیا اور انھوں نے شاہ صاحب سے کہا کہ آپ کے پاس کیا ثبوت ہے کہ ہمارے گھر میں جنات موجود ہیں۔ شاہ صاحب نے کہا کہ پہلا ثبوت تو یہ ہے کہ تمہاری بیوی کو ساری رات خواب میں قبرستان اور مردے نظر آتے ہیں یہ بات اس سے پوچھ لینا۔ دوسرا ثبوت تم خود جا کر اپنی آنکھوں سے دیکھ لینا کہ تمہاری بیوی کی کمر پر ایک جن کے ہاتھ کا نشان ابھی تک موجود ہے جو اس جن نے کئی سال پہلے تمہاری بیوی کی کمر پر مارا تھا۔ تیسرا ثبوت یہ کہ تمہارے فلاں فلاں عزیز کو فلاں فلاں بیماری ہے اور یہ سب کیا دھرا جنات کا ہے۔ یہ سب باتیں سن کر صوفی صاحب کے ہوش اڑ گئے اور انھوں نے شاہ صاحب سے درخواست کی کہ اس کا علاج کس طرح ممکن ہے تو شاہ صاحب نے کہا کہ میری طرف سے پانی لے جاؤ سب کو پلا دو ان شاء اللہ میرا پروردگار شفا دے گا اور بچے ہوئے پانی میں مزید پانی ملا کر غسل کر لینا آئندہ کبھی شکایت نہیں ہوگی۔

صوفی صاحب وہاں سے واپس آ کر مجھے ملے اور تمام واقعات جو اوپر بیان ہوئے ہیں مجھے ان سے آگاہ کیا۔ صوفی صاحب کہنے لگے کہ جب شاہ صاحب نے مجھے میرے گھر کے حالات کے بارے میں آگاہ کیا تو مجھے بہت غصہ آیا کہ شاہ صاحب یہ دعویٰ بھی کرتے ہیں کہ میرے پاس جنات نہیں پھر انھیں ان

bestudubooks.wordpress.com

باتوں کا علم کس طرح ہو گیا۔ اس لیے میں جلد از جلد چھٹی سے واپسی کے لیے روانہ ہوا حالانکہ شاہ صاحب نے بہت کہا کہ رات آرام کرلو صبح ہو گی تو واپس چلے جانا لیکن مجھے کسی طرح سکون نہیں تھا اور میری خواہش تھی کہ کسی طرح اڑ کر گھر پہنچ جاؤں اور اپنی بیوی کی کمر پر "جن" کے تھپڑ کا نشان دیکھ کر تصدیق کروں کہ واقعی ہی کوئی ایسا نشان موجود ہے یا شاہ صاحب نے ایسے ہی کہہ دیا ہے۔ میں رات دو بجے اپنے گھر پہنچ گیا سب سے پہلا کام میں نے یہ کیا کہ اس نشان کی تصدیق کی میری بیوی کی کمر پر انسانی ہاتھ سے ملتا جلتا پورا پنجے کا نشان موجود تھا میں نے دل میں کہا کہ یہ بات تو سچی ہو گئی جب میں نے اپنی بیوی سے پوچھا کہ رات کو خواب میں تمھیں کیا نظر آتا ہے تو وہ کہنے لگی کہ قبرستان کے سارے مردے ہمارے گھر میں آ جاتے ہیں باقی بیماریوں کے بارے میں خاندان کے باقی افراد سے دریافت کیا تو ان کی بتائی ہوئی باتیں حرف بہ حرف سچی نکلیں۔ جب سب باتوں کی تصدیق ہو گئی تو میرا یقین اور پختہ ہو گیا کہ شاہ صاحب کے پاس ضرور جنات ہیں اس کے بغیر یہ باتیں بتانا ممکن نہیں۔ صوفی صاحب نے مجھ سے گلہ کیا کہ استاد جی آپ نے تو کہا تھا سعید صاحب بہت نیک آدمی ہیں اور ان کے پاس جنات نہیں لیکن انھوں نے یہ تمام باتیں موکلات کے بغیر کیسے بتا دیں۔ میں نے کہا کہ صوفی صاحب اس اللہ کے بندے کو سمجھنا آپ کے بس کا روگ نہیں تو صوفی صاحب کہنے لگے کہ اگر میرے بس کا روگ نہیں تو پھر آپ سمجھا دیں اگر ان کے پاس جنات نہیں تو پھر انھیں یہ غیب کا علم کس طرح ہو جاتا ہے۔ میں نے صوفی صاحب سے کہا کہ جناب آپ اتنے جذباتی نہ ہوں میں آپ کو سمجھانے کی کوشش کرتا ہوں۔ میں نے اپنے طور پر انھیں کافی سمجھانے کی کوشش کی لیکن صوفی صاحب کا خیال تھا کہ چونکہ شاہ صاحب نے انھیں موکلات عطا نہیں کیے یا کوئی وظیفہ نہیں بتایا اس لیے وہ معقول آدمی نہیں ہیں۔ جبکہ اس کے برعکس جب میں کچھ عرصہ بعد شاہ صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا تو انھوں نے مجھے کہا کہ جو صوفی تمھاری معرفت مجھے ملنے کے لیے آیا تھا اس نے کوئی عمل نہیں کرنا تھا صرف اسے عمل پوچھنے کا شوق تھا۔ شاہ صاحب نے مجھے سختی سے تاکید کی کہ آئندہ اس مقصد کے لیے کسی آدمی کو ان کے پاس نہ بھیجوں۔ شاہ صاحب نے کہا کہ صرف اس شخص کو میرے پاس بھیجو جو اپنے رب کے ساتھ تعلق قائم کرنا چاہتا ہو نہ کہ دنیاوی آسائشات حاصل کرنے کے لیے وقت برباد کرنے کا شوقین ہو۔ جب تک شاہ صاحب زندہ رہے میرا ان کے ساتھ مسلسل رابطہ رہا۔ میں یہ بات یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ میں نے آج تک ان جیسا پرہیزگار نہیں دیکھا مجھے ان کو بہت قریب سے دیکھنے کا موقع ملا لیکن میں ان کے جتنا قریب ہوا ان کی ہزار ہا خوبیاں مجھ پر عیاں ہوتی گئیں اللہ تعالیٰ انھیں کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے۔

سید سعید احمد شاہ صاحب کا طریقہ علاج

یہاں میں چند ایک واقعات بیان کرنا چاہتا ہوں جن کا میں عینی شاہد ہوں یا جن واقعات کا شاہ صاحب کی زبانی مجھے سننے کا موقع ملا۔ ہر عامل کا عملیات کے توڑ کے لیے مخصوص طریقہ کار ہے اکثر عامل

جنات اور جادو ٹونے کا علاج تعویذ کے ساتھ یا پانی وغیرہ دم کر کے یا جنوں پر شکنجہ کس کر کرتے ہیں مگر شاہ صاحب کا طریقہ علاج سب سے مختلف اور انوکھا تھا۔ جب کوئی ایسا شخص ان کی خدمت میں حاضر ہوتا جس کے گھر پر جنات نے قبضہ کر رکھا ہوتا تو شاہ صاحب بغیر کسی معاوضے کے اپنے ہاتھ سے اس شخص کو ایک رقعہ لکھ کر دیتے۔ جس پر یہ تحریر ہوتا کہ سید سعید احمد شاہ ذ جیب والے یہ بات کہتے ہیں کہ یہاں سے چلے جاؤ یہ رقعہ دے کر شاہ صاحب سائل کو ہدایت کرتے کہ وہ اسے اپنے صحن میں کھڑا ہو کر تین مرتبہ بلند آواز میں پڑھے اس کے بعد اللہ کے فضل سے اس گھر سے آسیب کا اثر ختم ہو جاتا اگر کوئی خبیث قسم کے جنات ہوتے تو شاہ صاحب ان کے علاج کا معقول انتظام کرتے تاکہ وہ جن آئندہ کسی کو تنگ نہ کریں۔ اس طرح اگر کسی عورت یا مرد پر جنات کا سایہ ہوتا اور وہ خود شاہ صاحب کی خدمت میں حاضر ہو جاتا تو شاہ صاحب جنات کو حاضر کیے بغیر صرف اتنا کہتے کہ بھئی یہاں سے چلے جاؤ اور اس کے بعد کبھی اس مریض کو جنات کے سایہ کی شکایت نہ ہوئی میں بہت سے واقعات کا عینی شاہد ہوں جو میرے سامنے پیش آئے۔

شاہ صاحب کے قریبی ایک گاؤں میں کالے علم کا ایک بہت ماہر ملنگ رہتا تھا اس کے ہاتھوں ستائے ہوئے بہت سے لوگ علاج کی غرض سے شاہ صاحب کی خدمت میں آتے رہتے تھے۔ کالے علم کا ماہر وہ ملنگ اکثر و بیشتر بھاری رقم کے عوض لوگوں کی خواہشات پر دوسروں کو تعویذات کے ذریعے نقصان پہنچانے کا دھندہ کرتا تھا۔ شاہ صاحب نے اسے کئی بار سمجھایا لیکن وہ اپنی حرکتوں سے باز نہ آیا۔ ایک مرتبہ چند لوگ ایک مریض کو شاہ صاحب کی خدمت میں لے کر حاضر ہوئے اس مریض پر جادو کا بہت بھاری اثر تھا۔ مریض کے ساتھ آئے ہوئے اہل خانہ نے آہ و زاری کرتے ہوئے تمام حالات اور علامات سے آگاہ کیا تو شاہ صاحب کہنے لگے کہ آپ گھبرائیں نہیں اللہ کرم کرے گا اور آپ کا مسئلہ حل ہو جائے گا۔ شاہ صاحب اندر بیٹھک میں بیٹھے ہوئے تھے وہ اپنے حجرے سے اٹھ کر باہر صحن میں آ گئے مریض کے اہل خانہ کہنے لگے کہ شاہ صاحب پہلے ہمارا مسئلہ حل کر دیں پھر کہیں جائیں تو شاہ صاحب کہنے لگے آپ چند منٹ انتظار کریں میں آج اس کا مستقل حل کر دوں گا۔ شاہ صاحب نے آسمان کی طرف نظریں اٹھائیں اور ادھر اچانک وہی کالے علم کا ماہر ملنگ دروازے سے نمودار ہو گیا واللہ علم وہ کس طرح آ گیا لیکن وہ سب کے سامنے موجود تھا۔ شاہ صاحب اسے ڈانٹتے ہوئے کہنے لگے کہ میں نے تمہیں پہلے بھی کئی بار سمجھایا ہے کہ دولت کی ہوس میں لوگوں کے گھر برباد نہ کرو اور اپنی حرکتوں سے باز آ جاؤ اور اس مریض کی طرف اشارہ کر کے کہنے لگے کہ دیکھو اس بیچارے کو تمہاری وجہ سے کتنی پریشانی لاحق ہے وہ ملنگ منت سماجت پر اتر آیا تو شاہ صاحب نے اسے سختی سے کہا کہ تم نے اس پر جادو کیا ہے اب تم ہی اس کا توڑ کر کے اس مریض کو ٹھیک کرو۔

وہ ملنگ ہاتھ جوڑ کر کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا کہ شاہ صاحب میں نے بھاری رقم کے عوض اس شخص پر جادو ضرور کیا ہے لیکن اب اس عمل کو ختم کرنا میرے بس کا روگ نہیں اب اس عمل کو صرف وہی ختم کرے گا جس کو اللہ نے بہت زیادہ طاقت عطا کی ہو گی۔ مجھے اس بار معاف کر دیں آئندہ آپ کو کبھی میری شکایت

سکتی تھی۔ شاہ صاحب بہت نرم دل تھے انہوں نے اسے کہا کہ دفع ہو جاؤ اور اپنی ان حرکتوں سے توبہ کرو اگر پھر مجھے تمہاری کوئی شکایت ملی تو تمہارا بہت برا حشر کروں گا۔ اس کے بعد شاہ صاحب نے اس مریض کے والد سے کہا کہ میری صراحی سے پیالے میں تھوڑا پانی ڈال کر اس مریض کو پلا دیں پانی پلانے کے ساتھ ہی مریض کی حالت سنبھل گئی اور اللہ نے اسے شفا دے دی۔

جنات پر شاہ صاحب کی دہشت اور رعب کا اثر

شاہ صاحب کے حیرت انگیز واقعات میں سے ایک دلچسپ واقعہ یہ ہے کہ ضلع ساہیوال میں بچوں کا شاید ایک مڈل سکول تھا اس سکول میں جنات کا بہت زیادہ زور تھا۔ جو بچہ اس سکول میں غلطی سے پیشاب کر دیتا جنات اس کا جینا محال کر دیتے اکثر بچے رات کو اٹھ کر روتے تمام بچے اور استاد سکول میں سارا دن سہمے رہتے تھے ان سب حالات کا علم شاہ صاحب کو اپنے ایک مرید کے ذریعے ہوا۔ اس نے صاحب سے درخواست کی کہ اگر اس مسئلہ کا کوئی حل نکل آئے تو بہت سے بچے اس عجیب والی تکلیف سے بچ جائیں گے۔ اس لیے آپ کسی دن وقت نکال کر اس سکول میں تشریف لائیں اور جنات کو وہاں سے نکالیں۔ شاہ صاحب نے اسے تسلی دی اور کہا کہ ان شاء اللہ میں وہاں خود جاؤں گا اور مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ بہتری کی کوئی سبیل پیدا کر دے گا۔

ایک دن شاہ صاحب نے اپنا پروگرام بنایا اور ساہیوال کے قریب اس سکول میں پہنچ گئے تمام بچے پڑھائی میں مشغول تھے۔ شاہ صاحب نے اپنے مقامی مرید سے کہا کہ ہیڈ ماسٹر کو بتائیں کہ ہم کس مقصد کے لیے آئے ہیں۔ جب ہیڈ ماسٹر کو شاہ صاحب کی آمد کا مقصد معلوم ہوا تو وہ پریشان ہو کر کہنے لگا کہ ہم نے جنات سے نجات حاصل کرنے کے لیے بہت بڑے بڑے عامل بلائے لیکن مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی۔ لہٰذا آپ کوئی ایسا تجربہ نہ کریں جس سے ہمیں بعد میں پریشانی اٹھانی پڑے۔ شاہ صاحب نے ہیڈ ماسٹر کو تسلی دی اور کہا کہ میرے ہاتھ کی انگلیوں کی طرف دھیان کریں جس طرح یہ سب ایک جیسی نہیں اسی طرح اللہ نے اپنے تمام بندوں کو ایک جیسی خصوصیات سے نہیں نوازا۔ آپ نے مجھے یہاں آنے کا پیغام نہیں بھیجا اس لیے جنات آپ کو تنگ نہیں کریں گے میں اپنی مرضی سے صرف ان معصوم بچوں پر ظلم کی وجہ سے خود یہاں آیا ہوں اور ان شاء اللہ آج تمام جنات یہاں سے نکال کر جاؤں گا۔ ہیڈ ماسٹر نے بمشکل رضامندی کا اظہار کیا اور شاہ صاحب سے کہا کہ ٹھیک ہے آپ اپنے عمل کا آغاز کریں۔

شاہ صاحب نے تمام بچوں کو ایک جگہ اکٹھا کیا اور ان سے کہا کہ آج آپ نے سکول میں تمام جگہوں پر پیشاب کرنا ہے کوئی جگہ اس سے محفوظ نہ رہے۔ بچے پہلے ہی بہت ڈرے ہوئے تھے کہنے لگے کہ بابا جی ہم نے یہ کام ہرگز نہیں کرنا جنات نے تو ہمیں رات کو سونے نہیں دینا۔ شاہ صاحب نے بچوں کو تسلی دی اور سمجھایا کہ میں یہاں موجود ہوں اور جنات کو بھی معلوم ہے کہ تم یہ کام کس کے حکم پر کر رہے ہو اس لیے اگر کچھ نقصان ہوگا تو اس کا سب سے پہلا شکار میں ہوں گا۔ شاہ صاحب کے سمجھانے پر چند بچے آمادہ

ہو گئے اور انھوں نے شاہ صاحب کی ہدایت پر عمل کرنا شروع کر دیا۔ ابھی صرف چند بچوں نے ہی پیشاب کیا تھا کہ شاہ صاحب نے باقی بچوں کو اشارے سے منع کر دیا کہ ذرا ٹھہر جاؤ یہ بات بن گئی ہے۔ اس عمل کا یہ فائدہ ہوا کہ اس سکول کے جنات کا سب سے بڑا سردار فوراً شاہ صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا اور شکوے شروع کر دیئے کہ شاہ صاحب ہمیں ان بچوں کے ہاتھوں کیوں ذلیل کروا رہے ہیں۔ شاہ صاحب نے اسے مخاطب کر کے کہا کہ اگر تمھیں اپنی بے عزتی کا اتنا احساس ہے تو تم یہاں سے چلے جاؤ تمھاری وجہ سے یہ معصوم بچے خوف و ہراس میں مبتلا رہتے ہیں۔ ان کو کس جرم کی سزا مل رہی ہے۔ جنات نے شاہ صاحب سے درخواست کی کہ ہمیں کچھ دنوں کی مہلت دی جائے تاکہ ہم کوئی نیا ٹھکانہ تلاش کر سکیں۔ سب سے پہلے انھوں نے سات دن کی مہلت طلب کی اور کہا کہ اس کے بعد ہمارا کوئی ساتھی بھی اس سکول میں نظر نہیں آئے گا اور ہم یہاں سے کوچ کر جائیں گے۔ شاہ صاحب نے اتنی زیادہ مہلت دینے سے انکار کر دیا۔ جنات اور شاہ صاحب کے درمیان مذاکرات جاری رہے اور بالآخر ایک گھنٹہ کی مہلت پر دونوں فریق رضامند ہو گئے۔ شاہ صاحب نے جنات سے کہا کہ اگر تمھارے کسی ساتھی نے کسی بچے کو ڈراتے ہیں یا تنگ کرتے ہیں تو پھر اس کا کوئی لحاظ نہیں کیا جائے گا اور سخت سزا دی جائے گی۔ جنات نے یہ شرط بھی تسلیم کر لی اس کے بعد شاہ صاحب وہاں ایک گھنٹہ تک موجود رہے۔ یہ تمام گفتگو جو جنات اور شاہ صاحب کے درمیان ہوئی اسے کوئی دوسرا نہیں سن سکتا تھا۔ یہ تمام باتیں شاہ صاحب نے ہیڈ ماسٹر کو خوشخبری سنائی کہ جنات نے آپ کا سکول خالی کر دیا ہے اس کے بعد بچوں سے کہا کہ جہاں دل چاہتا ہے پیشاب کریں۔ میں یہاں موجود ہوں اس کا مقصد بچوں کے دل سے خوف دور کرنا تھا۔ بعد میں ہیڈ ماسٹر نے شاہ صاحب کو بتایا کہ جنات ہمیں سکول میں لیٹرین نہیں بنانے دیتے تھے۔ ہم نے بہت مرتبہ بچوں کی سہولت کے لیے سکول میں لیٹرین بنانے کی کوشش کی لیکن ہمیں ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا۔ جب مستری دن کو لیٹرین بنا کر جاتے اور ہم اگلے دن صبح سکول آ کر دیکھتے تو حیران رہ جاتے کہ وہاں پر لیٹرین کی بجائے ملبہ پڑا ہوا ہوتا۔ سکول میں لیٹرین نہ ہونے کی وجہ سے تمام بچوں اور اساتذہ کو دور کھیتوں میں پیشاب کرنے کے لیے جانا پڑتا۔ شاہ صاحب نے انھیں یقین دلایا کہ اب ان شاء اللہ ایسا کوئی مسئلہ درپیش نہیں آئے گا آپ جو چاہے سو کریں اگر کوئی جن کسی بچے یا استاد کو تنگ کرے تو صرف مجھے اطلاع کر دیں۔ مگر اللہ کے فضل سے اس کے بعد اس سکول میں امن و امان رہا۔ تمام بچے اور اساتذہ جنات کے شر سے محفوظ ہو گئے۔

جادو ایک علم ہے اور انسان اسے سیکھ سکتا ہے۔ کالے علم کا رنگ کالا نہیں ہوتا بلکہ کالا کہتے ہیں ظلمت و گھپ اندھیرے کو۔ کفر کو، شرک کو اور اللہ کی ذات کو چھوڑ کر غیر اللہ کو مدد کے لیے پکارنا یہ ہے کالے علم کی مختصر تعریف۔ جادو کی عملیات کرنے والے عاملوں کے پاس اپنی حاجات لے کر جانے والے اور پھر ان کے بتائے ہوئے طریقے پر عمل کرنے والے اپنے آپ کو دائرہ اسلام سے خارج سمجھیں۔

(بحوالہ ماہر استاد و بشیر احمد کے [illegible] تجربات کا نچوڑ)

جادو برحق نہیں جنات سے بچاؤ کے طریقے اور روحانی وظائف کے ذریعے تعویذات کے اثرات بد سے نجات

روحانی وظائف کرنے سے پہلے ان شرائط پر عمل کرنا ضروری ہے

اگر کسی پر کوئی مشکل بن جائے یا خدائے ذوالجلال کی طرف سے آزمائش میں مبتلا کر دیا جائے۔ تو حواس باختہ یا مایوس ہونے کی بجائے فوراً توبہ استغفار کے ذریعے اللہ کی طرف رجوع کرنا چاہیے اور ذکر اذکار کا سہارا لینا چاہیے۔ جو لوگ اللہ کی رحمت سے مایوس ہو جاتے ہیں دراصل وہ صحیح راہ سے بھٹک جاتے ہیں۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والے کو مایوس نہیں کرتے اور نہ ہی اس کی سرپرستی سے ہاتھ اٹھاتے ہیں بلکہ اس سے خوش ہوتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں آپؐ کو حکم دیا کہ اعلان فرما دیجیے.

ترجمہ: "(اے نبیؐ) کہہ دو کہ اے میرے بندو جنھوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے۔ اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو جاؤ' یقیناً اللہ سارے گناہ معاف کر دیتا ہے۔ وہ تو معاف کرنے والا رحم کرنے والا ہے۔" (سورۃ الزمر، آیت نمبر ۵۳)

ایک دوسرے مقام پر فرمایا:

"(اے نبیؐ) میرے بندے اگر تم سے میرے متعلق پوچھیں تو انھیں بتا دو کہ میں ان سے قریب ہی ہوں۔ پکارنے والا جب مجھے پکارتا ہے میں اس کی پکار سنتا اور جواب دیتا ہوں لہٰذا انھیں چاہیے کہ میری دعوت پر لبیک کہیں اور مجھ پر ایمان لائیں (یہ بات تم انھیں سنا دو) شاید کہ وہ راہ راست پالیں۔" (سورۃ البقرہ۔ آیت نمبر ۱۸۵)

اس کے برعکس جو شخص رحمان کے ذکر سے غافل ہو کر زندگی گزارتا ہے اور اللہ کے غضب سے بچنے کی کوشش نہیں کرتا۔ اس متعلق قرآن مجید میں خدائے بزرگ و برتر نے کھلے الفاظ میں تنبیہ کی ہے۔ "تمہارا رب کہتا ہے مجھے پکارو میں تمہاری دعائیں قبول کروں گا' جو لوگ گھمنڈ میں آ کر میری عبادت سے

سے منہ موڑتے ہیں۔ وہ عنقریب ذلیل و خوار ہو کر جہنم میں داخل ہوں گے۔ (سورۃ مومن۔ آیت نمبر ۶۰)

اس آیت سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ اگر کسی انسان پر کوئی مصیبت بن جائے تو وہ اس سے چھٹکارے کی خاطر فوراً اپنے رب کی طرف رجوع کرے۔ ہر شخص کی خواہش ہوتی ہے کہ اسے کوئی ایسا نسخہ یا تعویذ مل جائے جس کے استعمال سے اسے تمام مشکلات و مصائب سے نجات مل جائے۔ لیکن خود محنت و کوشش کرنے کے لیے کوئی بھی تیار نہیں۔ اگر سچائی کے ساتھ روحانی عملیات کی شرائط کو پورا کر کے وظائف عمل کیے جائیں تو اللہ تعالیٰ کسی کی محنت ضائع نہیں کرتے۔

وہ عملیات جو آئندہ صفحات میں درج کیے جا رہے ہیں۔ یہ مختلف عاملوں کے کئی سالوں کے تجربات کے نتیجے میں حاصل ہوئے۔ کوئی چیز و عامل بھی کسی لالچ کے عوض کسی کو وظائف نہیں بتاتے تھے۔ لہٰذا آپ ان سے مفت فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ جہاں ان وظائف کی قدر کیجیے۔ اور ان سے بھرپور فائدہ اٹھانے کے لیے ان چند گزارشات پر ضرور غور کیجیے اور ان پر عمل کیجیے۔ کسی روحانی عمل یا وظیفہ کرنے والے کے لیے ضروری ہے کہ وہ پانچ وقت کی نماز باجماعت کا اہتمام کرے اور ذہن میں رکھے کہ اللہ ہی عبادت کا حق دار ہے اور نفع نقصان کا مالک صرف خدا کی ذات کو سمجھے۔ ہر وقت ضرورت پر چاہے چھوٹی ہو یا بڑی صرف اللہ سے سوال کرے۔ اس کے علاوہ نہ کسی پر توکل کرے اور نہ کسی سے امید رکھے۔ مدد کے لیے صرف اللہ کو پکارنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ سے اس کی مخلوق کا واسطہ دے کر سوال کرنا جائز نہیں۔ فوت شدہ انبیاء و اولیاء کو پکارنا یا ان سے مافوق الاسباب شفاعت کی التجا کرنا بھی درست نہیں۔ اس سے بڑھ کر گمراہ کون ہوگا جو اللہ کو چھوڑ کر ان کو پکارے جو قیامت تک اسے جواب نہیں دے سکتے۔ (سورۃ الاحقاف۔ آیت نمبر ۵)

جہالت اور اسلامی تعلیمات سے لاعلمی کی وجہ سے معاشرے میں اتنی خرابی ہو چکی ہے کہ لوگوں کی اکثریت اس مرض (شرک) کا شکار ہو چکی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کو اس کا واحد حقیقی حاکم تسلیم ہی نہیں کرتے جس کا کبھی کوئی ڈر اور خوف ہو۔ بعض لوگوں کا یہ عجیب رویہ ہے کہ زبان سے تو استغفار بھی کرتے ہیں اور ساتھ ساتھ گناہ بھی کرتے رہتے ہیں۔ ہمیں اللہ کے غضب سے پناہ مانگنی چاہیے اور اپنے تمام اعتقادات کی اصلاح کے لیے ہر وقت کوشش سے کام لینا چاہیے۔ عملیات کے فوری اور دیرپا نتائج حاصل کرنے کے لیے ضروری ہے کہ ان شرائط پر سختی سے عمل کیا جائے اور جن باتوں سے منع کیا جائے ان سے دور رہا جائے۔ اس کے علاوہ جو لوگ وظائف شروع کرنا چاہتے ہیں مگر نماز نہیں پڑھتے انہیں چاہیے کہ عملیات شروع کرنے سے پہلے پانچ وقت نماز باجماعت کا اہتمام کریں (عورتیں نماز گھر میں ادا کر سکتی ہیں) اور ذکر و اذکار کثرت کے ساتھ کریں۔ اس کے علاوہ اگر عملیات کو سمجھنے میں کوئی مشکل پیش آئے یا آپ سے متعلقہ عملیات موجود نہ ہوں تو ادارے کی معرفت خط لکھ کر جواب حاصل کیا جا سکتا ہے۔ جوابی لفافہ ہمراہ بھیجیں۔

سرورِ کونین ﷺ کا فرمان ہے کہ جو شخص کسی نجومی کے پاس آیا اور اس سے کسی چیز کے بارے میں دریافت کیا تو چالیس رات تک اس کی نماز قبول نہ ہوگی (مسلم) ایک اور حدیث میں اس طرح ارشاد ہے کہ جو شخص کسی نجومی یا کاہن کے پاس آیا اور پھر اس کی بات کی تصدیق کی تو اس نے محمد ﷺ پر اتاری گئی

شریعت کا انکار کیا۔

ان واضح ارشادات کی موجودگی میں کسی مسلمان کو جادو میں دلچسپی لینے یا جادوگروں سے رجوع کرنے سے پرہیز کرنا چاہیے۔ شہرت، ناموری کے شوق اور دولت کے حصول کی خاطر عملیات کے ماہرین نے گلی کوچوں میں انسانیت کی تذلیل کے لیے ظلم و ستم کی بھٹیاں گرم کر رکھی ہیں۔ جہاں بہ وقت اہل ایمان کے عقیدہ توحید کو خاکستر کیا جا رہا ہے اور ان کی زندگیوں کو شرک کے زہر سے آلودہ کیا جا رہا ہے۔

یہ پیشہ ور عامل جب ظلم پر اترتے ہیں تو یہ بھی نہیں سوچتے کہ کل روز قیامت اپنی حرکتوں کا اللہ کے حضور کیا جواز پیش کریں گے۔ ان عاملوں کو ہر وقت دولت سمیٹنے اور اپنے پیٹ کے جہنم کو بھرنے کی فکر لاحق رہتی ہے۔ اپنے انجام سے بے پروا اور اللہ کے خوف سے بے نیاز ان عاملوں نے قرآن مجید کے الفاظ کی ترتیب کو بگاڑ کر ایسے تعویذ تیار کیے ہوتے ہیں۔ جو خلق خدا کے لیے باعث زحمت بن گئے ہیں۔ جعلی روحانی عاملوں کی اکثریت اس گھناؤنے فعل کے ذریعے لوگوں کو کامیابی سے دھوکہ دیتی ہے کہ ہم تو قرآن کے ذریعے علاج کرتے ہیں جبکہ اس کے برعکس رب العالمین نے قرآن مجید کو انسانیت کے لیے باعث رحمت بنا کر بھیجا تھا۔

میں جن حقائق سے پردہ اٹھانے کا جرم کر رہا ہوں اس سے بہت سے لوگوں کو تکلیف تو ہوگی۔ لیکن آخر کب تک ہم حقائق سے منہ چھپاتے رہیں گے۔ میری اس تحریر کی بنیاد عملیات کے میدان میں ذاتی تجربہ اور ان گنت عاملوں سے ملاقات کے نتیجے میں حاصل ہونے والی معلومات پر مبنی ہے۔ مجھے بہت سے عاملوں کو قریب سے دیکھنے کا موقع ملا۔ ایک بدنصیب عامل جو اب اس دنیائے فانی سے کوچ کر چکا ہے۔ خدا جانے اس کا انجام کیا ہوگا۔ جب وہ کسی کا نقصان کرنے کے لیے تعویذ تیار کرتا تو سیاہی کی دوات میں حقے کا پانی استعمال کرتا۔ اس کا کہنا تھا۔ اس سے تعویذ کا اثر بہت جلد ہوتا ہے۔ یہ تعویذ قرآنی آیات سے لکھا جاتا۔ جتنی بے حرمتی قرآن مجید کی پیشہ ور عامل کرتے ہیں کوئی مسلمان اس کی جرأت نہیں کر سکتا۔ اسی طرح ایک روحانی عامل کا معمول تھا کہ وہ قرآنی آیات سے تعویذ حرام جانوروں خاص کر الو کے خون سے لکھتا۔ آپ خود غور کریں قیامت کے دن اس کا کیا حشر ہوگا۔ سورۃ فاتحہ جو ہر بیماری کے لیے شفا کا درجہ رکھتی ہے۔

میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ ایک عامل سورۃ فاتحہ کو ایک تعویذ پر الٹے حروف میں لکھ رہا تھا۔ ایک تعویذ جو کسی کی ہلاکت کے لیے کیا جاتا ہے۔ آپ حیران ہوں گے کہ پیشہ ور عامل اس کے لیے سورۃ اللھب کو استعمال کرتے ہیں۔ اس تعویذ کو لکھنے سے پہلے قبرستان میں اس کا باقاعدہ عمل کیا جاتا ہے۔ یہ تعویذ جس جگہ زمین میں دبا دیا جائے یا کسی شخص کو پلا دیا جائے تو اس کے بہت تباہ کن نتائج ظاہر ہوتے ہیں یہ تعویذ جس طریقے سے لکھا جاتا ہے وہ اللہ اور اس کے رسولؐ کی ناراضگی کو کھلی دعوت دینے کے مترادف ہے۔ قرآن مجید انسانیت کی فلاح کے لیے نازل ہوا تھا لیکن اس سے انسانوں کی ہلاکت کا کام لیا جا رہا ہے اور عمل کرنے والے لوگوں سے یہ کہتے ہیں کہ ہم نوری عمل کرتے ہیں اور اپنے آپ کو مسلمان بھی کہلواتے ہیں۔ عامل حضرات ہلاکت کے لیے سورۃ کوثر کے تعویذ کو بھی استعمال کرتے ہیں اس

میں ایک لفظ "عمر" آیا ہے۔ اس لفظ کے حروف اعداد و شمار کے ذریعے شیطانی خطوط سے تعویذ بنایا جاتا ہے۔ یہ تعویذ اگر کسی کے مال مویشی کے کھونٹوں پر کیا جائے تو اس شخص کے جانور یکے بعد دیگرے مرنا شروع ہو جاتے ہیں اس تعویذ کو طریقہ استعمال تبدیل کر کے عورتوں میں بچوں کی پیدائش روکنے کے لیے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ یہی تعویذ مختلف طریقوں سے کاروباری بندش اور کئی دوسرے کاموں کو بگاڑنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے یہ کالے علم کی دو قسم ہے جس میں قرآن پاک کے الفاظ کو غلط ترتیب دے کر عمل حضرات روحانی معالج کرام ایک فقرے کا استعمال کرتے ہیں کہ جادو برحق ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ جادو برحق نہیں بلکہ باطل ہے۔ برحق وہ چیز ہوتی ہے جس میں صداقت ہو، جس طرح قرآن برحق ہے نبی کا فرمان برحق ہے۔ اس کو آپ اس مثال سے سمجھ سکتے ہیں کہ جادو برحق نہیں جب فرعون کے جادوگروں اور موسیٰ علیہ السلام کے درمیان مقابلہ ہوا تو فرعون کے "جادوگر بولے: اے موسیٰ تم پھینکتے ہو یا پہلے ہم پھینکیں؟" موسیٰ نے کہا "تمہی پھینکو" یکایک ان کی رسیاں اور ان کی لاٹھیاں ان کے جادو کے زور سے موسیٰ کو دوڑتی ہوئی محسوس ہونے لگیں اور موسیٰ اپنے دل میں ڈر گئے۔ ہم نے کہا "مت ڈر تو ہی غالب رہے گا، پھینک جو کچھ تیرے ہاتھ میں ہے ابھی ان کی ساری بناوٹی چیزوں کو نگل جاتا ہے۔ یہ جو کچھ بنا کر لائے ہیں یہ تو جادوگر کا فریب ہے اور جادوگر کبھی کامیاب نہیں ہو سکتا خواہ کسی شان سے وہ آئے" آخر کو یہی ہوا کہ سارے جادوگر سجدے میں گرا دیئے گئے اور پکار اٹھے "مان لیا ہم نے ہارون اور موسیٰ کے رب کو" (آیت ۶۵ تا ۷۰ سورۃ طہٰ)

اس لیے جو چیز حق کے سامنے ختم ہو جانے والی ہے وہ باطل تو ہو سکتی ہے مگر برحق ہرگز نہیں ہوتی جس یہودی نے آپ پر جادو کیا تھا وہ حق پر نہیں بلکہ باطل پر تھا۔ کیونکہ جب اس کے سامنے آیا وہ قرآن مجید کی آخری دو سورتیں سورۃ الفلق اور الناس نازل ہوئیں تو آپ سے جادو کا اثر ختم ہو گیا۔ اس لیے جو لوگ عام طور پر یہ کہتے ہیں کہ جادو برحق ہے وہ عقل اور فکر کے ساتھ غور کریں کہ برحق وہ چیز ہوتی ہے جو اللہ اور اس کے رسول کے احکامات کی نفی نہ کرے۔ اگر کوئی عمل مسلمان کی طرف سے ہوتا ہے تو وہ باطل تو ہو سکتا ہے۔۔ برحق ہرگز نہیں ہو سکتا۔

ہمارے ہاں عامل کس کس طریقے سے جادو کی واردات کرتے ہیں اور اس سے کس طرح بچا جا سکتا ہے۔ یہاں اس کا تفصیلی ذکر کرتے ہیں۔ کالا جادو کی واردات تعویذوں کے ذریعے کی جاتی ہے۔ مختلف شیطانی وظائف کے ذریعے ایسے تعویذات بنائے جاتے ہیں۔ جن پر باقاعدہ موکلوں کی پہرے داری لگائی جاتی ہے اور ان کا اثر ایک مقررہ مدت تک رہتا ہے کہ اس مدت سے فلاں وقت تک اثر انداز ہوتا ہے۔ تعویذوں کی بے شمار اقسام ہیں۔ کھلانے والے پلانے والے زمین میں دبانے والے جلائے جانے والے مچھلیوں کے ساتھ باندھ کر کھلانے والے درختوں کی ٹہنیوں کے ساتھ لٹکانے والے دریا یا نہر میں بہانے والے دو پتھروں کے درمیان دبانے والے اور بکرا ذبح کر کے کنوؤں میں گرانے والے۔ غرض کہ مقصد کی نوعیت کے مطابق تعویذ کا طریقہ استعمال تجویز کیا جاتا ہے۔

روحانی وظائف کے ذریعے تعویذات کے اثرات بد سے نجات

یہاں آپ کو تعویذات کے اثرات سے نجات حاصل کرنے کے طریقے سے آگاہ کروں گا کہ یہ سب سال ہا سال کے تجربات سے ماخوذ مؤثر طریقے ہیں فائدہ حاصل کر کے میرے لیے دعائے خیر کریں۔

اگر کسی کے گھر سے، دکان سے یا کسی ایسی جگہ سے تعویذ نکل آئیں جو ان کے زیر استعمال ہو تو یہ تعویذ اوپر بیان کی گئی قسم کے علاوہ بھی ہو سکتے ہیں۔ مثلاً کپڑے سے بنی ہوئی گڑیاں، گھروں میں عام طور پر پتلیاں انہی سے متعلق ہیں۔ ان پر تعویذ کر کے نقصان پہنچانے کی نیت سے کسی کے گھر میں دبا دیا جاتا ہے۔ کاغذ کے اوپر تعویذ لکھ کر دروازے کی دہلیز پر چھپا دیا جاتا ہے۔ تانبے کی پلیٹ پر چمڑے کے ٹکڑے پر بھی تعویذ کیا جاتا ہے۔ تعویذ کی سب سے خطرناک قسم یہ ہے کہ کپڑے کی گڑیا میں سوئیاں لگا دی جاتی ہیں۔ ایک قسم اس سے بھی خطرناک ہے اس میں سوئیاں لگی گڑیا کے اوپر قبرستان کی مٹی ڈال کر اوپر سے سیاہ رنگ کے کپڑے کے ساتھ مضبوطی سے باندھ دیا جاتا ہے۔ یہ سب تعویذ دوسروں کو نقصان پہنچانے کے لیے استعمال کیے جاتے ہیں ان کے شر سے نجات حاصل کرنے کے لیے میں کسی کی بات نہیں اپنا تجربہ بیان کرتا ہوں۔ یہ طریقہ مجھے سید سعید احمد شاہ صاحب مرحوم و مغفور نے بتایا تھا یہ میرا آزمایا ہوا ہے اور اللہ کے فضل سے اس کے ذریعے کامیابی نصیب ہوئی۔

طریقہ یہ ہے کہ جب بھی کوئی تعویذ ملے اسے کسی عام آدمی کو نہیں دکھانا چاہیے سوائے اس کے کہ جو اس علم میں کوئی مہارت رکھتا ہو۔ اگر آپ کی رسائی کسی ایسے نیک روحانی عامل تک ممکن نہیں تو بازار سے ایک مناسب سائز کا کدو خریدیں اس کو درمیان سے کاٹ کر تعویذ کو درمیان میں رکھ کر اوپر سے کسی کپڑے یا رسی کے ساتھ کدو کے دونوں ٹکڑوں کو مضبوطی کے ساتھ باندھ دیں۔ اس کے بعد اس کدو کو کسی نہر، دریا یا بہتے ہوئے پانی میں پھینک دیں۔ اس تعویذ کے اثرات ختم ہو جائیں گے۔

ہر قسم کے جادو کے توڑ کے لیے معوذتین کا عمل

اگر آپ کے گھر سے تعویذ نہیں ملے لیکن دل میں وہم ہے کہ شاید کسی نے تعویذ کیے ہوئے ہیں یا کسی نے واقعی آپ کو نقصان پہنچانے کے لیے تعویذ کیے ہیں اور وہ تعویذ آپ تلاش نہیں کر سکتے تو اس کے لیے ایک آسان علاج تجویز کر رہا ہوں۔ یہ میرا آزمودہ ہے لیکن عامل حضرات اس لیے لوگوں کو نہیں بتاتے کہ اگر سب لوگ خود ہی عمل شروع کر دیں تو ہمارا کاروبار بند ہو جائے گا۔

اس وظیفہ کو کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ ایک برتن میں دو گلاس یا حسب ضرورت پانی ڈال کر اپنے پاس رکھ لیں۔ [illegible] [illegible] اور باز سونف بھی علیحدہ علیحدہ برتنوں میں ڈال لیں۔

اس عمل کو شروع کرنے سے پہلے باوضو ہو کر ۲۱ مرتبہ آیت الکرسی پڑھ کر اپنے جسم پر دم کرنا ہے طریقہ یہ ہے کہ ہر مرتبہ آیت الکرسی پڑھنے کے بعد اپنے جسم پر پھونک مارنی ہے۔ اس طرح کل تین پھونکیں

تھی تھیں۔ اس کے بعد گیارہ مرتبہ درود ابراہیمی جو نماز میں پڑھتے ہیں پڑھ کر تینوں چیزوں پانی، چینی اور سونف پر پھونکیں مارے۔ پھر ۳۱۳ مرتبہ سورۃ الفلق پڑھ کر پھونک مارے آخر میں ۳۱۳ مرتبہ سورۃ الناس پڑھ کر دم کرے۔

پہلے دن یہ عمل کرنے کے بعد خود ان کے تمام افراد کو دم کیا ہوا پانی پلایا جائے۔ باقی پانی سے گھر چھینٹے لگائے جائیں۔ اس کے بعد تھوڑی تھوڑی سونف اور چینی بھی تمام افراد کو کھلائی جائے۔ یہ عمل مسلسل اکیس دن دہرانا ہے۔ سونف اور چینی رکھی رہنے دیں۔ روزانہ دم کریں اور روزانہ تمام افراد کو کھلائیں۔ اسی طرح پانی روزانہ تیار کرکے بھی اہل خانہ کو دم کر کے روزانہ پلائیں لیکن گھر میں چھینٹے اس دن کے علاوہ نہ دیں۔

انشاء اللہ بفضل خدا ۲۱ دن کے بعد ہر قسم کے تعویذات کا اثر ختم ہو جائے گا۔ یہ عمل کرنے والے کے لیے ضروری ہے کہ وہ پانچ وقت کا نمازی اور پرہیزگار ہو اور اگر اس میں یہ خوبی نہیں پائی جاتی تو عمل شروع کرنے سے پہلے نماز باجماعت پڑھنے کا اہتمام کرے تا کہ وظیفے کے اثرات زائل نہ ہوں۔ اگر اس عمل کے بعد بھی دل کی تسلی نہ ہو۔ یا مسئلہ جوں کا توں رہے تو دوسرا طریقہ بھی اختیار کیا جا سکتا ہے۔

ہر قسم کے جادو کے لیے سورۃ مزمل والا عمل

یہ عمل شروع کرنے سے پہلے تصور کرے پہلے وظیفے میں بتائے گئے طریقے کے مطابق اپنے آپ کو بند کر لے۔ فجر کی نماز پڑھنے کے بعد اوپر بتائے گئے وظیفے میں درج مقدار کے مطابق پانی، سونف اور چینی اپنے پاس رکھ لے۔ ۲۱ مرتبہ سورۃ مزمل پڑھنی ہے اور ان تینوں چیزوں پر پھونک مارنی ہے۔ طریقہ یہ ہے کہ جب سورۃ مزمل ایک بار پڑھنی شروع کرے اور ان الفاظ پر پہنچے۔

رب المشرق والمغرب لا الہ الا ھو فاتخذہ وکیلا قرآن کے مطابق آیت کو ۲۰ مرتبہ یہاں درمیان میں پڑھنے کے بعد دوبارہ سورۃ مزمل آخر تک پڑھے۔ رب اعوذبک من ھمزات الشیطین واعوذبک رب ان یحضرون (سورۃ مومنون۔ آیت ۹۷۔۹۸)

یہ عمل ۲۱ روز تک جاری رکھنا ہے۔ روزانہ تمام چیزیں تمام اہل خانہ کو ساتھ ساتھ تھوڑی تھوڑی مقدار میں کھلاتا اور پلاتا بھی جائے اور عمل بھی جاری رکھے۔ انشاء اللہ ہر قسم کے جادو اور تعویذات کا اثر ختم ہو جائے گا۔ اور اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کرے گا۔

خون کے چھینٹوں سے نجات کے لیے وظیفہ

جب میں خود عملیات کیا کرتا تھا۔ تو بہت سے لوگ بھی میرے پاس آتے تھے ان کے گھر ان میں کپڑوں پر بستروں پر یا کمروں میں خون کے چھینٹے پڑتے تھے جس سے وہ تمام اہل خانہ خوف و ہراس میں مبتلا رہتے۔

ان خون کے چھینٹوں کو مارنے کے لیے کوئی شخص چھپ کر یہ کارروائی نہیں کرتا۔ بلکہ یہ خون کے چھینٹے موکلات کے ذریعے لگائے جاتے ہیں۔ ان خون کے چھینٹوں کو دیکھ کر گھبرانا نہیں چاہیے۔ بلکہ ان

سے نجات حاصل کرنے کے لیے اللہ کے ذکر کا سہارا لینا چاہیے۔ اگر کسی شخص کے ذہن میں یہ بات ہے کہ ہم نماز بھی ادا کرتے ہیں اللہ کا ذکر بھی کرتے ہیں پھر یہ تمام واقعات کیوں رونما ہوتے ہیں۔

لیکن اگر کسی خاص مقصد کو حاصل کرنے کی نیت سے مخصوص ذکر و اذکار کیے جائیں تو اللہ تعالیٰ مصیبتوں سے جان چھڑا دیتے ہیں۔ اگر کسی گھر میں اس قسم کا معاملہ بن جائے تو انہیں اس طرح کرنا چاہیے کہ خدا کی ذات کو نفع و نقصان کا مالک سمجھتے ہوئے چار عدد لوہے کے کیل لے۔ فجر کی نماز کے بعد گیارہ مرتبہ درود ابراہیمی پڑھ کر ان کیلوں پر دم کرے۔ ۴۰ مرتبہ سورۃ الطارق کی یہ آیت پڑھ کر ان کیلوں پر دم کرے۔ یعنی پھونک مارے ہر کیل پر علیحدہ علیحدہ پھونک مارنی ہے۔

اِنَّھُمْ یَکِیْدُوْنَ کَیْدًا ۝ وَّاَکِیْدُ کَیْدًا ۝ فَمَھِّلِ الْکٰفِرِیْنَ اَمْھِلْھُمْ رُوَیْدًا ۝

اپنا تحفظ بھی ضروری ہے۔ اس لیے ایک پھونک اپنے جسم پر بھی مارتا رہے۔ یہ ایک دن کا عمل ہے۔ جب وظیفہ مکمل ہو جائے تو دم کیے ہوئے لوہے کے یہ کیل اپنے گھر کے چاروں کونوں چھت پر یا زمین میں گاڑ دے۔ انشاء اللہ بفضل خدا جنوں کے جھٹکوں کا یہ سلسلہ ختم ہو جائے گا۔ میری طرف سے ان تمام عملیات کو کرنے کی اجازت ہے۔

عام لوگ جو کتابوں سے پڑھ کر عمل کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ تعویذ نقل کر کے وہ ان سے اپنا مقصد حاصل کر لیں گے۔ ان کی مثال ان پڑھ ڈاکٹر یا نیم حکیم جیسی ہے ان لوگوں کو اس سے کچھ حاصل نہیں ہوتا اور خود کو اور لوگوں کو بیوقوف بناتے ہیں اس قسم کے لوگوں کو اس کی اجازت نہیں صرف خلق خدا کو نقصان سے بچانے کے لیے جو ان وظائف کو استعمال کرنا چاہے صرف اسے اجازت ہے کاروباری نقطہ نگاہ سے ان وظائف کو کرنے والوں کو کچھ حاصل نہ ہو گا۔

جادو اور تعویذات کے اثرات کے توڑ کے لیے ایک مجرب وظیفہ

تعویذات کے اثرات بد سے بچنے کے لیے جو وظائف بتائے گئے ہیں اگر ان سے بھی اثرات ختم نہ ہوں تو پھر کیا کرے؟ جب کوئی تدبیر کامیاب نہ ہو تو اللہ پر بھروسہ کر کے عملیات شروع کرنے کی جو تراکیب بتائی گئی ہیں ان کی سختی سے پابندی کرتے ہوئے سورۃ یاسین کا عمل شروع کر دے۔

سورۃ یاسین کا عمل شروع کرنے سے پہلے عمل کرنے والے کو اپنے اردگرد حصار کھینچنا بہت ضروری ہے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ آیت الکرسی اور چاروں قل (الکافرون۔ اخلاص۔ الفلق۔ الناس) پڑھ کر کسی چاقو یا چھری کی نوک پر پھونک مار کر اس سے اپنے اردگرد گول دائرے کی شکل میں حصار کھینچ لے عمل شروع کرنے سے پہلے تین برتنوں میں پانی' تیل' سرکہ حسب مقدار ساتھ رکھ لے۔ سورۃ یاسین کا وظیفہ بتائے گئے طریقہ کو اچھی طرح سمجھ کر کرے۔ سورۃ یاسین کی سات مبین ہیں سورۃ یاسین کو اس طریقہ سے پڑھنا ہے کہ جب پہلی مبین پر پہنچے تو برتنوں میں رکھی ہوئی اشیاء پر پھونک مار کر دم کرے اس کے بعد سورۃ یاسین کو دوبارہ ابتداء سے شروع کرے اور دوسری مبین پر پہنچ کر پھر دم کرے اسی طریقہ سے سات مبین مکمل

کرنی ہیں یعنی ہر مبین پر پہنچ کر دم کرنا ہے اور واپس پلٹ کر شروع سے سورۃ یاسین پڑھنی ہے۔ یہ عمل مسلسل اکیس دن جاری رکھنا ہے دم کی ہوئی اشیاء ساتھ ساتھ روزانہ تھوڑی مقدار میں مریض کو دیتے جائیں ان شاء اللہ وظیفہ مکمل ہونے تک اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے جادو اور تعویذات کے تمام اثرات زائل کر دیں گے۔

مرض کی تشخیص کرنے کا طریقہ

بہت سے لوگ اس الجھن کا شکار ہیں کہ یہ تشخیص کس طرح کی جائے کہ مریض کے مرض کی نوعیت کس قسم کی ہے۔ مریض نفسانی بیماری میں مبتلا ہے یا جنات کے سایہ کا شکار ہے یا جادو اور تعویذات کا اثر ہے۔ یہاں ان شاء اللہ اس مسئلہ کو حل کروں گا تاکہ ہر شخص گھر بیٹھے خود عمل کے ذریعے فوری طور پر مرض کی تشخیص کا مسئلہ حل کر لے اگر تشخیص کرنے والا روحانی عملیات کرنے کی شرائط پر پورا اترتا ہو تو اللہ کا نام لے کر تشخیص کا عمل شروع کر دے۔ ان شاء اللہ تشخیص کا نتیجہ ایک سو فیصد درست نکلے گا۔

اگر کسی شخص کو دورہ پڑ جاتا ہے تو حکیم کہتے ہیں کہ دورہ قولنج کا ہے (یہ انتہائی تکلیف دہ درد ہے جو معدہ میں ہوتا ہے اس درد کے باعث مریض کے ہاتھ پاؤں اکٹھے ہو جاتے ہیں) ڈاکٹر اسے مرگی کہتے ہیں اور عامل حضرات اس مریض کو جنات، جادو یا تعویذات کا شکار بتاتے ہیں۔ اس موقع پر عام آدمی سخت پریشانی میں مبتلا ہو جاتا ہے اور اس کے لیے یہ فیصلہ کرنا بہت مشکل ہو جاتا ہے کہ مریض کو کون سی بیماری لاحق ہے اور اس کا علاج کہاں سے کرایا جائے۔ تشخیص کا طریقہ میں بتاتا ہوں ان شاء اللہ آپ اس سے معلوم کر لیں گے کہ مریض کون سی بیماری میں مبتلا ہے۔

اپنے دل میں مقصد کے حصول کی نیت کر کے اللہ کے حضور کھڑے ہو کر دو نفل برائے حاجت ادا کریں۔ نیت کا تعلق دل سے ہوتا ہے اس لیے زبان سے نیت کے الفاظ ادا کرنے کا طریقہ درست نہیں۔ نفل ان اوقات میں ادا کریں جن اوقات میں نفل ادا کرنے کی اجازت ہے۔ نفل ادا کرنے کے بعد مریض کے پاس بیٹھ جائیں اپنے پاس کسی برتن میں دم کرنے کے لیے پانی رکھ لیں سب سے پہلے درود ابراہیمی (نماز والا) گیارہ مرتبہ پڑھ کر پانی پر پھونک ماریں ایک پھونک مریض پر ماریں اس کے بعد گیارہ مرتبہ سورۃ فاتحہ پڑھیں اور یہی عمل دہرائیں گیارہ مرتبہ آیت الکرسی گیارہ مرتبہ آیت وقل جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا پڑھیں۔ گیارہ مرتبہ سورۃ ن کی آخری آیات وان یکاد الذین کفروا لیزلقونک بابصارھم لما سمعوا الذکر ویقولون انہ لمجنون، وما ھو الا ذکر للعالمین تک پڑھیں گیارہ مرتبہ سورۃ طارق کی آخری آیات انھم یکیدون کیدا، واکید کیدا، فمھل الکافرین امھلھم رویدا تک پڑھیں۔ گیارہ گیارہ مرتبہ چاروں قل (الکافرون۔ اخلاص۔ الفلق۔ الناس) ہر قل کو پڑھنے کے بعد پھونک مار کر پانی کو دم کرنا ہے اور ایک پھونک مریض کو مارنی ہے۔ جو پانی دم کیا ہے وہ مریض کو پلا دیں اگر جنات کا سایہ ہو گا تو مریض کی تکلیف پہلے سے بڑھ جائے گی لیکن

وظیفہ کرنے والے کو کوئی نقصان نہیں ہوگا۔ اگر جادو یا تعویذات کا اثر ہوگا تو بیماری ختم ہو جائے گی ورنہ یہ علامات مریض پر کم و بیش ۲۲ گھنٹے رہے گی اور اگر ڈاکٹر سے متعلق جسمانی بیماری ہوگی تو مریض کی حالت جوں کی توں رہے گی۔ اس تشخیص کا ذکر شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اور عبدالعزیز دہلوی نے اپنی کتابوں میں بھی کیا ہے ہم نے بارہا اس طریقہ کو آزمایا ہے جب تشخیص ہو جائے تو جادو تعویذات اور جنات سے نجات حاصل کرنے کے لیے جو وظائف تجویز کیے گئے ہیں ان پر عمل کر کے مریض کا علاج بھی خود ہی کیا جا سکتا ہے اس کے علاوہ بھی بہت سے دوسرے طریقہ علاج موجود ہیں۔

(بحوالہ ماہر استاد بشیر احمد کے تیس سالہ تجربات کا نچوڑ)

سورۃ البقرہ کی فضیلت

آپ ﷺ نے فرمان کا مفہوم ہے کہ جس گھر میں جنات یا جادو کی شکایت ہو اس گھر میں بلند آواز میں سورۃ البقرہ پڑھی جائے تمام اہل خانہ آپس میں حصے کر کے بھی پڑھ سکتے ہیں لیکن با آواز بلند پڑھنے کی شرط کا خیال رکھا جائے۔ عاملوں نے محنت سے بچنے کے لیے اس کو پڑھنے کی ایک نئی ترکیب نکالی ہے ان کے نزدیک اگر بامر مجبوری انسان خود سورۃ البقرہ نہ پڑھ سکتا ہو تو ٹیپ ریکارڈر پر سورۃ البقرہ کی کیسٹ لگا کر بھی گزارہ کیا جا سکتا ہے۔ یہ طریقہ بھی آزمودہ ہے اس سے بھی کام بن جاتا ہے لیکن بہتر طریقہ وہی ہے جس کا حکم اللہ کے نبی ﷺ نے دیا ہے۔ عاملوں کی رائے یہ ہے کہ سورۃ البقرہ کم از کم تین دن تک مسلسل پڑھنی چاہیے وقت کی کوئی قید نہیں۔ جس گھر میں واقعی کسی جنات کا سایہ یا جادو کا اثر ہو گا تو سورۃ البقرہ کی تلاوت کے ابتدائی دنوں میں مریض کی تکلیف میں اضافہ ہو جائے گا یا اس کی ذہنی پریشانی میں کمی آ جائے گی۔ اس سے گھبرانا یا دل برداشتہ نہیں ہونا چاہیے بلکہ صبر و قوت ارادی کے ساتھ اس عمل کو جاری رکھنا چاہیے۔ ریکارڈنگ کے تجربہ میں ایک عجیب بات یہ دیکھنے میں آئی کہ پہلے دو دن تو ٹیپ ریکارڈر صحیح چلتی رہی لیکن تیسرے دن ٹیپ چلتے چلتے خود بخود بند ہو گئی ہے جب ٹیپ ریکارڈر مکینک کو چیک کرائی گئی جب اس نے اس میں کسی اور کی کیسٹ لگائی تو وہ بالکل ٹھیک نکلی۔ شیاطین و موکلات کی اس شرارت سے بچنے کے لیے ٹیپ ریکارڈر کا علاج کیا گیا اگر آپ کے ساتھ بھی اس طرح کا معاملہ پیش آ جائے تو ٹیپ پر گیارہ مرتبہ سورۃ الفلق اور سورۃ الناس پڑھ کر ٹیپ پر پھونک دیں ان شاء اللہ شیاطین دوبارہ اس قسم کی شرارت کی جرات نہیں کریں گے۔ سورۃ البقرہ کی تلاوت کے باوجود بھی اگر جنات پریشان کرتے ہیں تو پھر سورۃ جن کی ابتدائی سات آیات روزانہ گیارہ سو مرتبہ پڑھی جائیں اول و آخر درود شریف پڑھنا ہے سورۃ جن کی ان سات آیات پر ۱۱۰۰ مرتبہ پڑھنے کے بعد کسی کھانے والی چیز اور پانی پر پھونک مار کر دم کر دیں پھر جب تمام جگہ پر اس دم کیے ہوئے پانی کے چھینٹے لگائے جائیں اور کھانے والی چیز مثلاً چینی، نمک وغیرہ مریض کو کھلائی جائے اس عمل کو سات دن مسلسل کرنا ہے۔ اس وظیفہ کو پڑھنے کے دوران اپنی صرف توجہ اللہ پر ہونا چاہیے ایک وقت مقرر ہونا چاہیے وظیفہ مکمل ہونے تک ان شاء اللہ العظیم تمام پریشانیوں سے جان چھوٹ جائے گی۔

شادی میں رکاوٹ کے حل کے لیے وظائف

ادارہ کی معرفت ہمیں ایک صاحب نے خط کے ذریعے اپنے مسائل سے آگاہ کیا ہے موصوف ایک ٹیچر ہیں تین بہن ہیں تمام وسائل ہونے کے باوجود ان کی شادی نہیں ہو رہی انہوں نے کوئی ایسا وظیفہ پوچھا ہے جس سے ان کا مسئلہ حل ہو جائے۔ شادی کے لیے اسباب کا ہونا بہت ضروری ہے اگر کوئی شخص یہ سمجھتا ہے کہ کاروبار، رہائش اور تمام اسباب ہونے کے باوجود شادی میں کسی نہ کسی وجہ سے رکاوٹ پیدا ہو جاتی ہے لیکن اسے یقین ہے کہ کسی نے جادو وغیرہ نہیں کیا تو اس کا واحد علاج کثرت کے ساتھ ذکر الٰہی کا ورد ہے۔ قرآن کریم کی ان دو آیات کا ورد کیا جائے۔

رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَیْرُ الْوٰرِثِیْنَ سورۃ الانبیاء ۸۹

رَبِّ ھَبْ لِیْ مِنَ الصّٰلِحِیْنَ (سورۃ الصّٰفّٰت۔ آیت نمبر ۱۰۰)

پڑھنے کا طریقہ کار یہ ہے کہ عشاء کی نماز سے فارغ ہونے کے بعد گیارہ مرتبہ اول و آخر درود شریف پڑھے یہ آیات ۳۳۳ بار قبلہ رخ منہ کر کے پڑھنی ہیں یہ عمل اس وقت تک جاری رکھے جب تک مسئلہ حل نہیں ہو جاتا ان آیات کی معنی پر شاید کچھ اہل علم کو اعتراض ہو کہ مسئلہ شادی کا ہے اور آیات کے ذریعے اللہ سے اولاد کے بارے میں سوال کیا جا رہا ہے اس کا جواب یہ ہے کہ جب تک بیوی نہ ہو گی اولاد کس طرح ملے گی ہر چیز کے حصول کی خاطر اسباب کا ہونا بہت ضروری ہے اس لیے جب کوئی شخص اللہ تعالیٰ سے اولاد کا سوال کرے گا اور جب اللہ رب العزت اس کی دعا کو قبولیت سے نوازیں گے تو پہلے بیوی کے اسباب پیدا کریں گے اس طرح ایک دعا سے دو مسئلے حل ہو جائیں گے۔ اس وظیفہ کے ذریعے صرف جائز طور پر شادی کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے جو لوگ اس کو عشق وغیرہ کے چکر میں استعمال کریں گے ان کو اس عمل سے کچھ حاصل نہ ہوگا یہ تو تھا وسائل کی موجودگی کے باوجود شادی میں رکاوٹ کا حل۔

۲۔ اگر غربت یا وسائل نہ ہونے کی وجہ سے کوئی موزوں رشتہ نہیں ملتا اور انسان شادی کے قابل ہے تو وہ ان دو آیتوں کے وظیفہ کے ساتھ اس دعا کا اضافہ کرے۔ یَا مُسَبِّبَ الْاَسْبَابِ سَبِّبْ لِیَ الْخَیْرَ.

ترجمہ: اے سبب پیدا کرنے والے میرے لیے بہتر سبب پیدا کر۔

دعا کو پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ جب وظیفہ مکمل ہو جائے تو چھت پر چڑھ جائے ننگا سر ہو گیارہ مرتبہ درود شریف اول و آخر پڑھنا ہے اور یہ دعا ۵۰۰ مرتبہ نہایت عاجزی کے ساتھ پڑھنی ہے جب تک مسئلہ حل نہ ہو جاری رکھے۔

خواتین یہ وظیفہ صحن میں بھی کر سکتی ہیں

ان شاء اللہ جلد ہی مراد پوری ہو جائے گی۔ اگر کسی کو شک ہو کہ شادی میں رکاوٹ جادو یا تعویذات کے ذریعہ پیدا کی گئی ہے اس کے لیے ان دو آیات کے عمل کے ساتھ سورۃ یاسین کے عمل کا

اضافہ کرنے کا طریقہ وہی ہے جو پہلے بتایا گیا ہے۔ قرآنی نسخے کے نیچے سورۃ یٰسین کا عمل ہر ماہ تک کرے۔ اعادہ کرنے کی ضرورت نہیں انشاء اللہ جادو کی رکاوٹ ختم ہو جائے گی جتنا سوچتے ہیں کہ ہر نماز بھی پڑھتے ہیں ذکر اذکار بھی بہت کرتے ہیں اس کے باوجود جادو کی ... کوئی نہیں ہوتی تو اس کی کیا وجہ ہے؟"

جادو سے بچنا کیوں ضروری ہے؟

دنیا کے ہر مرض کا علاج ہے مگر جادو کا کوئی علاج نہیں سوائے اس کے کہ اس شخص سے معذرت کی جائے یا اس کے نقصان کی تلافی کر کے اس کا ازالہ کیا جائے۔ یہ حدیث مشہور ہے کہ آپ نے حضرت معاذؓ سے فرمایا معاذ مظلوم کی آہ سے بچ کر رہنا۔ مظلوم کی آہ اور اللہ کے درمیان کوئی رکاوٹ نہیں۔ اب جو شخص دوسروں پر ظلم کا طریقہ روا رکھتے ہیں ان کے عزیز رشتے دار بھی بیمار ہو جاتے ہیں ان کی وجہ سے اسے جادو کہیں سمجھتے ہیں تو اس کو اپنے رویے پر غور کرنا چاہیے کہ کہیں اس نے اپنے ظلم کی بدولت ہی تو اس کی دعا میں اللہ کے دربار میں قبولیت سے محرومی کا سبب تو نہیں بن رہی ہیں۔ یہاں میں سید احمد شاہ کا ایک واقعہ بیان کر کے اس مسئلے کی وضاحت کرنا چاہوں گا۔

میرے سامنے چکوال کے ایک سید سید احمد شاہ صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے جن کو میں نے آج تک اس شخص کے علاوہ کسی اور کے ساتھ شاہ صاحب کا اتنا رویہ نہیں دیکھا کہ شاہ صاحب نے یہ کہا ہو کہ یہاں سے چلا جا۔ واقعہ یہ ہے کہ سید صاحب کی خدمت میں وہاں کا ایک چوہدری حاضر ہوا اس وقت میں بھی وہاں بیٹھا ہوا تھا وہ چوہدری صاحب کہنے لگے کہ شاہ صاحب میں بہت پریشان ہوں میں یا ... آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں خدا تعالیٰ نے آپ پر خاص رحمت کی ہے میں سخت مصیبت میں گھرا ہوا ہوں میرے لیے بھی دعا فرمائیں کہ اللہ میری مشکلات آسان کرے۔ سید صاحب نے آدمی کی طرف سے نگاہ اٹھائی جس کو میں نے آج تک غصہ کی حالت میں نہیں دیکھا تھا وہ سخت غصے میں آگئے اور اس شخص سے کہنے لگے کہ اللہ کے بندے یہاں سے چلا جا جو چیز تمہارے پیچھے لگی ہوئی ہے مجھے ڈر لگتا ہے کہ کہیں اس کا اثر مجھ پر بھی نہ ہو جائے تمہاری مصیبتوں کا سبب وہ بددعائیں ہیں جو مظلوموں کو تنگ کرنے کی وجہ سے ان کے دلوں سے نکلیں اور اللہ نے انہیں قبول کر لیا ہے۔ اب وہ بددعائیں تمہارا پیچھا کر رہی ہیں ان کا علاج میرے پاس نہیں اب تم خود سوچو کہ کن کن لوگوں کے تم نے حق دبائے ہوئے ہیں اور کس کس پر ناجائز ظلم کیا ہے۔ اس چوہدری نے بہت منت سماجت کی تو شاہ صاحب نے کہا کہ یہ حقوق العباد کا معاملہ ہے چوہدری صاحب پہلے ان کو راضی کریں جن کو آپ نے ستایا ہے پھر اللہ تعالیٰ آپ کی دعا میں قبولیت فرمائے گا۔ روحانی وظائف کے ذریعے اپنی مشکلات کا حل تلاش کرنے والے اس واقعے سے سبق حاصل کریں اور

کوئی شخص اس قسم کی بیماری میں مبتلا ہے جس کا اوپر ذکر آیا ہے تو اسے چاہیے کہ وہ پہلے ان لوگوں سے معافی طلب کرے جن کو اس نے بلاوجہ تنگ کیا ہے اگر لوگوں کے حقوق غصب کیے ہیں تو ان کو معذرت کے ساتھ واپس کرے۔ اللہ تعالیٰ غفور و رحیم ہے وہ بھی اسے معاف کر دے گا اور اس کی دعاؤں کو شرف قبولیت بخشے گا۔

کیا پیشہ ور عامل عورتوں کو آسانی کے ساتھ بیوقوف بنا لیتے ہیں

تمام والدین کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ ان کی اولاد دنیاوی تعلیم حاصل کر کے اپنا اور والدین کا نام روشن کرے اور انھیں معقول روزگار مل جائے۔ مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ تمام قسم کے دنیاوی علوم پر برسوں محنت کر کے ڈگریاں حاصل کرنے والے ان ماہرین کی اکثریت قرآن و سنت کی بنیادی تعلیم سے بھی نابلد ہوتی ہے یہی وجہ ہے جب کسی پر کوئی مصیبت نازل ہوتی ہے تو اسے یقین ہی نہیں آتا کہ اللہ تعالیٰ سے خود رجوع کر کے ان پریشانیوں سے نجات حاصل کی جا سکتی ہے۔ اگر ہم اپنی مصروفیات سے معمولی سا وقت نکال کر اللہ کی خوشنودی کے حصول کی خاطر قرآن حکیم کو ترجمے کے ساتھ پڑھنا شروع کر دیں اور اس کے بتائے ہوئے اصولوں کے مطابق زندگی گزارنے کو اپنا معمول بنا لیں تو میں یقین کے ساتھ کہتا ہوں نہ صرف ہماری دنیاوی زندگی امن و سکون اور خوشحالی کا گہوارہ بن جائے بلکہ ہماری آخرت بھی سنور جائے۔

آج جہالت اور قرآن سے دوری کی وجہ سے عورتوں کی کثیر تعداد ہر قسم کے پیروں کی جعلی کرامات سے متاثر ہو کر جب اپنے مسائل کے حل کی خاطر ان سے رجوع کرتی ہے تو وہ آسانی کے ساتھ انھیں اپنے جال میں پھانس لیتے ہیں۔ اس قسم کی خواتین کے دماغ میں اگر تھوڑی سی بھی عقل موجود ہو تو انھیں ضرور سوچنا چاہیے کہ جس پیر کا اپنا گھر ان کے دیے ہوئے دس، بیس یا سو روپے کی فیس یا نذرانوں کے سہارے چل رہا ہے اور اسے اپنی ضروریات زندگی کو پورا کرنے کے لیے مجبور پریشان اور مسائل میں گھرے ہوئے لوگوں کی جیبوں پر ڈاکہ ڈالنا پڑتا ہے۔ وہ اپنے لیے کیوں کوئی باعزت روزگار کا انتظام نہیں کرتا اس کی وجہ میں بتاتا ہوں۔ پیروں اور عاملوں کی اکثریت کوئی کام کر ہی نہیں سکتی یہ بے چارے تو خود بے روزگاری کے ہاتھوں مجبور ہو کر اس مذموم دھندے کو اختیار کیے ہوئے ہیں۔ ایک مقولہ بہت مشہور ہے کہ ''عورتوں کا پیر کبھی بھوکا نہیں مرتا'' اس میں کوئی شک نہیں کیونکہ عورتوں کو آسانی نے کے ساتھ بیوقوف بنایا جا سکتا ہے۔

اگر کسی عورت یا مرد کا خیال ہے کہ یہ عامل ہماری بگڑی بنا سکتے ہیں یا واقعی ہی وہ کسی مصیبت میں پھنسے ہوئے ہیں تو ان پیشہ ور عاملوں یا پیروں کے پیچھے ذلیل و خوار ہونے اور اپنی محنت سے کمائی ہوئی حلال رقموں سے بھاری نذرانے اور کالے بکروں سے ان کی تواضع کرنے کی بجائے میرے بتائے ہوئے وظائف پر عمل کر کے اپنی مصیبتوں سے نجات حاصل کر سکتے ہیں اور اپنی دنیا اور آخرت بھی سنوار سکتے ہیں ہاں اس میں صرف ایک مشکل ہے کہ تمام محنت آپ کو خود کرنا ہوگی اور خلوص دل کے ساتھ اللہ کی طرف

رجوع کرنا ہوگا۔

گھریلو عداوتیں وظائف کے ذریعے ختم ہو سکتی ہیں

ایک دوسرے کی خواہش کا احترام اور شخصی کمزوریوں کو نظر انداز کرتے مل جل کر رہنے اور خوشی و غم کے موقع پر برابر کا شریک ہونا اسلام کے مشترکہ خاندانی نظام کی بدولت مسلم معاشرے کا طرۂ امتیاز تھا مگر اب نفسا نفسی کا دور ہے جس کی وجہ سے مشترکہ خاندانی نظام ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو چکا ہے اس کا نتیجہ یہ نکلا ہے کہ ہمارے گھر ذہنی سکون اور حقیقی خوشیوں کی نعمت سے محروم ہوتے جا رہے ہیں۔ خود غرضی، حسد، کینہ، بغض اور شدت انتقام کے جذبات سے مسلح ہو کر ہم اپنے گھروں میں چھوٹی چھوٹی باتوں پر جھگڑنے میں مصروف ہیں اور ہمارے گھر جنگل منڈی کا منظر پیش کرتے ہیں۔ ایک ہی گھر میں بسنے والے خاندان کے مختلف افراد کے درمیان الفت و محبت اور بھائی چارے کی بجائے ایک دوسرے سے نفرت رہتی ہے ہر وقت نفرتوں کا نہ ختم ہونے والا طوفان اور بدگمانیوں کی چنگاریاں سلگتی رہتی ہیں۔ یہ حقیقت ہی سے وابستہ ہیں مجھے بہت سے خطوط ملتے ہیں جن میں اس قسم کے مسائل کا حل دریافت کیا گیا ہے۔ حالات جس تیزی کے ساتھ خراب ہو رہے ہیں ہمیں بھی اپنی روش کو تبدیل کرنا ہوگا۔ اپنے قریبی رشتہ داروں کی چھوٹی موٹی خامیوں کو نظر انداز کر کے اعلیٰ ظرفی کا مظاہرہ کرنا ہوگا۔ یہ [illegible] ہے جس نے ہماری زندگیوں میں تلخیاں گھول رکھی ہیں ان تمام انسانی کمزوریوں پر آسانی کے ساتھ قابو پایا جا سکتا ہے یہاں جن وظائف کا انتخاب کیا گیا ہے وہ اسی موضوع کی مناسبت سے بیان کیے جا رہے ہیں ان وظائف پر عمل کر کے ہر شخص نفرتوں کو محبتوں میں تبدیل کر سکتا ہے۔

میاں بیوی کے درمیان محبت پیدا کرنے کا وظیفہ

گھریلو اختلافات دو قسم کے ہوتے ہیں ایک قدرتی اور دوسرے عملیات کے ذریعے پیدا کیے جاتے ہیں۔ اگر کسی گھر میں میاں بیوی کے درمیان جھگڑے ختم ہونے کا نام نہیں لیتے۔ اس کی کئی وجوہات ہو سکتی ہیں مثلاً خاوند کو اپنی بیوی کے درمیان جھگڑے ختم ہونے کا نام نہیں لیتے۔ اس کی کئی وجوہات ہو سکتی ہیں مثلاً خاوند کو اپنی بیوی کی سیرت یا صورت پسند نہیں۔ اسی طرح بیوی خاوند کو پسند نہیں کرتی اس قسم کی ناچاکی کی صورت میں جس فریق کو تکلیف ہو وہ وظیفہ شروع کرنے سے چند دن پہلے کثرت کے ساتھ درود ابراہیمی کا ذکر کرے اس کے بعد یہ وظیفہ عمل کرے۔ وظیفہ شروع کرنے سے پہلے باوضو ہو کر اپنے منہ میں کوئی ایسی میٹھی چیز ڈال لے جو آہستہ آہستہ گھل ہو مثلاً ٹافی وغیرہ۔ سب سے پہلے گیارہ مرتبہ درود ابراہیمی پڑھے پھر اس کے بعد یہ دعا اللّٰھم انا نجعلک فی نحورھم و نعوذبک من شرورھم

۳۳۳ بار روزانہ فجر کی نماز کے بعد پڑھے آخر میں دوبارہ گیارہ مرتبہ درود ابراہیمی پڑھنا ہے۔

فرصت کے اوقات میں بھی اس دعا کا ذکر کرتا رہے تو نتائج جلد سامنے آ جائیں گے اور اللہ تعالیٰ کی رحمت سے تمام پریشانیوں سے نجات مل جانے گی یہ عمل اس وقت تک جاری رکھیں جب تک مسئلہ حل نہیں ہو جاتا اگر اسے زندگی کا معمول بنالیں تو یہ سب سے بہتر ہے۔

دوسرا وظیفہ

اول و آخر تین مرتبہ درود شریف اور اس کے بعد یہ دعا عشاء کی نماز کے بعد ۱۰۱ مرتبہ پڑھنی ہے۔ وَاَلْقَيْتُ عَلَيْكَ مَحَبَّةً مِّنِّي وَلِتُصْنَعَ عَلٰى عَيْنِي یہ وظیفہ ۲۱ دن یا ۴۰ دن کرنا ہے۔ وظیفہ مکمل ہونے پر اپنے جسم پر چاروں طرف پھونکیں اور دم کریں۔ انشاء اللہ جلد معاملہ درست ہو جائے گا۔ اگر ان وظائف کو کرنے کے بعد حالات مکمل طور پر درست نہ ہوں تو پھر یہ آیت بھی پہلے طریقے کے مطابق پڑھے

يُحِبُّونَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ وَالَّذِينَ اٰمَنُوا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ اپنے اوپر اور دوسرے فریق پر بھی دم کریں گھر میں نا ختم ہونے والی؛ چاقی کو دور کرنے کے لیے یہ کلمات۔ نہایت کامیاب ہیں۔ ان شاء اللہ تعالیٰ اپنا فضل و کرم کرے گا۔

جادو کے ذریعہ میاں بیوی کے درمیان نفرت پیدا کرنے والے تعویذات کے اثرات بد سے نجات کا وظیفہ

اگر کسی نے جادو و تعویذات کے ذریعے میاں بیوی یا کسی بھی خونی رشتوں کے درمیان عداوت پیدا کی ہو تو اس کے لیے طریقہ علاج یہ ہے کہ حسب ضرورت اپنے پاس دم کرنے کے لیے پانی رکھ لیں اول و آخر درود شریف پڑھنا ہے۔ ۲۱ بار سورۃ الفلق اور ۲۱ مرتبہ ہی سورۃ الناس پڑھ کر پھونک مار کر دم کریں اس کے بعد نیچے دیئے گئے سات سلام پڑھیں۔

۱ سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ.

۲. سَلَامٌ عَلٰى نُوْحٍ فِي الْعٰلَمِيْنَ

۳ سَلَامٌ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ

۴ سَلَامٌ عَلٰى مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ.

۵ سَلَامٌ عَلٰى اٰلِ يَاسِيْنَ

۶ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خٰلِدِيْنَ.

۷ سَلَامٌ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ.

ہر سلام کو ۲۱ مرتبہ پڑھنے کے بعد پانی پر پھونک مار کر دم کرنا ہے۔ یہ دم کیا ہوا پانی دونوں میاں بیوی یا جن دو افراد کے درمیان عداوت کا شک ہو انہیں پلا دیں اس عمل کو ۲۱ دن مسلسل کرنا ہے ان شاء اللہ

جادو ٹونے اور تعویذات کے تمام اثرات زائل ہو جائیں گے۔ یہ وظیفہ کرنے والا شخص سورۃ الفلق اور سورۃ الناس پڑھ کر اپنے آپ کو دم کرتا رہے۔

گھر میں لڑائی جھگڑوں سے نجات کے لیے یہ وظیفہ کریں

اگر گھر میں بغیر کسی وجہ یا غلط فہمی کی بناء پر جھگڑا طول پکڑ لے اور ختم ہونے کا نام نہ لے تو یہ دعا اَللّٰھُمَّ اَلِّفْ بَیْنَ قُلُوْبِھِمْ وَاَصْلِحْ ذَاتَ بَیْنِھِمْ وَانْصُرْھُمْ عَلٰی عَدُوِّیْ وَعَدُوِّھِمْ روزانہ فجر کی نماز کے بعد ۱۰۰ مرتبہ اول و آخر درود شریف کے ساتھ پڑھنی ہے اگر دن کے باقی حصوں میں بھی فرصت سے نجات میں اس کا ذکر جاری رکھے تو جلد ہی اللہ کے فضل سے حالات معمول پر آ جائیں گے۔ جس گھر میں لڑائی جھگڑا ختم ہونے کا نام نہیں لیتا اس گھر کا سربراہ ناقی والا وظیفہ بتائے گئے طریقے کے مطابق ضرور پڑھے۔

عملیات شروع کرنے کے لیے جو شرائط بتائی گئی ہیں ان پر سختی سے عمل کریں اور جو وظائف خواتین شروع کرنا چاہیں تو ایام مخصوصہ کے درمیان کا وقفہ کر کے دوبارہ اسی ترتیب کے ساتھ وظیفہ جاری رکھ سکتی ہیں۔ اس سے ان کے عمل میں کوئی خلل واقع نہ ہوگا کیونکہ شرعی طور پر انہیں ان دنوں معاف ہے۔

کوکھ کی بندش کا علاج

عورتوں کا ایک اور بہت بڑا مسئلہ ہے کہ بعض حاسد قسم کی خواتین کالے علم کے ذریعے کسی بھی عورت کی کوکھ کی بندش کر دیتی ہیں میرا اس پر یقین ہے کہ اللہ کے حکم کے بغیر نہ کسی کو کوئی عامل نفع پہنچا سکتا ہے اور نہ ہی نقصان۔ چونکہ جادو بااثر ہے اس لیے اگر کسی پر اس کے ذریعے وار کیا جائے تو اس کے نتائج ظاہر ہو جاتے ہیں۔ جس عورت کے رحم کی بندش کی گئی ہو اور تمام تر علاج کے باوجود وہ اولاد کی نعمت سے محروم رہے اور انہیں یہ شک یا یقین ہو کہ ان پر کسی نے جادو کرایا ہے تو اس کے لیے یہ وظیفہ انتہائی مجرب اور بااثر ہے۔ وہ عورت خود یا اس کا خاوند یہ عمل کر سکتا ہے اگر وہ بتائی ہوئی تمام شرائط پر پورے اترتے ہوں تو الحمدللہ نتائج دنوں میں ظاہر ہو جائیں گے میرا کوئی کمال نہیں رابطہ آپ کا اللہ کے ساتھ ہوتا ہے اور اس نے ہی اپنا فضل کرنا ہے۔ وظیفہ شروع کرنے سے پہلے حسب ضرورت پانی، سیاہ مرچ ۵۰ گرام اچھی طرح صاف کی ہوئی ۱۰۰ گرام دیسی اجوائن، وضو ہو کر درود شریف ابراہیمی پڑھنے کے بعد (سوموار کا دن ہونا چاہیے) ظہر کی نماز پڑھ کر سورۃ الشمس ۲۱ مرتبہ پڑھ کر ان تمام اشیاء پر پھونکیں مار کر دم کرنا ہے۔ سورۃ الشمس ہر مرتبہ پڑھنے کے بعد پھونک مارنی ہے یعنی ۲۱ پھونکیں پوری کرنی ہیں۔ اس کے بعد ۲۱ مرتبہ درود ابراہیمی پڑھے اور تمام اشیاء پر پھونک مار کر دم کرے۔ اس کے بعد ۲۱ مرتبہ تیسرا کلمہ پڑھے اور دم کرے اس کے بعد ۲۱ مرتبہ نیچے دی گئی آیت کو پڑھ کر دم کرے۔

فَلَمَّا جَآءَ السَّحَرَةُ قَالَ لَھُمْ مُّوْسٰٓی اَلْقُوْا مَآ اَنْتُمْ مُّلْقُوْنَ ۝ فَلَمَّآ اَلْقَوْا قَالَ مُوْسٰی

مَا جِئْتُمْ بِهِ السِّحْرُ إِنَّ اللّٰهَ سَيُبْطِلُهُ إِنَّ اللّٰهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِينَ ○ وَيُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُونَ (سورۃ یونس آیت ۸۰ تا ۸۲) یہ عمل ۲ سوموار کرنا ہے تین سیاہ مرچ لے کر ان اوراق سے دم کی مقدار میں اجوائن اس دم کیے ہوئے پانی کے ساتھ نہار منہ کھانے۔ دم کی ہوئی اشیاء سوموار سے ہی کھانا شروع کر دے جو سوموار دم بھی کرتا جائے اور ساتھ ساتھ کھاتا بھی جائے۔ اس کے علاوہ یہ تعویذ بھی سادہ کاغذ پر تحریر

یارب	یاقیوم	یارب
جبرائیل		میکائیل
یاقیوم	یاقیوم	یاقیوم

یارب جبرائیل	یاقیوم	یارب میکائیل
یاقیام	یاقیوم	یاقیوم
یارب اسرافیل	یاقیوم	یارب عزرائیل

کسی چاندی کے تعویذ میں بند کروا کر اس عورت کے گلے میں لٹکا دیں۔ اس کے ساتھ ایک عمل اور کرنا ہے۔ اس تعویذ کو

یا اللہ ہو	یا اللہ ہو	یا اللہ ہو
یا اللہ ہو	یا اللہ ہو	یا اللہ ہو
یا اللہ ہو	یا اللہ ہو	یا اللہ ہو

جو یا اللہ ہو ہے اس کو دم سادہ کاغذ پر ایسی سیاہی سے لکھنا ہے جو پانی میں حل ہو جائے۔ روزانہ ۲۱ تعویذ لکھنے ہیں ایک تعویذ پانی میں حل کر کے پلانا ہے باقی رہ گئے ۲۰ تعویذ آدھا پاؤ پانی لے کر ان ۲۰ تعویذوں کو اچھی طرح حل کر لینا ہے جہاں بے حیائی نہ رہے۔ تعویذ کے کاغذوں کو باہر نکال کر استعمال لیں اس تعویذوں کی سیاہی والے پانی میں آٹا ڈال کر اسے گوندھ کر لیں۔ یہ آٹا پرندوں کو کھلانا ہے۔ دوسرے دن پھر ایک تعویذ لکھ کر اور پانی میں گھول کر عورت کو پلا دیں اور ۲۰ تعویذوں کے ساتھ اوپر والا عمل دہرائیں یہ ۲۱ دن کا عمل ہے۔ اس دوران ۲۱ تعویذ عورت کو پلانے ہیں باقی آٹے کے ذریعے پرندوں کو کھلانے ہیں۔ جب یہ ۲۱ دن والا عمل مکمل ہو جائے تو پھر یا اللہ ہو والا تعویذ ہر دوسرے دن بعد عورت کو پلا دیا کریں یہ عمل اس وقت تک جاری رکھنا ہے جب تک گود ہری نہ ہو جائے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ اولاد نرینہ عطا فرمائیں گے۔ میں نے یہ عمل بہت مختصر اور جامع طریقے سے لکھنے کی کوشش کی ہے ورنہ عامل اس کو اتنا مشکل بنا کر پیش کرتے ہیں کہ عام آدمی خود کر ہی نہ سکے۔ اگر پھر بھی کہیں سمجھنے میں دشواری ہو تو ادارے کی معرفت جوابی لفافہ بھیج کر مزید معلومات حاصل کی جا سکتی ہیں۔

جو صحیح العقیدہ مسلمان ہے اس کا اس بات پر ایمان ہونا چاہیے کہ نفع و نقصان کا مالک صرف خدا

کی ذات ہے۔ یہ وہ وظائف ہیں جن میں اللہ سے مدد طلب کی گئی ہے لہٰذا وظیفہ کرتے وقت یہ سوچیے کہ وہ اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہوں۔ اگر اللہ کو منظور نہیں تو دنیا کی کوئی طاقت کسی کو اولاد جیسی نعمت سے نہیں نواز سکتی۔ یہاں میں ایک مختصری مثال دیتا ہوں ہمارے قریبی گاؤں میں ایک شاہ صاحب ہیں باقاعدہ ایک دربار ہے کوئی خالی نہیں جاتا ان کے عقیدت مندوں کا وسیع حلقہ موجود ہے۔ دوسروں کو اولاد کے لیے تعویذ دعائیں دیتے ہیں لیکن خود اس نعمت سے محروم ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان پر رحم کرے مقصد صرف یہ ہے کہ تمام اختیارات صرف اللہ رب العالمین کے قبضہ قدرت میں ہیں۔ جو لوگ اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ فلاں بزرگ کی دعا سے انہیں بیٹا ملا اگر وہ دعا نہ کرتے تو شاید ... ان لوگوں کو اپنے عقیدے کی اصلاح اور اللہ سے توبہ کرنی چاہیے۔ اللہ جسے چاہتا ہے اپنی نعمتوں سے نوازتا ہے ہمیں بس مانگنے کا طریقہ نہیں آتا۔

اگر کوئی کاروبار پر بندش لگا دے تو...

اگر کسی شخص کو یہ شک ہو کہ کسی حاسد نے شیطانی عملیات کے ذریعے اس کے کاروبار کو بند کرنے کی کوشش کی ہے اور وہ شخص اس کا علاج اللہ کے پاک کلام اور روحانی عملیات سے کرنا چاہتا ہو تو وہ اس عمل کے ذریعے اس جادو کا توڑ کر سکتا ہے۔ یہ عمل صرف خود ہی کیا جا سکتا ہے۔ سات عدد کنکر چنے کے دانے کے سائز کے مطابق لے لیں۔ فجر کی نماز پڑھنے کے بعد عمل کا آغاز کریں اول و آخر ۳ مرتبہ درود ابراہیمی پڑھ کر ہر ایک کنکر پر علیحدہ علیحدہ پھونک مار کر دم کریں۔ اس کے بعد سات مرتبہ آیت کرسی پڑھیں اور ایک کنکر پر پھونک مار کر دم کریں اسی طرح یہ عمل باقی کنکروں پر کرنا ہے اس کے بعد ہر کنکر پر سات مرتبہ سورۃ الفلق پڑھ کر پھونک ماریں آخر میں سورۃ الناس ہر کنکر پر سات مرتبہ پڑھنی ہے اور پھونک مار کر دم کریں جب یہ عمل ہو جائے تو حسب عادت جب دکان کھولنے کے لیے جائیں تو دکان کے دروازے کو ہاتھ لگائیں اور نہ ہی تالا کھولیں جب تک کہ یہ عمل نہ کر لیں۔ دروازے سے چھ قدم پیچھے کھڑے ہو کر رب سلّم کہہ کر ایک کنکر زور سے دروازے پر ماریں پھر یہی الفاظ دہرا کر دوسرا اور پھر تیسرا کنکر دروازے پر ماریں باقی رہ گئے چار کنکر وہ دکان کا دروازہ کھول کر چاروں کونوں میں رکھ دیں ہر کنکر رکھنے سے پہلے رب سلّم کے الفاظ ادا کریں یہ عمل سات دن مسلسل کرنا ہے۔ ان شاء اللہ ہر قسم کے جادو کے ذریعے کی گئی کاروبار کی بندش ختم ہو جائے گی اس عمل کو کرنے والے کے لیے ضروری ہے کہ پانچ وقت باجماعت نماز ادا کرتا ہو اگر نہیں کرتا تو پہلے نماز باجماعت ادا کرنے کا اہتمام کرے اور اسے ہمیشہ اپنی عادت بنا لے۔ چلتے پھرتے ورد کرتا رہے اس دوران کثرت سے درود ابراہیمی اور یا حیّ یا قیوم برحمتک استغیث کا ورد زبان پر جاری رکھیں۔ ان شاء اللہ جلد اللہ تعالیٰ کی رحمت نازل ہو جائے گی۔

کاروبار اور رزق میں برکت کے لیے وظیفہ

کاروبار میں برکت اور رزق میں اضافہ کے لیے فجر کی نماز کے بعد گیارہ مرتبہ درود شریف

ابراہیمی پڑھیں اور ۳۰۰ مرتبہ یا رزاق ارزقنی حلالا طیبا کا ورد ہمیشہ کے لیے اپنی زندگی کا حصہ بنائیں ان شاء اللہ دشمنوں کی طرف سے کیے گئے تمام بند رزق بھی کھل جائیں گے اور اللہ کی طرف سے رزق میں بھی اضافہ ہو جائے گا۔ ہم خوب اپنے کاروبار میں اضافہ کے لیے رات دن سخت محنت کرتے ہیں اس کے باوجود بھی دل مطمئن نہیں ہوتا آخر کیا وجہ ہے؟

یہاں میں رزق میں اضافہ کے لیے ایک ایسا نسخہ بتا رہا ہوں جس کا ذکر خود قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے فرماتا ہے کہ جو لوگ ایمان لائے ہیں وہ صبر اور نماز سے مدد لیں بے شک اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

جو شخص اب بھی نماز پڑھنے کی بجائے ادھر ادھر دھکے کھائے تو اسے سوچنا چاہیے کہ اللہ کے وعدے سے بھی سچا وعدہ کسی کا ہو سکتا ہے۔ ایک سوال کے جواب میں جو لوگوں کے دلوں میں پیدا ہوتا ہے وہ یہ کہ ہم نماز بھی پڑھتے ہیں ذکر و اذکار بھی بہت کرتے ہیں آخر کیا وجہ ہے کہ ہمارے حالات تبدیل نہیں ہوتے جب کہ اردگرد بہت سے ایسے لوگ بھی ہیں جنھوں نے کبھی عید نماز بھی نہیں پڑھی لیکن ان کے پاس دولت بھی بہت ہے۔ اس میں حیرانگی والی کوئی بات نہیں یہ دولت ان لوگوں کو دنیا میں آزمائش کے لیے اللہ نے دی ہے کہ یہ میرا شکر ادا کرتے ہیں یا مجھے بھول جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کسی کو دولت دے کر اور کسی سے اپنی نعمت کو واپس لے کر آزماتے ہیں۔ اللہ کا شکر گزار بندہ وہ ہے جو دونوں حالتوں میں اپنا ایمان سلامت رکھے اور استقامت کا مظاہرہ کرے۔ اگر کسی بندہ مومن پر رزق کی تنگی آ جائے تو وہ اسے اللہ کی طرف سے آزمائش سمجھ کر ہر حالت میں اللہ کا شکر ادا کرے اور اس سے منہ نہ موڑے۔

ہر قسم کی پریشانی اور تنگ دستی سے نجات حاصل کیجیے سورۃ مزمل کا وظیفہ

جس شخص کی تنگدستی سے جان نہیں چھوٹتی اس کے لیے یہ عمل بہترین تحفہ ہے۔ فجر کی نماز پڑھنے کے بعد اپنی جگہ سے اٹھے بغیر ۱۱ مرتبہ درود ابراہیمی اول و آخر درمیان میں پانچ سو مرتبہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ اس عمل کو اس وقت تک جاری رکھے جب تک حالات ٹھیک نہیں ہو جاتے اللہ تعالیٰ جلد ہی اپنی رحمت کے دروازے کھول دے گا۔

جس شخص پر تنگی اور آزمائش کی انتہا ہو چکی ہو وہ سب دنیاوی مشکل کشاؤں کے دروازے سے منہ موڑ کر صرف اپنے رب سے رجوع کرے جس آدمی کو دنیا کے کسی در سے خیر نہ ملتی ہو ایک در ایسا ہے جہاں اگر خلوص نیت سے رابطہ کرتے تو مراد ضرور پوری ہو جاتی ہے۔ لیکن مانگنے کا طریقہ آنا چاہیے۔ یہ عمل جو میں بتانے لگا ہوں اس میں صرف مالی تنگ دستی کے لیے نہیں بلکہ اس عمل کو ہر قسم کی پریشانی یا مصیبت سے نجات حاصل کرنے کے لیے کیا جا سکتا ہے۔ یہ مجرب عمل ہے اگر مرد ہے تو عشاء کی نماز باجماعت مسجد میں ادا کرنے کے بعد اگر عورت ہے تو گھر میں عمل کرنے کے دوران اگر مخصوص ایام شروع ہو جاتے ہیں تو ان اوقات میں وقفہ بھی کیا جا سکتا ہے۔ عشاء کی نماز ادا کرنے کے بعد چھت پر چڑھ جائیں اور سورۃ مزمل کا

وظیفہ کریں اس کا طریقہ یہ ہے کہ باوضو ہو کر سورۃ مزمل کو ابتداء سے پڑھنا شروع کریں اور جب اس آیت رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيْلًا پر پہنچیں تو دونوں ہاتھ پیالے کی شکل میں دعا کے لیے اوپر اٹھا کر اس مقام پر یہ دعا اَنْشُرْ عَلَيْنَا مِنْ خَزَائِنِ رَحْمَتِكَ ایک سو مرتبہ پڑھئے اور پھر باقی سورۃ مکمل کریں اس طریقہ سے ۲۱ مرتبہ سورۃ مزمل پڑھئے۔ بہتر طریقہ یہ ہے کہ سورۃ مزمل پہلے زبانی یاد کر لیں ترجمہ کے ساتھ تاکہ مفہوم سمجھ میں آ جائے اس وظیفہ کے ذریعے ان شاء اللہ تمام پریشانیوں سے نجات مل جائے گی۔ یہ عمل اس وقت تک جاری رکھے جب تک مسئلہ حل نہیں ہو جاتا۔ جب تمام مسائل حل ہو جائیں۔

تو اس کے بعد کم از کم ایک مرتبہ روزانہ اسی عمل کو اپنی زندگی کا معمول بنا لے۔ اس عمل کے دوران مکمل توجہ اور خشوع و خضوع کے ساتھ اللہ کے حضور کھڑا ہو جتنے بھی عملیات ہیں اس کی ابتداء بھی سورۃ مزمل سے ہوتی ہے اور انتہا بھی سورۃ مزمل پر ہوتی ہے اس لیے یہ بہت جامع سورۃ ہے اور اس کے وظیفہ بہت کارگر سمجھا جاتا ہے۔

نذر نیاز صرف اللہ کے لیے ہے

جب لوگوں کا خیال ہے کہ اگر پیروں کے سالانہ عرس کے موقع پر سے ہی چندہ ادا نہ کیا گیا تو کہیں ہمیں نقصان نہ اٹھانا پڑے۔ یا ہم پر کوئی مصیبت نہ ٹوٹ پڑے۔ اس لیے اس نیک کام میں کوتاہی نہیں کرنی چاہیے آپ تھوڑے سے حوصلہ اور عقلمندی کے ذریعے اس سنہرے جال سے نکل سکتے ہیں میں سمجھانے کی کوشش کرتا ہوں امید ہے صاحب ایمان اس سے فائدہ اٹھائیں گے جنات کی قوم کے اندر اکثریت شیطان کے پیروکاروں کی ہے۔ یہ شریر قسم کے جنات شیطان کے تابع ہوتے ہیں۔ شیطان ان کی ڈیوٹیاں خاص طور پر ان مقامات پر لگاتا ہے جہاں لوگ نذر نیاز یا منت مرادوں کے لیے حاضری دیتے ہیں باقاعدگی سے درباروں پر نذر نیاز پیش کرنے والا اگر کسی وجہ سے مقررہ وقت پر حاضر ہو کر اپنا فرض پورا نہیں کرتا تو شریر قسم کے جنات اس کمزور عقیدہ مسلمان کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں۔ بعض اوقات نقصان فوری ہو جاتا ہے تو اس شخص کے ذہن میں یہ بات پختہ ہو جاتی ہے کہ بروقت نذر نیاز نہ دینے کی وجہ سے اسے نقصان اٹھانا پڑا۔

حالانکہ نذر نیاز صرف اللہ کے لیے ہے۔ بعض جاہل قسم کے لوگ جن کا کسی مسلک سے تعلق نہیں ہوتا وہ سادہ لوح عوام کو یہ کہہ کر ڈرانے کی کوشش کرتے ہیں کہ جو شخص بزرگان دین کی قبروں پر نذر نیاز نہیں چڑھاتا۔ بزرگ اس سے سخت ناراض ہوتے ہیں اور اسے اس بے ادبی کا ضرور مزا چکھاتے ہیں۔ اللہ کے نیک اور برگزیدہ بندے چاہے زندہ ہوں یا اپنے خالق حقیقی کے پاس پہنچ چکے ہوں وہ تو خلق خدا کے لیے باعث رحمت ہوتے ہیں ان کے منہ سے تو ہمیشہ خیر کی بات نکلتی ہے۔ جو لوگ صاحب دربار کو نقصان پہنچانے کا ذمہ دار ٹھہراتے ہیں وہ یہ جان لیں کہ وہ کسی کو نفع یا نقصان پہنچانے پر قدرت نہیں رکھتے۔ بلکہ کمزور عقیدہ

کے لوگوں کو نقصان پہنچانے کے لیے شیطان اور شریر جنات کا سہارا لیتا ہے۔ میں نے چونکہ عملیات کے میدان میں اپنی زندگی کے تقریباً ۴۰ سال برباد کیے ہیں، اس لیے مجھے عام آدمی کی نسبت وہ کچھ معلوم ہے جس کا عام شخص تصور بھی نہیں کر سکتا ہے تو مجھ پر اللہ کا خاص کرم ہوا کہ اس نے مجھے توبہ کی توفیق دے دی۔

ہمارے سابقہ گاؤں کے قریب ہی مولانا عبداللہ صاحب رہتے تھے جو کہ رشتہ میں مولانا عزیز الرحمن یزدانی کے دادا تھے۔ وہ خود بھی بہت بڑے روحانی عامل تھے ایک دن انہوں نے دیکھا کہ ایک عورت اپنے سر پر دودھ کا برتن اٹھائے جا رہی ہے انہیں شک گزرا اور انہوں نے اس عورت کو اپنے پاس بلا کر دریافت کیا کہ تم یہ دودھ کہاں لے جا رہی ہو۔ تو اس عورت نے جواب دیا کہ میں یہ دودھ ہر جمعرات فلاں ملنگ کی خدمت میں نذر کے طور پر پیش کرتی ہوں۔

مولانا اس ملنگ کو اچھی طرح جانتے تھے اس لئے انہوں نے اس خاتون سے کہا کہ اگر آج تم یہ دودھ اس ملنگ کے پاس نہ لے کر جاؤ تو کیا ہوگا؟ تو اس خاتون نے نہایت عاجزی کے ساتھ جواب دیا کہ اگر میں دودھ ہر جمعرات ملنگ بابا کی خدمت میں پیش کرنے میں کوتاہی کروں تو میری بھینس کے تھنوں سے دودھ کی بجائے خون آنا شروع ہو جاتا ہے اس لئے مجھے مجبوراً ہر جمعرات باقاعدگی سے ملنگ بابا کی خدمت میں دودھ پیش کرنا پڑتا ہے مولانا نے اس سے کہا کہ اگر تمہاری بھینس کو کوئی نقصان نہ پہنچے تو کیا تم اس ملنگ کی خدمت کرنا بند کر دو گی۔ اس نے کہا مولوی صاحب آپ مجھ غریب کی بھینس کو کیوں مروانا چاہتے ہیں اور اگر میں آپ کی بات مان لوں اور میری بھینس کو کچھ ہو گیا تو اس کا ذمہ دار کون ہوگا مولانا نے اسے سمجھایا کہ بی بی اگر تمہاری بھینس کو کچھ ہو جائے تو اس کے بدلہ میں مجھ سے بھینس لے لینا بمشکل وہ خاتون رضامند ہوئی اور دودھ ملنگ کے پاس لے جانے کی بجائے واپس اپنے گھر لے گئی دوسرے دن وہی ہوا جس کا اس عورت کو ڈر تھا۔ اس کی بھینس بیمار ہو گئی اور اس کے تھنوں سے خون جاری ہو گیا۔ وہ روتی پیٹتی شور مچاتی مولانا کے گھر پہنچ گئی اور کہنے لگی کہ آپ کے نیکی کے ادعا نے مجھ غریب کو مروا دیا۔ مولانا نے اسے حوصلہ دیا اور کہا کہ میں تمہارے ساتھ چلتا ہوں اور دیکھتا ہوں کہ بھینس کے ساتھ کیا معاملہ ہوا ہے گھبرانے کی کوئی ضرورت نہیں میں نے تمہارے ساتھ بھینس کے بدلہ میں بھینس کا وعدہ کیا ہے میں اس پر قائم ہوں۔

مولانا اس عورت کے ساتھ جب جائے وقوعہ پر پہنچے تو انہوں نے دیکھا کہ بھینس زمین پر لیٹی ہوئی تھی اور بری طرح ہانپ رہی تھی اور اس کے تھنوں سے خون جاری تھا مولانا نے تین بار اعوذ باللہ پڑھ کر (عام آدمی اور عاملوں کے اعوذ باللہ پڑھنے میں زمین آسمان کا فرق ہے) بھینس کے سر پر پھونک ماری اور چند جوتے لگائے۔ اللہ نے اپنی رحمت کی بھینس اسی وقت اٹھ کر بیٹھ گئی اور خون آنا بھی بند ہو گیا۔ اس عورت نے مولانا سے کہا کہ اصل ماجرا کیا ہے۔ مولانا نے کہا کہ بی بی گھبرانے کی کوئی بات نہیں اس ملنگ نے کالا علم حاصل کیا ہوا ہے اور شیطان کے خاص چیلوں کی ایک جماعت اس کے تابع ہے جن سے وہ اس قسم کے کام لیتا ہے۔ انہوں نے اگر تمہاری بھینس کو تنگ کیا تھا ہم نے اعوذ باللہ کا تیر چلایا اوپر سے چونکہ

جوتے لگائے تو انہیں یہاں سے یوں لگتا ہے اس واقعہ کی وجہ سے اس عورت کا عقیدہ درست ہو گیا اور اس نے اس ملنگ کے پاس جانا چھوڑ دیا اس کے بعد اس کی بھینس کو بھی دوبارہ تکلیف نہیں ہوئی۔

جانوروں پر کیے گئے جادو کے توڑ کا آسان طریقہ

بعض لوگوں کے مویشی بلاوجہ مرتے رہتے ہیں اگر ان کو یقین ہو کہ کسی نے جادو کیا ہے یا یہ اللہ کی طرف سے آزمائش میں مبتلا ہیں اور پریشانی دور نہیں ہوتی تو یہ عمل کریں۔ یہ عمل کرتے وقت باوضو ہو کر اول و آخر درود شریف کے ساتھ روزانہ سورۃ التغابن ۱۱ مرتبہ اپنے ان مویشی کے پاس جا کر بیٹھ کر پڑھے اور اس کے بعد ان پر پھونک مار کر دم کریں۔

بہتر طریقہ یہ ہے کہ جب وہ سورۃ التغابن کی آیت نمبر ۱۱ ما اصاب من مصیبۃ الا باذن اللہ ومن یؤمن باللہ یہد قلبہ واللہ بکل شیء علیم پر پہنچے تو اسے بار بار پڑھے اور بعد میں باقی سورت مکمل کرے یہ عمل ۲۱ دن مسلسل کرنا ہے ان شاء اللہ بفضل خدا مصیبت ٹل جائے گی۔ اگر شک ہو کہ کسی نے جادو ٹونا تعویذ وغیرہ کیا ہے اور اس کی وجہ سے آئے دن کوئی نہ کوئی گائے بھینس اللہ کے پاس جا رہی ہے تو پھر سات کچے دھاگے لیں جن کی لمبائی تقریباً ایک فٹ ہو۔ ان سب دھاگوں کو اکٹھا کریں۔ پھر ۲۱ مرتبہ سورۃ الفلق پڑھیں اور ۲۱ مرتبہ سورۃ الناس پڑھ کر ان دھاگوں پر ایک گانٹھ لگائیں اور پھونک دیں اسی طریقہ سے ۲۱، ۲۱ بار دونوں صورتیں پڑھ کر سات گانٹھیں لگائیں یہ ایک زبردست تعویذ ہے اس تعویذ کو لکڑی کے جس کھونٹے کے ساتھ جانور باندھا جاتا ہے اس میں چھوٹا سا سوراخ کر کے اس دھاگے یا تعویذ کو اس میں رکھ کر باہر سے اس سوراخ کا منہ لکڑی کے ساتھ دوبارہ بند کر دیں اگر ہو سکے تو گائے بھینس یا کسی جانور وغیرہ کو سات سات مرتبہ سورۃ الفلق اور سورۃ الناس پڑھ کر پھونکیں ماریں۔ اگر یہ عمل مسلسل کیا جائے تو جادو کے ہر قسم کے اثرات زائل ہو جائیں گے اور اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے نقصان پہنچانے والے کی تمام تدابیروں کو ناکام و بے اثر کر دیں گے۔

اسلامی ماحول میں اولاد کی تربیت کے فوائد

کیا قبل از وقت احتیاطی تدابیر جادو تعویذات کے اثر اور جنات کے شر سے بچا سکتی ہے؟ یہ ایک بہت اہم سوال ہے جس کا جواب ابھی تک کسی مضمون میں وضاحت کے ساتھ شائع نہیں ہوا اس سے پہلے جو روحانی وظائف و عملیات بتائے گئے ہیں وہ صرف ان لوگوں سے متعلق تھے جو تعویذات جادو اور جنات کے زیر اثر آ چکے ہیں اور سخت قسم کی آزمائش و مصائب میں مبتلا ہیں۔

جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت سے ان تکلیفوں سے محفوظ رکھا ہے بجائے اس کے کہ وہ کسی پریشانی میں مبتلا ہونے کا انتظار کریں ان کو چاہیے کہ وہ مصائب کا سیلاب آنے سے پہلے بند باندھ لیں اور آپ کی بتائی ہوئی مسنون دعاؤں اور ذکر و اذکار کے ذریعے قبل از وقت آنے والے برے وقت

سے بچنے دامن کو بچائیں احکام خداوندی کو مسلسل نظر انداز کرنے اسلامی طرز زندگی سے بیزاری اور آپ ﷺ کے بتائے ہوئے طریقے سے روگردانی کی وجہ سے آج اشرف المخلوقات ان گنت مسائل میں مبتلا ہے اگر اب بھی کوئی شخص مضبوط ارادہ کر لے اور روزمرہ زندگی میں آپ ﷺ نے جو اصول اور آداب بتائے ہیں انھیں ملحوظ خاطر رکھے تو جادو تعویذات نظر بد اور جنات کے اثرات سے قبل از وقت احتیاطی تدابیر کے ذریعے بچاؤ ممکن ہے۔ جو والدین چاہتے ہیں کہ ان کی اولاد حسد کرنے والوں اور شیطانی چالوں کے ذریعے پہنچنے والی پریشانیوں اور نقصانات سے محفوظ رہے انھیں چاہیے کہ وہ خود اور اپنی اولاد کو تمام اسلامی احکامات کا پابند بنائیں جنات کا سایہ نظر بد اور جادو کے اثرات سے بچنے کے لیے اسلامی ماحول میں کی گئی اولاد کی تربیت بہت اہم کردار ادا کرتی ہے۔

جہاں اولاد کے لیے والدین کی فرمانبرداری کا سختی کے ساتھ حکم ہے وہاں والدین کا بھی یہ فرض ہے کہ وہ اپنی اولاد کی تربیت اسلامی احکامات کے مطابق کریں جو والدین اس سلسلہ میں خلوص نیت کے ساتھ اپنا فرض ادا کرتے ہیں اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے ان کی اولاد کو شیطانی وسوسوں اور ان سے پہنچنے والے نقصانات سے محفوظ رکھتے ہیں۔ والدین کا فرض ہے کہ جس وقت بچہ بولنا شروع کرے تو سب سے پہلے اسے کلمہ طیبہ سکھایا جائے اور ساتھ ساتھ ہی اسلامی آداب اور دینی تعلیم سے روشناس کرایا جائے۔ جب بچہ سات سال کا ہو جائے تو پیغمبر آخر الزمان ﷺ کے حکم کی پیروی کرتے ہوئے اسے نماز کی ترغیب دی جائے جب دس سال کا ہو جائے تو نماز نہ پڑھنے اور غفلت برتنے پر اس سے سختی کے ساتھ باز پرس کی جائے اس کے علاوہ بچے کی تمام حرکات و سکنات پر نظر رکھنا ماں باپ کے فرائض میں شامل ہے۔ انھیں علم ہونا چاہیے کہ ان کی اولاد کا حلقہ احباب کیسا ہے۔ بچے کو کھلی آزادی اور دین سے دوری اس کے لیے تباہی کا سبب بنتی ہے جب یہی بچے بڑے ہو جاتے ہیں تو جنات اور شیاطین کو انھیں قابو کرنے میں آسانی رہتی ہے۔ ماں باپ کی غفلت لاپرواہی اور اسلامی اصولوں سے لاعلمی نہ صرف بچوں کو بے راہ روی کا راستہ اختیار کرنے میں مددگار ثابت ہوتی اور اس کے ساتھ ساتھ جب انھیں زندگی کے کسی موڑ پر کسی حاسد سے پالا پڑتا ہے جو ان کو نقصان پہنچانے کے لیے شیطانی ہتھکنڈے استعمال کرتا ہے تو پھر اس کے توڑ کے لیے عاملوں اور پیروں فقیروں کے پیچھے چڑھ جاتے ہیں جو ان کو غیر شرعی اور شرکیہ کلمات کا راستہ بتاتا ہے۔

عملیات کرنے کے عرصے کے دوران میرے علم میں یہ بات آئی کہ جو والدین اپنے بچوں کو طہارت اور پاکیزگی کا درس نہیں دیتے اور آپ ﷺ نے صبح و شام اور مختلف اوقات کے لیے جو دعائیں بتائی ہیں بچوں کو وہ دعائیں یاد نہیں کراتے ان بچوں میں خود اعتمادی کی بہت کمی ہوتی ہے۔ وہ بچے وہم کا بہت جلد شکار ہو جاتے ہیں اور ذرا ذرا سی بات پر ڈر جاتے ہیں۔

سونے سے پہلے یہ وظیفہ کریں

سید سعید احمد شاہ صاحب نے مجھے خاص طور پر نصیحت کی تھی کہ جو بھی رات کو سونے سے پہلے

ہی عمل کرے گا وہ ہر قسم کے شیطانی حملوں اور جنات کے شر سے محفوظ رہے گا۔ اور عمل یہ ہے کہ سونے سے پہلے تین مرتبہ آیت الکرسی پڑھ کر اپنے جسم پر پھونک ماریں اس کے بعد یہ دعا اللھم باسمک اموت واحیی پڑھ کر سو جائیں۔

بیدار ہونے کی دعا

دوسری نصیحت ان کی یہ تھی کہ جس وقت سو کر اٹھے تو یہ دعا پڑھنی ہے الحمد للہ الذی احیانا بعد ما اماتنا والیہ النشور

بیت الخلاء میں جانے کی دعا

جب بیت الخلاء میں جانے کی حاجت محسوس ہو تو بیت الخلاء میں جانے سے پہلے یہ دعا ضرور پڑھے۔

اللھم انی اعوذ بک من الخبث والخبائث یہ دعا پڑھنی اس لئے ضروری ہے کہ بیت الخلاء ہے اور شر و شیاطین قسم کے جنات ہر وقت اپنے داؤ لگانے کے لئے موجود ہوتے ہیں جب کوئی حاجت کرتا ہے تو انھیں شیطانی حملے سے استعمال کرنے کا موقع ملتا ہے جب یہ باتیں شاہ صاحب کہتے تب تھے تو انھوں نے تاکید کی کہ ان دعاؤں کو زندگی کا حصہ بنا لینا اور کبھی نہیں چھوڑنا۔

بیت الخلاء سے باہر نکلنے کی دعا

جب بیت الخلاء سے باہر نکلیں تو یہ دعا کے الفاظ ادا کریں۔

"غفرانک" اس کے بعد انھوں نے مزید تاکید کی کہ جس وقت گھر سے باہر نکلیں تو اس دعا کو ضرور پڑھیں۔

اللھم انی اعوذ بک ان اضل او اضل او اظلم او اظلم او اجھل او یجھل علی

آپ نے اس دعا کو پڑھنے کی بہت فضیلت بیان کی ہے اس کو پڑھنے کے بعد آپ ہر قسم کی نقصان دینے والی چیز سے محفوظ رہ سکتے ہیں۔

گھر میں داخل ہونے کی دعا

جب گھر میں داخل ہوں تو یہ دعا پڑھیں۔

اللھم انی اسئلک خیر المولج وخیر المخرج بسم اللہ ولجنا وعلی اللہ ربنا توکلنا

دوران سفر کی دعا

اگر آپ سفر کرنا چاہتے ہیں تو گاڑی پر سوار ہوتے وقت

سُبْحَانَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ وَاِنَّا اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ

یہ دعا پڑھیں پھر تین بار الحمد اللہ اور تین بار اللہ اکبر کہہ کر یہ دعا پڑھیں۔

سُبْحَانَكَ رَبِّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ فَاغْفِرْلِيْ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ دوران سفر حادثات سے محفوظ رہنے کے لیے ان دعاؤں کا سہارا بھی لیا جا سکتا ہے۔ اللہ حافظی اللہ ناصری انہ سمی جو شخص ان مسنون دعاؤں کو اپنا معمول بنا لیتا ہے اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے اسے دوران سفر ہر قسم کے نقصان سے محفوظ رکھتے ہیں۔

بازار میں داخل ہونے کی دعا

ضروریات زندگی کو پورا کرنے کے لیے جب بازار میں داخل ہوں تو یہ دعا پڑھ لیں۔

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ.

یہ دعا پڑھنے سے انسان کو اپنے برے جذبات کنٹرول کرنے میں مدد ملتی ہے اور وہ ان برائیوں سے بچ جاتا ہے جن کی شیطان بازار میں ترغیب دیتا ہے۔ جو شخص اپنے مسلمان بھائی کے لیے خیر خواہی کے جذبات رکھے تو اللہ تعالیٰ اسے ہر قسم کے نقصانات سے محفوظ رکھتا ہے۔

غصہ کی حالت میں کیا کرنا چاہیے

زندگی کے نشیب و فراز میں کبھی انسان کو کسی سے تکلیف بھی پہنچ جاتی ہے اور بہت غصہ آتا ہے یا کسی کے رویے سے بعض اوقات سخت ناگواری اور کوفت محسوس کرتا ہے اگر کوئی اس قسم کی صورتحال سے دوچار ہو جائے تو اسے چاہیے کہ اگر وہ کھڑا ہے تو فوراً بیٹھ جائے اور اگر بیٹھ کر بھی غصہ کم نہیں ہوتا تو لیٹ جائے یا پانی پیے۔ آپ ہر وقت ذکر اذکار اور روزمرہ زندگی میں کوئی بھی کام کرنے سے پہلے مسنون دعاؤں کے ذریعے اپنے آپ کو شیطانی چالوں سے بچا سکتے ہیں خاص طور پر اپنے بچوں کو وہ تمام دعائیں یاد کرائیں جو مختلف کام کرنے سے پہلے آپ نے تجویز فرمائی ہیں۔ بچوں کو سورج غروب ہونے کے بعد گھر سے باہر نہ نکلنے دیں کیونکہ اس وقت گلیوں اور بازاروں میں شیاطین پھیل جاتے ہیں اور بچوں کو بھٹکانے میں بہت آسانی رہتی ہے۔ جب رات کو سونے لگیں تو بسم اللہ پڑھ کر دروازہ بند کریں شیطان اس بند دروازے کو نہیں کھول سکتا۔ اسی طرح سونے سے پہلے کھانے سے پہلے پکانے والے برتنوں کو بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھ کر ڈھانپ دیں تا کہ وہ ان کی دسترس سے محفوظ رہ سکیں۔

جو لوگ عارضی سکون اور فارغ اوقات گزارنے کے لیے صبح سے لے کے شام تک اپنے گھروں، دکانوں یا دفتروں میں موسیقی سے دل بہلاتے ہیں طہارت و پاکیزگی کا خیال نہیں رکھتے اور دنیاوی نفع کی خاطر ہر قسم کے ناجائز ہتھکنڈے استعمال کرتے ہیں پھر جب ان پر کوئی مشکل آتی ہے تو یہ عاملوں، فقیروں،

عملیوں اور آستانوں کے گدی نشینوں کے پاس اپنی مشکلات کے حل کی خاطر حاضر ہوتے ہیں تو کوئی بھی وظیفہ ان کے کسی کام نہیں آتا کیونکہ ان کے طور اطوار تمام تر شیطان کے پیروکاروں جیسے ہوتے ہیں اس سے ان کی مشکلات کم ہونے کے بجائے مزید بڑھ جاتی ہیں جب کہ اس کے برعکس جو لوگ تہجد کی پابندی کرتے ہیں دوسروں کے حقوق کا خیال رکھتے ہیں ہر وقت زبان سے ذکر و اذکار کا ورد اور ہر قسم کے نفع و نقصان کا مالک سمجھتے ہیں اور شرک نہیں کرتے اور لوگوں کو یہ شیطانی اشیاء بہت کم نقصان پہنچانے میں کامیاب ہوتی ہیں۔ ایک اہم مسئلہ یہاں بیان کرنا چاہتا ہوں کہ بعض نام نہاد مسلمان اور محقق حضرات جن کی آنکھوں پر تعصب اور ہٹ دھرمی کا پردہ پڑا ہوا ہے۔ شاید ان کی عقل میں یہ بات آ جائے کہ قرآن و حدیث میں دی گئی دعاؤں کے ذریعے اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کی گئی ہیں۔ میں نے روحانی علاج کے لیے جو مختلف وظائف بتائے ہیں وہ تمام کلمات کو بتانے کا مقصد صرف یہ ہے کہ برصغیر کے علاوہ دیگر اسلامی ممالک میں جادو ٹونے کا علم اور تعویذات کے ماہر نہ ہونے کے برابر ہیں اگر کہیں یہ کام ہوتا بھی ہے تو چوری چھپے اس کے علاوہ جتنی درگاہیں اور آستانے پاکستان میں ہیں اتنے کہیں نہیں کہ وہ لوگوں کے ایمان پر ڈاکے ڈالیں اور نہ ہی حکومت ان کاموں کی سرپرستی کرتی ہے جب کہ ہمارے ہاں معاملہ اس کے بالکل برعکس ہے یہاں یہ کام کھلے عام ہو رہا ہے اور اس میں شک کی کوئی بات نہیں کہ جادو بااثر ہے۔ اس سے جو لوگ جادو، تعویذات اور جنات کے سائے کے زیر اثر آ جاتے ہیں تو وہ اپنے مصائب سے نجات کی خاطر ادھر ادھر بھاگ دوڑ کرتے ہیں اور ایسے عاملوں عملیوں اور پیروں کے پاس پہنچ جاتے ہیں جو انہیں شرکیہ کلمات پر مبنی وظائف کرنے کی ترغیب دیتے ہیں جب کہ میں جب وظائف و عملیات کے ذریعے روحانی علاج کے طریقے تجویز کرتا ہوں ان میں صرف اور صرف رب ذوالجلال سے مدد طلب کی جاتی ہے۔ اس طرح بہت سے لوگ شرکیہ کلمات کے بجائے اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجات اور مشکلات کے حل کی خاطر رجوع کرتے ہیں شرک جیسے عظیم گناہ سے بچ جاتے ہیں اس میں کوئی شک نہیں کہ اگر اللہ تعالیٰ کو کسی کی آزمائش مقصود ہے تو اس تکلیف کا وقت پورا ہو کر ہی رہتا ہے۔ لیکن اپنی مشکلات کے حل کے لیے تدبیر کرنا انسان کا فرض ہے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ جس کی چاہے مشکل حل کر دے اور جسے چاہے آزمائش میں مبتلا رکھے۔

جو لوگ قرآن سے شفا کا انکار کرتے ہیں حقیقت میں وہ قرآن ہی کے انکاری ہیں اور جو لوگ جادو کے بااثر ہونے کو تسلیم نہیں کرتے وہ بھی منکر قرآن ہیں۔

ہٹ دھرمی اور جادو سے انکار

جو لوگ جادو کے علم کا انکار کرتے ہیں ان کو شاید قرآن مجید میں موجود بے شمار واقعات کا علم ہی نہیں۔ جیسا کہ قصہ ہاروت و ماروت، موسیٰ" کا فرعون کے جادوگروں سے مقابلہ۔ اسی طرح جو لوگ جنات کے وجود سے انکار کرتے ہیں۔ قرآن مجید کو ترجمہ کے ساتھ پڑھیں اس میں حضرت سلیمان کا جنات پر حکومت کرنے کا ذکر تفصیل سے آیا ہے اور قرآن مجید کی ایک سورۃ جن میں بھی جنات کے متعلق آپ کو

bestsurdubooks.wordpress.com

والی مصیبتوں کے جنات کے وجود سے آگاہ کیا گیا ہے۔ جیسا کہ آپ نے بیت الخلاء میں جانے سے پہلے جس دعا کو پڑھنے کی تاکید کی ہے اس کے ترجمہ پر غور فرمائیں "اے اللہ میں پناہ میں آتا ہوں آپ کی ناپاک جنوں اور جنیوں سے۔" اگر جنات سے نقصان پہنچنے کا خدشہ نہ ہوتا تو اس دعا کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی پناہ حاصل کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ جو لوگ ان دلائل کے باوجود بھی ہٹ دھرمی کا مظاہرہ کریں ان کا علاج تو آپ کے پاس بھی نہیں تھا۔

اللہ تعالیٰ نے آپ سے کہہ دیا تھا کہ آپ کا کام صرف دعوت اور حقائق کو پہنچا دینا ہے۔ ہدایت صرف اللہ کے اختیار میں ہے۔

آیت الکرسی کی فضیلت اور ایک یادگار واقعہ

روز مرہ زندگی میں کثرت کے ساتھ ذکر و اذکار اور مسنون دعاؤں سے استفادہ حاصل کرنے کا ایک یادگار واقعہ یہاں بیان کر رہا ہوں تاکہ جن دعاؤں کا ذکر اس مضمون میں موجود ہے اور ان کے علاوہ سینکڑوں بے شمار مسنون دعائیں جو جگہ کی قلت کے باعث درج نہیں کی جا رہیں ان کی اہمیت واضح ہو سکے۔ میرے دادا جان مستری اللہ بخش مرحوم لکڑی کاٹنے کا کام کرتے تھے۔ یعنی جنگلات سے درختوں کو کاٹ کر فروخت کرتے تھے ان کا اکثر و بیشتر یہ معمول تھا کہ جب کسی دور دراز بیابان مقام پر درخت کاٹنا ہوتا تو اوزار روزانہ گھر واپس لانے کے بجائے وہیں درخت کے پاس رکھ کر گھر آ جاتے تھے تاکہ دوسرے دن کام کرنے کے لیے گھر سے اوزار اٹھا کر لانے کی مشقت سے بچ جائیں۔ ایک مرتبہ انھوں نے ایک دور دراز علاقہ میں درخت کاٹنے کا کام شروع کیا انھوں نے کافی محنت سے کچھ درخت کاٹے اور ایک جگہ ڈھیر کی صورت میں رکھ کر خود واپس گھر آ گئے کہ بوقت ضرورت سہولت کے ساتھ اٹھا لیں گے جہاں درخت ڈھیر کیے تھے اس کے قریب ہی ایک شخص رہتا تھا جو چمڑے کی خرید و فروخت کا کام کرتا تھا۔ اس کے دل میں خیال آیا کہ ان کٹے ہوئے درختوں میں سے ایک درخت اپنے استعمال کے لیے لے جاؤں مجھے یہاں کون دیکھ رہا ہے کسی کو پتہ بھی نہیں چلے گا اور میری بدنامی بھی نہیں ہوگی۔ اس نے ایک دن موقع غنیمت جان کر اپنی ضرورت کے مطابق ایک کٹے ہوئے درخت کا تنا گھوڑے پر رکھا اور خود گھوڑے پر سوار ہو کر اسے چلانے لگا تو گھوڑے نے چلنے سے انکار کر دیا اور زمین پر بیٹھ گیا اس شخص نے گھوڑے کو مارا پیٹا اور ہزار جتن کیے لیکن وہ کسی طرح اٹھنے پر آمادہ نہ ہوا۔ اس نے درخت کا تنا گھوڑے سے نیچے اتارا تو گھوڑا چلنے لگا جب اس نے دوبارہ گھوڑے پر تنا لادا تو گھوڑا پھر زمین پر بیٹھ گیا اپنی اس کوشش میں ناکامی پر وہ بہت پریشان ہوا اور لاچار ہو کر اس نے اپنا ارادہ ملتوی کر دیا اس کے ذہن میں یہ بات آئی کہ ہو نہ ہو اس میں کوئی راز ضرور ہے۔ صبح سویرے اٹھ کر وہ گھوڑے پر سوار ہوتا ہے اور میرے دادا جی کے پاس پہنچ جاتا ہے اور تعجب کے ساتھ سوال کرتا ہے کہ چاچا جی! آپ ان لکڑیوں کی حفاظت کے لیے کیا کرتے ہیں اگر کوئی ان کو اٹھا کر لے جائے تو آپ کی محنت بھی ضائع ہوگی اور نقصان بھی ہوگا۔ میرے دادا نے جواب دیا۔

بجلی میں تو اللہ کے توکل پر انہیں چھوڑ آتا ہوں۔ مگر انہیں یہ سوال کرنے کی ضرورت نہیں محسوس ہوتی۔ اس نے شرمندگی کے ساتھ اپنی درخت چرانے کی کوشش والا قصہ بیان کیا، اور کہا کہ میں اس بات سے پریشان ہوں اور آپ سے اصل راز معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ میں جب گھوڑے پر درخت کو رکھتا تھا تو گھوڑا رکتے ہی کیوں بیٹھ جاتا تھا۔ میرے والد جان مسکرائے اور کہنے لگے کہ وہاں سے درخت لے جانا آپ کے بس کی بات نہیں کیونکہ میں یقین کامل اور کامل ایمان کے ساتھ ۲۱ مرتبہ آیت الکرسی پڑھ کر پھونک دیتا ہوں ان کے بوٹے درختوں پر دم کر دیتا ہوں۔ پھر جس کی حفاظت اللہ کرے وہاں کسی کی تدبیر کام نہیں آ سکتی۔ اسی طرح اگر کوئی شخص اپنے اوپر ۲۱ مرتبہ آیت الکرسی پڑھ کر دم کرے تو کوئی بھی شیطانی چال اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتی۔ قارئین کرام آیت الکرسی کے وظیفہ کی برکات کا یہ ایک چھوٹا سا واقعہ ہے آپ اندازہ لگا لیں اگر ہم اپنی زندگیوں میں آسانیاں پیدا کرنا چاہتے ہیں اور مصائب سے نجات حاصل کرنے کے خواہش مند ہیں تو اس کے لیے ہمیں لازمی آپ کے بتائے ہوئے اصولوں پر عمل کرنا ہوگا۔

سید الاستغفار

ہماری تمام مشکلات کا حل قرآن مجید اور آپ کے فرمودات میں موجود ہے۔ جو شخص صدق دل سے اس کو دس مرتبہ شیطان سے پناہ مانگتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو شیطان سے بچانے کے لیے ایک فرشتہ مقرر فرما دیتے ہیں۔ اس سے آخر میں ایک دعا ترجمہ کے ساتھ تحریر کر رہا ہوں احادیث میں اس کا ذکر موجود ہے تمام مسلمان نماز فجر کے بعد ۲ مرتبہ اس ذکر کو ضرور کیا کریں یہ بہت نافع استغفار ہے اسے سید الاستغفار کہتے ہیں۔

اللّٰھُمَّ انت ربی لا الہ الا انت خلقتنی وانا عبدک وانا علی عہدک ووعدک ما
استطعت اعوذ بک من شر ما صنعت ابوء لک بنعمتک علی وابوء بذنبی فاغفر لی فانہ لا
یغفر الذنوب الا انت

ترجمہ: اے اللہ آپ میرے رب ہیں آپ کے سوا کوئی معبود نہیں آپ نے مجھے بنایا اور میں آپ کا بندہ ہوں اور آپ سے کیے ہوئے وعدے اور عہد پر قائم ہوں اپنی طاقت کے مطابق آپ کی پناہ چاہتا ہوں برے کاموں کے وبال سے جو میں نے کیے ہیں مجھے اقرار ہے ان احسانات کا جو مجھ پر آپ کے ہیں اور مجھے اعتراف ہے اپنے گناہوں کا بس بخش دیجئے میرے گناہ کیونکہ آپ کے سوا کوئی گناہ نہیں بخشتا۔

آیت کریمہ کے وظیفہ کا صحیح طریقہ

آیت کریمہ کے وظیفہ کی صورت میں قارئین کو وہ تحفہ پیش کر رہا ہوں جس کی نعمت خدا تعالیٰ کی ذات نے دی ہے اور ہر ایک کو اس دعا کے ذریعے معافی طلب کرنے کی اجازت بھی مرحمت فرما دی ہے۔

لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین (سورۃ الانبیاء ۸۷)

ترجمہ: "نہیں کوئی معبود مگر سوائے اللہ کے تو پاک ہے تیری ذات بے شک میں قصوروار ہوں۔"

یہ حضرت یونسؑ کی دعا ہے جو آپ نے سخت تکلیف کی حالت میں کی تھی جب ایک خاص مچھلی نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضرت یونسؑ کو نگل لیا تھا۔ اس وقت آپ نے اللہ سے یہ دعا مانگی تھی۔ قرآن مجید میں اس دعا کی قبولیت کا بھی ذکر ہے۔ "پس قبول کی ہم نے اس کی دعا اور نجات بخشی ہم نے اس کو غم سے اور اسی طرح ہم نجات دیتے ہیں ایمان والوں کو۔" (الانبیاء: ۸۸)

اس میں یہ واضح اشارہ موجود ہے کہ اگر بندہ مومن خلوص دل کے ساتھ یہ دعا مانگے تو اللہ تعالیٰ اسے ضرور شرف قبولیت سے نوازتے ہیں۔ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ جب کوئی بندہ مومن اپنی کسی تکلیف اور پریشانی کے موقع پر یہ دعا مانگتا ہے۔ جو حضرت یونسؑ نے مچھلی کے پیٹ میں مانگی تھی تو اللہ کے ہاں اسے ضرور شرف قبولیت حاصل ہوتی ہے۔ (ترمذی)

آیت کریمہ کا وظیفہ اکثر ہمارے گھروں میں بہت اہتمام سے کیا جاتا ہے۔ اس سے پہلے کہ اس وظیفہ کو کرنے کا طریقہ بتایا جائے چند وضاحتیں کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ ایک مثال کے ذریعے اپنا مدعا بیان کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔ اگر کسی گھر دعوت کا اہتمام ہو اور مہمانوں کا بھوک سے برا حال ہو ان میں سے ایک شخص اٹھ کر انہیں تسلی دے کہ میں آپ کے کھانے کا اہتمام کرتا ہوں۔ وہ سب کے لیے کھانے کا انتظام کرتا ہے لیکن خود کھانا نہیں کھاتا۔ کوئی بھی عقلمند آدمی یہ کس طرح کہہ سکتا ہے کہ بغیر کچھ کھائے پیئے اس کی بھوک مٹ جائے گی۔ چاہے وہ اس سے دگنے افراد کو کھانا کھلا دے لیکن جب تک وہ خود کھانا نہیں کھائے گا اس کی بھوک نہیں مٹ سکتی۔ یہ مثال ان لوگوں کے لیے دی گئی ہے جو آیت کریمہ کے ورد کے لیے رشتہ داروں اور محلے کے افراد کو اپنے گھر بلا کر دس بیس افراد کا حلقہ بنا کر آیت کریمہ کے ورد کا اہتمام کرتے ہیں تاکہ ان کے سر سے مصیبت ٹل جائے اور ان کے گناہ معاف ہو جائیں' حالانکہ سوچنے اور غور کرنے کی بات یہ ہے کہ جن لوگوں کو آیت کریمہ کے وظیفہ کے لیے مدعو کیا جاتا ہے۔ اس کا تمام فائدہ تو انہیں پہنچتا ہے جو اسے اپنی زبان سے ادا کرتے ہیں۔ جب کہ اس کے برعکس جس گھر میں ایک لاکھ پچیس ہزار مرتبہ آیت کریمہ کا ورد کیا جاتا ہے۔ اس کے اہل خانہ کے حصہ میں سوائے شہرت اور مہمان نوازی کے ثواب کے کچھ نہیں آئے گا۔ اس لیے جب کوئی شخص مصیبت میں مبتلا ہو اور آیت کریمہ کا وظیفہ کرنے کا خواہش مند ہو۔ تو اسے اس وظیفہ کی اہمیت کے پیش نظر اپنے خدا سے مانگنے کا صحیح طریقہ آ جائے اور ان کی محنت رائیگاں نہ جائے۔

ایک اور مثال پیش خدمت ہے ایک نیک دل' عابد' زاہد اور عادل بادشاہ حسب معمول رعایا کی خبر گیری کے لیے محل سے باہر نکلا ہوا تھا کہ اس نے ایک نابینا شخص کو دیکھا کہ وہ ہاتھ اٹھائے اللہ سے دعا کر رہا ہے۔ بادشاہ نے سوچا کہ یہ اپنے پروردگار کے حضور اپنی حاجات پیش کر رہا ہے۔ مجھے دخل اندازی کی ضرورت نہیں۔ بادشاہ اس کو نظر انداز کر کے گزر گیا۔ اس کے بعد بھی بادشاہ کو جب کبھی اس راستے سے

گزرنے کا اتفاق ہوا تو اس نابینا شخص کو اللہ سے دعا مانگتے ہوئے پایا۔ بادشاہ کو تجسس ہوا کہ ایسی کون سی دعا ہے جو یہ رات دن اللہ سے کرتا رہتا ہے لیکن اس کی دعا قبول نہیں ہوتی۔ بادشاہ اس نابینا شخص کے پاس پہنچا اور اس سے دریافت کیا کہ بھائی تم کس مصیبت میں مبتلا ہو اور آخر وہ کون سی دعا ہے جو تم رات دن اللہ سے کرتے رہتے ہو۔ نابینا شخص نے جواب دیا کہ میں تو سالہا سال سے اللہ تعالیٰ سے اپنی آنکھوں کے لیے روشنی کی بھیک مانگ رہا ہوں لیکن خدا میری سنتا ہی نہیں۔

بادشاہ کو اس نابینا شخص کی یہ باتیں سن کر بہت غصہ آیا۔ کہ یہ جس سے مانگ رہا ہے اس کے خزانے میں تو کسی چیز کی کمی نہیں مگر یہ کیسا سوال ہے۔ کہ اس نے تمام عمر بھی گزار لی ہے اور اس کی دعا ابھی تک قبول نہیں ہوئی۔ ضرور اس میں ہی کوئی نہ کوئی کمی باقی ہے۔ جو اس کی دعا کی قبولیت میں رکاوٹ پیدا کرتی ہے۔ بادشاہ کے ذہن میں ایک ترکیب آئی۔ بادشاہ نے اس نابینا شخص کو اپنا تعارف کرایا اور کہا کہ تم میری حکومت کی رعایا میں شامل ہو اور سن لو تمہیں صرف آج کی رات کی مہلت ہے۔ جس طرح چاہے اپنے خدا سے آنکھیں مانگ لو۔ اگر صبح تک تمہاری آنکھوں کی بینائی واپس نہ آئی۔ تو سورج طلوع ہونے کے بعد تمہارا سر قلم کر دیا جائے گا۔ بس یہ میرا حکم ہے۔ بادشاہ نابینا شخص کو یہ حکم دے کر محل میں واپس آ گیا۔ جب نابینا نے یہ حکم سنا تو اس کی جان پر بن گئی اور اس نے دل کی گہرائیوں سے دعا مانگی کہ یا اللہ پہلے تو صرف آنکھوں کا مسئلہ تھا مگر اب زندگی بھی ہاتھ سے نکل رہی ہے۔ اے پروردگار اگر تو نے میری فریاد نہ سنی تو میں ناحق مارا جاؤں گا۔ اس نابینا شخص نے خشوع وخضوع کے ساتھ اور رو رو کر ساری رات آہ وزاری میں گزار دی۔ اس کی دل سے نکلی ہوئی دعا اللہ نے قبول فرمائی۔ اور اپنی رحمت سے اس کی آنکھوں کی بینائی اسے عطا کر دی۔

جب صبح کے وقت بادشاہ کا ادھر سے گزر ہوا تو اس نے اپنے سپاہی کو حکم دیا کہ تلوار کو میان سے نکال کر ادھر آؤ۔ جب سپاہی بادشاہ کے ساتھ اس نابینا شخص کی طرف بڑھا تو نابینا جو اب بینا ہو چکا تھا اس نے چلا کر کہا کہ بادشاہ رحم فرمائیں مجھے اللہ نے آنکھیں عطا کر دی ہیں۔ بادشاہ سلامت نے سوال کیا کہ تمہیں ایک ہی رات میں آنکھیں کیسے مل گئیں۔ تم نے تمام عمر دعا کی مگر تمہیں آنکھیں نہ ملیں مگر یہ معجزہ ایک ہی رات میں کس طرح رونما ہو گیا۔ نابینا شخص نے رات بھر اللہ کے حضور گریہ وزاری کا تمام واقعہ بیان کیا تو بادشاہ نے مسکرا کر کہا کہ اے اللہ کے بندے تم نے تمام عمر دعا کی ہی نہیں۔ دعا کا حق تم نے صرف اسی رات میں ادا کیا۔ تو اللہ نے اسے قبول فرما لیا۔ اس مثال کے ذریعے آپ بخوبی سمجھ گئے ہوں گے کہ جب تک دعا کرنے والا اس کے تقاضے پورے نہیں کرتا اور اللہ کے حضور عاجزی وانکساری کا مظاہرہ نہیں کرتا اس کی دعا قبولیت کی منزل پر نہیں پہنچتی۔ آئیے اب آپ کو آیت کریمہ کے وظیفہ کرنے کا طریقہ تفصیل سے بتا دوں کسی بھی وظیفہ کو کرنے کی اجازت عام طور پر کسی نہ کسی ولی اللہ یا عامل کی طرف منسوب کی جاتی ہے۔ لیکن اس دعا کو کرنے کی اجازت اللہ تعالیٰ نے خود مرحمت فرما دی ہے۔ اس وظیفہ کو دوسرے تمام وظائف پر فوقیت حاصل ہے۔ ہر قسم کی مصیبت سے نجات حاصل کرنے کے لیے اس وظیفہ

سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ اس وظیفہ کو دل اور خلوص نیت کے ساتھ پڑھا جائے اور تمام دنیاوی خیالات سے آزاد ہو کر مکمل یکسوئی کے ساتھ اس وظیفہ کا ورد کیا جائے۔

اس وظیفہ کو کرنے والا اگر رتی برابر بھی شرک میں مبتلا ہوا تو اس وظیفہ پر محنت کر کے نتیجہ میں اسے کچھ حاصل نہ ہوگا۔ شرک جیسے ناقابل معافی گناہ عظیم سے بچنا نہ صرف اس وظیفہ کی کامیابی کے لیے انتہائی ضروری ہے بلکہ آخرت میں سرخ رو ہونے کے لیے اور جہنم سے نجات حاصل کرنے کے لیے بھی اس سے بچنا ہر مسلمان کے لیے از حد ضروری ہے۔

اس وظیفہ کو کرنے کی کچھ شرائط ہیں۔

۱۔ اس کا آغاز عشاء کی نماز کے بعد کرنا ہے۔

۲۔ اس وظیفہ کو کھلے آسمان تلے کرنا ہے۔ بارش کی صورت میں اگر چاہیں تو اوپر کپڑا یا ترپال وغیرہ تان کر وظیفہ جاری رکھنا ہے۔ اس وظیفہ کو کسی کمرے کی چھت کے نیچے بیٹھ کر نہیں کرنا۔

۳۔ جس جگہ وظیفہ کرنا ہے۔ وہاں مکمل اندھیرا ہونا چاہیے۔ اگر قدرتی طور پر کہیں سے روشنی پہنچ رہی ہو یا چاندنی راتیں ہوں تو اس میں کوئی حرج نہیں خود روشنی کا اہتمام نہیں کرنا۔

۴۔ تنہائی اور پرسکون جگہ ہونی چاہیے۔

۵۔ وظیفہ کرتے وقت چاہے کسی طرح کے نقصان کی اطلاع ملے وظیفہ نہیں چھوڑنا۔ جب تک مقررہ تعداد پوری نہ کر لیں۔ اکثر اوقات اس وظیفہ کے دوران شیطان آپ کو کسی کے فوت ہونے آگ لگ جانے یا کسی سخت صدمے کی جھوٹی اطلاعات پہنچانے کی کوشش کرے گا۔ اس کے لیے وہ آپ کے گھر ہی کے کسی فرد کے دل میں وسوسہ ڈال کر اس کو آپ کے پاس بھیجے گا۔ اس میں کوئی حقیقت نہیں ہوتی اپنے اوپر گھبراہٹ طاری نہ ہونے دیں۔ اطمینان سے اپنا وظیفہ جاری رکھیں اور اپنی جگہ سے ہرگز نہ اٹھیں۔ وظیفہ شروع کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ عشاء کی نماز کے بعد جائے نماز پر باوضو ہو کر بیٹھ جائیں۔ اپنے پاس مٹی کے پیالے میں پانی رکھ لیں۔ کیونکہ وظیفہ کرتے وقت آپ کی پیشانی اور سر بار بار گرم ہو جائے گا۔ اس پانی کو آپ نے ہاتھ پر لگا کر بار بار پیشانی اور سر کو ٹھنڈا رکھنا ہے۔ یہ بہت ضروری ہے۔

آپ نے آیت کریمہ کو ایک لاکھ پچیس ہزار مرتبہ پڑھنا ہے۔ ایک رات میں ۳۱۰۰ مرتبہ آیت کریمہ پڑھنی ہے۔ ۳۱ دن میں یہ عمل مکمل ہو جائے گا۔ اگر آپ کے پاس ۱۰۰ دانوں والی تسبیح ہے۔ تو اپنے پاس ۳۱ دانے سوتی۔ کھجور کی گٹھلی یا کسی چیز کے رکھ لیں۔ جب ایک بار ۱۰۰ دانوں کی تسبیح مکمل کر لیں تو ان ۳۱ دانوں میں سے ایک کو اٹھا کر اپنی جیب میں ڈال لیں۔ اس طرح جب ۳۱ دانے مکمل آپ کی جیب میں چلے جائیں گے تو آپ کو خود بخود تعداد کا درست اندازہ ہو جائے گا۔

آیت کریمہ پڑھنے کے دوران ذہن ہر قسم کے خیالات سے پاک و صاف ہونا چاہیے۔ صرف وہ مقصد ذہن میں رکھیں جس کے لیے یہ وظیفہ کر رہے ہیں۔ اس وظیفہ کو کرنے کے دوران اس کا ترجمہ آپ کو ضرور یاد ہونا چاہیے۔

ایک ضروری بات جو بیان کرنی رہ گئی ہے۔ جب آیت کریمہ کا وظیفہ کریں تو ہر بار آخر میں ان الفاظ کا اضافہ کر لیں "اغفرلی" جب وظیفہ مکمل ہو جائے تو اس پیالے والے پانی کو کسی ایسی جگہ پر پھینکیں جہاں اس پر پاؤں نہ آئیں۔ مثلاً دیوار کے اوپر گرایا جا سکتا ہے۔ پودوں کے گملوں میں انڈیلا جا سکتا ہے۔

اس وظیفہ کو مزید موثر کرنے کے لیے اگر اس بات کا اہتمام کر لیں تو وظیفہ کے اثرات میں مزید اضافہ ہو سکتا ہے۔ جس وقت لفظ لا الہ زبان پر آئے۔ اس وقت ذہن میں یہ بات موجود ہو کہ سوائے خدا کی ذات کے کوئی کچھ نہیں دے سکتا۔ اللہ کی ذات کے علاوہ ہر قسم کی مخلوق کی نفی کر دے۔ جب لفظ الا انت پر پہنچے تو آسمان کی طرف دھیان ہو۔ صرف تو ہی ہے۔ جو سب کی بگڑی بنانے والا ہے۔ جب لفظ سبحانک پر پہنچے تو دل میں یہ خیال کرے کہ اللہ جن مصیبتوں میں مبتلا ہوں تیری ذات اس سے پاک ہے اور تو ہی تعریف کے لائق ہے۔ تیری ہمسری کوئی نہیں کر سکتا۔ جب لفظ انی پر پہنچے تو اپنے نفس کی طرف اشارہ کرے کہ میں ہی قصوروار ہوں۔

جب لفظ کنت من الظلمین پر پہنچے تو اللہ سے اپنے گناہوں کی معافی طلب کرنے کا خیال دل میں ہو اور یہ تصور کرے کہ اللہ مجھ سے بہت ظلم ہوئے ہیں تو غفور و رحیم ہے۔ مجھ پر رحم فرما۔ اگر دوران وظیفہ آنسو نہ آئیں تو کم از کم شکل ہی ایسی بنائیں کہ اللہ تعالیٰ کو ترس آ جائے اور اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔

عاجزی انکساری اور خلوص نیت کے ساتھ اس دعا کے ذریعے اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرنا ہی اس وظیفہ کی اصل روح ہے۔ اگر وظیفہ کرنے کے دوران وضو ٹوٹ جائے تو دوبارہ نئے سرے سے وضو کریں اور پھر وہیں سے وظیفہ شروع کریں جہاں پر وضو ٹوٹا تھا۔ یہ تھا آیت کریمہ کے ورد کا وہ خاص طریقہ جو سید سعید احمد شاہ صاحب مرحوم نے مجھے بتایا تھا۔ بفضل تعالیٰ یہ وظیفہ بہت سارے مسائل کا بہترین حل ہے۔ مگر اس کو خلوص نیت کے ساتھ کرنا ضروری ہے۔

بہت مختصر مگر انتہائی مفید وظیفہ

ایک اور بہت مختصر مگر جامع وظیفہ جو میں آپ کو بتانے لگا ہوں۔ وظیفہ بہت مختصر ہے۔ لیکن ہے بہت موثر جتنے بھی اولیاء اللہ ہوئے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ ہم نے جو کچھ بھی حاصل کیا ہے اس سے کیا ہے۔ اگر اللہ توفیق دے تو تہجد کی نماز کے وتر پڑھنے کے بعد اللہ الصمد کا وظیفہ کریں۔ مگر ان الفاظ کو زبان سے ادا نہیں کرنا۔ بلکہ دل سے ادا کرنا ہے۔ اس کی کوئی تعداد متعین نہیں جتنا زیادہ کر سکتے ہوں کر لیں۔ پھر وہ بات بنے گی اور وہ مقام حاصل ہوگا جس کی ہر مسلمان تمنا کرتا ہے۔ اس وظیفہ کو اپنی زندگی کا حصہ بنا لیں

اٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے ہر وقت دل سے یہی پکار اٹھے۔ جب اس مقام پر پہنچ جائیں کہ دنیاوی کاموں میں مشغولیت بھی ہو تو دل سے اللہ الصمد کی صدائیں بلند ہو رہی ہوں تو پھر اللہ سے ذاتی تعلق قائم ہونے میں دیر نہیں لگے گی۔

لیکن اگر کوئی رزق حرام بھی کما رہا ہے۔ جھوٹ بھی بولے، لوگوں کے حق بھی دبائے، خلق خدا پر ظلم ڈھائے اور پھر اس کے بعد یہ گلہ کرے کہ میں وظیفہ تو بہت کرتا ہوں لیکن حاصل کچھ نہیں ہوتا ہوں تو اس کو خدا سے گلہ کرنے کی بجائے اپنے طور اطوار کو بدلنا ہوگا۔

سورۃ فاتحہ کا فیصلہ کن عمل

اگر آپ تھوڑی سی محنت کرنے کے لیے تیار ہوں تو میں آج آپ کو وہ فیصلہ کن اور سب سے آسان عمل بتا دیتا ہوں۔ جو مجھے سید سعید احمد شاہ صاحب سے سالہا سال کی عقیدت مندی کے صلہ میں حاصل ہوا۔ ان کے پاس یہ بہت جامع عمل تھا۔ عام انسان کو زندگی میں زیادہ سے زیادہ جو بھی تکلیف پہنچ سکتی ہے اس سے نجات حاصل کرنے کے لیے اس فیصلہ کن عمل کا وظیفہ سب سے آسان حل ہے۔ میں اپنے تجربے کی بنا پر یہ کہہ سکتا ہوں کہ اس عمل کے ذریعے انشاء اللہ تمام مشکلات حل ہو جائیں گی۔ لیکن اس کے لیے ضروری ہے کہ روحانی عملیات کے ذریعہ علاج کے خواہشمند ان شرائط پر سختی سے عمل کریں جو پہلے بتائی جا چکی ہیں۔ یہ وظیفہ مکمل خشوع و خضوع اور ترجمہ کو ذہن میں رکھ کر کرنا ہے۔ عمل شروع کرنے سے پہلے بتائی ہوئی ترتیب کے مطابق اچھی طرح دہرائی کر لیں یا زبانی یاد کر لیں تاکہ عمل کرنے کے دوران کوئی مشکل پیش نہ آئے اگر عمل کرتے ہوئے کہیں بھول جائیں تو نئے سرے سے سورۃ فاتحہ بتائی ہوئی ترتیب کے مطابق پڑھیں یہ عمل ۴۱ دن مسلسل کرنا ہے وقت کی کوئی قید نہیں ہر ایک کو اجازت ہے عمل کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ باوضو ہو کر گیارہ مرتبہ درود شریف ابراہیمی نماز والا پڑھیں پھر اس ترتیب سے سورۃ فاتحہ پڑھنے کا آغاز کریں۔

(۱) بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ○

(۲) بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

(۳) بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ الرحمن الرحیم ملک یوم الدین

(۴) بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ الحمد للّٰہ رب العلمین الرحمن الرحیم مالک یوم الدین ایاک نعبد و ایاک نستعین

(۵) بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ الحمد للّٰہ رب العلمین الرحمن الرحیم مالک یوم الدین ایاک نعبد و ایاک نستعین اھدنا الصراط المستقیم۔

(۶) بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ رب العلمین الرحمن الرحیم مالک یوم الدین
ایاک نعبد و ایاک نستعین اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم

(۷) بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ رب العلمین الرحمن الرحیم مالک یوم
الدین ایاک نعبد و ایاک نستعین اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت
علیھم غیر المغضوب علیھم و لاالضالین آمین

اس طریقہ سے ایک مرتبہ پڑھ کر اپنے جسم پر پھونک دیں، دم کریں اور ایک پھونک پانی پر ماریں اور یہ سورۃ فاتحہ اسی ترتیب کے ساتھ ایک دن میں ۴۱ مرتبہ پڑھنی ہے۔

اگر کوئی بیمار ہے یا جس کو بخار کسی طریقے سے نہیں اتر رہا اور آپ اسے دم کرنا چاہتے ہیں تو اسی طریقہ سے روزانہ ۴۱ مرتبہ سورۃ فاتحہ پانی یا چینی پر دم کر کے اسے کھلائیں اور ساتھ ساتھ پھونکیں بھی ماریں۔ ہر مرض کے لیے یہ عمل ۴۱ دن مسلسل کرنا ہے اسی طرح نظر، سر درد یا درد شقیقہ میں بھی اس طریقہ کو اختیار کیا جا سکتا ہے۔

اگر کسی کی داڑھ میں درد ہو تو سیدھے ہاتھ کی شہادت کی انگلی بسم اللہ پڑھ کر اس کی داڑھ پر رکھ لیں۔ پہلی مرتبہ سورۃ فاتحہ ۴۱ مرتبہ پڑھنے کے بعد اسے آپ کا تھوک دے دیں۔ یہ عمل ایک دن یا تین دن کریں انشاءاللہ ہمیشہ کے لیے داڑھ کے درد سے نجات مل جائے گی۔ اگر پیٹ میں درد ہو تو روزانہ ۴۱ مرتبہ عمل کر کے دھاگے پر ایک گرہ لگائے جب ۴۱ گرہیں مکمل ہو جائیں تو اس کو گلے میں ڈالنے یا بازو پر باندھے۔ اگر تعویذ میں اس کو محفوظ کر کے باندھے تو پانی لگنے سے محفوظ رہے گا تو عمل کا اثر زائل نہیں ہوگا۔

اگر کوئی ایسا بیمار ہے جس کو ڈاکٹروں نے لا علاج قرار دے دیا ہو تو اس کو دم کر کے چینی یا پانی دیں اور ساتھ ساتھ جسم پر پھونکیں بھی ماریں۔ اگر کوئی بچہ بہت زیادہ ضد کرتا ہے یا ہر وقت روتا رہتا ہے تو اس کو بھی دم کیا ہوا پانی پلائیں اور جسم پر پھونکیں ماریں انشاءاللہ شفا ہوگی۔ اگر دو فریقوں کے درمیان لڑائی جھگڑا ہو گیا ہے اور صلح کا کوئی امکان نظر نہ آئے تو دونوں فریقوں کو دم کیا ہوا پانی پلایا جا سکتا ہے۔ اگر کوئی بچہ محنت سے بھاگتا ہے یا کہنا نہیں مانتا تو جب وہ سویا ہوا ہو تو اس پر دم کریں اور پانی کے چھینٹے ماریں۔ جو بچے تعلیم کے میدان میں کمزور ہو اور اس کا پڑھائی میں دل نہ لگتا ہو اسے بھی یہی عمل چینی اور مصری پر دم کر کے کھلائیں۔ اگر کسی کو تپ دق کا مرض ہے تو اسے بھی پانی پر دم کر کے پلائیں۔ غرض کوئی بھی مسئلہ ہو اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ سے رابطہ قائم ہو جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ اپنا فضل فرماتے ہیں۔ اگر کاروباری پریشانی ہے یا بے روزگار ہو تو فجر کی سنتوں سے پہلے ۴۱ دن وظیفہ مکمل کر کے اور نماز پڑھنے سے پہلے پہلے یہ دعا بار بار پڑھے "ربنا آتنا فی الدنیا حسنۃ و فی الآخرۃ حسنۃ و قنا عذاب النار"

فیصلہ کن عمل میں نے آپ کو بتا دیا ہے اگر اب بھی اس سے کوئی فائدہ نہ اٹھائے اور غور بھی کرنے کے لیے تیار نہ ہو تو پھر اس کا اللہ ہی حافظ ہے۔

ہر قسم کی معلومات حاصل کرنے کے لیے استخارہ

عامل حضرات نے ہر قسم کی معلومات اللہ تعالیٰ سے حاصل کرنے کے لیے ایک استخارہ بنایا ہوا ہے اس کے ذریعہ آپ ہر قسم کی معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔ اس کی تفصیل درج ہے اس میں نہ تو کوئی شرکیہ الفاظ ہیں اور نہ ہی کوئی ایسی شرط ہے جس سے کسی مسلمان کے ایمان کو خطرہ لاحق ہو۔ جس مقصد کے لیے استخارہ کرنا ہے عمل شروع کرنے سے پہلے دل میں اس کا ارادہ کریں مثلاً اگر آپ یہ معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ آپ پر کس نے جادو کرایا ہے تو اس استخارہ کے عمل کے ذریعے آپ کو مطلوبہ معلومات حاصل ہو جائیں گی یہ عمل تنہائی میں کرنا ہے۔

نماز عشاء کے بعد دو رکعت نفل برائے حاجت ادا کریں اول و آخر گیارہ مرتبہ درود شریف ابراہیمی نماز والا اس کے بعد اس وظیفہ کو یَاخَبِیْرُ اَخْبِرْنِیْ عَنِ الْاَحْوَالِ یَا عَلِیْمُ عَلِّمْنِیْ عَنِ الْاَحْوَالِ ۱۰۰ مرتبہ پڑھنا ہے اس دوران جو بھی مقصد ہو اس کا دل میں ارادہ رکھنا ہے عمل مکمل ہونے کے بعد دایاں ہاتھ سر کے نیچے رکھ کر قبلہ کی طرف منہ کر کے سو جائیں یہ عمل اسی طریقے سے مسلسل ۳ دن کرنا ہے جب عمل مکمل ہو جائے تو ۱۰۰ غریب کے لیے کھانا پکا کر تقسیم کر دیں اس کے بعد اگلی رات کو یہ نتیجہ معلوم کرنے کے لیے کہ وہ کون ہے جس نے جادو کیا ہے تو عشاء کی نماز کے بعد دو رکعت نفل ادا کریں اور یہی وظیفہ ۱۰۱ مرتبہ پڑھا جائے اس دوران اپنی حاجت کا دل میں ارادہ رکھیں وظیفہ پڑھنے کے بعد اپنے سینے پر پھونک ماریں اور دو نفل ادا کر کے سو جائیں خواب میں اللہ تعالیٰ وہ سب کچھ دکھا دیں گے جس کے لیے آپ نے محنت کی ہے یہ بہت موثر استخارہ ہے اور اس کے ذریعے صرف جادو اور تعویذات ہی نہیں بلکہ دیگر مسائل کے بارے میں بھی معلومات حاصل کی جا سکتی ہیں مثلاً کوئی نیا کاروبار کرنا ہے کامیابی ہوگی یا نہیں یا کسی باہر کے ملک جانا ہے تو کوئی رکاوٹ تو نہیں یا یہ کہ مریض کو کون سی بیماری ہے اگر کسی جگہ رشتہ کرنا ہے اور یہ معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ وہاں مناسب رہے گا یا نہیں غرض اس قسم کے دیگر کاموں کے لیے بھی اس استخارہ سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ جو شخص جس مقصد کے لیے یہ استخارہ کرے گا اسے خواب میں صرف اشارہ ہی نہیں ملے گا بلکہ وضاحت کے ساتھ معلومات حاصل ہوں گی وہ یا تو لکھے ہوئے الفاظ کی صورت میں خواب کے دوران آنکھوں کے سامنے آ جائیں گی یا پھر مثلاً جس نے جادو یا تعویذات کے بارے میں معلوم کرنے کی نیت سے استخارہ کیا ہے خواب میں وہ شخص سامنے آ جائے گا جس نے جادو کیا ہوگا اور آپ اس سے جو بھی سوال کریں گے وہ اس کا صحیح جواب دے گا اور وہ آپ کو تمام باتیں بتائے گا کہ اس نے یہ کام کیوں کیا اور کہاں سے کرایا۔

روحانی علاج کے تمام عملیات وظائف میں عورتوں کے لیے یہ سہولت ہے کہ جن ایام میں عورتوں پر نماز فرض نہیں وظائف کے دوران ان دنوں کا وقفہ کرنے میں کوئی حرج نہیں بلکہ ان دنوں کے بعد دوبارہ وہیں سے عمل شروع کریں جہاں چھوڑا تھا۔

جھوٹ پر مبنی معلومات فراہم کرنے والے عامل کے وظیفہ کی حقیقت

ایک ایسا عمل جو ہمارے اردگرد پیشہ ور قسم کے عاملوں نے اختیار کیا ہوا ہے اور اس کے ذریعے انھوں نے لوٹ مار کا بازار گرم کر رکھا ہے اس عمل میں کسی ۸ سالہ بچے کے انگوٹھے پر سیاہی لگا کر اس میں موکلات کو حاضر کیا جاتا ہے بعض عامل کاغذ پر سیاہی لگا کر اور بعض پانی میں کالی سیاہی گھول کر پانی کے برتن میں موکلات کی حاضری کرتے ہیں اور پھر ان کے ذریعے گمشدہ اشیاء اور گھروں میں تعویذات کے بارے میں معلومات حاصل کی جاتی ہیں یہ حقیقت ہے کہ جب کوئی عامل کسی بچے کو بٹھا کر یہ عمل شروع کرتا ہے تو اس بچے کو اس سیاہی میں ہوتے ہوئے انسان نظر آتے ہیں اور وہ ان سے جو بات بھی پوچھتے ہیں وہ اس کا جواب بھی دیتے ہیں یہ عمل روٹیاں پکانے والے توے کی پشت پر تیل لگا کر پڑھا جاتا ہے اس میں تیسرے پارہ کی ایک آیت میں اضافی دعائیہ کلمات شامل کر کے اسے ۲۱ دن مسلسل کرنا ہوتا ہے ۔ آجکل بازاری کتابوں سے پڑھ کر اس عمل کو کرنے والوں پر بعض اوقات یہ عمل الٹ بھی ہو جاتا ہے اور وہ قابو میں کرتے کرتے مزید مشکلات کا شکار ہو جاتے ہیں جبکہ کامیابی کی صورت میں ادنیٰ قسم کے جنات قابو میں آ جاتے ہیں جو کثرت کے ساتھ جھوٹی اطلاعات مہیا کرتے ہیں ان موکلات کے ذریعے حاصل کی گئی خبریں ۱۵ فیصد درست اور ۸۵ فیصد جھوٹی اطلاعات پر مبنی ہوتی ہیں یہی وجہ ہے کہ عام طور پر یہ عمل اتنا کامیاب نہیں ہوتا میری معلومات کے مطابق جس عامل نے بھی کسی طریقے سے جنات کو قابو کیا ہوا ہے اس کے پیچھے نماز نہیں ہوتی حالانکہ عملیات کے میدان میں یہ کوئی بہت بڑا کمال نہیں اس قسم کے عاملوں کے پاس اپنے مسائل کے حل کے لیے جانا مناسب نہیں آپ ﷺ نے سختی کے ساتھ منع فرمایا ہے ان لوگوں نے یہ عمل شرکی طریقوں سے حاصل کیے ہوتے ہیں ۔ بہت سارے ایسے عامل بھی ہیں کہ جن کے پاس کوئی جن نہیں ہوتا لیکن صرف شعبدہ بازی کے ذریعے لوگوں کو جھوٹ بول کر پیسے کا دھندا جاری رکھتے ہیں اور لوگوں سے بھاری نذرانے وصول کرتے ہیں ۔

ایک جعلی پرہیزگار عامل کا قصہ

یہاں میں آپ کو ایک بہت نیک اور پرہیزگار قاری صاحب کا واقعہ سناتا ہوں تاکہ آپ اس قسم کے لوگوں سے آپ بچ سکیں اور ان کے چنگل سے نکلنے میں آسانی ہو میرے ایک دوست نے مجھے بتایا کہ ان کے گھر کسی نے تعویذ دبائے ہوئے ہیں جس کی وجہ سے وہ بہت سی مشکلوں میں مبتلا ہو گئے ہیں ان سے نجات حاصل کرنے کے لیے میں نے فلاں قاری صاحب کی خدمات حاصل کی ہیں جو بہت نیک اور پرہیزگار ہیں میں نے اس سے کہا کہ جس دن قاری صاحب نے آنا ہو مجھے ضرور بلانا میں نے شعبدہ بازی

کے تمام طریقوں سے واقف تھا اس لیے میں نے سوچا کہ اگر کوئی فراڈ ہوگا تو اسے پکڑنے میں آسانی رہے گی اور میرا یہ دوست اس کی بھاری فیس سے بچ جائے۔

جس رات قاری صاحب تشریف لانے تھے میں بھی موقع پر پہنچ گیا قاری صاحب کیسے پکڑے گئے اور وہ کیا عمل کرتے تھے اس کی تفصیلات آپ کی تفریح طبع اور علم میں اضافہ کا باعث بنیں گی قاری صاحب کا طریقہ کار یہ تھا کہ جس گھر سے تعویذ نکالنے ہوتے وہ سب سے پہلے اس گھر میں جاتے ہی وضو کر کے دو رکعت نفل ادا کرتے اور جائے نماز پر بیٹھ جاتے۔ قاری صاحب کے سر پر ایک بڑی دستار اور کندھوں پر چادر ہوتی اس چادر کو وہ اس طرح اوڑھتے کہ ان کی پگڑی اس میں چھپ جاتی اس کے بعد وہ عمل کا آغاز کرتے قرآنی آیات کثرت سے پڑھتے تمام گھر والوں کی دوڑ لگوا دیتے کہ فلاں کمرے کے فلاں کونے میں دیکھو کہیں تعویذ تو نہیں پڑے ہوئے۔ غرض پورے گھر میں بھونچال آ جاتا۔ جب کہیں سے تعویذ برآمد نہ ہوتے تو آخر میں گھر والوں سے کہتے کہ ان تعویذوں کو موکلات کے ذریعے حاضر کرنا پڑے گا یہ اس طرح نہیں ملیں گے۔ اس کے بعد وہ دوبارہ دو رکعت نفل کے لیے کھڑے ہوتے اور اپنی چادر کو اچھی طرح جھاڑتے کہ گھر والوں کو تسلی ہو جائے کہ اس میں کچھ چھپا ہوا نہیں ہے۔ پہلی رکعت میں وہ اپنے جسم اور چہرے کی حرکات و سکنات سے اس قسم کی اداکاری کرتے کہ دیکھنے والوں کو یقین آ جاتا کہ جیسے سچ مچ کوئی جن حاضر ہو رہا ہے۔ دوسری رکعت میں وہ اپنے جسم پر شدید قسم کی کپکپی طاری کر لیتے جب وہ آخری سجدے کے بعد سلام پھیرتے تو تعویذ خود بخود ان کے ارد گرد ہی کہیں زمین پر حاضر ہو جاتے۔ یہ تعویذ مٹی میں دبائی ہوئی گڑیا کی شکل کے ہوتے اور ان میں لوہے کی سوئیاں پیوست ہوتیں۔ قاری صاحب سلام پھیرنے کے بعد گھر والوں سے انجان بن کر پوچھتے کہ دیکھیں کہیں تعویذ تو نہیں آ گئے گھر والے فوراً بتاتے کہ قاری صاحب تعویذ تو وہ سامنے پڑے ہوئے ہیں۔ قاری صاحب ان گڑیا نما تعویذات کو پکڑتے اور گھر والوں سے کہتے کہ میرے موکلات نے بڑی محنت سے انھیں زمین سے نکالا ہے۔ کسی حاسد نے آپ کو تباہ و برباد کرنے کے لیے چوری چھپے انھیں زمین میں دبا دیا تھا آپ جلدی سے کوئی تیز چھری یا بلیڈ لے کر آئیں تاکہ اس کے اندر بھی اگر کچھ رکھا گیا ہو تو اس کا توڑ کیا جا سکے۔ جب تیز قسم کے بلیڈ کے ذریعے اس گڑیا نما تعویذ کی چیر پھاڑ کی جاتی تو اندر سے قسم قسم کے تعویذ برآمد ہوتے تو قاری صاحب بتاتے کہ یہ تو اب اوور ڈیٹ ہو گئے ہیں یعنی ان کی تاریخ ختم ہو گئی اگر میں انھیں بروقت نہ نکالتا تو آپ کا بہت نقصان ہوتا۔ اگر ان کی مدت ختم نہ ہوتی تو ان کا علاج ۵۰۰ روپے میں ہو جاتا تھا۔ مگر اب ان کے زہریلے اثرات دور کرنے کے لیے مجھے بہت محنت کرنی پڑے گی۔ اگر آپ اپنی سلامتی چاہتے ہیں تو اس کے لیے آپ کو ۳۱۰۰ روپے ادا کرنے ہوں گے۔ گھر والے اپنی جان بچانے کے لیے ۲۱۰۰ روپے دینے پر آسانی سے آمادہ ہو جاتے۔ یہ تمام باتیں اور اس کے علاوہ قاری صاحب کی کرامات کی کافی تفصیل سے مجھے میرے دوست نے آگاہ کیا ہوا تھا اس لیے جب قاری صاحب کی بلند و بالا دستار کرتی ہے جو انھوں نے رعب داب اور بزرگی کے لیے سر پر باندھی ہوئی ہے ہو نہ ہو وہ گڑیا نما تعویذ اسی میں چھپا کر لاتے ہیں۔ قاری صاحب نے

میرے دوست کے گھر میں بھی وہ تعویذ نکالنے کے لیے تمام مراحل طے کیے جو اوپر بیان ہوئے ہیں۔ جب قاری صاحب اس مقام پر پہنچے کہ تعویذ کسی نے زمین میں گہرے دبائے ہوئے ہیں اور انھیں موکلات کے ذریعے حاضر کرا چکا اور قاری صاحب دو رکعت نماز کے لیے کھڑے ہونے لگے تو میں نے آنکھ بچا کر پانی کے نل سے لوہے کا چھوٹا سا زنگ آلود ٹکڑا توڑ کر قاری صاحب کی دستار پر پھینک دیا۔ قاری صاحب چونکے کہ میرے دستار پر کیا گرا ہے میں نے کہا کہ قاری صاحب آپ کی پگڑی پر اوپر سے چھپکلی گری ہے قاری صاحب نے بدحواس ہو کر تیزی سے ادھر ادھر ہاتھ مارا تو ان کی دستار میں چھپے ہوئے تین نمایاں تعویذ جو مٹی میں اٹے ہوئے تھے نیچے گر گئے قاری صاحب نے نہایت چالاکی کے ساتھ ان پر چادر ڈال لی اور قمیض کے نیچے ان کو چھپا لیا یہ عمل انھوں نے اتنی تیزی کے ساتھ کیا کہ گھر والوں کو اس کا علم نہ ہو سکا اس کے بعد انھوں نے نفل ادا کیے اور ساتھ تمام اداکاری کا مظاہرہ بھی کیا سلام پھیرنے کے بعد انھوں نے گھر والوں سے کہا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ پر کسی نے کوئی تعویذ نہیں کیا آپ تو ہم سے اب سے گھبرانے کی بجائے اللہ کا شکر ادا کریں میں بڑے صبر کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا میں نے گھر والوں کو کہا کہ قاری صاحب نے تعویذ تو نکال لیے ہیں لیکن معلوم نہیں کہ آپ کو کیوں نہیں دے رہے اگر ان کی قمیض کے نیچے سے تین نمایاں نما تعویذ نہ نکلیں تو میں ۱۰ ہزار روپے جرمانہ ادا کروں گا گھر والوں کے مجبور کرنے پر قاری صاحب کو تعویذ نکالنے پڑے اور قاری صاحب کا بھانڈا پھوٹ گیا پھر میں نے اپنے دوست کو قاری صاحب کی اصل حقیقت سے آگاہ کیا تو قاری صاحب کہنے لگے کہ گھر آئے ہوئے مہمان کے ساتھ ایسا سلوک نہیں کرتے بجائے اس کے کہ وہ شرمسار ہوتے انھوں نے گلے شکوے شروع کر دیئے بہر حال میرا دوست ان کے ہاتھوں لٹنے سے بچ گیا اور قاری صاحب کی بزرگی میں چھپا ہوا اصل چہرہ اس کے سامنے آ گیا اگر کوئی شخص کسی مسئلہ سے دوچار ہو ہی جاتا ہے تو اسے ادھر ادھر بھاگنے کی بجائے خود ہمت سے کام لینا چاہیے اور مدد کے لیے صرف اللہ کو پکارے اللہ تعالیٰ بہت غفور و رحیم ہیں۔

ٹیلی پیتھی سیکھنے سے انسان پاگل کیوں ہو جاتا ہے

دولت شہرت اور کامیابی کے موضوع پر ڈاکٹر صاحب کے لاجواب' حیرت انگیز لیکچرز جو آپ کی تقدیر بدل سکتے ہیں۔ سائنسی' نفسیاتی اور روحانی طریقے سے دولت' شہرت اور کامیابی کے خواہشمند سنجیدہ لوگوں کے لیے اصول' تجزیہ' تفصیلات کے لیے جوابی لفافہ ارسال کیجئے۔" یہ اس اشتہار کے مضمون کا ایک نمونہ ہے جو اکثر اخبارات میں شائع ہوتا ہے جس پر نمایاں حروف میں لکھا ہوتا ہے کہ ذہن قابو کیجئے اس اشتہار میں پرکشش اور دلفریب الفاظ کے ذریعے بے روزگار' پریشان حال' معصوم اور ناتجربہ کار نوجوانوں کو ٹیلی پیتھی' ہپناٹزم اور پیراسائیکالوجی کے گمراہ کن کورسز کے ذریعے لامحدود اور پوشیدہ صلاحیتیں حاصل کرنے کی ترغیب دی جاتی ہے۔ اس قسم کے انسٹی ٹیوٹ اور اداروں میں نوجوانوں کو نہایت آسان طریقوں کے ذریعے کامیابی و کامرانی کی منزل تک رسائی کے سنہرے خواب دکھا کر دونوں ہاتھوں سے لوٹا جاتا ہے۔

قابل رشک شخصیت بننے اور لامحدود صلاحیتوں کے بے مقصد پر جہالت اور فضول شوق میں مبتلا لوگوں کی کثیر تعداد نہ صرف اپنا قیمتی وقت اور سرمایہ برباد کرتی ہے بلکہ پرلطف زندگی کو خود اپنے ہاتھوں سے مصائب میں مبتلا کر کے سکون اور چین سے محروم ہو جاتے ہیں اور تمام تر کوششوں کے باوجود نتیجے میں ان کے ہاتھ میں سوائے پچھتاوے کے کچھ نہیں آتا۔ کیا ٹیلی پیتھی کا عملیات کے ساتھ تعلق ہے؟ اس سے پہلے کہ اس سوال کی وضاحت، عمل کا تعارف اور اس کو کرنے کی صورت میں پہنچنے والے نقصانات کو اپنے سال ہا سال کے تجربات کی روشنی میں بیان کروں تاکہ آپ کو صحیح حقیقت کی تہہ تک پہنچنے میں آسانی رہے۔ میں سمجھتا ہوں پہلے آپ کو اخباری اشتہارات کے ذریعے لوگوں کو بے وقوف بنا کر لوٹنے والے نوسر بازوں کے طریقہ واردات سے آگاہ کروں تاکہ وہ سیدھے سادھے افراد جو ان اشتہارات سے متاثر ہو کر آسانی سے دھوکہ دہی کا شکار ہو سکتے ہیں وہ قبل از وقت ان نوسربازوں سے پہنچنے والے نقصانات اور گمراہی سے بچ جائیں۔

ڈاکٹر صاحب کا وہ اشتہار پڑھ کر جس کا آپ پہلے مطالعہ کر چکے ہیں ہم نے ان کے دیئے ہوئے پتے پر مزید تفصیلات کے لیے خط ارسال کیا۔ اس کے جواب میں انہوں نے ہمیں ایک بروشر بھیجا جس میں درج چند حیران کن اور سادہ لوح افراد سے بھاری رقوم ہتھیانے کے لیے مختلف کورسز کی تفصیل پڑھنے کے بعد آپ کو بخوبی اندازہ ہو گا کہ اس قسم کے انسٹی ٹیوٹ نہ صرف غیر اسلامی افکار کا کھلے عام پرچار کر کے لوگوں میں گمراہ کن نظریات کے فروغ میں اہم کردار ادا کر رہے ہیں بلکہ اس کے ساتھ ساتھ ان سے اس کا معاوضہ بھی وصول کرتے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب اپنے تعارفی بروشر میں رقمطراز ہیں کہ موجودہ دور میں علم کی کوئی انتہا نہیں رہی ہر روز ایک نئی کتب اور نظریات سامنے آ رہے ہیں کہ عقل حیران رہ جاتی ہے اور بلاشبہ محسوس ہوتا ہے کہ انسان ستاروں پر کمند ڈال رہا ہے لیکن ہر طالب علم میں اتنی استطاعت نہیں کہ وہ ان مہنگی کتابوں کو خرید سکے ہر طالب علم انگریزی زبان میں اتنی مہارت نہیں رکھتا کہ وہ ان کتابوں کو سمجھ سکے اور ان کے مفہوم سے فائدہ اٹھا لے۔ ان تمام باتوں کو سامنے رکھتے ہوئے انتہائی نیک نیتی اور خلوص کے جذبے کے ساتھ یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ جدید نفسیاتی علوم کو ہر اس طالب علم تک پہنچایا جائے جو سیکھنے اور اس کے ذریعے اپنی زندگی میں مثبت تبدیلی کا خواہاں ہے۔ جب مجھے کوئی طالب علم دور دراز علاقے سے خط بھیجتا ہے تو مجھے بے حد خوشی ہوتی ہے اور جب ان لیکچرز کے مطالعے کے بعد وہ خط لکھتا ہے اور کہتا ہے کہ اسے ان لیکچرز سے علم کی روشنی بھی ملی ہے اور حوصلہ بھی تو میں ذات باری تعالیٰ کا شکر گزار ہوتا ہوں کہ اس نے مجھے ان علوم کو پہنچانے کی سعادت عطا کی۔ محترم ڈاکٹر صاحب اپنے انسٹی ٹیوٹ کے مقاصد بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ "ہپناٹزم اور پیراسائیکالوجی نفسیات کی ایک شاخ ہے یہ ایک جدید نفسیاتی علم ہے۔ جو ہمارے ماورائے حسی ادراک، ٹیلی پیتھی، ہپناٹزم، ارتکاز توجہ، مراقبہ، شعور کی بدلی ہوئی حالت، برقی مقناطیسی توانائی، شعوری اور تحت الشعور ذہن سے بحث کرتا ہے۔ ہپناٹزم کی مدد سے آپ نہ صرف اپنے اندر بلکہ رشتہ داروں اور دیگر افراد میں مثبت تبدیلیاں پیدا کر سکتے ہیں۔ بے اعتمادی، بے چینی، گھبراہٹ، اکتاہٹ، خوف، نشہ، غصے اور تمام بری عادات سے چھٹکارا حاصل کیا جا سکتا ہے۔ امتحان میں اعلیٰ کامیابی، ارتکاز توجہ،

دوسروں کو متاثر کرنا، فیصلے اور ارادے کی [illegible] ذہن اور ذہنی صلاحیتوں کو ابھارنا، ترقی اور تبدیلی کے لئے راستے تلاش کرنے کے لیے تحت الشعوری ذہن (Sub-conscious mind) کو متحرک کرنے کی مثالیں سب امراض کا قابل علاج ہونا، تشخیص ہو یا علاج [illegible] سے تو ہپناٹزم پر تجربہ کیا جا سکتا ہے کیونکہ یہ ایک جدید نفسیاتی اور سائنسی طریقہ علاج ہے۔ ڈاکٹر [illegible] علم اور روحانی معالجین کے لیے ادارہ میں اس کے علاوہ ریکی، مراقبہ جیسے علوم بھی سکھائے جاتے ہیں۔ پیراسائیکالوجی، مراقبہ اور ہپناٹزم کی مدد سے آپ اپنی زندگی کو بامقصد، پرمسرت اور کامیاب بنا سکتے ہیں اور [illegible] شخصیت میں تبدیلی کر سکتے ہیں۔ ہر شعبہ زندگی سے تعلق رکھنے والے حضرات استفادہ کر سکتے ہیں۔ آپ ادارے کے ان کورسز کا مطالعہ یقینی طور پر دلچسپی سے کرنے کے بعد اپنے اندر ایک نیا جوش، نیا جذبہ، نیا ولولہ اور نئی توانائی محسوس کریں گے۔ اپنی ذات و زندگی کو رحم و کرم پر مت چھوڑیئے، منفی طرز فکر ختم کیجئے اور مثبت طرز فکر اپنائیے۔ خوشی اور کامیابی آپ کی منتظر ہے۔ فیصلہ تو بہرحال آپ کو کرنا ہے کہ آپ اپنی موجودہ حالت سے مطمئن ہیں یا اس میں خوشگوار تبدیلی چاہتے ہیں۔ لہٰذا آپ کیجئے کامیابی کا راستہ اختیار [illegible] وقت نہیں ہے، پرانی روش چھوڑیئے نئی روش اپنائیے۔ آپ ادارے سے کوئی ایک کورس منتخب کیجئے اور آج ہی تعلیم جاری رکھنے اور مکمل کیجئے ایک تجربہ کیجئے۔ ادارے کی طرف سے اس وقت درج ذیل کورسز پیش کیے جا رہے ہیں۔

[illegible] آرڈر رسالہ دیکھئے۔

یہ تھا ڈاکٹر صاحب کے اپنی دعوت کا تعارف اور طریقہ واردات۔

پاکستان میں جو لوگ اس قسم کے علوم سیکھنے میں دلچسپی رکھتے ہیں [illegible] خاص طور پر [illegible] ہیں وہ جانتے ہیں کہ ٹیلی پیتھی، ہپناٹزم اور پیراسائیکالوجی کی حقیقت میں جھوٹ اور فریبی خیالات کے سوا کچھ نہیں ہے۔ پاکستان میں ہپناٹزم اور ٹیلی پیتھی کے فرسودہ نظریات نوجوانوں کو بیچنے میں مقبول عام ناول [illegible] نے بھرپور کردار ادا کیا۔ مصنف نے اس ناول میں فرضی کرداروں کو ان علوم پر دسترس حاصل ہونے کی بنا پر لامحدود طاقتوں کا مالک دکھایا۔ اس کے علاوہ اس ٹیلی پیتھی جیسی [illegible] عاقبت نااندیش مصنفین نے دولت کے حصول کی خاطر ان موضوعات پر متعدد کتب تصنیف کیں جنہیں پڑھ کر ہزاروں نوجوانوں نے اپنی زندگیاں برباد کر ڈالیں۔ میرے علم میں بہت سے ایسے نوجوان ہیں جو ان کتابوں کی مدد سے ان علوم پر دسترس حاصل کرنے کے چکر میں ذہنی توازن کھو بیٹھے۔ اب میں آپ کو اصل حقیقت سے آگاہ کرتا ہوں کہ آخر وہ کون سی وجہ ہے جس کے باعث کتابوں سے پڑھ کر ٹیلی پیتھی سیکھنے والوں کی اکثریت مختلف مصائب کا شکار ہو جاتی ہے یا ان کا ذہنی توازن برقرار نہیں رہتا۔

حقیقت یہ ہے کہ ٹیلی پیتھی وغیرہ پر اسرار علوم کی ایک قسم ہے۔ دراصل اس عمل کو کرنے کے دوران جو کوئی شرکیہ کلمات ادا کرنے پڑتے ہیں ان سے کوئی موکل حاضر ہوتا ہے جس کے بارے میں عمل کرنے والے لاعلم ہوتے [illegible] اپنی ناتجربہ کاری یا استاد کی لاپرواہی کے سبب اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں

جبکہ ۸۰ فیصد کا ذہنی توازن خراب ہو جاتا ہے صرف ۲۰ فیصد ایسے بدنصیب ہیں جو اس عمل میں کامیابی حاصل کر کے ظاہری نمود و نمائش اور عارضی دنیاوی کامیابی سے ہمکنار ہو جاتے ہیں لیکن اپنی عاقبت تباہ کر لیتے ہیں۔ اکثر لوگوں میں یہ غلط فہمی پائی جاتی ہے کہ ٹیلی پیتھی علم نفسیات کی ایک شاخ سے تعلق رکھتا ہے لیکن میں اپنے تجربے کی بنا پر کہتا ہوں کہ اس عمل کا شمار شیطانی علوم میں تو کیا جا سکتا ہے لیکن اس کو نفسیات کی ایک شاخ قرار دینا سراسر دھوکہ دینے کے مترادف ہے۔ اسی طرح ڈاکٹر صاحب نے ان علوم کے جو فوائد گنوائے ہیں ان کا حقیقت سے دور کا بھی تعلق نہیں جو لوگ اس قسم کے مذموم دھندوں کے ذریعے لوگوں کی زندگیوں سے کھیل رہے ہیں انھیں روز قیامت اللہ کے حضور جواب دہی کے لیے تیار رہنا چاہیے۔ بعض عامل حضرات یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ انھوں نے سخت محنت کے ذریعے اس علم (ہپناٹزم وغیرہ) کو حاصل کیا ہے وہ جھوٹ بولتے ہیں ان پیشہ ور عاملوں نے اس کا باقاعدہ عمل کیا ہوتا ہے لیکن عام لوگوں کو سچ بات بتانے کے بجائے حقیقت کے برعکس بے سروپا اور جھوٹی معلومات کے ذریعے اصل حقیقت کو ظاہر نہیں کرتے ہیں اور وہ تمام عملیات جو عام بازاری کتب میں کثرت کے ساتھ ملتے ہیں کبھی بھول کر ان کتب سے عملیات شروع نہیں کی جانی چاہیے میرے پاس بہت سے ایسے خطوط آ رہے ہیں جس میں لوگوں نے کتب میں درج موکل وظائف کو کرنے کی کوشش کی اور وہ عملیات یا تو ڈر اور خوف کی وجہ سے ادھورے رہ گئے یا بغیر استاد کے انھوں نے عمل مکمل تو کر لیا لیکن اب وہ مختلف پریشانیوں میں مبتلا ہیں۔

عامل حضرات ٹیلی پیتھی کا عمل کس طرح کرتے ہیں کامیابی کی صورت میں اس سے کیا کام لے جا سکتے ہیں اور وہ کام کون کرتا ہے اس کی تفصیل سے آپ کو اندازہ ہوگا کہ یہ عمل اتنا آسان نہیں جتنا کتابوں میں درج ہے۔ ہر انسان کے ساتھ ایک ہمزاد ہوتا ہے ویسے تو ہر عمل میں ہمزاد اہم کردار ادا کرتا ہے لیکن مسمریزم، ٹیلی پیتھی میں کامیابی کی صورت میں ہمزاد انسان کے تابع ہو جاتا ہے اور جو اس سے پوچھا جائے وہ اس کی معلومات مہیا کرنے کا پابند ہوتا ہے اس عمل میں کسی قسم کی پڑھائی نہیں ہوتی۔ اس کا تعلق نظر کے ساتھ ہے کسی بھی شخص کی نظر ایک جگہ پر مرکوز کرنے کی جتنی پریکٹس ہوگی وہ جلد کامیابی حاصل کر سکتا ہے اس عمل کو کرنے سے پہلے کم از کم روزانہ مختلف اوقات میں کل سات گھنٹے مسلسل دیکھنے اور آنکھ نہ جھپکنے کی مشق کرنا اور اس پر عبور حاصل کرنا ضروری ہے۔ اس عمل کا دنوں کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے البتہ اس عمل کے دوران پیش آنے والی مشکلات اور ہمزاد سے شرائط طے کرنے کے لیے کسی ایسے استاد کا ہونا ضروری ہے جس نے خود یہ عمل کیا ہو اور اس میں کامیابی حاصل کی ہو اس عمل کو کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ آدمی ہمزاد کو تابع کرنے کی نیت سے کسی ایسے مقام کا انتخاب کرتا ہے جہاں دن کے وقت بھی اندھیرا ہو اس عمل کو کرنے والے عام طور پر جنگلوں میں گڑھے کھود کر یہ عمل کرتے ہیں۔ عمل کا آغاز اس طرح کیا جاتا ہے کہ کسی اندھیرے کمرے یا گڑھے میں بیٹھ کر موم بتی اس طرح جلائی جاتی ہے کہ اپنے سایہ پر نظر پڑے جن اوقات میں سورج کی روشنی سرخ ہو جاتی ہے ان اوقات میں عمل شروع کیا جاتا ہے۔ عامل حضرات نے سورج کی روشنی کے حسابات پہلے سے ترتیب دیے ہوتے ہیں اس لیے وہ آسانی کے ساتھ ان اوقات میں

عمل شروع کر لیتے ہیں اور یہ عمل اس وقت تک جاری رکھتے ہیں جب تک ان کا سایہ حرکت شروع نہیں کر دیتا اور جب وہ سایہ یعنی ہمزاد حاضر ہو جاتا ہے تو پھر اس سے کام لیا جاتا ہے یہ سوائے اس کے کسی شخص کا نام مقام اور آنے کے مقصد کے علاوہ کچھ نہیں بتا سکتا ہے۔ میں ایک نوسر باز کو جانتا ہوں جس کا تعلق گوجرانوالہ سے ہے اس نے یہ عمل کیا ہوا تھا جب کوئی انجان شخص اسے ملنے کے لیے جاتا تو وہ فوراً اس کو متاثر کرنے کے لیے اس کا نام، مقام اور آنے کا مقصد بیان کر دیتا اس سے عام آدمی یہ سمجھتا کہ موصوف بڑے عامل ہیں میرے ایک جاننے والے بھی اس کی کرامات سے متاثر ہو کر اس کے گرویدہ ہو گئے بعد میں اس کا انجام کیا ہوا اس کی تفصیل وہ خود بیان کرتے ہیں۔

میرا نام شیخ امجد صدیقی ہے۔ میرا بڑا بھائی جس کی اس وقت عمر تقریباً ۳۱ سال ہے اس کو بیماری ہوئی ہم تقریباً ۱۸ سال سے اس کا علاج کروا رہے ہیں اس عرصہ میں علاج کی غرض سے تقریباً ۳۰ سے قریب دم درود کرنے والوں سے رابطہ کیا۔ ان میں عیسائی، پیر، مولوی، شیعہ، سنی، دیوبندی سبھی [illegible] ان کے ایک مرتبہ گھر آنے کی فیس ۲۰۰ سے ۵۰۰ روپے تک بھی ادا کرتے رہے ہیں ہر پیر کا علیحدہ طریقہ علاج اور مختلف تشخیص تھی تمام تر کوششوں کے باوجود آج بھی میرے بھائی کی حالت ویسے ہی ہے ان تمام لوگوں سے مل کر جو تجربہ مجھے حاصل ہوا ہے اس کی بنا پر میں کہہ سکتا ہوں کہ پیشہ ور عاملوں کی اکثریت دھوکہ بازی سے مجبور لوگوں کی جیبوں پر ہاتھ صاف کرتی ہے مجھے سب سے زیادہ جس بات کا افسوس ہے وہ یہ ہے کہ مہر نواز سے ہمارا تعارف انھوں نے کرایا جو ہمارے پیر تھے اور ہمارا سارا خاندان ان کا عقیدت مند تھا یہ ان دنوں کا قصہ ہے جب میرا بڑا بھائی زاہد صدیقی گھر کے ماحول سے تنگ آ کر ہمارے پیر جی کے دربار پر رہنے کے لیے چلا گیا کہ شاید مجھے آرام آ جائے جب ۱۵ دن بعد میں اس کی خبر گیری کے لیے وہاں گیا بھائی کی وہی کیفیت تھی جب میں نے بھائی سے حال احوال دریافت کیا تو اس نے بھی کہا کہ مجھے کوئی فرق نہیں پڑا ابھی ہم باتیں کر رہے تھے کہ پیر صاحب کا بھتیجا وہاں آ گیا میں نے اس سے درخواست کی کہ کہیں سے اس کا علاج کروا دیں ہم بہت پریشان ہیں وہ مجھے کہنے لگا کہ ایک پیر صاحب میری نظر میں ہیں ایک مرتبہ ہمارے دربار کے درختوں میں اچانک آگ بھڑک اٹھی تھی ہم سب پانی ڈال کر بے بس ہو گئے لیکن آگ بجھنے کا نام نہ لیتی تھی پھر ہمارے والد صاحب کا ایک مرید جو خود بھی پیر ہے اس نے اپنے علم کے زور پر اس آگ کو قابو کیا میں آپ کی ملاقات اس سے کرواؤں گا اگر آپ کے بھائی پر جنات کا سایہ ہوا تو وہ منٹوں میں تمام جنات نکال دے گا قدرت خدا کی کہ ہماری گفتگو کے دوران ہی وہ صاحب تشریف لے آئے شاہ صاحب فرمانے لگے لو جی جن کی بات کر رہے تھے وہ آ گئے اس پیر کا نام تھا مہر نواز اور گوجرانوالہ سے اس کا تعلق تھا انھوں نے مجھ سے گھر کے حالات دریافت کیے اور بھائی کے متعلق تفصیل سے گفتگو کی۔

مہر نواز کہنے لگا کہ آپ مجھے اپنے گھر لے جائیں میں پیر صاحب کے بھتیجے، مہر نواز اور اپنے بھائی کو ساتھ لے کر گھر آ گیا گھر پہنچ کر مہر نواز نے ہم سے ایک خالی بوتل منگوائی اس میں سرسوں کا تیل ڈال کر اس کو پانی پر رکھا اور ایک کپڑا اس پر ڈال کر منہ میں کچھ پڑھا اور وہ بوتل غائب کر دی ہم سب گھر

دے دیں گے۔ یہ نظارہ دیکھ کر ہم حیران ہو گئے ہمارے دل میں یہ خیال تھا کہ یہ شخص ساحر ہے اور ہمیں پریشانیوں سے نجات دلانے کی بجائے مزید مصیبت میں ڈال دے گا۔ ہم سب یہ سوچ ہی رہے تھے کہ اس نے بڑی تیزی کے ساتھ اوپر سے نیچے تک پانی پر کوئی چیز ڈالی ہم اس کی حرکات سے بہت متاثر ہوئے کہ یہ تو علم میں ہمارے پیر صاحب سے بھی آگے ہے اب ہماری تمام مشکلیں حل ہو جائیں گی۔ میر نواز نے ہم سے چینی اور میٹھا پانی منگوا کر اس پر دم کیا اور گھر کی مالش سارے جسم پر کرنے کی تاکید کی اور کہا کہ آپ فکر نہ کریں آپ کا مریض بالکل ٹھیک ہو جائے گا مگر ایک شرط ہے کہ آپ کو صدقہ دینا پڑے گا اس نے کہا کہ گھر کے غیر شادی شدہ افراد کو نکال کر باقی اہل خانہ کا فی کس حساب سے ۲۲ کلو بکرے کا گوشت صدقہ کرنا ہے یہ تقریباً رات کا وقت تھا میں نے کہا کہ میر صاحب اس وقت فوری طور پر گوشت کہاں سے ملے گا تو وہ کہنے لگا کہ آپ مجھے نقد رقم میں ادائیگی کر دیں میں خود گوشت خرید کر جو لوگ اس کے اہل ہوں ان میں تقسیم کر دوں گا ہم اس سے اتنے متاثر ہو چکے تھے کہ ہمیں انکار کرنے کی جرأت ہی نہیں ہوئی اس وقت ہمارے اہل خانہ کی تعداد کے حساب سے ساڑھے بائیس کلو گوشت کی قیمت مبلغ ۱۹۰۰ روپے بنی تو میں نے اپنے چچا ان کے بھتیجے کو ایک طرف علیحدہ کر کے کہا کہ شاہ صاحب آپ کو ہمارے گھر کے حالات کا علم ہے ہم فوری طور پر اتنی رقم ادا نہیں کر سکتے تو انہوں نے فرمایا کہ کسی دوسرے سے قرض لے لیں کہ آپ کے بھائی کو آرام آ جائے گا آپ میری ضمانت پر رقم ادا کریں اس وقت گھر میں صرف پانچ ہزار روپے موجود تھے میں نے وہ دے دیے اور کہا کہ باقی رقم آرام آنے کے بعد ادا کر دوں گا میر نواز نے پانچ ہزار روپے اپنے پاس رکھے اور کہنے لگے کہ مجھے معلوم ہے کہ آپ کے حالات ٹھیک نہیں لیکن میں صدقہ کی رقم ابھی وصول کرتا ہوں میرے والدین نے گھر والوں سے دو ہزار روپے جمع کر کے ان کی خدمت میں پیش کیا اور کہا کہ ہمارے پاس یہی کچھ تھا لیکن اس نے یہ رقم قبول کرنے کے بجائے مجھے مخاطب کر کے کہا کہ آپ کو بھائی کی زندگی عزیز ہے یا دولت تو میں نے جواب دیا کہ میر صاحب جو کچھ ہمارے پاس تھا ہم نے آپ کی خدمت میں پیش کر دیا تو میر نواز کہنے لگا کہ میرے پاس ایسا علم ہے کہ جس کے ذریعے میں گھر کے بارے میں مکمل معلومات حاصل کر لیتا ہوں تمہارے پاس رقم موجود ہے اور تم نے اسے تجوری میں رکھا ہوا ہے اگر تم وہ رقم نہ لے کر آئے تو میں اپنے علم سے رقم غائب کر دوں گا یہ بات سن کر میرا رنگ اڑ گیا کیونکہ تجوری میں واقعی ہی رقم موجود تھی میں نے اس ڈر سے کہ کہیں یہ رقم وہاں سے غائب نہ کر دے رقم لا کر اس کے حوالے کر دی تو میر نواز خوش ہو کر کہنے لگا کہ اب تمہارے حالات ٹھیک ہیں تمہیں ایک تحفہ دے کر جاتا ہوں تم بھی کیا یاد کرو گے۔ ہمارے گھر میں ایک چھوٹا میز تھا اس نے اس پر ہاتھ رکھ کر اوپر کپڑا ڈال کر کچھ پڑھا جب کپڑا ہٹایا تو نیچے ایک بالکل نیا ۱۰۰ روپے والا انعامی بانڈ موجود تھا اس نے وہ بانڈ مجھے دے دیا اور اس کا نمبر نوٹ کر کے کہنے لگا کہ اسے تم اپنے پاس رکھو میں اپنے موکلوں کے ذریعے یہ بانڈ نمبر قرعہ اندازی میں شامل کرا دوں گا اور تمہارا کوئی نہ کوئی انعام ضرور نکل آئے گا۔ ہم نے جو رقم جمع کی وہ کل ۸۲۰۰ روپے ہوئے جانے سے پہلے میر نواز نے وہ رقم رومال میں لپیٹ کر اوپر دھاگے کے ساتھ باندھ کر اس کو اسی میز پر رکھ کر اوپر ہاتھ رکھا اور اس پر کپڑا ڈال کر کچھ پڑھا جب اس نے کپڑا ہٹایا تو رقم وہاں سے غائب تھی جب میں نے حیرت سے پوچھا کہ رقم

کہاں گئی تو وہ کہنے لگا کہ آپ کا صدقہ قبول ہو گیا رقم ان تک پہنچ گئی ہے اب آپ کا بھائی صحت یاب ہو جائے گا۔ میر نواز نے باقی رقم ۵۰۰۰ کے لیے ہمیں سات دن کی مہلت دی مہلت گزرنے کے بعد جب وہ تشریف لائے اور بتایا کہ آپ کے بھائی کے خون میں جراثیم بڑھ گئے ہیں آپ سے تمام عمل خراب ہو گیا ہے اور کاروبار پر بھی بندش لگی ہوئی ہے وہ کہنے لگا کہ جادو اور کاروباری بندش تو میں ختم کر دوں گا لیکن خون کی صفائی دو تین دن بعد آ کر کروں گا۔ آپ دو تین بوتل خون کا انتظام کر کے رکھیں اس کے بعد اس نے ہم سے ایک بڑی پرات منگوائی ہاتھ کو اس پرات کے اوپر رکھ کر تقریباً دو منٹ تک کچھ پڑھ پڑھا تو پرات میں بہت زور سے کسی چیز کے گرنے کی آواز آئی جب کپڑا ہٹایا گیا تو اس میں ایک پرانی قسم کا زنگ آلود تالا چار عدد تعویذ اور کپڑے کی گڑیاں جن میں کافی سوئیاں لگی ہوئی تھیں اور سیاہ دھاگہ بھی تھا اس نے ہمارے سامنے گڑیوں سے سوئیاں نکال دیں اور بتایا کہ ان کے بعد تم جادو سے آزاد ہو گئے ہو اس کے بعد اس نے زنگ آلود تالا کھولا اور کہا کہ کاروبار پر بندش بھی ختم کر دی ہے۔ ہم اس سے اتنے متاثر تھے کہ وہ جو بات بھی کرتا ہمارے لیے وہ اٹل حقیقت تھی۔ ہم اس کا سب سے قائل ہو گئے وہ کہنے لگا کہ آپ کا ۵۰ فیصد کام ہو گیا ہے بقیہ ۵۰ فیصد کام دس دن بعد آ کر کروں گا۔ ہم نے اسی وقت بقیہ رقم ۵۰۰۰ روپے بھی اپنے ہی دوست کے بھتیجے کے حوالے کی جو ان کے ساتھ ہی آیا تھا حامد شاہ صاحب نے وہ رقم گن کر میر نواز کو پکڑا دی لیکن میر نواز نے رقم گنے بغیر اپنی جیب میں ڈال لی تھوڑی دیر گزرنے کے بعد اس پر کچھ کیفیت طاری ہوئی میر نواز نے رقم نکال کر گننا شروع کر دی اور اس میں سے ۵۰۰ روپے مجھے واپس کر دیے کہ یہ رقم آپ نے غلطی سے زائد ادا کر دی ہے کیونکہ میرے موکلوں نے مجھے بتایا ہے کہ یہ زیادہ تھی اور ان کی اضافی رقم واپس کر دو میں حیران تھا کہ ہم نے دو مرتبہ گن کر رقم پوری ادا کی ہے لیکن میں نے خوشی سے ۵۰۰ روپے اپنے پاس رکھ لیے اس کے بعد اس نے ہم سے اجازت لی اور جاتے ہوئے وہ زنگ آلود تالا اور گڑیاں اپنی گاڑی میں رکھ لیں اس کے پاس سرخ رنگ کی ۱۲۰ نمبر والی کی گاڑی تھی اور یہ کہہ کر رخصت ہوا کہ دس دن بعد دوبارہ آؤں گا اور میرے چچا کو بھی تاکید کی کہ آپ نے اس دن ضرور آنا ہے تاکہ ان کا کام مکمل کر کے ان سے دعائیں لیں میرے چچا صاحب تو آ گئے لیکن میر نواز نہ آیا میر نواز جاتے ہوئے مجھے اپنے گھر کا اور موبائل فون نمبر دے گیا تھا میں نے فون پر رابطہ کرنے کی کوشش کی موبائل نمبر تو کسی نے اٹینڈ نہیں کیا لیکن گھر کا نمبر مل گیا گھر سے اس کی اہلیہ نے جواب دیا کہ پیر صاحب اسلام آباد کسی جج کا کام کرنے گئے ہیں دو دن بعد آپ کے پاس پہنچ جائیں گے جب یہ دو دن بھی گزر گئے اور وہ نہ آیا تو ہمیں اس کی طرف سے شبہ ہونے شروع ہوئے کہ کہیں رقم دے دی ہے بھائی کی صحت بھی ابھی تک ٹھیک نہیں ہوئی اب وہ پیر صاحب بھی نہیں مل رہے چار دن میں مسلسل فون پر رابطہ کرتا رہا لیکن کوئی رابطہ نہ ہوا تو میں شاہ صاحب کو ساتھ لے کر گوجرانوالہ اس کے گھر پہنچا ہمارے بار بار دستک دینے پر اس کی بیوی باہر آئی اور کہنے لگی کہ پیر صاحب ابھی تک اسلام آباد سے واپس نہیں آئے ہم پیغام دے کر واپس آ گئے۔

اس کے پندرہ دن بعد اس نے فون کیا اپنی مجبوریاں بیان کیں اور پانچ سات دن بعد آنے کا

وعدہ کیا۔ جب اس نے مسلسل وعدہ خلافی کی تو ایک دن میں نے اس کے گھر فون کیا تو اس کی بیوی نے فون اٹھایا میرے اور اس کے درمیان تلخ جملوں کا تبادلہ ہوا میں نے اسے دھمکی دی کہ اگر مہر نواز نے کام نہیں کرنا تو ہماری رقم واپس کر دے نہیں تو میں آپ کے محلے میں آ کر معززین کو اکٹھا کروں گا اس کے دوسرے ہی روز مہر نواز کا فون آ گیا کہ تم نے میری بیوی کے ساتھ بدتمیزی کی ہے اب میں نے آپ کے بھائی کا علاج نہیں کرنا اور نہ ہی رقم واپس کرنی ہے تم جو کر سکتے ہو کر لو یہ کہہ کر اس نے فون بند کر دیا وہ شاید اسی بہانے کی تلاش میں تھا اب مجھے احساس ہوا کہ ہمارے ساتھ فراڈ ہو گیا ہے۔ میں نے اپنے پیروں کو تمام صورت حال سے آگاہ کیا تو وہ کہنے لگے کہ چند دن انتظار کر لو اگر وہ نہ آئے تو ہمارے آستانے پر آ جانا ہم تمھارے ساتھ اس کے پاس جائیں گے جب چند دن بعد میں دربار پر پہنچا تو انھوں نے بھی ٹال مٹول سے کام لیا۔ (بعد میں مجھے مہر نواز نے مجھے بتایا کہ تمھارے پیروں نے مجھ سے آدھی رقم کا حصہ وصول کر لیا تھا اس لیے وہ میرے پاس نہیں آ سکتے تھے) میں نے دربار کے چکروں سے تنگ آ کر خود ہی مہر نواز سے رقم وصول کرنے کا فیصلہ کر لیا میں نے اس کے گھر کے بہت چکر لگائے بارھویں چکر میں میرا اور اس کا آمنا سامنا ہو گیا اب پہلی والی قیمت ختم ہو چکی تھی اس نے مجھے صاف کہا کہ میرے پاس کچھ نہیں ہے۔ میں تو بس فراڈ کے ذریعے اپنا کام نکالتا ہوں اگر میرے پاس جن ہوتے تو میں کشمیر آزاد کرا لیتا۔ جب اس کی اصلیت کھل کر میرے سامنے آ گئی تو میں نے اپنے دوستوں کو اکٹھا کر کے اس کے گھر کے بار بار چکر لگائے جب کسی طرح بات نہ بنی تو ہم گوجرانوالہ کے ایک سابق ایم این اے کے بھتیجے ضیاء اللہ بٹ کے پاس کسی کی معرفت پہنچے اس کا اپنے علاقے میں کافی اثر و رسوخ تھا وہ ہمارے ساتھ اس کے گھر گئے تو مجبوراً مہر نواز نے رقم ادا کرنے کی حامی بھری اور ساتھ کہا کہ میں نے تمھیں ایک پائی بھی واپس نہیں کرنی تھی لیکن اب تم انھیں ساتھ لے کر آئے ہو تمھاری قسمت اچھی ہے اس کے بعد اس نے قسطوں میں مجھے آدھی رقم ادا کی اور آدھی رقم یہ کہہ کر دبا لی کہ باقی رقم کا مطالبہ پیروں سے کرو کیونکہ انھوں نے حصہ وصول کیا ہے جب میں نے اپنے پیروں سے بقیہ رقم کا تقاضا کیا تو انھوں نے انکار کر دیا کہ وہ جھوٹا ہے ہم نے کوئی حصہ وصول نہیں کیا مجھے افسوس صرف اس بات کا ہے اگر ہمارے پیروں کو یہ علم تھا کہ یہ جھوٹا اور فراڈ ہے تو مجھے اس سے آگاہ کرتے میں تو اپنے پیروں پر اعتماد کر کے لٹ گیا۔

(بحوالہ میرا استاد بشیر احمد کے تیس سالہ تجربات کا نچوڑ)

نظر بد اور اس کا حل

حضرت ابوسعید خدریؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ جنات اور انسانوں کی نظر بد سے پناہ طلب کیا کرتے تھے۔ پھر جب معوذتین (سورۃ الفلق، سورۃ الناس) نازل ہوئیں تو آپ کثرت کے ساتھ انھیں پڑھتے، جبکہ باقی دعاؤں کے پڑھنے میں کمی واقع ہوئی۔ (ابن ماجہ، ترمذی)

ایک دوسری حدیث میں آپؐ نے فرمایا: ''نظر بد سے اللہ کی پناہ طلب کرو، کیونکہ نظر بد کا لگنا حق ہے۔'' (ابن ماجہ) ان احادیث سے واضح ہو جاتا ہے کہ نظر بد کا لگنا حق ہے۔

قرآن مجید کی سورۃ یوسف کی آیت نمبر ۶۷، ۶۸ کی تفسیر کرتے ہوئے حافظ ابن کثیرؒ نے دلائل کے ساتھ ثابت کیا کہ نظر بد کی حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔

حضرت یعقوبؑ کے گیارہ بیٹے فلسطین میں قحط کی وجہ سے غلے کے حصول کی خاطر مصر روانہ ہونے لگے تو حضرت یعقوبؑ نے اپنے بیٹوں کو جو نصیحت کی قرآن نے اس کا نقشہ اس طرح کھینچا ہے:

ترجمہ: ''اور کہنے لگے۔ اے میرے بچو! مصر کے دارالسلطنت میں ایک دروازے سے داخل نہ ہونا، بلکہ مختلف دروازوں سے جانا۔ مگر میں اللہ کی طرف سے آنے والی کسی چیز کو تم سے ٹال نہیں سکتا، حکم صرف اللہ ہی کا چلتا ہے۔ میں نے اسی پر بھروسہ کیا ہے اور جس کو بھی بھروسہ کرنا ہو اسی پر کرے اور جب وہ انھیں راستوں میں سے داخل ہوئے، جن کا حکم ان کے والد یعقوبؑ نے انھیں دیا تھا، تو اس (حضرت یعقوبؑ) کے دل میں جو ایک کھٹک تھی، اسے دور کرنے کے لیے اس نے اپنی سی کوشش کر لی۔ بےشک وہ ہمارے سکھلائے ہوئے علم کا عالم تھا، مگر اکثر لوگ معاملہ کی حقیقت کو جانتے نہیں ہیں۔'' (سورۃ یوسف آیت نمبر ۶۷/ ۶۸)

حضرت یعقوبؑ کے پاس اللہ کی طرف سے عنایت کردہ الہامی علم موجود تھا اور وہ جانتے تھے کہ نظر کا لگ جانا حق ہے۔ یہ گھوڑ سوار کو نیچے گرا سکتی ہے یا انسان کسی مصیبت میں مبتلا ہو سکتا ہے۔ چونکہ حضرت یعقوبؑ کے تمام بیٹے اچھے خوبصورت، صحت مند اور مضبوط جسم کے مالک تھے۔ اس بنا پر انھیں اپنے بچوں پر نظر لگ جانے کا کھٹکا تھا۔ اس لیے حضرت یعقوبؑ نے اپنے بیٹوں کو نظر بد سے بچانے کے لیے نصیحت کے ذریعے ظاہری تدبیر پوری کی، حالانکہ ان کا اس بات پر ایمان تھا اور وہ جانتے تھے کہ میری یہ

تدبیر تقدیر میں ہیر پھیر نہیں کر سکتی۔ اللہ کی قضا تو جیسے کوئی شخص خواہ وہ نبی ہی کیوں نہ ہو کسی تدبیر سے بدل نہیں سکتا۔ ان تمام واقعات سے یہ بات کھل کر سامنے آ گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ جو کام کرنا چاہتا ہے وہ ہر حال پورا ہو کر رہتا ہے۔ آج بھی بعض لوگ ایسے ہیں جو ان حقائق کو تسلیم کرنے سے انکاری ہیں۔ ان کے عقائد کی اصلاح کے لیے حافظ ابن قیمؒ کی کتاب زاد المعاد سے حوالہ نقل کیا جا رہا ہے۔ حافظ ابن قیم اپنی کتاب کے صفحہ ۱۶۵ پر رقمطراز ہیں: ”کچھ کم علم لوگوں نے نظر بد کی تاثیر کو باطل قرار دیا ہے اور ان کا کہنا ہے کہ یہ تو محض توہم پرستی ہے اور اس کی کوئی حقیقت نہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ لوگ سب سے زیادہ جاہل اور ارواح کی صفات اور ان کی تاثیر سے ناواقف ہیں اور ان کی عقلوں پر پردہ پڑا ہوا ہے۔ جبکہ تمام امتوں کے عقلاء باوجود اختلاف مذہب کے نظر بد کے اثرات سے انکار نہیں کرتے۔ اگرچہ نظر بد کے اسباب اور اس کی جہت تاثیر کے سلسلہ میں ان میں اختلاف موجود ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے تمام جسموں اور روحوں میں مختلف طاقتیں اور طبیعتیں پیدا کی ہیں اور ان میں الگ الگ خواص اور اثر انداز ہونے والی متعدد کیفیات ودیعت کی ہیں اور کسی عقلمند کے لیے ممکن نہیں کہ وہ جسموں میں روحوں کی تاثیر سے انکار کرے کیونکہ یہ چیز دیکھی اور محسوس کی جا سکتی ہے اور آپ دیکھ سکتے ہیں کہ ایک شخص کا چہرہ اس وقت انتہائی سرخ ہو جاتا ہے جب اس کی طرف وہ انسان دیکھتا ہے جس کا وہ احترام کرتا ہے اور اس سے شرماتا ہو اور اس وقت پیلا پڑ جاتا ہے جب اس کی طرف ایک ایسا آدمی دیکھتا ہے جس سے وہ ڈرتا ہو اور سب نے کئی ایسے اشخاص دیکھے ہیں جو محض کسی کے دیکھنے کی وجہ سے کمزور پڑ جاتے ہیں۔ یہ سب کچھ روحوں کی تاثیر کے ذریعے ممکن ہوتا ہے اور چونکہ اس کا تعلق نظر سے ہوتا ہے اس لیے نظر بد کی نسبت آنکھوں کی نظر کی طرف کی جاتی ہے۔ حالانکہ آنکھ کی نظر کچھ کردار ادا نہیں کرتی‘ یہ تو اصل میں روح کی تاثیر ہوتی ہے۔

تمام روحیں اپنی طبیعتوں‘ طاقتوں‘ کیفیتوں اور اپنے خواص کے اعتبار سے مختلف ہوتی ہیں۔ یہی حسد کرنے والے انسان کی روح واضح طور پر اس شخص کو اذیت پہنچاتی ہے۔ جس سے حسد کیا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حاسد کے شر سے پناہ طلب کرنے کا حکم دیا ہے۔ اس لیے حاسد کی تاثیر نظر ایک ایسی چیز ہے۔ جس سے صرف وہی شخص انکار کر سکتا ہے جو حقیقت انسانیت سے خارج ہو۔

نظر بنیادی طور پر اس طرح لگ جاتی ہے کہ حسد کرنے والا ناپاک نفس جب ناپاک کیفیت اختیار کر کے کسی کے سامنے آتا ہے تو اس میں اس ناپاک کیفیت کا اثر ہو جاتا ہے اور ایسا کبھی آپس کے ملاپ کی وجہ سے ہوتا ہے اور کبھی آمنے سامنے آنے کی وجہ سے اور کبھی دیکھنے کی وجہ سے اور کبھی اس شخص کی طرف روح کی توجہ سے اور کبھی چند دعاؤں اور دم وغیرہ کے پڑھنے سے اور کبھی محض وہم و گمان سے ہو جاتا ہے۔ جس شخص کی نظر لگتی ہے اس کی تاثیر دیکھنے پر موقوف نہیں ہوتی‘ بلکہ اگر کبھی کسی اندھے کو کسی چیز کا وصف بیان کر دیا جائے تو اس کے دل میں حاسدانہ جذبات پیدا ہو جائیں تو اس کا اثر بھی ہو سکتا ہے اور بہت سارے ایسے لوگ جن کی نظر اثر انداز ہوتی ہے محض وقت کے ساتھ بغیر دیکھے صرف سن کر ان کی نظر

لگ جاتی ہے اور یہ وہ مہلک تیر تماشہ میں ہوتی ہیں جو نظر لگانے والے انسان کے نفس سے نکلتی ہیں۔ یہ تیر کبھی نشانے پر جا لگتے ہیں اور کبھی ان کا نشانہ خطا بھی ہو جاتا ہے۔ جس شخص کی طرف یہ تیر متوجہ ہوتے ہیں اگر اس نے ان سے اور نظر بد سے بچنے کے لیے احتیاطی تدابیر اختیار کر رکھی ہیں تو وہ تیر نشانے سے خطا ہو جاتے ہیں اور کبھی کبھار الٹے پلٹ کر خود حسد کرنے والے انسان کو شکار کر لیتے ہیں۔ خلاصہ کلام یہ ہے کہ نظر بد تین مراحل سے گزر کر اثر انداز ہوتی ہے۔ سب سے پہلے دیکھنے والے شخص میں کسی چیز کے متعلق حیرت پیدا ہوتی ہے۔ پھر اس کے نفس میں حاسدانہ جذبات پیدا ہوتے ہیں اور پھر ان حاسدانہ جذبات کا زہر نظر کے ذریعے منتقل ہو جاتا ہے۔“

نظر بد اور حسد میں فرق ہے، یہ دو الگ الگ موضوعات ہیں۔ ان کے سمجھنے کے لیے ان کا سمجھنا ضروری ہے۔ بخاری کی کتاب الطب باب العین حق اور مسلم کی کتاب السلام باب الطب والمرض و الرقیٰ میں اس کا ذکر یوں کیا گیا ہے۔ ہر نظر لگانے والا شخص حاسد ہوتا ہے لیکن ہر حاسد نظر لگانے والا نہیں ہوتا۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے سورۃ الفلق میں حاسد کے شر سے پناہ طلب کرنے کا حکم دیا ہے۔ جب بھی کوئی مسلمان کسی حاسد سے پناہ طلب کرے گا تو اس میں نظر لگانے والے انسان سے پناہ خود بخود آ جائے گی۔ یہی قرآن مجید کی بلاغت، شمولیت اور جامعیت ہے۔ اکثر اوقات کسی نا عاقبت اندیش کے حسد میں مبتلا ہونے کی وجہ بغض اور کینہ ہوتا ہے اور اس میں یہ خواہش بھی شامل ہوتی ہے کہ جو نعمت دوسرے انسان کو ملی ہے وہ اس سے حیرت پسندیدگی اور کسی چیز کو بڑا سمجھنے پر ہوتا ہے۔ غرض یہ کہ دونوں کی جڑ ایک ہوتی ہے جبکہ سبب الگ الگ ہوتا ہے۔

”نظر“ نیک انسان کی بھی لگ جاتی ہے!

اسی طرح حاسد کسی متوقع کام کے متعلق حسد کر سکتا ہے جبکہ نظر لگانے والا کسی موجود چیز کو ہی نظر لگا سکتا ہے۔ کوئی بھی انسان اپنے آپ سے حسد نہیں کر سکتا البتہ اپنے آپ کو نظر بد لگا سکتا ہے۔ یہ جان لیں کہ حسد صرف کینہ پرور انسان ہی کرتا ہے جبکہ نظر تو نیک آدمی کی بھی لگ سکتی ہے۔ اس کے باوجود کہ اس کے دل میں کسی کی نعمت چھن جانے کا ارادہ نہ ہو، اس کے لیے صرف حیرت کا اظہار ہی کافی ثابت ہو سکتا ہے۔ جیسا کہ عامر بن ربیعہ کی نظر سہل بن حنیف کو لگ گئی تھی حالانکہ عامر بن ربیعہ کا تعلق بدری صحابہ کرامؓ سے تھا۔

دوسروں کو نظر بد سے بچانے کے لیے مسلمان کے لیے ضروری ہے کہ جب وہ کسی چیز کو دیکھے تو وہ چیز اسے اچھی لگے یا پسند آ جائے تو زبان سے ”ماشاء اللہ“ یا ”بارک اللہ“ کے الفاظ ادا کرے تاکہ اس کی نظر کا برا اثر نہ ہو۔ حضرت سہل بن حنیف کو آپ نے یہی تعلیم دی تھی۔ یہ تمام تفصیل اور مختلف کتب کے حوالہ جات دینے کا اصل مقصد یہ تھا کہ نظر بد کا علاج کرنے والے کا یقین مستحکم ہو جائے کہ اگر وہ کبھی اس کا شکار ہو جائے تو خود علاج کر کے اس مصیبت سے چھٹکارا حاصل کر سکے۔ یہ علم کے مطابق طریقے تین

اقسام ہیں۔

۱۔ خوشی کی نظر: کسی بھی چیز کو دیکھ کر خوش ہونا یا حیرت کا اظہار کرنا۔ چاہے وہ بچے ہوں' کوئی عمارت ہو یا کسی کا عہدہ۔

۲۔ زحانپ کی نظر: اس کو باقاعدہ عمل کیا جاتا ہے اور اس کا تعلق جادو کی ایک قسم سے ہے۔ جس میں موکلات کے ذریعے اپنا مقصد حاصل کیا جاتا ہے۔

۳۔ دکھ، عناد یا حسد کی نظر: اس کی تعریف آپ پہلے پڑھ چکے ہیں۔

ان تمام اقسام کی نظر کا علاج قرآنی و روحانی وظائف کے ذریعے ممکن ہے۔ یہاں جو وظائف درج کیے جا رہے ہیں' ان کے ذریعے آپ کسی کا بھی علاج کر سکتے ہیں' شفا اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ اگر کسی بچے یا بالغ کو خوشی کی نظر لگ جائے اور آپ کے علم میں یہ بات آ جائے کہ فلاں شخص کا جھوٹا پانی مریض کو پلایا جائے یا کوئی بھی کھانے والی چیز پہلے نظر لگانے والے کو کھلائی جائے۔ جب وہ آدمی لگا کھالے تو باقی مریض کو کھلا دیں' ان شاء اللہ شفا ہو جائے گی۔

نظر بد سے بچانے والے قرآنی وظائف

اگر یہ معلوم نہ ہو کہ کس کی نظر لگی ہے' تو پھر علاج کے لیے ۲۱ مرتبہ أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التامات من شر ما خلق پڑھ کر یا أُعِيْذُكَ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ شَرِّ كُلِّ شيطان وهامة و من كل عين لامة پڑھ کر مریض کو پھونک مار کر دم کریں۔ اس کے علاوہ ۲۱ مرتبہ سورۃ نون کی آخری دو آیات وان يكاد الذين كفروا ليزلقونك بابصارهم لما سمعوا الذكر و يقولون انه لمجنون ☆ وما هو الا ذكر للعالمين ☆ پڑھ کر مریض کو دم کریں۔ اس کے بعد گیارہ مرتبہ سورۃ اخلاص (قل هو الله احد) پڑھ کر دم کریں۔ اول و آخر درود ابراہیمی (نماز والا) پڑھ لیں۔ ان شاء اللہ شفا ہو جائے گی۔

خوشی کی نظر کا علاج

خوشی کی نظر کے لیے ایک مختصر عمل ہے' لیکن اس کو تین دن مسلسل کرنا ہے۔ ۲۱ مرتبہ یہ دعا "بسم الله الذی لا یضر مع اسمه شیء فی الارض ولا فی السماء وهو السميع العليم" پڑھ کر مریض پر پھونک مار کر دم کریں۔ اس کے بعد ۲۱ مرتبہ ہی یہ دعا "اعوذ بكلمات الله التامات من شر ما خلق" پڑھ کر دم کریں۔ جس کو نظر لگی ہو اس کو پڑھنے کے دوران گاہے بگاہے پھونکیں مارتے رہیں اور کوئی چیز چینی یا پانی بھی ساتھ دم کر کے کھلائیں۔ اس عمل کے شروع اور آخر میں درود ابراہیم (نماز والا) لازمی پڑھنا ہے۔ ان شاء اللہ شفا ہو جائے گی۔

عناد یا دکھ کی نظر کا علاج

عناد یا دکھ وغیرہ کی نظر کے لیے ۲۱ مرتبہ آیت الکرسی' ۲۱ مرتبہ سورۃ اخلاص' ۲۱ مرتبہ سورۃ الفلق'

۲۱ مرتبہ سورۃ الناس ۲۱ مرتبہ "اللہ حافظی اللہ ناصری اللہ ناظری اللہ ساعی" ان سب دعاؤں کو پڑھنے کے دوران مریض کو پھونکیں مار کر دم کرتے جائیں۔ یہ عمل گیارہ دن مسلسل کریں۔ عمل شروع کرنے سے پہلے اور آخر میں درود ابراہیمی پڑھنا ہے۔

حدیث شریف کی کتاب مسلم میں ایک حدیث درج ہے۔ آپ ﷺ کا فرمان ہے "نظر بد کا لگنا حق ہے اور اگر کوئی چیز تقدیر سے سبقت لے جانے والی ہوتی تو وہ نظر بد ہوتی اور جب تم میں سے کسی سے غسل کا مطالبہ کیا جائے تو وہ ضرور غسل کرے۔" حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں "جس شخص کی نظر بد کسی کو لگ جاتی تھی اسے وضو کرنے کا حکم دیا جاتا تھا۔ پھر اس پانی سے مریض کو غسل دیا جاتا تھا۔" اس طریقہ کے ذریعہ بھی نظر بد کا علاج کیا جا سکتا ہے۔ مگر یہ اسی وقت ممکن ہے جب یقین ہو کہ فلاں شخص کی نظر بد کے اثرات کی وجہ سے ہی مریض بیماری میں مبتلا ہوا ہے۔

نظر بد کے علاج اس کے علاوہ بہت ہیں جو یہاں درج کیے جا رہے ہیں۔ مریض کے سر پر ہاتھ رکھ کر یہ دعا پڑھ کر پھونک ماریں۔ "بسم اللہ ارقیک واللہ یشفیک من کل داء یوذیک ومن کل نفس او عین حاسد اللہ یشفیک بسم اللہ ارقیک۔"

ایک دعا جو یہاں درج کی جا رہی ہے اس کے ذریعے بھی اثرات کے مریض کا علاج کیا جا سکتا ہے۔ مریض کے سر پر ہاتھ رکھ کر یہ دعا پڑھیں۔ "اللھم رب الناس اذھب الباس واشف انت الشافی لا شفاء الا شفاءک شفاء لا یغادر سقما۔"

ان تمام عملیات کے لیے وقت کی کوئی قید نہیں۔ باوضو ہو کر نہایت عاجزی سے مریض کے لیے شفا کی طلب دل میں رکھ کر عمل کریں۔ ان شاء اللہ تعالیٰ فضل کرے گا اور نظر بد کے تمام اثرات زائل ہو جائیں گے۔ آپ صاحب کی نظر کے علاج کے لیے گیارہویں قسط میں سورۃ الفلق اور سورۃ الناس ۱۱، ۱۱ بار پڑھنا بتایا گیا اس کے ذریعہ علاج کیا جا سکتا ہے۔ اگر کسی نے بہت سخت عمل کیا ہے تو [illegible] کے ذریعہ علاج کریں۔ ان شاء اللہ اس کے توڑ کے لیے اور صحت و عافیت [illegible] ہے۔

(بحوالہ ماہر استاد بشیر احمد کے تیس سالہ تجربات کا نچوڑ)

استاد بشیر احمد کی طرف سے بتائے گئے

وظائف پر اعتراضات کا جواب

قرآن و حدیث کی روشنی میں

جادو ٹونے کے علاج کی شرعی حیثیت

اب تک آپ نے پر اسرار علوم کے سابق ماہر استاد بشیر احمد صاحب کے سابقہ تجربات کی روشنی میں جنات، جادو اور عملیات کی پر خطر راہوں کے اسرار و رموز اور حقائق سے آگاہی حاصل کی۔ انہی مضامین میں ہی استاد صاحب نے جادو ٹونے سے بچاؤ کے لیے قرآنی وظائف تجویز کیے۔ ان وظائف کی اشاعت سے جہاں بہت سے پریشان حال لوگوں نے استفادہ حاصل کیا، وہاں ہمیں ایسے خطوط بھی موصول ہوئے جن میں مطالبہ کیا گیا تھا کہ ان وظائف کی اشاعت کو فوری طور پر بند کیا جائے۔ ایک صاحب جن کا تعلق کراچی سے ہے، موصوف لکھنے لکھانے کا شوق بھی رکھتے ہیں۔ انھوں نے اپنے خط میں فرمایا ہے کہ "جادو کا عقیدہ ہی انسان کو کمزور اور منتشر کرنے کے لیے کافی ہے۔" اس قسم کے عقائد پر مبنی خطوط کا مطالعہ کرنے کے بعد میں نے فیصلہ کیا کہ وہ تمام لوگ جو ابھی تک جادو کی حقیقت اور اس کے با اثر ہونے سے انکاری ہیں۔ ان کے اطمینان قلب کے لیے قرآن و حدیث اور آئمہ اسلام کی کتب سے دلائل پیش کیے جائیں تاکہ انھیں اپنے عقائد کی اصلاح کرنے میں دشواری پیش نہ آئے۔

جادو کے وجود پر امام نووی اپنی کتاب المغنی میں لکھتے ہیں۔ "اور جادو کی انواع موجود ہے اور اس کی کئی اقسام ہیں وہ جو کہ مار دیتا ہے اور وہ جو کہ بیمار کر دیتا ہے اور وہ جو کہ خاوند کو بیوی کے قریب جانے سے روک دیتا ہے اور وہ جو کہ میاں بیوی کے درمیان جدائی ڈال دیتا ہے۔ {جلد نمبر ۱۰ صفحہ ۱۰۶}

جادوگروں سے متعلق قرآن و حدیث میں بہت سے معلومات درج ہیں۔ اسلام کا تھوڑا بہت علم رکھنے والا شخص بھی ان سے واقف ہے۔ جادو اس عمل کو کہتے ہیں جس کو سیکھنے کے لیے پہلے شیطان کا قرب حاصل کیا جاتا ہے اور پھر اس سے مدد لی جاتی ہے۔ جادوگر جتنا بڑا کفریہ کام کرے گا، شیطان اتنا زیادہ

اس کا فرمانبردار ہوگا۔ امت مسلمہ کو ہلاکت اور گمراہی سے بچانے کے لیے آپ نے واضح ہدایت فرمادی کہ ”وہ شخص ہم میں سے نہیں جس نے فال نکالی یا اس کے لیے فال نکالی گئی اور جس نے غیب دان ہونے کا دعویٰ کیا یا وہ غیب کا دعویٰ کرنے والے کے پاس گیا اور جس نے جادو کیا یا اس کے لیے جادو کیا گیا اور جو شخص نجومی کے پاس آیا اور وہ جو کچھ کہتا ہے اس نے اس کی تصدیق کر دی تو اس نے نبی کی شریعت سے کفر کیا۔“ (مجمع الزوائد جلد ۵ صفحہ ۱۲۰)

اس حدیث میں آپ نے جادو سے اور جادوگر کے پاس جانے سے منع فرمایا ہے۔ اور منع کسی ایسی چیز سے ہی ہو سکتے ہیں جس کا حقیقت میں وجود ہو۔ اسی طرح ایک اور حدیث جسے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ ”سات ہلاک کرنے والے کاموں سے بچ جاؤ۔“

صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین نے پوچھا اے اللہ کے رسول وہ سات کام کون سے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ اللہ کے ساتھ شرک کرنا، جادو کرنا، کسی شخص کو بغیر حق کے قتل کرنا، سود کھانا، یتیم کا مال کھانا، جنگ کے دن پیٹھ پھیر لینا اور پاک دامن ایمان والی اور بھولی بھالی عورتوں پر تہمت لگانا۔“ (بخاری)

اس حدیث میں آپ نے جادو سے بچنے کا حکم دیا ہے اور اس کا شمار ہلاک کر دینے والے بڑے گناہوں میں کیا ہے۔ یہ حدیث اس بات کی دلیل ہے کہ جادو ایک حقیقت ہے محض وہم و خیال نہیں۔ اسی موضوع کی مناسبت سے حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جس نے ستاروں کا علم سیکھا گویا اس نے جادو کا ایک حصہ سیکھ لیا۔ پھر وہ ستاروں کے علم میں جتنا آگے جائے گا اتنا اس کے جادو کے علم میں اضافہ ہوگا۔“ (ابوداؤد، ابن ماجہ)

اس حدیث کے الفاظ سے صاف ظاہر ہے کہ جادو ایک علم ہے اور اسے باقاعدہ طور پر حاصل کیا جا سکتا ہے۔ لیکن آپ نے سختی کے ساتھ جادو کا علم سیکھنے سے منع فرما دیا۔ اگر جادو کا علم حقیقت میں موجود نہ ہوتا اور اس کی تعلیم بھی ممکن نہ ہوتی تو اللہ رب العالمین قرآن مجید میں اس بات کی خبر نہ دیتے کہ لوگ جادو سیکھتے تھے۔

(ترجمہ) ”اور لگے ان چیزوں کی پیروی کرنے جو شیاطین سلیمانؑ کی سلطنت کا نام لے کر پیش کیا کرتے تھے۔ حالانکہ سلیمانؑ نے کبھی کفر نہیں کیا کفر کے مرتکب تو وہ شیاطین تھے جو لوگوں کو جادوگری کی تعلیم دیتے تھے۔ وہ پیچھے پڑے اس چیز کے جو بابل میں دو فرشتوں ہاروت اور ماروت پر نازل کی گئی تھی۔ حالانکہ وہ (فرشتے) جب بھی کسی کو اس کی تعلیم دیتے تھے تو پہلے صاف طور پر متنبہ کر دیا کرتے تھے کہ ”ہم محض ایک آزمائش ہیں تو کفر میں مبتلا نہ ہو۔“ پھر بھی یہ لوگ ان سے وہ چیز سیکھتے تھے جس سے شوہر اور بیوی میں جدائی ڈال دیں۔ ظاہر تھا کہ اذن الٰہی کے بغیر وہ اس ذریعے سے کسی کو بھی ضرر نہ پہنچا سکتے تھے۔ مگر اس کے باوجود وہ ایسی چیز سیکھتے تھے جو خود ان کے لیے نفع بخش نہیں بلکہ نقصان دہ تھی اور انہیں خوب علم تھا کہ جو اس چیز کا خریدار بنا اس کے لیے آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔ کتنی بری متاع تھی جس کے بدلے انھوں نے اپنی جانوں کو بیچ ڈالا کاش انھیں معلوم ہوتا! اگر وہ ایمان اور تقویٰ اختیار کرتے تو اللہ کے ہاں

ان کو جو [illegible] کاش انھیں خبر ہوتی (سورۃ البقرۃ آیت نمبر ۱۰۱، ۱۰۲)

ان آیات کی موجودگی میں اگر کوئی شخص یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ جادو ایک حقیقی علم ہے اور اللہ کے اذن کے بغیر یہ کچھ اثر نہیں رکھتا تو ہم اس شخص کو مورد الزام نہیں ٹھہرا سکتے۔

ہمیں ایک خط موصول ہوا ہے جس میں موصوف لکھتے ہیں کہ فلانی یہ مختصر تحریر صرف تصوف کے حوالے پیش کی گئی ہے، عمومی طور پر خط میں ایک ہی اعتراض ہے کہ کیا کوئی عامل از خود وظائف کی تعداد متعین کر سکتا ہے۔ جبکہ ایک سوال مخصوص طور پر پیدا ہوتا ہے کہ اگر کوئی شخص جادو ٹونے یا آسیب کے اثر کا شکار ہو جائے تو وہ شرعی طریقے سے کس طرح علاج کرے۔

آپ کے دینی رسالے میں "جادو" اور "تعویذات" کے بارے میں مسلسل مضامین دیکھ کر حیرت ہوتی ہے اس طرح تو یہ عمل ہی تو ایمان اور عقیدۂ توحید میں نقب لگانے کا نقطہ آغاز ثابت ہوتے ہیں۔ سید مودودی مرحوم نے بھی ان چیزوں کو اپنی گفتگو یا تحریر میں کوئی اہمیت نہیں دی۔

ہم نے ساری زندگی جو کچھ قرآن و حدیث اور مولانا مودودی مرحوم کے لٹریچر سے اخذ کیا۔ اس میں خدا تعالیٰ پر ایمان ہی کو تمام اعمال کی بنیاد جانا۔ اب خواتین میگزین میں جادو ٹونے کے سلسلے کا آغاز کرنے سے اس عقیدے پر منفی اثرات مرتب ہو رہے ہیں۔ آپ کو معلوم ہی ہے کہ خواتین عام طور پر عقیدے کے معاملے میں کمزور ثابت ہوتی ہیں۔ چنانچہ اس طرح تو ہم ان کے لیے ہر دوسرے قدم پر جادو سے شک و شبہے کا دروازہ فراہم کر رہے ہیں۔

میں نذیر احمد اور عبید اللہ طارق ڈار عقیدۂ توحید کے نقطہ نظر ہی سے اعمال پیش کرتے ہوں تاہم جادو کا عقیدہ ہی انسان کو گمراہ اور کمزور اور منتشر کرنے کے لیے کافی ہے۔

میری آپ سے درخواست ہے کہ اس سلسلے کو فوری طور پر بند کر دیجیے۔ ان کا سوال کے لیے دوسرے روزنامے اور تین رسائل ہی کافی ہیں۔ اس لیے دانشمندی اسی میں ہے کہ اس سلسلے کو فوری طور پر روک دیا جائے اور دینی جذبے اور عقیدے کو مضبوط کیا جائے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود پر جادو ہو جانے کے باوجود بھی جادو کے توڑ پر وظیفوں کا رواج نہیں دیا۔ نہ حدیث میں ہمیں جادو کے بارے میں کوئی ہدایات ملتی ہیں۔

جواب: ماہنامہ خواتین میگزین میں جادو سے متعلق جو مضامین شائع ہوئے۔ ان میں کہیں بھی شرکیہ کلمات پر مبنی کوئی نذر و نیاز کا ذکر شامل نہیں۔ ان وظائف کو عام کرنے کا مقصد توحید پر نقب لگانا نہیں۔ بلکہ ان لوگوں کو سیدھا راستہ دکھانا ہے۔ جو مصیبت کے وقت اپنی حاجات کے لیے اللہ رب العالمین سے رجوع کرنے کی بجائے۔ پیروں، فقیروں، عاملوں اور گدی نشینوں کے آستانوں پر حاضر ہو کر مشرکانہ طرز عمل اختیار کرتے ہیں۔ اب تک شائع ہونے والے تمام وظائف میں بار بار اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ اگر کوئی شخص جادو ٹونے کا شکار ہو جائے تو وہ ادھر ادھر بھاگنے کی بجائے قرآنی ذکر و اذکار اور مسنون دعاؤں کے ذریعے اللہ سے مدد طلب کرے اور اس کے علاوہ کسی مخلوق کو حاجت روا اور مشکل کشا نہ مانے۔

مولانا مودودی رحمۃ اللہ علیہ جادو کی تاثیر اور حقیقت سے کس قدر واقف تھے آپ نے اپنی مولانا کی تفہیم القرآن کی چھٹی جلد میں معوذتین کی تفسیر کا بطور مقدمہ [illegible] ۲۲ صفحات (۵۴۹ تا ۵۷۰) پر مشتمل جادو کے تمام پہلوؤں کا جائزہ تحقیقی انداز میں نہایت خوش اسلوبی سے [illegible] ہے۔ آپ نے اپنے خط میں تحریر کیا ہے کہ "جادو کا عقیدہ بنی انسان کو گمراہ [illegible] کافی ہے۔" بجائے اس کے کہ اس کا جواب میں خود پیش کروں اس کے لیے [illegible] القرآن سے جواب نقل کرنا مناسب سمجھتا ہوں۔ مولانا فرماتے ہیں:

"جو لوگ جادو کو محض وہم کے قبیل کی چیز قرار دیتے ہیں ان کی رائے صرف اس وجہ سے ہے کہ جادو کے اثرات کی کوئی سائنٹفک توجیہ نہیں کی جا سکتی۔ لیکن دنیا میں بہت سی چیزیں ایسی ہیں جو تجربے اور مشاہدے میں آتی ہیں، مگر سائنٹفک طریقے سے یہ بیان نہیں کیا جا سکتا کہ وہ کیسے رونما ہوتی ہیں۔ اس طرح کی توجیہ پر اگر ہم قادر نہیں ہیں تو اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ اس چیز کا انکار کیا جائے جس کی ہم توجیہ نہیں کر سکتے۔ جادو دراصل ایک نفسیاتی اثر ہے۔ جو نفس سے گزر کر جسم کو بھی اسی طرح متاثر کر سکتا ہے۔ جس طرح جسمانی اثرات جسم سے گزر کر نفس کو متاثر کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر خوف ایک نفسیاتی چیز ہے۔ مگر اس کا اثر جسم پر ہوتا ہے کہ رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں اور بدن میں تھرتھری پیدا ہو جاتی ہے۔ دراصل جادو سے حقیقت تبدیل نہیں ہوتی مگر انسان کا نفس اور حواس اس سے متاثر ہو کر یہ محسوس کرنے لگتے ہیں کہ حقیقت تبدیل ہو گئی ہے۔" (تفہیم القرآن۔ چھٹی جلد صفحہ ۵۵۶)

ایک دوسرے مقام پر مولانا رقم طراز ہیں:

"بلاشبہ یہ بات اپنی جگہ پر بالکل درست ہے کہ بندوق کی گولی اور ہوائی جہاز سے گرنے والے بم کی طرح جادو کا موثر ہونا بھی اللہ کے اذن کے بغیر ممکن نہیں ہے۔ مگر جو چیز ہزارہا سال سے انسان کے تجربے اور مشاہدے میں آ رہی ہو اس کے وجود کو جھٹلا دینا محض ایک ہٹ دھرمی ہے۔" (معوذتین تفہیم القرآن۔ چھٹی جلد)

نبی کریمؐ پر جادو کے اثرات پر اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے مولانا فرماتے ہیں:

"جہاں تک تاریخی حیثیت کا تعلق ہے نبیؐ پر جادو کا اثر ہونے کا واقعہ قطعی طور پر ثابت ہے، اور علمی تنقید سے اس کو اگر غلط ثابت کیا جا سکتا ہو تو پھر دنیا کا کوئی تاریخی واقعہ بھی ثابت نہیں کیا جا سکتا۔" (تفہیم القرآن۔ چھٹی جلد صفحہ ۵۵۳)

ان حوالہ جات سے صاف طور پر واضح ہے کہ جادو کے اثر کا عقیدہ [illegible] سے انسان نقصان [illegible] ہوتا ہے اور [illegible] ان کے منتشر ہونے کا کوئی خطرہ ہے۔ اگر آپ کے مشورہ پر عمل [illegible] فوراً بند کر دیا جائے تو وہ لوگ [illegible] یوں ہوں گے کہ جن کے اپنے [illegible] خطرناک مصیبت میں پہنچے ہیں ان میں اکثریت ان پریشان حال لوگوں کی ہے جو گھریلو کاموں سے تعلق رکھتے ہیں اور [illegible] عامل نے جادو ٹونے کے ذریعے مسائل میں مبتلا کر دیا ہے۔ [illegible] کسی عامل کے پاس جانے کے لیے تیار ہیں [illegible]

ہی ان کی راہنمائی کے لیے کوئی متبادل ذریعہ موجود ہے۔

استاد بشیر احمد جو کہ پراسرار علوم کے سابق ماہر تھے وہ اپنی سابقہ زندگی سے توبہ کر چکے ہیں۔ اب صرف اللہ کی خوشنودی کے لیے اپنے سابقہ تجربات پر مشتمل قرآنی اذکار و وظائف کے ذریعے ان کی راہنمائی کر رہے ہیں۔ نہ تو وہ کوئی گدی نشین ہیں اور نہ ہی ان کا کوئی اس میگزین کے ذریعے اپنا کاروبار چمکانے کا ارادہ ہے۔ ان وظائف کو بتانے کا مقصد صرف لوگوں کا اللہ سے تعلق جوڑنا اور انھیں صرف اسی سے ہی مدد مانگنے کی ترغیب دینا ہے۔ الغرض اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔

ایک بنت اسلام از راولپنڈی

آپ نے سابقہ کئی شماروں سے جناب عبید اللہ طارق ڈار صاحب کا سلسلہ عملیات شروع کر رکھا ہے۔ جو ظاہر ہے کہ بالخصوص خواتین کو توہم پرست بنانے یا ان کی توہم پرستی کو تقویت پہنچانے میں خاصا مفید کردار ادا کر رہا ہے۔ اس سے پہلے ایک شمارے میں محترم نے جادو کے اثرات دور کرنے کے لیے اگرچہ چند قرآنی یا ماثورہ دعاؤں کا ذکر کیا تھا، لیکن جادو کا سب سے موثر توڑ یہی بتایا تھا کہ جادو کی چیز کو پہاڑوں اور صحراؤں میں تلاش کر کے ضائع کیا جائے۔ جس سے ضمناً یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ پاکیزہ کلام بھی جادو کے اثرات کو پوری طرح زائل نہیں کر سکتا۔ اسی کا اور ایک فطری نتیجہ یا اشارہ یہ ہے کہ جب بھی کوئی بیمار ہو تو بجائے اللہ کی طرف رجوع کرنے کے کسی ماہر عامل کی عاملانہ صلاحیتوں سے فائدہ اٹھائے۔

ابھی تک یہ واضح نہیں کیا گیا کہ خود عامل بننے کے لیے قرآن حکیم کی کون سی تعلیمات اور نبی کریمؐ کے کون سے اسوۂ حسنہ کو ملحوظ رکھا جاتا ہے۔ کیونکہ سیرت کے تمام تر مطالعے سے ایسا کوئی عمل واضح نہیں ہوتا جس کو اپنا کر کوئی مسلمان جنات کو قابو میں لائے اور جادو، آسیب اور کالے علم کے منفی و مثبت اثرات پر عبور حاصل کر سکے۔

تازہ ترین مضمون (خواتین میگزین ماہ ستمبر ۲۰۰۰ء، صفحہ نمبر ۵۳ تا ۵۶) میں جن (دینی؟؟) معلومات سے نوازا گیا ہے اس سے جو کچھ ثابت ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ:

۱۔ جادو (کا شیطانی عمل) دنیا کی سب سے موثر قوت ہے جو غائبانہ بلا تحدید زمان و مکان انسانی مزاج اور جسم بلکہ زندگی پر کافی دسترس رکھتی ہے۔ یعنی جادو کے زیر اثر انسان کی موت واقع ہو سکتی ہے۔

۲۔ جادو کی مدافعت کے لیے اگرچہ بظاہر کچھ غیر شرکیہ اعمال (غیر مسنونہ) کا ذکر کیا گیا لیکن وہ ایسا ہی ہے جیسے بعض اشتہاری حکیم خدمت خلق کے لیے ایسے نسخے شائع کرتے ہیں جن میں کم از کم وہ ایسی بوٹیاں ضرور شامل ہوتی ہیں جن کا اس دنیا میں کوئی وجود نہیں اور لامحالہ لوگوں کو انہی حکیموں کی طرف رجوع کرنا پڑتا ہے۔ زیر حوالہ مضمون میں خواتین نے اسی بات کی شکایت کی ہے کہ مجوزہ اعمال (مباح؟) نا قابل برداشت ہیں۔

اس سے بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ محترم مضمون نگار بین السطور لوگوں کو اپنی طرف کھینچ

رہتے ہیں اور یہ بظاہر علمی مضامین بالخصوص خواتین میں وہم و خوف کو جنم دے کر ان عاملوں کی تجارت چمکانے کا ماہرانہ ہتھکنڈہ ہے۔ میں توقع کرتی ہوں کہ جس طرح جادو کی قوت اور تاثیر پر مبنی [illegible] آپ نے یہ تحریریں میگزین میں شائع فرمائی ہیں میری یہ چند سطور شائع فرما کر تصویر کا دوسرا رخ دکھانے میں بھی فراخ دلی سے کام لیں۔

جواب: آپ کا یہ خط پڑھ کر ایسا محسوس ہوتا ہے کہ آپ نے "جادو برحق ہے" کے عنوان سے شائع ہونے والا مضمون پڑھنے کی بجائے صرف عنوان پڑھنے پر اکتفا کیا ہے۔ آپ نے اپنے خط کے چند پیراگراف میں جو اعتراضات اٹھائے ہیں ان تمام کا جواب مضمون کے آغاز میں موجود ہے۔ آپ کی سہولت کے لیے وہی پیراگراف درج ہے۔

"جادو ایک علم ہے اور شیطان سے منسلک ہے۔ کالے علم کا رخ کا نجس ہونا، غلاظت، اندھیرے کو کفر و شرک کو اور اللہ کی ذات کو چھوڑ کر غیر اللہ کو مدد کے لیے پکارا جاتا ہے کالے علم کی مختصر تعریف۔ جادو کی عملیات کرنے والے عاملوں کے پاس ایسی موکلات [illegible] ان سے بتائے ہوئے طریقے پر عمل کرنے والے اپنے آپ کو دائرہ اسلام سے خارج سمجھیں۔"

سرور کونینؐ کا فرمان ہے کہ جو شخص کسی نجومی کے پاس آیا اور اس سے کسی چیز کے بارے میں دریافت کیا تو چالیس رات تک اس کی نماز قبول نہ ہوگی (مسلم) ایک اور حدیث میں اس طرح ارشاد ہے کہ جو شخص کسی نجومی یا کاہن کے پاس آیا اور پھر اس کی بات کی تصدیق کی تو اس نے محمدؐ پر اتاری گئی شریعت کا انکار کیا۔ ان واضح ارشادات کی موجودگی میں کسی مسلمان کو جادو ٹونے جیسے ناجائز ذرائع سے رجوع کرنے سے پرہیز کرنا چاہیے۔ شہرت و ناموری کے شوق اور دولت کے حصول کی خاطر [illegible] ماہرین نے گلی کوچوں میں انسانیت کی تذلیل کے لیے ظلم و ستم کی بھٹیاں گرم کر رکھی ہیں۔ جہاں ہر وقت اہل ایمان کے عقیدہ توحید کو خاکستر اور ان کی زندگیوں کو شرک کے زہر سے آلودہ کیا جا رہا ہے۔

یہ پیشہ ور عامل جب ظلم پر اترتے ہیں تو یہ بھی نہیں سوچتے کہ کل روز قیامت اپنے [illegible] کے حضور کیا جواب پیش کریں گے۔ ان عاملوں کو ہر وقت دولت سمیٹنے اور اپنے پیٹ کے جہنم کو بھرنے کی فکر لاحق رہتی ہے۔ اپنے انجام سے بے پرواہ اور اللہ کے خوف سے بے نیاز ان عاملوں نے قرآن مجید کے الفاظ کی ترتیب کو بگاڑ کر ایسے تعویذ تیار کیے ہوئے ہیں۔ جو مخلوق خدا کے لیے باعث زحمت بن گئے ہیں۔ جعلی روحانی عاملوں کی اکثریت اس گھناؤنے فعل کے ذریعے لوگوں کو کامیابی سے دھوکہ دیتی ہے کہ ہم قرآن کے ذریعے علاج کرتے ہیں۔ جبکہ اس کے برعکس رب العالمین نے قرآن مجید کو انسانیت کے لیے باعث رحمت بنا کر بھیجا تھا۔"

یہ وہ پیراگراف ہے جو "جادو برحق ہے" کے آغاز میں درج ہے۔ اب آپ ہی بتائیں کہ اس میں عاملوں کی ماہرانہ صلاحیتوں سے فائدہ اٹھانے کی طرف اشارہ ہے یا ان سے دور رہنے کی تلقین کی گئی ہے۔

اب تک جو مضامین بھی اس موضوع پر شائع ہوئے ہیں ان میں آپ کو کسی ایک لفظ یا لائن کا

حوالہ دے کر ثابت کریں کہ ہم نے کسی کو عامل بننے یا جنات کو قابو کرنے کی ترغیب دی ہو۔ یقیناً آپ کے لیے یہ ایک مشکل کام ہوگا۔

ان مضامین کو پڑھنے کے بعد آپ نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے لکھا ہے کہ آپ یہ محسوس کرتی ہیں کہ یہ مضامین "عاملوں کی تجارت چمکانے کا جواز بخشتے ہیں"۔ مجھے آپ کی اس بات سے اتفاق نہیں کیونکہ ان مضامین کی اشاعت سے سب سے زیادہ تکلیف پیشہ ور عامل حضرات کو پہنچی ہے کیونکہ قارئین کو بار بار ان سے رجوع کرنے سے منع کیا گیا ہے۔

ہم نے جادو کی قوت اور تاثیر کو بلند تر کرنے کی کوشش نہیں کی بلکہ وضاحت سے بیان کیا ہے جادو کی حیثیت کلام الٰہی کے مقابلے میں کچھ بھی نہیں۔ ہر شخص قرآنی آیات اور مسنون دعاؤں کے ذریعے گھر بیٹھے خود علاج کر سکتا ہے۔ اسے کسی عامل کے پاس نہیں جانا چاہیے۔ اگر آپ کو جادو کی تاثیر سے انکار ہے تو میں آپ کو مشورہ دوں گا کہ آپ مولانا مودودی کی مشہور زمانہ تفسیر "تفہیم القرآن" کی چھٹی جلد میں معوذتین کی تفسیر کا بغور مطالعہ کریں۔ اس میں مولانا نے نہایت تفصیل کے ساتھ جادو سے متعلق تمام امور کی وضاحت فرمائی ہے۔

چودھری نذر محمد سکھا، لاہور

خواتین میگزین اکثر نظر سے گزرتا ہے۔ "مسائل اور ان کا شرعی حل" مضمون ماہ ستمبر ۲۰۰۰ء پیش نظر ہے۔ اس میں ایک دعا ہر نماز کے بعد چالیس روز تک پڑھنے کا وظیفہ بتایا گیا ہے اور اول و آخر تین مرتبہ درود شریف پڑھنا ہے تاکہ ایک پریشان بیٹی کے لیے رشتے کا مسئلہ حل ہو جائے۔ اس میں عالم دین نے یہ حوالہ نہیں دیا کہ یہ دعا اور پڑھنے کا طریقہ کس نے مقرر کیا ہے۔ کیا نبی کریمؐ نے ارشاد فرمایا ہے۔ اگر ایسا ہے تو حدیث کی کس کتاب میں مذکور ہے۔ کیا پریشان حال بیٹی اسے یونہی پڑھنا شروع کر دے گی۔ میرے نقطہ نظر سے یہ دعا شرعی طور پر درست نہیں بلکہ گرفت کا بھی مستوجب ہے۔

سورۂ توبہ کی آیت ۳۱ میں مذکور ہے "انھوں نے (یہود و نصاریٰ نے) اپنے علماء اور درویشوں کو اللہ کے سوا اپنا رب بنا لیا اور عیسیٰ ابن مریم کو بھی۔" اس آیت کی تشریح میں سید مودودی یوں رقمطراز ہیں۔ "حدیث میں ہے کہ جب حضرت عدی بن حاتم جو پہلے عیسائی تھے نبیؐ کے پاس حاضر ہو کر مشرف با اسلام ہوئے تو انھوں نے ایک سوال یہ بھی کیا تھا کہ اس آیت میں ہم پر اپنے علماء اور درویشوں کو خدا بنا لینے کا الزام عائد کیا گیا ہے اس کی اصلیت کیا ہے۔ جواب میں حضورؐ نے فرمایا کیا یہ واقعہ نہیں ہے کہ جو کچھ یہ لوگ حرام قرار دیتے ہیں اسے تم حرام مان لیتے ہو اور جو کچھ یہ حلال قرار دیتے ہیں اسے حلال مان لیتے ہو؟ انھوں نے عرض کیا یہ تو ضرور ہم کرتے رہے ہیں۔ فرمایا بس یہی ان کو خدا بنا لینا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ کتاب اللہ کی سند کے بغیر جو لوگ انسانی زندگی کے لیے جائز و ناجائز کی حدود مقرر کرتے ہیں وہ دراصل خدائی کے مقام پر بزعم خود متمکن ہوتے ہیں اور جو ان کے اس حق شریعت سازی کو تسلیم کرتے ہیں وہ انھیں خدا بناتے ہیں۔"

پس قرآن و سنت کی سند کے بغیر کسی کو حلال و حرام اور جائز و ناجائز کا فیصلہ کرنے کا اختیار نہیں۔

یہی حال وظائف و اعمال مقرر کرنے اور ان پر عمل کرنے کا ہے۔ اگر اہل اسلام کسی پیر، مولوی یا امام کا یہ حق تسلیم کریں تو اسے رب بنانے کے مترادف ہوگا۔ لہٰذا جب کسی مسئلہ کا شرعی حل بتایا جائے تو قرآن و حدیث کا حوالہ دیا جائے یا یوں کہا جائے کہ قرآن و سنت میں اس کی ممانعت وارد نہیں لہٰذا مباح ہے۔ محض "جائز ہے یا ناجائز" کہنے سے شرعی حل نہیں ہو جاتا۔ اسی طرح بعض وظائف یا دعائیں بتادی جاتی ہیں اور قرآن یا حدیث کا حوالہ نہیں دیا جاتا تو ایسے وظیفہ یا دعا کا کوئی مقام نہیں ٹھہرتا اور سائل کو اس پر عمل نہ کرنا چاہیے۔ اگر کوئی شخص محض مولوی صاحب یا پیر صاحب کے کہنے پر ایسے وظیفہ پر عامل اور اس کی برکت کا قائل ہوتا ہے تو وہ آیت مذکورہ کی تنبیہ سے کیسے بچ سکتا ہے۔ اس کالم "مسائل اور ان کا شرعی حل" میں مسائل کا حل قرآن و سنت کے حوالے ہی سے شائع کیا جائے تاکہ عامۃ الناس کی نظروں سے قرآن و سنت کی اہمیت اوجھل نہ ہونے پائے۔ اسی پر سورہ فاتحہ پر مشتمل شائع شدہ وظیفہ قیاس کر لیا جائے کیونکہ اذکار مسنونہ میں اس کا کہیں ذکر نہیں ہے۔

دوسری بات "جادو برحق نہیں" شائع شدہ اگست ۲۰۰۰ء اس میں حضور کی حدیث درج ہے۔ "جو شخص کسی نجومی کے پاس گیا اور اس سے کسی چیز کے بارہ میں دریافت کیا تو چالیس رات تک اس کی نماز قبول نہ ہوگی" پھر غلط کار جادوگروں اور عاملوں کی کارستانیوں کا ذکر کیا گیا۔ پھر تعویذات کا ذکر ہے۔ ان سے بچنے کے لیے صاحب مضمون نے اپنے سالہا سال کے تجربات سے استفادہ کا مشورہ دیا ہے۔ مگر اپنے وظائف کے بارے میں یہ نہیں بتایا کہ انہوں نے یہ کہاں سے اخذ کیے۔ ظاہر ہے کہ اس میدان میں اور زندگی کے ہر میدان میں صرف قرآن و سنت ہی ایک سچے مسلمان کے راہنما ہیں، جن کی رہنمائی میں چلتے ہوئے نہ کسی گمراہی کا ڈر ہے نہ خسارہ کا۔ اس کے علاوہ جو کچھ ہے محض تخمین و ظن ہے جس کے موثر ہونے کی کوئی ضمانت نہیں۔ پھر کسی عامل کے ذاتی تجربات کوئی سائنسی چیز تو ہیں نہیں کہ انہیں کسی معمل میں تجزیہ کر کے ان کی تاثیر کو جانچ لیا گیا ہو۔ لہٰذا جس طرح سفلی عملیات والے عامل لوگوں کو غلط راہوں پر ڈالتے ہیں اور پیسے کھرے کرتے ہیں اسی طرح یہ "روحانی" وظائف و اعمال کا سلسلہ بھی بھولے بھالے مسلمانوں کو ایک دوسری قسم کی پریشانی میں مبتلا کرنے کا موجب بنے گا۔ کیونکہ ایسے وظائف میں جیسے کہ "یہ وظیفہ ۳۱۳ مرتبہ سورتوں کا پڑھنا اور یہ عمل چالیس روز تک دہرانا" یا "ایک سو مرتبہ سورہ مزمل کا پڑھنا نوافل کے آخر گیارہ مرتبہ درود شریف کا پڑھنا آخر کس اور کہاں ہادی اسلام نے تعلیم فرمایا ہے۔ پھر لوبان کی دھونی پر درود ابراہیمی اور ۷ مرتبہ سورہ طارق پڑھ کر دم کرنا اور گھر میں گاڑنا آخر کہاں مذکور ہے۔ تو جنات ایک مخلوق اور بظاہر سفلی علم کا توڑ ایک دوسرے نقلی علم اور بظاہر روحانی علم کے ذریعہ کرنا کوئی بہتر کاوش نہیں ہے جبکہ اس پر بھی محنت بہت زیادہ کرنی پڑتی ہے اور یہ محنت انسان کے روزمرہ کے فرائض اسلام کی ادائیگی میں حارج ہوگی اور خواہ مخواہ کی مشقت کا باعث ہوگی۔ پھر یہ عملیات کرنے کی اجازت جو مرحمت فرمائی گئی ہے یہ عجیب و غریب چیز ہے۔ کیا اپنی محنت سے حاصل کردہ قوت کسی کو منتقل کی جاسکتی ہے۔ کیا کوئی [illegible]

پہلوان کی محض اجازت سے اس کی قوت و مہارت استعمال کر سکتا ہے جبکہ شاگرد نے وہی محنت و مشقت برداشت نہ کی ہو۔ محض اذن دینے سے کیا ہوتا ہے۔ ہاں حضورؐ نے اپنی امت کو بہت سی دعائیں اور دم (رقیہ) سکھائے ہیں۔ ان کو پڑھ کر ہر مسلم اللہ کے اذن سے فوائد حاصل کر سکتا ہے۔ ان کے بعد کسی عامل یا پیر فقیر سے اجازت لینے کا ذکر احادیث میں کہیں مذکور نہیں۔ یہ بھی یاد رہے کہ حضورؐ سے تعویذ لکھ کر عطا کرنا احادیث میں مذکور نہیں ہے کہ اسے گھول کر پیا جائے یا گلے میں لٹکایا جائے۔

احادیث میں مذکور ہے کہ حضورؐ پر مدینہ کے ایک لبید نامی شخص جو غالباً یہودی تھا، نے جادو کیا تھا اور حضورؐ جسمانی طور پر اس سے متاثر بھی ہو گئے تھے جس کے دفعیہ کے لیے حضورؐ کو معوذتین عطا ہوئیں یعنی قرآن کریم کی آخری دو سورتیں۔ اس سے حضورؐ نے جادو کا توڑ کیا۔ آپ ہر رات کو بھی یہ سورتیں پڑھ کر اپنے ہاتھوں پر پھونکتے اور پھر تمام جسم مبارک کو مس کرتے تھے۔ اس کے علاوہ بھی آپ نے نظر بد سے بچاؤ اور امراض سے شفا کے لیے دم سکھائے ہیں۔ سید مودودیؒ کی تفسیر میں آخری دو سورتوں کی تفسیر میں تفصیل ملاحظہ کی جا سکتی ہے۔ اس کے علاوہ مشکوۃ شریف میں آپ کی تعلیم کردہ دعائیں اور اذکار ملاحظہ کر لیے جائیں۔

پس جب کہ یہ جادو کا مسئلہ حضورؐ کے دور میں پیدا ہو چکا تھا اور حضورؐ نے اور حضورؐ کے رب نے اس کا روحانی علاج بھی تعلیم فرما دیا تو اب امت کو نام نہاد عاملوں کے چکر میں پڑنے کی کیا ضرورت ہے اور خواتین میگزین جیسے نظریات کے گرویدہ کو اپنے قارئین کو قرآن و حدیث کے متوازی نظام عملیات کی طرف راہ بھانے کی کیا ضرورت ہے۔ ہمیں حجازی اسلام جیسا کہ حضورؐ نے رائج کیا، کی طرف نظر رکھنی چاہیے۔

ہاں پھر دکھا دے مجھے حجاز کے صبح و شام تو
دوڑ پیچھے کی طرف اے گردش ایام تو

جواب: جادو ٹونے کے علاج سے متعلق کچھ ایسے وظائف آپ کی نظر سے گزرتے ہیں جو آپ سے صراحتاً تو ثابت نہیں ہیں۔ لیکن وہ ان عمومی قواعد کے تحت آ جاتے ہیں جو قرآن و سنت سے ثابت ہیں۔ مثلاً آپ دیکھیں گے کہ قرآن مجید کی ایک آیت یا مختلف سورتوں کی کئی آیات سے علاج کا ذکر آیا ہے تو یہ چیز اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے تحت آ جاتی ہے۔

وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ.

(ترجمہ) "اور ہم نے قرآن مجید کو اتارا جو کہ مومنوں کے لیے شفا اور رحمت ہے۔"

چند علماء کا کہنا ہے کہ اس سے معنوی شفاء یعنی شک، شرک اور فسق و فجور سے شفا ہے اور اکثر علماء کہتے ہیں کہ اس شفاء سے مراد معنوی اور حسی دونوں ہیں اور اس سلسلے میں سب سے اہم دلیل حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث ہے کہ جس میں آتا ہے کہ ایک مرتبہ آپؐ ان کے پاس آئے تو وہ ایک عورت پر دم کر رہی تھیں، تو آپؐ نے فرمایا:

عالجیها بکتاب اللہ یعنی اس کا علاج قرآن مجید سے کرو (الصحیحة للألبانی) اگر آپ

اس حدیث پر غور کریں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ آپ نے پوری کتاب اللہ کو ذریعہ علاج قرار دیا ہے اور اس کی کسی آیت یا سورت کی تخصیص نہیں فرمائی بلکہ پورا قرآن مجید شفاء ہے اور اس سے خود بخود ثابت ہو جاتا ہے کہ قرآن مجید کے ذریعے نہ صرف جادو، حسد اور آسیب زدہ مریضوں کے علاج کے علاوہ جسمانی بیماریوں کا علاج بھی کیا جا سکتا ہے اگر کوئی یہ اعتراض کرے اور کہے کہ ہر آیت کے لیے خاص دلیل کا ہونا ضروری ہے جس سے یہ ثابت ہو کہ آپ نے فلاں مرض کا علاج فلاں آیت کے ساتھ کیا تھا تو اس سے ہم گزارش کریں گے کہ آپ نے اس سلسلے میں ایک عام قاعدہ وضع فرمایا تھا جو کہ مسلم کی ایک حدیث میں مذکور ہے، اس میں آتا ہے کہ چند لوگوں نے آپ سے گزارش کی کہ ہم جاہلیت کے دور میں دم کیا کرتے تھے، تو آپ نے فرمایا:

''اعرضوا علی رقاکم، لا بأس بالرقیۃ ما لم تکن شرکا''

(ترجمہ) ''اپنے دم مجھ پر پیش کرو، ہر ایسا دم درست ہے جس میں شرک نہ پایا جاتا ہو۔''

بحوالہ (مسلم کتاب السلام النووی جلد ۱۴ صفحہ ۱۸۷)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قرآن، سنت، دعاؤں اور اذکار سے حتیٰ کہ جاہلیت والے دم سے بھی علاج ہو سکتا ہے بشرطیکہ اس میں شرک نہ پایا جاتا ہو، اسی موضوع پر ایک اور دلیل کہ از خود آیات کا تعین کیا جا سکتا ہے۔

حضرت خارجہ کہتے ہیں کہ ان کا چچا نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اسلام قبول کر لیا۔ پھر جب واپس جانے لگا تو ایک بستی سے اس کا گزر ہوا جہاں لوگوں نے ایک پاگل کو زنجیر سے باندھ رکھا تھا، اس کے گھر والوں نے اس سے کہا: ''ہم نے سنا ہے تمہارا نبی خیر و بھلائی لے کر آیا ہے، تو کیا تم اس مجنون کا علاج کر سکتے ہو؟'' تو اس نے سورۃ فاتحہ پڑھا جس سے اس کو شفا مل گئی، اس کے گھر والوں نے اسے ۱۰۰ بکریاں بطور انعام دیں۔ اس کے بعد یہ سارا واقعہ رسول اللہ ﷺ کو آ کر سنایا تو آپ نے پوچھا: تم نے کچھ اور بھی پڑھا تھا؟ اس نے کہا نہیں، تو آپ نے فرمایا تو وہ بکریاں قبول کر لو کیونکہ تم نے برحق دم کیا ہے اور لوگ تو ناجائز دم کر کے لوگوں کا مال کھاتے ہیں۔ ایک اور روایت میں یہ بھی ہے کہ اس نے تین دن تک اسے سورۃ فاتحہ پڑھ کر صبح و شام دم کیا اور ہر مرتبہ سورۃ فاتحہ کو پڑھ کر اپنی لعاب کو پھونک سے ملا لیتا تھا۔ یہ حدیث سنن ابو داؤد میں موجود ہے، امام نووی نے الاذکار میں اور شیخ البانی نے صحیح ابو داؤد جلد نمبر ۲ صفحہ ۷۳۷ میں اسے صحیح قرار دیا ہے۔

امام ابن قدامہ کہتے ہیں کہ ''جادو کا توڑ اگر قرآن سے کیا جائے یا ذکر و اذکار سے یا ایسے کلام سے کیا جائے جس میں شرعاً کوئی قباحت نہ ہو تو ایسا کرنے میں کوئی حرج نہیں'' (المغنی جلد نمبر ۱۰ صفحہ ۱۱۴)

مزید وضاحت کرتے ہوئے امام موصوف فرماتے ہیں کہ ''جادو سیکھنا اور سکھانا حرام ہے اور اس میں اہل علم کے درمیان کوئی اختلاف نہیں، سوائے سیکھنے اور اس پر عمل کرنے سے آدمی کافر ہو جاتا ہے خواہ وہ اس کی

تحریم کا عقیدہ رکھے یا اباحت کا (المغنی جلد ۱۰ صفحہ ۱۰۶)

حافظ ابن حجر کہتے ہیں رسول اکرمؐ کا فرمان ہے النشرۃ من عمل الشیطان جادو کا توڑ شیطانی عمل ہے، اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ جادو کا علاج اگر خیر کی نیت سے ہو تو درست ہوگا ورنہ درست نہیں ہوگا۔ (احمد، ابوداؤد)۔

میں سمجھتا ہوں کہ جادو کے علاج کی دو اقسام ہیں

۱۔ جائز علاج جو کہ قرآن مجید اور مسنون اذکار اور دعاؤں سے ہوتا ہے۔

۲۔ ناجائز علاج جو کہ شیطانوں کا تقرب حاصل کرکے اور انھیں مدد کے لیے پکار کے جادو ہی کے ذریعے ہوتا ہے اور یہی علاج آپؐ کی مذکورہ حدیث سے مراد ہے اور ایسا علاج کس طرح درست ہو سکتا ہے جبکہ آپؐ نے جادوگروں کے پاس جانے سے روکا ہے اور ان کی باتوں کی تصدیق کرنے کو کفر قرار دیا ہے۔

امام ابن قیمؒ نے بھی جادو کے علاج کی یہی دو قسمیں ذکر کی ہیں اور ان میں سے پہلی کو جائز اور دوسری کو ناجائز قرار دیا ہے۔

کیا کوئی عامل از خود وظائف کی تعداد متعین کر سکتا ہے اس معمے کے حل اور مزید تحقیق کے لیے میں نے مختلف علمائے کرام سے رابطہ کرکے ان کی رائے معلوم کی تاکہ کوئی الجھن باقی نہ رہے۔ مولانا محمد رفیق سلفی صاحب کا تعلق راہوالی سے ہے۔ انھوں نے اس سوال کے جواب میں اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ سورۃ بنی اسرائیل کی آیت نمبر ۸۲ میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اور ہم نے قرآن میں ایسی آیات نازل فرمائی ہیں جو مومنوں کے لیے شفاء اور رحمت ہیں، ان میں روحانی شفاء بھی ہے اور جسمانی شفاء بھی۔ اس کے علاوہ بخاری و مسلم شریف میں ایک واقعہ درج ہے کہ ”آپؐ نے اپنے چند اصحابؓ کو ایک مہم پر بھیجا، جن میں حضرت ابوسعید خدریؓ بھی تھے۔ یہ حضرات راستے میں عرب کے ایک قبیلے کی بستی میں جا کر ٹھہرے اور انھوں نے قبیلے والوں سے کہا کہ ہماری میزبانی کرو، انھوں نے انکار کر دیا۔ اسی دوران قبیلے کے سردار کو بچھو نے کاٹ لیا اور وہ لوگ ان مسافروں کے پاس آئے اور کہا کہ کیا تمھارے پاس کوئی دوا یا عمل ہے جس سے تم ہمارے سردار کا علاج کر دو؟ حضرت ابوسعیدؓ نے کہا ”ہے تو سہی مگر چونکہ تم نے ہماری میزبانی سے انکار کیا ہے اس لیے جب تک تم کچھ دینے کا وعدہ نہ کرو، ہم اس کا علاج نہیں کریں گے۔“ انھوں نے بکریوں کا ایک ریوڑ (بعض روایات میں ہے ۳۰ بکریاں) دینے کا وعدہ کیا اور حضرت ابوسعیدؓ نے جا کر اس پر سورۃ فاتحہ پڑھنی شروع کی اور لعاب دہن اس پر ملتے گئے آخرکار بچھو کا اثر زائل ہو گیا اور قبیلے والوں نے جتنی بکریاں دینے کا وعدہ کیا تھا وہ لا کر دے دیں۔ مگر ان اصحاب نے آپس میں مشورہ کیا کہ ان بکریوں سے کوئی فائدہ نہ اٹھاؤ جب تک رسول اللہؐ سے پوچھ نہ لیا جائے۔ نہ معلوم اس کام پر اجر لینا جائز ہے یا نہیں چنانچہ یہ لوگ حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ماجرا عرض کیا۔ حضورؐ نے ہنس کر فرمایا: ”تمھیں کیسے معلوم ہوا کہ یہ سورۃ جھاڑنے کے کام بھی آ سکتی ہے؟ بکریاں لے لو اور ان میں میرا حصہ بھی

اس واقعہ سے صاف طور پر ظاہر ہوتا ہے کہ عمل کرنے والے نے قرآن پاک سے سورۃ بھی خود منتخب کی اور اس کی تعداد بھی خود مقرر فرمائی۔ اس پر آپ نے کوئی اعتراض نہ فرمایا۔ اسی طرح بخاری و مسلم شریف میں ایک حدیث موجود ہے حضرت ابو ہریرہؓ نے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو شخص صبح کے وقت ۱۰۰ مرتبہ سُبحان اللّٰہ وبحمدہ اور ۱۰۰ مرتبہ شام کے وقت پڑھے قیامت کے دن اس کا مقابلہ کوئی نہیں کر سکے گا۔ مگر وہ آدمی جو کہے مثل ما قال او زاد علیہ

اب ایک شخص تو ۱۰۰ مرتبہ پڑھتا ہے جبکہ دوسرا اس سے زیادہ پڑھنا چاہتا ہو تو ظاہر ہی بات ہے کہ پڑھنے والا تعداد خود متعین کرے گا اور اگر کوئی ایسا کرتا ہے تو وہ اس اجازت کے تحت کرتا ہے جو آپ نے "زاد" کے الفاظ کہہ کر تعداد خود مقرر کرنے کی اجازت دے دی۔ گویا عمل کرنے والا خود پڑھنے کے لیے تعداد متعین کر سکتا ہے بلکہ دوسروں کی رہنمائی بھی کر سکتا ہے۔

مسلم میں عوف بن مالک اشجعیؓ کی روایت ہے کہ جاہلیت کے زمانے میں ہم لوگ جھاڑ پھونک کیا کرتے تھے ہم نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ اس معاملے میں حضورؐ کی رائے کیا ہے۔ حضورؐ نے فرمایا جن چیزوں سے تم جھاڑتے تھے وہ میرے سامنے پیش کرو۔ جھاڑنے میں مضائقہ نہیں ہے۔ جب تک اس میں شرک نہ ہو۔

شیخ محمد حافظ ملتانی جامعہ جعفریہ گوجرانوالہ میں اب پرنسپل ہیں۔ انھوں نے اس سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ روحانی عملیات کے لیے ضروری ہے کہ سب سے پہلے پنج عملیات مکمل کیے جائیں۔ ان کے کرنے سے انسان کو عامل کامل کا درجہ حاصل ہو جاتا ہے۔ ان عملیات کا آغاز بسم اللہ الرحمن الرحیم کے عمل سے کیا جاتا ہے۔ اس میں باتعداد ۳۱۲۵ مرتبہ وظیفہ کا ورد مسلسل ۴۰ روز تک کیا جاتا ہے۔ اس عمل کو کرنے کے بعد انسان کو عامل کامل کی پہلی منزل مل جاتی ہے۔ اسی طرح باقی ۴ عمل بھی قرآنی آیات سے کیے جاتے ہیں۔ اس عمل کو کرنے کے لیے پہلے کسی عامل کامل سے اجازت حاصل کرنا ہوتی ہے۔ اس عمل کے لیے شرط ہے کہ واجب بجا لانا ہے اور ۲.۱ چیزوں کو ترک کرنا ہے۔

انھوں نے کہا کہ وظائف کی تعداد متعین کرنے سے دین میں کوئی اضافہ نہیں ہوتا بلکہ اس سے روحانیت کو تقویت ملتی ہے۔ ویسے بھی توجہ اور یکسوئی سے وظائف کرنے کے لیے تعداد کا تعین بہت ضروری ہے۔

ذیل میں شیخ الحدیث مولانا عبدالمالک صاحب کو موصول ہونے والے ایک خاتون کا خط اور اس خاتون کو مولانا کا جواب بھی شائع کیا جا رہا ہے تا کہ اس موضوع کی مزید وضاحت ہو جائے۔

ایک بنت اسلام

چچا جان! میں ایک مسئلے کے حل کے لیے آپ کو تکلیف دے رہی ہوں اس امید کے ساتھ کہ آپ اپنی پہلی فرصت میں میری راہنمائی فرمائیں گے۔

مسئلہ یہ ہے کہ ماہانہ رسالہ خواتین میگزین اور انصاف اخبار کے ذریعے میگزین میں معروف

عامل استاد بشیر احمد کے نام سے تونسی صاحب جادو ٹونے کے اثرات کو زائل کرنے کے طریقے بتاتے ہیں جس میں پانی، سونف، چینی وغیرہ پر دم کرتے تھے، جسم پر پھونکیں مارنا، لوہے کی کیلیں، چھری، کتاب وغیرہ پر دم کر کے کہیں گاڑنا یا پھینکنا۔ انھوں نے ایک استخارے کا طریقہ بھی بتایا ہے۔ کیا یہ سب جائز ہے یا جو جیسے درود شریف، سورتوں، آیتوں کو پڑھ کر یہ سب عمل کرنے کو کہتے ہیں۔

میں تحریک اسلامی سے وابستہ ہوں۔ ہمارے ہاں ہر ہفتے درس قرآن کا پروگرام ہوتا ہے جس میں تحریک اسلامی سے وابستہ اور عام خواتین کثیر تعداد میں شرکت کرتی ہیں اور ان میں سے اکثر خواتین پیروں مریدوں کے چکروں میں رہتی ہیں۔ جب انھیں منع کیا جائے تو وہ کہتی ہیں ویسے بھی ہر مرض کی دوا ہے کیا جادو کے اثر کو ختم کرنے کے لیے اللہ نے کوئی دوا نہیں بھیجی۔ ہم جن بزرگوں کے پاس جاتی ہیں وہ تو نیک لوگ ہیں اور اگر دوسری طرف دیکھا جائے تو یہ بھی درست ہے کہ ہمارے معاشرے میں حسد کی بیماری اس قدر عام ہے کہ دوسروں کو ناکام کرنے اور نقصان پہنچانے کے لیے گناہ کبیرہ تک کرنے سے بھی گریز نہیں کیا جاتا اور یہ جادو ٹونے وغیرہ کی وباء تو اس قدر پھیل گئی ہے کہ ہر چوتھے گھر کا کوئی نہ کوئی فرد اس طرح کے جادو ٹونے عمل کرنے یا کروانے کی کوشش میں لگا ہوا ہے۔ حال ہی کا ایک واقعہ ہے کہ میری ایک عزیزہ کی شادی ہوئی۔ بہت ہی اچھے عقیدے کی مالک ہیں۔ ان کے میاں نے ان کی بھی چلے وغیرہ کیے ہیں۔ میری عزیزہ کہتی ہیں کہ جب میں منع کرتی ہوں تو مجھے ان چیزوں سے ڈراتا ہے۔ اگر کمرے میں جاؤں تو عجیب قسم کی آوازیں، چیخ و پکار، چھن چھن کی آوازیں آتی ہیں۔ کبھی الماریوں سے برتن نکل کر باہر گرنے لگتے ہیں۔ کہتی ہیں کہ ہر وقت میں عجیب قسم کی بے چینی اور خوف کا شکار رہتی ہوں۔ دماغ بالکل ختم ہو کے رہ گیا ہے۔ ایک بیٹا ہے سال کا۔ لگتا ہے جیسے وہ نہیں رہے گا۔

محترم چچا جان! پوچھنا یہ ہے کہ اس طرح کی پریشانیوں، بیماریوں وغیرہ کے چکروں میں پڑی ہوئی خواتین اگر خواتین میگزین یا انصاف کے سنڈے میگزین میں شائع ہونے والے بشیر احمد صاحب کے وظیفوں پر عمل کریں تو وہ ناجائز تو نہیں ہے بلکہ یہ تو درود شریف، قرآن کی سورتوں اور آیتوں پر مشتمل وظیفے ہیں پھر بھی آپ کی رہنمائی ضروری سمجھتی ہیں۔

مولانا عبدالمالک کا جواب

آپ نے دینی حمیت اور شعور سے وافر حصہ پایا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے علم میں مزید اضافہ اور برکت عطا فرمائیں۔ آمین۔

آپ کی یہ بات صحیح ہے کہ بہت سے لوگوں نے ٹونے ٹوٹکوں کا کاروبار شروع کیا ہوا ہے۔ جادو اور کالے علم کے نام سے بھی لوگوں کو سچ جھوٹ دونوں طرح سے ڈرایا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ شریر لوگوں اور ان کے شر سے مسلمانوں کی حفاظت فرمائے۔ آمین۔

لوگوں کو کسی بھی ذریعے سے ایذا دینا ایمان اور اسلام کے منافی ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا

"مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ ہوں اور مومن وہ ہے جس سے لوگوں کو اپنی جانوں اور مالوں کے سلسلے میں امن حاصل ہو اور مہاجر وہ ہے جو ان چیزوں سے رک جائے جن سے اللہ نے روکا ہے" (صحیح بخاری شریف) اور ایک روایت میں ہے "جو خطاؤں اور گناہوں کو چھوڑ دے" (مسند احمد) پس جس طرح تلوار کلاشنکوف یا ہاتھ کے ذریعے لوگوں کی جانوں اور مالوں کے درپے ہونا حرام ہے اسی طرح ٹونے ٹوٹکوں کے ذریعے بھی لوگوں کے مالوں اور جانوں کو نقصان پہنچانا حرام ہے۔ اسلامی حکومت میں جادوگروں کے لیے بھی سزا مقرر ہے۔ اور جادو اور خفیہ طریقوں سے نقصان پہنچانے والوں کے لیے بھی تعزیری سزاؤں کا قانون موجود ہے۔

اس قسم کے لوگوں کو وعظ و نصیحت کے ذریعے برائی سے روکنا چاہیے۔ جادو جسے کالا علم کہا جاتا ہے اس میں ایک تو شرک کیا جاتا ہے شیطان کی پوجا و پرستش کی جاتی ہے جس کا کوئی باشعور مسلمان تصور نہیں کر سکتا۔ جادو کے نام سے اکثر لوگوں کو بے وقوف بنایا جاتا ہے۔

جادو اور کالے علم کے نام سے اکثر ٹونے اور ٹوٹکے کیے جاتے ہیں اور خفیہ چالوں کے ذریعے لوگوں کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ بہرحال اسماء حسنیٰ قرآنی آیات اور اذکار کے ذریعے اس طرح کے ٹونے ٹوٹکوں اور جادو کا مقابلہ کیا جا سکتا ہے۔ اگر جادو کے مقابلے کے لیے قرآن و سنت کے مطابق عمل بتایا جائے تو اسے اختیار کرنا جائز ہے۔ خواتین میگزین اور اخبار منصف میگزین میں استاد بشیر احمد کی طرف سے جادو کے توڑ کے جو طریقے نقل کیے ہیں۔ وہ قرآن و سنت کے مطابق ہیں۔ اس لیے ان کو اختیار کرنا جائز ہے۔ نیز بلاوجہ وہم میں بھی مبتلا نہ ہونا چاہیے۔ کسی کو تکلیف ہو تو کسی ماہر جادو کو سمجھنے والے عالم سے مشورہ لے کر کوئی قدم اٹھانا چاہیے۔

آپ نے اپنے عزیز کا جو قصہ لکھا ہے وہ قابل افسوس ہے۔ اسے سمجھائیں کہ وہ ٹونے ٹوٹکوں کے اس چکر میں نہ پڑے۔ اللہ تعالیٰ کی بندگی اختیار کرے اور ثواب کی خاطر قرآن پاک کی تلاوت کرے اور اذکار مسنونہ کا ورد کرے لوگوں کو نقصان پہنچانے والے اعمال کو چھوڑ دے اور قرآن پاک اور اذکار کو دنیا کی کمائی کا ذریعہ بھی نہ بنائے۔

(بحوالہ عبید اللہ طارق ڈار ماہر استاد بشیر احمد کے تیس سال تجربات کا نچوڑ)

اسلام میں جادو کی حقیقت

"کالے علم کی کاٹ دیکھئے کہ بڑا منظم ہے ہر کام گھنٹوں میں کرائیں۔ کام نہ ہونے کی صورت میں ایک لاکھ روپے جرمانہ جادو وہ جو سر چڑھ کر بولے بانسری کی دھن پر سوالات کی دھمال اگر پاکستان کا کوئی نجومی عامل پروفیسر مجھے شکست دے گا تو اسے ایک لاکھ روپے نقد انعام دوں گا۔ وہ خواتین و حضرات جو پاکستان میں جگہ جگہ سے کام کروا کر مایوس ہو چکے ہیں ان کو میرا کھلا چیلنج ہے کہ ایک دفعہ میرے آستانے میں آ کر پہلی فرصت میں کامیابی حاصل کریں۔ ہر مقصد میں کامیابی مایوسی گناہ ہے۔ کامیابی آپ کے قدم چومے گی۔ لاکھوں دکھی بہن بھائی فیض حاصل کر کے پرسکون زندگی گزار رہے ہیں۔ جن کا ثبوت ہمارے دفتر میں موجود ہے۔ آپ نے جنگلوں اور پہاڑوں میں بے شمار چلے کر کے لوگوں کو فیض عام پہنچایا۔ اگر آپ کا کوئی مسئلہ ہے۔ مثلاً محبوب سے جدائی، رشتہ میں رکاوٹ، تعویذات کا اثر، اولاد کا نہ ہونا، جادو ٹونہ، کاروباری نقصان سے بچنے کے لیے، شوہر کو راہ راست پر لانے کے لیے، دشمن کو زیر کرنا، کالے علم کے کرشمے سے فوری کامیابی، ہر قسم کی الجھن کے لیے پہلی ملاقات ہی سکون قلب کا باعث ہو گی۔ (راز پوشیدہ)"

یہ اور اس قسم کے دوسرے اشتہارات آئے روز اخبارات بڑے اہتمام سے شائع کرتے ہیں۔ خوبصورت، دلفریب اور آسمان کی دھنکی رنگوں کو بکھیرتے یہ اشتہارات ہر شخص کو اپنی طرف متوجہ کرتے ہیں۔ پاکستان میں پراسرار علوم کو اعتقاد و منافع بخش کاروبار کی صورت اختیار کر گیا ہے۔ کراچی، لاہور، گوجرانوالہ اور راولپنڈی میں ایسے لوگوں کی محدود تعداد موجود ہے جو پراسرار علوم پر مکمل عبور رکھتے ہیں۔ یہ لوگ بہت منظم انداز میں کام کرتے ہیں۔ ضرورت مندوں کی بہت بڑی تعداد اپنے مسائل کے حل کے لیے دور دراز علاقوں سے ان کی طرف رجوع کرتی ہے اور یہ لوگ اپنے مسائل کے حل کی خاطر بھاری نذرانے ادا کرتے ہیں۔

لیکن بیشتر عامل فراڈ اور شعبدہ بازی کے ذریعے کام چلاتے ہیں۔ ان کی کرامات میں جادو کا کمال کم ہوتا ہے اور شعبدہ بازی کا عمل دخل زیادہ ہوتا ہے۔ کالے جادو کے ماہر عاملین نے ہر مقصد کے لیے علیحدہ "چلے" ہو جاتے ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ کالے علم کے ماہر عاملین شیطانی علوم کے ذریعے کاروبار میں رکاوٹ بھی ڈال سکتے ہیں۔ باہمی تعلقات میں شکوک و شبہات کے ذریعے فتنہ و فساد برپا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ لیکن ایسے افراد کی تعداد ہزاروں میں ایک کی ہے۔ زیادہ عاملوں کی تعداد ایسی ہے جو چٹکلے

عمل کے ماہر ہوتے ہیں۔ جس کو ایک عام آدمی بھی سیکھ سکتا ہے۔ یہ جعلی قسم کے عامل لوگوں کو مرعوب کرنے کے لیے شعبدہ بازی کا مظاہرہ کرتے ہیں اور اپنی دکانداری چمکانے کے لیے بلند بانگ جھوٹے دعووں کا سہارا لیتے ہیں۔

پیشہ ور عامل اور پروفیسر انسان دوستی کا یقین دلا کر عرصہ دراز سے سادہ لوح عوام کو دھوکہ دے رہے ہیں۔ معصیت کے مارے جب اپنے مسائل کے حل کے لیے ان سے رجوع کرتے ہیں تو یہ لوگ پہلے نیک نیتی کا یقین دلا کر اور ہمدردی کر کے ضرورت مندوں کو دونوں ہاتھوں سے لوٹنے کے بعد ان کو حالات کے رحم و کرم پر چھوڑ دیتے ہیں اور مسائل میں مزید اضافہ کا سبب بنتے ہیں۔ ان کا زیادہ تر شکار عورتیں ہوتی ہیں۔ روزنامہ دن ۲۴ مارچ ۱۹۹۹ء میں اسی طرح کی ایک خبر ثبوت کے طور پر پیش خدمت ہے۔ کہ آبادی سوہاوہ میں ۲ جعلی پیر فراڈیوں نے اولاد نرینہ سے محروم دھوری میں مقیم مشتاق احمد کے اہل خانہ کو جعلی کرامات کے ذریعے بے وقوف بنا کر ۲۱ تولے طلائی زیورات سے محروم کر دیا۔ تین روز بعد جعلسازی کا پتہ چلنے پر خواتین کو غشی کے دورے پڑ گئے۔ تھانہ دمن کوتوالی میں پرچہ درج کرا دیا گیا۔ بتایا جاتا ہے کہ مشتاق احمد کی پانچ بیٹیاں ہیں اور قدرت نے اسے بیٹے کی نعمت سے محروم رکھا ہے۔ گزشتہ روز دو جعلی پیر فراڈیئے اس کے گھر آئے اور قیلولہ کرنے کے بہانے رکے۔ اس دوران انہوں نے اللہ کا ورد شروع کر دیا اور رات تین بجے تک تلاوت کرتے رہے۔ ایک موقع پر ہاتھ میں گندم کا دانہ رکھ کر جعلسازی سے دانے کو سونے میں تبدیل کر دیا اور اسی طرح کی دیگر جعلی کرامات دکھائیں۔ اس کے بعد انہوں نے خواتین کو مشورہ دیا کہ اولاد نرینہ کے لیے زیورات پر دم کرا لیں۔ خواتین نے گھر پر رکھے ۲۱ تولے زیورات ان کے حوالے کر دیئے۔ دم کرنے کے بعد انہوں نے اسے گٹھڑی میں باندھا اور سختی سے ہدایت کی کہ تین روز تک اس کو ہاتھ نہ لگائیں۔ اگلی صبح دونوں پیر ۲ قیمتی ایمبرائڈڈ کمبل لے کر رخصت ہو گئے اور تین روز بعد جب خواتین نے گٹھڑی کھولی تو اس میں سے زیورات کی بجائے پتھر نکلے۔

اخبارات میں اس قسم کی خبریں اکثر شائع ہوتی رہتی ہیں جس میں نوسرباز شعبدہ بازی یا چرب زبانی کے ذریعے لوگوں کو بیوقوف بناتے ہیں۔ ۱۲ مارچ ۱۹۹۹ء کے روزنامہ نوائے وقت کے سنڈے میگزین میں برطانیہ کے حوالے سے سلطان محمود کی ایک رپورٹ شائع ہوئی کہ:

ہماری کمیونٹی چار خطرناک پاکستانی نوسربازوں کے ہاتھوں کس طرح لٹتے رہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ یہ چار آدمیوں کا گروہ تھا۔ یہ کسی برطانوی شہر میں جاتے کسی پاکستانی کے گھر میں ایک کمرہ کرایہ پر لے لیتے۔ ان میں سے ایک ذات شریف نے پیر باکمال کا ڈھونگ رچا رکھا تھا۔ جسم پر سبز چادر کی بکل مارتا۔ لمبی گھنی داڑھی۔ سر پر دیہاتیوں کی طرح سفید پگڑی۔ گلے میں مختلف رنگوں کی مالا، دونوں بازوؤں میں لوہے کے چوڑے کڑے، ہاتھ میں تسبیح، جائے نماز پر بیٹھ کر ہر وقت "حق اللہ حق اللہ" کا ورد۔ یہ تھا اس ڈھونگی کا مختصر تعارف۔ اس بہروپیے کے تین ساتھی پاکستانی گھروں میں جا کر اس نام نہاد پیر کے جلووں اور کرامات کے قصے بیان کرتے اور لوگوں کو یہ بھی بتاتے کہ یہ "سائیں بابا" نوٹ دگنے کرنے کا علم جانتے

ہیں۔ راتوں رات امیر و کبیر بننے کا یہ نادر موقع ہے۔ اس سے فائدہ اٹھاؤ؟ بدقسمتی ہوئی۔ کئی ان پڑھ پاکستانی مکاروں کے جال میں پھنس جاتے اور وہ پہلے مرحلے پر "سائیں بابا" ان بھولے بادشاہوں کو بتاتا کہ نوٹ ڈبل کرنے کے لیے مجھے ساری رات ایک مشکل وظیفہ کرنا پڑتا ہے۔

آپ کل آ کر مجھ سے ڈبل رقم لے جائیں۔ دوسرے روز جب یہ لوگ سائیں بابا کے پاس جاتے تو وہ انہیں ڈبل رقم تھما دیتا۔ اس عمل سے متعلق شہر میں دھوم مچ جاتی۔ دوسرے پاکستانیوں میں بھی سائیں بابا کی ایک بہت پہنچے ہوئے "مرد حق آگاہ" کے طور پر دھاک بیٹھ جاتی۔ اور لالچ میں آ کر چند پاکستانی اپنے سرمایوں کے غلاف سے اپنی تمام پونجی نکال کر سائیں بابا کو ڈبل کرنے کے لیے اس کی ہتھیلی پر رکھ آتے۔ "سائیں بابا" ان کو بتاتا کہ دیکھو اس بار رقمیں بہت زیادہ ہیں۔ مجھے بہت زیادہ عبادت کرنی پڑے گی۔ ان رقموں کو ڈبل کرنے کے لیے مجھے کئی بار وظیفہ کرنا پڑے گا۔ آپ لوگ تین دن بعد آ کر مجھ سے رقم لے جانا۔ تجسس اور مسرت کی ملی جلی کیفیت میں یہ لوگ جب تین دن بعد "سائیں بابا" کے ہاں جاتے تو وہ وہاں سے غائب ہو چکا ہوتا۔ بے چارے پاکستانی سر پکڑ کر بیٹھ جاتے۔ بعض پاکستانیوں سے پوچھا گیا کہ آپ لوگ ان کی پولیس کے پاس جانے سے ہماری اپنی ہی جگ ہنسائی کا دھڑکا تھا کہ وہ کیا سوچیں گے کہ ہم اس قدر احمق اور بے وقوف ہیں۔ سچی بات تو یہ ہے کہ ہمارے بعض بھائی جنہیں اب بھی ان کے دعووں پر یقین کرتے ہوئے ان کی جیبوں کو نوٹوں سے بھرتے رہتے ہیں۔ شعبدہ بازی کا حیران کن مظاہرہ میں نے بچشم خود دیکھا۔

یہ ۱۹۹۳ء کی بات ہے کہ تھانہ سٹی کاموکے میں رانا رشید DSP کے پاس ایک شخص مہر نواز کا آنا جانا تھا۔ رشید DSP نے مجھے بتایا کہ وہ شخص بہت بڑا عامل ہے۔ جو پوچھو بتا دیتا ہے۔ کالے علم کا ماہر ہے۔ میں نے اس سے کہا کہ جب تک میں خود مشاہدہ نہ کر لوں مجھے یقین نہ آئے گا۔ ایک دن ہم رانا رشید ڈی ایس پی کے دفتر میں صحافتی امور کے سلسلہ میں بیٹھے تھے میرے ساتھ جاوید اقبال مرزا نمائندہ دنیا نیوز اور کاموکے کی معروف شخصیت حکیم عباس شاہ اور کچھ دیگر افراد بھی موجود تھے کہ مہر نواز آ گیا۔ میں اسے نہیں جانتا تھا۔ ڈی ایس پی صاحب اسے بڑے تپاک سے ملے۔ احترام کے ساتھ بٹھایا۔ میں سمجھا کہ کوئی خاص آدمی ہے۔ اسی دوران پولیس کے دیگر اہلکار بھی آہستہ آہستہ دفتر میں اکٹھے ہو گئے اور گفتگو شروع ہو گئی کہ مہر نواز آج ہمیں کیا کھلائیں گے۔ آخر کار طے ہوا کہ پیٹھہ منگوایا جائے۔ مہر نواز نے کہا کہ ایک پرات منگوائیں ایک پولیس اہلکار جلدی سے پرات لے کر آ گیا۔ مہر نواز نے خالی پرات کو سب کے سامنے میز پر رکھا ہاتھ کو پرات کے اوپر ذرا سا بلند کر کے اس پر عام سفید کپڑا ڈالا اور منہ میں کچھ پڑھا۔ اس کے ساتھ ہی پھٹک کی آواز آئی اور تقریباً ایک کلو پیٹھہ پرات میں موجود تھا۔ ہم سب نے کھایا بلکہ میں نے تھوڑا سا پیٹھہ کچھ دیر سنبھال کر بھی رکھا کہ کہیں اس کی شکل تو تبدیل نہیں ہوتی۔ لیکن اس کا ذائقہ اور شکل ویسی کی ویسی رہی میرا اس عمل سے متاثر ہونا عجیب بات تھی۔ اس کے علاوہ بھی مہر نواز بہت سی کرامات یا شعبدے دکھاتا تھا۔ اس کے پاس کالا علم تھا جس کی بنیاد پر وہ گاڑی کو پٹرول پمپ کے سامنے کھڑا کر کے منہ میں

کچھ پڑھتا جس سے گاڑی کی ٹینکی میں خود بخود پیٹرول بھر جاتا۔ ان سب مظاہروں کی وجہ سے پولیس اہلکاران سے بہت مرعوب تھے۔ کچھ عرصہ بعد مجھے معلوم ہوا کہ وہ بہت سے پولیس اہلکاروں کو بیوقوف بنا کر چکا تھا جنھیں فریج، ٹی وی اور ایئر کنڈیشنر عملیات کے ذریعے لا دوں گا کا جھانسہ دے چکا تھا۔ سب لوگ اس کے پیچھے پڑے ہیں اور انھیں ابھی تک تسلیوں اور دلاسوں کے سوا کچھ نہیں ملا۔ وہ ڈر کے مارے اس کے خلاف کوئی کاروائی بھی نہیں کرتے تھے کہ کہیں انہیں نقصان نہ پہنچا دے۔ یہی شخص بعد میں اپنی جعلسازی کی بدولت پولیس کے ہاتھوں گرفتار ہوا اور اس پر دھوکہ دہی کے مقدمات قائم ہوئے۔

پاکستان میں شعبدہ بازی کے فن نے کافی ترقی کر لی ہے۔ شعبدہ باز ایسے ایسے کرتب پیش کرتے ہیں کہ عقل دنگ رہ جاتی ہے اور ان پر جادو کا گمان ہوتا ہے۔ یہ تمیز کرنا مشکل ہو جاتا ہے کہ فن کا مظاہرہ کرنے والا ہاتھ کی صفائی دکھا رہا ہے یا جادوگری کا مظاہرہ کر رہا ہے۔ شعبدہ بازی کے لیے مہارت کی ضرورت ہوتی ہے۔ جبکہ جادوگری یا پراسرار علوم کے حصول کی خاطر شیطان سے مدد طلب کی جاتی ہے۔ تفسیر ابن جریر میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد علاقہ دومۃ الجندل کی ایک عورت آپ ﷺ کی تلاش میں آئی۔ تو اس نے حضرت عائشہؓ سے اپنا واقعہ بیان کیا کہ میرا شوہر مجھ سے ناراض ہو کر کہیں چلا گیا۔ میں نے ایک بڑھیا سے اس کا ذکر کیا۔ وہ بڑھیا دوسرے دن دو کتے لے کر میرے گھر آئی۔ ایک پر خود سوار ہوئی اور دوسرے پر مجھے سوار کیا پھر ہم دونوں بابل پہنچیں جہاں پہنچ کر دیکھا کہ دو شخص زنجیروں سے جکڑے ہوئے لٹک رہے ہیں۔ وہ اصل میں دونوں جادوگر تھے۔ بڑھیا کے کہنے پر میں نے ان دونوں جادوگروں سے جادو سیکھنے کی خواہش ظاہر کی۔ انھوں نے منع کیا۔ جب میں نہ مانی تو انھوں نے کہا کہ پیچھے اس تنور میں پیشاب کر آ۔ میں گئی تو مجھے ڈر لگا اور بغیر پیشاب کیے واپس آ گئی اور کہہ دیا کہ کر آئی ہوں۔ انھوں نے پوچھا تو نے کیا دیکھا میں نے کہا کچھ نہیں دیکھا تو انھوں نے کہا تو نے پیشاب ہی نہیں کیا۔ ابھی تیرا کچھ نہیں بگڑا تیرا ایمان سلامت ہے جادو مت سیکھ لیکن میں نہ مانی تو پھر پیشاب کرنے کو کہا گیا تو میں پھر پیشاب کیے بغیر واپس آ گئی اور وہی کہا جو پہلے کہا تھا۔ جب میں تیسری بار گئی اور پیشاب کیا تو دیکھا کہ ایک گھڑ سوار منہ پر نقاب ڈالے آسمان پر چڑھ گیا ہے میں نے واپس آ کر ان سے کہا تو انھوں نے کہا کہ یہ تیرا ایمان تھا جو چلا گیا اب جا تجھے جادو آ گیا۔ میں نے گھر آ کر تجربہ کیا۔ گندم کا ایک دانہ زمین پر ڈال کر کہا کہ اگ جا۔ وہ فوراً اگ گیا۔ اس کے بعد میں جیسے کہتی ویسے ہوتا ہے۔

عام طور پر جادو کی آٹھ اقسام بیان کی جاتی ہیں۔

☆ سحر کلدانیین وسحر بابلی۔
☆ جادو کے ذریعے جن وشیاطین کو مسخر کرنا۔
☆ سحر کے ذریعے نفوس مفارقہ کی ارواح کو اپنے تابع کرنا۔
☆ بعض ارواح خبیثہ کے توسل سے کسی شخص کے خیال میں اپنا تصرف جمانا جسے نظر بندی وخیال بندی کہتے ہیں۔ فرعون کے ساحروں کا جادو اسی قسم کا تھا۔

∴ تلبیس اور ملمع یعنی مطلوبہ صورت کا نقشہ پیش نظر رکھتے ہیں۔

∴ نیرنج یعنی بعض چیزوں کے خواص سے عجیب و غریب افعال صادر کرنا۔

∴ شعبدہ بازی یعنی ہاتھ کی چالاکی سے۔

∴ مکر و حیلہ یعنی ناقص عجیب آلات و ادویات کی مدد سے ایسے حالات پیدا کرنا کہ جادو کا گمان ہو۔

پاکستان میں تمام اقسام کے ماہر جادوگر پائے جاتے ہیں۔ کالا جادو جس میں اکثر لوگ ماہر ہیں اس میں جس شخص پر جادو کرنا مقصود ہوتا ہے اس پر ایک "جن" مسلط کر دیا جاتا ہے۔ وہ انسان کو مجبور کرنے والی چیز ہوتا ہے جس کے لیے یہ جن مسلط کیا گیا ہو اور مسحور ایک غافل کی طرح وہی کام کرتا ہے جو "جن" کرنے پر مجبور کرتا ہے۔ اس کے بس میں کچھ نہیں ہوتا وہ مجبوراً بے اختیار سب کچھ کرتا ہے۔

جادو سیکھنے کے خواہش مند دنیا بھر میں پائے جاتے ہیں۔ عیسائیت کے آغاز سے بھی قبل جرمنی میں ہر سال مئی میں "چڑیلوں کی شب" کا تہوار نہایت جوش و خروش سے منایا جاتا تھا یہ سلسلہ ابھی تک جاری ہے۔ جرمن تاریخ کے مطابق یکم مئی سے پہلے والی رات میں محبت کی دیوی ووتان اور فریا دیوتاؤں کی شادی ہوئی تھی گزشتہ مئی ۱۹۹۹ء میں "چڑیلوں کی شب" کے تہوار کے موقع پر جادو ٹونے کے ماہروں سمیت لاکھوں افراد نے شرکت کی ۲۰ ہزار سے زائد افراد نے چڑیلوں جیسا لباس زیب تن کیا تہوار "بروکن" نامی پہاڑی پر منایا گیا مشہور جرمن شاعر گوئٹے کے کلام فاؤسٹ میں "بروکن پہاڑی" کے ذکر سے یہ نام جرمن باشندوں میں کافی مقبول ہے۔ یہ مقام مرکزی مشرقی جرمنی کے نیشنل پارک میں واقع ہے۔ حسب روایت جادو ٹونے کے ماہروں نے چڑیلوں کے مخصوص لباس پہن کر رقص کیا اور جھاڑو دے کر سردی سے بچاؤ کی رسم ادا کی۔ اب یہ تہوار سینٹ والپر کے نام سے منسوب ہے۔ جس نے آٹھویں صدی میں اجداد اور جاہل جرمن باشندوں کو عیسائی بنایا تھا۔ اسی طرح پچھلے دنوں جون ۲۰۰۰ء میں میٹروپولیٹن میوزیم نے زمانہ قدیم کے مختلف جادوگروں کے زیر استعمال رہنے والے قدیم آلات کی نمائش کا اہتمام کیا جس میں سولہویں صدی سے بیسویں صدی تک کے دور میں استعمال ہونے والے جادوئی آلات کے علاوہ جادو کے طریقوں پر روشنی ڈالنے کا بھی اہتمام کیا گیا تھا۔ نمائش کے منتظم علیسا لاگاما نے اس انوکھی نمائش میں قدیم تہذیبوں سے وابستہ اشیاء جمع کرنے کی کوشش کے علاوہ اس موضوع پر ایک کتاب بھی شائع کی ہے اس نمائش میں افریقہ میں جادو ٹونے میں استعمال ہونے والے سولہویں صدی سے بیسویں صدی تک کے آلات، ملبوسات، زیورات اور دیوی دیوتاؤں کے عجیب و غریب بت بھی شامل کیے گئے تھے۔ علیسا نے صحافیوں کو بتایا کہ اس نمائش میں افریقہ کے علاوہ ایران، چین اور فرانس کے قدیم جادوئی آلات بھی موجود ہیں۔ انھوں نے بتایا کہ جادوگری کے پیشے سے وابستہ لوگوں اور قسمت کا حال جاننے والوں کے لیے معلومات حاصل کرنے کا یہ بہترین موقع ہے۔ کیونکہ دنیا کے بیشتر علاقوں سے اس نوعیت کی تمام اہم اشیاء ایک جگہ جمع کر دی گئی ہیں۔ اس میں جادو سے بچنے کے زیورات، روحوں سے بچاؤ کے لباس اور آلات، دشمنوں کو ہلاک کرنے والی ترکیبوں کے علاوہ جادوئی موسیقی کے آلات اور ان سے عجیب و غریب دھنوں کو بجانے کا بھی خاص انتظام کیا گیا

قبل۔ غیر مذاہب کے برعکس اسلام ایک عالمگیر مذہب ہے۔ اس نے اپنے ماننے والوں کے لیے پوری زندگی کی طرح جادوگری سے متعلق تمام پہلوؤں کا نہایت تفصیل سے جائزہ پیش کیا ہے۔

امام مسلم اپنی صحیح مسلم میں روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جو شخص کسی نجومی کے پاس آیا اور اس سے کسی چیز کے بارے میں دریافت کیا۔ تو چالیس رات تک اس کی نماز قبول نہ ہوگی۔

مستند روایات کے علاوہ مفکرین اسلام نے جادوگری سے بچنے اور اس کی حقیقت بہت سادہ اور عام فہم انداز میں پیش کی ہے۔ جس پر عمل کرکے ہر فرد استفادہ کر سکتا ہے۔ شیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز کی کتاب جو وزارت اسلامی امور و اوقاف دعوت و ارشاد سعودی عرب نے شائع کی ہے۔ جس کا ترجمہ اسماعیل محمد بشیر نے کیا کتاب کا نام ہے "جادو اور کہانت" جس میں لکھتے ہیں کہ دور حاضر میں علاج معالجہ کرنے والے کثرت سے پائے جاتے ہیں اور سادہ لوح عوام کو دھوکا دیتے ہیں۔ ان حالات کے پیش نظر اللہ کے بندوں کی خیر خواہی کے لیے میں نے چاہا کہ اسلام اور مسلمانوں کے لیے اس طریقہ کار سے جو عظیم خطرہ لاحق ہو رہا ہے۔ اسے بیان کروں کہ اس میں غیر اللہ سے تعلق اور اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت ہے۔ نجومیوں وغیرہ کے پاس آنے کی سخت ممانعت ہے لہٰذا حکمرانوں اور دینی معاملات کی تفتیش کرنے والوں اور ان کے علاوہ جنہیں بھی اختیارات و اقتدار حاصل ہوں ان پر واجب ہے کہ کاہنوں اور نجومیوں کے پاس آنے سے لوگوں کو روکیں اور بازاروں وغیرہ میں منتقل کرنے والوں کو سختی سے منع کریں۔ ان نجومیوں کی بعض باتوں کے صحیح ہو جانے اور ان کے پاس آنے والوں کی کثرت سے دھوکا نہیں کھانا چاہیے کیونکہ جو ان کے پاس آتے ہیں۔ وہ جاہل عالم نہیں ہوتے بلکہ اس بات سے بھی لاعلم ہوتے ہیں کہ ان کے پاس آنا منع ہے۔ کیونکہ شریعت کی عظیم مخالفت بڑے خطرات اور خطرناک نتائج کے پیش نظر اللہ کے رسول نے لوگوں کو کاہنوں وغیرہ کے پاس آنے سے روکا ہے۔ نیز یہ جھوٹے اور فاجر ہیں۔ یہ علم غیب کا دعویٰ کرتے ہیں۔ جو کفر ہے۔ یہ لوگ اپنا مقصد حاصل کرنے کے لیے جنات سے خدمت لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے علاوہ ان جنات کی عبادت کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک اور کفر ہے۔ جو ان کی تصدیق کرے جس نے بھی جادوگری اور نجومیت وغیرہ ان پیشہ والوں سے سیکھی اللہ کے رسول اس سے بری الذمہ ہیں۔ کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں کہ ان کے بتلائے ہوئے طریقہ علاج کی پیروی کرے مثلاً جادوئی طلسم کھینچنا اور قلعی اتارنا وغیرہ خرافات پر عمل نہ کریں۔ جیسے یہ لوگ کرتے ہیں۔ کیونکہ یہ سب کاہنوں کی طرف سے دھوکہ بازی کی جاتی ہیں جو شخص ان چیزوں پر رضا مند ہوا وہ ان کے کفر و ضلالت پر معاون ثابت ہوگا۔ کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں کہ کاہنوں کے پاس جا کر اس سے اس شخص کے بارے میں سوال کرے جس کے بیٹے قریبی رشتہ دار سے شادی کرنا چاہتا ہے۔ یا شوہر بیوی یا ان کے خاندان کے درمیان ہونے والی محبت و وفا یا عداوت و اختلاف کے بارے میں دریافت کرے کیونکہ یہ سب غیب کی باتیں ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی نہیں جانتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت و احسان اور اتمام نعمت کے طور پر اپنے بندوں کے لیے اچھے وظائف

بیان فرماتے ہیں جن کے ذریعے وہ جادو لگنے سے پہلے ہی اس کے شر سے محفوظ رہ سکیں اور جادو لگ جانے کے بعد بھی ان اعمال سے اس کا علاج کر سکیں۔ چنانچہ مندرجہ سطور میں ان وظائف کا ذکر کر رہا ہے۔ جن کے ذریعے جادو کے خطرات سے بچا جا سکتا ہے اور اس کا علاج بھی کیا جا سکتا ہے یعنی جادو کے خطرات سے بچنے کے لیے جو طریقے ہیں ان میں سے نتیجہ بخش اور اہم طریقہ یہ ہے کہ شرعی اذکار، دعاؤں اور تعویذات کے ذریعہ اپنے آپ کو محفوظ رکھا جائے اس کے لیے مختلف اذکار و دعائیں ہیں۔

- ہر فرض نماز سے سلام پھیرنے کے بعد وظائف کرنے کے بعد آیت الکرسی پڑھے۔ آیت الکرسی قرآن کی سب سے عظیم آیت ہے۔
- سورۃ احد، سورۃ فلق، سورۃ الناس ہر فرض نماز کے بعد پڑھے نیز تینوں سورتوں کو صبح کے وقت تین تین مرتبہ فجر کی نماز کے بعد اور رات کو نماز مغرب کے بعد پڑھے۔
- سورۃ بقرہ کی آخری دو آیتیں رات کو پڑھے اور وہ یہ ہیں ''امن الرسول تا علی القوم الکافرین'' (۲۸۵_۲۸۶)

ان آیات کا ترجمہ مندرجہ ذیل ہے۔

(ترجمہ) ''رسولؐ اس ہدایت پر ایمان لایا جو اس کے رب کی طرف سے اس پر نازل ہوئی ہے اور جو اس رسول کے ماننے والے ہیں۔ انھوں نے بھی اس ہدایت کو دل سے تسلیم کیا ہے۔ یہ سب اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں کو مانتے ہیں اور ان کا قول یہ ہے کہ ہم اللہ کے رسولوں کو ایک دوسرے سے الگ نہیں کرتے۔ ہم نے حکم سنا اور اطاعت قبول کی۔ مالک! ہم تجھ سے خطا بخشی کے طالب ہیں اور ہمیں تیری ہی طرف پلٹنا ہے اللہ کسی جان پر اس کی قدرت سے بڑھ کر ذمہ داری کا بوجھ نہیں ڈالتا۔ ہر شخص نے جو نیکی کمائی ہے اس کا پھل اس کے لیے ہے اور جو بدی سمیٹی ہے اس کا وبال اسی پر (ایمان لانے والو! تم یوں دعا کرو) اے ہمارے رب ہم سے بھول چوک میں جو قصور ہو جائیں ان پر گرفت نہ کر۔ مالک! ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال جو تو نے ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالے تھے۔ جس بار کے اٹھانے کی طاقت ہم میں نہیں ہے۔ وہ ہم پر نہ رکھ ہمارے ساتھ نرمی کر ہم سے درگزر فرما، ہم پر رحم کر تو ہمارا مولا ہے۔ کافروں کے مقابلے میں ہماری مدد کر۔''

اعوذُ بکلمات اللہ التامات من شرِّ ما خلق کا ورد کثرت سے کرنا چاہیے۔ رات دن میں کسی جگہ پڑاؤ ڈالتے وقت، خواہ مکان ہو یا صحرا، فضاء ہو یا سمندر، ہر جگہ اس کا ورد کرنا چاہیے کیونکہ آپ نے فرمایا:

جس شخص نے کسی مقام پر پڑاؤ ڈالا اور کہا کہ ''میں اللہ تعالیٰ کے کلمات تامہ کے ذریعے اس کی مخلوق کے شر سے پناہ مانگتا ہوں تو اسے کوئی شے ضرر نہیں پہنچا سکتی یہاں تک کہ وہ صحیح سالم اس مقام سے کوچ کر جائے۔

انھیں وظائف میں سے ایک یہ بھی ہے کہ دن کے اول وقت یعنی صبح اور رات کے اول وقت

یعنی شام میں تین مرتبہ کہے۔

بسم اللہ الذی لا یضر مع اسمہ شیء فی الارض ولا فی السماء وھو السمیع العلیم

"شروع کرتا ہوں اس ذات کے نام سے جس کے نام کے ساتھ زمین و آسمان کی کوئی شے نقصان نہیں پہنچا سکتی اور وہ سننے اور جاننے والا ہے۔" (ابوداؤد، ترمذی)

یہ اذکار اور تعویذات جادو وغیرہ کے شر سے بچنے کے لیے عظیم اسباب ہیں اس شخص کے لیے جو صدق دل سے ایمان اور اللہ تعالیٰ پر بھروسہ و اعتماد رکھتا ہو اور ان کے معانی پر انشراح صدر کے ساتھ ان کا پابند ہو اور یہی تعویذات و اذکار جادو لگ جانے کے بعد اس کو زائل کرنے میں بھی عظیم ہتھیار ہیں۔ ساتھ ہی ساتھ اس کے ضرر کو دفع کرنے اور مصیبت کو دور کرنے کے لیے بکثرت اللہ تعالیٰ سے گریہ و زاری اور سوال کرنا چاہیے۔ جادو وغیرہ کے اثرات کا علاج کرنے کے لیے نبی کریم ﷺ سے ثابت شدہ دعاؤں میں سے بعض یہ ہیں۔

اللّٰھم رب الناس الباس واشف انت الشافی لا شفاء الا شفاؤک شفاء لا یغادر سقما

"اے اللہ لوگوں کے پالنہار تکلیف کو دور کر دے اور شفا عطا کر تو ہی شفا عطا کرنے والا ہے۔ تیری شفا کے علاوہ اور کوئی شفا نہیں۔ ایسی شفا عطا کر جو کوئی بیماری باقی نہ رکھے۔"

(بخاری، مسلم و ترمذی)

جس رقیہ سے حضرت جبرئیل نے نبی کریم ﷺ کو دم کیا تھا ان میں سے ایک یہ ہے۔

بسم اللہ ارقیک من کل شیء یؤذیک ومن شر کل نفس او عین حاسد اللہ یشفیک بسم اللہ ارقیک (مسلم)

"اللہ کے نام سے میں آپ کو دم کرتا ہوں ہر اس چیز سے جو آپ کو تکلیف دیتی ہے۔ ہر نفس اور ہر حاسد کی نگاہ سے اللہ آپ کو شفا عطا فرمائے۔ اللہ کے نام سے میں آپ کو دم کرتا ہوں۔"

جادو کا اثر زائل کرنے کا ایک علاج یہ بھی ہے۔ خاص کر مردوں کے لیے جو اپنی بیوی سے جماع کرنے میں رکاوٹ محسوس کرتے ہوں کہ بیری کے درخت کے سرسبز سات پتے لے کر اسے پتھر وغیرہ سے کوٹ لے پھر اس کو کسی برتن میں رکھ کر اتنا پانی بھر دیا جائے جو غسل کرنے کے لیے کافی ہو جائے۔ پھر اس پر آیت الکرسی، اور سورۃ کافرون، اخلاص، فلق اور الناس پڑھیں اور سورۃ اعراف کی یہ آیتیں پڑھیں۔

واوحینا الی سے صاغرین تک (اعراف ۱۱۷-۱۱۹)

پھر سورۃ یونس کی یہ آیتیں پڑھے۔

قالوا یا موسیٰ سے حیث اتی (طٰہٰ ۶۵-۶۹)

یہ مذکورہ بالا سورتیں اور آیتیں اس پانی پر پڑھنے کے بعد اس میں سے تھوڑا سا پانی پی لے اور باقی پانی سے غسل کر لے۔ اسی طرح مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی نے تفہیم القرآن کی چھٹی جلد میں معوذتین کی تفسیر میں جادوگری سے متعلق پیدا ہونے والے خدشات کو نہایت سادہ انداز میں دور کر دیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ جادو کے متعلق یہ جان لینا چاہیے کہ اس میں چونکہ دوسرے شخص کی مدد مانگی جاتی ہے اس لیے قرآن میں اسے کفر کہا گیا ہے۔

(ترجمہ) ''سلیمان نے کفر نہیں کیا تھا۔ بلکہ شیاطین نے کفر کیا تھا۔ وہ لوگوں کو جادو سکھاتے تھے۔'' (البقرہ ۱۰۲)

لیکن اگر اس میں کوئی کلمہ کفر یا کوئی فعل شرک نہ بھی ہو تو وہ بالاتفاق حرام ہے اور نبیؐ نے اسے سات ایسے کبیرہ گناہوں میں شمار کیا ہے۔ جو انسان کی آخرت کو برباد کر دینے والے ہیں۔ بخاری و مسلم میں حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت ہے کہ حضورؐ نے فرمایا۔ سات غارت گر چیزوں سے پرہیز کرو۔ لوگوں نے پوچھا وہ کیا ہیں یا رسول اللہ؟ تو آپؐ نے فرمایا۔

۱۔ خدا کے ساتھ کسی کو شریک کرنا۔

۲۔ جادو

۳۔ کسی ایسی جان کو ناحق قتل کرنا جسے اللہ نے حرام کیا ہے۔

۴۔ سود کھانا۔

۵۔ یتیم کا مال کھانا۔

۶۔ جہاد میں دشمن کے مقابلے سے پیٹھ پھیر کر بھاگ نکلنا۔

۷۔ اور بھولی بھالی عفیف مومن عورتوں پر زنا کی تہمت لگانا۔

جہاں تک تاریخی تحقیق کا تعلق ہے نبیؐ پر جادو کا اثر ہونے کا واقعہ قطعی طور پر ثابت ہے۔ اور علمی تنقید سے اس کو اگر غلط ثابت کیا جا سکتا ہو تو پھر دنیا کا کوئی واقعہ بھی صحیح ثابت نہیں کیا جا سکتا۔ اس سلسلے میں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ جو لوگ جادو کو محض اوہام کے قبیل کی چیز قرار دیتے ہیں۔ ان کی یہ رائے صرف اس وجہ سے ہے کہ جادو کے اثرات کی کوئی سائنٹفک توجیہ نہیں کی جا سکتی۔

لیکن دنیا میں بہت سی چیزیں ایسی ہیں جو تجربے اور مشاہدے میں آتی ہیں۔ مگر انہیں سائنٹفک طریقے سے یہ بیان نہیں کیا جا سکتا کہ وہ کیسے رونما ہوتی ہیں۔ اس طرح کی توجیہ پر اگر ہم قادر نہیں ہیں تو اس سے یہ لازم نہیں ہوتا کہ اس چیز ہی کا انکار کر دیا جائے کہ جس کی ہم توجیہ نہیں کر سکتے' جادو دراصل ایک نفسیاتی اثر ہے۔ جو نفس سے گزر کر جسم کو بھی اسی طرح متاثر کر سکتا ہے جس طرح جسمانی اثرات جسم سے گزر کر نفس کو متاثر کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر خوف ایک نفسیاتی چیز ہے۔ مگر اس کا اثر جسم پر یہ ہوتا ہے کہ رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں اور بدن میں تھرتھری چھوٹ جاتی ہے۔ دراصل جادو سے حقیقت تبدیل نہیں ہوتی۔ مگر انسان کا نفس اور اس کے حواس اس سے متاثر ہو کر یہ محسوس کرنے لگتے ہیں کہ حقیقت تبدیل

ہوتی ہے۔ حضرت موسیٰ کی طرف جادوگروں نے جو لاٹھیاں اور رسیاں پھینکی تھیں وہ سانپ نہیں بنی تھیں لیکن ہزاروں کے مجمع کی آنکھوں پر ایسا جادو ہوا کہ سب نے انہیں سانپ ہی سمجھا یہاں تک کہ حضرت موسیٰ تک کے حواس جادوگروں کی تاثیر سے محفوظ نہ رہ سکے۔ اسی طرح قرآن میں بیان کیا گیا ہے:

(ترجمہ) ''بابل میں ہاروت اور ماروت [illegible] سے لوگ یہ جادو سیکھتے تھے جس سے شوہر اور بیوی میں جدائی ڈال دیں۔'' یہ بھی ایک نفسیاتی اثر تھا۔ اور ظاہر ہے کہ اور آج [illegible] نہ ہوتی ہو تو دوا سے کے خریدار نہ ہی سکتے تھے۔ بالآخر یہ بات ذہن نشین [illegible] اور ہوائی جہاز سے سفر کرنے والے بھی اسی طرح جادو کا مؤثر ہونا بھی اللہ کے اذن سے [illegible] جادو یا عامل سے انسان کے جسم پر جب تک اللہ چاہے اثر [illegible] طریقہ استعمال کرنے کی ضرورت محسوس ہوتی ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں [illegible] جائے اور سب سے زیادہ نقش پختہ عامل جادو کا اثر زائل کرنے [illegible] جادو ٹونا ہے [illegible] ہونے کا۔ یہ ہیں دو صورتیں [illegible] بیان کرنا ضروری تھا جن سے [illegible] سے جادو کا علاج کیا جا سکتا ہے۔ جادوگروں کے عمل کا علاج [illegible] جنات سے تقرب۔ تو یہ جادوگری نہیں بلکہ شیطانی عمل ہے۔ بلکہ [illegible] رہنا ضروری ہے۔

نیز جادو کے علاج کے لیے کاہنوں، نجومیوں اور شعبدہ بازوں سے سوال کرنا اور ان سے [illegible] پوچھ گچھ کرنا بھی جائز نہیں کیونکہ وہ ایمان نہیں رکھتے اور نہ ہی [illegible] کہ وہ جھوٹے اور فاجر ہیں جو غیب کا دعویٰ کرتے ہیں اور عوام الناس کو دھوکا دیتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ان کے پاس جانے، ان سے سوال کرنے اور ان کی تصدیق کرنے سے منع فرمایا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مسلمانوں کو ہر مصیبت سے عافیت بخشے اور ان کے دین کی حفاظت کرے اور اللہ انہیں دین میں سمجھ عطا فرمائے اور ہر اس عمل سے دور رکھے جو اس کی شریعت کے خلاف ہو۔

اسلام میں جھاڑ پھونک کی حیثیت

کیا جھاڑ پھونک کی اسلام میں کوئی گنجائش ہے؟ اور یہ کہ جھاڑ پھونک بذات خود جائز بھی ہے یا نہیں؟ یہ سوال اس لیے پیدا ہوتا ہے کہ بکثرت صحیح احادیث میں مذکور ہے کہ رسول اللہ ﷺ رات کو سوتے وقت اور خاص طور پر بیماری کی حالت میں معوذتین یا بعض روایات کے مطابق معوذات (قل ہو اللہ احد، معوذتین) تین مرتبہ پڑھ کر اپنے دونوں ہاتھوں میں پھونکتے اور سر سے لے کر پاؤں تک پورے جسم پر جہاں جہاں تک بھی آپ کے ہاتھ پہنچ سکتے تھے، ہاتھ پھیرتے تھے۔ آخری بیماری میں جب آپ کے لیے خود ایسا کرنا ممکن نہ رہا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ سورتیں پڑھیں اور آپ کے دست مبارک کی برکت

کے خیال سے آپ ہی کا ہاتھ لے کر آپؐ کے جسم پر پھیرا۔ اس مضمون کی روایات صحیح سندوں کے ساتھ بخاری' مسلم' نسائی' ابن ماجہ' ابو داؤد اور موطا امام مالک میں خود حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہیں جن سے بڑھ کر کوئی بھی حضورؐ کی زندگی سے واقف نہ ہو سکتا تھا۔ اس معاملہ میں پہلے مسئلہ شرعی اچھی طرح سمجھ لینا چاہیے۔ احادیث میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی طویل روایت آئی ہے جس کے آخر میں حضورؐ فرماتے ہیں کہ میری امت کے وہ لوگ بلا حساب جنت میں داخل ہوں گے جو نہ داغنے کا علاج کراتے ہیں' نہ جھاڑ پھونک کراتے ہیں' نہ فال لیتے ہیں بلکہ اپنے رب پر توکل کرتے ہیں۔ (مسلم)

حضرت مغیرہؓ بن شعبہ کی روایت ہے کہ حضورؐ نے فرمایا' جس نے داغنے سے علاج کرایا اور جھاڑ پھونک کرائی وہ اللہ پر توکل سے بے تعلق ہو گیا (ترمذی) حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ دس چیزوں کو ناپسند کرتا ہے جن میں سے ایک جھاڑ پھونک بھی ہے سوائے معوذتین (الفلق' الناس) یا معوذات کے (ابو داؤد' احمد' نسائی' ابن حبان' حاکم) بعض احادیث سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ ابتداء میں حضورؐ نے جھاڑ پھونک سے بالکل منع فرما دیا تھا' لیکن بعد میں اس شرط کے ساتھ اس کی اجازت دے دی کہ اس میں شرک نہ ہو اللہ کے پاک ناموں یا اس کے کلام سے جھاڑا جائے کلام ایسا ہو جو سمجھ میں آئے اور یہ معلوم کیا جا سکے کہ اس میں کوئی گناہ کی چیز نہیں ہے اور بھروسہ جھاڑ پھونک پر نہ کیا جائے کہ وہ بجائے خود شفا دینے والی نہیں ہے بلکہ اللہ پر اعتماد کیا جائے کہ وہ چاہے گا تو اسے نافع بنا دے گا۔ یہ مسئلہ شرعی واضح ہو جانے کے بعد اب دیکھئے کہ احادیث اس بارے میں کیا کہتی ہیں۔ ابن عباس کی یہ روایت بھی احادیث میں آئی ہے کہ نبیؐ حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ پر یہ دعا پڑھتے تھے۔

اعیذ کما بکلمات اللہ التامۃ من کل شیطان وھامۃ من کل عین لامۃ.

"میں تم کو اللہ کے بے عیب کلمات کی پناہ میں دیتا ہوں ہر شیطان اور موذی سے اور ہر نظر بد سے۔" (بخاری' مسند احمد' ترمذی اور ابن ماجہ)

عثمان بن ابی العاص ثقفی کے متعلق مسلم' موطا' طبرانی اور حاکم میں تھوڑے سے لفظی اختلاف کے ساتھ یہ روایت آئی ہے کہ انہوں نے رسول اللہؐ سے شکایت کی کہ میں جب سے مسلمان ہوا ہوں مجھے ایک درد محسوس ہوتا ہے جو مجھ کو مارے ڈالتا ہے۔ آپ نے فرمایا اپنا سیدھا ہاتھ اس جگہ پر رکھو جہاں درد ہوتا ہے۔ پھر تین مرتبہ بسم اللہ کہو اور سات مرتبہ یہ کہتے ہوئے ہاتھ پھیرو کہ اعوذ باللہ و قدرتہ من شر ما اجد و احاذر میں اللہ اور اس کی قدرت کی پناہ مانگتا ہوں اس چیز کے شر سے جس کو میں محسوس کرتا ہوں اور جس کے لاحق ہونے کا مجھے خوف ہے۔ موطا میں اس پر یہ اضافہ ہے کہ عثمانؓ بن ابی العاص نے کہا کہ اس کے بعد میرا وہ درد جاتا رہا اور اسی چیز کی تعلیم میں اپنے گھر والوں کو دیتا ہوں۔

مسلم میں عوف بن مالک اشجعی کی روایت ہے کہ جاہلیت کے زمانے میں ہم لوگ جھاڑ پھونک کیا کرتے تھے۔ ہم نے رسول اللہؐ سے پوچھا کہ اس معاملہ میں حضورؐ کی کیا رائے ہے۔ حضورؐ نے فرمایا

جن چیزوں سے تم جھاڑتے تھے وہ میرے سامنے پیش کرو۔ جھاڑنے میں مضائقہ نہیں ہے جب تک اس میں شرک نہ ہو۔

ابن ماجہ و مسلم میں حضرت جابر بن عبداللہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ نے جھاڑ پھونک سے روک دیا تھا۔ پھر حضرت عمرو بن حزم کے خاندان کے لوگ آئے اور کہا کہ ہمارے پاس ایک عمل تھا جس سے ہم بچھو یا سانپ کے کاٹے کو جھاڑتے تھے۔ مگر آپ نے اس کام سے منع فرما دیا ہے۔ پھر انہوں نے وہ چیز آپ کو سنائی جو وہ پڑھتے تھے۔ آپ نے فرمایا "اس میں تو کوئی مضائقہ نہیں پاتا، تم میں سے جو شخص اپنے کسی بھائی کو فائدہ پہنچا سکتا ہے وہ ضرور پہنچائے۔" جابر بن عبداللہ کی دوسری حدیث مسلم میں یہ ہے کہ آل حزم کے پاس سانپ کاٹے کا عمل تھا اور حضورؐ نے ان کو اس کی اجازت دے دی تھی۔

اس کی تائید مسلم، مسند احمد اور ابن ماجہ میں حضرت عائشہؓ کی یہ روایت بھی کرتی ہے کہ حضورؐ نے انصار کے ایک خاندان کو ہر زہریلے جانور کے کاٹے کو جھاڑنے کی اجازت مرحمت فرمائی۔ مسند احمد، ترمذی، مسلم اور ابن ماجہ میں حضرت انسؓ سے بھی اس سے ملتی جلتی روایت نقل کی گئی ہے جس میں حضورؐ نے زہریلے جانوروں کے کاٹنے اور قباب کے مرض اور نظر بد کے جھاڑنے کی اجازت دی۔ مسند احمد، ترمذی، ابن ماجہ اور حاکم نے حضرت عمیر مولی ابی اللحم سے یہ روایت نقل کی ہے کہ جاہلیت کے زمانے میں میرے پاس ایک عمل تھا جس سے میں جھاڑا کرتا تھا۔ میں نے رسول اللہ کے سامنے اسے پیش کیا۔ آپ نے فرمایا فلاں فلاں چیزیں اس میں سے نکال دو باقی سے تم جھاڑ سکتے ہو۔

رہا یہ سوال کہ آیا جھاڑ پھونک مفید بھی ہے یا نہیں تو اس کا جواب یہ ہے کہ رسول اللہؐ نے دوا اور علاج سے نہ صرف یہ کہ کبھی منع نہیں فرمایا بلکہ خود فرمایا ہے کہ ہر مرض کی دوا اللہ نے پیدا کی ہے اور تم لوگ دوا کیا کرو۔ حضورؐ نے خود لوگوں کو بعض امراض کے علاج بتائے ہیں جیسا کہ احادیث میں کتاب الطب کو دیکھنے سے معلوم ہو سکتا ہے۔ لیکن دوا بھی اللہ ہی کے حکم اور اذن سے نافع ہو سکتی ہے، ورنہ اگر دوا اور علاج ہر حال میں نافع ہوتا تو ہسپتالوں میں کوئی نہ مرتا۔ اب اگر دوا اور علاج کرنے کے ساتھ اللہ کے کلام اور اسمائے حسنیٰ سے بھی استفادہ کیا جائے، یا ایسی جگہ جہاں کوئی طبی امداد میسر نہ ہو اللہ ہی کی طرف رجوع کر کے اس کے کلام اور اسماء و صفات سے استعانت کی جائے تو یہ بات معقولیت کے خلاف نہیں ہے۔ البتہ یہ صحیح نہیں ہے کہ دوا اور علاج کو جہاں وہ میسر ہو جان بوجھ کر چھوڑ دیا جائے اور صرف جھاڑ پھونک سے کام لینے پر ہی اکتفا کیا جائے، اور کچھ لوگ عملیات اور تعویذوں کے مطب کھول کر بیٹھ جائیں اور اس کو کمائی کا ذریعہ بنا لیں۔"

(بحوالہ ماہر استاد بشیر احمد کے تیس سالہ تجربات کا نچوڑ)

ستارہ کیا میری تقدیر کی خبر دے گا

شیطان اور انسان کے درمیان روز اول سے ہی کشمکش جاری ہے۔ اس کی ساری دوڑ دھوپ کا منشا ہی یہ ہے کہ حضرت انسان اصل مقصد زندگی میں ناکام و نامراد رہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ اسے راہ راست سے بھٹکانے کا کوئی موقع ضائع نہیں کرتا۔ قرآن حکیم نے اس کی کوشش کی واضح نشاندہی کی ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

"لوگو اللہ کا وعدہ یقیناً برحق ہے۔ لہٰذا دنیا کی زندگی تمہیں دھوکے میں نہ ڈالے اور نہ وہ بڑا دھوکے باز تمہیں اللہ کے بارے میں دھوکہ دینے پائے۔ درحقیقت شیطان تمہارا دشمن ہے۔ اس لیے تم بھی اسے اپنا دشمن ہی سمجھو وہ تو اپنے پیروؤں کو اپنی راہ پر اس لیے بلا رہا ہے کہ وہ دوزخیوں میں شامل ہو جائیں۔" (فاطر: ۵۔۶)

قرآن حکیم کی پکار پر عدم توجہ اور احادیث مبارکہ سے راہنمائی حاصل نہ کرنے کی وجہ سے مسلم معاشرہ غیر اسلامی رسوم و رواج توہم پرستی اور ضعیف الاعتقادی کی بدولت غیر اسلامی افکار کے سنہرے جال کی مضبوط زنجیروں میں بری طرح جکڑا ہوا ہے۔ آج امت مسلمہ کو گمراہی میں مبتلا کرنے کے لیے علم نجوم کے ماہرین کا جم غفیر ہر جگہ موجود ہے اکثر لوگوں کا خیال ہے کہ ستاروں اور ان کی تاثیرات کے علم کے ذریعے کسی شخصیت کی خصوصیات معلوم کر کے قسمت کا حال اور مستقبل کی پیش گوئیاں حاصل کی جا سکتی ہیں اور ذہنی پریشانیوں اور الجھنوں سے نجات پائی جا سکتی ہے۔ علم نجوم کے سحر میں مبتلا افراد کے لیے نہ صرف ہمارے ہاں بلکہ دنیا بھر کے اخبارات میں ایک مستقل صفحہ ہوتا ہے۔ جس میں فرد کی تاریخ پیدائش کے حوالے سے پیش گوئی کی جاتی ہے کہ "آپ کا یہ ہفتہ کیسا رہے گا" اور یہ کالم قارئین میں بہت شوق سے پڑھا جاتا ہے۔

ہفتے کے دنوں کے نام سات سیاروں کے نام پر رکھے گئے ہیں بعض ممالک میں ان سیاروں کو دیوتا کا درجہ دیا گیا ہے اور سیاروں کی گردش سے ہر اچھی بری بات کو منسوب کیا جاتا ہے حالانکہ ایسی سوچ اور تمام دعوے جن کی بنیاد استدلال یعنی دلیل، ثبوت یا شہادت پر مبنی نہ ہو وہ توہم پرستی کہلاتے ہیں۔ اس

کے باوجود ان دیکھے مسائل کے حل کی خاطر مفت مشوروں کا حصول اور روشن مستقبل کی امید میں [illegible] جاہل اور کمزور ایمان کے حامل افراد کی کثیر تعداد کی توجہ حاصل کیے ہوئے ہیں اور یہ لوگ سمجھتے ہیں کہ ان سے نفع و نقصان کا انحصار در حقیقت اس علم نجوم کے نتیجوں سے منسلک ہے۔ علامہ اقبال نے [illegible] انسان کی بے بسی کو بہت خوبصورت انداز میں بیان کیا ہے ''دور حاضر کا انسان'' کے عنوان سے لکھتے ہیں:

''عشق ناپید و خرد مے گزدش صورت مار
عقل کو تابع فرمان نظر کر نہ سکا
ڈھونڈنے والا ستاروں کی گزرگاہوں کا
اپنے افکار کی دنیا میں سفر کر نہ سکا
اپنی حکمت کے خم و پیچ میں الجھا ایسا
آج تک فیصلہ نفع و ضرر کر نہ سکا
جس نے سورج کی شعاعوں کو گرفتار کیا
زندگی کی شب تاریک سحر کر نہ سکا''

اور اس علم سے کوئی فائدہ حاصل ہو سکتا تو خود علم نجوم کے ماہرین اس سے فائدہ اٹھاتے لیکن اس کے برعکس وہ جھوٹی دکانداری کے ذریعے لوگوں کو گمراہی میں مبتلا کرتے ہیں۔

عام طور پر خیال کیا جاتا ہے حضرت ادریسؑ سب سے پہلے ستاروں کی گردش اور علم نجوم کے علاوہ علم ہیئت کے علاوہ علم ہندسہ اور علم حساب کے ماہر تھے۔ انھوں نے ستاروں سے متعلق پائے جانے والے باطل خیالات کی مذمت کی اور قوم کو سکھایا کہ ستارے انسان سے پہلے پیدا کیے گئے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے جو کام ان کے ذمہ لگا دیا ہے۔ وہ اس کے حکم سے سرمو انحراف نہیں کر سکتے۔ ان کی مسلسل محنت کی بدولت قوم کو توہم پرستی سے نجات ملی۔

حضرت ادریسؑ کی رحلت کے بعد دوبارہ ان علوم نے سر اٹھایا جب ۲۰۰۰ ق۔م میں حضرت ابراہیمؑ اسی علاقہ میں مبعوث ہوئے تو یہ قوم مکمل نجوم پرست بن چکی تھی۔ عوام کے علاوہ بادشاہ کی پرستش بھی اہتمام کے ساتھ کی جاتی۔ پوری قوم ہر کام کرنے سے پہلے ستاروں کی چال کے ذریعے اچھے برے نتائج اخذ کرنے کے بعد کوئی فیصلہ کرتی۔ حضرت ابراہیمؑ کی محنت اور دعوت نے بت پرست اور نجوم پرست معاشرے کو ہلا کر رکھ دیا اور اس محنت کے نتیجے میں یہ عقائد دب گئے علم نجوم کی تاریخ کئی ہزار سالوں پر محیط ہے۔ یہ سب کچھ زمانہ قدیم سے چلا آ رہا ہے لیکن ان علوم کے ماہرین کے تمام تر دعووں کے باوجود آج تک اس نظریہ کو کوئی سائنسی حیثیت حاصل نہیں ہو سکی۔ یہ بات واضح ہو چکی ہے کہ علم نجوم محض قیاس آرائیوں اور توہمات کے سوا کچھ بھی نہیں۔ جدید تحقیق سے بھی یہ ثابت ہو چکا ہے کہ انسان کی صحت اور دنیا کے حالات

کے کردار پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ اگر ایک شخص بے بنیاد باتوں پر یقین رکھتا ہے تو بعض اوقات یہی یقین اس کی زندگی کو متعین کرتا ہے اور اس سے بننے والے عقائد ان کی روز مرہ زندگی پر گہرے اثرات مرتب کرتے ہیں۔ دراصل ایک فرد اور معاشرے سے ممکن کر یا ایک آدھ واقعہ دیکھ کر اس قسم کے بے بنیاد نظریات اپنا لیتے ہیں۔ مشاہدات اور اتفاقات کی بنیاد پر قائم کیے جانے والے ان خیالات اور معتقدات کا سچائی سے دور کا بھی تعلق نہیں ہوتا۔ نجومیوں کی بعض باتوں کے صحیح ہو جانے اور ان کے پاس آنے والوں کی کثرت پر دھوکہ نہیں کھانا چاہیے۔ کسی مسلمان کے لیے یہ زیب نہیں کہ وہ ان کی بتائی ہوئی باتوں پر یقین کرے یا ان کی پیروی کرے۔ شریعت کی تعلیم کی مخالفت امت پر اس کے ضرر رساں نتائج اور بڑے خطرات کے پیش نظر اللہ کے رسول ﷺ نے لوگوں کو ان سے رجوع کرنے سے روکا ہے۔ آپ نے فرمایا۔

جو شخص کسی نجومی کے پاس آیا اور اس سے کسی چیز کے بارے میں دریافت کیا تو چالیس رات تک اس کی نماز قبول نہیں ہوتی۔ (مسلم)

دوسری جگہ فرمایا جو نجومی یا کاہن کے پاس آیا اور اس کی بات کی تصدیق کی تو اس نے محمد ﷺ پر اتاری گئی شریعت کا انکار کیا۔ (حاکم)

شریعت کی رو سے بھی علم نجوم لغو اور بے حقیقت ہے اور عقلی پہلو سے تو اس کا لغو ہونا پہلے ہی ثابت ہو چکا ہے۔ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا جس نے علم نجوم کا کچھ حاصل کیا، گویا اس نے اتنا جادو سیکھ لیا اور جس قدر زیادہ سیکھتا جائے گا، اتنا ہی اس میں اضافہ ہوتا چلا جائے گا۔ (ابو داؤد)

آپ نے ہم تک جو ہدایت پہنچائی ہے وہ رہتی دنیا تک انسانیت کی فلاح کی موجب ہے۔ علم نجوم کے ضمن میں بھی قرآن و حدیث کے واضح احکامات موجود ہیں جن کی پابندی بحیثیت مسلمان ہم پر لازم ہے۔

امام بخاری فرماتے ہیں حضرت قتادہؓ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے ستاروں کو تین چیزوں کے لیے پیدا کیا ہے۔ شیاطین کو مارنے کے لیے، آسمان کی زینت کے لیے اور بحر و بر میں راستہ معلوم کرنے کے لیے جو شخص ان کے علاوہ کوئی اور مطلب لیتا ہے وہ خطا کار ہے۔ اس نے اپنا حصہ ضائع کر دیا اور خود کو اس شے کا مکلف کر لیا جس کا کوئی علم نہیں۔

اس کے علاوہ قرآن حکیم میں مختلف مقامات پر واضح احکامات موجود ہیں۔ اللہ تعالیٰ وہ ذات کبریا ہے جس نے تمھارے فائدے کے واسطے ستاروں کو پیدا کیا، تاکہ تم ان سے خشکی اور سمندر کی تاریکیوں میں راستہ معلوم کر سکو۔ (الانعام ۔ ۹۷)

دوسری جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے "اس نے زمین میں راستہ بتانے والی علامتیں رکھ دیں اور تاروں سے بھی لوگ ہدایت پاتے ہیں۔" (النحل ۱۶)

پھر ارشاد ہے "ہم نے تمھارے قریب کے آسمانوں کو عظیم الشان چراغوں سے آراستہ کیا ہے ... انھیں شیاطین کے مار بھگانے کا ذریعہ بنایا ہے۔ (الملک ۵)

ان احکامات کی روشنی میں پوری اسلامی تاریخ میں علمائے دین علم نجوم کی مذمت کرتے چلے آئے ہیں۔

ابن رجب اور الماوردی فرماتے ہیں۔

"وہ علم نجوم جس سے انسان اپنا سفر صحیح طور پر جاری رکھ سکے یا جس سے قبلہ کی سمت دریافت معلوم کر سکے جائز اور مباح ہے لیکن وہ علم نجوم جس سے ایک دوسرے پر اثر مرتب ہوتا ہو تو یہ باطل اور تھوڑا ہو یا زیادہ حرام ہے۔ یہی وجہ ہے کہ سولہویں صدی عیسوی تک اسلامی رصدگاہیں فلکی مشاہدات کرنے کے لیے انہیں قائم کرنے کا زیادہ تر مقصد دینی تھا۔ اسی طرح اسلام میں جنگل ہو یا رات کسی صورت میں بھی [illegible] مختلف جہتوں اور ملکوں کے ساتھ مسلمانوں نے قبلہ نما جدولیں تیار کیں جن سے دنیا کے تمام گاؤں سے قبلہ کی صحیح سمت معلوم کی جا سکتی ہے۔ مسلمان ان فلکیات اور ریاضیات کے اصولوں سے بخوبی واقف تھے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی بنائی ہوئی جدولیں انتہائی معمولی کمی بیشی کے ساتھ آج بھی استعمال ہوتی ہیں۔

آپ کا ارشاد ہے "سورج اور چاند کا کسوف و خسوف کسی کی موت اور زندگی سے رونما نہیں ہوتا"

حقیقت یہ ہے کہ سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی فاعل نہیں۔ اور شریعت نے فی الحقیقت تمام حوادث کا واحد سبب اور موثر حقیقی قدرت الٰہیہ کو ٹھہرایا ہے اس پر ایمان کے بغیر انسانی نجات ممکن نہیں۔ جس شخص کو تکلیف پہنچتی ہو نفع و نقصان میں اللہ ہی سے رجوع کرنا چاہیے اور اسی سے ہی مدد مانگنی چاہیے۔ وہی سب کی بگڑی بنانے والا ہے۔

اس میں شک نہیں کہ سیاروں کے اثرات ہوتے ہیں مگر ان کی نوعیت اس سے بہت مختلف ہے جو ہمارے ہاں سمجھی جاتی ہے۔ حقیقت میں جس طرح سورج حرارت اور روشنی مہیا کرتا ہے جو انسان اور فصلوں کے لیے بہت ضروری ہے اس سے دن رات کا ظہور ہوتا ہے اور چاروں موسم وجود میں آتے ہیں۔ اسی طرح جب چاند کی روشنی مکمل عروج پر ہوتی ہے تو پھلوں کی افزائش تیزی سے ہوتی ہے نیز رات کے وقت ہم سیاروں کے مقام سے صحیح سمت کا تعین کر سکتے ہیں۔ ہمارے ہاں سیاروں پر غیر معمولی یقین کے متعلق جو خرافات پائی جاتی ہیں وہ ہندو معاشرے کے اثرات کی وجہ سے ہیں۔ مغلیہ دور میں جب بادشاہوں کے درباروں کو علم نجوم کے ماہر زائچہ نویسوں نے اپنی آماجگاہ بنایا تو ان کی قدر و منزلت کو دیکھ کر عام لوگوں میں اس علم کو سیکھنے کا شوق تیزی سے بڑھا۔ بادشاہ لوگ سفر پر روانہ ہونے سے پہلے یا کوئی اہم فیصلہ کے وقت سیاروں کی چال کو ملحوظ خاطر رکھتے تھے۔ ان تمام تدبیروں کے باوجود تقدیر غالب آ گئی اور کوئی انہیں زوال سے نہ بچا سکا۔

سولہویں صدی کے یہودی النسل معروف فرانسیسی ناسٹراڈیمس جس نے علم نجوم کی روشنی میں آج سے ۴ سو سال پہلے دنیا بھر میں رونما ہونے والے اہم واقعات سے متعلق بہت سی پیشگوئیاں کی تھیں جس کی وجہ سے بہت شہرت حاصل کی اور اپنے گرد معتقدین کا وسیع حلقہ قائم کرنے میں کامیاب ہوا۔ جبکہ اس نے ناقدین

اسے عظیم شیطان کے لقب سے پکارتے ہیں۔ میں یہاں ان کی صرف ایک پیشگوئی کا تذکرہ کروں گا جس نے ۱۹۹۹ء میں بہت شہرت حاصل کی۔ با اثر معروف امریکی جریدے "ٹائم" نے جولائی ۱۹۹۹ء میں ایک رپورٹ شائع کی جس کا مفہوم یہ تھا کہ جاپان سمیت دنیا کے کئی ملکوں کے توہم پرست ۱۹۹۹ء ساتویں مہینے (جولائی) میں دنیا کے خاتمے کا انتظار کر رہے ہیں۔ جاپان میں ایسے لوگوں کی تعداد لاکھوں میں تھی جنہوں نے اس پیشگوئی کو سنجیدگی سے قبول کیا۔ ان توہم پرستوں کے خیال میں زمین پر شہابوں کی بارش ہونے والی تھی یا پھر ایٹمی ہتھیاروں کا بے احتیاطی سے استعمال ہوگا۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ طوفان نوح جیسے کسی بڑے طوفان کا سلسلہ شروع ہو جائے یا زلزلوں کے باعث دنیا بھر میں تباہی پھیل جائے۔ اسی خوف کے سبب امریکی باشندوں نے بھی اپریل میں ہی خوراک اور دوسرا سامان لے کر دور دراز علاقوں میں پناہ لینی شروع کر دیا۔ ان لوگوں کا خیال بھی یہ تھا کہ نئی صدی شروع ہوتے ہی کمپیوٹر کی خرابی خوفناک تباہی لانے والی ہے۔

یہ بات دلچسپی سے خالی نہیں کہ جاپان میں عیسوی کیلنڈر رائج نہیں۔ جاپان کے سرکاری کیلنڈر کے مطابق یہ ۱۹۹۹ء نہیں بلکہ ۱۱ ہے۔ جریدے کے مطابق ناسٹراڈیمس نے ۱۵۵۵ء میں جو پیشگوئی کی وہ درج ذیل الفاظ پر مشتمل ہے: "سال ۱۹۹۹ء، ساتویں مہینے، آسمان سے تباہی کا سبب بادشاہ اترے گا" اس کا کسی کو علم نہیں کہ ان الفاظ کا مطلب کیا ہے "ٹائم" نے لکھا ہے کہ اگر جاپانیوں سمیت ناسٹراڈیمس کے ماننے والوں کا اعتقاد درست ہے تو "ٹائم" کا یہ آخری شمارہ ہے جو آپ کے زیر مطالعہ ہے۔

میرے خیال میں اب اس پر مزید بحث کی کوئی گنجائش نہیں رہتی کیونکہ اس پیشگوئی سے متعلق تمام تر خدشات غلط ثابت ہوئے۔ اس کے باوجود ہمارے ہاں علم نجوم کے ماہرین اس کوشش میں مصروف رہتے ہیں کہ کسی طرح باشعور عوام ان علوم کی حقانیت تسلیم کر لیں۔ ایک ڈاکٹر صاحب جن کے مضامین اخبارات میں اکثر شائع ہوتے رہتے ہیں اپنے ایک اشتہار نما انٹرویو میں لکھتے ہیں کہ "گاندھی کو کئی برہمنوں کے علاوہ آٹھ دیگر ستارہ شناسوں نے تشدد کی موت سے آگاہ کیا تھا۔ نار گڑھی نے جواہر لال نہرو کی انتقال کا جو سال بتایا وہی نکلا۔ یاد رہے کہ نہرو کے جتنے بھی فیصلے تھے اس میں نار گڑھی کی رہنمائی شامل ہوتی تھی۔ پاکستان میں اتفاق سے ہاتھوں کا مطالعہ زیادہ مشہور ہے اور لوگ ستاروں کی طرف کم توجہ دیتے ہیں۔ حالانکہ دونوں ہی اہم ہیں" اگر دونوں باتوں کا بغور جائزہ لیا جائے تو با آسانی اندازہ ہو جاتا ہے کہ تمام تر پیشگوئیاں یا زائچے نہ تو کسی کو نقصان سے بچا سکے اور نہ ہی موت کے مقررہ وقت سے محفوظ رہا جا سکا۔

رسول اکرمؐ کے دور میں بھی ستاروں کی گردش سے نحوست اور ہر اچھی بری بات کو منسوب کیا جاتا تھا۔ درج ذیل واقعات سے با آسانی اس بات کو سمجھا جا سکتا ہے کہ ایک مسلمان کے لیے ایسے اثرات کو تسلیم کرنا درست نہیں۔ حضرت مغیرہ بن شعبہؓ سے روایت ہے کہ جس دن جناب رسول اللہ ﷺ کے فرزند حضرت ابراہیمؑ کی وفات ہوئی اس دن سورج گرہن تھا۔ بعض لوگوں نے کہا۔ یہ تو ابراہیم کی وفات کی وجہ سے بے نور ہو گیا ہے۔ اس پر آپؐ نے ارشاد فرمایا:

"سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں انہیں کسی کے مرنے جینے سے گرہن

نہیں نکلا۔ تم جب انہیں بنا ہوا دیکھو تو گرہن ختم ہونے تک اللہ سے دعا اور نماز میں مشغول رہو۔

واقعہ: حضرت زید بن خالد جہنی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حدیبیہ میں ہمیں صبح کی نماز پڑھائی۔ رات کو بارش ہوئی تھی۔ نماز سے فارغ ہو کر آپ ﷺ لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: ’’تمہیں معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کیا فرمایا ہے؟‘‘ صحابہ نے عرض کیا: ’’اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں۔‘‘ آپ ﷺ نے فرمایا: ’’اللہ تعالیٰ نے فرمایا: آج صبح میرا کوئی بندہ مجھ پر ایمان لانے والا بن گیا اور کوئی کفر کرنے والا بن گیا۔ جس نے یہ کہا کہ ہمیں اللہ کے فضل اور اس کی رحمت سے بارش ملی ہے وہ مجھ پر ایمان رکھنے والا ہے اور ستاروں کے ساتھ کفر کرنے والا ہے اور جس نے کہا فلاں فلاں ستارے کی وجہ سے بارش ہوئی ہے وہ میرے ساتھ کفر کرنے والا اور ستاروں پر ایمان رکھنے والا ہے۔‘‘

مفکر اسلام علامہ محمد اقبال نے اس شعر کے ذریعے علم نجوم سے جڑی ہوئی تمام توہمات کی اور باطل نظریات کے تابوت میں آخری کیل ٹھونک دی ہے۔

ستارہ کیا مری تقدیر کی خبر دے گا
وہ خود فراخیٔ افلاک میں ہے خوار و زبوں

(بحوالہ [illegible] رشید احمد کے تحقیقی مقالہ جات کا مجموعہ)

لاہور میں آسیب زدہ گھر

ذیل میں ایک فیچر کا مکمل متن شائع کیا جا رہا ہے جو مورخہ ۲۲ ستمبر ۲۰۰۰ء کو روزنامہ ''انصاف'' لاہور کے سنڈے ایڈیشن میں شائع ہوا۔ اس فیچر کے ذریعے بھی جنات کے اثرات اور ان کی وجہ سے پیدا ہونے والے مسائل کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ یہ فیچر جناب محمد عثمان عباسی، رشید بٹ کا تحریر کردہ ہے۔

چند ماہ پہلے قومی اخبارات میں بی بی سی کے نمائندے کے حوالے سے خبر شائع ہوئی کہ بلوچستان کے ایک گاؤں مینگنگ میں گزشتہ ایک سال سے جنات نے قبضہ کر رکھا ہے اور گاؤں والے باہر جھونپڑیوں میں پناہ لیے ہوئے ہیں۔ یہ جنات مہمانوں اور مسافروں کو کچھ نہیں کہتے۔ بی بی سی کے ایک نمائندے نے دریائے دشت کے کنارے واقع اس گاؤں میں کچھ وقت گزارا اور اپنے مشاہدات پر مبنی رپورٹ لکھی۔ رپورٹ کے مطابق گاؤں کی مسجد پر لاؤڈ سپیکر لگے ہیں، چھوٹا سا زیر تعمیر ٹیلی فون آفس بھی ہے۔ پختہ اور صاف ستھرے پکے گھر موجود ہیں، مڈل سکول کی نئی نویلی عمارت کھڑی ہے۔ غرضیکہ اس گاؤں میں سب کچھ ہے مگر انسان کا وجود نہیں۔ یہاں کے مکین گزشتہ سال مارچ میں دریائے دشت میں ہونے والے خوفناک سیلاب کے سبب احتیاطاً گھروں کو چھوڑ گئے تھے۔ جب واپس آئے تو جنوں نے انہیں گھروں میں داخل نہیں ہونے دیا۔ کہا جاتا ہے کہ جنات کی ناراضگی کی اصل وجہ ۴۳ سالہ شخص موسیٰ ہے۔ موسیٰ کا کہنا ہے کہ ہمیں جنوں کی دشمنی کا اصل سبب تو معلوم نہیں وہ کبھی ہمارے سامنے نہیں آئے البتہ انہوں نے ہمارے گھروں اور سامان کو آگ لگائی اور پتھراؤ کیا۔ ہمیں بے گھر کرنے کے بعد ہماری ایک عورت کا رابطہ بنا کر ایک جن نے بتایا کہ سیلاب کے دوران اس کے سر پر ہم میں سے کسی کا صندوق لگا اور وہ زخمی ہو گیا اس کے علاوہ اس جن کے دو بچے میرے ٹریکٹر کے نیچے آ کر زخمی ہوئے۔ اس جن کو شکوہ تھا کہ سیلاب کے وقت ہم میں سے ہر ایک نے اسے تنہا چھوڑ دیا لہٰذا اب ہمیں بے گھر ہی رہنا چاہیے۔ بی بی سی کے مطابق جنوں کی لگائی گئی آگ سے گھر کے علاوہ بعض درخت ذرا ذرا فاصلے پر ایسے جلے ہوئے تھے جیسے آسمانی بجلی گری ہو۔ مقامی لوگوں نے ان جنوں کو بھگانے کے لیے عامل حضرات پر ہزاروں روپے خرچ کر ڈالے ہیں مگر یہ جن آبادی کا قبضہ چھوڑنے پر تیار نہیں۔

آئے روز اخبارات میں اس قسم کی خبروں کی اشاعت معمول ہے کہ جن قابو کرنے کی کوشش میں

عامل جان سے ہاتھ دھو بیٹھا۔ کوئی شخص جن کو زیر کرنے کی کوشش میں پاگل ہو گیا۔ جن اللہ تعالیٰ کی پیدا کی ہوئی مخلوق ہے اور اسے انسان سے پہلے تخلیق کیا گیا۔ یہ قدرتی مادوں سے جو انسان کے ساتھ ہی رہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کی کچھ حدود متعین کر رکھی ہیں۔ عام طور پر کہا جاتا ہے کہ جن انسان کو کسی وقت پریشان کرتے ہیں جب انہیں انسان کے ہاتھوں پریشانی اٹھانی پڑے۔ ان کے زیادہ تر خاندان ویرانے میں رہتے ہیں اور جنگلوں میں، لیکن ان کی ایک بڑی تعداد شہروں میں بھی رہتی ہے جو انسانوں کے ساتھ ہی گھروں میں رہائش پذیر رہتے ہیں۔ بعض شرارتی جنات مکانوں پر قبضہ کر لیتے ہیں اور مکینوں کو مختلف ہتھکنڈوں سے تنگ کرتے ہیں کہ وہ گھر چھوڑ کر چلے جائیں اور مکانات بکتے نہیں۔ بعض ایسے جنات ہیں جو انسانوں کے ساتھ رہتے ہوئے رہتے ہیں اور انہیں پریشان کرنے کے بجائے ان کے مددگار بن جاتے ہیں۔ ایسے گھر والوں سے کہیں چلے جاتے ہوئے بھی کہ ان کے گھر میں جنوں کا بسیرا ہے۔ زیر نظر تحریر کی تیاری کے سلسلے میں ایسے کئی گھروں کے مالکان سے گفتگو کی گئی جن کے گھروں میں جنوں کا بسیرا ہے ان لوگوں کے ساتھ پیش آنے والے واقعات ان کی خواہش پر مخفی اس وجہ سے رکھے گئے ہیں کہ ان کا تماشا نہ بنے۔ ان کے گھروں کی مارکیٹ ویلیو کم ہو جائے اور ان کے خریدار اور کرایہ دار بھی انہیں خالی نہ چھوڑیں۔ ایک ہو پارئی ۴۰ سالہ محمد ایوب نے جنات کے بارے میں اپنے تجربات کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ جنات کے ہر شخص کے تجربات مختلف ہوتے ہیں اس وقت میں ۲۲،۲۵ سال کا تھا اور میری شادی بھی نہیں ہوئی تھی تب اسی طرح محسوس ہوا کہ کوئی چیز میرے ساتھ کھڑی ہے اور مجھے خوف زدہ کر رہی ہے اور میں اس سے کسی طرح خوفزدہ ہو جاتا تھا۔ لیکن اس بارے میں بحیثیت مسلمان میرا مکمل یقین ہے کہ جنات ہمیں نہیں سکتے ہیں کسی کو جسمانی نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ اگر انسان اس صورت حال سے دوچار ہو تو ان کی موجودگی سے پیچھے بھاگنے کی بجائے قرآن کی تلاوت کو معمول بنائے اور صبح شام کے وظائف کرے تو ان سے نجات حاصل ہو جاتی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ ہمارے گھر میں ان کی واضح طور پر موجودگی کا احساس ہوتا ہے جو کہ چھت پر ورزش کا سامان پڑا ہوا ہے رات ۱۲ بجے کے بعد محسوس ہوتا ہے کہ کوئی ورزش کر رہا ہے ایسی آواز پڑتی لگاتار آتی ہے کہ جو ورزش کرنے کے وقت ہم سب جس طرح کرتے ہیں رات کے وقت اسی طرح ہمیں محسوس ہوتا ہے۔ جنات کے تنگ کرنے کے بارے میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ناپاکی کی حالت میں یہ چیزیں زیادہ تنگ کرتی ہیں اگر آپ ان کی جگہ پر گندگی پھینکیں یا کوئی عمل آپ سے سرزد ہو جائے جس کے نتیجے میں ان کا کوئی نقصان ہو جائے تو پھر یہ چیزیں زیادہ تنگ کرتی ہیں۔ ۴۰ سالہ ساجد نے اپنے مشاہدے کا ذکر کرتے ہوئے کہا "میں فجر کی نماز پڑھ کر جب گھر واپس آتا تھا تو راستے میں مجھے اس طرح محسوس ہوتا تھا کہ کوئی چیز میرے پیچھے پیچھے چلی آ رہی ہے مجھے خوف بھی محسوس ہوتا اور جب اچانک پیچھے مڑ کر دیکھتا تو کچھ دکھائی نہ دیتا اس کے بعد جب میں گھر واپس آ کر چارپائی پر لیٹتا تھا تو مجھ پر اچانک وزن پڑ جاتا تھا۔ میں اس کے بعد آیت الکرسی کا ورد کرتا تو یہ وزن ہٹ جاتا تھا لیکن جیسے ہی آیت الکرسی پڑھنا چھوڑ دیتا تو پھر یہ وزن پڑنا شروع ہو جاتا تھا۔" انہوں نے کہا کہ

ساتھ عجیب و غریب اتفاقات ہوتے ہیں جن کے بارے میں ہم کچھ نہیں کہہ سکتے۔ ہمارا ایک کمرہ ہے جس میں سارے بیٹھے ہوتے ہیں وہ باہر سے تالا لگا ہوتا ہے جب دروازہ کھٹکھٹاتے ہیں تو یہ کھل جاتے ہیں لیکن اس کے بعد کسی وجہ سے دوبارہ لگ جاتا ہے۔ یہ سلسلہ کئی سالوں سے چل رہا ہے۔ اب تو ہمیں اس کی عادت سی ہو گئی ہے اب زیادہ محسوس بھی نہیں ہوتا۔ انھوں نے ایک واقعہ بتاتے ہوئے کہا کہ ہماری زمین پر آنے کی بھی ہے: وہاں ایک ملازم کام کرتا تھا۔ ایک دن وہ بھاگتے ہوئے ہمارے پاس آیا اور کہا کہ کوٹھی میں ایک بہت بڑا سفید کپڑوں میں ملبوس شخص دیکھا ہے اس کے بعد وہ ملازم دوبارہ ہمارے پاس نہیں آیا۔ ہمیں تو اب زیادہ الجھن نہیں ہوتی لیکن ہمارے پاس جو لوگ آتے ہیں وہ بھی کبھار پریشان ہو جاتے ہیں۔

ساجد کے بڑے بھائی ماجد نے اپنے ساتھ پیش آنے والے تازہ ترین واقعہ کے بارے میں بتاتے ہوئے کہا کہ میں اپنے گھر کے پاس ووکیشنل کالج میں گیا وہاں کا چوکیدار ہمارا بہت اچھا جاننے والا ہے۔ چھٹی کا وقت تھا تو میں نے اس سے کہا کہ کالج کے ہاسٹل کی چابی دے دیں میں نے اوپر جانا ہے اس نے مجھے منع کیا کہ آپ وہاں اکیلے نہ جائیں لیکن میں نے اس کی بات نہ مانی اور اس سے زبردستی چابی لے لی۔ میں نے دروازہ کھولا اور ہاسٹل کی اوپر والی منزل پر چلا گیا۔ جیسے ہی میں اوپر گیا تو ایک ہاسٹل کے کمرے کے ساتھ ایک چھوٹی سی کھڑکی تھی وہاں پر میں نے ایک شخص کو بیٹھے دیکھا جب کہ عام حالات میں ایسا ہونا ناممکن ہے کہ کوئی شخص وہاں بیٹھ سکے کیونکہ وہ اتنی چھوٹی سی ہے کہ وہاں پر صرف ایک پرندہ بیٹھ سکتا ہے۔ میں فوراً خوفزدہ ہو گیا اور میں نے نیچے کی طرف دوڑ لگا دی اور بھاگتے ہوئے باہر جانے کی کوشش میں میں پوری قوت کے ساتھ ہاسٹل کے دروازے سے ٹکرایا اور مجھے پتا چلا کہ دروازہ تو بند ہے میں نے زور زور سے دروازہ کھٹکھٹانا شروع کر دیا۔ چوکیدار فقیر تاج نے دروازہ کھولا میں نے اس کو تمام صورت حال بتائی وہ میری بات سن کر مسکرایا اور مجھے کہا کہ میں نے تمہیں کہا تھا کہ اوپر نہ جاؤ۔ بعد میں فقیر تاج اور میں نے اوپر جا کر ہاسٹل کے تمام کمرے چیک کیے لیکن کچھ بھی نظر نہ آیا میں واپس گھر آ گیا لیکن کافی دنوں تک یہ بات میرے ذہن میں رہی۔ پروفیسر حافظ محمد امین جوئیہ جیمبر کالج کے شعبہ انگریزی کے صدر ہیں انھوں نے بتایا: پچھلے رمضان المبارک میں مجھے اپنے گھر کے سب سے اوپر والے پورشن میں رہنے کا اتفاق ہوا ہے۔ میں اور میری بھتیجی رسالہ پڑھ رہے تھے کہ اچانک اس طرح کی آوازیں آنی شروع ہو گئیں کہ جیسے چھت پر باقاعدہ کرکٹ میچ جاری ہے کوئی شخص دوڑ کر آتا ہے وہ گیند پھینکتا۔ گیند پھینکنے کی آواز آتی پھر بال چھت سے ٹکراتی اور پھر رن بننے کی آوازیں آتیں وکٹ کی جگہ ایک ٹین کا بورڈ لگایا ہوا تھا اور جب کوئی آؤٹ ہوتا تو باقاعدہ ٹین کے بورڈ سے بال ٹکرانے کی آواز آتی اور پھر باقاعدہ طور پر آؤٹ ہونے کی خوشی میں بھنگڑے ڈالے جاتے۔ میں نے اپنی بھتیجی کی طرف دیکھا جو مستقل اسی کمرے میں رہتی ہے تو وہ میری طرف دیکھ کر مسکرا رہی تھی اس نے مجھے بتایا یہ تو روز کا معمول ہے۔ جب اوپر جا کر دیکھا تو نہ تو آوازیں تھیں اور نہ ہی کچھ نظر آ رہا تھا میں پھر نیچے آ گیا تو اسی طرح آوازیں بدستور آ رہی تھیں یہ آوازیں اتنی صاف اور واضح تھیں کہ

اگر میرے پاس کوئی ٹیپ ریکارڈر ہوتا تو میں یہ آوازیں ریکارڈ کر لیتا۔ قریب ہی دو اشخاص اپنا [illegible] معمول رہا۔ اب اگر میں کسی سے اس بات کا تذکرہ کروں تو وہ اسے [illegible] مذاق سمجھیں گے یا مجھ [illegible] لیکن یہ سب حقیقت ہے اور ایسی حقیقت ہے جس کو ثابت کرنے کے لیے میرے پاس کوئی ثبوت نہیں ہے۔

مسز [illegible] جن کی عمر ۴۰ سال ہے انہوں نے بتایا کہ [illegible] جب ہم اقبال ٹاؤن میں رہتے تھے۔ شام کا وقت تھا میں اپنی بچی کے ساتھ [illegible] دیکھا کہ میری بھابھی [illegible] سوال [illegible] میں نے دیکھا کہ میری بڑی بھابھی [illegible] چارپائی کے [illegible] آرام سے سو رہی ہیں [illegible] بعد میں دوبارہ [illegible] جب میری بہن آئی تو میں نے پوچھا کہ [illegible] کوئی چیز [illegible] ہوئے کہا کہ یہاں پر کچھ چیزیں موجود ہیں اور آپ پریشان نہ ہوں! [illegible] نظر نہیں آتے۔ ان میں ڈرنے کی کوئی بات نہیں کیونکہ وہ کچھ نہیں کہتے۔ [illegible]

مس [illegible] سلطان [illegible] گلشن کے علاقہ میں ایک فلیٹ پر رہائش پذیر تھیں انہوں نے اپنے ساتھ پیش آنے والے واقعہ کے بارے میں بتاتے ہوئے کہا کہ وہ فلیٹ تین کمروں کا تھا۔ ایک کمرے میں میں اکیلی رہتی تھی دوسرے میں میری بہن اور تیسرے میں میری بھابھی اور بڑے بھائی رہتے تھے۔ میں جب کمرے میں سوتی تھی کہ ٹھیک ساڑھے تین بجے ایک شخص دروازے سے [illegible] میرے بستر کے سامنے رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھ جاتا اور مسلسل میری طرف دیکھتا رہتا۔ میں اسے یہ ظاہر کرانے کی کوشش کرتی کہ میں سو رہی ہوں لیکن مجھے احساس ہوتا کہ اسے معلوم ہے کہ میں جاگ رہی ہوں۔ اس کے سر پر ایک ہیٹ پہنا ہوتا تھا اور کوشش کے باوجود میں اس کا چہرہ نہیں دیکھ سکی تھی [illegible] ہوتا کہ اس کا چہرہ بہت خوفناک ہے۔ کرسی میں بیٹھنے کے بعد وہ بڑے آرام سے سگریٹ سلگا کر پیتا رہتا اور بعد میں ایش ٹرے میں جا کر وہ سگریٹ بجھا دیتا اور پھر واپس کرسی پر آ کر بیٹھ جاتا۔ اس طرح ساری رات بیت جاتی اور جیسے ہی اذان کا وقت ہوتا وہ کرسی سے اٹھتا اور دروازے کی طرف جاتے ہوئے غائب ہو جاتا۔ [illegible] دنوں تک اسی طرح ہوتا رہا اور خوف سے میرا برا حال ہو جاتا۔ پھر ایک دن جب وہ کمرے میں داخل ہوا تو میں نے زور سے چیخ ماری۔ چیخ کی آواز سن کر دوسرے کمرے سے میری بہن آ گئیں اور اسی وقت وہ شخص کرسی سے اٹھا اور تیزی کی جانب کمرے کے دروازے سے باہر چلا گیا۔ اس کے بعد [illegible] دوسرے کمرے میں ساری ساری رات جاگ کر گزارتیں لیکن اس شخص کے معمول میں فرق نہ آیا۔ ٹھیک ساڑھے تین بجے اس کے کمرے میں داخل ہونے کی آواز آتی اور پھر کرسی پر بیٹھنے کی [illegible] رات بیت ہوتی اور پھر اذان سے پہلے اس کے جانے کی آوازیں آتیں۔ ہم نے اپنا فلیٹ چھوڑ دیا اور [illegible] کے گھر رہنے لگے۔ ایک ماہ کے بعد جب ہم واپس اپنے گھر گئے تو وہ شخص آنا بند ہو گیا۔ ان دنوں ٹی وی پر ایک ڈرامہ چل رہا تھا "ذرا سوچیے تو دیکھیے" میری چھوٹی بہن نے مجھے مذاق کرنا شروع کر دیا [illegible] مذاق کرتی رہی ایک رات وہ سو رہی تھی کہ اچانک اس نے چیخ ماری اور رونا شروع کر دیا۔ [illegible]

سے دریافت کیا تو اس نے کہا کہ ایک بہت ہی خوفناک شکل کا آدمی آیا تھا اس نے میرے منہ پر کالی چادر ہٹا کر مجھے آواز دی اور کہا کہ اب میرا چہرہ دیکھو۔ اس کی خوفناک شکل دیکھ کر میری چیخ نکل گئی اور وہ کمرے سے چلا گیا۔ شیما نے کہا کہ اس کے بعد ہم نے وہ فلیٹ چھوڑ کر دوسری جگہ رہائش اختیار کر لی۔

ارم خواجہ نے بتایا کہ میں اور میری خالہ اپنی ایک عزیزہ کو ملنے شاد باغ گئیں۔ جب ہم وہاں پہنچیں تو مجھے یہ جان کر بڑی حیرت ہوئی کہ اس عورت کے اتنے رشتہ دار ہونے کے باوجود وہ عورت گھر میں اکیلی رہ رہی ہے۔ ہم ایک کمرے میں بیٹھ گئے تو اچانک اس کے ہاتھ کے اشارے سے کسی نادیدہ شخصیت کو پرے ہٹایا پھر ہم باتیں کرتے رہے۔ اچانک اس نے کہا "چلو اب چلے بھی جاؤ" ہمیں سخت حیرت ہوئی کہ وہ کس کو یہ کہہ رہی ہے۔ بعد میں ہماری ایک عزیزہ نے بتایا کہ وہ عورت گھر میں اکیلی نہیں رہ رہی بلکہ اس کے ساتھ اور بہت سی چیزیں رہ رہی ہیں جن کو ہم جنات کہتے ہیں۔

پرانا قلعہ روڈ پر واقع ایک گرلز سکول کے سابقہ چوکیدار عبدالمجید نے اس سوال کے حوالے سے بتایا کہ ریٹائرمنٹ سے پہلے جب وہ اس سکول میں مقیم تھا تو وہاں اس طرح کے واقعات ہوتے تھے کہ رات کے وقت تمام کلاسوں کا فرنیچر سکول کے صحن میں اکٹھا ہو جاتا تھا اور باقاعدہ کلاسوں کا انعقاد ہوتا تھا۔ تمام کرسیاں بچوں کے حساب سے لگی تھی ٹیچر اپنے سابقہ واقعات کا تذکرہ کرتی ہیں اور اس بات پر مصر ہیں کہ اس سکول میں کچھ نہ کچھ ضرور ہے ورنہ ایک دو واقعات ہوں تو لوگ بھول جاتے ہیں لیکن اگر ایسے واقعات کا ایک نہ ختم ہونے والا سلسلہ شروع ہو جائے تو پھر لوگ سوچنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ کچھ لوگوں کے بارے میں یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ان پر جن وغیرہ آتے ہیں۔ مجھے اس بات پر یقین نہیں تھا لیکن جب میں نے اس بات کا خود مشاہدہ کیا اور ایک خاتون (آ) کی حالت دیکھی جس پر جن آیا ہوا تھا اور وہ اسی حالت میں اللہ ہو کا ورد کر رہی تھی اور جو سب سے حیران کن بات تھی وہ یہ تھی کہ ایک زنانہ آواز کے ساتھ ایک مردانہ آواز شامل تھی یعنی اللہ کی آواز زنانہ اور "ہو" کی آواز خالص مردانہ تھی اور اس حالت میں اس عورت میں مردانہ کیفیات غالب تھیں اس میں اتنی طاقت پیدا ہو گئی تھی کہ تین لوگ بھی اس کو مل کر نیچے زمین پر نہیں بٹھا سکتے تھے اور جب وہ عورت خود بخود نیچے بیٹھی تو زمین پر بیٹھتے ہی دوبارہ ورد کرنا شروع کر دیا اس کیفیت میں اس کے اردگرد بیٹھے لوگوں نے کچھ باتیں پوچھیں جن کے جواب میں خالص مردانہ آواز میں انہیں بتایا گیا اور اس بات کا راقم گواہ ہے کہ وہ باتیں آنے والے دو تین دنوں میں پوری بھی ہو گئیں اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ لوگوں کے مطابق جو نماز روزے کی بہت زیادہ پابندی اور ذکر و اذکار میں مصروف رہتے ہیں تو انہیں جنات تنگ نہیں کرتے لیکن ان تمام باتوں کی پابندی کے باوجود اس عورت کی کیفیت کو کس زمرے میں شامل کیا جائے۔

جنات کی طرف سے انسانوں کو تنگ اور پریشان کرنے کے کئی واقعات ایسے ہیں جنہیں بیان کرنا بھی مشکل ہے۔ روزنامہ انصاف کو جادو ٹونے کے علاج کے سلسلے میں ہر ہفتے سینکڑوں خطوط موصول ہوتے ہیں عامل حضرات جنات اور جادو کے ذریعے لوگوں کو پریشان کر کے ان کی زندگی عذاب بنا دیتے

ہیں۔ ایک روز لاہور شہر کی ایک خاتون کا خط موصول ہوا جس کے مطابق ان کے گھر میں ایک عرصہ سے جنوں کا بسیرا تھا۔ گھر کی کوئی چیز آئے دن گم ہو جاتی جو تین روز بعد چھت پر سے ملتی۔ لیکن پچھلے چار سال سے یہ خاتون عجیب عذاب میں مبتلا ہیں کہ جن ان کے قد و قامت کی شکل میں ان کے سامنے آ جاتا ہے اور جب اس عذاب سے نجات کے لیے یہ خاتون قرآن اور نماز کا سہارا لیتی ہیں تو کوئی قوت ان کے بال پکڑ کر اتنی زور سے کھینچتی ہے کہ انھیں نماز اور قرآن کا خیال بھول جاتا ہے۔ جنات اور انسانی تعلقات کے بارے میں جب معروف عالم دین اور جامعہ مدنیہ لاہور کے مہتمم مولانا سید محمود میاں سے پوچھا گیا تو انھوں نے بتایا کہ جنات کا وجود انسان کے وجود سے پہلے سے ہے۔ ان میں اچھے برے دونوں طرح کے جنات ہیں۔ چونکہ جنوں کو آگ سے پیدا کیا گیا اس لیے ان میں شر کا عنصر غالب ہے ایک شریر جن ایک فاجر انسان جیسا ہوتا ہے۔ شاید ہی کوئی گھر ایسا ہو جس میں جنات کا بسیرا نہ ہو مگر ان کی اپنی بستیاں اور کالونیاں ہوتی ہیں۔ لیکن قدرت نے ان کی حد بندی کر رکھی ہے اور یہ صرف ایک حد تک انسان کو پریشان کر سکتے ہیں۔ ان کے شر سے بچنے کے لیے سب سے پہلے انسان کو اپنا عقیدہ درست رکھنا چاہیے دینی تعلیمات پر عمل کرے اور گھر میں کتے رکھنے اور جاندار کی تصویر لگانے سے اجتناب کرے۔ دوسرا یہ کہ موسیقی اور گانے بجانے کی محفلوں سے بچا جائے۔ حدیث مبارکہ ہے کہ ”جس گھر میں کتا اور تصویر ہو اس میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے“ جس گھر میں ایسی چیزیں موجود ہوں تو وہاں شیاطین خود بخود اپنا ڈیرہ جما لیتے ہیں اور دعاؤں کی قبولیت کا دروازہ بند ہو جاتا ہے اور پریشانیاں بڑھ جاتی ہیں۔

جس گھر میں شریر جنات موجود ہوں تو مقابلہ کرنے کی بجائے ان سے مصالحت کی کوشش کی جائے اگر پھر بھی یہ جن اپنی شرارتوں سے باز نہ آئیں تو گھر میں چالیس روز مسلسل سورۂ بقرہ کی تلاوت با آواز بلند کی جائے اس سے جنات کی قوت کمزور ہوتی چلی جائے گی۔ اس کے علاوہ رات سونے سے پہلے ایک بار سورۂ اخلاص ایک بار سورۂ الفلق اور ایک بار سورۂ الناس پڑھ کر ہاتھوں کی ہتھیلی پر پھونک مار کر سر اور چہرے سے ابتدا کر کے ہاتھوں کو سارے جسم پر پھیریں اور اس عمل کو تین بار دہرائیں اس عمل سے آپ کو جنات جادو، نظر بد اور حاسد کے حسد سے نجات مل جائے گی۔

بعض لوگوں کی جانب سے جنات کو تابع کرنے کے سوال پر مولانا محمود میاں نے بتایا کہ شرعی نقطہ نظر سے بعض علماء کے نزدیک جن تابع کرنا جائز نہیں اور بعض علماء اس کے جواز کے قائل ہیں۔ لیکن جن تابع کرنے سے یا جنوں کی مریض کے علاج کی کوئی کارگری نہیں شفا صرف اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ جن تابع کرنے کا عمل ایک خطرناک کام ہے بعض مرتبہ جان جانے کا بھی اندیشہ ہوتا ہے اور کئی عامل جن قابو کرنے کی کوشش کے دوران اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں یا پاگل ہو جاتے ہیں اس لیے ان چیزوں کو تسخیر کرنے سے اجتناب بہتر ہے۔ مسلمان جنات اللہ کے نیک بندوں کی بزرگی کی وجہ سے ان سے عقیدت رکھتے ہیں اور ان نیک بندوں کی محفلوں میں شریک ہوتے ہیں۔ مولانا محمود میاں نے اپنے والد محترم مولانا سید حامد میاں کے بارے میں بتایا کہ ان کے عقیدت مندوں میں جنات کی ایک بڑی تعداد

بھی شامل تھی اور ان کے ہاتھ پر بیعت کرنے اور اسلام قبول کرنے والے جنات کی تعداد لاکھوں میں ہے۔ ایک صحابی " جن حضرت عبدالحمید" جن کی عمر دو ہزار سال تھی والد صاحب کے پاس آیا کرتے تھے والد صاحب ان صحابی سے دعائیں کراتے۔

مولانا محمود میاں نے بتایا کہ لوگوں کو بیت الخلاء میں داخل ہونے کی دعا لازمی پڑھنی چاہیے عورتوں اور مردوں کو ناپاکی کی حالت میں نہیں رہنا چاہیے کیونکہ اس حالت میں ایسی چیزیں جلدی حملہ آور ہوتی ہیں ویران جگہوں اور خاص طور پر درختوں کے نیچے پیشاب کرنے سے اجتناب کرنا چاہیے۔

{بحوالہ ماہر استاد بشیر احمد کے تیس سالہ تجربات کا نچوڑ}

جنات اور جادو ٹونے سے بچاؤ کی تدابیر

محترم مولانا عزیز الرحمن یزدانی صاحب علمی و دینی گھرانے سے تعلق رکھتے ہیں۔ آپ نے بزرگوں کی دینی علوم روحانیت اور سماجی تعلیمات سے بھرپور استفادہ کیا۔ ان کی شخصیت ایک ایسی ہی بلند ہے آپ ان کو جس طرف سے بھی دیکھیں کھچے چلے جاتے ہیں۔ آپ حسن اخلاق تقویٰ و شرافت اور وارفتگی تعصب سے پاک رہنے کی بدولت ہمیشہ اہل علم میں خاص مقام حاصل ہے۔ ایک عالم دین کی حیثیت سے اپنے موقف کو بڑی خوبصورتی اور مدلل انداز میں پیش کرتے ہیں۔ ہر ایک سے تپاک سے ملتے اور اپنے مقام و مرتبہ کی پرواہ کئے بغیر ملنے کی کوشش کرتے ہیں۔

مولانا محترم روحانی علوم سے گہرا شغف رکھتے ہیں جس کی وجہ سے دور دراز سے لوگ اکثر اپنے مسائل کے لیے ان سے رجوع کرتے ہیں۔ ۱۹۸۱ء سے ابتدائی تعلیم اپنے والد محترم مولانا عبدالرحیم صدیقی رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کی پھر تعلیم شیخ الحدیث مولانا محمد عبداللہ (گوجرانوالہ) سے حاصل کی۔ ایم۔ اے اردو کرنے کے بعد محکمہ تعلیم سے وابستہ ہو گئے آج کل گورنمنٹ ہائی سکول ... میں ... گوجرانوالہ میں بطور ... کام کر رہے ہیں۔

مرکزی جمعیت اہلحدیث کی طرف سے انہیں ضلع گوجرانوالہ کا نائب امیر بنایا گیا ہے۔ مرکزی مسجد اہلحدیث کاموکی میں مغرب و عشاء کے بعد روحانی علاج کا دینی خدمات سرانجام دیتے اور ترجمہ قرآن مجید اور تفسیر کی تعلیم دے رہے ہیں۔

ہر عقل و شعور رکھنے والا انسان جانتا ہے کہ جنات یا آسیب وغیرہ کی حقیقت سے ... علوم سے دلچسپی رکھنے والے دور کے جو جنات کو تسخیر کرنے کے دعویدار ہیں ان کی بات ... دیکھیں دنیا کی تلاش میں مختلف رہے ہیں قرآن و حدیث سے عدم واقفیت اور کمزور ایمان کی بدولت بعض اوقات اتنا دور نکل جاتے ہیں کہ انجام کار تباہی اور پچھتاوے کے سوا کچھ ہاتھ نہیں آتا۔

جنات کے علاج پر عام طور پر جو کتب دستیاب ہیں ان میں بے سروپا روایات کی بھرمار ہے جن کی حیثیت قصے کہانیوں سے زیادہ نہیں ان میں من گھڑت ضعیف اور کمزور روایات شامل ہیں۔ جو قاری اس سے فائدہ کی بجائے نقصان اٹھاتا ہے۔ یہ ... عوام ... سے ... ہے۔ ...

متوحش ہو جانے کی یہ کن لذتیں ہیں یہی وجہ ہے کہ وہ انہیں اپنے دماغ سے نکالنے میں کامیاب نہیں ہوتا۔ اس دور بات کو دلچسپ اور افسانوی رنگ میں بیان کیا گیا ہے۔ یہ اس قسم کی تحریریں ہیں کہ پڑھتے وقت بچے قاری کو ایسا لگے کہ یہ بھی غائب نہیں ہونے والے ہیں۔

اسی طرح جنات کے متعلق مصری کہانی بے سروپا قصے جو جدید دور تک پہنچے ہیں۔ ان کا سلسلہ ختم ہونے کا نام نہیں لیتا۔ اس میں نمایاں کردار شیطانی علوم کے ان عاملوں کا بھی ہے جو جگہ جگہ بیٹھے ہوئے بیٹھے ہیں اور اسلام کے لبادے میں گھس کر غیر اسلامی افکار کا پرچار کرتے ہیں ان کے جھوٹے عملیات اور مسلسل پروپیگنڈے کے سبب سے کمزور ایمان اور ضعیف الاعتقاد لوگوں کو اپنا گرویدہ بنا لیتا ہے۔ یا شیطان کی اتباع کی بدولت ان دھوکہ بازیوں کی وجہ سے عملوں کے ذریعے منافع بخش کاروبار کی صورت اختیار کر لیتے ہیں جس سے سادہ لوح لوگ اپنی عاقبت خراب کر دیتے ہیں۔

اس کے برعکس قرآن و حدیث میں جادو، جنات اور علم نجوم کے بارے میں واضح ہدایت اور رہنمائی موجود ہے۔ جہاں سے ہم معمولی محنت اور جستجو کر کے حقیقی قواعد اخذ کر سکتے ہیں۔

قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

ترجمہ ''پھر جب تم قرآن پڑھنے لگو تو شیطان مردود سے خدا کی پناہ مانگ لیا کرو۔ اسے ان لوگوں پر غلبہ حاصل نہیں ہوتا جو ایمان لاتے اور اپنے رب پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ اس کا زور انہی لوگوں پر چلتا ہے جو اس کو اپنا رفیق بناتے اور اس کے بہکانے سے شرک کرتے ہیں۔'' (سورۃ النحل ۹۸ - ۱۰۰)

زیر نظر مضمون پر اسرار علوم کی حقیقت پر مبنی یہ اپنی نوعیت کی منفرد کتاب ہے۔ جس سے نہ صرف جعلی عاملوں کے چہروں سے نقاب اتر رہے ہیں بلکہ ان کی کرتوتوں کا تعارف بھی فاش ہو گا اور اس کے ساتھ ساتھ قرآن و سنت اور جدید سائنس کی روشنی میں ہمارے قارئین تک درست معلومات پہنچیں گی۔ اس سلسلے کا باقاعدہ آغاز ہوا: عزیز الرحمٰن یزدانی کے انٹرویو سے کیا جا رہا ہے۔

(۱) کیا ایک مخلوق کی حیثیت سے جنات کا وجود ہے؟

مولانا نے فرمایا کہ کتاب و سنت کے دلائل کے مطابق ایک مخلوق کی حیثیت سے جنات کا وجود ثابت شدہ حقیقت ہے۔ قرآن حکیم نے انسانوں کو ایک الگ مخلوق اور جنات کو ایک الگ مخلوق کے طور پر پیش کیا ہے۔ جہاں انسان کی تخلیق کا مقصد بیان کیا گیا ہے۔ وہاں جنات کی تخلیق کا مقصد بھی بیان ہوا ہے۔ ارشاد ربانی ہے کہ ''میں نے جن و انس کی تخلیق اپنی عبادت کے لیے کی ہے۔'' (سورۃ الذاریات ۵۶)
حدیث کا انکار کرنے والے جنات کے معنی جنگلی گھوڑے کرتے ہیں اور ختم نبوت کے منکرین جن کا معنی جراثیم کرتے ہیں۔

شیطان اس کے بارے میں بھی اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ وہ جنوں میں سے ایک تھا۔ جن کی تعریف یہ کی گئی ہے کہ یہ ایک ایسی ناری مخلوق ہے جو مختلف شکلیں اختیار کر سکتی ہے اور انسان کی نظر سے پوشیدہ رہتی ہے۔ قرآن مجید میں آپؐ سے جنوں کا قرآن سننا اور اسلام قبول کرنا ثابت ہے اس کا ذکر

[illegible] سورۃ ''جن'' اور سورۃ ''احقاف'' میں ہے۔ حضور ﷺ [illegible] کے راستے میں [illegible] کہ آپ ﷺ [illegible] طائف کے درمیان وادی نخلہ میں [illegible] آپ ﷺ فجر کی نماز میں قرآن کی تلاوت کر رہے تھے [illegible] جماعت [illegible] تھے انہوں نے قرآن سنا اور [illegible] قبول [illegible] اپنی قوم [illegible] بنا دیا۔ یہ نصیبین کے رہنے والے تھے اور ان کی تعداد ۹ تھی۔

عام لوگوں میں جنات کے اثرات یا آسیب کے متعلق بہت سے [illegible] مشہور ہو چکے ہیں۔ ان میں کس حد تک حقیقت ہے؟

جہاں تک جن کے اثرات کا تعلق ہے تو اس سے انکار ممکن نہیں۔ [illegible] انسان پر اس کے اثر کی کیفیت حدیث میں بھی بیان ہوئی ہے کہ [illegible] سرایت کر جاتا ہے کہ جس طرح خون دوڑتا ہے۔

لیکن [illegible] کے بارے میں جو کچھ کہا جاتا ہے [illegible] ان میں سے ۹۰ فیصد مرد و عورتیں اعصابی امراض کے مریض ہوتے ہیں۔ [illegible] دوروں کی صورت ہوتی ہے۔ لیکن یہ بات [illegible] اعصابی [illegible] نہیں کر سکتے [illegible] ہے اور [illegible] مریض کا علاج ہو جاتا ہے۔

آپ نے یہ [illegible] علم [illegible] حاصل [illegible] مراحل سے گزرنا پڑا؟

یہ تو تقریباً اتفاقی [illegible] ہے۔ ہمارے آباؤ اجداد [illegible] تھے وہ [illegible] مہارت رکھتے تھے۔ [illegible] حضرت کے ساتھ [illegible] فیض حاصل [illegible] تھے۔ [illegible] حافظ محمد عبد اللہ اور ان کے فرزند [illegible] حافظ عبدالغفور [illegible] میں نے ان کے لئے کوئی [illegible] چلہ کشی نہیں کی [illegible] مختلف قرآنی آیات [illegible] نماز تہجد کے بعد یا نماز فجر کے بعد پڑھتا ہوں۔ [illegible] مختلف [illegible] مختلف نسخے تجویز کئے ہیں۔ اسی طرح [illegible] مختلف امراض کے لئے مختلف [illegible] آیات [illegible] ہیں۔

اصل مقصد تلاوت [illegible] ثواب [illegible] کا علاج یا [illegible] ہے۔ قرآن کا اصل مقصد روحانی بیماریوں (غرور، تکبر، ضلالت) کا علاج ہے [illegible] کرتا ہے اور ایک اسلامی ریاست کے لئے آئین کا کام دیتا ہے۔

کیا جادو اور تعویذات [illegible] اثر [illegible] ہیں [illegible]؟

جادو کے اثر سے انکار نہیں کیا جا سکتا [illegible] آپ ﷺ [illegible] کیا تھا اور آپ کی طبیعت پر اس کا اثر ہوا تھا۔ اس کے علاج کے لیے معوذتین (قرآن کی آخری [illegible] فلق [illegible]

سب سے بڑا علاج ہیں۔

جنات انسانوں کو کیوں تنگ کرتے ہیں اور ان سے بچاؤ کس طرح ممکن ہے؟

شیطان کا کام شیطنت اور شرارت ہے۔ انسان بھی تو انسان کو دکھ دیتے ہیں شیطان سے تو نہیں۔ قرآن حکیم ہی بچنے کے لیے مضبوط قلعہ ہے۔

عملیات کو ذریعہ روزگار بنانا اس کی شرعی حیثیت کا تعین اور غیر شرعی طریقوں کی نشاندہی؟ اور تعویذات کی قسمیں؟

ذہنی امراض سے بچنے کے لیے آنے والے وظائف پر مداومت کی جائے تو بہت موثر ہوتے ہیں۔ میرے پاس زیادہ تر ایسے مریض آئے ہیں جنہیں ڈاکٹر حضرات جواب دے چکے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں شفا دی۔ جہاں تک معاوضے کا تعلق ہے۔ روزگار کا معاوضہ تو صحیح ہے بچھو یا سانپ کے کاٹے ہوئے کو دم کرنے کا چالیس بکریاں لی تھیں اس لیے اس کے معاوضہ میں شرعی طور پر جواز ملتا ہے۔ ذریعہ روزگار بنانا یا نہ بنانا کسی کی اپنی صوابدید ہے۔ غیر شرعی طریقوں میں جادو کرنا یا کرانا حرام ہے۔ جادو کرنے والا اور کرانے والا کافر ہو جاتا ہے۔ قرآنی آیات کو کسی کے نقصان کے لیے استعمال کرنا ناجائز ہے۔ البتہ بعض عامل کیمیکل استعمال کر کے کمالات دکھاتے ہیں اور مریض کو دھوکا دیتے ہیں۔ آج کل بہت سے جھوٹے عامل روحانی کے روپ میں پھر رہے ہیں۔ وظائف دو قسم کے ہیں ایک رحمانی دوسرے شیطانی۔ شیطانی اعمال میں یہ ہوتا ہے۔ جن کو دوسرے لوگ نا سمجھتے ہیں یا پھر ایسے الفاظ ہوتے ہیں جن میں شیطان سے مدد طلب کی جاتی ہے۔ یعنی شرک کیا جاتا ہے۔ رحمانی اعمال کرنے والے جنات کو قابو میں لانے کے لیے سورۂ مزمل کا ورد کرتے ہیں۔

گھر بیٹھے عملیات سیکھنے کے شائقین کو آپ کیا مشورہ دیں گے؟ ناتجربہ کاری کی بنا پر عمل الٹ ہونے کا جو تصور پایا جاتا ہے اس میں کہاں تک حقیقت ہے؟

وہ لوگ جو ذہنی اور جسمانی لحاظ سے ناقص ہوتے ہیں۔ وہ جب جنات کو تابع کرنے کے لیے چلہ کشی کرتے ہیں تو جنات ان کو ڈرانے کی کوشش کرتے ہیں۔ تاکہ وہ اپنے کام میں ناکام ہوں۔ لیکن جو لوگ ذہنی اور عملی لحاظ سے کامل ہوتے ہیں انہیں کوئی خطرہ نہیں ہوتا۔ گھر بیٹھے جب یونیورسٹی کی سطح تک تعلیم حاصل کی جا سکتی ہے تو یہ کام بھی ہو سکتا ہے۔ مگر پھر بھی کسی کامل استاد کے پاس بیٹھنا بہتر ہوگا۔ یہ ذکر کرنا بھی ضروری ہے کہ کوئی عمل شرکیہ اور غیر شرعی وظائف کرتا ہے یا کتاب و سنت پر مبنی عملیات۔ تسخیر جنات کے لیے سورۂ مزمل کا وظیفہ کیا جاتا ہے۔ طریقہ کار یہ ہے کہ ایک جگہ اور ایک وقت مقرر کر لیں۔ سورۂ مزمل اکتالیس دن اکتالیس بار تلاوت کریں۔ دو تین جنات حاضر ہو کر تابع ہونے کا وعدہ کریں گے۔

جنات کے ذریعے گمشدہ اشیاء کا تلاش کرنا کس حد تک حقیقت ہے؟ اس کے علاوہ کالے عموماً عاملوں کا دعویٰ ہے کہ انہیں جنات نظر آتے ہیں آپ کا نقطہ نظر کیا ہے؟

گمشدہ چیزیں بتانے والے اپنے غیر شرعی اعمال کے ساتھ جنوں سے رابطہ کر لیتے ہیں اور ان

سے یا پھر کسی چوری شدہ یا گمشدہ چیز کے بارے میں بتاتے ہیں۔ لیکن قرآن مجید نے شیطان کی غیب دانی کا راز فاش کر دیا ہے۔ انہیں تو یہ بھی علم نہ ہوا کہ سلیمان فوت ہو چکے ہیں۔ لوگ یہ بھی بتاتے ہیں کہ جنات انسانوں سے کسی کی اپنے منہ سے بات کرتے ہیں اور ہم بات کرتے ہیں اس کی کیا وجہ ہوتی ہے۔ یہ کام بالکل آسان ہے۔ بلکہ اگر آپ حضرات ایسا کام کرتے ہیں تو ان سے پوچھئے۔ ہے۔ سوال تو یہ ہے کہ اگر کسی پر جنوں کا اثر ہو تو کیا اس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ کون سا جن ہے طور پر اسے جو اذیت پہنچتی ہے اس کا ذمہ دار کون ہو گا۔ جنات کے نظر آنے کا جہاں تک تعلق ہے تو وہ عام طور پر انسانی شکل میں نظر آتے ہیں۔ بعض اوقات جن اپنی ہیئت بدل کر بھی نظر آتے ہیں۔ اب تک کی تحقیق کے مطابق یہ ایک مخلوق ہے۔ جن کی تعریف یہ ہے کہ جن ایک ناری مخلوق ہے جو مختلف شکلیں اختیار کر سکتی ہے۔"

کیا پرستان کا قبرستان یا ویرانے کا جنات کے ساتھ کوئی تعلق ہے؟

جنات ہر جگہ موجود ہیں۔ پرستان کے ساتھ ان کا کوئی خاص تعلق نہیں رکھتے۔

بچوں کو عام طور پر خوشبو استعمال کرنے سے منع کیا جاتا ہے کیا جنات کا کسی خوشبو سے کوئی تعلق ہے؟

خوشبو لگانے سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ اگر تکلیف دینا چاہیں تو خوشبو کے بغیر بھی دے سکتے ہیں۔

کسی مریض یا آپ کے مشاہدے میں آنے والے جنات کا کوئی واقعہ؟

ایک مریض میرے پاس آیا جسے جنات اغوا کر کے لے گئے تھے۔ اس نے بتایا کہ جنات میرے دوست ہیں وہ کہتے تھے ہماری شادی ہے اس میں تمہیں شرکت کرنا ہے۔ چنانچہ وہ مجھے اغوا کر کے لے گئے۔ میں باقاعدہ شادی میں شامل ہوا۔ کھانا کھایا وہ باجماعت نماز ادا کرتے تھے۔ میں بھی ان کے ساتھ نماز ادا کرتا تھا۔ چند دنوں کے بعد وہ مجھے میرے گاؤں کے قریب چھوڑ گئے۔ بہرحال یہ بات ثابت ہے کہ زنانہ اور مردانہ جنات انسانوں سے جنسی تعلقات قائم کر لیتے ہیں۔

(بحوالہ، ہمراہ ڈاکٹر بشیر احمد سے تیس سالہ تجربات کا نچوڑ)

bestturdubooks.wordpress.com

عامل کی کہانی عامل کی زبانی

’’بے گناہ مجرم‘‘

فروری ۱۹۹۰ء کا واقعہ ہے کہ بندہ کے پاس ملتان شہر سے مستری لطف اللہ صاحب تشریف لائے ساتھ ان کی بیٹی بھی آئی ہیں۔ ان کو دیکھتے ہی پہلی بات یہ معلوم ہوئی کہ ان کی عینک کا ایک شیشہ ٹوٹا ہوا ہے جو دو دن پہلے ان کی بیٹی نے غصہ میں توڑ دیا تھا۔ بندہ نے پوچھا بندہ کے لائق کوئی خدمت ہو تو فرمائیے! کہنے لگے جونہی میں یہاں اندر داخل ہوا تو ایک شعلہ سا بھڑکا اور میری آنکھ اور سر میں درد شروع ہو گیا ہے احتمال ہے کہ کوئی شر اثر (جنات) کا اثر لاحق ہو گیا ہے۔ ان کے علاج کے لیے میں مولوی رفیق صاحب کے پاس گیا تھا انھوں نے کہا کہ میں نے تو یہ کام چھوڑ دیا ہے بہتر ہے تمھارے پاس بھیج دیا۔ بندہ نے عرض کیا مستری صاحب! آپ کس علاقہ یا جنگل کے مکان کی بات کر رہے ہیں؟ کہا کہ اپنی ہی دکان کی بات ہے عرض کیا آپ تو پچھلے کئی سال سے اسی دکان میں دن رات مسلسل آتے جاتے ہیں۔ پہلے تو کبھی کیا واقعہ پیش نہیں آیا تو اب وہاں جنات کیسے آ گئے؟ میرے نزدیک تو یہ آپ کی اپنی چشم کا ہی کوئی معاملہ ہے یا آپ کی دوسری آنکھ میں بھی موتیا یا کسی طرح اثر آیا ہے ہمارے خاندان میں دو فرد کو تقریباً ایسے ہی واقعات پیش آئے کہ رات کو اچانک جیسے کالا سا نظر آیا اور سر میں درد ہوا اور کالا پن ہو گیا لہٰذا آپ کسی آنکھوں کے ڈاکٹر سے رجوع کریں اور باقی رہی یہ جنات کی بات تو اللہ تعالیٰ نے قرآن کے مطابق ان (جنات) کا بڑا (ابلیس) ہمارے بابا (آدم علیہ السلام) کے تحت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کے ساتھ اسے بھی آدم علیہ السلام کو سجدہ (اظہار اطاعت) کا حکم دیا لہٰذا آپ اللہ تعالیٰ کی امداد بھروسے سے کام لیں اس نافرمان ابلیس کی اولاد (جنات) کے ساتھ نہیں آپ ان وسوسوں کو چھوڑیں اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ وسیع کی ساری شریعت پر حق عقیدہ عمل کریں اللہ تعالیٰ پر توکل رکھیں نبی کریم ﷺ کی سنت اور اللہ تعالیٰ کی رضا کو ہر وقت پیش نظر رکھیں۔ یہی دونوں جہانوں کی کامیابی کی کنجی ہے۔ فرمانے لگے میں تو خود ان توہمات کا قائل نہیں ہوں مجھے تو ایک صاحب نے گمراہ کر دیا پھر اپنا ایک عجیب واقعہ سنایا کہ یہ نوے (صدی کے آٹھویں عشرہ) کی بات ہے ان دنوں ٹی وی پر بڑے پُرکشش اور

”کوائف“ پڑھا کرتے تھے ہمارے شہر میں جب پہلی ٹی وی آئے تھے ہمارے گھر بھی [illegible] ٹی وی تھا محلے کے مرد بچے بھی آ کر دیکھتے اس ہفتے میں نیک اختری میں [illegible] [illegible] تھا۔ ایک دن میں نے دوکان پر [illegible] ہوئے [illegible] ۲۰۰۰۰ روپے تھے [illegible] ضرورت پڑی تو دیکھا کہ چھ ہزار روپے کم تھے [illegible] گھر میں تو [illegible] پوچھا تو سب نے یہی جواب دیا کہ ابھی تو ہم میں سے [illegible] پریشانی ہوئی اپنے لڑکوں کو جمع کر کے بتایا تو انھوں نے [illegible] کی بیٹے ہیں [illegible] شادی شدہ ہیں۔ تیسرے بیٹے نے بتایا کہ [illegible] ”حساب“ کرواتے ہیں۔ میں نے ان کی [illegible] [illegible] سالہ بزرگ [illegible] مستری کا کام [illegible] کاروں والے مرد و عورت بے شمار آئے [illegible] صاحب [illegible] وغیرہ کا نام پوچھ کر [illegible] کتاب [illegible] اس میں سے [illegible] حساب کتاب [illegible] [illegible] [illegible] ان کی [illegible] اور سوال ان کی [illegible] [illegible] صاحب سے کہ وہ بڑا خوش مزاج اور [illegible] تکلف بھی [illegible] صاحب [illegible] لوگوں کو بھی [illegible] [illegible] حال اور احوال اور [illegible] مستقبل سب [illegible] بتا دیتے ہیں۔ [illegible] کیا اس چھوٹی سی کتاب میں ساری دنیا کے [illegible] [illegible] صاحب [illegible] ”مستری [illegible]“ [illegible] اتفاق سے ہماری روزی کا ذریعہ بنایا ہے [illegible] کتاب [illegible] [illegible] انھوں نے [illegible] اور کہا ساری دنیا پاگل ہے [illegible] خاموش ہو گیا پھر [illegible] بیٹے [illegible] [illegible] صاحب سے پوچھا [illegible] ہے؟“ انھوں نے کہا ”شک کی حقیقت تو ہم خود بھی [illegible] [illegible] موجود [illegible] عمر اور [illegible] لکھوا [illegible] لکھوایا [illegible] [illegible] اور بات [illegible] صاحب و کتاب [illegible] آخر میں فرمایا [illegible] [illegible] [illegible] کردی۔ [illegible] چلائی [illegible] [illegible] گھر کا فرد اس وقت [illegible] جناب [illegible] پتہ چلا گیا [illegible] بات تو معلوم ہو گئی [illegible] صاحب نے بیان بھی تفصیلی [illegible] [illegible] [illegible]

شک لگی رہتی ہے اور وہ بھی جو نامناسب شبہے پر دلالت کرتی ہیں، جس کی وجہ سے نتیجتاً خفیہ یا علانیہ فریقین میں چپقلش جاری رہتی ہے۔ عموماً یہ چیزیں تو بہرحال اپنی جگہ ہوتی ہیں مگر وہ خطا کار ہو نہ ہو کبھی بے خطا ان بن جاتی ہیں۔ یہ ہمارے معاشرے کا ایک بہت بڑا المیہ ہے کہ پیچھے رہنے کے باعث بڑے چھوٹے ملا گئے ہیں اگر ذرا خالی الذہن ہو کر تھوڑی سی خدا خوفی اختیار کریں تو یہ امر سمجھ میں آ جاتا ہے کہ یہ ادا ہے تذبذب کا محور وہ اصول محض کچھ شیطانی ہیں اور اس کا اثر اور نتیجہ بھی ضرور نکلتا اور بھگتنا پڑتا ہے کہ بعد میں اس گھر کی "معصوم" بچی کے ساتھ ضرور وہی سلوک اس کے سسرال میں ہوتا ہے جو وہ خود اپنی "بہو" بیچاری کے ساتھ روا رکھتی ہے۔ اس طرح ذاتی نقصان برداشت کرنا پڑتا ہے کہ دنیا میں تو مکافات عمل پالا پڑنے کا جواب پورا ہو گیا مگر چونکہ جس شخصیت پر ظلم کی وجہ سے یہ شامت آتی ہے اس کے حقوق کی ادائیگی معافی وغیرہ سے نہیں کی لہٰذا آخرت کا "وزن" (بوجھ) سر پر باقی رہ جاتا ہے۔ اللہ کریم ہمیں فہم سلیم اور حسن عمل کی توفیق نصیب فرمائیں۔ آمین!) بہرحال چوری کی رقم تو نہ ملی۔ پھر قدرت خداوندی دیکھئے کہ پانچ چھ دن بعد میرا یار دوست دس سالہ لڑکا جو کا ہوا دوکان پر آیا اور کہنے لگا جی! (بچوں کے اپنے ہم عمر بننے کا نام سے گویا) اس کے پاس میں نے موجودہ پیسے کے کافی سارے نوٹ دیکھے ہیں اور نیا ٹیپ ریکارڈر بھی اس کے پاس ہے۔ (خدا تمہارا بھلا کرے وہ لڑکا غریب لوگ تھے) میں نے دل میں کہا "الحمد للہ! چوری پکڑی گئی" (ظاہر ہے مستری کی صاحب باقاعدگی سے زکوٰۃ ادا کرتے ہوں گے) اور پھر میں نے اس کے والد کو بلایا اور کہا تمہارا لڑکا کا بھرا چور ہے اگر رقم دیتے ہو تو ٹھیک ہے ورنہ ہم تھانے جاتے ہیں۔ وہ غریب ڈر گیا اور کہا مستری جی آپ فکر نہ کریں۔ میں ابھی اس سے پتہ کرتا ہوں۔ (اس لڑکے کے گھر والے اس کی اس حرکت سے بالکل بے خبر تھے) تھوڑی دیر بعد وہ آیا اور سارا واقعہ سنایا کہ "میرے لڑکے نے ٹی وی دیکھتے ہوئے آپ کو اس بیٹھک کی الماری سے رقم نکالتے ہوئے دیکھ لیا تھا اور چابی بھی دیکھی مقررہ جگہ پر پردے کے نیچے رکھتے ہوئے بھی دیکھ لی تھی آپ کے دوکان پر جانے کے بعد وہ تاک میں رہا اور چپکے سے بیٹھک میں داخل ہو گیا جو کہ گلی کے بالکل ساتھ ہی ملحق تھی اور صحن اور کمرے آگے تھے اور چابی لے کر چھ ہزار روپے نکال لیے اور تالا بھی لگا دیا مگر گھبراہٹ اور جلدی میں چابی بجائے اوپر پردے کے نیچے رکھنے کے پلنگ کے تکیے کے نیچے رکھ کر چلا گیا۔ یہاں تو رقم ہضم نہیں ہو سکتی تھی لہٰذا وہ اپنے ننھیال ساہیوال چلا گیا اور اپنے ماموں زاد ہم عمر لڑکے کے ساتھ مل کر کسی دوسرے شہر سے نیا ٹیپ ریکارڈر خرید لیا اور اب وہ واپس آیا اور اسی وقت آپ نے مجھے بلا کر اس کی تفتیش کرنے کو کہا تو اس نے ساری بات اگل دی دو ہزار تو اس نے اڑا دیئے باقی چار ہزار آپ لے لیں۔ بقایا دو ہزار کی رقم میں آپ کو قسطوں میں ادا کر دوں گا۔" کیوں جناب!؟ کیا "ٹونے باز عامل" کی ٹھگی اور مکاری کے متعلق اب کوئی شک ہے؟ سرور کائنات ﷺ کی حدیث مبارک کا مفہوم: "جو شخص کسی کاہن (غیب دانی کا دعویٰ کرنے والے، فال کھولنے، ہاتھ کی لکیریں دیکھنے والے) کے پاس گیا اور جو کچھ اس نے بتایا اسے سچا اور سچ جانا تو وہ شخص اس چیز سے بری (باہر) ہو گیا جو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل فرمائی گئی۔ دوسری روایت میں بری کی بجائے فقد کفر ہے۔ یعنی ایسا شخص منکر ہو گیا۔ ایک اور روایت

میں ہے کہ (غیب دانی کے دلائل) کے پڑھنے والے اور ان کی تصدیق کرنے والے کی چالیس دن کی نماز قبول نہ ہوگی۔ (مفہوم) یہ تو فال وغیرہ پوچھنے والے کا، دلی تصدیق کا بیان ہے، جادو کرنے والے کا حال نہ معلوم کیا ہوگا آپ خود اندازہ لگا سکتے ہیں۔

دیکھئے کس طرح شیطان نے یہ چکر چلا کر ایمان اور دل کا نقصان کرایا، جان کا نقصان الگ ہوا یہ تو سب کو ہوا خصوصاً وہ بیچاری بہو تو زیادہ ہی اس "اجر عظیم" کی مستحق ٹھہری [illegible] کسی قسم کی جانی، دینی اور ایمانی ضرر (نقصان) پہنچا کر بھی خوش ہو گیا۔ نتیجہ اگر یہ اعتقاد رکھتے [illegible] والے اپنے ہاتھوں حضرت پڑھتے اور خود بھی عمل کرتے اور یہ ایمان مضبوط رکھتے تو تمام نقصانات سے بچ جاتے اور انشاء اللہ عنداللہ اجر کے مستحق بھی ٹھہرتے۔ تجربہ ہے ہر مجرب متوقع ہے [illegible] کے مستری صاحب کے "ابطال باطل" کی دعوت کی برکت سے ان کو سکون مل گیا (ماخوذ)

(بحوالہ جنات اور جادو حقیقت اور علاج)

"بزرگی کا جال"

ایسے ہی بڑے پیر خود "غیب دان" حضرات کے اہم و عظیم فراڈ کے متعلق تقریباً انہی کے مسلک اور خانقاہ والے ایک صاحب "الف" بزرگ نے ان کی اپنی بزرگی اور مذکورہ غیب دانی و غیب بیانی کے دو تین واقعات سنائے۔ راوی نہایت ثقہ عالم دین ہیں۔ اول ایک متمول خاندان کی عورت جو صحیح کردار کی نہ تھی ان کے پاس آئی اور ایسے تعویذ کی طالب ہوئی جس سے اس کا خاوند مر جائے۔ ظاہر ہے سوائے کھلانے پلانے کے یہ مقصد کسی اور طریقے سے حاصل نہ ہو سکتا تھا، اور اس چیز کو بھی تعویذ کی شکل دے کر اور تبرک بنا کر ہی نذر معاوضہ جنگلی وصول کیا جا سکتا تھا۔ اس زمانہ میں چین سیاہی کا رواج نہ تھا، دوات میں تھوڑا سا کپڑے کا ٹکڑا، سیاہی اور پانی ملا کر روشنائی تب ہوتی یا سرکنڈے یا مخصوص قلم سے لکھائی کی جاتی تھی، چنانچہ حضرت نے کاغذ و دوات بنا کر اس میں سیاہی کے ساتھ تھوڑا سا زہر (سنکھیا) بھی ملا دیا اور اسے چند تعویذ اس سے لکھ کر دے دیے کہ تمہارے مرد کی چیز دودھ شربت وغیرہ میں گھول کر روزانہ ایک تعویذ پلا دیا کریں۔ اس عورت نے ایسا ہی کیا مگر سنکھیا کی تحلیل کی مقدار سے اس کے شوہر نے مرنا تو کیا تھا البتہ اس کے پیٹ میں شدید درد شروع ہو گیا، امیر آدمی تھا شہر میں ڈاکٹر نے چیک کیا اور کہا جو چیز تم نے کھائی ہے اس میں زہر ملا ہوا ہے۔ تعویذ پہلے ہی کچھ کھا لیا تھا، تھانے میں اطلاع کر دی، عورت اور عامل صاحب دونوں پر پولیس کا غلبہ ہوا اور خاصی رقم دے کر خلاصی ہوئی۔

دوسرا واقعہ بھی سن لیجئے۔ کئی دیہاتی ان ہی صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے کہ ہماری چوری ہو گئی چور بتائیے! پیر صاحب جن کا نقصان ہوا تھا ان میں سے ایک دو آدمیوں کو اندر لے گئے اور پوچھا کس پر یا کن پر شک ہے؟ انھوں نے بتا دیا پھر پوچھا زیادہ شک کس پر ہے؟ انھوں نے اس کا نام بھی بتا دیا۔ پھر کہا سب مشکوک لوگوں کو بلا لو دوسرے دن سب لوگ آ گئے اور ان سب کے نام لکھ لیے اور مٹی کی کوری ٹھیکریاں بھی اتنی ہی تعداد میں بنا لیں جتنے وہ اشخاص تھے پھر ان کو قطار میں باہر بٹھا دیا اور اندر جا کر سب ٹھیکریوں کے باہر کی طرف ہر آدمی کا نام علیحدہ علیحدہ ایک ایک ٹھیکری پر لکھ دیا اور جس پر زیادہ شبہ تھا اس کی ٹھیکری کے اندر (مخفی حروف) پارہ اچھی طرح مل دیا اور جب دھوپ تیز ہو گئی تو ان سب ٹھیکریوں کو قطار میں دھوپ میں رکھ دیا اور فرمایا دیکھنا ابھی تھوڑی دیر بعد میرے جنات چور کی ٹھیکری کو قطار میں سے اٹھا کر پھینک دیں گے۔ جب پارہ والی ٹھیکری کو دھوپ کا سینک لگا تو وہ اچھل کر کچھ دور جا گری اور پھر

عامل صاحب اس پر لکھا ہوا پڑھا کرتے۔ اس طرح "پیر صاحب" بچ جاتے۔

ایک مریضہ کو جسے اصل مرض تو مرگی کا لاحق تھا مگر روحانی تکالیف کا باعث جنات [illegible] تعویذ وغیرہ کو بھی [illegible] ایک بار اور حکیم صاحب نے اپنی جان چھڑانے کو تعویذ دے دیا [illegible] جو کبھی اپنے مریضوں سے تو ملا ہوتا ہے تھوڑی سی تسلی ہو کر [illegible] تعویذ لے لیا [illegible] آئی کہ فائدہ تو ہوا مگر وہ تعویذ اب گم ہو گیا ہے۔ معمولی سی [illegible] ہو گئی [illegible] دے دیا۔ کچھ عرصہ بعد پھر آئی کہ مرگی یا سوتے (یہ بات والدہ کے ساتھ) [illegible] ہو گئی کہ کہا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اکرم ﷺ کا کلام مقدس ہے [illegible] اور نہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اکرم ﷺ نے وہاں جانے سے روکا ہے مگر [illegible] کے لیے نیا تعویذ دے دیا۔ پھر آئی اور کہنے لگی سب سے پہلے والا تعویذ [illegible] کیسی عجیب بات ہے کہ مریض ڈاکٹر کو کہتا ہے کہ میں یہ دوائی تین دن کا [illegible] استعمال کروں گا۔ خیر تھوڑی بار اسی طرح ہوا [illegible] معمولی جواب دیا کہ میرے پاس وہم کا کوئی تعویذ نہیں۔ اس پر وہ غصہ ہو کر چلی گئی۔ تین چار ماہ بعد پھر آئی اور [illegible] جو آپ کی مرضی تعویذ دے دو۔ خلاف معمول میں نے اس سے یہ خیال کرتے ہوئے کہ اب تو یہ بیچاری [illegible] تو تسلی ہو گئی پوچھا کہ اس عرصہ میں کوئی تعویذ تھا تو کہاں ہے؟ تو اس نے اپنی [illegible] بڑی دیر سے میری بہو آئی اور اوپر والا خانہ میں نے [illegible] زمانے میں اور علاج کے طور پر تعویذ بھی دیا کرتا [illegible] جب کوئی [illegible] ہوا اور ایک جگہ [illegible] پاؤں تلے پڑا ہوا اسی جگہ بیٹھ کر اس تعویذ پر پیشاب کرتا۔ (اب ظاہر ہے کہ اس وقت [illegible] ہو سکتی ہے) [illegible] میں رات کو اور اکیلی باہر جنگل میں گئی اور ایک جھاڑی میں گھسی اور وہاں [illegible] ذرا تصور فرمائیے! رات کو جنگل میں اکیلی عورت کا جانا اور جھاڑی میں گھسنا کتنا خوفناک عمل ہے۔ غالباً پیر صاحب نے اس لیے بتایا کہ یہ اس پر عمل تو کر نہیں سکے گی لہٰذا الزام ہم پر نہیں بلکہ اپنی قسمت پر ہی ڈالے گی۔ میں نے پوچھا پھر کوئی فرق ہوا؟ کہا نہیں! پوچھا پھر دورہ پڑا؟ کہا ہاں! کہا پھر کیا ہوا؟ کہا وہ [illegible] کرنے کے بعد فرمانے لگے تعویذ نہیں [illegible] (یعنی جنات) اب پھر یہ تعویذ لیا مگر کچھ فائدہ نہیں ہوا۔

آئینہ حقیقت میں عبدالرشید صاحب کے تالیف کردہ (عرق النساء انگریزی کے اردو) کے صفحہ [illegible] میں ایک عامل کا ذکر ہے جو [illegible] سے آگے بڑھ کر جنات کی کارستانی بتاتا تھا اور صوفی محمد حسین کے ذکر میں ایک عامل صاحب سے کاغذ پر تحریری خوفناک شکل بناتا جو بالکل نظر نہ آتی تھی پھر مریض کے بدن پر وہ کاغذ پھیرتا اور کہتا کہ یہ کاغذ تو بتائے گا کہ اصل میں تکلیف کا سبب کیا ہے؟ پھر پانی کے پیالے میں وہ کاغذ ڈبوتا اور وہ خوفناک شکل پوری طرح نمودار ہو جاتی اور اس طرح وہ حضرت عامل صاحب سادہ لوح لوگوں کے ایمان اور مال پر ڈاکہ ڈالتے۔

(بحوالہ جنات اور جادو حقیقت اور علاج)

طلائی آویزہ

صفدرآباد بستی سے ایک معمر عورت ہمارے ہاں دودھ دینے آتی تھی۔ اہلیہ نے راقم سے کہا کہ یہ بڑی پریشان ہے، پتہ کیا تو بتایا کہ میری ایک شریک رشتہ دار عورت کا طلائی آویزہ گم ہو گیا تھا، وہ دیہاتی عورت قضائے حاجت اور اپلے بیٹھنے کے لیے باہر کھیتوں میں جاتی ہے اور بہت سے امور سے گھر میں بھی، اور ہم نے سب جگہ بہت تلاش کیا مگر نہ ملا۔ پھر وہ کسی کے مشورہ سے ایک میاں جی کے پاس گئے انہوں نے کہا کہ میں "حاضرات" کا عمل کروں گا، کوئی نابالغ لڑکا لے آؤ! وہ ہمارے ہی ایک عزیز لڑکے کو لے آئے۔ انہوں نے اس کو انگوٹھے پر سیاہی لگائی اور کچھ پڑھتے ہوئے دم کرنا شروع کیا، ساتھ ساتھ عامل صاحب پوچھتے جاتے کہ کیا جھاڑو دینے والے آ گئے؟ بچہ کہتا ہاں! پھر پوچھا دری بچھانے والے آ گئے؟ کہا ہاں پھر پوچھا تخت رکھ دیا گیا؟ کہا ہاں۔ آخر میں پوچھا کیا جنات کا بادشاہ آ گیا؟ کہا ہاں، کہا اس کو کہو کہ وہ چور کو حاضر کرے! پھر اچانک بچہ کہنے لگا یہ تو میری چچی ہے (یعنی میرا نام لے دیا) تب فوراً ہی اس کے خاوند نے جو عامل کے پاس آ کر یہ عمل کروا رہا تھا، بچے کو بازو سے پکڑ کر اٹھایا اور کہا چل! لڑکے سے ابھی "اثر" دور نہیں ہوا تھا لہٰذا وہ کانپنے لگا۔ اس پر عامل نے کہا ذرا صبر کرو "اثر" دور ہو لینے دو پھر وہ گھر آئے اور مجھ سے لڑائی جھگڑا شروع کر دیا کہ تو ہی چور ہے، ہمارا آویزہ دو۔ میرے فرشتوں کو بھی اس آویزے کی خبر نہیں۔ لہٰذا میں نے قسمیں کھائیں مگر انہوں نے یقین نہیں کیا اور وہ تھانے جانے کی دھمکی دیتے ہیں۔ اب میں کیا کروں؟ بندہ نے کہا اگر واقعی تھانے گئے تو وہاں، پولیس کا خصوصی "چھتر" دودھ کا دودھ پانی کا پانی علیحدہ کر دے گا، اور عامل صاحب کی "کرامات" کا پول بھی کھل جائے گا۔ (کیا عامل صاحب تھانے والوں کی چوروں، ڈاکوؤں اور قاتلوں کے کیسوں میں کیوں حاضرات کے ذریعہ رہنمائی نہیں کرتے؟) اور اگر تم کو دھمکی ہے تو آپ لوگ یوں کرو کہ عامل صاحب کے پاس پہلے آدمیوں کو دوبارہ بھیجو اور کہو کہ جنات! آپ کا شکریہ، چور تو آپ نے بتا دیا مگر اب دوبارہ پھر اسی حاضرات کے ذریعہ ہمیں یہ بتا دیں کہ چوری کا مال کہاں موجود ہے؟ تاکہ ہم اسے اپنے قبضہ میں لے لیں، وہ بولی ہم لوگ ان کے پاس گئے تھے تو عامل صاحب فرمانے لگے کہ "چلو بھاگ جاؤ" "میرا دماغ نہ کھاؤ"

تحقیق۔ فہم سلیم اگر موجود ہو تو اس مکر شیطانی کی ساری حقیقت بحمد اللہ فوری طور پر معلوم ہو جاتی

ہے کہ چوری کا مال تو نہ ملا البتہ کئی گھروں میں فتنہ و فساد ضرور شروع ہو گیا۔ اور ان سارے تجربات کا نتیجہ [illegible] دو میں بھی کچھ حاصل ہوا یعنی مالی نقصان، ایمانی نقصان اور ذہنی پریشانی (جانی نقصان) اس قسم کے عملیات کا ذکر کیا جا چکا ہے کہ کہانت اور اس کے متعلقین غلط موقف پر ٹکے ہوئے ہیں۔ [illegible] (۱۰۰) میں اسرار الٰہی اور غیبی باتوں کے علم کے مدعی اور [illegible] میں کاہن لوگوں نے [illegible] جو نے والا [illegible] ہے اور یہ حضرات [illegible] اور مخلوق سے دور کا تعلق بھی نہیں ہوتا۔ دنیوی لحاظ سے دیکھیں تو ایسے لوگوں کی جیب سے متعلق ہے [illegible] مختلف وجوہات و اسباب بیان کریں گے۔ کوئی کسی کو چور بنائے گا کوئی کسی کو [illegible] جائے تو کوئی دوسرا اسے تعویذ دے جاتا کوئی کہ جادو کر دیا گیا۔ [illegible] دھوکوں کے لیے تو یہ دلیل ایسے لوگوں کے پھندوں سے بچانے کے لیے کافی ہے [illegible] ہر شخص کے لیے کہ انہیں یہ بھی سوچنا چاہیے ان کے سامنے جو شخص ہے اس کے کتنے مرحلے ہیں۔ تحقیق، تجویز اور شفا۔ ظاہر ہے کہ جب پہلی چیز (تحقیق) ہی غلط ہے تو تجویز بھی لازماً غلط ہوگی اور شفا تو اس سے [illegible] وجہ سے بھی نہیں۔ کیونکہ تحقیق کے ساتھ [illegible] ان کا کام بھی اصول کے مطابق [illegible] اللہ تعالیٰ کی مدد [illegible] اس کے شامل حال ہو [illegible] جانا اور ان کا مال [illegible] استعمال کرنا ہی مقصد ہوتا ہے [illegible] ایمانی [illegible] من صدقہ بما یقول [illegible] پر ہو جاتا ہے خواہ اس کا علم ہو یا نہ ہو [illegible] نقطہ نظر سے تو اس پر [illegible] شدید وعید آئی ہے [illegible] آپ حدیث مبارک کے فقد کفر کے الفاظ سے بھی مستحضر فرما لیں۔ نیز ظاہر ہے کہ یہ مسئلہ غیب سے تعلق رکھتا ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ **لا یعلم من فی السموات و الارض الغیب الا اللہ،** (یعنی زمین اور آسمان کی پوشیدہ چیزوں (غیب) کو اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا (اس میں ماضی، حال اور مستقبل سب آ گئے) اور جب غیر اللہ کو کسی چیز کا علم ہی نہیں تو اس میں تصرف کا کیا سوال!؟ اور اس سے کسی کام کے ہونے یا نہ ہونے کی امید و درخواست کیا تھی؟ بعض لوگ کہتے ہیں کہ عامل جانتے ہیں کہ جنات سے اپنے جنات کے ذریعے اصل مجرم کا پتہ چلا لیتے ہیں تو آئیے اس بارے میں بھی اللہ کریم سے رہنمائی لیتے ہیں۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے جنات سے مسجد اقصیٰ کی تعمیر کے سلسلہ میں کام لیا ابھی تعمیر مکمل نہیں ہوئی تھی کہ حضرت کی وفات کا وقت آ گیا تو آپ نے تسلسل و تکمیل کار کے لیے یہ ترکیب کی کہ ایک عصا پر ٹیک لگا کر کھڑے ہو گئے اور حضرت عزرائیل نے آپ کی روح قبض کر لی۔ ایک سال تک آپ فوت شدہ اسی حالت میں کھڑے رہے حتیٰ کہ مسجد اقصیٰ کی تکمیل ہو گئی۔ اور ادھر مشیت الٰہی سے دیمک نے عین اسی وقت جب عصا کھا کر کھوکھلا کر دیا اور وہ عصا آپ کے بوجھ سے ٹوٹ گیا اور آپ گر پڑے۔ (**ما دلھم علی موتہ الا دابۃ الارض تاکل منساتہ فلما خر تبینت الجن ان لو کانوا یعلمون الغیب ما لبثوا فی العذاب المھین۔** (سورہ سبا ۱۴) جنات کو حضرت سلیمان علیہ السلام کی وفات کا تب پتہ چلا جب دیمک نے ان کا عصا کھا لیا اور آپ گر پڑے تب جنوں نے خوب جان لیا کہ اگر وہ غیب جانتے ہوتے تو (یہ ایک سال سے

ذلیل کرنے والے) عذاب میں تو پڑے نہ رہتے۔ اللہ تعالیٰ کی یہ کتاب جو کہہ رہی ہے کہ جنوں کو خود بھی اس غیب کا علم نہ ہوسکا مگر ہم لوگ اسی کتاب پر ایمان لانے والے پکے مسلمان عملاً یہی ثابت کرتے ہیں کہ جنات تو ہمارے دل کی خبریں بھی ہمیں بتا دیتے ہیں۔ بلکہ اس سے بھی بہت آگے پہنچے ہوئے ہیں اور اللہ تعالیٰ پر ایمان سے زیادہ جنوں کی خرافات پر ایمان رکھتے ہیں اور ان کو "حل المشکلات" سمجھتے ہیں۔ بل کانوا یعبدون الجن اکثرھم بھم مؤمنون۔ بلکہ وہ جنوں کی عبادت کرتے ہیں اور اکثر تو انہی پر ایمان رکھتے ہیں (سورہ سبا ۳۴ آیت ۴۱) حضرت عائشہؓ نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ان غیب جاننے والے نجومیوں وغیرہ کے متعلق بیان فرماتی ہیں کہ انھم لیسوا بشیء (وہ کوئی چیز نہیں) لہٰذا اب ہمارے سامنے صحیح طریق کار یہی ہے کہ ہم اپنے مشاہدہ، دانشوروں، اخبار و رسائل اور مروجہ توہمات سے جو خلاف شریعت ہوں، ہٹ کر صرف اللہ تعالیٰ کے "حنیف و مسلم" بندے بن جائیں اور اللہ تعالیٰ اور اس کے سچے رسول اکرم ﷺ کے بتائے ہوئے عقائد و اعمال پر ایسا یقین کرنے والے بن جائیں، جس کا شاہد صرف حضرت علیؓ کے واقعہ میں ملتا ہے کہ جس کا مفہوم ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے حضرت علیؓ سے فرمایا "اے علی! اگر چاہو تو جنت کا یقینی مشاہدہ کرا دوں؟" تب حضرت علیؓ نے عرض کیا "حضور! آپ کے (ان غیبی امور کے متعلق بیان شدہ) بشارات پر مجھے تو اتنا یقین ہے کہ دیکھنے کے بعد اس میں ذرہ بھر بھی اضافہ نہ ہوگا" (او کما قال) اور یہ اسی یقین والی زندگی کی برکت تھی کہ ان تھوڑے سے سیدھے سادے صحابہ کرام نے تقریباً تیس سال ہی میں آدھی دنیا پر دین حق کو غالب کردیا اور ہم آج اسی یقین والی زندگی سے محروم اور اپنی اغلال و اصر کے غلام (جن کے کاٹنے کی ایک صفت اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ کی بیان فرمائی) ساری دنیا میں ساٹھ کے قریب ملکوں اور بے پناہ مادی وسائل سے مالا مال اور ایک ارب سے زائد تعداد میں ہوتے ہوئے بھی مظلوم و مقہور ہیں جن کی فریاد کی بھی کہیں شنوائی نہیں۔

(بحوالہ جنات اور جادو حقیقت و علاج)

قربانی کا بکرا

یہ عام روایتی قربانی کا بکرا نہیں بلکہ سچ مچ ایک قربانی کے بکرے کا واقعہ ہے۔ راوی محمد رمضان کی زبانی سنئے! میں دیہات کا رہنے والا ہوں۔ عید قرباں قریب تھی، لوگوں نے قربانی کے لیے بڑے شوق سے قربانی کے جانور پالے تھے۔ میں اسی علاقہ میں کہیں سفر پر جا رہا تھا کہ سڑک کے قریب چوک پر ایک بھیڑ دیکھا، لوگ بھیڑ تین دو افراد کی طرف متوجہ تھے۔ ایک صاحب عامل، دوسرا "معمول" (جو بچہ (لڑکا) تھا اور جس پر "حاضرات" کا "عمل" ہو رہا تھا۔) پتہ چلا کہ ایک آدمی کا قربانی کا بکرا گم ہو گیا ہے اس کی بازیابی کے لیے یہ عمل ہو رہا ہے۔ میں بھی مجمع میں شامل ہو گیا، لڑکا کہہ رہا تھا (بعد اولین عمل) "شاہ جنات نے مجھے دکھایا ہے کہ دو آدمی بکرے کو لے کر کھیتوں میں گھس گئے اور چلتے رہے اب وہ ذرا کنارے پر ایک درخت کے نیچے پہنچ گئے جو فلاں سمت میں ہے اور اب انہوں نے بکرے کو ذبح کر دیا اور اس کی کھال اتار رہے ہیں، اتنے میں ایک تیسرا آدمی آ گیا، اس کی ان دونوں سے کوئی باتیں ہوئیں جو سمجھ نہیں آتیں، اشارہ سے پتہ چلتا ہے کہ کچھ جھگڑا سا ہوا، پھر پہلے دو آدمیوں نے گوشت کے تین حصے کیے اور بانٹ لیے اور اب وہ تینوں مختلف راستوں سے روانہ ہو گئے" اب آپ خود اندازہ فرمائیں کہ یہ ساری کارروائی ایک چشم دید رپورٹ معلوم ہوتی ہے جس میں ذرہ بھر بھی شک کی کوئی گنجائش نہیں اور حاضرین اور بکرے کے مالک سب نے یہ یقین کر لیا ہو گا کہ بس اب تو قصہ ہی تمام ہوا کہ بکرا تو چوروں کے پیٹ میں چلا گیا۔ ابھی لوگ اسی بارہ میں کھسر پھسر ہی کر رہے تھے کہ ایک آدمی جو اسی حاضرات کے عمل کے آخری مرحلے کے وقت آیا تھا اس نے مالک سے پوچھا "تمہارا بکرا کیسا تھا؟" اس نے تفصیل بتائی، جب اس شخص کو تسلی ہو گئی تو وہ اس سے کہنے لگا کہ یہ تم لوگوں نے کیا "بکواس" شروع کر رکھی ہے کہ بکرا پیٹ میں چلا گیا، ابھی میرے ساتھ چل، بکرا میرے گھر بندھا ہوا ہے آوارہ پھر رہا تھا، میں نے اسے اپنے جانوروں کے ساتھ باندھ دیا کہ جانے کس کا ہے اور اب میں اس کے مالک کی تلاش میں تھا۔ کہ یہ تماشا نظر آ گیا۔ چنانچہ مالک نے جا کر بکرا وصول کر لیا۔

تحقیق:۔ "معمول" کی ایسی "غیبی باتیں" دو تین وجوہات کی بنا پر ہوتی ہیں۔ زیادہ تر عامل کی شخصیت ظاہری اور اس کی لچھے دار مؤثر باتوں، کچھ اس کی قوت متخیلہ کا اثر، کچھ شیطانی چکر اور یہ بات نوٹ فرمائیے کہ ایسے عامل نو عمر لڑکے کو معمول بناتے ہیں۔ (گاہے معاشرہ اجازت دے تو عورت کو بھی) کیوں؟

اس لیے کہ یہ دونوں ناقص العقل اور ضعیف الاعصاب ہوتے ہیں۔ جو عامل کی وجاہت اور شخصیت سے فوری طور پر مرعوب و متاثر ہو جاتے ہیں۔ بالغ اور ذہین و فہیم صحیح العقیدہ لوگوں پر ان کا کچھ خاص اثر نہیں ہوتا لہٰذا انہیں یہ معمول نہیں بناتے۔ راقم کو خود اس کا ذاتی تجربہ ہے۔ ایک محترم معزز شخصیت نے جبکہ راقم نوعمر تھا، اس پر بھی حاضرات کا عمل کیا تھا کہ وہ مجھ سے پوچھتے جاتے کہ کیا جھاڑو دینے والے آ گئے؟ جواب ہاں۔ پھر پوچھا بچھونا کرنے والے وغیرہ وغیرہ۔ تعجب ہے کہ یہ تو یہ سارا قصہ پہلے ہی بندہ نے سنا ہوا تھا۔ کہ ایسا ہوتا ہے سو وہی ذہن میں تھا۔ نیز عامل صاحب کی شخصیت کا اثر تھا کہ جیسے کہتے وہی نظر آتا جاتا۔ (بندے نے انگوٹھے پر سیاہی لگا کر تاکید کی تھی کہ اپنی نگاہ جمائے رکھنی، پلک بھی نہیں جھپکنی) راقم ہاں ہاں کرتا رہا۔ آخر میں جب انہوں نے کہا کہ شاہ جنات کو کہو کہ چور کو سامنے آنے کا حکم دے۔ تو یہ بھی بندے نے کہہ دیا۔ عامل صاحب نے پھر پوچھا کہ کیا چور سامنے آ گیا؟ کہا نہیں! اور ساتھ ہی اپنا سر دائیں بائیں ہلا دیا۔ اس حرکت سے نگاہ انگوٹھے سے ہٹ گئی اور سارے منظر غائب ہو گئے اور اب صرف اپنا انگوٹھا ہی تھا جو سامنے نظر آ رہا تھا دوسرا واقعہ بھی اسی زمانہ کا ہے کہ پٹیالہ کے ایک پنڈت جوان العمر نمکین شیو سوامی صاحب جو اس زمانے کے ایم اے تھے جب بی اے بھی خال خال ہوتے تھے اور اپنے نام کے ساتھ بطور تفاخر یہ ڈگری بھی ضرور لکھتے جیسا کہ ملک نصر اللہ خان عزیز بی اے، مولانا ظفر علی خان بی اے (ہر چند کہ ان صاحبان کو جو بلند مقام حاصل ہوا وہ اس ڈگری سے مستغنی تھا مگر غالباً اپنے ابتدائی دور میں خود کو بی اے لکھنا شروع کیا تو وہ ساتھ ساتھ چلتا ہی رہا) یہ سوامی جی کالج کے بھی فاضل تھے۔ بہت ذہین و فطین مگر دہریہ تھے۔ کسی بیماری کے علاج کے لیے قصبہ میں آئے اور چونکہ اس علاقہ اور قصبہ میں بندہ کے بزرگ محترم مولانا حکیم محمد عبداللہ صاحب (مرحوم مغفور) کے سوا کوئی ہستی اتنی اہل طب نہ تھی۔ لہٰذا یہیں ان کے ادارہ کتب خانہ و دواخانہ میں براجمان ہو گئے محترم حکیم صاحب کی لائبریری بڑی وسیع تھی۔ اس میں دوسرے علوم کے علاوہ مسمریزم اور ہپناٹزم وغیرہ کے موضوع پر کتابوں میں سے ایک کتاب بھی (غالباً غیر ملکی زبان سے ترجمہ) اس میں شاید کل ۲۱ اسباق تھے اور ابتداء میں ہی واضح طور پر موٹے حروف میں یہ ہدایت درج تھی کہ اس کتاب کو محض مطالعہ کے لیے ہرگز نہ پڑھا جائے بلکہ جنہوں نے یہ علم سیکھنا ہے وہ آج صرف پہلا سبق پڑھیں اور اس پر عمل کریں۔ اس میں کامیابی کے بعد دوسرا سبق اسی طرح آخر تک۔ ان سوامی صاحب نے پہلے سبق کی ابتداء راقم الحروف پر ہی کی کیونکہ وہاں کا سب سے کم عمر بلکہ نوعمر اور مستقل فرد بندہ ہی تھا۔ حکیم صاحب بھی سوامی صاحب کی زبردست تشخیص کے تو مداح تھے مگر فرماتے کہ "دست شفاء بالکل نہیں" (اس لیے کہ وہ شافی مطلق کے وجود کو ہی تسلیم نہ کرتے تھے) اور بندہ پر تو ان کی ایم اے کی ڈگری کا بھی رعب تھا۔ بہرحال دوسرے احباب کی موجودگی میں بعد مغرب ادارہ کے بالا خانہ پر راقم کی ایک ٹانگ کی شلوار گھٹنے تک اٹھا کر بندہ کو اپنے آگے کھڑا کر کے خود پیچھے بیٹھ جاتے اور گھٹنے (کے اندر مڑنے کی جگہ) پر بار بار ہاتھ پھیرتے اور کہتے "دیکھو! میں نے اپنے عمل کے زور سے تمہاری یہ ٹانگ اکڑا دی ہے اور اب تم چلو گے تو کہیں گر

اس تماشے کو کیسے ہو سکتے '' اچھی خاصی تکرار کے بعد جب انھیں (شاید) یقین ہو گیا تو [illegible] ''اچھا سب چلو!!'' اور پھر وہی ہوا جو تم سے کہا ہے [illegible] چنانچہ یہی ہوا کہ ہندو ان کی نظروں کی [illegible] ہمت کی نہ ہو سکی۔ وہ تین دن تک [illegible] ہوا بیار [illegible] پر اسباب تنگ تھے اور حضرت مولانا حکیم صاحب بھی تشریف لائے تھے۔ مولوی صاحب نے ہندو کو سامنے بٹھایا اور کہا اپنے دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو باہم پیوست کر لو [illegible] تو دیکھئے [illegible] اپنے عمل کے زور سے تمہاری انگلیوں کو [illegible] اب تم خواہ کتنی ہی [illegible] ان کو جدا نہیں کر سکو گے (کوئی مرتبہ کہنے کے بعد پھر اسی طرح [illegible]) [illegible] نہیں ہونے کی کوشش کی [illegible] انگلیاں نہیں کھول سکے [illegible] کھولنے کے لیے انھیں کھینچا مگر ہر مرتبہ [illegible] بھی کامیاب سے [illegible] ہو گیا۔ انھیں پھر تو یہ خیال آیا کہ [illegible] پھر انھوں نے ہندو کی انگلیاں باہم پیوست کرا دیں اور مولوی صاحب نے وہی عمل [illegible] اپنی انگلیوں کو جدا نہیں کر سکو گے اور پھر [illegible] سب کوششیں [illegible] نہیں کھول [illegible] سکو گے'' تو عین اسی وقت ہندو کے دل میں یہ خیال آ رہا تھا کہ ''یہ عجیب بات ہے [illegible] مولوی صاحب نے میری انگلیاں اپنے آپ عمل سے باندھ دی ہیں یہ بات تو [illegible] ہندو کی نظروں میں [illegible] ہے اور اس لیے وہ بھی [illegible] مگر ان انگلیوں کی (جڑی ہوئی) کا کھلنا [illegible] انگلیوں کو جو (اب) کھولتے وقت (تھوڑی ہی دیر سے) کھل جاتی ہیں [illegible] مشکل مسئلہ ہے [illegible] اور کھول [illegible] جب مولوی صاحب نے [illegible] ''کھول [illegible] دیکھو تم ہرگز نہیں کھول سکو گے'' اسی وقت ہندو کا [illegible] خیال [illegible] تھا تب [illegible] ہاتھ کھول دیے۔ مولوی صاحب [illegible] ''یہ کیا ہوا!'' [illegible] سن کر حضرت مولانا اور دوسرے سب حضرات مولوی صاحب [illegible] اور حکیم صاحب نے فرمایا ''اوہ! مولوی صاحب! آپ کا تجربہ [illegible] اس نے [illegible] کسی کو خیال بھی نہیں آیا [illegible] دیکھئے! حقیقت یہاں بھی [illegible] تھی۔ محض عامل اور معمول کی نفسیات کا معاملہ تھا جو بظاہر [illegible] حقیقت [illegible] ساحرین کی طرح پہلے تو حاضرین (بالخصوص فرعون [illegible] معمول) [illegible] متاثر کیا کہ وہ ساحرین کی بات کو حق سمجھنے لگے (جیسا کہ [illegible]) یخیل الیہ من سحرھم انھا تسعی) یہاں بھی معمول کے دماغ کو بالخصوص [illegible] حاضرین [illegible] کیا اور [illegible] بھی دوسرے الفاظ قرآنی کے مطابق سحروا اعین الناس (لوگوں کی آنکھوں پر جادو کر دیا) [illegible] کی نظر بندی (مسمریزم یا ہپناٹزم وغیرہ) کہتے ہیں یہاں بھی دیکھنے والوں پر [illegible]

حقیقت میں تھک کر بیٹھ جا اور انگلیاں بند ہو جا سب کو نظر آیا مگر اس غلط علم و عمل کو محض ایک وہمی خیال نے ہی بحمد اللہ باطل کر دیا اور اگر اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات پر صحیح و مکمل ایمان اور توکل ہو تو ایسے کوئی مادی یا شیطانی حربے اثر انداز نہیں ہو سکتے انہ لیس لہ سلطن علی الذین امنوا و علی ربہم یتوکلون (شیطان رجیم کا قابو اپنے رب پر ایمان اور توکل رکھنے والوں پر نہیں چلتا)

(بحوالہ جنات اور جادو حقیقت اور علاج)

عبدالرشید کی ٹانگ کا درد

کئی سال کی بات ہے جدہ کے ایک عزیز ہمارے پاس [illegible] ہوئے تھے جو [illegible] تھے۔ دیکھنے میں تو صحت مند جوان آدمی تھے اپنا واقعہ بیان کرنے لگے کہ ان کی ایک ٹانگ میں [illegible] کا درد ہو گیا (جسے عرب لوگ عرق النساء نظری جو درد اور [illegible] شاید سائٹیکا بھی کہتے ہیں) انہوں نے [illegible] علاج [illegible] لیکن کوئی علاج کامیاب نہ ہوا حتیٰ کہ جس سے نہ کبھی [illegible] ایک دن [illegible] خواب میں ایک شخص [illegible] سا شخص چھوٹی سی داڑھی سر پر لمبے لمبے بال [illegible] ہوا [illegible] دیا کہ میں سید اور [illegible] ہوں [illegible] آیا ہوں۔ شاہ صاحب کی [illegible] حال [illegible] عورتیں زیادہ تر اپنی مشکلات کے دور کروانے کے لیے حاضر خدمت ہونے لگیں۔ جب [illegible] ہونے لگا تو میں نے خیال کیا کہ ان کے پاس جا کر معلوم کروں شاید مجھے مرض کی [illegible] ہو۔ میں نے یہ تو پہلے ہی سن رکھا تھا کہ یہ صاحب [illegible] ''تعویذ'' ''جو [illegible]'' (جنات) کی [illegible] جانتے ہیں اور اپنی خدمت [illegible] (غالباً نقدی کے علاوہ) بکرا گوشت [illegible] کی صورت میں کرواتے ہیں (گوشت غالباً اپنے ساتھیوں یا جنوں کی [illegible] کا انتظام کرنے کے لیے [illegible] تھے) خیر میں وہاں پہنچا اور اپنا قصہ بیان کیا تو فرمانے لگے [illegible] تو میں نے کچھ [illegible] کروائی فرمایا تمہارے ہاں کوئی ایسی جگہ (مکان وغیرہ) ہے جہاں [illegible] میں نے کہا ہاں بکریوں کا باڑہ ہے۔ فرمایا ٹھیک ہے وہیں چلو اور ہاں تھوڑی سی [illegible] ساتھ لے لینا۔ میں [illegible] روٹی لیے چلا گیا اور پھر ہم دونوں باڑہ میں پہنچ گئے۔ میں نے [illegible] اندر گئے۔ تو [illegible] کوئی چارپائی بھی یہاں موجود ہے؟ میں نے کہا ہاں! کہا نکالو! میں نے چارپائی نکال کر صحن میں بچھا دی۔ پھر مجھے فرمایا کہ اس پر لیٹ جاؤ اور آنکھیں بند کر لو! (یہ ان کا معمول ہے وغیرہ تو پہلے ہی [illegible] تھا) میں [illegible] پر دم کروں گا اور جو قرآنی [illegible] ہو گی وہ یہاں آ جائے گی۔ یہ کہہ کر وہ روٹی میرے سینے پر رکھ دی۔ مجھے تعجب سا ہوا کہ آنکھیں بند کروانے کی کیا ضرورت ہے؟ آخر جو کچھ ہوگا وہ مجھے اچھی طرح سے دکھانا ہی ہے یا یہ شاید اس نے کوئی چکر چلانا ہو لہٰذا میں نے لیٹ کر آنکھیں بظاہر تو بند کر لیں مگر ایک آنکھ کے کونے سے دیکھتا رہا۔ خیر شاہ صاحب نے کچھ [illegible] منہ میں پڑھنا شروع کر دیا اور [illegible] بھی

شروع کر دیے۔ یوں تو وہ فقرے ہو کر پڑھتے اور پھونک لگاتے تھے مگر یہ بات میں نے تو نوٹ کر لی کہ وہ تیزی سے پڑھتے اور مجھے اور میرے سینے پر اس جگہ پھونک مارتے جہاں روئی رکھی ہوئی تھی۔ اور میں نے یہ بھی دیکھا کہ ایک چھوٹی سی ڈلی ان کے منہ سے نکل کر پھونک کے ساتھ ہی روئی پر پڑی۔ میں نے خیال کیا کہ روٹی یا گوشت کا کوئی ریزہ دانتوں میں رہ گیا ہوگا وہ گرا ہے مگر جب میں نے یہ دیکھا کہ چند منٹ بعد اس روئی میں سے دھواں نکلنے لگا ہے تو فوراً مجھے اس عامل کی ساری تکنیک سمجھ میں آ گئی کہ جب میں روئی لینے اندر مکان میں گیا تھا اس وقت اس نے اپنی صندوقچی میں سے ڈبیہ میں سے فاسفورس کی ڈلی توڑ کر منہ میں رکھ لی اور اب یہاں حسب معمول بنا کر مجھے الو بنانا چاہتا ہے۔ دو تین منٹ بعد جب دھواں زیادہ زیادہ ہی نکلنے لگا تو شاہ صاحب نے بلند آواز میں مجھے کہا "جوان! آنکھیں کھول کر دیکھو کتنا زبردست کالا جادو تم پر کیا گیا ہے! تمہاری قسمت اچھی تھی کہ میں عین وقت پر پہنچ گیا ورنہ تمہارا "کلو" کبھی کا جل جاتا۔ دیکھو کیسے سینے میں سے کالا علم نکل رہا ہے" مجھے یہ فراڈ دیکھ کر غصہ آیا اور میں نے اٹھ کر اس کا بازو پکڑ لیا۔ وہ تو تھا ہی مسخروں کا نمونہ پھر گھبرا گیا۔ جب میں نے اسے کہا کہ ابھی صندوقچی کھول دو اور وہ پڑیا والی ڈبیہ جس میں جو چیز ہے وہ مجھے نکال کر دکھاؤ تو تو مجھے سراغ معلوم ہوتا ہے کیا آپ فراڈ سے پیسہ کمایا کرتے ہیں؟" یہ سن کر اس کا رنگ فق ہو گیا اور ہاتھ جوڑ کر کہنے لگا "جوان! خدا کی قسم مجھے اور کچھ بھی نہیں۔" بہرحال والد صاحب کا روئی سے علاج کروا چکا اور خدا کا واسطہ بولتا رہا اور میری دو دن میں لاحق بیماری جاتی رہی آپ کی بڑی ہی مہربانی ہوئی۔

اسی بستی میں اس نے ایک مریضہ کو جو ٹی بی کی آخری سٹیج پر تھی حسب معمول "تعویذ ڈالے" تھے۔ عورتوں نے تو حسب معمول اسے تسلیم کر لیا مگر مردوں میں سے کسی کو شک ہو گیا تو شاہ صاحب نے فرمایا میں تعویذ نکال کر دکھا دوں گا۔ چنانچہ مریضہ کا نام والدہ کا نام وغیرہ پوچھ کر حسب "حساب کتاب" کرنے کے بعد گھر کی ایک جگہ دو فٹ کھدوا دی اور کھودی تو کچھ نہ نکلا تو کہا ایک فٹ اور کھودو۔ مگر کچھ نہ نکلا تو پھر حساب کیا اور ایک اور جگہ کھدوائی کروائی وہاں سے بھی کچھ نہ ملا تو فرمایا بڑی چھانی لاؤ! وہ پیش کیے تو انہوں نے پرانی سی لوہے کی چھڑیوں پر ایک پرانا سا کاغذ لپٹا ہوا جس پر مریض کا نام اور اس کی والدہ کا نام اور کچھ جدول وغیرہ اور الٹی سیدھی شکلیں اور الفاظ لکھ کر پانے سے سرخ رنگ کے دھاگے سے باندھ کر پہلے ہی تیار کر رکھا تھا اس گڑھے میں بڑی چالاکی سے دبا دیا اور پھر چھانتا آ گیا اور یہ "تعویذات" بھی برآمد ہو گئے اور عامل صاحب کی چاندی بن گئی۔ پرانی چھڑیاں پرانا کاغذ اور اسی گھر کی مٹی عرصے سے دبائے ہوئے تعویذوں کا ثبوت بن گئی۔ نفسیاتی طور پر مریضہ کو اس خیال سے کہ میری تکلیف کی اصل وجہ تو دور ہو گئی ہفتہ عشرہ ذرا افاقہ محسوس ہوا اور وہ چلنے پھرنے لگی شاید کوئی انڈہ وغیرہ بھی کھا لیتی تھی مگر دسویں دن بے چاری کی ہی فوت ہو گئی۔ ظاہر ہے کہ شاہ صاحب تو پہلے ہی رفو چکر ہو چکے تھے۔

(بحوالہ جنات اور جادو حقیقت اور علاج)

تعویذ کی بلاء

"طلائی آویزے" والے عامل صاحب کے متعلق تحریر کی جو [illegible] مدنی صاحب نے بڑے دلچسپ لطیفہ جو حقیقتاً لطیفہ ہے [illegible] آپ بھی [illegible] گھر [illegible] دیہات میں ہے۔ میری اہلیہ کو [illegible] کی تکلیف تھی [illegible] بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی" چلنے پھرنے سے بھی معذور ہو گئی۔ [illegible] انھوں نے مجھے بھی مجبور کر دیا [illegible] مرض کی بجائے [illegible] اور [illegible] کا معاملہ ہے۔ [illegible] مکان ([illegible] واقع [illegible]) تشریف لائے۔ بیٹھک میں بیٹھے مریضہ اور ان کی والدہ [illegible] لکیریں وغیرہ کھینچے اور لکھے اور حساب کرتے رہے تھوڑی دیر کے بعد نتیجہ نکالا اور فرمایا [illegible] ہیں" اور "ان رشتہ داروں" سے دو تعویذ اندر آئے ہیں" میں نے کہا "حضرت! یہ مکان تو [illegible] مریضہ کی تکلیف پہلے سے ہے" اس پر بجائے شرمندہ ہونے کے ڈھٹائی سے فرماتے ہیں "آپ کے نزدیک مرض وغیرہ ہوگا۔ مگر میرا حساب تو یہی "تعویذ" ہی بتاتا ہے" [illegible] اپنی فیس لے کر رفو چکر ہو گئے (تقریباً ۱۹۷۰ء کا واقعہ ہے جب [illegible] آجکل کے [illegible] سے زیادہ وقعت رکھتے تھے) کیوں صاحب! یہ لطیفہ ہے یا حقیقہ؟"

(بحوالہ جنات اور جادو حقیقت اور علاج)

جنات سے جنگ

۱۹۷۶ء کے لگ بھگ کی بات ہے کہ راقم عصر کی اذان کے بعد مسجد میں نماز کے لیے حاضر ہوا۔ وہاں برآمدہ میں حضرت پیر صاحب دیوار سے ٹیک لگائے بیٹھے تھے۔ یہ بہت دور کے علاقہ کے پیر تھے اپنے مریدین یا معتقدین کے پاس گاہے تشریف لایا کرتے ہیں۔ فی الحقیقت بہت بزرگ صالح اور متقی خاندان کے فرد ہیں۔ بندہ کی ان سے کچھ واقفیت خاندانی تو تھی مگر ان کی ایک اضافی صفت کا علم نہ تھا۔ السلام علیکم کے بعد بندہ بیٹھ گیا اور محسوس کیا کہ جناب کچھ پریشان ہیں۔ مگر بندہ خاموش رہا، تو خود ہی گویا ہوئے کہ محلہ میں فلاں صاحب کی لڑکی (جوان العمر) کے جنات نکال کر آیا ہوں، اور پھر خود ہی اس کی تفصیل بھی بیان فرمانے لگے کہ یہ عبارت کاغذ پر لکھ کر اس کی بتی بنا کر اس کا دھواں مریضہ کے ناک میں دیں تو فوراً جنات حاضر ہو جاتے ہیں۔ (واضح رہے کہ "طلائی آویزے والے عامل" اسی مریضہ کے محلہ میں رہتے تھے اور بندہ نے ان کو انہی دنوں کئی بار انہی پیر صاحب کی خوشامد کرتے دیکھا تھا کہ وہ جنات کو حاضر کرنے اور نکالنے کا عمل بتلا دیں مگر پیر صاحب آمادہ ہی نہ ہوتے تھے) بندہ کو وہ عبارت تو معلوم تھی مگر اس کا مذکورہ استعمال معلوم نہ تھا، اور اب اس کا علم ہونے کے بعد بھی کوئی کوشش نہ کی کہ اخراج جنات کے مشہور و مروجہ طریقہ پر عمل کرتا تو کجا اس کا تصور بھی ذہنی اذیت کا باعث معلوم ہوتا ہے۔ خیر پیر صاحب (جو ماشاء اللہ بقید حیات ہیں) مزید فرمانے لگے کہ پھر میں نے مریضہ پر مذکورہ بتی والا عمل کیا تو تین جنات حاضر ہو گئے (غالباً) دو مرد جن اور ایک جنی میں نے ان کو کہا کہ تم چلے جاؤ ورنہ ذلیل ہو گے! تو وہ اکڑنے لگے کہ ہاں تجھے دیکھا ہے تو کیا کرے گا! چنانچہ میں نے ان کو جلا دیا اور خیال کیا کہ بس تکلیف اور معاملہ ختم مگر ہوا یہ کہ سات جن اور جنیاں جو مذکورہ جنات کے رشتہ دار تھے آ گئے۔ میں نے ان کو بھی دھمکی دی اور کہا کیا تم نے ان تینوں کا حشر نہیں دیکھا؟ مگر جناب وہ تو زیادہ ہی اکڑفوں کرنے لگے تو میں نے ان کو بھی جلا دیا۔ اس کے بعد ان کے مزید پچیس رشتہ دار جنات اور آ گئے اور یہ سلسلہ دونوں طرف چلتا ہی رہا حتیٰ کہ پاکستان کے جنات کی ہلاکت کے بعد ہندوستان سے ان کے رشتہ دار آ گئے۔ اور میں دیکھ رہا تھا کہ ان کے سر پر گائے کے سینگوں جیسے سینگ بھی موجود ہیں۔ ان کو بھی میں نے وارننگ کے بعد جلا دیا، حتیٰ کہ ایک سو (زائد عدد یاد نہیں رہا) جنات اور جنیاں جلا دیے بڑے ہی ڈھیٹ تھے۔ اس سے پہلے بھی

پہنچ میں گیا تو وہاں ایک جوان لڑکی مریضہ لایا گیا جس کو کسی مرض کا خدشہ [illegible] ہو رہا تھا۔ میں نے اس پر مذکورہ دم والا عمل کیا تو ایک جن حاضر ہو گیا۔ میں نے اس سے پوچھا [illegible] اس بیچاری کو تنگ کرتے ہو؟" تو وہ کہنے لگا کہ یہ روزانہ مرغ کا گوشت کھاتی تھی میں [illegible] مجھے بھی دے دو" مگر اس نے نہیں دیا اس لیے میں اسے اس کی سزا دے رہا ہوں [illegible] نکلا۔ اسی طرح فیصل آباد میں بھی ایک مریضہ جوان لڑکی عرصہ سے اس بیماری کا شکار تھی ([illegible] عارضہ قرار دیتے تھے۔ میں نے دم کیا تو ایک جن حاضر ہو گیا۔ اس نے بھی وہی وجہ بتائی [illegible] کا گوشت جو وہ کھا رہی تھی اس میں سے تھوڑا سا حصہ مجھے نہیں دیا" حضرت صاحب تو [illegible] رہے تھے اور بندہ کا چہرہ [illegible] حیران ہو رہا تھا کہ [illegible] صاحب سے مولانا رحیم بخش لاہوری کی اصلاحی مجلس [illegible] کی کتاب پڑھتے تھے [illegible] کہ "جنات یا ہمزاد ہوائی مخلوقات اور [illegible] میں رہتے ہیں۔ ان کی خوراک [illegible] ہے" اب اگر ان حضرت صاحب کے نظریے کے مطابق وہ انسانوں کی طرح [illegible] گوشت کھانے والے بن گئے ہیں۔ تو ان کے جثہ کے مطابق حصہ کوئی بھی انسان نہیں [illegible] قدرت کا نظام دیکھئے انسان کی خوراک گندم ہے اور [illegible] گندم کا بھوسہ بنا دیا گیا تاکہ بھوسہ زیادہ ہو اس لیے کہ انسان کی مقدار خوراک کم ہے مویشیوں کی زیادہ [illegible] اگر مویشی بھی گندم کی روٹیاں ہی کھانے لگیں تو انسانوں کے لیے تو گندم کا [illegible] طرح اگر جنات بھی انسانوں کی خوراک ہی کھانے لگیں تو دنیا کا نظام ہی نہیں چل سکتا۔ [illegible] میں آ رہا تھا کہ بقول حضرت عامل صاحب وہ جنات (بصورت [illegible]) [illegible] دوسرے بغیر تصریح مسلم یا غیر مسلم تھے مگر جس طرح کسی انسان کو خواہ وہ غیر مسلم ہو بغیر [illegible] حرم میں شرعاً قتل نہیں کیا جا سکتا اور قتل کے بدلے قتل بھی اعلانیہ عدالت کے فیصلے [illegible] ہے۔ اس طرح کسی ایک جن کو بھی محض ایذا رسانی یا عامل صاحب کی شان میں گستاخی [illegible] کسی قاعدے اور قانون اور منطق کی رو سے دی جا سکتی ہے؟ اور اگر یہ کسی طرح بھی جائز نہیں تو [illegible] بڑھ کر سینکڑوں جانوں کا قتل کیسے صحیح ہو سکتا ہے؟ [illegible] کوئی معقول طریقہ [illegible] ہو سکتا تھا۔ (جس کا ذکر شاید کہیں آئندہ آئے گا) بہرحال [illegible] صاحب تو اس انداز سے [illegible] کامیابی کا ذکر فرما رہے تھے جیسے انہوں نے ایک بہت بڑا کارنامہ انجام دیا ہو۔ [illegible] ہوئے تو بندہ نے عرض کیا "حضرت! آپ نے ان جنات سے [illegible] زبردست مقابلہ [illegible] زائد جنات کو جلا دیا تو ظاہر ہے کہ آپ نے اپنی روحانی طاقت سے ہی ان پر فتح پائی مگر بندہ کو خیال [illegible] ہے کہ جس طرح جسمانی مقابلہ میں ایک پہلوان خواہ وہ رستم زماں ہی کیوں نہ ہو اگر [illegible] چھوٹے پہلوانوں سے مقابلہ کرے گا تو اس بڑے پہلوان کا حال تو آخر میں بہت پتلا ہو جائے گا [illegible] اس کے مقابلہ میں تو نئے افراد اور تازہ دم آتے رہیں گے مگر یہ اکیلا کہاں تک [illegible]

اتنے شدید روحانی مقابلے سے کوئی کوفت محسوس نہیں ہوئی؟ تو پیر صاحب تو مسکرا کر بولے "نہیں مجھے تو کچھ بھی تکلیف نہیں ہوئی" حالانکہ بندہ ان کے چہرے پر تھکن' تکلیف اور پریشانی کے آثار صاف دیکھ رہا تھا۔ خیر حضرت صاحب تو چلے گئے چند دن بعد اس مریضہ کے پڑوسی سے جو بندہ کے دوست تھے پوچھا کہ ان دنوں جو صاحب سے آئے تھے اور انہوں نے اس مریضہ کا علاج کیا تھا کیا وہ مریضہ تندرست ہوئی؟ جواب ملا "جی نہیں! ان صاحب نے تو ڈنڈوں سے اس بیچاری کی اتنی پٹائی کی' اس کے بال نوچے اور اتنا مارا کہ اس کے والدین اور گھر والوں نے ہاتھ جوڑ کر انہیں روکا اور کہا "حضرت آپ اپنی فیس لے لیں اور ہماری بچی کی جان چھوڑیں' اگرچہ مریضہ ہے مگر زندہ تو ہے آپ تو اس کو ڈنڈے مار مار کر ہلاک ہی کر دیں گے۔ ہم باز آئے ایسے علاج سے" اس طرح عامل صاحب نے فیس لے کر ہی اس کی جان بخشی کی۔ کئی سال بعد اس مریضہ کے والدین اتفاقاً ملے تو اس مریضہ کا حال دریافت کیا تو بتایا الحمد للہ اس کی شادی ہو گئی ہے اور دو تین بچے بھی ہیں۔ بندہ نے پوچھا ان پیر صاحب کے علاج کے بعد کہاں سے علاج سے فائدہ ہوا؟ کہا "ہم نے تنگ آ کر سب علاج چھوڑ دیے تھے اور صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کا سہارا باقی تھا تو اللہ تعالیٰ نے اپنا فضل و کرم فرما دیا۔"

انہی پیر صاحب کی ایک مریضہ کی لرزہ خیز داستان مختصراً: جس کی نوجوان کنواری بچی ٹی بی سے فوت ہو گئی تھی' خود اس کے سامنے فوت ہوئی' خود اسے غسل دیا' کفن پہنایا' جنازہ پڑھا گیا اور اس کے والد اور بھائیوں نے اپنے ہاتھوں سے اسے دفن کیا' مگر پیر صاحب پر ایمان کی حد دیکھئے کہتی پھرتی تھی' (پیر صاحب نے فرمایا ہے) وہ فوت نہیں ہوئی' بلکہ اسے تو جنات اٹھا کر لے گئے ہیں' اور یہ وظیفہ اور کچھ (الم غلم) چیزوں کا استعمال بتایا ہے۔ چلہ پورا ہونے پر وہ آ جائے گی۔ چنانچہ پیر صاحب کی ہدایت پر عمل ہوتا رہا۔ چلہ پورا ہوا تو اس رات جبکہ جنات نے اس کی لڑکی کو واپس اس کے گھر لانا تھا' اس نے اپنے گھر کو خوب سجایا' کرسیاں لگائیں' پلنگ وغیرہ بچھائے' کمرہ خوشبودار تھا' بغیر محرم مرد کے جنات کی مجلس میں شاید شمولیت کی ہمت نہ پائی تھی' لہٰذا اس روز وہ کسی دوسرے شہر میں کھسک گئی اور راقم کی اہلیہ کو جاتی ہوئی یہ تاکید کر گئی کہ بچوں کو بھیج کر معلوم کرتے رہنا کہ "مہمان" آئے یا نہیں؟ اگلے روز خود اس سے معلوم کیا تو منہ بسورتے ہوئے بولی "ارے! پڑھائی میں کچھ کسر رہ گئی۔"

(بحوالہ جنات اور جادو حقیقت اور علاج)

شہرہ آفاق عامل

ایک عامل ہیں آج کل جن کا لقب خطیب مقرر، مرشد اور پیر زادہ طارق محمود "شہرہ آفاق" نسب ہے ان کی صفات کی حامل شخصیت اگر خود "روحانی عامل" نہ بنتے تو کون بنتا! ہمیں ان کے حوالے سے ایک مریض نے یہ واقعہ سنایا۔ بچپن سے ہی مجھے جنات کا اثر ہے عامل وغیرہ کو دکھاتے رہے لیکن بیماری کا سلسلہ چلتا رہا۔ پھر شادی ہوئی بچے ضائع ہو جاتے یا حمل میں ہی فوت ہو جاتے۔ آخر ایک بچہ زندہ رہا تو ایک حکیم صاحب کے علاج سے ہوا تھا جس سے کم از کم کچھ عرصہ زندہ رہی لیکن حکیم صاحب کی وفات کے بعد وہ بھی فوت ہو گئی۔ اس کے بعد جب حمل ٹھہرا تو ابتدائی علاج مجھے کسی نے عامل "شہرہ آفاق" صاحب سے کروایا۔ انہوں نے مختلف قسم کے تعویذات دیئے جو حسب ہدایت استعمال کیے جاتے رہے۔ حمل کے شروع میں ہی تعویذات دیتے وقت عامل صاحب نے فرمایا کہ "ایک بکرا لو اور عید الاضحیٰ تک اس کی پرورش کرو اور عید کے دن میرے گھر چھوڑ جاؤ" اس بچے کی خاطر یہ بکرا خیر اسی وقت خرید لیا جو عید الاضحیٰ سے دو تین ماہ پہلے قربانی کے لائق ہو جاتا تھا مگر ہمارے حالات ایسے نہ تھے (کیونکہ وہ قرض لیا تھا) اسے خوب کھلایا پلایا اور بعد میں "بکرا" فروخت کر دیا جس سے ہمارا گزارا ہو سکے۔ آخر تنگ آ کر دوسرے دن ہم نے مشورہ کر کے اسے فروخت کر دیا کہ عید الاضحیٰ کے قریب حضرت صاحب کو بتا دیں گے یا دوسرا خرید کر دے دیں گے یا اس کی رقم پیش خدمت کر دیں گے۔ مگر بچہ پچھلے بچوں کی طرح قبل از وقت ضائع ہو گیا یا مردہ پیدا ہوا (یا بچی) بہرحال حضرت نے ہمارا قصہ سن کر واقعہ کا نوٹس لیا۔ عید الاضحیٰ سے دو چار دن پہلے ہمیں بلوایا۔ ہم نے ساری صورت حال گوش گزار کی (کہ بچہ ضائع ہوا اور بکرا ہم نے مذکورہ خیال سے فروخت کر دیا تھا) یہ سن کر حضرت صاحب سخت ناراض ہوئے کہنے لگے تم بھی عجیب ہو گئے کہ بکرا کیوں فروخت کیا؟ یہ صورت تھی کہ تمہیں اس کی پرورش کرتے رہنا چاہیے تھا۔ اس حکم عدولی کی بنا پر تمہارا نقصان ہوا۔ ہم نے ان کی سخت منت سماجت کی اور معافی مانگی اور آئندہ کے لیے احتیاط کا وعدہ کیا تب جان چھوٹی"۔ جب بندہ نے توکل علی اللہ حسب معمول ان کی مریضہ کا علاج کیا۔ نماز کی سخت تاکید کی اور کچھ دوسرے متعلقہ مسائل بتائے۔ الحمدللہ لڑکا خوبصورت اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا اور کوئی دم درود وغیرہ نہ چھوڑا، بچے کو چار ماہ کی مدت گزرنے کے بعد ان کا والد صاحب

گزر آیا۔ بندہ کو شک تھا کہ وہ دیو پیس کا کاوش ہے۔ ترجمان انداز سے اس سے پوچھا تو اس نے تسلیم کیا۔ اس پر بندہ نے قبول کرنے سے عذر کر دیا۔ پھر وہ دوبارہ اپنے گاؤں کے ایک آدمی کو جو بندہ کا دور کا رشتہ دار تھا سفارشی بنا کر ساتھ لایا۔ مگر بات چلی ہی تھی بحمد اللہ بڑی دیر میں اس لڑکے کے بعد اللہ تعالیٰ نے اسے لڑکی عطا فرمائی۔ ماشاء اللہ لڑکا اب نوجوان ہے اور لڑکی بھی بحمد اللہ اس سے تقریباً دو تین سال چھوٹی اور بخیریت ہے۔

(بحوالہ جنات اور جادو حقیقت اور علاج)

مفت کے چاول

کئی سال پیشتر بندہ کے ایک دوست شیخ صاحبان کے کسی شہر سے تشریف لائے جو دکاندار تھے اور بندہ ان سے زیادہ ان کے والد سے واقف تھا جو نہایت صالح پابند صوم و صلوٰۃ اور علماء و طلبہ سے تعلق رکھتے تھے۔ اسی بنا پر اس دوست کے معاملات سے زیادہ دلچسپی لی۔ انہوں نے اپنے گھر کا واقعہ جس نے ان کے گھر والے زیادہ ہی پریشان تھے بتایا کہ انہیں زیادہ تر پریشانی یہ ہے کہ آج کل اپنے دروازے کی دہلیز پر خون اور گوشت پڑا دیکھا جس سے وہ اور زیادہ پریشان ہوتی ہے کہ کسی نے ہم پر جادو کر دیا ہے۔ بندہ نے ان کی تسلی کی کوشش کی اور دلائل شرعیہ سے خصوصاً اور اللہ تعالیٰ پر توکل کی خصوصی تلقین کی اور بتایا کہ یہ محض تھوڑا سا شیطانی چکر مسلمانوں کے دل میں صرف ڈر ڈالنے کے لیے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے توجہ اور نگاہ ہٹانے کے لیے ہوتا ہے اگر اس چکر میں "کیوں کیسے اور کون" کی صورت میں پھنس گئے تو بس پھر چلتا ہی رہے گا اور "دین اور ایمان کے شکاری" عاملین اپنے مفادات کی خاطر اسے چلاتے رہیں گے۔ جس سے ورنہ اگر مسلمان اللہ تعالیٰ پر ایمان اور توکل مضبوط رکھے تو خود ان توہمات کا قائل نہیں ہوتا۔ یہ عامل ہی تو شب گزار کے پاؤں تلے سے زمین نکال دیتے ہیں۔ سچ تو یہ ہے کہ بعض لوگ جادو ٹونہ کا شک کر کے بعض نے تو بعض اس علم سے بالکل واقف نہ ہوتے ہوئے بھی تعویذ دھاگے کی حرکات کرتے ہیں اور جو توہم پرست ہیں اس سے ان کی تو جان پر بن جاتی ہے۔ پھر انہوں نے اپنا ہی ایک بڑا پر لطف واقعہ سنایا کہ جس بازار میں میری دکان ہے اسی کی ملحقہ گلی میں ایک نوجوان لڑکا بڑا چلبلا اور چھوٹا پڑوسی ہے۔ اکثر میرے ساتھ مجلس رہتی ہے۔ ایک روز مسکراتا ہوا آیا اور کہنے لگا چچا! چاول کھاؤ گے؟ میں نے پوچھا کس خوشی کے کہنے لگا بس یوں ہی بات کر رہا ہوں۔ میں ہنس کر خاموش ہو رہا۔ دوسرے روز وہ پلیٹ بھر کر گرم گرم چاول لے آیا تو میں نے پھر جب دوبارہ پوچھا کہ اب تو بتا دو؟ تو کہنے لگا چچا! تو چاول کھاؤ اور یہ بتاؤ کہ کیسے مزیدار ہیں؟! پھر میں نے اصرار نہیں کیا اور بات آئی گئی ہوئی۔ تقریباً پندرہ یا سوا مہینہ بعد پھر آیا اور کہنے لگا آج تو (پلاؤ، زردہ) دونوں کھلاؤں گا کیا منظور ہے؟ میں نے کہا یار تو بتاتا تو کچھ ہے نہیں کہ یہ کیا لاتا ہے" کہنے لگا یار کبھی یہ بھی بتا دوں گا! جب میں خاموش ہو گیا۔ اس کے دو تین دن بعد میں نے اسی گلی میں رنگین کرسیاں اور قوالی کے شامیانے لگے دیکھے اور خاصی رونق نظر آئی۔ میں نے زیادہ دلچسپی نہ لی پھر شام کو

وہی نوجوان ہنستا ہوا آیا، ہاتھ میں ٹرے زردے اور پلاؤ کی پلیٹیں خوشبو سے معمور! بولا لے چچا! موج کر! میں نے انکار تو کیا کرنا تھا صرف وعدہ یاد دلایا تو کہنے لگا ابھی ذرا چند دن صبر کر! پھر چند دن بعد اس نے پوری بات من و عن بتائی اور کہا کہ چچا! آپ کو پتہ ہے کہ اسی گلی میں صوفی ۔ صاحب بھی رہتے ہیں جو ماشاء اللہ دنیوی امور میں نہایت ہوشیار مگر دینی امور میں صوم وصلوٰۃ کے پابند ہونے کے ساتھ ساتھ گرفتار توہم و روایات بھی ہیں اگرچہ خود بھی دم و درود کرتے تھے اور اپنے شہر کی انجمن اہلسنت والجماعت کے جنرل سیکرٹری بھی تھے نیز معاشی طور پر خاصے خوشحال تاجر تھے یعنی معمولی اور بے غم ہستی نہ تھے! ایک دن ہم چند لڑکوں نے مشغلہ بنایا اور میرے ذمہ لگایا تو میں نے اس سکیم کے مطابق ایک کاغذ لے کر اس پر خانے سے بنائے اور مختلف اعداد اور اوٹ پٹانگ الفاظ اور تحریر لکھ کر درمیان میں ان صوفی صاحب کا نام لکھ دیا اور ان کے سونے کے بعد گلی کے اوپر سے ان کے مکان کے صحن میں پھینک دیا۔ سردی کے دن تھے صفائی کرنے والی عورت نے اٹھا کر دکھایا اور صوفی صاحب کو علم ہوا تو وہ بھی گھبرائے ہوئے گھر آ گئے۔ اعداد اور اوٹ پٹانگ تحریر کی تو خدا جانے انھوں نے کیا توجیہ کی مگر اپنا نام دیکھ کر تو بس سٹپٹا ہی گئے کہ کسی دشمن نے میری ذات کو نشانہ بنایا ہے لہٰذا اس کا توڑ کرنے کے لیے دیگر "عملیات" کے ساتھ ایک دیگ چاولوں کی بھی پکائی اور ساری گلی میں تقسیم کی تو ہمارے گھر بھی لازماً چاول آئے تھے چنانچہ چاول آئے اور آپ کو بھی ہم نے کھلائے۔ پھر جب یہ ہماری پہلی کوشش پوری طرح کامیاب ہوئی اور ہم پر کسی کو شک تک نہ ہوا، تو ہمارا حوصلہ بڑھا اور ہم نے اس سے وسیع سکیم بنائی، تا کہ اچھی قسم کی پرتکلف غذا کھائی اور کھلائی جائے۔ حسب سابق یہ خدمت بھی میرے سپرد ہوئی اور ہم نے اس کے اخراجات کے لیے پانچ پانچ روپے چندہ بھی کر لیا، تب میں نے قصائی سے بکرے کی سری خریدی اور اس پر خوب سرخ رنگ ڈالا تا کہ زیادہ خون آلود اور خوفناک نظر آئے اور ساتھ ہی ایک "تعویذ" لکھ کر ٹانک دیا مگر اضافہ یہ کیا، کہ سرخ روشنائی سے لکھ کر خون سے تحریر شدہ معلوم ہو مزید یہ کہ صوفی صاحب کے نام کے ساتھ ان کی اہلیہ کا نام بھی لکھ دیا اور ستم بالائے ستم یہ کیا کہ چند سوئیاں بھی تعویذ اور سری میں گاڑ دیں۔ مگر پہلے کی نسبت اس دفعہ مجھے کچھ زیادہ ہی تگ و دو کرنا پڑی، کہ سری کو ان کے مکان کے بیرونی دروازے کی چوکھٹ پر اس طرح سے اور اس وقت لٹکانا تھا، جب صوفی صاحب صبح کی نماز کے لیے باہر نکلنے والے ہوں، اگر زیادہ سویرے لٹکائی جاتی، تو کوئی کتا یا بلی جھپٹ لے جاتے، کچھ لیٹ ہو جاتا تو لوگ چلنے پھرنے لگ جاتے اور دیکھ لیتے، بہرحال میں نے خصوصی طور پر ان کا تمام معمول نوٹ کیا، اور مذکورہ سری معہ لوازمات دروازے کی والی اوپر کی چوکھٹ کے درمیان کنڈے پر باندھ دی، پھر ہماری توقع کے عین مطابق صوفی صاحب نماز کے لیے باہر نکلے تو دروازہ کھولتے ہی مذکورہ سری ان کے سر مبارک سے ٹکرائی۔ اس اچانک افتاد سے وہ پیچھے کی طرف چاروں شانے چت گر پڑے اور پھر خصوصاً سری کی ہیبت کذائی دیکھ کر ان کے تو ہوش اڑ گئے۔ گھر بھر جاگ اٹھا اور شور مچ گیا کہ کسی "ظالم" نے بڑا سخت وار کیا ہے۔ اسی شور و غوغا میں دن چڑھ گیا اور گھر والوں نے جمعدار (خاکروب) کو بلایا (خود تو ہاتھ لگانے کی ہمت نہ رکھتے تھے) پھر اس کو اتروا کر اور ذرا ہٹ

کرسی کے پاس بیٹھ کر ڈرتے ڈرتے بغور معائنہ کیا۔ اور کرسی کا سارا نقشہ دیکھ کر تو صوفی صاحب کا دم ہی نکل گیا، اور گھر کے باقی افراد کا بھی وجہ بے وجہ حال پتلا ہو گیا۔ پھر خاصی بحث و تمحیص کے بعد گھر کی کیبنٹ میں متفقہ قرار داد منظور ہوئی کہ اس دفعہ تو حد سے زیادہ ہی وار ہوا ہے لہٰذا کسی معمولی عامل یا مرشد وغیرہ سے اس کا دفعیہ ممکن نہیں، خصوصی طور پر اس کا اہتمام کرنا چاہیے، تبھی ہم بچ پائیں گے ورنہ ہمارا کوئی اور ٹھکانا نہیں۔ چنانچہ ''بڑے حضرت صاحب'' یعنی مرشد صاحب کو دور دراز سے خاص طور پر لایا گیا اور ان کے ساتھ ختم شریف، قوالی اور محفل میلاد اور حضرت صاحب کے ''تعویذات'' وغیرہ سب مجموعی طور پر عمل ہوا۔ بڑے پیمانے پر دیگیں چڑھیں، زردہ اور پلاؤ خوب کھلایا گیا۔ پڑوسی ہونے کے ناطے ہمارے گھر میں بھی زردہ پلاؤ آیا اور اس میں سے آپ کا ''حصہ تبرک'' بھی حاضر خدمت کیا گیا تھا۔

نوٹ: اس ڈرامے کا ہیرو خود بھی صوفی صاحب کا ہم مسلک تھا، مگر مذکورہ اوہام و مصائب کا قائل نہ تھا۔

(بحوالہ جنات اور جادو حقیقت اور علاج)

مسور کی دال

فجر کے بعد ایک باوقار خاندان کے گھر میں عورتوں اور بچوں کا شدید شور وغل شروع ہو گیا چھت پر شور، صحن میں غل اور اندر کمروں میں آہ و بکا۔ یا اللہ خیر! کیا ایمرجنسی ہو گئی؟ کسی کو ہارٹ اٹیک ہو گیا یا کسی عزیز کی وفات کا ٹیلیگرام آ گیا یا کوئی بڑا موذی سانپ نکل آیا؟ نہیں! ایسی کوئی بات نہیں تو پھر ایسا کون سا سانحہ ہو گیا کہ پڑوسی تک گھبرا گئے   اوہو! آپ تو بالکل ہی سادہ لوح اور کنویں کے مینڈک ہیں کہ آپ کو پتہ ہی نہیں چلا کہ مذکورہ بالا سب خطرات سے بھی بڑا خطرہ لاحق ہو گیا۔ ارے بھئی کیوں آپ پہیلیاں بجھواتے ہیں؟ جلدی بتایئے کیا مصیبت آ گئی؟ اچھا بھئی! آپ نہیں مانتے تو ذرا جی کڑا کر لیں دم سادھ لیں اور نہایت خاموشی سے کہ پیروں کی آہٹ کی بھی آواز نہ آئے اپنی پڑوسیوں کی سیڑھیوں پر چڑھ کر اوپر چھت پر آ جائیں۔ آ گئے؟ اچھا اب پھر ایک بار سانس روک کر دل کو دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر غور سے پڑوسیوں کے بیت الخلاء کی طرف نظر کریں۔ "کیا وہاں؟ آپ کو بیت الخلاء کے دروازے کے ساتھ ہی باہر کی طرف "ایٹم بم" نظر نہیں آ رہا؟" "جی نہیں۔" "ارے آپ کی بینائی ٹھیک ہے؟" "جی ہاں الحمدللہ" "تو پھر آپ کو وہاں کیا نظر آ رہا ہے؟" "جی حضرت! سورج طلوع ہو چکا ہے اور ہر چیز صاف نظر آ رہی ہے اس جگہ تو صرف "مسور کی کچی دال" کی چھوٹی سی ڈھیری نظر آ رہی ہے اس کے علاوہ مجھے تو کوئی اور چیز نظر نہیں آ رہی۔"   "ارے اللہ کے بندے یہی چیز جو آپ دیکھ رہے ہیں۔ یہی تو ہے فساد کی جڑ۔ کس کی نگاہ اور یہ مس مس مس مسور کی کی . . دال اس کے متعلق آپ نے پوچھا تک نہیں اور کس "شقاوت قلبی" سے تم نے اس کا نام لے دیا؟ ذرا عقل سے کام لو اور سوچو کہ بھلا چھت پر اس جگہ اور اس وقت اس "منحوس" چیز کی موجودگی کا کیا مطلب ہے؟ ارے میاں! غضب ہو گیا ہم پر ہمارے کسی دشمن نے دستانہ بدست "وار" کر دیا ہے خدایا! اب ہمارا کیا بنے گا ہمارے چھوٹے چھوٹے بچے "اف" "اوہ" "اف"   کیا یہ بھارت کے کسی شہر اور ہندوؤں کے کسی مکان اور خاندان کا منظر ہے؟ نہیں! یہ پاکستان کا ایک چھوٹا سا شہر اور مسلمانوں کا محلہ اور مسلمانوں کا گھر ہے جو اللہ تعالیٰ پر اور اس کے آخری نبی حضرت محمد ﷺ پر ایمان رکھنے والے ہیں اور کوئی جاہل گھرانہ نہیں بلکہ ایم اے تعلیم یافتہ گھرانہ ہے تو پھر یہ اتنے تعلیم یافتہ اور روشن خیال ہو کر کیوں اس قدر گھبرائے ہوئے ہیں۔ کہ اس بلاء کے پاس جانا تو درکنار اسے پوری طرح دور سے دیکھنے کی ہمت

بھی اپنے اندر نہیں پاتے، بلکہ اس وقت وہ یہ مشورہ کر رہے ہیں کہ جلدی سے "جمعہ رانی" (ایک عیسائی عورت) کو بلاؤ وہ روحانی ہے اسے اٹھائے اور اس سے کہیں جھاڑ پھونک تو ڈالے۔

ابھی یہ مشورہ ہو ہی رہا تھا کہ ان کی بڑی بیٹی آ گئی اور اس نے سارا حال سنا تو ان سے اپنے باپ کی اجازت مانگی پھر وہ اوپر گئی اور ساری دال اٹھا لائی اور کہا مجھے اس کو پکا کر کھانے کی اجازت ہے؟ یہ سن کر گھر والے تو بھونچکا ہو کر رہ گئے بول بھی نہ سکے اور ہاتھ کے اشارہ سے ہی اجازت دے دی۔ بعض نے کہا بھاگ جاؤ (ورنہ اگر یہ تم پر بھی پلٹ گیا تو ساتھ تم بھی مارے جاؤ گے) بیٹی نے مزے سے وہاں پکائی اور سب گھر والوں نے خوب کھائی اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ مفت کی دال مل گئی اور کسی کا ان کا تو بال بیکا بھی نہیں ہوا مگر "اگلی دال" خاندان کا مقدر وہ ہمیشہ کے لیے ہوا اگر یہ اس "مسوری دال" سے بچنے کے لیے معتقد عاملین کی خصوصی خدمات بھی حاصل کی گئی ہوں گی اور اس گھر کو ہر طرح سے "بلا زدہ" بنا دیا گیا ہوگا مگر جب بھی اس گھر میں کسی چھوٹے یا بڑے فرد کو کوئی تکلیف، مرض وغیرہ کوئی ہوتی ہوگی تو اسے اسی "مسوری دال" کی "باقیات السیئات" قرار دیتے ہوں گے اس طرح شیطان نے ان کے دل و دماغ میں اس "شجر خبیثہ" کا بیج بو دیا جس کی آبیاری کرو وہ خود ہی خصوصی خواتین بڑے اہتمام سے کرتی رہتی ہیں اور پھر اگر اللہ کریم کی نظر رحمت ہو جائے تو ہدایت نصیب ہو ورنہ وہ اسی میں مزید آگے ہی آگے بڑھتے جائیں گے۔ ومن یشاقق الرسول من بعد ما تبین له الهدی و یتبع غیر سبیل المؤمنین نوله ما تولی (سورہ النساء نمبر ۴ آیت ۱۱۵) اور جو شخص رسول ﷺ کی مخالفت پر کمربستہ ہو اور اہل ایمان کی روش کے سوا کسی اور روش پر چلے درآنحالیکہ اس پر راہ راست واضح ہو چکی ہو تو ہم اس کو اسی طرف چلائیں گے جدھر وہ خود پھر گیا۔ غالباً اس کی زیادہ وجہ یہ ہے کہ دین اسلام کی شریعت کی بجائے "تیموری شریعت" یا "نسوانی شریعت" پر زیادہ یقین کیا جاتا ہے لہٰذا اس باطل پرستی کے اثرات تو ضرور ظاہر ہوں گے اور ان کا مزا بھی چکھنا پڑے گا۔

اور پھر صاف اور سیدھی بات صرف اتنی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو دنیا میں بھیجا ہے تو یہ اس کا محض اقل قلیل وطن ہے ورنہ اس کا اصلی اور دائمی گھر تو جنت ہے جو اللہ تعالیٰ کی رضا کا مقام ہے۔ اللہ تعالیٰ بالکل یہی چاہتے ہیں کہ حضرت آدم کی اولاد کو ساتھ لے کر پھر "اپنے" مستقل وطن میں واپس پہنچے آئیں۔ اور اسی مقصد کے حصول کے لیے جس طرح انسان نے پوری زندگی گزارنی ہے وہ طریقہ انبیاء علیہم السلام اور کتب الہیہ کے ذریعہ بتا دیا گیا جس پر چل کر انسان دنیا اور آخرت دونوں جگہ کامیاب ہو سکتا ہے۔ بالکل ایسے ہی جیسے جس انجینئر نے ریل گاڑی بنائی اس نے اس کے لیے ایک لوہے کی پٹڑی بھی بنا دی اور اس انجینئر نے مختلف ممالک میں اپنے تربیت کردہ قواعد سے بھی بتا دیئے جو گاڑی کے کل پرزوں وغیرہ کے سب سے زیادہ اور صحیح واقف ہوتے ہیں۔ اب جو لوگ اس انجینئر اور اس کے تربیت کردہ عملہ کے علم و عمل کے مطابق گاڑی کو چلائیں گے وہ منزل مقصود پر بخیریت پہنچ جائیں گے مگر جو لوگ اس انجن میں سے اپنی مرضی سے کچھ پرزے نکال دیں اور اپنی مرضی کے دوسرے پرزے ڈال دیں یا انجن کی مشینری

گئے ہو مگر پرزوں کی ضرورت محسوس نہ کریں یا گاڑی لوہے کی بجائے لکڑی کی بنا دیں یا لوہے کی گاڑی کو پرانی اور بدصورت اور زنگ خوردہ قرار دے کر چاندی یا سونے یا چینی مٹی کی نقش و نگار والی اور چمکدار گاڑی بنا دیں تو ظاہر ہے کہ ریل گاڑی تو چلنے سے رہی بلکہ جتنا زیادہ زور ڈرائیور لگائے گا اتنی ہی وہ زمین میں دھنستی جائے گی خواہ ڈرائیور اور سواریاں کتنی ہی عاجزی سے دعائیں کریں اور زور و شور سے یک آواز ''مجاہدین انجینئرز زندہ باد'' کے نعرے لگائیں۔ کیا ہمارا حال بھی ایسا ہی نہیں کہ انجن میں بے شمار پرزے تبدیل کر دیے ڈرائیور کی ہدایت صرف یہ رکھی کہ یہ جتنی بھی دوڑ مارتا ہے خواہ اس کو انجن کی مشینری کی الف ب کا علم بھی نہ ہو نہ مقصد کا تعین نہ منزل کا علم نہ سمت کا خیال۔ اگر ہم صرف کلمہ طیبہ کی بنیاد والی دو باتوں یعنی صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول اور اس کے سچے نبی محمد ﷺ کے بتائے ہوئے طریقے پر پورے یقین کے ساتھ کاربند ہو جائیں تو ہماری گاڑی بن سکتی ہے اور دونوں جہاں کی مشکلات دور ہو کر اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہو سکتی ہے مگر۔۔

یہ وہ منزل ہے جہاں حضرت شیخؒ کا تو نہیں چلتا
نفس اور شیطان اسے روکتے ہیں بہت دھکے دیتے ہیں مگر
مرد وہ ہے جو نہ ہلے۔

واما من خاف مقام ربه ونهى النفس عن الهوى فان الجنة هي الماوى (سورۃ النازعات ۷۹ آیت ۴۰،۴۱)

اور جس نے اپنے رب کے سامنے کھڑے ہونے کا خوف کیا اور نفس کو بری خواہشات سے باز رکھا تو جنت اس کا ٹھکانا ہوگی۔

قد افلح من زكها وقد خاب من دسها (سورۃ الشمس ۹۱ آیت ۹،۱۰) اور یقیناً وہ فلاح پا گیا جس نے اپنے نفس کا تزکیہ کیا اور نامراد ہوا جس نے اسے خاک میں ملا دیا۔

(بحوالہ جنات اور جادو حقیقت اور علاج)

آسیب آب

ایک عزیز (جو آپ صوفی محمد حسین قادری کے بیٹے) کی مریضہ [illegible] تو [illegible] کی [illegible] تو بات (سحر جنات تعویذات کی کارستانی) سے متعلق تھی [illegible] سے تعویذ بھی وصول کرنے اور کتاب و سنت کی تعلیمات پر عمل کرنے کی دعوت دی۔ اسی سلسلے میں [illegible] ان سے [illegible] کا ذکر بھی آیا تو صوفی صاحب نے بتایا کہ مجھے شہر کے ایک شخص کی [illegible] سے [illegible] جانے کا اتفاق ہوا جو ہماری مریضہ کی تکلیف کا سبب [illegible] جادو [illegible] و معلوم [illegible] تھی [illegible] علاج کرواتے رہے مگر کوئی فائدہ نہیں ہوتا تھا۔ وہ مجھے ساتھ لے گئے [illegible] عامل صاحب نے ہاں [illegible] ایک [illegible] جس کے ساتھ ایک [illegible] باری آئی تو مریضہ کے ساتھ ایک ان کے گھر گیا اور ایک بھی اندر گئے [illegible] تھوڑی [illegible] تکلیف کی [illegible] اور کہا پوچھنے کی نہیں چلتا کہ کیا معاملہ ہے؟ عامل صاحب فرمانے لگے "ابھی معلوم ہو جاتا ہے دیکھو تو سہی" یہ کہہ کر مریضہ کے ہاتھ پر ایک کورا سفید کاغذ (جو بہت سے ان کے پاس پڑے رہتے تھے اور ساتھ پانی کا بڑا پیالہ بھی بھرا تھا) رکھ کر مریضہ کے ہاتھ پر اچھی طرح [illegible] کاغذ [illegible] پڑھتا رہا اور پھر اس نے [illegible] پانی میں ڈبو دیا۔ پھر تھوڑی دیر بعد وہ کاغذ [illegible] جو پہلے بالکل سفید تھا مگر اب اس پر ایک [illegible] شکل [illegible] آنکھیں بھی ہوئی صاف نظر آ رہی تھیں جس سے [illegible] عامل صاحب فرمانے لگے [illegible] پڑی ہوئی [illegible] ہوئی ہے اب تو آپ کو کوئی شک نہیں رہا [illegible] کہ اس مریضہ کو [illegible] تکلیف [illegible] ہے۔ اس کے بعد انہوں نے [illegible] تعویذات دیے [illegible] اپنی فیس وصول کی [illegible] مگر مجھے [illegible] شکل و صورت [illegible] سے [illegible] پانی کا [illegible] اس نے فوراً اسے اپنے پیچھے پھینک دیا [illegible] سے آنے والے کسی بھی [illegible] ہے؟ [illegible] عامل صاحب نے مجھے کہا کہ گھر باہر چلے جاؤ میں نے کہا آپ [illegible] یہاں [illegible] کاغذ پھینکنے کی کوشش سے وہ پہلے ہی [illegible] تھا اب جھگڑا بھی شروع [illegible] آنے والوں سے [illegible] تعلق [illegible] بھی [illegible] اور کہا کہ [illegible] ان سے [illegible] ہوں گا [illegible] ان کے دیگر حواری بھی جھگڑا [illegible] کی حمایت میں بولنے لگے اور [illegible] مریضہ بھی میرے خلاف ہو

نے کر کیوں ہمارا وقت ضائع کرتا ہے؟ خیر میں مجبور ہو کر باہر آ گیا مگر میرا تجسس قائم رہا اور میں کھڑکی کی درزوں سے دیکھتا رہا کہ نئے مریضوں کے ساتھ یہ کیا معاملہ کرتا ہے؟ جتنا کچھ مجھے نظر آیا وہ وہی ہمارے والا معاملہ تھا اور جب نئے مریض باہر آئے تو انھوں نے بھی وہی سارا حال بتایا جو ہماری مریضہ پر گزرا تھا۔ یعنی سفید کاغذ بدن پہ پھیر کر پانی میں ڈبویا، اس کاغذ پر خوفناک شکل ظاہر ہوئی اور پھر تعویذات اور فیس! (حالانکہ ان لوگوں کو ہمارے معاملے کی کوئی خبر نہ تھی) میں نے ان سے کاغذی بلا کی شکل وصورت دریافت کی تو انھوں نے ہو بہو وہی بتائی جو ہم نے دیکھی تھی۔ بہر حال میں یہ تو سمجھ گیا کہ یہ کوئی "کھیل" ہے، صحیح عامل نہیں، مگر مجھے اس کے سفید کاغذ پر پانی میں ڈبونے سے وہ خوفناک شکل بن جانے کی وجہ سمجھ میں نہ آئی۔

راقم نے ان سے کہا کہ جب میں ہندوستان میں اپنے گاؤں سکول میں پڑھتا تھا تو حضرت مولانا حکیم محمد عبداللہ صاحب کی لائبریری میں ایک کتاب مداریوں کے شعبدوں کے متعلق پڑھی تھی اس میں کئی ایسی روشنائیوں کا ذکر تھا جو نظر نہ آتی تھیں مگر بعد میں کسی چیز کے مس سے وہ نظر آنے لگتی تھیں۔ ان میں سے ایک یہ تھی کہ اچھی قسم کے صابن کو کاٹ کر قلم کی طرح بنا کر صاف سفید کاغذ پر کچھ لکھا جائے تو وہ لکھا ہوا بالکل نظر نہیں آتا، مگر جب اس کاغذ کو پانی میں ڈبوئیں تو وہ تحریر بڑی واضح نظر آنے لگتی ہے اسی طرح اگر پیاز کا پانی نکال کر اس سے سفید کاغذ پر کچھ لکھیں تو وہ تحریر بالکل نظر نہیں آئے گی، مگر جب اسے آگ کے قریب کیا جائے تو اس کے سینک سے نارنجی رنگ کی نہایت خوشنما تحریر نمودار ہوگی۔

یہ سن کر صوفی صاحب بہت حیران ہوئے کہ کس طرح شعبدہ بازیوں سے ایسے لوگ عوام کا مال اور ایمان لوٹتے ہیں۔ اسی قسم کا ایک واقعہ عزیز زاہد نے بتایا کہ والد صاحب نے کراچی شہر میں ایک فٹ پاتھ پر بیٹھے ہوئے بہت سے نجومی فال کھولنے اور قسمت کا حال بتانے والے اپنے بورڈ لگائے براجمان دیکھے۔ والد صاحب غالباً شغلاً یا کچھ "معلوماً" ایک نجومی کے پاس بیٹھ گئے اور کچھ حالات بیان کیے کہ کئی پریشانیاں ہیں جو دور نہیں ہورہیں معلوم نہیں کیا وجہ ہے؟ تو اس نے کچھ ہاتھ دیکھا، کچھ کتاب کھولی اور کچھ حساب کتاب کیا اور پھر ایک سفید کاغذ اٹھا کر اسے اپنے مٹی کے تیل کے چولھے کے پاس سینکا تو اس کاغذ پر ایک خوفناک شکل اور کچھ ہندسے چوکور خانہ دار اور کچھ بے معنی الفاظ نظر آنے لگے۔ یہ کاغذ اس نے والد صاحب کو دکھایا اور ذرا گھبرائے سے لہجے میں کہنے لگا "آپ کو تو بہت سی بلائیں چمٹی ہوئی ہیں، یہ دیکھئے! جنات، جادو اور تعویذ، پتہ نہیں آپ کے کتنے زیادہ دشمن آپ کو ختم کرنے پر متحد ہو گئے ہیں۔ جلد اس کا توڑ کرا لو ورنہ وقت ہاتھ سے نکل گیا تو کچھ نہیں بنے گا۔" والد صاحب نے اپنی ڈائری سے ایک ورق پھاڑا اور اس کے سامنے کیا اور کہا کہ اس کو ایک کونے سے ناخن سے پکڑو اور اپنا کلام اس پر دم کرو اور پھر مجھے اسی طرح وہی شکل اور الفاظ وغیرہ اس پر بنے ہوئے دکھاؤ! اس وقت وہ اکیلا ہی بیٹھا ہوا تھا، اباجی کی یہ بات سن کر اپنی گدی سے تھوڑا سا کھسک کر پرے ہوا اور بولا "جوان! میرے ساتھ یہاں بیٹھ جاؤ ایک ہزار روپے مہینہ دوں گا۔" والد صاحب ہنستے ہوئے آگے بڑھ گئے۔"

(بحوالہ جنات اور جادو حقیقت اور علاج)

شکست رشتہ تسبیح شیخ

۱۹۸۳ء کی بات ہے، راقم والدہ محترمہ کی خدمت میں حاضری کے بعد واپس گھر آیا تو محلہ میں آگے سے ایک صاحب (آپ مسلم صاحب فرض کر لیں) آ رہے تھے ان کے جڑواں بچے پیدا ہوئے تھے، ایک تو چھ سات دن بعد فوت ہو گیا دوسرے کے لیے مختلف جگہ سے دوا اور دم درود کا علاج کروا رہے تھے۔ پاس آئے تو راقم نے پوچھا بچے کا کیا حال ہے؟ کہا الحمد للہ ٹھیک ہے اور بچہ خود ہی کہتی تھوڑی دیر بعد دوسرے بچے کو پانچویں رات کو دورہ پڑا تھا سردیوں کا موسم اور نصف شب کا وقت تھا کسی ڈاکٹر وغیرہ کا علاج تو میسر نہ آیا قریب ہی صوفی صاحب (آپ انہیں زید فرض کر لیں) کو دم کرنا آتا تھا انہیں ـــــ لے آئے۔ پہلی بات ہی انھوں نے یہ کی کہ پوچھا کہ بچے کی عمر کتنی ہے؟ بتایا گیا پانچ دن، فرمانے لگے اگر بعد ولادت تین دن کے اندر اندر دم کروا لیتے تو یہ تندرست ہو جاتا مگر اب تو زمانہ گزر چکا اب یہ زندہ نہیں رہے گا۔ میں نے کہا صوفی صاحب! زندگی اور موت تو اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے آپ دم تو کر دیں۔ پھر انھوں نے دم کر دیا۔ اس کے بعد میں نے پوچھا کہ بچے نے تو کوئی بد پرہیزی نہیں کی پھر یہ بیمار کیسے ہو گیا؟ فرمایا بیماری اس کی ماں کے پیٹ سے آئی ہے اور پھر خود ہی اس کی تفصیل بھی (بغیر پوچھے ہی) بتانے لگے کہ یہ اٹھرا کی مرض ہے اور یہ مرض اس کو یوں لگا کہ اس کی ماں کسی گلی میں ایسے پانی سے گزر گئی جو کسی ایسی عورت نے جو اٹھرا کی مریضہ تھی نہا کر گلی میں پھینک دیا تھا۔ مسلم صاحب کی یہ بات سن کر بندہ کو بہت صدمہ ہوا کہ اگر وہ اپنی طرف سے یہ بات کہتے تو کوئی تعجب کی بات نہ ہوتا کہ اس فرقہ کے لوگ ایسے توہمات کے شدت سے قائل ہیں مگر جن صوفی صاحب کو انھوں نے دم کیا تھا ان کی طرف منسوب یہ بات سن کر بندہ کو بہت تکلیف ہوئی۔ زیادہ اس وجہ سے کہ صوفی صاحب ماشاء اللہ اہل حدیث تھے۔ (مسلم صاحب نے بطور شکایت یہ بات نہیں بتائی تھی بلکہ حکایت کے طور پر بتائی لہٰذا اس کے غلط ہونے کا امکان نہیں تھا نیز صاحب موصوف یعنی عامل صاحب کسی حد تک اپنی روحانی تجربات کے خصوصی شائق بھی تھے) اتفاق سے ہم دونوں شہر کے گندے پانی کے چھوڑنے سے اس پل پر کھڑے ہوئے تھے جو سڑک اور گلی کو ملاتا ہے۔ راقم سے ضبط نہ ہو سکا اور ناچار مسلم صاحب سے کہا آپ ہی یہ بتائیں کہ کیا ان کی یہ بات تسلیم کیے جانے کے قابل بھی ہے؟ آپ دیکھ ہی رہے ہیں کہ ہم کتنے گندے پانی

کے جسم پر لگے ہوتے ہیں اور اس پانی میں لوگوں کی غلاظت، مویشیوں کا گوبر، عیسائیوں کے غسل اور بیماروں اور میت وغیرہ کے غسل کا پانی سب شامل ہوتے ہیں اور یہ پانی کتنا زیادہ بھی ہے اور اس کے ناپاک ہونے کا خدشہ و وہم بھی ہے مگر پھر بھی اس کے ذریعے گزرنے والے کسی شخص کے دل میں یہ خیال بھی نہیں آتا کہ اس پانی سے انہیں کوئی بلا یا بیماری چمٹ جائے گی۔ پھر اس تھوڑے سے پانی سے جو سوکھ بھی چکا اور نظر بھی نہیں آتا کیسے کسی تندرست مرض اس ڈرنے والی عورت کو لگ سکتا ہے جو بعد میں اس کو بلکہ اس کی دوسری نسل کو بھی نہیں چھوڑتا۔ اگر یہ اصول مان لیا جائے تو کیا بھارت کے کفر و جادوگر یہ عجیب موثر اور قطعی نسخہ تو جادوگر اس آسان ترین نسخے اس طرح استعمال نہ کرتے کہ پنجاب (پاکستان) میں چار دریاؤں کا پانی ہندوستان سے آتا ہے تب وہ یہ اگر ہر روز یا ہر ہفتہ یا ہر ماہ اور جادو کی گندی حیض کی عورتوں کو دریا میں نہلا دیا کریں (اور ایسی عورتیں بہت بھی ہوں گی) اور پھر وہ پانی تو پاکستان میں آتا ہی ہے اس پانی کو ہر مسلمان انسان اور جانور پئیں وہ وضو اور حمام جو کریں جن کھیتوں کو اس پانی سے سیراب کریں وہ فصل سوکھ جائے اور اس پانی سے جو عمارت، تعمیرات میں ملا کر عمارتیں تعمیر کی جائیں، وہ اس پانی ملانے سے خود ہی گر جائیں اور اس طرح تو بھارت کو کوئی فوج رکھنے کی ضرورت بھی نہ آئے نہ ایٹم بم بنانے کی، کیونکہ وہ یہ سارا کام صرف بیمار عورتوں کے استعمال (غسل شدہ پانی) سے کرلیا کرے گا۔ سبحان اللہ! کیا کہنے اس ایمان کے اور قربان جائیے اس توحید کے کہ صوفی صاحب ماشاءاللہ اہل حدیث تھے اور ایک خاص مفرد اصطلاح کی بنیاد یہ بھی فرمایا کرتے تھے بقول ان کے بیٹے کے وہ "کالا علم" بھی استعمال کرتے تھے مگر بڑا عجیب صاحب کا یہ "مسلک" جس سے اپنا "مطلب" پورا کرلیتا ہے جس کے طریق کار اور ڈھنگ بھی نرالے ہیں۔ (آپ "آسیب اور جنات کا علاج" میں بھی ملاحظہ فرمائیں) اس نظریہ یا عقیدہ یا وہم کہ اس کی بیماری اس غسل سے لگ گئی ہے کے متعلق وضاحت ملاحظہ فرمائیے کہ ایک شخص کی بیماری دوسرے شخص کو لگ جانے کی تردید واضح کی احادیث میں موجود ہے جن میں عدویٰ (ایک دوسرے کو بیماری لگنا) ہامہ، شگون بد ستاروں کے اثرات وغیرہ بھی مذکور ہیں۔ ایک صحابی کا سوال کہ خارش زدہ اونٹوں میں تندرست اونٹ شامل ہو کر خارش کے مریض بن جاتے ہیں اور حضور پاک ﷺ کا جواب کہ "پہلے اونٹ کو بھی بیماری اللہ کے حکم سے لگی (اسی طرح) دوسروں کو بھی اللہ کے حکم سے لگی" بھی درج ہے۔ دراصل اللہ کریم مومنین کو ان اوہام وغیرہ سے محفوظ رکھنا چاہتے ہیں اور اپنے ساتھ براہ راست تعلق جوڑ کر اسے صحیح مومن، متقی اور متوکل بنا چاہتے ہیں۔ مگر ہر شخص ان اوصاف کے اعلیٰ مدارج کا حامل تو نہیں ہو سکتا لہٰذا فطرت انسانی کو ملحوظ رکھ کر کسی حد تک دوا اور علاج معالجہ جو مطابق شریعت ہو کی اجازت عطا فرمائی۔ مگر اس میں بھی ہر وقت یہ نظریہ برقرار رہنا چاہیے کہ شفا صرف اللہ کریم کے پاس ہے اور وہ اسی کے امر سے اور اسی کی مرضی سے آتی ہے۔ مذکورہ ظاہری اسباب میں شفا نہیں ہے اور ہم ان کو رائج کر کے محض سنت نبوی پر عمل کرنے کی نیت سے اختیار کرتے ہیں۔ اور جو شخص ایسی صحیح زندگی بفضل تعالیٰ بسر کرے تو اللہ کریم اسے ہر وقت اپنی نظر رحمت میں رکھتے ہیں اور اس کے سب کام دونوں جہان کے بنا دیتے ہیں اور اسے ابدی دائمی رضا کے مقام پر بھی پہنچا

دیتے ہیں ومن یتوکل علی اللہ فھو حسبہ ان اللہ بالغ امرہ (الطلاق آیت ۳) اور جس [illegible] کرے تو وہ اس کے لیے کافی ہے اور اللہ تعالیٰ اپنا کام پورا کر کے رہتا ہے۔ [illegible] اس نے تو مشاہدہ اور تجربے سے ثابت کر دیا ہے کہ بیماری کے جراثیم مریض سے [illegible] پھیلاتے ہیں۔ تو عرض ہے کہ [illegible] ایک [illegible] ہیں لیکن سب لوگوں کا معاملہ مریض سے یکساں ہوتا ہے [illegible] یہ بات بھی ہے کہ کیا اس دنیا کا نظام [illegible] تمہارا ایسا خیال ہو تو تمہیں [illegible] آپ [illegible] تمہیں اس کا حق ہے مگر پھر تو حضرت آدم [illegible] اور جن کو اللہ تعالیٰ نے [illegible] مخلوقات تھے۔ یہ بات ہے کہ تم قدرت [illegible] بھی (تفصیل) [illegible] تسلیم نہیں کرتے؟ اس قادر مطلق نے [illegible] کیسے ممکن اس کے ہاتھ میں ہے اس نے اپنی مخلوق کی دشمن [illegible] ہماری اپنی سائنسی برکات سے جو ہم فضائی آلودگی پیدا کرتے ہیں [illegible] خود ہر وقت نہیں ہوتا رہتا؟ [illegible] کا بھی خیال [illegible] پیدا کرتی ہے۔ اسی طرح کیا بیماری کے جراثیم جو کہ خود اپنی [illegible] کے لیے قدرت نے کوئی فطری نظام نہیں رکھا؟ قوت مدافعت [illegible] ہو [illegible] بیماری کے جراثیم تو ہماری شامت کی شکل میں موجود ہوں [illegible] قدرت [illegible] جرثومے تخلیق نہیں کیے؟ وہ سائنس [illegible] اور جس کی بنیاد ہی متزلزل ہے کہ [illegible] سال بعد اپنے سابقہ نظریات تبدیل کرتی رہتی ہے [illegible] تسلیم کرتی ہے کہ پانی مفرد نہیں مرکب ہے اور ایسا مرکب جو [illegible] چھوٹے ذرات [illegible] تو یہ جراثیموں کی تعداد میں آ سکتے ہیں؟ اور [illegible] طاقت [illegible] ان سائنس دانوں کو یہ جرثومے بھی نظر نہیں آتے اسی طرح تندرستی کے جراثیم بھی [illegible] پوشیدہ ہوں اور یہ لوگ کبھی [illegible] بھی [illegible] (اللہ توکل) مومن کے [illegible] شفاء [illegible] سے بیان فرما دیا گیا ہے اور توکل بھی ایمان کی ایک شاخ ہے۔ مومن کا اللہ تعالیٰ سے تعلق اور توکل [illegible] روحانی و جسمانی قوت عطا فرماتا ہے اور یہ قوت ذریعہ حصول شفا بھی ہے۔ قرآن [illegible] سے تعلق کا بہترین اور اولین ذریعہ ہے اس سے مومن کو قلب قوت [illegible] القرآن ما ھو شفاء و رحمۃ للمومنین [illegible] قل ھو للذین امنوا ھدی و شفاء [illegible] و یشف صدور قوم مومنین [illegible] و شفاء لما فی الصدور [illegible] واذا مرضت فھو یشفین [illegible] قرآن [illegible] مومنین کے لیے شفا اور رحمت نازل فرمانا۔ اور دیکھئے کہ مومنین کے لیے یہ ہدایت اور شفا ہے [illegible]

بیماروں میں شفاء عطا فرماتا ہے۔ اور جب میں بیمار ہوتا ہوں تو اللہ تعالیٰ ہی مجھے شفا عطا فرماتا ہے۔ ان معروضات کا مقصد یہ ہے کہ اکثر غیر ضروری توہمات کے ساتھ جو چھوت چھات، پانی پھلانگ جانا، مرگی، مسلسل زچگی وغیرہ سے وحشت زدگی کے امراض میں (خصوصاً عورتوں میں) بکثرت پائی جاتی ہے، ان کا ابطال کیا جائے کیونکہ یہ توہمات دینی اور دنیاوی دونوں نقصانات کا باعث بنتے ہیں اور جب تک ان سے تائب نہ ہوا جائے کوئی صحیح علاج بھی کارگر ثابت نہیں ہوتا۔ جیسا عرض کیا گیا کہ سب سے بڑا ذریعہ شفاء روحانی و جسمانی قرآن مجید ہے مگر وہ بھی مومنین کے لیے ہی شفا کا ذریعہ ہے ظالمین کے لیے نہیں و ننزل من القرآن ما هو شفاء و رحمة للمومنين ولا يزيد الظالمين الا خسارا (سورہ بنی اسرائیل آیت ۸۲) ہم نے قرآن میں مومنین کے لیے ہدایت اور شفاء نازل فرمائی ہے مگر ظالمین اس سے نقصان ہی اٹھاتے ہیں۔ دوسری جگہ ارشاد ہے کہ ان الشرک لظلم عظیم (سورہ لقمان آیت ۱۳) یقیناً شرک سب سے بڑا ظلم ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات میں اس کا شریک قرار دیا جائے اور مذکورہ توہمات اکثر ہندوانہ توہمات، تصورات و عقائد سے ماخوذ ہیں۔ جن سے حدود شرک میں دخول و شمولیت کا شدید خطرہ ہے اور یہی خرافات حق تعالیٰ، دین اور نبی برحق ﷺ سے دوری پیدا کرتی ہیں اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا باعث بنتی ہیں۔ اللہ کریم ہمیں ان سے محفوظ فرمائے۔ آمین

(بحوالہ جنات اور جادو حقیقت اور علاج)

ایک لاکھ جنات کا پیر جی

کئی برس کی بات ہے ایک نووارد پکی عمر کے پاس تشریف لائے اور اپنا حال بیان کیا کہ میں کئی سال سے بعد اہل و عیال مالی پریشانیوں اور امراض وغیرہ میں مبتلا ہوں۔ تفصیل یہ بتائی کہ ضلع (فرضی طور پر سیالکوٹ سمجھ لیں) کا باشندہ ہوں۔ کچھ اراضی بیچی تھی مگر لینے والوں نے کئی سال لگائے۔ حتیٰ کہ میرے نام انتقال اراضی کرتے اور نہ جواب دیتے (یعنی انکار بھی نہ کرتے) تنگ آ کر میں نے اپنی ذاتی تھوڑی سی اراضی فروخت کر کے مظفرگڑھ میں زرعی اراضی خریدی مگر وہاں سے جواب ملا۔ ہر کے انتظار: قرار بنا دیتے ہیں یہ پتہ نہیں چلتا کہ اس کی کیا وجہ ہے؟ کیا کیا؟ اور کیا واقعی میں غیب دانی کے کسی ذریعے ان مصیبتوں کی وجہ معلوم کرتے تھے۔ بندہ نے عرض کیا کہ ان مصیبتوں کی وجہ تو آپ کو ہی معلوم ہونی چاہیے کیونکہ مصیبتیں تو نیک و بد ہر طبقہ پر آتی رہتی ہیں اور مصیبتیں سب سے زیادہ تو انبیاء علیہم السلام پر آتی رہی ہیں خصوصاً سید الانبیاء ﷺ پر سب انبیاء سے زیادہ مصائب آئے اس لیے کہ وہ اپنے مولا کی رضا پر راضی رہتے ہیں اور اپنے امتحان کے لیے راہ حق میں آنے والی تکالیف سے وہ صبر و استقامت ہیں۔ انبیاء علیہم السلام کا دور تو ختم ہوا اور اب تو باقی ہم گناہ گاروں کا طبقہ رہ گیا ہے جن پر اس کے اعمال کی وجہ سے مصیبتیں آتی ہیں اور اکثر تو اللہ کریم ہمیں معاف ہی فرماتے رہتے ہیں وما اصابکم من مصیبة فبما کسبت ایدیکم و یعفوا عن کثیر ○ (سورۃ الشوریٰ آیت ۳۰) جو مصیبت آتی ہے وہ تمہاری کرتوتوں کی وجہ سے ہی آتی ہے اور بہت سے گناہ تو معاف ہی فرماتے رہتے ہیں۔ (مفہوم) اب جو شخص جو نافرمانی اللہ تعالیٰ کی کرے گا اور اس کے دین کی حد توڑے گا تو اسے ہی پتہ ہو گا کہ میں نے کون سا گناہ کیا ہے جس کی یہ سزا مل رہی ہے۔ جس نے گاجریں کھائیں اور پیٹ میں درد ہوا تو اسے فوراً پتہ چل جاتا ہے کہ "پیٹ درد بوجہ گاجر" دوسرے کسی شخص کو اس کا کیا علم ہو سکتا ہے!" یہ سن کر وہ شخص بڑا حیران ہوا اور بولا واہ جی واہ! یہ آپ نے کیا کہا!" میں فلاں شہر (گوجرانوالہ فرض کر لیں) میں فلاں صاحب (جو بہت علاقہ دیہات) کے پاس گیا تھا (جو عملیات کے لیے مشہور تھے) اپنی حالت بتا کر میں نے ان سے اس کی وجہ پوچھی تو انہوں نے کہا کہ میں ایسے تو نہیں بتا سکتا (یعنی بغیر نذر و نیاز وغیرہ کے) مگر ایک لاکھ سے زائد جنات میرے مرید ہیں ابھی کوئی مریض ایسی آئے گی تو میں اس میں موجود جن کو حکم

کرواں گا۔ اور اس مریضہ کا علاج کرنے کے بعد اس جن سے آپ کے مصائب کی وجہ بھی پوچھوں گا (قارئین! ملاحظہ فرمایئے کس طرح تعویذ وغیرہ کی نفی کر کے "راہ حق" بھی برقرار رکھی جا رہی ہے اور مریضہ کے جن سے غیبی امور دریافت کر کے عقل و ایمان پر کلہاڑا چلا کر جیسے جادو یا سحر کا ناجائز ارتکاب بھی کیا جا رہا ہے اور اس طرح حق و باطل کو ہم آغوش فرمایا جا رہا ہے) تھوڑی دیر بعد ہی ایک مریضہ آ گئی مولوی صاحب نے دم وغیرہ کر کے "جن" کو حاضر کیا اور اس سے کوئی "مکالمہ" یا "معاہدہ" (بطریق مروجہ در علم ہذا) کیا پھر اس جن سے میرے متعلق پوچھا کہ یہ شخص (ہم عنایت اللہ قریشی کہہ لیتے ہیں اصل نام اور تخلص ہے سن کر راقم کے ذہن میں حضرت مولانا حکیم محمد عبداللہ صاحب روڑی کا ارشاد یاد آیا کہ اس نام کے لوگ بہت ہوشیار اور چالاک ہوتے ہیں) اور مظفر گڑھ سے آیا ہے اور پوچھتا ہے کہ ہم پر جو کئی سال سے مصیبتیں آ رہی ہیں ان کی کیا وجہ ہے؟ تو جواب ملا کہ ان کے گھر کے کل نو افراد کے پیچھے سات جن اور چڑیلیں لگی ہوئی ہیں (یعنی ان پر مسلط ہیں) بندہ نے (ازراہ تمسخر) کہا الحمد للہ! آٹھ ہیں تو ہو گئی پھر اس کے بعد پوچھا کہ علاج کیا ہوا؟ کہنے لگے کہ تعویذات انھوں نے دیئے اور ہم نے استعمال بھی کئے مگر بالکل فائدہ نہیں ہوا (یعنی ذرا بھی فرق نہیں ہوا) یہ صاحب کچھ عالم بھی اور اہلحدیث بھی معلوم ہوتے تھے ان سے بندہ نے عرض کیا آپ کو ان آیات کا مطلب معلوم ہی ہو گا مادلهم على موته اس جگہ اللہ تعالیٰ تو بیان فرماتے ہیں کہ جنات بیچاروں کو حضرت سلیمان علیہ السلام کی موت کا علم (بھی تقریباً ایک سال بعد تب) ہوا جب ان کے عصا کو جس پر وہ (سہارا لگائے ہوئے فوت شدہ) کھڑے تھے دیمک نے کھا لیا اور وہ ٹوٹ گیا تو عصا کے ساتھ ہی حضرت سلیمان بھی گر پڑے۔ (حالانکہ حضرت سلیمان ان جنات سے جو مسجد اقصیٰ تعمیر کر رہے تھے چند گز کے فاصلہ پر تھے اور یہ ان کو کھڑا ہوا دیکھ بھی رہے تھے) اس پر جنات بھاگ نکلے اور انھوں نے خوب جان لیا کہ اگر وہ (جنات) غیب جانتے ہوتے تو (کم از کم یہ ایک سال تو) اس ذلت آمیز عذاب میں نہ پھنسے رہتے۔ اب آپ فرمایئے! کہ اللہ تعالیٰ تو فرماتے ہیں کہ جنات کو چند گز دور کا بھی علم نہیں اور آپ کے اہلحدیث مولوی صاحب جن کا دارومدار ہی قرآن و حدیث پر ہے وہ جنات سے سینکڑوں میل دور کی خبریں کس بنا پر پوچھتے ہیں؟ خیر اس بات کا تو وہ کوئی جواب نہ دے سکے تب بندہ نے عرض کیا حضرت ناراض نہ ہوں کبھی دوا بھی ہوتی ہے کڑوی! بندہ کا تو نظریہ یہ ہے کہ مسلم بندے کے کام دو قسم کے ہیں ایک وہ جو اس نے خود کرنے ہیں دوسرے وہ جو بظاہر تو اس کے ہیں مگر وہ اللہ کریم کے ہاتھ میں ہیں۔ پہلی قسم میں اعمال از قسم احکامات فرائض و سنن وغیرہ ہیں دوسری قسم میں بندے کی زندگی موت، روزی، اولاد، شفا وغیرہ ہیں ہمارا صحیح طرز حیات تو یہ ہونا چاہیے کہ ہم قسم اول کے کاموں کی حتی الامکان ادا کرنے کی کوشش کریں دوسری قسم کے کام اللہ کریم ہمارے خود پورے فرما دیں گے۔ مگر ہمارا نفس یا شیطان ہمیں ایک دوسرے تصور اور پھر اس کے مطابق عمل کے "جال" میں پھانس لیتا ہے کہ جو کام اللہ تعالیٰ نے ہمارے کرنے ہیں اس پر تو ہم اعتبار نہیں کرتے اور کہتے ہیں کہ ہم خود کریں گے جیسے روزی کہ اللہ تعالیٰ نے ذمہ لیا ہے وما من دابة فى الارض الا على الله رزقها (ہر ذی روح زمین پر چلنے والے

کے رزق کا اللہ تعالیٰ ذمہ دار ہے) مگر ہم یہ کہتے ہیں "کماتے ہیں تو کھاتے ہیں" اور جس کا ذمہ اللہ تعالیٰ نے بندوں کے ذمہ لگایا ہے اور فرض ہے کہ جنتیوں کو کہا جائے گا ادخلوا الجنة بما كنتم تعملون (اپنے اعمال کے بدلے جنت میں داخل ہو جاؤ) اگرچہ ان اعمال کی توفیق بھی اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائی تھی مگر اپنے اس فضل وکرم کے ساتھ مزید تفضل یہ فرما رہے ہیں کہ دخول جنت کو ہمارے کئے ہوئے عمل کی جانب سے منسوب فرما رہے ہیں مگر ہم اس دخول جنت کے حقیقی سبب (اعمال) کو خود تو ترک کئے ہیں اللہ تعالیٰ سے امید لگائے بیٹھے ہیں کہ اگر اللہ تعالیٰ نے اپنا فضل فرمانا ہی ہے اور تقدیر میں ہمیں جنتی لکھا ہی ہے تو پھر بے دین اعمال کی مشقت برداشت کی جائے اور اگر خدانخواستہ دوسرا مقدر ہے تب تو عبادت وغیرہ بالکل ہی فضول ہیں۔ (نعوذ باللہ) اور یہ عمل انکاری صرف دین کے اعمال میں ہے دنیا کے کاموں میں ضرورت سے کئی گنا زیادہ کھپے رہتے ہیں اور ان کاموں میں ہم ایسی کوئی حجت بازی نہیں کرتے۔ اللہ تعالیٰ ہدایت دے آمین! لہٰذا ان معروضات کی روشنی میں اپنا مسئلہ حل کریں اور محنت صدقہ اعمال کی پابندی کیجئے کے بعد اللہ تعالیٰ سے دو رکعت نفل صلوٰۃ الحاجت پڑھ کر مسنون دعا سے حاجت کے طلب گار ہوتے رہیں۔

(بحوالہ جنات اور جادو حقیقت اور علاج)

ڈاکو یا ڈاکٹر

ٹیکسلا سے ایک پٹھان شخص (مولوی محمد فاضل ترابی) نے کئی سال پیشتر جب وہ جنوری کی سردی کے ایام میں آ کر یہ واقعہ بیان کیا کہ میں امرتسر کا مہاجر ہوں وہاں کئی مولوی دوست تھے ایک عجیب قسم کی دوستی تھی اس کے بعد میں "کالا" علم اتنا عام ہو جاتا ہے اس لیے مجھے ان صاحبوں کے معاملات کا علم ہے۔ بیماری یہ تھی کہ اس وقت میری بیوی کو تین دن سے بجائے پیشاب کے پورے کا پورا خون آ رہا تھا۔ سب نے خوب کوشش کی علاج کروایا اور ڈاکٹروں نے بھی دوا دیا اور تین دن میں تین سو روپے خرچ ہو گئے مگر مرض جوں کا توں رہا (اس وقت زمانے کے تین سو روپے آج کی ہزاروں تھے) ایک رات مجھے اچانک یہ خیال آیا کہ یہ مرض کسی جادو ٹونے کا نتیجہ ہے۔ راقم نے پوچھا کہ آپ کو یہ خیال کیوں آیا؟ کہا میری بیوی اس بارہ سال سے ہمیشہ بیمار رہتی ہے۔ دوا دارو سے علاج کرواتے رہتے ہیں اور بزرگوں سے بہت علاج کروائے ہیں۔ ایک جگہ سے جب ہم نے تعویذ لیا اور پہنایا تو دوسری جگہ سے زیادہ بہتر بھی آرام نہیں ہوا اور اس شخص کے علاج سے بھی اس وقت تک آرام رہتا جب تک ہم ان کے تعویذات استعمال کرتے تعویذ ختم تو فائدہ بھی ختم! اس عامل کی شہرت کی وجہ کرامات بتاتے ہیں تو راقم کو پتہ چل گیا کہ وہ شخص بالکل آج کی گلیوں میں "صدا" لگایا کرتا تھا۔ جوانی کی عمر تھی۔ وہ ٹوپی لمبی سیاہ داڑھی سر پر پگڑی رکھے ہوئے ہاتھ میں چھڑی اور شانہ پر تھیلا اور اس کی ایک مخصوص طرز آواز کی صدا کہ بس یہ تو اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے رسول ﷺ پر قربان کی ہو چکا ہے، خیر! مولوی محمد صاحب نے بتایا کہ پہلی بار اسے گھر لائے، مریضہ کو اس نے مختلف تعویذات دیئے چند ایام سے تب وہ ختم ہوئے تو چند دن کے لیے اور تعویذ دے گیا وہ ختم ہوئے تو مزید دے گیا۔ ہر بار اس کی خصوصی "خدمت" (نقدی سے) کرنا پڑتی۔ تو کافی عرصہ اسی طرح گزر گیا انسان ہر تنگی فراخی تو کر سکتا ہے لیکن بعض اوقات قرض لے کر اس کی خدمت بہ رقم پوری کی جاتی۔ تب میں سوچنے لگا کہ یہ بیوی دور ہوتی نظر دوسری بیماری پیدا ہوئی اور پھر ایک دن ایسا ہوا کہ میں بازار میں جا رہا تھا کہ اچانک وہ "عامل" مجھے دور سے نظر آیا اس دن اس نے آنا بھی تھا اور اتفاقاً میری جیب میں اس وقت ایک پیسہ بھی نہ تھا اور نہ گھر میں کوئی رقم تھی اس لیے میں فوراً کھسک کر گلی میں سے ہو کر کہیں دوسری جگہ چلا گیا کہ اگر یہاں وہ مجھے مل گیا تو اس کو گھر بھی لے جانا پڑے گا اور قرض لے کر خدمت بھی کرنی پڑے گی۔ لہٰذا اب وہ اگر گھر میں جائے

کا تو میں اسے وہاں نہیں جانے دوں گا تو وہ مان گئی۔ [illegible] اس نے مجھے نہیں دیکھا۔ مگر گھر آیا تو پتہ چلا کہ وہ [illegible] پیش آیا کہ میں اسے دیکھ کر [illegible] ہو گیا۔ اور اس تمام عرصہ میں ہمارے گھر نہیں آیا [illegible] مطابق اسے اس عرصہ میں کئی بار آنا چاہیے تھا جس سے مجھے یقین ہو گیا ہے کہ [illegible] "مرض" [illegible] ہو گئی ہے اور اب مجھے یہاں سے کچھ حاصل نہیں ہوگا [illegible] پھر چلا آیا ہے کہ یہ شک [illegible] قدموں میں [illegible] ایسے ہو سکتی ہے کہ وہ فصد خون کا یا پیشاب [illegible] امراض (تکلیف وغیرہ) کی تشخیص کے لیے [illegible] جاتا ہے کہ [illegible] بعض عامل [illegible] (اگرچہ یہ یقینی نہیں [illegible]) [illegible] نہیں ہوا کہ [illegible] خیال رکھتا کہ پانی [illegible] (طوطے) کی بالٹی میں پانی [illegible] واپس آ گیا اور بتانے لگا کہ [illegible] چھینٹے مارے [illegible] اس کے بعد [illegible] سے چھٹکارا [illegible] چھینٹوں سے کیوں ایسی [illegible] جیسی بندوق کی گولی [illegible] اور آخر میں یہ بات ہوئی کہ اس نے چند قطرے پیشاب کے [illegible] تھی۔ اس آخری مشاہدہ سے ولی محمد صاحب کا یقین مزید مضبوط ہو گیا کہ [illegible] ہے۔ جب صرف اس تشخیص سے [illegible] تو الحمد للہ [illegible] چنانچہ اسے بندہ نے بتایا کہ تمہارا خیال [illegible] معلوم ہوتا ہے۔ [illegible] پانی میں [illegible] باوضو (دو بجے سے پہلے) پہلے کی طرح چھینٹے مارو [illegible] ڈال دینا۔ وہ چلا گیا اور چند دن بعد پھر آ گیا کہ الحمد للہ بچی تو بالکل ٹھیک ہو گئی ہے اب [illegible] علاج کرو! بندہ نے پوچھا تعویذ آپ کے ساتھی صاحب نے آپ کی اہلیہ [illegible] باقی بھی ہے؟ کہا بچے کے [illegible] وہ ختم ہو گئے [illegible] تعویذ باقی ہے۔ راقم نے کہا وہ لا کر دکھاؤ! تھوڑی دیر بعد وہ تعویذ لے آیا [illegible] منگوایا بھی [illegible] کہ سکول والی کاپی کا [illegible] بندہ نے [illegible] اور [illegible] کیا کہ جو کچھ لکھا تھا اس میں نوری کلام کے ساتھ ساتھ [illegible]

جسم اور لحیہ بنی کی گئی اور اس میں اتنا مبالغہ کیا گیا تھا کہ یہود و ہنود کے معبودوں سے آگے بڑھ گئے الٹا لکھا تین ترچھے ان کے نام بھی الٹے لکھے گئے شروع میں بھی سطر کے۔ درمیان میں بسم اللہ الرحمن الرحیم اور چاروں کونوں پر معبودوں کے اعداد، [illegible] شیطان سے نام پھر پنجتن پاک کے نام پھر آتش پرستوں سے نور اور زردشت وغیرہ اور درمیان میں چاروں کونوں میں کوئی معبود نہیں رکھا اور پھر فرشتوں سب کا بسم اللہ [illegible] کے لیے کاغذ پر لکھنا ہی کافی سب غیر اللہ سے استعانت و استمداد کی تحریک تھی اور مقصد صرف یہ تھا کہ جس طرح بھی ہو شیطانی یا رحمانی اثر ہو مریض کی تسلی ہو جائے اور پھر اس کا اپنا اعتقاد ہو جائے۔ ہم نے یہ سب کچھ دیکھ کر معبود نے یہ بتا دیا کہ واقعی یہ شیطانی چکر تھا چلایا گیا ہے مگر جب اس مستقل مریض کے معبود نے علاج سے فی الوقت معذرت کر لی۔ بتانا صرف یہ ہے کہ کس طرح لوگ ان شیطانی جالوں میں پھنستے اور پھنساتے ہیں۔ دنیا کے حصول کی خاطر زیادہ تر سے ذاکر بھی بن جاتے ہیں۔ انما اشکو بثی و حزنی الی اللہ اس آسمان کی صورت حال کی اللہ تعالیٰ سے ہی فریاد ہے۔ نوٹ اس عمل کو جب یہ یقین ہو گیا کہ یہ اسمائی میرے چلہ سے نقل کئے ہیں تو ایسا غائب ہوا کہ اس کی گلیوں کی سوا آج تک اس کی شکل ابھی پھر بھی نظر نہ آئی۔

(بحوالہ جنات اور جادو حقیقت اور علاج)

ایک [illegible] سید اور [illegible] سید

ایک صاحب کا شکوہ [illegible] سے تعریف [illegible]
جس میں جو کا [illegible] کرتی ہے وہ [illegible]
کی ملاقات ہونا چاہیے۔ مجھے شاید نظر بد ہو [illegible] قرآن [illegible]
[illegible] ان لوگوں میں [illegible] کے [illegible]
میں نہیں آتا [illegible] دل گھر کا واقعہ [illegible] اس سے [illegible] واقعہ سنایا [illegible]
نے خواہ تعلق ہو بھی [illegible] اس فقہ کے خلاف [illegible] بھی باعث اضطراب [illegible]
میں گیا ہوا تھا گلی میں دروازے پر ایک شخص گھوڑی پر سوار آیا [illegible]
اسے گھوڑی پر بیٹھے ہوئے گھر کے صحن میں [illegible] چوزے نظر آئے [illegible]
گھر والی نے اس خیال سے کہ چلو الحمد للہ [illegible]
کوئی فرق نہیں [illegible] تو چوزے کو اٹھا لے چلا [illegible]
نے شور مچایا جسے سن کر اس کی ماں مرغی بھی [illegible]
کو دیکھ کر تو وہ مرغی (جو بڑی اعلیٰ اور قیمتی تھی) [illegible]
[illegible] نے کہا کیا اپنے خاوند (گھر کے مالک) کی اجازت کے بغیر [illegible]
مگر مرغی میں ان کی اجازت کے بغیر نہیں دے سکتی۔ [illegible]
ہوں! میں سید ہوں مجھے خالی واپس کرتے ہو [illegible] تمہارا اور تمہارے [illegible]
مگر میری بیوی نے اسے مرغی نہ دی اور وہ اسی طرح [illegible] چلا گیا۔ شام کو میں گھر آیا تو مجھے [illegible]
معلوم ہوا اور پھر دوسرے دن [illegible] کو یہ تکلیف ہو گئی۔ اس پر [illegible]
سامنے معلوم ہوتا ہے جو میں نے دل گھر کا آپ کو سنایا ہے۔ [illegible]
کے لیے ایمان و یقین کی دعوت کے ساتھ تعویذ وغیرہ بھی دے [illegible] بعد میں [illegible]
آئے تو انھوں نے بتایا کہ الحمد للہ شفا ہو گئی ہے۔

تحقیق: ان جدید سیدوں کا حال آپ نے ملاحظہ فرمایا ایک مرغی کے لیے مسلمان کو [illegible]

[illegible] میدان جنگ میں [illegible] انسانیت سے دور [illegible] اسلامی میدانوں کے اندر آپ ﷺ نے فتح مکہ [illegible] آپ نے دشمنوں کا ان کے ظلموں میں سے کوئی انتقام نہیں لیا تھا۔ آپ کے دندان مبارک شہید کر دینے والے اور خود مبارک کی کڑیاں آپ کے رخسار مبارک میں پیوست کر دینے والے اور حضرت حمزہ اور حضرت مصعب کو شہید کرنے والوں سے کوئی بدلہ نہیں لیا بلکہ سب کو معاف فرما دیا۔ اللہ تعالیٰ امت مسلمہ کو ایسے فتنوں اور ان جدید جنگی میدانوں اور جنگوں سے محفوظ فرمائے آمین!

(بحوالہ [illegible] [illegible] حقیقت [illegible])

مرشد کھال کھینچ

[illegible]

[illegible]

بھی نہیں بچا سکتے' قیامت کے روز تمہیں نہ یہ بچا سکیں گے اور نہ یہ تمہیں بخشوا سکیں گے" خیر میں نے بتایا کہ میں اللہ نواز ہوں اور سے آیا ہوں۔ پھر میں نے پندرہ روپے ان کی خدمت میں پیش کیے اتنی دیر میں مجھے سپاہی نے پیچھے کھینچ لیا کہ بس تمہارا ٹائم ختم ہو گیا اور میں پیر صاحب کو اشارہ سے سلام کر کے واپس آ گیا۔ تقریباً ایک سال بعد مجھے پھر پیر صاحب کا پیغام ملا کہ ملتان فلاں روڈ (جو ملتان شہر کے بیرونی علاقے میں تھی) پر فلاں کارخانہ کے پاس فلاں شخص کی کوٹھی (مرید کا مکان) میں تمہیں پیر صاحب نے یاد فرمایا ہے۔ چنانچہ میں وہاں پہنچا اور پچاس روپے ان کی خدمت کے لیے ہمراہ لے لیے۔ وہاں پہنچا تو پیر صاحب کی خدمت میں کئی آدمی مؤدب بیٹھے ہوئے تھے میں نے پیر صاحب کو سلام کیا۔ اور گھٹنوں کو ہاتھ لگایا اور پچاس روپے نذرانہ پیش کیا اور عرض کیا کہ میں غریب آدمی ہوں اپنی حیثیت سے ذرا زیادہ ہی بمشکل یہ نذرانہ لایا ہوں قبول فرمائیں! مگر پیر صاحب پچاس روپے دیکھ کر ناراض ہو گئے اور فرمایا کہ یہ کیا ہے؟ تجھے پتہ نہیں کہ اس کوٹھی میں میرے ہزاروں روپے خرچ ہو گئے اس تھوڑی سی رقم سے میرا کیا بنے گا؟ مجھے تو تم سے کم از کم تین سو روپے چاہئیں۔ یہ اس زمانے کی بات ہے جب سونا تقریباً ایک سو روپے تولہ تھا حتیٰ آج کے زمانے کے مطابق پیر صاحب نے پندرہ ہزار روپے طلب فرمائے۔ خیر میں تھوڑی دیر تو بیٹھا رہا اور پھر استنجا کرنے کے بہانے اجازت لی اور وہاں سے ایسا بھاگا کہ گھر آ کر ہی اطمینان کا سانس لیا۔ یہ ہے ہمارے پیروں کا حال کہ مریدوں کی کیسے کھال کھینچتے ہیں۔ یہ مسند رہنمائی ہے یا تخت قصائی؟

(بحوالہ جنات اور جادو حقیقت اور علاج)

اسمٰعیل کی آپ بیتی

محمد یٰسین نے جواب چند واقعات [illegible] یٰسین کے علاوہ [illegible]
بستی میں مرد و عورت [illegible] سے آئے [illegible] مخالف [illegible]
آپس میں لڑائی جھگڑا [illegible] بد نصیب [illegible] آپ [illegible]
کیے تھیں زرا اپنے حالات کی جانب [illegible]
اس [illegible] صاحب [illegible]
احکام پر عمل کر کے درست [illegible] اس کے بعد [illegible]
کہ جب کوئی عذاب الٰہی ان پر ان کے کفر کی وجہ سے [illegible]
نازل ہوتا تو وہ اسے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھیوں کی نحوست قرار دیتے [illegible]
اپنے [illegible] سے بھی یہ حالات پیش آئے [illegible] پہلے تو [illegible]
اللہ تعالیٰ کوئی آسانی اور خوشی انہیں دیتا تو کہتے ہم تو اسی لائق تھے واذا جاءتھم الحسنة قالوا لنا ھذہ
وان تصبھم سیئة یطیروا بموسیٰ ومن معه (سورہ اعراف آیت ۱۳) دوسری طرف جب [illegible]
اسمٰعیل [illegible] قریبی [illegible] کا بیٹا ہوا تھا تو [illegible] بیماری کا (اور) اتنا خرچ [illegible] سے [illegible]
بات سن کر بولا بھائی [illegible] وہی بات آپ نے کی ہے [illegible]
ہم اللہ تعالیٰ کی خوبی کی تعریف [illegible] کوئی [illegible] بات [illegible]
ہے اس لیے میں تمہیں بھی اس کی بڑی تاکید کرتا ہوں۔ پھر اس نے اپنا [illegible] ایمان افروز واقعہ [illegible]
کی زبانی تھے! جب ہم مشرقی پنجاب سے ہجرت کر کے پاکستان میں آئے تو [illegible]
بھی اکثر دوسرے مہاجرین کی طرح ایک [illegible] زمین الاٹ [illegible]
طرح میں نے بھی فصل کاشت کی مگر عجیب بات پیش آئی کہ چاروں طرف [illegible] کھیتوں [illegible]
کی اچھی بھلی فصل ہوئی مگر میری فصل زمین سے ایک [illegible] بالشت [illegible] پانی [illegible]
تھوڑی سی اگی کہیں اگی ہی نہیں تھی [illegible]
کیا بات ہے کہ میرے کھیتوں کے چاروں [illegible] اسی زمین سے بیج [illegible] فصل [illegible]

لاتا ہوں جبکہ ایک ہی بیج سب بوتے ہیں اور ایک ہی کھالے کا پانی اسے سارے لوگ لگاتے ہیں اور زمین بھی سب کی ساتھ ساتھ اور ایک ہی قسم کی یعنی بنجر قسم کی ہے مگر صرف میرے ساتھ ہی یہ نقصان کا معاملہ کیوں پیش آتا ہے؟ (جہاں کسی کو کسی سے اختلاف ہوتا ہے وہ اپنی مشکل کے حل کے لیے اسی سے رجوع کرتا ہے تو کیا اسے بھی یہی مرض ہی لاحق ہوا ہوگا کہ کسی مخالف نے میری فصل "باندھ" دی ہے اور میری فصل وہ خود "کھینچ" کر اپنی فصل میں شامل کر لیتا ہے) بہرحال میں ایک بزرگ (امیر اہلحدیث) صوفی عبداللہ (اوڈانوالے) ماموں کانجن کی خدمت میں حاضر ہوا (غالباً مسلک اور دونوں کا تعلق بھی مشترک تھی) اور اپنا سارا قصہ سنایا۔ انھوں نے مجھ سے دوسرے "مخالفین" کی طرف سے نہیں پوچھا کہ کیا کسی سے تمہارا کوئی لڑائی جھگڑا ہے؟ بلکہ صرف یہ پوچھا کہ تم نماز پڑھتے ہو؟ میں نے عرض کیا کہ "کبھی پڑھ لی کبھی نہ پڑھی" فرمایا "بیٹا یہ بات نہیں چلے گی پانچوں نمازیں روزانہ پڑھو یہ تو اللہ کی مرضی کی نماز ہوئی اور اگر اس سے کم پڑھیں تو وہ اپنی مرضی کی نماز ہوئی اللہ کی نماز نہیں ہوئی! اس کے بعد فرمایا "بس اسی طرح واپس چلے جاؤ اور آج سے گن گن کر پوری پانچ نمازیں روزانہ چالیس دن پڑھو اس کے بعد پھر میرے پاس آنا" (یعنی مجھے کوئی تعویذ دم درود وغیرہ نہیں کیا) چنانچہ میں واپس آ گیا اور پورے چالیس دن پوری نمازیں پڑھیں پھر دوبارہ حاضر خدمت ہوا اور بتایا کہ میں اکتالیس یا بیالیس دن پہلے ملتان سے حاضر ہوا تھا اور میرا یہ مسئلہ تھا جس پر آپ نے فرمایا تھا کہ چالیس دن نمازیں پڑھ کر دوبارہ آنا چنانچہ میں دوبارہ آیا ہوں اور اگر آپ فرمائیں تو میں قسم کھانے کو تیار ہوں کہ میں نے چالیس دن پوری نمازیں پڑھی ہیں اور ایک نماز بھی قضا نہیں کی۔ یہ سن کر آپ نے فرمایا "کیا اللہ تعالیٰ کو حاضر ناظر جان کر کہتے ہو کہ چالیس دن پوری نمازیں پڑھی ہیں؟" میں نے عرض کیا "جی ہاں" (چونکہ ان کے گھٹنوں میں سوزش اور درد تھا لہٰذا وہ اکثر پالتی مار کر بیٹھا کرتے تھے) میرا جواب سن کر وہ دوزانو (التحیات قعدہ کی شکل میں) ہو کر قبلہ رخ ہوئے اور اوپر کو چہرہ مبارک اٹھا کر بڑی ہی سادگی اور بے تکلفی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کی "اے میرے اللہ! (پھر میری طرف اشارہ کر کے فرمایا) اس بندے نے تیری بات مان لی اس لیے اب تو اس کی بات مان لے" (تو اد اس پر زور دے کر) اور مجھے فرمایا "بس بیٹا جا چلا جا" چنانچہ میں واپس آ گیا اور اب آپ اگر چاہیں تو میرے ساتھ جا کر خود دیکھ لیں کہ "الحمد للہ! میرا کماد اردگرد کے سب کمادوں سے اچھا ہے" یعنی جب میں صحیح نہیں تھا تو میرے حالات بھی صحیح نہیں تھے اللہ تعالیٰ نے (تھوڑی سی تکلیف بھیج کر) مجھے سیدھے راستے پر لگا دیا میں صحیح ہو گیا تو میرے حالات بھی صحیح ہو گئے۔ (اللہ تعالیٰ کا مزید کرم یہ ہوا کہ صحیح کتاب وسنت کے عامل روحانی بزرگ کے پاس بھیج دیا' ورنہ دین و ایمان کے مروجہ ڈاکوؤں کے ہتھے چڑھ جاتا تو سب کچھ صفا چٹ ہو جاتا! "عامل حق" اپنے پاس آنے والے غرض مند اور معتقدین اشخاص کی زندگی کی گاڑی کو "عملیات" سے "اعمال" کی صحیح پٹڑی پر چڑھا دیتے ہیں وللہ الحمد۔

(بحوالہ جنات اور جادو حقیقت اور علاج)

صوفی عبداللہ صاحب کا صبر و استقامت

صوفی عبداللہ صاحب رحمۃ اللہ کی ذات اپنے وقت میں [illegible]
تھے جس کا مرکز [illegible] (پاکستان) [illegible]
[illegible] انہی کے [illegible]
اور ان کا پکا دشمن تھا اس کا خیال تھا کہ [illegible]
کرتے رہے کہ راقم نے ان کے خلیفہ مجاز [illegible]
صوفی صاحب کے صبر و استقامت کا حیرت انگیز واقعہ [illegible] صوفی عبداللہ صاحب [illegible]
سے سنا تھا صوفی صاحب کی زندگی پر (مفہوم) انگریزوں نے [illegible]
ظلم و ستم کی انتہا کر دی وہ مجھ سے [illegible]
کرنے والوں کے نام و کوائف پوچھتے تھے [illegible]
اور وہ بھی مارتے مارتے [illegible] آ جاتے مگر مجھ [illegible]
[illegible] پولیس کا بڑا افسر انگریز [illegible]
چالاکی سے کہا "حضور [illegible]
تو میرا نام [illegible] مجھے اس "تصوف" کے [illegible]
کرتے ہوئے ایک "آہنی [illegible]
[illegible] آگ میں سرخ کر کے اس آہنی [illegible]
[illegible] اور مجھے باندھ کر [illegible]
(شاید انگریز نے یہ سوچا ہو گا کہ اس طرح [illegible]
بہر حال ان کے دوسرے [illegible] اللہ تعالیٰ نے مجھے [illegible]
ان کا مطلوبہ ایک لفظ بھی میرے منہ سے نہ نکلا اور وہ مجھے [illegible]
صاحب فرمانے لگے کہ [illegible] مجھے انتہائی حیرت ہوئی [illegible] عظیم الشان [illegible]
ہم لوگ تصور بھی نہیں کر سکتے۔ اسی خیال سے میں نے عرض کیا کہ حضرت [illegible]

آپ نے کیسے اسے برداشت کیا؟ تو فرمایا "اللہ تعالیٰ نے سورہ فاتحہ میں یہ تاثیر رکھی ہے" مولانا فرماتے تھے یہ سن کر میرے دل نے بے اختیار کہا کہ "ہاں انہی لوگوں کی قراءت فاتحہ تو صحیح معنوں میں قراءت فاتحہ ہے ہمارے جیسوں کی قراءت فاتحہ کی کیا حقیقت؟" انہی بزرگ صوفی عبداللہ صاحب، مونگیر والوں کا ایک اور واقعہ ان شاء اللہ کہیں تحقیقات میں آئے گا۔

(انوار ہدایت در چہرہ شخصیت اور مواد)

گمشدہ نوٹ

یہ بھی اسی صدی کے ساتویں عشرہ کا واقعہ ہے کہ گاؤں کی مسجد میں ایک دن کسی نماز کی جماعت کے بعد ایک سکھ سا شخص میلے کچیلے سے کپڑے پہنے [illegible] کھڑا ہوا اور نمازیوں سے بڑے ہی ادب سے مختصر سا اپنی امداد کا سوال کیا۔ لوگوں نے حسب توفیق اس کی خدمت کی۔ [illegible] اور اپنی خدمت تھوڑی سے بھی کی۔ سستا زمانہ تھا دو تین روپے بھی آج کل کے سینکڑوں سے زیادہ قیمت رکھتے تھے۔ اس نے [illegible] کر کے کہ ہم زکوٰۃ سے امداد لیتے ہیں ایک بڑا ہی عجیب واقعہ سنایا کہ [illegible] ملتان سے پہلے ضلع جالندھر کی کسی تحصیل میں چوہدری غلام محمد صاحب تحصیلدار تھے ہم وہاں نوکر تھے۔ [illegible] پر آتے اور شام کو اپنی سائیکل پر واپس اپنے گھر جو ایک دیہات میں تھا چلے جاتے۔ ساتھ ہی میں بھی اپنی سائیکل پر ہوتا۔ اس زمانہ میں سائیکل ہی بڑی اہم سواری سمجھی جاتی تھی۔ موٹر سائیکل تو کہیں خال خال ہی نظر آتے مہینہ پورا ہوا اور چوہدری صاحب کو پچاس روپے تنخواہ ملی۔ یہ رقم اس زمانہ میں کافی بڑی رقم تصور کی جاتی تھی۔ پھر انہوں نے پچاس روپے کا نوٹ اپنی دائیں جیب میں ڈال لیا اور [illegible] واپس گھر چلے۔ انہیں سگریٹ پینے کی عادت تھی لہٰذا انہوں نے سگریٹ سلگائی اور ایک ہاتھ سائیکل کے ہینڈل پر اور ایک ہاتھ میں سگریٹ پکڑے اور چلتے رہے جب سگریٹ ختم ہوئی تو دوسری نکالنے کو دوسرا سگریٹ نکالنے کے لئے دیکھا کہ جیب خالی ہے اور پیچھے جہاں سوار ہوتے وقت جیب سے سگریٹ لی تو یہ نکالی تھی اس کے ساتھ ہی نوٹ نکل کر [illegible] ان کی [illegible] کی وجہ سے سائیکل پر سوار ہوتے اور چلتے [illegible] کہ نوٹ تو وہیں گم ہو گیا پھر اتر کر چوہدری صاحب تو وہیں [illegible] سگریٹ پیتے [illegible] دیا کہ قادر بخش (کوئی نام لیا) [illegible] سگریٹ نکالی تھی وہاں اس کے ساتھ ہی نوٹ بھی آ کر نکل [illegible] گیا تھا وہاں سے اٹھا لاؤ! پھر اسی وقت کہا جناب ہم جنگل میں تو [illegible] چلتا [illegible] نے کتنے لوگ ہمارے پیچھے آنے والے اور گئے [illegible] آگے سے پیچھے [illegible] پیچھے ہیں اور وہ دو کی چونی تو تھی نہیں کہ [illegible] راستے [illegible] کا اتنا بڑا نوٹ تھا جس کو نظر آیا ہو گا اس نے اسے فوراً ہی اٹھا لیا ہو گا [illegible] اس پر چوہدری صاحب نے ذرا خفگی کے ساتھ اسے کہا [illegible]

[illegible] چوہدری صاحب [illegible] مجھ سے [illegible]
[illegible] جب دل سے ساتھ [illegible]
[illegible] طرف چلے
[illegible] اور سوچا کہ چوہدری
صاحب [illegible]
[illegible] کہ تھوڑی دیر میں
[illegible]
[illegible] توکل [illegible]
[illegible] چوہدری صاحب [illegible] صاحب [illegible]
[illegible] اسی طرح [illegible] چوہدری صاحب
[illegible] چوہدری صاحب [illegible]
[illegible] وہ [illegible]
[illegible] پاس پہنچ [illegible] سوار ہوئے تھے تو میں دل میں
[illegible] میں نے چوہدری صاحب سے کہا "چوہدری صاحب!
[illegible] مجھے معاف کر دیں
اور [illegible] مجھے یہ بتا دیں [illegible] میری حیرانی کو دور [illegible] آنے جانے والوں میں سے کسی کو کیوں نظر
نہیں آیا؟ [illegible] تو میرے سامنے مجھ سے چند قدم آگے ہی بالکل اسی نوٹ کے پاس
سے گزرے ہیں، انھوں نے بھی اسے نہیں دیکھا، دوسرے یہ کہ آپ نے مجھے یہ نہیں کہا کہ تلاش کرو شاید
[illegible] مل جائے، بلکہ یہ فرمایا کہ "جو [illegible]" یعنی ایسے یقین کے ساتھ کہ جیسے کسی شخص کو آپ
نوٹ اس نے [illegible] آپ [illegible] چند [illegible] تم اس نوٹ کو ہاتھ میں پکڑے بیٹھے رہنا پھر
جب [illegible] تمہارے ہاتھ سے اپنے ہاتھ میں [illegible] وصول کر لیں گے۔" اس پر جو ارشاد چوہدری
صاحب نے فرمایا وہ بڑا ہی حقیقت پر مبنی اور ایمان افروز ہے، الفاظ تو شاید ان کے نہ ہوں، مفہوم انہی کی
گفتگو کا یہ ہے کہ "عزیز من! یہ [illegible] کی بات ہے جو مجھ میں تم [illegible] دیکھو! اصل بات یہ ہے کہ بندے کا
[illegible] جب پاک ہوتا ہے کہ جب اس سے نماز، روزہ اور دوسرے جسمانی اعمال شریعت ادا کیے
جائیں اسی طرح بندے کا مال بھی پاک ہے یہ بھی اسی طرح پاک ہوتا ہے کہ جب اس میں سے اللہ تعالیٰ
کے احکام کے مطابق زکوٰۃ، عشر اور فطرانہ، قربانی اور صدقات وغیرہ ادا کیے جائیں اور تمہیں پتہ ہے کہ زکوٰۃ
کا حساب سو روپے میں سے اڑھائی روپے ہے اور وہ بھی جبکہ ایک سال وہ رقم موجود رہے اور خرچ نہ ہو اور
دوسری رقم کے ساتھ مل کر پھر اس میں سے اسی حساب سے زکوٰۃ نکالی جاتی ہے اب مجھے پچاس روپے تنخواہ
ملی [illegible] یہ رقم ایک سال تک باقی رہتی تو زکوٰۃ دی جاتی ورنہ نہیں، میرا معمول ہے کہ میں سال بھر کا انتظار نہیں

[illegible] اتنا سا عرصہ پہنچیں کسی کو ترقی دیتا ہے اور کسی کو تنزلی بہرحال میں نے ان پانچ سو روپے کی زکوٰۃ ادا کر دی اسی وقت ایک (مستحق) شخص کو دے دی تھی اب صورت حال یہ ہوئی کہ ایک تو مجھ پر جو مالی فریضہ تھا ادا ہو گیا دوسرے یہ کہ مال پاک ہو گیا اور اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی ذات پاک ہے اور طیب ہے اور طیب سے محبت ہے اور وہ مال بھی وہی قبول فرماتے ہیں جو پاک اور خالص ہو اور نہ صرف قبول فرماتے ہیں بلکہ اس میں اور اس کی بڑھوتری میں مسلسل اضافہ بھی فرماتے رہتے ہیں۔ حدیث پاک سے حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں دیا ہوا ایک کھجور دانہ اللہ تعالیٰ کو اتنا پسند آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو اپنی بے مثال ہتھیلی میں لے لیتے ہیں اور پھر اس کی اس طرح پرورش فرماتے ہیں جس طرح تم اپنے (گھوڑے کے) بچھیرے کی پرورش کرتے ہو حتیٰ کہ وہ ایک کھجور دانہ بڑھتے بڑھتے احد پہاڑ کے برابر ہو جاتا ہے اندازہ لگائیے! اب دیکھئے ایک ملازم سرکار کا سرکار کے مقرر کردہ وقت سے زائد صرف چار گھنٹہ کا اگر معاوضہ دیتی ہے تو ملازم اس سے کس طور پر کتنا خوش ہوتے ہوں گے۔ اسی طرح اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے مجھے یہ توفیق دے دی کہ ایک تو جانی ومالی اور دوسرے احکام شریعت کی پابندی بفضل تعالیٰ رہتی ہے اب تیرہ سو روپے سود [illegible] یہ اللہ دولت بھی اللہ تعالیٰ کی بے مثال ہتھیلی میں آ چکا تھا اب تم خود ہی سوچو کہ یہ چیز اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی ہتھیلی میں آ جانے سے اس میں کوئی اندازہ بڑھنے کا کوئی بھی کر سکتا ہے؟ بفضلہ تعالیٰ [illegible]

تحقیق۔ مصیبت تو ہر مومن مشرک اور منافق سب پر آ جاتی ہے مگر مومن کا طرز عمل ان دونوں سے مختلف ہوتا ہے مذکورہ واقعہ میں دیکھئے ایک مومن کا روزانہ حلال کی کمائی شریعت کی پابندی اور اللہ تعالیٰ پر توکل تو اس کا نتیجہ بھی دیا اور آخرت میں نفع کی توقع۔ بخلاف اس کے عوامی مومن "اہل الشکایات" پر ایک نظر ڈال لیں اگر چوہدری صاحب قدر ترقی سے ہوں اور ایک عام مسلمان ہوتے تو اول تو شکایت کے ساتھ مخلوط ہوتی اور پھر اس کے اثرات آگے ہی آتے دوسرے اعمال بدنی طرف کھینچتے اور پھر "ڈاکٹروں" اور پولیس کا چکر دیتے والوں نجومیوں اور عاملوں وغیرہ کے پاس جا پہنچتے نتیجہ مالی نقصان ایمانی حسب کا نقصان برداشت کرتے۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔

اب صاحب نظر لوگ یہ عبرت حاصل کریں۔

چھ پیسے کا تالا اور چار چور

اللہ تعالیٰ کی شریعت پر صحیح یقین وعمل کی برکات وثمرات کا ایک واقعہ [illegible] جو الیاس کی مرتب کتاب ہے ملفوظات حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریاؒ میں بیان کیا گیا ہے جو ایک اہل ایمان افراد کے ملاحظہ فرمائیں۔

حضرت بعنوان "آج کل ہر چیز پر ایمان کا بلاوا پیدا" ارشاد فرماتے ہیں کہ ہمارے مدرسہ مظاہر العلوم کے باغوں میں سے ایک حافظ فضل حق صاحب تھے جن کے صاحبزادے حافظ [illegible] صاحب تھے جن کا تکیہ کلام "اللہ کے فضل سے" تھا (جو انہوں نے اپنے والد صاحب سے لیا تھا) ایک دفعہ

جمعہ کا دن تھا حافظ قمرالدین حسین صاحب مولانا (مظہر نانوتوی) کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا حضرت رات تو اللہ کے فضل سے بڑا غضب ہو گیا تھا۔ مولانا اس پر ہنسے اور پوچھا حافظ جی اللہ کے فضل سے اللہ کا غضب کیا ہوا؟ وہ کہنے لگے حضرت جی اللہ کے فضل سے رات کو چار چور میرے مکان میں داخل ہو گئے میں اللہ کے فضل سے اٹھ کر بیٹھ گیا اور ان سے پوچھا کہ تم کون ہو؟ تو وہ کہنے لگے ہاں ہم اللہ کے فضل سے ہم چور ہیں تم سے کیا؟ تو اللہ کے فضل سے سب چیزیں لے گئے۔ اللہ کے فضل سے گھر کے برتنوں میں میرا اثاثہ ہے اور اللہ کے فضل سے سب (مذکور) کا [illegible] ایک [illegible] اللہ کے فضل سے وہ جگہ [illegible] گٹھڑی [illegible] جس [illegible] بیٹھے ہوا [illegible] اللہ کے فضل سے [illegible] گٹھڑی [illegible] سوئی تک [illegible] اللہ کے فضل سے [illegible] کوئی چیز نہیں چھوڑی کہ خدا اللہ کے فضل سے تو سے بچ [illegible] پھر حضرت جی میں تو اللہ کے فضل سے اسی بات پر سو گیا اور پھر اللہ کے فضل سے جب صبح کے وقت بیدار ہوا تو دیکھا کہ وہ چور اللہ کے فضل سے ابھی تک اسی [illegible] تو میں نے ان سے کہا کہ میں نے مولوی جی (مولانا مظہر نانوتوی) سے سنا ہے کہ اللہ کے فضل سے [illegible] پڑھ لی جائے وہ گھر اللہ کے فضل سے اللہ کی حفاظت میں ہو جاتا ہے اور میں نے اللہ کے فضل سے [illegible] پڑھ لی تھی [illegible] اس لیے اللہ کے فضل سے تم سے پہلے ہی [illegible] اللہ کے فضل سے [illegible] ساری رات میں گھر ہی میں تھے کہ میری یہ بات سن کر اللہ کے فضل سے وہ چور بھاگ نکلے اور اس طرح اللہ کے فضل سے رات کو اللہ کا غضب ہو گیا۔ (ملخص)

حضرت فرماتے ہیں کہ "یہی قرآن و حدیث صحابہ کرامؓ کے زمانہ میں تھے اور یہی اب ہمارے زمانہ میں بھی ہیں مگر فرق صرف یہ ہے کہ صحابہ کرامؓ کا ان پر ایمان تو حقیقی اور سچا تھا اور ہمارا صرف زبانی۔ [illegible] باقی کہ ہم میں اور صحابہ کرامؓ میں یہ فرق ہے کہ دین ان کے دل میں اور دنیا ان کی مٹھی میں ہوتی تھی جب بھی دین کا تقاضا ہوا مٹھی کھول دی (یعنی دنیا چھوڑ دی)۔ مگر ہمارا حال یہ ہے کہ دنیا ہمارے دل میں ہے اور دین مٹھی میں، جب بھی دنیا کا تقاضا ہوا ہم نے فوراً مٹھی کھول دی یعنی دین چھوڑ دیا۔ اسی لیے جتنا فرق ان کے اور ہمارے اعمال میں ہے اتنا ہی فرق ہمارے حالات میں ہے۔

(بحوالہ جنات اور جادو کی حقیقت اور علاج)

ختنہ کرنے والے جنات

جنرل محمد ضیاء الحق شہید کے دور کی بات ہے حضرت مولانا [illegible] الدین [illegible] صاحب دامت برکاتہم تقریباً بیس سال کے وقفے کے بعد جامعہ محمدیہ اوکاڑہ کے جلسہ میں [illegible] تشریف لائے۔ ایک نجی مجلس میں جس میں بعض دوسرے علماء حضرات بھی موجود تھے بندہ نے دوران گفتگو [illegible] جنات کے "آسیب" کی شرعی حقیقت اور اس کے صحیح طریق علاج کے متعلق دریافت کیا۔ [illegible] عورتوں کو ہوتی ہے اور علامات سے حقیقت معلوم کرنا بہت مشکل ہوتا ہے کہ اس کا باعث [illegible] ہیں یا مرض (ہسٹیریا اختناق الرحم وغیرہ) ہے مگر [illegible] جنات [illegible] کوئی دیانتدار [illegible] طبیب بھی ہو وہ تو ان سب امور میں فرق کر کے اصل تشخیص کر سکتا ہے۔ مگر [illegible] اصول پر عمل ہوتا ہے "اندھا ہے [illegible] گولیاں دال" اور [illegible] دنیا کھلی آنکھوں دیکھتی ہے۔ مگر [illegible] کرنے کے بعد بھی [illegible] بات کی [illegible] پر مولانا نے بھی اس طریق علاج کی تنقیص فرمائی اور فرمایا کہ ان کو [illegible] "اتباع شریعت" ہی ہے (مفہوم)۔ مولانا نے اپنی بات کی [illegible] تو [illegible] طالب علم جامعہ محمدیہ نے کہا "مولانا! آپ [illegible] واقعہ [illegible] مگر ہم لوگوں نے باصرار ان کو مجبور کیا کہ اب تو ہم وہ واقعہ ضرور ہی سنیں گے۔ [illegible] مخصوص انداز (دھیمے لہجے اور ذرا توقف کے ساتھ) ہمیں یہ واقعہ سنایا آپ بھی سنئے اور ایمان تازہ فرمائیے۔ مولانا فرماتے ہیں۔ (مفہوم)

میں موضع لکھو کے (فیروزپور۔ مشرقی پنجاب) میں قیام پاکستان سے قبل مدرسہ [illegible] سبق پڑھا رہا تھا کہ چند دیہاتی آدمی پریشان صورت سے آ کر بیٹھ گئے۔ سبق سے فراغت کے بعد میں نے ان سے پوچھا کیا کام ہے؟ تو انہوں نے کہا مولوی جی! ہم تو بڑی مصیبت میں پھنس گئے ہیں۔ ہمارا کوئی چارا کرو۔ میں نے پوچھا کیا ہوا؟ تو کہنے لگے کہ جنات نے ہمیں بہت تنگ کر رکھا ہے جس کی تفصیل یہ بتائی کہ اول یہ کہ ہماری کئی سو من توڑی (بھوسہ) کو جو باہر کھیتوں میں ذخیرہ کی ہوئی تھی جنات نے آگ لگا دی پھر اس کے بعد یہ حرکت شروع کر دی کہ ہم لوگ مویشیوں کو جو "[illegible]" [illegible]

پھینک دیتے جن کو نظر کوئی نہ آتا۔ تیسرے یہ کہ (اس سے تو حد ہی ہو گئی) کہ ہمارا خاندان تو سارا بڑا ہے ہم مرد لوگ حسب معمول باہر کھیتوں میں گئے ہوئے تھے اور ہماری عورتیں گھر میں صفائی کپڑے دھونے وغیرہ کے کام کر رہی تھیں' دن خاصا چڑھا ہوا تھا اور ہمارے گھر میں دو بچے شیر خوار تھے ان کی ماؤں نے چارپائی کے پائے کے ساتھ کپڑا باندھ کر جھولا سا بنا کر اس میں علیحدہ علیحدہ دونوں بچوں کو لٹایا ہوا تھا' اور وہ سوئے ہوئے تھے کہ اچانک دونوں بچوں نے درد ناک چیخیں ماریں۔ ان کی مائیں ان کی طرف دوڑیں تو دیکھا کہ جھولے کے کپڑوں میں سے خون رسنے لگا ہے۔ عورتوں نے جلدی سے بچوں کو جھولے سے نکالا اور مجھ کو بلوایا اور دیکھا کہ جنات ان دونوں بچوں کے ختنے کر گئے تھے۔ (پہلے ان کے ختنے نہیں ہوئے تھے) ایک لڑکے کا ختنہ تو صحیح ہوا وہ تو بچ گیا' دوسرے کا ختنہ غلط ہو گیا اور وہ مر گیا! اب مولوی جی! اگر یہ کام کوئی آدمی کرتا تو ہم اس کا ضرور مقابلہ کرتے' مگر ان جنات سے ہم کیا مقابلہ کر سکتے ہیں؟ اس لیے آپ ہی ہمارا یہ مسئلہ حل کریں اور ان کا بندوبست کریں۔ میں نے ان کی صورتوں سے کچھ تو اندازہ لگا لیا تھا کہ یہ لوگ دیندار معلوم نہیں ہوتے' تاہم میں نے ان سے پوچھا کہ کیا تم نماز پڑھا کرتے ہو؟ تو وہ شرمندہ سے ہو گئے اور بولے جی نہیں! پھر پوچھا روزے رکھتے ہو جواب ملا نہیں! پھر پوچھا زکوٰۃ اور عشر نکالتے ہو؟ کہا نہیں! ان کے یہ جوابات سن کر مجھے غصہ سا آ گیا اور میں نے کہا کہ جب تم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اکرم ﷺ کا کوئی حکم بھی نہیں مانتے' تو پھر تمہارے ساتھ بھی یہی ہو؟ چلے جاؤ بھاگ جاؤ' چنانچہ وہ شرمندہ ہو کر واپس چلے گئے' اور واپس جا کر معلوم نہیں کس سے اور کیا مشورہ کیا' کہ چند دنوں بعد وہ میرے استاد محترم مولانا عطاء اللہ حنیف بھوجیانی صاحب کا فیروزپور سے سفارشی خط (کہ محی الدین! ان کے ساتھ جاؤ اور ان کا کام کر دو) لے آئے اور ساتھ ہی ان کے مدرسہ کا ایک طالب علم بھی ہمراہ لے آئے۔ اس پر میں نے ان کو کہا کہ سب سے پہلی بات تو یہ ہے' کہ تم ابھی میرے سامنے توبہ کرو اور آئندہ کے لیے نماز' روزہ' عشر اور زکوٰۃ وغیرہ احکام شریعت کی پابندی کا وعدہ کرو اس کے بعد میں تمہارا کوئی کام کروں گا۔ خیر انھوں نے میرے سامنے توبہ کی اور مذکورہ احکام الٰہی کی پابندی کا عہد کیا۔ تب میں نے ان سے کہا کہ استاد محترم نے جو لکھا ہے کہ ان کے ساتھ جاؤ' تو یہ کام تو میں فی الحال نہیں کروں گا' کیونکہ میں اپنے ذرائع سے معلوم کرتا رہوں گا کہ تم نے جو توبہ کی ہے اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اکرم ﷺ کی اطاعت کا وعدہ کیا ہے' اس پر عمل بھی کرتے ہو یا نہیں؟ اور پھر چالیس دن بعد تمہارے اعمال صحیحہ کو دیکھ کر میں وہاں ان شاء اللہ آؤں گا' اور دعا بھی کروں گا' اور ہمارے استاد محترم کا یہ فرمان' کہ ان کا کام کر دو' تو اس کی تعمیل میں ابھی کر دیتا ہوں۔ پھر میں نے کاغذ کا ایک پرزہ لیا' اور اس پر لکھا کہ "یہ نوٹس ہے محی الدین ابن محمد علی لکھوی کی طرف سے ان جنات کے نام جو اس مکان میں شرارتیں کرتے ہیں' کہ "تم فوراً یہاں سے چلے جاؤ' اور اگر نہیں جاؤ گے تو تمہیں بڑی سخت سزا دی جائے گی" اور ان آدمیوں کو کہا کہ (غالباً یاد ہے) اس کاغذ کو اپنے مکان کے گلی والے دروازے کے باہر کواڑ پر (آٹے وغیرہ سے) لگا دو۔ چنانچہ انھوں نے ویسا ہی کیا' اور بحمد اللہ اسی دن سے ان جنات کی ساری شرارتیں ختم ہو گئیں' اور پھر عرصہ مقررہ کے بعد میں اپنی تسلی کر کے کہ وہ

نماز وغیرہ کے پابند ہو گئے ہیں ان کے گاؤں میں اور وہاں وعظ کیا۔

تحقیق ۔ مولانا محی الدین صاحب موصوف تعویذات وغیرہ کے قائل نہیں (اور [illegible] ہے تھا) اس لیے کہ لوگ اتباع شریعت کی طرف تو کما حقہ توجہ کرتے نہیں ان تعویذات ہی کو [illegible] سمجھتے ہیں۔ اس لیے انھوں نے ترک کر دیا۔ جیسا کہ لکھی تھی ان سے [illegible] [illegible] محی الدین [illegible] عملیات تعویذات وغیرہ دیتے ہیں۔ کیونکہ ان کے جد امجد حضرت حافظ محمد صدیق نے [illegible] عملیات، وظائف اور تعویذات وغیرہ تحریر کیے ہیں اور پابند شریعت صاحب [illegible] اجازت بھی عطا فرمائی ہے لہٰذا حضرت مولانا محی الدین رخصت پر اور حضرت مولانا محی الدین "عزیمت" پر عمل فرماتے ہیں۔ واللہ اعلم۔

(بحوالہ جنات اور جادو حقیقت اور علاج)

قبر کا طمانچہ

منشی نصر اللہ خاں عزیز مرحوم ایک مشہور صحافی، ادیب اور شاعر تھے، بڑے شگفتہ مزاج اور پختہ عقیدہ اور سچے مسلمان تھے، کئی روز ناموں اور ہفت روزہ جرائد کے مدیر رہے، دین کی خاطر تکالیف برداشت کیں اور جیل بھی گئے۔ مسلکاً اہلحدیث اور مولانا حکیم محمد عبداللہ کے ہم عمر اور گہرے دوست تھے ان کی آپ بیتی ہے (الفاظ بندہ کے مفہوم ان کا)

ضلع گوجرانوالہ کے ایک موضع میں میرے نانا جی ہمہ وقت مسجد میں ہی رہتے تھے نماز پنجگانہ کی امامت، درس، نکاح، جنازہ اور بچوں کو دو وقت تعلیم دینا ان کی مصروفیات تھیں۔ چند بڑے طلبا بیرونی علاقہ کے اسی مسجد میں ساتھ رہتے تھے۔ اس زمانہ میں یہ رواج زیادہ تھا، کہ کسی بھی شادی یا غمی کے وقت لوگ اللہ والوں کے گھر یعنی مسجد والوں کو ضرور یاد رکھا کرتے، اور ان کی دعوت کرتے۔ ایسی ہی ایک دعوت کے موقع پر نانا جی چند اپنے طلباء کے ساتھ کسی قریبی موضع کو جا رہے تھے۔ میں کم عمر بچہ تھا، تو ان کے برابر چل سکتا تھا اور نہ گود میں اٹھائے جانے کے قابل تھا لہٰذا ان سے پیچھے رہ جاتا اور کوئی طالب علم رک جاتا، اور مجھے اپنے ساتھ ملا لیتا اور پھر آگے چلتا۔ راستہ میں ایک قبرستان آتا تھا، وہاں سے یہ سب لوگ جا رہے تھے اور میں ان سے پیچھے کچھ فاصلے پر تھا کہ ایک قبر سفیدی تازہ تازہ کی ہوئی، بالکل راستے کے ساتھ تھی اور دل میں خیال آیا کہ تو اس کے اوپر چڑھ جا، اور میں فوراً اس پر چڑھ گیا۔ ابھی دو چار قدم ہی اس پر چلا تھا کہ ایک جانب سے میرے منہ پر زوردار تھپڑ پڑا، اور میں اس کی ضرب سے دوسری جانب گر گیا، اور میری چیخ نکل گئی مگر تھپڑ مارنے والا نظر نہیں آیا۔ میری چیخ سن کر طلبا میں سے جو میرے آگے اور دوسرے طلبا سے پیچھے تھا اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا اور مجھے گرا ہوا پایا، تو میرے پاس آ کر اس نے مجھے پکڑ کر اٹھایا اور میرے کپڑوں کی مٹی جھاڑنے لگا۔ ابھی چند لمحے گزرے ہوں گے، کہ میری ناک سے خون جاری ہو گیا، اس پر اس نے گھبرا کر میاں جی کو آواز دی، کہ میاں جی! یہ دیکھنا نصر اللہ کو کیا ہو گیا ہے؟ میاں جی اور سب طلباء واپس آئے تو میاں جی نے میرا حال دیکھ کر خیال کیا، کہ شاید گرمی کی وجہ سے اسے نکسیر پھوٹ پڑی ہے اس لیے انھوں نے ایک طالب علم کو کہا، کہ پٹا پرانا رومال یا چادر کھالے میں سے بھگو کر جلدی سے لاؤ، اور پھر وہ پانی میرے سر پر نچوڑنا شروع کر دیا، مگر خاصی دیر تک یہ عمل کرنے کے بعد بھی کوئی افاقہ نہ ہوا، بلکہ

ساتھ بخار بھی ہو گیا اور زردی بھی تھی [illegible]

کو خیال ہوا کہ یہ کوئی بیماری یا کوئی اور جسمانی بیماری نہیں بلکہ کوئی شیطانی چکر ہے اس لیے انہوں نے [illegible]

قرآنی پڑھ کر کچھ دم کرنا شروع کیا [illegible] قوت ہونے سے صفائی ہو [illegible]

قریں آیا اور مجھ سے پوچھنے لگی کہ کیا واقعہ ہوا؟" میں نے اس سے کہا کہ [illegible]

تیرے نکلوں کو جانا تھا جیسے کہیں ہوا بلکہ بالکل ٹھیک [illegible]

[illegible] سے دیکھا اس پر انسانی [illegible]

انہوں نے دم کر کے چھوڑا اور سب طلبہ کو حکم دیا کہ [illegible] اور لا حول ولا قوۃ الا

باللہ العلی العظیم پڑھ پڑھ کر اس [illegible]

حیران تو بہت ہوئے ہوں گے مگر [illegible] سب طلبہ نے [illegible]

دیر میں کچھ [illegible] اتفاق شروع ہو گیا بخار بھی کم ہو گیا [illegible]

[illegible] تب [illegible] نے مزید ارشاد فرمایا کہ "اب [illegible]

خوب [illegible]" سب طلبہ [illegible] اور [illegible] بالکل [illegible]

[illegible]

[illegible] صاحب فرماتے ہیں کہ [illegible] بھی تھے [illegible] بات [illegible]

سے انہوں نے یہ تو اندازہ لگا لیا تھا کہ یہ شیطانی [illegible] ہے اور اسی لیے انہوں نے [illegible] آیات قرآنی اور

مسنون دعاؤں اور اعمال پر مشتمل [illegible] جب اس سے [illegible] اضافہ ہوا [illegible]

[illegible] ایک [illegible] چاہتا ہے شیطان [illegible]

انتقام [illegible] موجود [illegible]

کے اخلاق [illegible] وحشت کا [illegible]

[illegible]

یوں ہوئی کہ [illegible] موجود [illegible] کتاب وحشت کے [illegible] کے دل میں اس نے [illegible]

[illegible] اور پھر خود ہی اس نے [illegible] اس کے بعد [illegible] میاں [illegible]

تھا اگر وہ [illegible] کہ قبر کی بے حرمتی ہوئی [illegible]

نہ فکر کریں گے۔ تب تو یہ شیطانی تعلیم کامیاب ہو جاتی کہ [illegible]

[illegible] دیکھا جو وہابی قبر والوں اور اولیاء اللہ کی [illegible] کے منکر تھے [illegible]

[illegible] کی قبر کی بے حرمتی کی تو اس قبر والے بزرگ نے فوراً اس سے بدلہ لیا [illegible]

وحشت کی [illegible] کے اثرات زائل ہو جاتے اور اس [illegible] قبر کی [illegible] لوگوں نے ایک [illegible]

مدفن اور دربار شریف بنا دیا تھا، اور پھر اس علاقے کے لوگوں کو "پرستش" کے لیے ایک نیا "خدا" مہیا ہو جاتا اور شرک و بدعات کے اندھیرے مزید بڑھ جاتے۔ میاں جی چونکہ صاحب بصیرت عالم اور عامل تھے انھوں نے سوچا کہ اگرچہ قبر کی بے حرمتی گناہ ہے۔ مگر یہ تو معصوم نابالغ بچہ تھا، جس کو اللہ تعالیٰ کی شریعت تو مجرم قرار نہیں دیتی، پھر تو ابلیس ہی رہ جاتا ہے جو ایسی حرکت کر سکتا ہے، چنانچہ انھوں نے اس شیطانی اثرات کو دور کرنے کے لیے دم کیا، مگر جب وہ کارگر نہ ہوا تو انھوں نے اچھی طرح بات ابلیس تک پہنچائی اور اس کا علاج وہ ہے جو دبا کر کیا جاتا ہے" کے اصول پر اور یہ کہ "لاتوں کے بھوت باتوں سے نہیں مانتے" کے مصداق بالغ لڑکوں کو قبر پر چڑھا کر کہا: کہ دیکھو! تو جس قبر کی پرستش کی شہرت کروانا چاہتا ہے، اس قبر کی ہم کیسی مٹی پلید کر رہے ہیں اگر تو کچھ کر سکتا ہے اور ان کی ٹانگ توڑ سکتا ہے تو توڑ کر دکھا دے اور تو بھی سامنے مقابل کر دو دو ہاتھ کر لے اور ان کی ہڈیاں توڑ دے اور انھیں یہاں سے بھگا دے! مگر ابلیس میاں جی کے یقین و توکل کو دیکھ کر دم بخود رہ گیا، حدیث مبارکہ کا مضمون ہے کہ ایک عالم ہزار عابدوں سے زیادہ شیطان پر بھاری ہے۔

یہاں یہ سوال باقی رہ جاتا ہے کہ اگرچہ معصوم کا تو گناہ فرشتے نہیں لکھتے، مگر میاں جی نے بالغ لڑکوں کو کیوں قبر پر چڑھایا؟ ان کے لیے تو یہ کام گناہ تھا، جواب اس کا یہ ہے کہ غالباً متوقع شرک کے ازالے و ختم ہو جانے کی نسبت یہ گناہ بہت معمولی تھا۔ کیا کوئی تھوڑا سا فہم دین رکھنے والا شخص قبر پر پاؤں رکھنے اور قبر کو سجدہ کرنے کو یکساں برائی قرار دے سکتا ہے؟ دوسرے یہ کہ اس عمل کی نظیر نص میں موجود ہے کہ ابتداء اسلام میں مسلمانوں کو اللہ کا یہ حکم نازل ہوا: ولا تسبوا الذین یدعون من دون اللہ فیسبوا اللہ عدوا بغیر علم جس میں مسلمانوں کو کفار کے بتوں کو برا کہنے سے منع کیا گیا ہے، مگر جب مکہ مکرمہ فتح ہوا تو خود حضور پاک ﷺ اپنی مبارک چھڑی سے ان بتوں کو گراتے جاتے تھے اور فرماتے تھے۔ جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا (سورۂ بنی اسرائیل آیت ۸۱) حق آ گیا اور باطل مٹ گیا اور باطل تو مٹنے والا ہی ہے۔ اسی طرح میاں جی نے ابتداء وہم سے اس شر و شرک کا دفعیہ کرنا چاہا مگر وہ سوائے اس "طریقہ عجیبہ" کے جو میاں جی نے اختیار کیا، راہ فرار اختیار کرنے والا نہ تھا۔

(بحوالہ جنات اور جادو، حقیقت اور علاج)

داستان سلیم الدین ارائیں

بندہ کے پاس میاں سلیم الدین ارائیں تشریف لائے [illegible] معلوم ہوا کہ ان سے [illegible] سے خاندانی تعلقات ہیں۔ انھوں نے اپنا کوئی معاملہ بیان کیا جس سے ان کو [illegible] ہو کر ختم ہو گئی تھی۔ بندہ نے ان کو ایمان و یقین کی دعوت دی تو انھوں نے بتایا الحمد للہ میں ان جادو ٹونے اور جنات کا قائل نہیں ہوں کیونکہ اللہ کریم نے مجھ پر ابتدا ہی میں بڑا احسان کیا ہوا تھا کہ جب سے میں نے ساتھ والے [illegible] میں تعلیم حاصل کرتا تھا مجھے جو پہلا استاد نصیب ہوا ایک مولانا صاحب تھے جن سے میں نے قرآن مجید پڑھا۔ انھوں نے مجھے سب سے پہلی اور سب سے ضروری بات یہ بتائی کہ دیکھو بیٹا! اگر توحید ہے تو باقی سارے عمل بھی [illegible] اللہ قبول ہیں۔ [illegible] ہمارے ہاتھ پلے کچھ بھی نہیں آئے گا! اس وقت سے میں نے یہ بات [illegible] ہے۔ اور اس سلسلہ میں مجھے آزمائشیں بھی بہت آئیں۔ احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا امنا وھم لا یفتنون (سورۃ عنکبوت آیت ۲) کیا لوگوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ وہ صرف اتنا کہہ دینے پر چھوڑ دیے جائیں گے کہ ہم ایمان لائے اور ان کو آزمایا نہ جائے گا؟ میری بچی کا انتقال ہو گیا [illegible] بھی فوت ہو گئے [illegible] بیٹے کا [illegible] سے بہت [illegible] ہو گیا [illegible] بھی مر گئے اور [illegible] ایک [illegible] دینے والی باقی رہ گئی تھی وہ بھی بیمار ہو گئی۔ دوائیوں وغیرہ سے اس کا علاج کیا [illegible] سب رشتہ دار [illegible] طریقت والے مسلمان تھے بطور خیر خواہی اور ہمدردی مجھے کہتے رہتے [illegible] پر آ جاؤ اور فلاں مزار پر جا کر منت مانو اور ان سے مشکلات حل کرواؤ ورنہ اسی طرح [illegible] نقصانات اٹھاتے رہو گے! میں جواب دیتا کہ میرا تو [illegible] سب اللہ تعالیٰ کی طرف سے [illegible] نے دے [illegible] ہے اس میں اور کسی کا کیا دخل ہے؟ میرا جواب سن کر وہ کہتے تجھے بھی [illegible] آئے گی اور تو اسی طرح ''وہابیت'' کے مزے چکھتا رہے گا۔ پھر بھینس کا اخیر یہ حال ہو گیا کہ بس [illegible] چار [illegible] کی مہمان ہے۔ کیسی ہولناک [illegible] بھی مشکل! تب میں نے دل ہی دل میں اپنے مولا سے یوں عرض کی ''میرے اللہ! اگر اس سال آپ کی طرف سے اس بندے کے بچوں کے لیے [illegible] ہے تو الحمد للہ منظور!! ہمارا بھی بغیر دودھ کے گزارا ہو ہی جائے گا'' آخر [illegible] [illegible]

جن میں آدمی بخیر و خوبی زندگی بسر کرتے ہوں تب شاید کہ یہ جانور یہ آپ کا جو "مرض" دور ہونے میں ناکام ہو رہا ہے وہ "مرض" بندہ ابھی ناکام کر دیتا ہے کہ اگر تم اس جانور کی اتنی دیر کی تکلیف ختم ہو جائے گی۔ بس میں یہ سن کر میں نے اپنے بچھڑی کو بلایا اور بھینس کی ٹانگوں کو رسے سے باندھ دیا اور اپنی دھوتی کا لنگوٹ کس لیا اور چھری تیز کر کے بھینس کے قریب ہو گیا تا کہ اسے بسم اللہ پڑھ کر ذبح کر دوں جونہی میں اس کے قریب ہوا وہ فوراً اٹھ کر کھڑی ہو گئی اور ڈکارنے لگی جیسے کہہ رہی ہو "مجھ کو" بچھڑا بھاگا بھاگا آیا اسے دیکھ کر بھینس نے "آہستہ" سے اپنے تھن دودھ سے بھر گئے اور اس کا بچہ جھپٹ کر دودھ پینے لگا۔ اور پھر تو وہ بھینس الحمد للہ ایسی ٹھیک ہوئی کہ بجائے بھی اصل تندرست و توانا رہی نہ صرف یہ کہ بھینس درست ہوئی بلکہ دوسرے معاملات و حالات بھی اللہ تعالیٰ نے درست فرما دیے۔ غالباً شیطان اپنا آخری داؤ آزما کر ناکام ہو چکا تھا اور نصرت الٰہی بندہ کے شامل حال ہو چکی تھی۔ فللہ الحمد۔

(بحوالہ جنات اور جادو حقیقت اور علاج)

گوشت کا لوتھڑا

غالباً ۱۹۴۹ء کا واقعہ ہے مشرقی پنجاب سے ہجرت کے بعد ہمارا خاندان اور ہمارے مولوی محمد عزیز کا خاندان جہانیاں بلاک نمبر ۱۰ کے ایک مکان میں رہتے تھے جس میں ہمارے دو کمرے تھے، ان کے خاندان کے لیے ایک کمرہ تھا۔ ہماری ایک ہمشیرہ (ز) بھی اسی مکان میں رہتی تھیں۔ ان کے سسر بھی ساتھ ہی تھے اور ان کے بچہ ہونے والا تھا۔ گرمی اور سردی کا درمیانی موسم تھا۔ ہمشیرہ صبح نماز فجر کے بعد باہر آئیں تو صحن میں ایک بڑا لوتھڑا بالکل تازہ گوشت کا دیکھا۔ بڑی حیران ہوئیں کہ گلی کا دروازہ تو بند تھا پرندہ بھی اسے اندر نہیں لا سکتا اور نہ ہی اتنے بڑے اور وزنی گوشت کے ٹکڑے کو کوئی پرندہ چیل وغیرہ کہیں سے گرا ہوا بھی نہیں ہے۔ بہرحال یہ کسی جن وغیرہ کی شرارت ہے۔ مگر ہمشیرہ دلیر اور ماں باپ کی نیک تربیت اور دعاؤں سے ان کا اللہ کریم پر یقین و توکل ایسا مضبوط تھا کہ انہوں نے فیصلہ کر لیا کہ جس نے بھی یہ کارستانی کی ہے وہ انشاء اللہ ناکام و نامراد ہوگا کیونکہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی بھی ذرہ برابر نفع و نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ پھر انہوں نے اس لوتھڑے کو چمٹے سے پکڑا اور بسم اللہ پڑھ کر جلدی سے رکھے ہوئے کوڑے کے ڈرم میں باہر گلی میں ڈال دیا۔ دن کو ہماری پھوپھی جی (ان کی ساس) کو جب یہ سارا قصہ معلوم ہوا تو وہ بیچاری پرانے زمانے کی سیدھی سادی عورت بہت گھبرائیں اور کہنے لگیں کہ تو نے یہ غضب کیا کہ خود اسے ہاتھ لگا دیا تو مجھے کہہ دیتی تو میں اسے اٹھا کر باہر پھینک دیتی تاکہ جو نقصان پہنچے ہوتا وہ مجھے پہنچ جاتا اور تو بچی رہتی اب تو یہ خطرہ پیدا ہو گیا ہے کہ کسی دشمن نے یہ سارا کھڑاگ صرف تیرے لیے کیا ہے کہ خدانخواستہ اس طرح تیرے پیٹ والا بچہ ضائع ہو جائے اور اس دشمن عورت کا بچہ بچ جائے۔ اس پر ہمشیرہ نے کہا "پھوپھی جی آپ ذرا بھی فکر نہ کریں مجھے انشاء اللہ کچھ (نقصان) نہیں ہوگا اور نہ انشاء اللہ بچے کو ہوگا۔" اور پھر بحمد اللہ کسی کو کچھ بھی نہیں ہوا اور وہی اس وقت پیٹ والا بچہ اب کئی بچوں کا باپ ہے بلکہ الحمد للہ اب تو وہ "نانا جان" بھی بن چکا ہے۔

(بحوالہ جنات اور جادو حقیقت اور علاج)

شربت اور چائے

برادر عزیز و محترم ڈاکٹر کفایت اللہ ہمدانی نے اپنے ایک ڈاکٹر دوست کا دلچسپ واقعہ سنایا۔

ڈاکٹر صاحب (آپ ڈاکٹر عبدالرشید نسیم سمجھ لیں) بڑے قوی الجثہ، نہایت زندہ دل اور صحیح العقیدہ شخص تھے۔ کئی شہروں کے سرکاری ہسپتالوں میں اپنے فرائض ادا کرتے رہے۔ انھوں نے خود اپنا واقعہ سنایا کہ میری شادی ساہیوال کے کسی موضع میں ہوئی تھی۔ ایک بار میں اپنی اہلیہ کو لینے کے لیے پہنچا، تھوڑا آرام کر کے میں نے اپنی ساس کو کہا "امی! مجھے جلدی چائے بنا دیں"۔ (چونکہ میں چائے کا عادی تھا) کچھ دیر گزری تو میں نے دیکھا کہ میری ساس گھر کے اندر باہر آ جا رہی ہے مگر میں نے اس بات کو کوئی اہمیت نہ دی کہ کھانا وغیرہ تیار کر رہا ہوگا، مگر خاصی دیر ہو گئی اور چائے نہ آئی۔ اتنے میں میری ساس مجھ سے کچھ دور سے ہی کہنے لگی بیٹا! شربت بنا دوں؟ میں نے کہا نہیں امی! میں نے تو چائے پینی ہے! اس پر وہ چلی گئی۔ تھوڑی دیر کے بعد پھر آئی اور کہنے لگی: شکنجبین بنا دوں؟ میں نے کہا نہیں! میں نے تو صرف چائے ہی پینی ہے۔ اور ساتھ ہی میں حیران بھی ہوا کہ چائے بنانے میں اتنی دیر کیوں کر رہی ہے؟ میری ساس ادھر ادھر ہوئی تو میری اہلیہ نے مجھے اشارہ سے بلایا اور چپکے سے کہا کہ آج "چودھویں شریف" ہے اس لیے گھر کی گائے کا دودھ بالکل استعمال نہیں کریں گے۔ بلکہ جو گاؤں کے ساتھ ہی "ملنگوں کا ڈیرہ" ہے وہیں دودھ ان کو پہنچایا جائے گا اسی لیے امی آپ کی چائے بنانے سے مشکل میں پھنسی ہوئی ہے" مجھے یہ سن کر بہت غصہ آیا اور کہا امی! ابھی گائے کا دودھ دوہو اور مجھے چائے بنا کر دو۔ وہ بیچاری تو (اس کفر عظیم کے ارتکاب کے تصور سے ہی) لرز گئی، بولنا چاہتی تھی مگر آواز نہ نکلتی تھی، تب میں نے پھر دوبارہ اسے کہا امی! یہ کیا فضول حرکت ہے کہ گھر والے مالک تو دودھ کو ترستے رہیں اور وہ نکمے چرسی ملنگ سے مختص اس دودھ پر عیش کریں؟ جلدی کرو اور دودھ نکالو! تب وہ ہاتھ جوڑ کر بولی بیٹے! مجھ میں تو اتنی ہمت نہیں اور یہاں کوئی دودھ دوہتا بھی نہیں مانتا اب میں کیا کر سکتی ہوں؟ تب پھر میں نے کہا اچھا میں خود ہی گائے کا دودھ دوہتا ہوں۔ یہ کہہ کر میں برتن لے کر اس گائے کو دوہنے بیٹھا تو وہ لاتیں چلانے لگی اور سرخ سرخ آنکھیں نکال کر پھنکارے مارنے لگی۔ تب میں نے اس کے بچھڑے کو اس کے آگے کیا کہ وہ ذرا رام ہو جائے، مگر کیا مجال کہ اس پر ذرا بھی اثر ہو۔ اصل میں شیطان نے اس کو بہکانا شروع کر دیا تھا کہ بچھڑا دودھ پینے کے لیے آگے بڑھتا

اور کہا کہ اس کو لاتیں ماری [illegible] کی بار کئی [illegible] تو مجھے بہت غصہ آیا اور میں نے [illegible] ایک [illegible]
اس [illegible] کاٹ کے [illegible] تو خود مجھے [illegible] ٹکڑے [illegible] میں اسے [illegible]
میں نے [illegible] تو اپنا غصہ [illegible] اور اب [illegible] ٹکڑے [illegible] کی [illegible]
دیوار کے اوپر سے گلی میں پھینک دیا۔ گلی میں وہ دو ٹکڑے [illegible] میں نے [illegible]
تو ایک آدھ [illegible] کی ہوئی۔ مگر میں نے دیکھا [illegible] بہت حیران ہوا کہ وہ ٹکڑا گلی [illegible]
بہت آرام سے ٹھیک ٹھاک خراماں خراماں چلا آرہا ہے۔ اس [illegible] اب بھی گائے کی طرف [illegible]
نے ایک نظر اس کو دیکھا اور فوراً ہی دودھ تھنوں میں [illegible] کے [illegible]
آرام سے دودھ پینے لگا اور پھر اسے [illegible] دودھ نکالا [illegible] کی۔

تحقیق۔ ڈاکٹر صاحب موصوف کوئی دینی [illegible] ہے کہ آپ نے [illegible]
عملیات والے "عامل" بھی نہ تھے مگر ان کا [illegible] شیطان [illegible]

(بحوالہ جنات [illegible] اور علاج)

برکت علی تجربہ

مرحوم برکت علی نہایت سیدھے سادے، مخلص محنتی مسلمان تھے، صرف قرآن مجید ناظرہ پڑھے ہوئے تھے اور نماز پنجگانہ کے بعد صرف اسی کی تلاوت ہی ان کا شغل تھا۔ انھوں نے اپنا واقعہ مجھے سنایا کہ شہر کی مٹی سے دور نئی اور نہر کا پل جہاں کراس کرتے ہیں، وہاں چوہدری اللہ رکھا صاحب کا اڈوں کا حصہ ہوا کرتا تھا۔ شیشم کے اونچے گھنے درختوں کے پیچھے ایک جھونپڑا سا کمرہ بنا ہوا تھا جس کے ساتھ ہی چپ کا قبرستان بھی تھا۔ (اسی وجہ سے شام وہاں کوئی چوکیدار ٹکتا نہیں تھا) ایک بار چوہدری صاحب نے مجھے کہا کہ صوفی! تو رات کو وہاں سو جایا کر! میں نے ہامی بھر لی تو کہا کہ ڈرتا تو نہیں؟ میں نے کہا صرف اللہ سے ڈرنا چاہیے! خیر میں اس رات کو چارپائی اندر سے نکالی اور شیشم کے نیچے بچھا کر نماز سے فراغت کے بعد سونے کے لیے اس پر لیٹ گیا۔ کچھ دیر بعد درخت پر کھڑ کھڑ ہوئی اور ایک جانور نے اوپر سے چھلانگ لگائی اور مجھ سے کچھ دور گرا اور بھاگ گیا۔ میں نے سوچا بلی ہوگی اور سو گیا۔ دوسری رات پھر درخت سے ایک بلی کی جسامت کے برابر جانور نیچے آیا اور آہستہ سے میرے دائیں جانب چارپائی پر لیٹ گیا۔ میں نے اسے کہنی ماری اور نیچے گرا دیا۔ کچھ دیر بعد وہی "جانور" چارپائی پر میری بائیں جانب آ کر لیٹ گیا، تو میں نے بائیں کہنی مار کر پھر اسے نیچے گرا دیا۔ کچھ دیر بعد پھر وہی جانور میرے پاؤں کی طرف پائنتی پر آ کر لیٹ گیا اور میں نے لات مار کر اسے نیچے گرا دیا۔ اس کے بعد وہ ایسا غائب ہوا کہ میں جب تک وہاں رہا وہ کبھی بھی میرے پاس آیا اور نہ کبھی نظر آیا۔

تحقیق:۔ میاں برکت مرحوم بھی مخلص سیدھے سادے مسلمان تھے، اللہ تعالیٰ پر یقین محکم اور غیر اللہ سے بیزاری و بےخوفی کی صفات نے شیطانی سکیم کو ناکام بنا دیا واللہ۔

(بحوالہ جنات اور جادو حقیقت اور علاج)

بہروپیا

بہروپیا، ہاں ایک "حقیقی" بہروپیا جس نے اپنی ایک عظیم الشان صنعت قائم کر رکھی ہے اور وہ حقیقی بہروپیا اپنے فن میں اتنا ماہر ہے کہ بڑے بڑے عقلمندوں کو وہ بہروپ بدل کر دھوکا دیتا ہے اور اس میں کامیاب رہتا ہے سوائے ان کے جنہیں اللہ بچانا چاہے اس سے بچ کے کوئی کس طرح نکل سکتا ہے؟ مضمون سے آگے کا انتظار کیجیے۔

پچھلے صفحات میں امیر المجاہدین صوفی عبداللہ صاحب ماموں کانجن والوں کا ذکر ہو چکا ہے جناب انہی کا ایک حیرت انگیز بلکہ عبرت انگیز واقعہ (الفاظ ان کے نہیں مفہوم انہی کا ہے)

اوائل جوانی میں مجھے بزرگوں سے "فیض" حاصل کرنے اور معرفت الٰہی یا بالفاظ دیگر "اللہ اللہ کرنے" کا بہت شوق تھا اگرچہ میں مسلکاً اہل حدیث تھا مگر میں نے مذکورہ مقصد کے حصول کے لیے حلقہ ارادت کا دائرہ خاصا وسیع کر رکھا تھا اور اسی سلسلے میں میں مشہور "گدیوں" اور "مزاروں" پر بھی جاتا رہا۔ مگر جہاں بھی جاتا اسی طرح کی واہیات خلاف شریعت حرکات دیکھتا کہ دل خفا ہو کر دوسری جگہ کا رخ کر لیتا۔ اسی طرح پھرتا پھراتا پنجاب کے ایک مشہور پیر صاحب کی خدمت میں جا پہنچا جو اگرچہ [illegible] تھے مگر وہاں اس حلقے کی اکثر مروجہ خرافات موجود نہ تھیں اور پیر صاحب پابندی شریعت کرتے اور کرواتے بھی دیکھے مثلاً نماز باجماعت کا اہتمام اور نماز کی پہلی صف میں صرف شکل (داڑھی والے) نمازیوں کو جگہ دیتے اور ان کے مریدین و معتقدین خواہ وہ کتنے ہی بڑے افسر ہوں اگر وہ اس سنت رسول اکرم ﷺ پر عمل سے محروم ہیں (یعنی داڑھی منڈی ہوئی ہے) تو ان کو پچھلی صف میں جگہ دی جاتی تھی ان پیر صاحب کے مریدان کو پیر صاحب کو سجدہ کرنے کی اجازت بھی نہ تھی وغیرہ۔ تب میں نے فیصلہ کیا کہ یہیں آ کر مستقل ڈیرے ڈال دیے جائیں (اور اس کے لیے ان کی منظوری اور منظوری سے پہلے "علامات ہدایت" و صلوٰۃ کا ہونا غرض ضروری امور تھے) اور پھر میں نے ان سے "فیض حاصل" کرنے کی اجازت حاصل کی اور بڑے خلوص اور جذبے کے ساتھ ان کی خدمت کی کہ بہت جلد پیر صاحب نے اس میں جگہ دی کہ سوائے ایک خصوصی معتمد پرانے خادم کے یا مجھے اور کسی خادم یا مرید کو یہ اجازت نہ تھی کہ پیر صاحب کے خاص "حجرہ شریف" (جو دوسری منزل پر تھا) بغیر اجازت جا سکے۔ اس حجرہ شریف میں حضرت

صاحب آرام فرمایا اور وظائف فرمایا کرتے تھے۔ بہرحال یہ سلسلہ چلتا رہا کہ ایک روز میں ان کے حجرہ شریف میں اوپر جانے لگا (غالباً رات کا وقت تھا اور حجرے کے اندر اور باہر روشنی تھی) حجرے کا کواڑ تھوڑا سا کھلا ہوا تھا۔ میں جونہی دروازے کے قریب ہوا تو اندر سے مجھے پیر صاحب کی جھلک نظر آئی جو نہایت انہماک سے اور جذب کے ساتھ وظیفہ "یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ" زرا بلند آواز سے دہرا رہے تھے (چونکہ میں نے ابھی تک ان سے یہ وظیفہ یا ایسا کوئی دوسرا شرکیہ عمل علانیہ سرزد ہوتے نہ دیکھا تھا لہٰذا) مجھے یہ وظیفہ سنتے ہی شدید صدمہ ہوا کہ میں وہیں پر ہی کھڑا رہ گیا اور میں نے دل میں کہا کہ لے! یہاں بھی دھوکا ہوا! اور گویا وہی والا معاملہ ہی ہوا اب تو یہاں سے نکل کر توحید کی راہ اور کسی اور جگہ لی جائے۔ خیر صبح ہوئی تو پیر صاحب نے مجھے اپنے حجرہ شریف میں طلب فرمایا اور فرمایا "عبداللہ رات کیا بات ہوئی کہ تو واپس چلا گیا؟" میں نے عرض کی حضرت! آپ کے اس شرکیہ وظیفے نے تو آپ سے میری عقیدت کے سارے محل ہی مسمار کر دیے حقیقت میں یہ محسوس کر رہا تھا جیسے مجھے کسی نے "ٹھگ" لیا ہے۔ میں نے تو بڑی مشکل سے اپنے آپ کو سنبھالا اور ساری رات بے چینی سے کروٹیں بدلتا رہا۔ حضرت! جہاں توحید کی بجائے شرک ہو رہا ہو وہاں تو اس کی نوعیت سے کوئی دوسرا عمل بھی بارگاہ خداوندی میں قبول نہیں ہوتا خواہ ہم اس کو کتنی ہی روحانیت اور تصوف کے اعلیٰ مدارج قرار دیتے رہیں۔ اس کے جواب میں پیر صاحب نے اس وظیفہ کے جواز کی کوئی تاویلات یا دلائل بیان نہیں فرمائے بلکہ صرف یہ فرمایا کہ "عبداللہ! تجھے پتہ (علم) نہیں کہ اس وظیفہ کے اثرات کیا ہیں" اور "میں بھی ان کے اثرات تمھیں دکھاؤں گا" میں نے دل میں سوچا کہ جو چیز ہے ہی شرک تو اس کے جو اثرات ہوں گے وہ بھی آلودہ شرک ہی ہوں گے لہٰذا ان کو دیکھنے کی ضرورت ہی کیا ہے؟ پھر خیال آیا کہ جہاں اتنا عرصہ تیرا وقت ضائع ہو گیا ہے وہاں چند دن اور سہی جہاں ستیاناس وہاں سوا ستیاناس! ان کے "اثرات" بھی دیکھ لے چنانچہ میں بادل ناخواستہ وہاں ٹھہرا رہا۔ چند روز بعد پیر صاحب نے پھر مجھے یاد فرمایا اور فرمایا "عبداللہ! داتا دربار حاضری دینے جانا ہے تیار ہو جاؤ" تو میں نے پیر صاحب کا لوٹا اور تھیلا سنبھالا اور ہم لاہور کو روانہ ہوئے۔ راوی کے پل سے باہر پہنچتے ہی پیر صاحب نے اشارہ کیا کہ ٹیکسی رکوا دے۔ چنانچہ میں نے ٹیکسی ڈرائیور کو کہا اور اس نے ہمیں وہیں اتار دیا اور ہم سڑک کے کنارے آگے چلنے لگے۔ سڑک کے ساتھ ساتھ کھیت تھے اور ابھی دن کی روشنی پوری طرح نہیں پھیلی تھی۔ پیر صاحب آگے اور میں پیچھے تھا کہ ایک جگہ پیر صاحب ٹھہر گئے اور انھوں نے نہایت خاموشی سے اشارہ سے مجھے توجہ دلائی کہ ادھر دیکھو! اور میں یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ ایک نہایت وجیہہ اور دراز قد، عربی لباس پہنے نورانی چہرہ اور ایک منقش ٹوپی سر پر رکھے کسی کھیت کی پگڈنڈی پر تشریف فرما کھڑے ہیں اور ٹوپی پر خوبصورت الفاظ میں "علی ہجویری" لکھا ہوا ہے۔ تبھی اسی وقت پیر صاحب نے بڑی مسرت سے آہستہ سے مجھ سے فرمایا "عبداللہ! لوگ داتا صاحب کی حاضری ان کے دربار اور قدموں میں جا کر دیتے ہیں مگر دیکھا! اس "وظیفہ" کی برکت سے داتا صاحب خود بنفس نفیس ہمارے استقبال کے لیے یہاں تشریف لائے ہیں۔" پھر پیر صاحب آگے بڑھے اور "داتا صاحب" نے نہایت عجلت سے معانقت فرمائی اور پیر صاحب کو اپنے سینہ

مبارک سے چمٹا کر کافی دیر معانقہ فرمایا۔ جسم مبارک اور دہن مبارک کی نفیس خوشبوؤں کی لپٹیں آ رہی تھیں اور عجیب روحانی کیف و مستی کا سماں تھا۔ [illegible] "[illegible]" کا سوا [illegible] ختم شریف حال ہی میں پورا ہو رہا تھا۔ اور ادھر میں اپنے ہی دوسرے ہی خیالات کے مد و جزر میں بہتا تھا وہاں [illegible] سے جو نحن اقرب الیہ من حبل الورید کی شان والی ہے چپکے چپکے یہ عرض کر رہا تھا کہ [illegible] والا [illegible] تو [illegible] آپ کا یہ فرمان ومن ورائہم برزخ الی یوم یبعثون بالکل حق ہے۔ یہ فوت شدہ روح قیامت سے پہلے اس دنیا میں دوبارہ نہیں آ سکتا مگر میں یہ کیا دیکھ رہا ہوں کہ حضرت سیدنا [illegible] جن کو فوت ہوئے صدیاں گزر چکی ہیں میرے سامنے موجود ہیں۔ فوراً ہی میرے دل و دماغ سے مجھے اس کا جواب معجزانہ طریق [illegible] رحمت [illegible] دیا اور میں الحمد للہ مطمئن ہو گیا اور یہ میرا چہارم مرحلہ امر (یعنی سوال جواب اور اطمینان اور طریق کار) صرف چند منٹ میں ہی تکمیل پذیر ہو گیا پھر جب پیر صاحب معانقے سے فارغ ہوئے تو انہوں نے مجھے اشارہ دیا کہ تم بھی داتا صاحب سے معانقہ کرو۔ چنانچہ میں نے "داتا صاحب" کے جسم مبارک سے خوب معانقہ کیا [illegible] اور پھر [illegible] القرب [illegible] باقی [illegible] اپنی [illegible] سے لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم پڑھتا رہا "داتا صاحب" نے [illegible] بہت [illegible] سے اپنے آپ کو مجھ سے چھڑایا اور گویا مارتے ہوئے ایک جھٹکے سے غائب ہو گئے [illegible] ہو رہے تھے مگر طرح طرح کے مناظر [illegible] نورانی [illegible] اپنے [illegible] بجائے اب وہاں نحوست کے آثار [illegible] ہو رہی تھی [illegible] الحمد للہ سب حقیقت واضح ہو چکی تھی اور الحمد للہ ثم الحمد للہ میرے ایمان میں تازگی و اضافہ ہو چکا تھا مگر اس "الحمد للہ" سے [illegible] کہ پیر صاحب [illegible] زندگی اپنے اس عقیدہ و وظیفہ سے تائب ہونے کے قریب سے [illegible] کہ [illegible] "[illegible]" سے [illegible] فرمانے لگے "[illegible]" [illegible] صاحب کا انکار کر دیا جائے تو [illegible] ہو جاؤ [illegible] میرے پاس بھی [illegible] حضرت [illegible] صاحب [illegible] احوال روزانہ ہزاروں بار خود پڑھتے ہوں گے یہ وظیفہ ان کو اتنا محبوب تھا [illegible] ہوتے ہوں گے اور احوال سے [illegible] اور [illegible] آپ [illegible] آپ نے فرمایا [illegible] میرے پاس بھی [illegible] حضرت! آپ کے پاس [illegible] "[illegible]" آپ کے پاس تھا اس کا تو پول کھل چکا انہم اتخذوا الشیاطین اولیاء من دون اللہ ویحسبون انہم مہتدون (سورۃ الاعراف آیت ۳۰) انہوں نے خدا کو چھوڑ کر شیاطین کو دوست بنا رکھا ہے اور وہ گمان کرتے ہیں کہ ہم سیدھی راہ پر ہیں۔

کہئے جناب! "پیر صاحب" کو آپ نے پہچان لیا؟

شاید یہ صاحب صوفی عبداللہ صاحب موصوف نے [illegible] شیخ [illegible] کے متعلق [illegible] کی بجز دوست سے زیادہ [illegible] اور غلط قرار دیں مگر حضرت سیدنا شیخ جیلانی کے متعلق ان کے [illegible] معتقدین جو غلط عقائد و تصورات اپنے اذہان میں پیوست کیے ہوئے ہیں ان کی [illegible] اصلیت سے

تو وہ خود ہی واقف ہوں گے مگر ان لوگوں کے لئے جو اردو داں ہیں جو عقیدت و اقتباسات سیدنا جیلانی نے بیان فرمائے گئے ہیں ان کے ترجمے کے بعد تو صوفی صاحب موصوف کا موقف ضرورت سے کچھ "زیادہ" ہی معلوم ہوتا ہے۔ ایک فوت شدہ کے زندہ کرنے کے لیے حضرت جیلانی کا فوری دست فرمانا، تو عوام سے حضرت عزرائیل سے اسی دن کی (فوت شدہ لوگوں کی) روحوں کی تھیلی چھین کر الٹ دینا اور اس سے اسی دن کے دنیا کے سارے مرے ہوئے دوبارہ زندہ ہو جانا اور پھر عزرائیل کا روتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے پاس اپنی اس "توہین" کا حال بتانا اور اس کے مداوا کی درخواست کرنا اور (نعوذ باللہ کفر کفر نباشد) اللہ تعالیٰ کا اس کو چپ کرا دینا وغیرہ۔ ہندوستان میں راقم الحروف نے بچپن میں دیکھی تھی آسان زبان میں ایک چھوٹی سی کتاب جس کا نام یاد نہیں مگر وہ سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی کی مختصر سوانح عمری پر مشتمل تھی، پڑھی تھی۔ مصنف تھے مولانا عبدالرحمن شوق امرتسری۔ اس میں ان کی دوسری کرامات کے ساتھ ایک کرامت یہ بھی لکھی تھی کہ سیدنا جیلانی کی (غالباً افطاری کی) کسی شخص نے دعوت کی جو حضرت نے منظور فرمائی۔ وہ چلا گیا تو ایک دوسرے نے اسی وقت کی دعوت اپنے گھر پر پیش کی، آپ نے وہ بھی منظور فرمائی۔ پھر تیسرا شخص اسی وقت کی دعوت کی منظوری لے گیا اسی طرح (غالباً) ستر آدمی ایک ہی وقت کی دعوت اٹھا کر اپنے گھروں میں چلے گئے اور آپ نے سب کی دعوت منظور فرمائی۔ ایک شخص جو شروع سے وہیں موجود تھا اس نے عرض کی، حضرت! آپ ان سب لوگوں کی دعوت میں کیسے جا سکیں گے؟ تو آپ نے اسے آنکھیں بند کرنے کا حکم دیا تو اس نے بند کر لیں پھر فرمایا کھولو! تو اس نے اپنی آنکھیں کھولیں اور یہ عجیب منظر دیکھا کہ اسی صحن میں ایک بیری کے درخت کے ہر ایک پتے پر آپ علیحدہ علیحدہ جلوہ افروز ہیں۔ پھر آپ نے فرمایا "اسی طرح ہم ہر دعوت میں بیک وقت شریک ہوں گے" اب آپ خود اندازہ فرمائیں کہ ہمارے مومنین اصل خدائی اختیارات تو اپنے بزرگوں کے پاس سمجھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کو محض تبرک کے طور پر تسلیم کرتے ہیں۔ وما یؤمن اکثرھم باللہ الا وھم مشرکون (سورۂ یوسف آیت ۱۰۶) ان میں سے اکثر لوگ اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہیں مگر ساتھ شرک بھی کرتے رہتے ہیں۔

(بحوالہ جنات اور جادو حقیقت اور علاج)

وسیلہ اعمال

مغرب کی نماز کے بعد راقم الحروف مسجد سے باہر نکلا تو ایک نوجوان کو منتظر پایا۔ اس نے بتایا، پتہ چلا کہ بے سہارا مہاجر اور یتیم ہے۔ اس نے اپنی پریشانی بتائی کہ میری پیدائش سے قبل ہی میرا باپ دوبارہ ہندوستان چلا گیا تھا، پھر چوبیس سال ہو گئے پتہ نہیں چلا زندہ بھی ہے یا نہیں؟ میری برادری نے مجھے کوئی سہارا نہیں دیا اور میں گلی میں رل مل کر جوان ہو گیا، تو مجھے اپنی شادی کی فکر ہوئی (غریب کو کون پوچھتا ہے؟) خود ہی میں نے تگ و دو کی اور ایک بیوہ عیسائی عورت جس کی ایک لڑکی بھی تھی کو مسلمان کیا اور برادری سے کہا کہ میں تم سے ایک پیسہ بھی طلب نہیں کرتا، مگر آپ کی مہربانی اور احسان ہوگا کہ صرف نکاح میں شامل ہو جاؤ، مگر وہ اس پر ناراض ہو گئے کہ غیروں میں شادی کرتا ہے تو ہم تیری شادی میں شرکت نہ کریں گے۔ بڑی مشکل اور منتوں سے انہیں راضی کیا، پھر بھی چند لوگ ہی شامل ہوئے، جیسے تیسے نکاح ہو گیا۔ اس کے کئی سال بعد اب پھر وہی مسئلہ پیش آ گیا کہ اس عورت کی لڑکی مسلمان تو ہو گئی تھی اور وہ اپنے (عیسائی) ننھیال سے ملتی جلتی تھی۔ میں نے سوچا کہ اس کو بھی اسی طرح مسلمان کر کے کسی مسلمان کے نکاح میں دے دیا جائے تا کہ ننھیال کا کسی قسم کا تعلق ختم ہو۔ مگر اس کے لیے کوئی مسلم لڑکا نہ ملتا تھا، بڑی مشکل سے برادری کا ایک لڑکا تیار کیا اور برادری کی بھی پہلے کی طرح منت کی کہ صرف نکاح میں شامل ہو جاؤ، مگر حسب سابق وہ انکار کر گئے۔ بہرحال وقت پر چند لوگ آمادہ ہو گئے، کل کو نکاح ہے، مگر آج (یعنی غیرت نہ کرنے والی برادری نے) سارا کام ہی بگاڑ دیا کہ جو لوگ شامل ہو رہے تھے ان کو بھی اور لڑکے کو بھی گمراہ کر دیا، سارے ہی منکر ہو گئے میرا کچھ کرو۔ میں نے کہا میں کیا کر سکتا ہوں، کچھ عرصہ باقی ہوتا تو کوئی دعا وظیفہ، استغفار وغیرہ تو خود کرتا تو کچھ امید کام بننے کی ہوتی، مگر یہ ہتھیلی پر سرسوں جمانے جیسی بات ہے! وہ بیچارہ شدید گرمی اور جلدی سے پریشان آیا تھا، مایوس سا ہو کر کھڑا رہا، دفعۃً بندہ کے دل میں خیال آیا اور اس سے کہا کہ اگرچہ صرف آج کی رات ہی میسر ہے تاہم ایک کام تم خود کر کے دیکھو، شاید اللہ کریم تمہارا کام بنا دیں۔ پھر بندہ نے مختصراً بخاری شریف میں مذکور غار میں بند ہو جانے والوں کا قصہ سنایا، دو آدمیوں کی آپ بیتی تو بندہ کو یاد آ گئی تیسرے کی یاد نہ آئی۔ بہرحال اسی طریقہ پر دعا مانگنے کا بندہ نے اسے کہا کہ ان لوگوں کی طرح تم بھی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اپنی پوری سچی خالص نیکی (جس میں ریا کاری کا شائبہ بھی نہ ہو اور تمہارا

دل پر اس پر مطمئن ہو اور اس کے خلوص کی گواہی دے) بطور وسیلہ پیش کروں اور عرض کروں کہ اے میرے اللہ! اگر میری وہ نیکی (جو میں نے آپ کے فضل و کرم اور توفیق سے ہی ادا کی) صرف آپ کی رضا کے لیے کی ہے اور وہ آپ کی بارگاہ میں (آپ کے فضل و کرم سے) قبول ہے تو اس نیکی کے طفیل (صدقہ اور وسیلہ سے) میری یہ مصیبت دور فرما دے اور میرا کام بنا دے، بندہ کی یہ بات سن کر وہ خاموشی سے چلا گیا، پھر تقریباً ایک سال کا عرصہ گزر گیا کہ دو آدمی بندہ کے گھر آئے، ایک کی گود میں بچہ تھا، ایک کو تو بندہ نے پہچان لیا، کچھ شکل اور کچھ آواز سے (بندہ کی بصارت کمزور ہے) دوسرے آدمی نے بات کی تو بندہ کو تعجب سا ہوا کہ شاید یہ وہی آدمی ہے، مزید تقویت اس خیال سے ہوئی کہ اس کا ساتھی اسی کی برادری کا تھا، تب بندہ نے اس سے پوچھا کہ کیا تو وہی آدمی ہے جس کا بیٹی کے نکاح کا معاملہ گڑبڑ ہو گیا تھا؟ کہنے لگا ہاں! بندہ نے پوچھا کہ اس معاملہ کا کیا بنا؟ کہا میں نے گھر جا کر اسی طرح دعا مانگی کہ اپنی توبہ کے وسیلہ سے (کہ میں پہلے جوا وغیرہ کی گناہوں میں مبتلا تھا پھر میں تائب ہو گیا تھا) کہ یا اللہ! اگر میری توبہ صحیح ہے تو اس کے طفیل میرا یہ کام ٹھیک کر دے، اور پھر اللہ تعالیٰ کا ایسا کرم ہوا، کہ صبح کو وہ بگڑے ہوئے سارے افراد خود میرے گھر آ گئے اور کہنے لگے جلدی کرو! جلدی نکاح پڑھوا کر فارغ ہو جاؤ اور کسی کا انتظار نہ کرو۔" (اللہ اکبر واللہ الحمد)

تحقیق:۔ اشخاص (فوت شدہ) کے وسیلہ سے دعا مانگنا تو اختلافی ہے، مگر اپنے اعمال حسنہ کے وسیلہ سے بحوالہ واقعہ غار غیر اختلافی ہے۔ زندہ اشخاص کے وسیلہ کی شکل یہ ہے کہ ان سے دعا کرائی جائے، اور فوت شدہ کا وسیلہ پکڑنے کا مسئلہ صرف روایتی ہے، اور جو دلیل اس کے جواز میں دی جاتی ہے صرف ایک نابینا والی روایت ہے جبکہ وہ روایت اس لائق نہیں ہے، کہ اسے توحید جیسے راس الاعمال والعقائد امر پر اثر انداز تسلیم کیا جائے، ایک زیادہ یا کم خطرہ والی، اور ایک خطرہ سے بالکل پاک چیز! عاقل ان میں سے کون سی چیز اختیار کرے گا؟ صرف اللہ تعالیٰ سے بغیر کسی وسیلہ کے دعا مانگنے کا تذکرہ اور اس کی تاکید تو اتنی کثرت سے قرآن و حدیث میں آئی ہے کہ بعض اہل اللہ تو اسے مومن کا مقصد حیات ہی قرار دیتے ہیں۔ بدلیل وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون مقصد خلقت عبادت، اور عبادت کا مغز الدعاء مخ العبادة کے مطابق دعا، اور دوسری حدیث شریف کے مطابق الدعاء هي العبادة (دعا ہی عبادت ہے) اور ہمارے لیے قرآنی و نبوی دعائیں ہی دستور حیات ہیں، جس سے اللہ تعالیٰ سے مانگنے سے اللہ تعالیٰ سے تعلق جڑا رہتا ہے اور مسنون دعاؤں کی صورت میں نبی اکرم ﷺ سے تعلق بھی جڑا رہتا ہے۔ ان دونوں نعمتوں کے حصول کے بعد اور کیا چاہیے؟ گویا اس طرح مومن کا مقصد حیات پورا ہو رہا ہے۔ نیز قرآنی اور نبوی دعاؤں کی مثال ایسی ہے جیسے حاکم مجاز (مجسٹریٹ) سائل کو بلا کر خود کہے کہ "تم اس مضمون کی درخواست لکھ یا لکھوا کر لاؤ" صرف اتنی بات سے ہی سائل کو اس بات سے بے حد خوشی حاصل ہو گی، اور اسے یقین ہو جائے گا کہ بس میرا کام بن گیا، یہ تو اہمیت ہے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگنے کی۔ انبیاء علیہم السلام اور خصوصاً نبی اکرم ﷺ کے الفاظ اور طریقہ مبارک سے (جس میں کم و بیش ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء علیہم السلام

شامل ہیں) میں سے کسی ایک نبی کی دعا بھی نص صحیح کے مطابق کسی وسیلہ کے ساتھ موجود نہیں بلکہ براہ راست صرف اللہ کریم سے ہی مانگنا مذکور ہے (صرف ایک روایت حضرت آدم علیہ السلام کی بابت نبی رحمت سید المرسلین ﷺ کے منقول ہے جو روایۃً و درایۃً اور صریحاً لائق ترجیح و تعدیل نہیں کہ اللہ تعالیٰ تو ارشاد فرماتے ہیں فتلقى آدم من ربه كلمات فتاب عليه اور دوسری جگہ یہی کلمات ربنا ظلمنا انفسنا وان لم تغفرلنا و ترحمنا لنكونن من الخاسرين بیان بھی فرما دیے گئے ہیں کہ ہم نے آدم کو جو کلمات سکھائے پھر اس کی توبہ قبول کی (وہ کلمات یہ تھے) اے ہمارے رب ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اور اگر آپ ہمیں معاف نہ فرمائیں گے اور ہم پر رحم نہ فرمائیں گے تو ہم یقیناً بڑے نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔ اور یہ روایت اس کے برعکس کچھ اور ہی بیان کر رہی ہے) اور یہ امر بھی ملحوظ رہے کہ کسی ضعیف یا موضوع روایت میں بھی یہ تو کہیں نہیں آئی ہے کہ "تم اللہ تعالیٰ سے بغیر وسیلہ اشخاص کے دعا نہ مانگو۔" اگر وسیلہ اتنا ہی ضروری ہوتا تو جہاں بھی اللہ تعالیٰ سے دعا مانگنے کا ذکر ہے وہیں وسیلہ کی شرط بھی ضرور موجود ہوتی۔

اسی قسم کا ایک اور واقعہ بندہ کے ایک عزیز ایک نوجوان کو لے کر آئے جو ان کے عزیز و متمول خاندان کے فرد تھے یہ کئی بھائی تھے ان کے والد محترم نے مناسب جانا کہ ریٹائرمنٹ کے بعد اپنی زندگی میں ہی انہیں جائیداد تقسیم کر دی جائے مگر اس سلسلہ میں جو رکاوٹ پیش آئی کہ ایک بیٹا جو قدرے زیادہ ہی غصیلا اور آزاد قسم کا تھا اپنے حصے سے زیادہ اور اپنی مرضی کا آئٹم لینا چاہتا تھا اور اس پر اڑا ہوا تھا۔ والدین بہنوں بھائیوں کسی کی نہ مانتا تھا اور تقریباً مرنے مارنے پر بھی اتر آیا تھا۔ اسی سلسلہ میں ایک پلاٹ کا معاملہ بھی تھا۔ جس کے مطابق اگر وہ بیٹا ان کی بات نہ مانے تو ان کو لاکھوں کا خسارہ بمطابق ایگریمنٹ اٹھانا پڑتا۔ اور سارے معاملے کی حد الوقت (میعاد) ختم ہونے میں صرف ایک رات ہی باقی تھی بندہ کو پھر اس سے انقباض ہوا مگر اتفاق سے یہ لوگ بھی پہلے کیس والے کی برادری سے تعلق رکھتے تھے لہٰذا انہیں بھی "وسیلہ اعمال" کا نسخہ بتایا اور اضافہ یہ کیا کہ یہ امی کو بتا کہ وہ تو ضرور یہ عمل کریں کہ وہ بندہ کی والدہ مرحومہ کی دینی بہن ہیں اور گھر کا کوئی دوسرا فرد یا ان کے والد صاحب بھی کریں تو زیادہ بہتر ہے۔ یہ سن کر وہ چلے گئے اور کئی دن بعد دوبارہ کسی اور کام سے آئے اور اس معاملے سے متعلق بتایا کہ ہم نے اسی طرح "وسیلہ عمل" کے ذریعہ دعا کی اور الحمد للہ اللہ تعالیٰ کا ایسا کرم ہوا کہ صبح کو وہ ہمارا "ناراض" بھائی خود ہی گھر آیا اور کہنے لگا کہ اچھا تم جس طرح کہتے ہو میں مان لیتا ہوں مگر میری یہ شرط ہے (اور بہت ہی معمولی سی شرط پیش کی) اسی طرح الحمد للہ وہ ہماری اتنی بڑی مصیبت اللہ تعالیٰ نے دور فرما دی جس کے ازالے سے ہم سب عاجز تھے۔ سبحان اللہ وبحمدہ۔

(بحوالہ جنات اور جادو حقیقت اور علاج)

عجز اور فخر

چند سال کا واقعہ ہے کہ جناب حافظ مشہور الحسن (تبدیل شدہ نام) تشریف لائے، مسجد کے باہر منتظر تھے فرمایا کام ہے! بندہ انھیں گھر لایا، چائے پلائی اور غرض پوچھی، فرمایا: آپ کو معلوم ہے کہ میں دیہاتی سیلانی طبیعت کا مالک ہوں! کچھ عرصہ امامت کرائی پھر دوسری جگہ! میرا معمول ہے کہ میں جہاں جاؤں، خود نماز پڑھاؤں، یا کسی کی اقتدا میں نماز پڑھوں، نماز کے بعد کھڑا ہو کر اعلان کرتا ہوں، کہ اگر کوئی شخص آپ میں سے ایسا ہے جس کا یہ خیال ہو، کہ لوگ ٹیکے (انجکشن) لگواتے ہیں، دوا کھاتے ہیں تو اثر اور فائدہ ہوتا ہے مگر جو لوگ چند لفظ آہستہ پڑھتے اور دم کرتے یا تعویذ دیتے ہیں، یہ سب غلط اور دھوکہ ہے تو وہ سامنے آئے! اور اگر کسی شخص کا کوئی مسئلہ الجھا ہوا ہے، کسی طرح بھی حل نہیں ہوتا یا کوئی شخص ایسا ہے جو ایسا مریض ہے کہ ہر قسم کے علاج کروا کر مایوس ہو چکا ہے، تو وہ مجھ سے بات کرے! پھر جو آتا اور میں اسے دیتا یا بتاتا الحمد للہ ہمیشہ فائدہ ہوتا اور کامیابی نصیب ہوتی، مگر اب خود میرے اپنے گھر میں ایک معاملہ ایسا پیش آ گیا (بیٹا نافرمان ہو گیا) کہ میں نے ہر چارہ کر ڈالا، اور ہر قسم کے پاپڑ بیلے مگر بالکل بے اثر، پھر میں پریشان ہو کر اپنے مرشد صاحب کے پاس حاضر ہوا اور سارا جھگڑا بیان کیا اور انھوں نے جو مجھے بتایا وہ بھی میں نے کیا مگر سب کچھ بے فائدہ ثابت ہوا۔ پھر میں ان کے مرشد صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا اور سارا قصہ بیان کیا، انھوں نے جو علاج مجھے بتایا وہ بھی کیا، مگر بات وہیں کی وہیں رہی، ذرہ بھر بھی فرق نہیں پڑا، پھر میں کئی اور بزرگوں کے پاس گیا اور جو وظیفہ وغیرہ مجھے انھوں نے بتایا وہ بھی کیا مگر نتیجہ وہی ڈھاک کے تین پات! آج میں یہاں خطیب جامع مولانا (مسلک بریلوی) کی خدمت میں حاضر ہوا اور انھوں نے جو کچھ ارشاد فرمایا اس سے میری تسلی نہیں ہوئی، پھر میں خطیب جامع مولانا (مسلک دیوبندی) کے پاس حاضر ہوا اور انھوں نے جو کچھ فرمایا، پتے کی بات یہ ہے کہ اس پر بھی میری تسلی نہیں ہوئی۔ اب میں آپ سے یہ پوچھتا ہوں کہ یہ کیا ہو گیا؟ پہلے تو کبھی ایسا نہیں ہوا تھا، اور اب ہوا تو ایسا سخت معاملہ ہوا، کہ سارے علاج بیکار ثابت ہوئے! بندہ نے عرض کیا "آپ نے جن دو طبقات سے رجوع کیا ہے، یعنی طبقہ بزرگان اور طبقہ علماء، بندہ ان دونوں میں سے نہیں ہے، البتہ ایک دیہاتی ضرب المثل کے مطابق کہ "اگر مشورے کا وقت نہیں تو دیوار کی طرف منہ کر کے وہ مشورہ طلب بات کہہ دو" شاید اسی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ تمھارے اس مطلوبہ مسئلہ کا حل

تمہارے ذہن میں ڈال دیا۔ ایک شخص روحانی حیثیت سے بندہ عرض کرتا ہے جو شبہ پیدا ہوا ہے آپ اسے حل فرما دیں۔ وہ یہ ہے کہ ہر چیز کا ایک ظاہر ہوتا ہے اور ایک باطن جیسے انسان کا جسم اور اس کی روح ہے جیسے اور بلب آپ کے سامنے نظر آ رہے ہیں یہ شکل ان کی ظاہری ہے اور ان کی اصل بجلی ہے انسان میں روح ہے اور ان چیزوں میں بجلی ہے تو یہ کام کریں گی ورنہ بیکار ہیں۔ اسی طرح آپ جو عملیات (دم درود، تعویذ، وظیفہ وغیرہ) کرتے تھے وہ تو اس کام کی ظاہری شکل تھی اس میں اصل چیز کیا تھی؟ حضرت صاحب خاموش رہے بندہ نے خود عرض کیا کہ ان اعمال میں اصل اور ان کی روح جو ہے [illegible] اے اللہ کریم! ہم عاجز، بے بس اور خطا کار اس مصیبت کے متحمل نہیں ہیں ہم پر اپنی رحمت سے اسے عافیت کے ساتھ دور فرما دے! پھر اگر سرکار کی مرضی ہو تو وہ یہ فوراً بات مان لیتے ہیں اور اگر مرضی نہ ہو تو انبیاء علیہم السلام کی بھی نہیں مانتے! اس پر حافظ صاحب فرمانے لگے جی! (الحمد للہ) میری تسلی ہو گئی۔ بندہ نے ایک واقعہ از مواعظ حضرت تھانوی (مفہوماً) انھیں سنایا کہ جب سقوط بغداد کے موقع پر تاتاریوں نے انسانوں کو تہ تیغ کر دیا اور کوئی بھی ان کو روکنے والا نہ رہا۔ اس وقت بغداد کے مضافات کی ایک بستی میں ایک مستجاب الدعوات بزرگ (نام بھول گیا) رہا کرتے تھے متقی آدمی تھے لوگ اپنی حاجات و امراض کے لیے آتے اور ان سے دم دعا کرواتے۔ مذکورہ صورتحال میں بستی کے چند دانشور ان کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی حضرت! بغداد تو ختم ہو گیا اگر ان ظالم تاتاریوں کا کوئی دستہ ادھر آ نکلا تو ہمارا بچہ بھی نہیں بچے گا آپ دعا فرمائیے کہ اللہ تعالیٰ ان ظالموں کو ہم سے دور ہی رکھے! انھوں نے فرمایا اچھا میں بھی دعا کروں گا اور کچھ چارہ تم بھی کرنا کہ مسجد کی چھت پر ہر وقت ایک آدمی [illegible] موجود رہے۔ اب تو ان شاء اللہ تاتاری ادھر کا رخ ہی نہیں کریں گے اور اگر خدانخواستہ وہ ادھر آنے بھی لگے تو تمہیں صحرا میں ان کی ٹاپوں سے پیدا شدہ گرد کی شکل سے ان کے آنے کی نشاندہی کر دے گی جب وہ شخص دیکھے تو [illegible] دے اور پھر تم سب محفوظ مقامات پر چھپ جانا اور میں بھی اس وقت دعا کروں گا۔ کچھ عرصہ بعد جب تاتاریوں کے آنے کے خطرہ کا اندازہ ہوا لوگ چھپ گئے اور اس بزرگ ولی اللہ نے تھوڑی دیر بعد اپنے سامنے پڑا ہوا خالی پیالہ بسم اللہ پڑھ کر اوندھا کر دیا۔ ادھر انھی سے بستی مع تمام مکانوں کی نگاہوں سے غائب ہو گئی اور وہ ٹھہر کر ادھر دیکھنے اور آپس میں بحث و تمحیص کرنے لگے کہ آگے کہاں جا رہے ہو؟ یہاں تو صرف ریت کے ٹیلے ہی نظر آ رہے ہیں جبکہ ان میں سے اصرار کرتے رہے کہ آگے بستی تھی، مکانات، مسجد اور درخت تھے لہٰذا ضرور جانا چاہیے۔ آخر واپسی کا فیصلہ ہوا اور وہ واپس ہو گئے۔ نقارے والے نے کافی دیر حملہ آوروں کے وہاں نہ پہنچنے پر اطمینان کا سانس لیا اور خطرے کے ختم ہونے کا کامل اندازہ ہو جانے پر اس ولی بزرگ نے پیالہ سیدھا کر دیا تو تقدیراً ہوا ادھر کی چل رہی تھی جدھر تاتاری جا رہے تھے انھوں نے نقارے کی آواز سنی تو مڑ کر دیکھا کہ بستی درخت مکانات مسجد سب صاف نظر آ رہے ہیں تو وہ پھر ٹھہر گئے اور کہنے لگے یہ کیا بات ہے کہ جب ہم بستی کی طرف اپنا منہ (رخ) کرتے ہیں تو وہ غائب ہو جاتی ہے اور پیٹھ کرتے ہیں تو نظر آنے لگتی ہے اچھا پھر اسی طرف چلتے ہیں انھیں آتے دیکھ کر نقارچی نے پھر خطرے کا نقارہ بجا دیا

بزرگ صاحب نے پھر پیالہ الٹا کر دیا' بستی نظروں سے غائب ہو گئی' دو دفعہ تو اب پھر بزرگ گئے اور بحث مباحثہ کے بعد پھر واپس چلے' دوبارہ خطرہ ٹلنے کا تو دوبارہ پیالہ سیدھا ہوا' بستی نظر آنے لگی' تیسری بار پھر بستی کو چلے' اسی طرح تین دفعہ ہوا' تیسری بار جب حسب سابق وہ بستی کی جانب بڑھے اور خطرے کا تو دوبارہ ہی تو ان بزرگ ولی اللہ نے ارادہ کیا کہ پیالہ واپس کر دیں تو فوراً اللہ تعالیٰ کی طرف سے الہام ہوا کہ "تجھے اور تو کیا سمجھتا ہے؟ بستی غائب جاتی تیرے پیالے سے ہو رہی ہے؟ نہیں! یہ تو ہمیں ہم کرتے ہیں مگر اب ہم نہیں کرتے کہ اس لیے کہ تجھے تو اتنا بھی معلوم نہیں کہ ہم نے اہل بغداد کے ساتھ یہ سلوک کیوں کیا ہے؟ چونکہ ان کے اعمال بد اس حد تک پہنچ چکے تھے کہ ان میں اصلاح کی کوئی رمق تک باقی نہ رہی تھی تب ہم نے تاتاریوں کی صورت میں ان پر "عذاب" نازل کیا ہے اور ان کو سزا دی ہے تو کون ہوتا ہے ہمارے کاموں میں دخل دینے والا اور مجرموں کو چھڑانے والا؟ کیا تو اپنے آپ کو بڑا "ولی اللہ" سمجھتا ہے؟ اچھا تو ذرا اپنا ہاتھ بڑھا کر دیکھ! سوائے ایک کام کے اور کچھ بھی نہیں ہوگا اور وہ کام کیا ہے؟ یہ کہ ہم تیرا نام بھی "اولیاء" (دوستوں) کی فہرست میں سے کاٹ دیں گے!" بس وہ ولی کامل بزرگ ان کی تو حالت ہی غیر ہو گئی کہ یا اللہ! یہ کیا ہو گیا؟ میں تو خدمت خلق اور برادران اسلام کی خیر خواہی سمجھ کر یہ سب کچھ کر رہا تھا اور اس سے مقصود صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول تھا' اب اگر رب حقیقی ہی آپ سے ناراض ہوں تو ساری دنیا بچ جائے تو مجھے اس کی کیا پرواہ ہے؟ اسی وقت سجدہ میں گر گئے اور رو رو کر اللہ تعالیٰ سے معافی مانگتے رہے' پھر کہاں کا پیالہ اور کہاں کے لوگ؟ غیر اللہ کے سب خیال تک قلب سے نکل گئے' روتے رہے' روتے رہے حتیٰ کہ ظالموں نے آ کر انہیں بھی شہید کر دیا اور بستی کو بھی تباہ و برباد کر دیا" یہ واقعہ کہہ کر حافظ صاحب موصوف چلے گئے اور تقریباً تین چار سال بعد پھر غریب خانہ پر کسی مقصد کے لیے تشریف لائے' اور ضمناً دریافت کیا کہ چند سال پیشتر کا میرا واقعہ آپ کو یاد ہے؟ بندہ نے کہا ہاں! پھر خود ہی فرمایا کہ میں نے آپ سے رخصت ہو کر اللہ تعالیٰ سے خوب ہی استغفار کیا (یعنی بکثرت) تو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے وہ عقیدہ ماتقبل عمل فرما دیا وللہ الحمد۔

تحقیق۔ ہو سکتا ہے کہ حافظ صاحب اپنے طریق علاج کا مریض سے معاوضہ نہ لیتے ہوں مگر غالباً غیر محسوس طریقے پر حب جاہ ساتھ ساتھ پلتی رہی' کہ شہرت تو ہوتی رہی' دوسرے یہ کہ مسلسل کامیابی سے اپنی ذات کے متعلق (غیر محسوس طریقے پر) یہ تاثر ساتھ چلتا رہا کہ ہم کچھ "بن" گئے ہیں یا کہیں "پہنچ" گئے ہیں! (حالانکہ اصلی بننا اور پہنچنا تو وہ ہوگا جو قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو مقام عطا فرما کر اسے "بنا دیں" گے اور "پہنچا" دیں گے وہی کا جہاں وہ اسے "پہنچا دیں" گے وہی اصلی اور آخری اور پکی اور مستقل ہے۔ اللہ کریم محض اپنے فضل و کرم سے ہم سب کو حسنت مستقرا ومقاما والوں میں داخل فرمائیں۔ (آمین) اور بزرگوں کے جواہرات میں سے ایک "گر" "تو" یہ مختصر ہے کہ کثرت اوراد و وظائف سے "عجب" پیدا ہوتا ہے' اس کا خیال رکھنا چاہیے' اس کی بجائے "دعا" جتنی بھی زیادہ مانگی جائے اس سے

"عجز" (عاجزی) پیدا ہوتا ہے۔ ظاہر ہے کہ عجب مبغوض ہے اور عجز محمود۔ ایک حدیث قدسی (مفہوم ومعنی ہے) پڑھا یاد تو تھا مگر فہم سے بالا مضمون معلوم ہوتا تھا کہ "اے آدم کے بیٹو! اگر تم اول سے آخر تک سب جسد واحد بن جاؤ اور بالکلیہ میرے مطیع بن جاؤ تو میں ایک دوسری مخلوق پیدا کروں گا جو گناہ کرے گی اور مجھ سے معافی مانگے گی اور میں انہیں معاف کروں گا" کیا اللہ تعالیٰ کو گناہ پسند ہیں کہ گناہ نہ کرنے والوں کے ختم ہو جانے کے بعد نئے گناہ کرنے والوں کو پیدا فرمائے گا؟ نہیں! اس کا مطلب یہ نہیں بلکہ گناہ کے بعد جو بندہ اللہ تعالیٰ سے معافی مانگتا ہے اور اس معافی میں جو عاجزی (عجز) موجود ہے (اس انسان کی عاجزی کے لیے) وہی عجز مطلوب ہے۔ فافہم!

اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ جس بندے کو اللہ تعالیٰ محبوب رکھنے کا فیصلہ فرما لیں پھر اس کے دین کی حفاظت فرماتے ہیں اور جو دنیا اس کے دین کی بگاڑنے والی ہو، اسے اس بندے سے دور فرما دیتے ہیں بظاہر تو اس بندے کا نقصان ہوا مگر حقیقۃً وہ بڑا فائدہ ہوا! کیونکہ اس قاتل سے بچا دیا اور حیات ابدی کا سامان بنا دیا جیسے حضرت موسیٰ اور حضرت خضر کے واقعہ میں قرآن مجید میں قتل معصوم کی بنا اس کے بڑے ہو کر طاغوت اور کفر کا نمائندہ بن کر والدین کے دین کو بگاڑنے والا بننا تھا تو اللہ تعالیٰ نے اس منظر پر ہی ختم فرما دیا اور اس بچے کے مومن والدین کے اعمال حسنہ میں جو صبر کی کمی کہ صبر صدمہ پر ہوتا ہے اور صدمہ پہلے پہنچا نہیں تھا اب صبر کا وقوع ہوا اور اس کا اجر بھی مترتب ہوا اور دیگر حسنات میں شامل ہوا تو فاردنا ان یبدلھما ربھما خیرا منہ زکوۃ واقرب رحما کے مصداق نہایت صالح، پاکیزہ اخلاق ہونے والی اولاد اس کے بدلہ میں عطا فرمائی۔ سبحان اللہ!

(بحوالہ جنات و جادو حقیقت اور علاج)

اینٹوں کی بارش

کئی سال کی بات ہے معمر شخص اپنے وطنی (نام بتصرف قلیل) میاں نور دین بھٹہ آئے وہ اگرچہ امی تھے مگر حضرت بابا جی نے جو وظیفہ و اعمال و احکام انھیں بتائے تھے ان پر جیسے تیسے بھی ان سے ہو سکا عمل کرتے رہے، نماز روزہ کے پابند تو ہوتا ہی تھا، ایک روز تشریف لائے اور فرمایا بیٹا! ہم تو بڑی مصیبت میں پھنس گئے، گرمی کا موسم تھا ہمارے گھر میں (کہ دیہات میں تھا اور اس وقت وہاں بجلی نہ آئی تھی) عشاء کے بعد روڑے برسنے لگے۔ ہم نے سوچا، محلے کے لڑکے کھیل کھیل میں شرارتوں پہ اتر آئے ہیں لہٰذا اندر سے انھیں للکارا کہ بھاگ جاؤ ورنہ ہم پکڑ کر مرمت کریں گے۔ دوسرے دن، تیسرے دن، روزانہ کئی دن عین اسی وقت پہ یہ کام ہوتا رہا، تب ہم نے سوچا "یہ تو کوئی اور ہی بات ہے، کہ کسی مخالف نے ہمیں ڈرانے کے لیے (کہ یہاں جنات نے ڈیرا ڈال دیا ہے) یہ سکیم بنائی ہے، اور اب کسی ناواقف آدمی کو خریدار بنا کر ہماری زرعی اراضی اور مکانات نہایت تھوڑی قیمت پر ہتھیانا چاہتا ہے، کہ اب تو یہ یہاں سے بھاگنے کو تیار ہی ہوں گے۔" مگر ہم اپنی جدی، موروثی جائداد کو اس طرح ہرگز ضائع نہ کریں گے بلکہ دشمن کو پکڑنے کا انتظام کریں گے۔ پھر ہم نے مشورہ کر کے اپنے خاندان سے (کہ خاصا بڑا تھا) چار نوجوان تگڑے چھانٹے، اور انھیں چار ٹارچیں نئی خرید کر دیں، کہ جس جانب سے بھی روڑے آئیں، لائٹ پھینکو اور اس کو پکڑو! جب مذکورہ وقت ہوا تو روڑے پھر آنے لگے، اندر گھر والوں نے شور مچایا، اور بتایا کہ اس سائیڈ سے روڑے آ رہے ہیں، ادھر والے نوجوان نے ادھر ادھر لائٹ پھینکی مگر کوئی شخص نظر نہ آیا، پھر بتایا تینوں نوجوان بھی دوڑ آ کر "روڑے مار" کی تلاش کرنے لگے مگر کوئی شخص بھی نظر نہ آیا، جب تو یہ بھی ڈر گئے، اور صبح کو تو یقین ہو گیا، کہ جب انھیں روڑے آنے والی جانب زمین پر کوئی "پیر کھرا" (نشانات قدم) نظر نہ آیا، کہ یہ انسانوں کی نہیں بلکہ واقعی جنات کی کارستانی ہے، اس کے علاج کے لیے تمھارے پاس آیا ہوں۔ بندہ نے اس خیال سے کہ عموماً لوگ ایسا علاج کرنے اور کرانے والے پہلا مرحلہ یہ ضروری سمجھتے ہیں کہ عامل صاحب متاثرہ مقام پر تشریف لا کر اس کا اچھی طرح معائنہ فرمائیں، پھر مراقبہ فرمائیں فراغت کے بعد پر اسرار انداز میں دائیں بائیں سر ہلائیں، اور بڑی سی "ہوں" کریں اور فرمائیں، "بڑا زبردست حملہ ہوا ہے" "بڑی مشکل سے قابو میں آئیں گے وغیرہ" اور پھر وہ اپنا سارا طریق علاج انھیں بتائیں، انقباض محسوس کر کے میں نے انھیں

بتایا کہ آپ کو معلوم ہی ہے میں تو کتنے سال سے کہیں آنے جانے سے معذور ہوں آپ کسی مولوی صاحب کو بلوا کر وہاں بھیجے وہ کچھ پڑھائی کروا گیا۔ یہ سن کر وہ چلے گئے اور کئی دن کے بعد پھر آئے اور بتایا کہ میں نے کئی دن پڑھائی کروائی مگر کوئی فائدہ نہیں ہوا۔

تو بندہ نے انہیں چند کیل دم کر کے اور ایک تعویذ دیا کہ ان کیلوں کو چاروں کونوں میں گاڑ دو اور تعویذ مکان میں دیوار پر لگا دو (غالباً دو تین ہفتے بعد وہ) پھر آیا اور بتایا کہ وہ معاملہ تو اسی طرح جاری ہے اور کوئی فرق نہیں پڑا۔ بندہ پریشان سا ہوا اور کہا کہ کہیں دوسری جگہ سے پتہ کروا لیں۔ یہ سن کر وہ بھی پریشان سے ہو گئے اسی وقت بندہ کے ذہن میں آیا اور بندہ نے ان سے پوچھا کہ مجھے چند باتیں بتائیں گے؟ کہا کیوں نہیں؟ کہا تمہارے گھر کے جتنے افراد ہیں سب کے نام اور عمریں لکھواؤ انہوں نے لکھوا دیئے تب پوچھا ان میں سے دس سال کا لڑکا اور اس سے بڑے جتنے مرد و عورتیں ہیں ان میں کون نمازی ہے اور کون بے نماز؟ وہ سوچ سوچ کر یاد کر کے بتانے لگے کہ بحمد اللہ وہ سب نمازی ہیں پھر پوچھا کہ گھر میں ٹی وی ہوا ہے؟ کہا نہیں! پوچھا کوئی تصویر جاندار کی مرد عورت بچے جانور یا کسی جانور کی زینت کے لیے مکان میں لگی ہوئی ہے؟ کہا نہیں! تب بندہ نے کہا اب ان شاء اللہ آپ کا کام بن جانے کا امکان ہے پہلے آپ خود صرف دو چھوٹے چھوٹے سے کام کریں کہ گھر میں کل سب عورتوں کو بتا دیں کہ اگر کوئی اکیلی عورت بھی گھر میں ہو تو بھی سر بغیر ضرورت ننگا نہ ہو بلکہ کپڑا سر پر رکھے دوسرے یہ کہ عشاء کی نماز کے بعد اگر آپ کا وضو قائم رہے یعنی یقینی طور پر یاد ہو تو ٹھیک ورنہ دوبارہ وضو کر لیں اور جس جگہ روزانہ سے روڑے گرتے ہیں روڑے گرنے کے وقت سے تین چار منٹ پہلے وہیں کھڑے ہو جائیں اور بالکل تنہا ہوں کہا آپ کو روڑوں کی ضرب نہیں لگے گی وہاں کھڑے ہو کر بآواز بلند تین بار یہ الفاظ کہیں کہ "ہم چار چیزیں لے آئے اب یہاں تمہیں کیا" یہی کلمات تین تین بار روزانہ تین رات اسی وقت کہیں۔ وہ صاحب سن کر چلے گئے شاید یہ خیال بھی کرتے ہوں گے کہ اگر ہم خود کر سکتے تو ان کے پاس کیوں آتے؟ اب ہمیں یہ جو کام خود کرنے کے لیے کہا گیا ہے تو شاید اس طرح ہمیں ٹرخا دیا ہے؟ ہم وہ بیچارے اور کر بھی کیا سکتے تھے؟ تو میاں صاحب موصوف نے گھر جا کر پہلے تو عورتوں کو یہ کہا کہ بیبیو! سن لو! اگر کوئی اکیلی بھی بیٹھی ہو تو ننگے سر نہ بیٹھنا بلکہ سر پر چادر اوڑھ رکھنا اور پھر اس نے نماز عشاء کے بعد خود تین بار وہ کلمات کہہ دیئے اور قربان جائیے اللہ کریم کی قدرت کے کتنے عرصہ سے جاری شدہ روڑوں کی بارش کا سلسلہ اسی رات بند ہو گیا الحمد للہ! پھر ایک سال گزرا تو میاں صاحب پھر تشریف لائے اور بتایا کہ میں نے گزشتہ سال یہاں سے جا کر دونوں کام کیے اور الحمد للہ اس رات سے آج تک بالکل خیریت اور امن و امان ہے مگر میں اب اس لیے آیا ہوں کہ گزشتہ رات میں سونے لگا تو مجھے خیال آیا کہ پچھلے سال بھی یہی موسم تھا اور یہی جگہ تھی کہ ہم پر کتنی مصیبت آئی ہوئی تھی اور ہم نے اس کے دور کرنے کے لیے کتنے ترلے کیے پڑھائی تعویذات وغیرہ مگر کوئی بھی علاج کارگر نہ ہوا اور جو علاج کارگر ہوا وہ ایسا مختصر اور عجیب حیران کن اور پھر مجھے چار چیزوں والی بات تو یاد آئی مگر وہ چار چیزیں یاد نہیں آئیں بہت سوچتا رہا مگر کامیاب نہ ہوا اب دوبارہ وہی چار چیزیں پوچھنے آیا ہوں کہ وہ کون سی تھیں؟ بندہ

نے کہا کہ آپ سے پوچھ کر ہی تو آپ کو یہ کہا گیا تھا کہ آپ عشاء کے بعد تیں کہ وہ چار چیزیں ہمارے دماغ میں بغیر پوچھے تو نہیں آ رہا تھا کہ ایک دو یا دو چیزیں ان میں سے آپ کے گھر موجود ہوں گی اور آپ غلط بیانی کر رہے تھے۔ ان کے بال بہت تو بڑی گئی مگر آپ ابھی نہیں مانے کہ میں کتنا لازم ہوں اور ان پڑھ بھی ہوں تھے وہ بالکل بھولی نہیں اور وہ بتا دی ہیں۔ تب جعدہ نے انہیں وہ چاروں چیزیں بتائیں بے نماز، کتا، جاندار کی تصویر اور ننگے سر عورت بتائیں اور وہ دن کر چلے گئے مگر تین ماہ بعد پھر آئے اور کہتے تھے بچا تیں! وہ کام تو پھر شروع ہو گیا پتہ نہیں کیوں؟ راقم نے کہا کہ "وہی چار چیزیں" یاد کرو کہ ان میں سے کون سی چیز آپ کے گھر میں "آ گئی ہے۔ اس پر وہ سوچنے لگے اور کہنے لگے ہاں! میرے بڑے سے چھوٹے لڑکے نے نماز چھوڑ دی ہے۔ جعدہ نے کہا بس یہی ہے وجہ! پھر وہ چلے گئے اور چند روز بعد کسی اور کام کے لیے آئے تو بتایا کہ واپس جا کر میں نے اپنے اس بیٹے کو کہا کہ "دیکھو! دیکھا یہ ساری مصیبت دوبارہ صرف تمہاری وجہ سے شروع ہوئی ہے۔ جب گھر میں تو وہ تمہارا کام؟ ہے تو کرو جیسے جناب الحمد اللہ تعالیٰ نے اسے ہدایت دی۔ اور اس نے غسل کیا، کپڑے بدلے اور نماز شروع کر دی اور پھر الحمد للہ کہ اسی رات ہی وہ "بارش زحمت" بند ہو گئی اور اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم اور احسان ہے کہ کئی سال گزر گئے کہ پھر وہ زحمت بھی شروع نہیں ہوئی۔

تحقیق: دیکھئے عملیات سے حالات درست نہیں ہوئے (اگرچہ یہ عملیات غیر شرعی بھی نہ تھے) مگر اللہ تعالیٰ نے نماز سے احوال درست فرما دیئے۔ ثابت ہوا کہ اعمال شریعت ہی دارین کی کامیابی کا ذریعہ ہیں۔ والحمد للہ! پہلے تین اسباب بے نمازی، کتا اور تصویر کا ذکر تو کیا ایک روایت میں ہے کہ ان کی موجودگی میں رحمت کا فرشتہ وہاں نہیں آتا۔ ننگے سر عورت کا ذکر حدیث جبرئیل علیہ السلام میں ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہؓ کے حجرہ شریف میں ان کے سر پر کپڑا نہیں تھا تو جبرئیل اندر داخل نہیں ہوئے اور ظاہر ہے کہ جب انسان کے محافظ (باڈی گارڈ) یعنی فرشتے سرکاری حکم سے اسے چھوڑ کر چلے جائیں تو ان (شیاطین جنات) چوروں کو آنے سے کون روک سکتا ہے!

(بحوالہ جنات اور جادو حقیقت اور علاج)

لاتوں کے بھوت

یہ بھی کئی سال کا واقعہ ہے راقم کے ایک دوست جو کہ زمینی مقدمہ والے بھی تھے (اصل نام پردہ کی بجائے آپ حکیم عبدالحی قریشی سمجھ لیں اور حالات و واقعات کا بیان) آخر ایک دن مجھ سے ملنے تشریف لائے حال دریافت کیا تو فرمانے لگے میں تو بہت پریشان ہوں سب پریشانی کی وجہ یہ ہے کہ میرے بیٹے کو جنات کی تکلیف تھی میں نے بہت علاج کروایا کبھی دم کیا کبھی کچھ فائدہ ہوا کبھی نہ ہوا ایک دن یہ عجیب واقعہ ہوا کہ اس سے چھوٹی بیٹی بھی جوان ہو گئی تو اس شریر نے میرے بیٹے کو چھوڑا اور میری بیٹی کو ستانا شروع کر دیا (اب روزانہ رات کو ایک دورہ سا شروع ہوتا پھر اکڑن سے بدن اکڑ جاتا اور بیہوشی ہو جاتی سخت تکلیف ہوتی تھی) اب ہم سب کو شدید فکر لاحق ہوا کہ بیٹی تو پرائی ہے اب اس کا کیا بنے گا؟ چنانچہ اس تکلیف کے علاج کے لیے کئی مشہور عاملوں اور گدیوں کے حالات مزید معلوم کرتا تو صورت یہی نظر آتی کہ ان سے علاج میں اپنے ایمان کا صفایا پھر کام بنایا' کا اصول اور طریق کار پہلے کرایا جاتا ہے ظاہر ہے کہ ایک مسلمان تو یہ چیز کسی طرح بھی قابل قبول نہیں ہو سکتی' لہٰذا میں نے فیصلہ کیا کہ ایمان بچانا مقدم ہے دنیا چاہے جائے۔ آخر بچی اس کے لیے بہت مشکل سے ایک دیوبندی حافظ صاحب بلائے جو کہ دور دراز علاقے سے تشریف لائے انہوں نے فرمایا میں خود چالیس دن تمہارے پاس رہ کر روزانہ مریضہ کو دم کیا کروں گا چنانچہ انہوں نے اپنا یہ پورا کیا اور الحمدللہ ان چالیس ایام میں مریضہ کو کوئی دورہ نہیں پڑا تب حافظ صاحب نے فرمایا اب آپ بالکل مطمئن رہیں کہ وہ تکلیف کلیتہً دور ہو چکی ہے اب یہ تعویذ دو اور اسے مریضہ کے گلے میں ڈال دو اس کے بعد حافظ صاحب رخصت ہو گئے اور ہم بہت خوش ہوئے کہ مصیبت دور ہوئی مگر ہماری یہ خوشی بہت عارضی ثابت ہوئی کہ تیسرے دن ہی پھر وہی مصیبت دورہ پڑا پہلی کی طرح تکلیف شدید شروع ہو گئی یہ دیکھ کر اور مزید اس خیال سے کہ ہم نے اپنا پورا زور اور اہتمام صحیح عامل تلاش کرنے میں صرف کیا اور عامل صاحب نے بھی اپنا عمل پورا مکمل کیا مگر بات وہیں کی وہیں رہی۔ اب مجھے کوئی راستہ نظر نہیں آتا اور نہ کوئی اور صورت کام بننے کی نظر آتی ہے اور اس تاثر سے میرا دل بھر آیا آنکھوں میں آنسو آ گئے اور میں نے (بچی کی حالت دورہ میں) اس "دردو ساز" جن سے اس کے ہاتھ جوڑے اور عاجزی سے کہا

آپ اتنی مہربانی فرمائیں کہ اس بچی کو چھوڑ دیں۔ کیونکہ آپ کی بھی کوئی بہن یا بیٹی ہوگی' اسی طرح آپ اس بچی کو بھی اپنی بیٹی بہن سمجھ کر چھوڑ دیں' لڑکے کو آپ تنگ کرتے رہیں تو ہم اس پر صبر کر لیں گے۔ جناب' وہ ٹس سے مس نہ ہوا اور وہ پورے پہلے وقت تک چڑا رہا۔ اب میں بے حد پریشان ہوں کہ کیا کروں؟ بندہ نے عرض کیا کہ اس بات سے تو خوشی ہوئی کہ آپ "ایمان بگاڑ" عاملین کے پاس نہیں گئے مگر یہ بات بندہ کے لیے بہت حیران کن ہے کہ آپ اپنے اس عقیدہ اور عمل کے باوجود مروجہ خیالات و توہمات سے کس حد متاثر ہو گئے اور آپ اپنے آخری حصہ عقل کی حد تک پہنچ گئے۔ تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ انسان کو کوئی واقعہ پیش آتا ہے تو سب سے پہلے تو وہ اپنی عقل کے مطابق اس کی توجیہ کرتا ہے' وہ فٹ نہ بیٹھے تو اس امر کے ماہرین سے رجوع کرتا ہے۔ مشہور زمانہ تاثرات کے مطابق دیگر لائحہ عمل اختیار کرتا ہے یا کوئی عالمی دانشور (سائنسدان وغیرہ) کے نظریات کے مطابق اس کے وقوع کے اسباب کا تعین اور علاج کرتا ہے۔ یہ طریقہ تو دیگر سب انسانوں کا ہے' مگر مسلمان کی ترتیب یہ نہیں ہے' بلکہ وہ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کریمؐ کے دین و شریعت سے اس کے اسباب و حل معلوم کرتا ہے' بقائی دوسرے امور اگر اس کی تصدیق کریں تو فبہا اور اگر اس کے خلاف ہوں' تو ان سب کی (حتیٰ کہ اپنے مشاہدہ کی بھی) تغلیط و تکفیر کرتا ہے' کیونکہ خالق حقائق جو حقائق بیان فرمائے' یا اس کے بتائے ہوئے حقائق اس کو بتائے جائے وہی صحیح بلکہ اصح ہو سکتے ہیں۔ (مشہود و مذکور کے متعلق اگر دوسرا یہ کہے کہ چشم دید گواہ کی شہادت تو ہر زمانہ کی عدالتیں تسلیم کرتی ہیں' ہم اسے کیسے غلط قرار دے دیں؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ ہم کئی بار اپنے مشاہدہ کو خود غلط قرار دے دیتے ہیں' اور اس پر ذرا تعجب و تردد نہیں ہوتا' مثلاً ہم ریل گاڑی میں بیٹھے ہیں' اور گاڑی پوری تیز رفتاری سے دوڑی جا رہی ہے' ہم باہر دیکھتے ہیں تو نظر آتا ہے کہ درخت اور مکان پیچھے کو دوڑے جا رہے ہیں اور ہم آرام سے بیٹھے ہوئے ہیں' مگر فوراً ہی عقل ہمارے مشاہدہ کو غلط قرار دے دیتی ہے کہ جو کچھ نظر آ رہا ہے حقیقت اس کے برعکس ہے' یعنی درخت اور مکان کھڑے ہیں اور ہم (ریل گاڑی میں آگے کو) دوڑے جا رہے ہیں' یعنی ساکن متحرک نظر آتا ہے اور متحرک ساکن! اسی طرح گھڑی کی سیکنڈ کی سوئی سب کو چلتی نظر آتی ہے' مگر گھنٹے والی چلتی نظر آتی بلکہ ساکن نظر آتی ہے' لیکن اس کی سکونت کی تغلیط عقل فوراً کر دیتی ہے کہ بیشک یہ چلتی نظر نہیں آتی مگر چلتی ضرور ہے' جبھی تو ایک سے دو' دو سے تین اور پھر اگلے ہندسہ پر پہنچتی ہے) اب آپ اپنے اس معاملہ کو لیں' پہلے تو ہم یہ معلوم کریں اور یہ بنیادی بات ہے کہ اس عالم آب و گل میں انسان و جنات کی حیثیت و مقام عند اللہ کیا ہے؟ ضمناً ہمیں یہ بھی معلوم ہو جائے گا' کہ ان جنات و شیاطین کے حدود و اختیارات کیا ہیں؟ قرآن پاک کے پارہ اول کے مضمون و مفہوم کے مطابق اللہ تعالیٰ نے جب خلافت خاکی (آدم) کو عطا فرمانے کی تقریب منعقد فرمائی' تو اس میں نوری مخلوق (ملائکہ) ناری (ابلیس) موجود تھے' ملائکہ کی حیثیت سرکاری فورس کی ہے' جو سرکار کے مقرر کردہ خلیفہ

کے تمام امور سرکار کی مرضی کے مطابق (یعنی خلیفہ کی مرضی کے مطابق) سرانجام دیتے ہیں لہٰذا علامت شعارِ اطاعت (سجدہ) کی ادائیگی ماتحت ملائکہ نے فوراً کر دی مگر ابلیس نے (جو اپنی خلافت کی توقع میں ہزاروں سال عبادت کرتا رہا) اپنی تعظیم قبول ہوتے دیکھ کر) انکار کر دیا اس نافرمانی کی پاداش میں اللہ تعالیٰ نے اسے ہمیشہ کے لیے مردود قرار دے دیا اس کے بعد جنت میں آدمؑ کے داخل اور وہاں سے اخراج [illegible] کے معاملات پیش آئے۔ حضرت آدمؑ اور ان کی اولاد انس اور ابلیس کی ذریت دونوں [illegible] زمین کے باسی ہیں اور اپنے حلقہ اور حدود کے اندر زندگی بسر کر رہے ہیں ظاہر ہے دونوں [illegible] ایک فریق جنات (کہ ابلیس جنات میں سے تھا) دوسرے سے بہت زیادہ طاقتور نظر آتا ہے (اور تعداد میں بھی زیادہ) دوسرا فریق (انسان) کمزور نظر آنے والا اور تعداد میں ان سے کم دونوں [illegible] ہیں۔ مگر فائق ترین فریق دوسرے اضعف فریق کو (اگر اسے قدرت ہو) کیوں نہیں [illegible] انسانوں کا صفحہ ہستی سے مٹا نہیں دیتا؟ وجہ یہی ہے کہ بنی آدم کو منصب خلافت ملی ہوئی ہے اور یہ منصب [illegible] ایمان و توکل بھی اللہ کی صفات کے ساتھ ہے اور اللہ کی حفاظت ان کے ساتھ ہے اس سے ثابت ہوا کہ جنات محکوم ہیں اور انسان حاکم! دوسری بات اس کے ساتھ یہ ہوئی کہ کفار عرب جب [illegible] میں پڑاؤ کرتے تو سونے سے پہلے ایک آدمی ٹیلے پر چڑھ کر اعلان کرتا کہ اے اس وادی کے [illegible] پریو وغیرہ ان لوگو! کہ ہم اس علاقہ کے جنات کے سردار کی پناہ میں آگئے ہیں لہٰذا ہمیں کوئی جن بھوت وغیرہ تنگ نہ کرے۔" (یہ ان کی یک طرفہ کارروائی تھی کیونکہ ان کی جنات کے سردار یا کسی اور جن سے ملاقات تو ہوئی ہوتی نہیں تھی تو اس کی پناہ حاصل کرنے کا کیا سوال؟) لیکن حاکم طبقہ (انسان) کے محکوم (جنات) سے خوف زدہ ہونے اور ان کی پناہ حاصل کرنے کے مذکورہ بالا طریقہ نے جنات کو بد دماغ بنا دیا اور وہ اپنے آپ کو "بڑا" سمجھنے لگے وانہ کان رجال من الانس یعوذون برجال من الجن فزادوھم رھقا (سورہ جن آیت ۶) اور انسانوں میں سے لوگوں نے جنوں سے پناہ مانگنی شروع کر دی جس نے جنوں کا غرور اور زیادہ بڑھا دیا۔ اس کی مثال تو ایسی ہے جیسے ایک ڈپٹی کمشنر یا جاگیردار کسی چور کے آگے ہاتھ باندھ کر اس کی منتیں کرنے لگے تو اس چور کا یقیناً دماغ خراب ہو جاتا اور مغرور بن جاتا یہ فطری امر اس کا باعث خود وہ ذی ہی ہے۔ اب آپ خود ہی خیال فرمائیں کہ آپ نے اس "محکوم" کے سامنے ہاتھ جوڑے اور گریہ وزاری کی تو کیا صحیح کام کیا؟ اب آپ یہ کام کریں کہ جب دورہ پڑے فوراً وضو کریں اور مریض کی چھنگلیا پکڑ کر آیۃ الکرسی اور معوذتین پڑھ کر دم کریں اور اپنا عطیہ خداوندی "حق خلافت" استعمال کریں اور اسے تنبیہ کریں کہ میں اب تک بھولا ہوا تھا اب مجھے حقیقت حاصل ہو گئی ہے اس لیے اب تو میری اس بچی کو [illegible] نکل جا ورنہ گا اگر میں نے اس علاقہ سے تمہاری ساری "بستیاں" (تمہاری جھونپڑیوں کے خیمے) نہ اکھڑوا دیں تو میرا نام بدل دینا۔ جنرل حکیم صاحب کچھ مطمئن ہو گئے اور جب بندہ نے انہیں ایک تعویذ دیا کہ مریض کے گلے

بتا دیا پھر تعویذ دیا۔ حکیم صاحب تشریف لے گئے اور تقریباً ایک سال بعد پھر تشریف لائے اور کارروائی سنائی کہ میں نے جناب سے واپسی پر اسی طرح کیا اور الحمد للہ ایک سال تک کوئی دورہ وغیرہ نہیں ہوا مگر اب دو تین روز ہوئے ایک دورہ پڑا کہ ساری رات بے ہوشی گزر گئی۔ ہوا یوں کہ میں شام کو مطب بند کر کے گھر آیا تو اہلیہ نے بتایا کہ بچی کے پیٹ میں درد ہے اور وہ بے ہوش پڑی ہے۔ میرے دل میں یہ تو خیال تک بھی نہ آیا کہ وہی پہلا (جنات کا بصورت پیٹ درد ابتدائی) دورہ دوبارہ آیا ہے کیونکہ مجھے یہ یقین ہو چکا تھا کہ وہ خبیث تو کب سے چھوڑ کر رخصت ہو چکا ہے مگر میں حیران تھا کہ پیٹ درد کا مریض تو چیختا چلاتا اور درد سے لوٹ پوٹ ہوتا ہے یہ بے ہوش تو نہیں ہوتا! ابھی میں یہ سوچ ہی رہا تھا کہ میری اہلیہ نے کہا کہ بچی کا تعویذ گم ہوا ہے نہانے کے لیے غسل خانے گئی تو تعویذ وہاں رکھ کر بھول گئی پھر وہ تعویذ کہیں گم ہو گیا۔ تب میں سمجھ گیا کہ یہ تو وہی "سابقہ دورہ" ہے آپ کا بتایا علاج تو آتا ہی تھا میں نے فوراً وضو کیا اور بچی کے پاس آ کر پہلے تو اسے ہوش میں لانے کے لیے آواز بھی دی پھر پانی کے چھینٹے مارے مگر وہ اسی طرح بے ہوش اور بے سدھ پڑی رہی۔ تب میں نے سابقہ طریقہ استعمال کیا اور کہا "جناب پھر تشریف لے آئے ہیں" یہ سن کر لڑکی نے فوراً آنکھیں کھول دیں پھر تھوڑی دیر کے بعد کہا اب آپ ذرا یہ ارشاد فرمائیں کہ شرافت کے ساتھ رخصت ہونا پسند فرمائیں گے یا کوئی سبق حاصل کر کے جانا ہے؟" میرا یہ کہنا ہی تھا کہ لڑکی فوراً ہوش میں آ گئی اور دوسرے کمرے پر بے تحاشا بھاگنا شروع کر دیا اور پھر وہ مسلسل بھاگتی ہی رہی، جب خاصی دیر بھاگتے ہوئے ہو گئی تو میں یہ سمجھا کہ یہ جن بھی اسی "دورہ" کی دوسری شکل ہے اس لیے میں اسے کہتا رہا بیٹی چپ کرو بیٹی چپ کرو مگر وہ اپنی مرضی سے ہی بھاگنا بند ہوئی اور کہنے لگی ابا جی! اب مجھے دورہ وورہ کچھ نہیں ہے۔ میں نے اس سے پوچھا تم بھاگتی کیوں تھی؟ کہنے لگی ابا جی! آپ کو تو نظر نہیں آتا تھا مگر میں تو دیکھ رہی تھی کہ جب آپ نے اسے ڈانٹ کر کہا کہ آپ پھر تشریف لے آئے ہیں تو وہ (خبیث) میرا گلا چھوڑ کر بھاگا اور قصبے کے باہر جو گاؤں کے کوڑے کا بہت بڑا ڈھیر تھا اس کے اوپر جا کر کھڑا ہو گیا اور حیران پریشان سا ہو کر ادھر دیکھنے لگا کہ اب آگے کیا ہوتا ہے؟ یعنی اگر یہ لوگ ڈھیلے پڑ گئے تو پھر واپس آ کر پہلے کی طرح تنگ کروں گا اور اگر دوسرا معاملہ ہوا تو دیکھا جائے گا مگر جب آپ نے دھمکی دی کہ تو نے شرافت کے ساتھ جانا ہے یا کوئی نصیحت حاصل کر کے ہی جانا ہے تو اتنا خوفزدہ ہوا کہ اپنی جوتیاں بھی وہیں چھوڑ کر بھاگ گیا اس کے جوتیاں چھوڑ کر بھاگنے کے انداز سے ہی مجھے بے اختیار اتنی زبردست اور طویل ہنسی آئی کہ کہاں تو میرا گلا گھونٹ رکھا تھا اور کہاں یہ کہ جوتیاں اس نے چھوڑ دیں کہ زیادہ سے زیادہ تیز رفتاری سے بھاگ سکے۔

حکیم صاحب نے فرمایا مہربانی فرما کر مجھے اس کا تعویذ دوبارہ دے دیں چنانچہ تعویذ دے دیا گیا اور پھر بحمد اللہ اس لڑکی کی شادی بھی ہو گئی۔ اور الحمد للہ تعالیٰ نے اسے بچے بھی عطا فرمائے اور پھر اسے

یا اس کی اولاد کو کوئی "دورہ" وغیرہ نہیں پڑا۔

حکیم صاحب صحیح عقائد و اعمال کے حامل تھے اس لیے ان سے گھر کے حالات کی نوعیت نیز احکام شریعہ پر عمل کی نہیں دریافت کی بعد میں بغیر استفسار کسی اور ذریعے سے از خود معلوم ہوا کہ خیال سے مروجہ توہمات کا تاثر گھر میں موجود تھا جس کا خطرہ خواہ مخواہ الجھن ہو سکتا تھا شاید یہ بھی "ہول خوف" کی تھی اور یہ شاید مذکورہ حالات سے اللہ کریم نے ان کی کسی حد تک اصلاح فرما دی ہو تو اتباع شریعت کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے ان پر رحمت نازل فرما کر ان کی مشکل آسان فرما دی اور یہ صفت "فروغ شر" کا باعث تھی وللہ الحمد۔ وضاحتی نوٹ بھی ملاحظہ فرمائیں۔ [1]

(بحوالہ جنات اور جادو حقیقت و علاج)

---

[1] اگر شبہ ہو کہ یہ بھی "حلول" کے اثبات کی دلیل ہے تو جواب یہ ہے کہ یہ "مس شیطانی" ہے جس کا انسان اپنے غلط عقائد اور اعمال کی وجہ سے خود موقع فراہم کرتا ہے حدیث شریف کے مفہوم کے مطابق شیطان انسان کے کندھے پر غالباً (مینڈک کی صورت میں) بیٹھا اپنے لیے سونڈ سے دل میں وسوسے ڈالتا ہے اگر انسان متنبہ ہو گیا اور اللہ تعالیٰ کو (زبانی و عملی) یاد کیا تو یہ اپنی سونڈ پیچھے کھینچ لیتا ہے جب انسان غافل ہو پھر آگے آ جاتا ہے اگر وسوسے سے زیادہ تسلط ہوا تو یہ بھی انسان کی اپنی شامت اعمال سے ہے انما سلطانه على الذين يتولونه والذين هم به مشركون (سورۃ النحل آیت ۹۹، ۱۰۰) یقیناً شیطان کا تسلط اللہ پر ایمان رکھنے اور اس پر توکل کرنے والوں پر نہیں ہوتا اس کا زور انھیں پر چلتا ہے جو اس کو اپنا سرپرست بناتے اور اس کے بہکانے سے شرک کرتے ہیں۔ لہٰذا خواہ مخواہ اس سے خائف ہونے کی ضرورت نہیں۔

پاپوش کفر شکن

یہ مولانا محمد سلیمان رووڑوی کا واقعہ ہے کہ جب انھوں نے کتاب و سنت کی دعوت اور شرک و بدعات کی تردید پر مبنی اسلام کی تبلیغ کا کام شروع کیا تو مروجہ دین دار (جو دین کے علم و عمل سے کورے تھے اور صرف باپ دادا کی رسومات کو ہی دین سمجھ کر اس سے چپٹے ہوئے تھے) اس پر سخت ناراض ہوئے اور ہرممکن تکالیف پہنچانے کی کوشش کرتے رہے، حتی کہ ان کا ان کے چند ساتھیوں سمیت بائیکاٹ کر دیا گیا، مسجد میں بھی داخلہ بند کر دیا گیا۔ آپ ان دنوں قصبے کے شمالی جانب ایک بڑے تالاب (کرو سر) کے کنارے بڑے بڑے درختوں کے جھنڈ میں اپنے ہمراہیوں سمیت اذان اور نماز باجماعت ادا کرتے۔ اللہ کریم نے آپ کی دعا رب ادخلنی مدخل صدق و اخرجنی مخرج صدق و اجعل لی من لدنک سلطانا نصیرا (اے میرے رب تو مجھے جہاں لیجا سچائی کے ساتھ لیجا، اور جہاں سے رخصت کر سچائی کے ساتھ رخصت کر اور کسی مقتدر کو میرا مددگار بنا دے۔ (مفہوم) قبول فرمائی اور "سلطان نصیر" کا اس شکل میں ظہور ہوا کہ اہل قصبہ غیر مسلموں کے قلوب میں ان کی محبت ڈال دی۔ یہ غیر مسلم لوگ بڑے بااثر زمیندار تھے۔ کچھ پرانے زمانے میں شرافت کی اقدار کو بھی خاصا ملحوظ رکھا جاتا تھا، لہٰذا انھوں نے ان مفسدین کے سرغنوں کو بلا کر دھمکایا کہ خبردار! جو "میاں جی" کو کچھ کہا، کیا انھوں نے تمہاری چوری کی ہے، قتل کیا ہے یا گالیاں دی ہیں یا کوئی اور جرم کیا ہے؟ وہ تو بہت بھلے مانس پرش ہیں رب کا نام ہی لیتے ہیں، تمہارا کیا بگاڑتے ہیں۔ اب اگر ان کو کچھ کہا تو ہم تمہیں سمجھ لیں گے، تب کہیں ان کی جان ان سے چھوٹی۔ انھی ایام کا ایک واقعہ ہے کہ آپ کے ایک شاگرد و مقتدی نے جب "راہ ہدایت" پر چلنا اور "شرک و بدعات" کو ترک کرنا شروع کیا تو اسی سلسلہ میں "گیارھویں شریف" کی نیاز چھوڑنے کا عہد کر لیا، جب پھر پہلی "گیارھویں" کی رات آئی اور اس نے سابقہ طے شدہ پروگرام کے مطابق "گیارھویں شریف" کی رات آئی اور اس نے سابقہ طے شدہ پروگرام کے مطابق "گیارھویں شریف" کی نیاز نہ دی تو اس کے دل میں یہ خدشہ بھی موجود تھا کہ اتنی پشتوں سے جس "عمل" میں کبھی ناغہ تک نہیں ہوا اور اسے دودھ اور دودھ دینے والے جانور کے وجود کے لیے کلیدی لازم و ملزوم سمجھا جاتا رہا اور اس میں غفلت یا ناغہ کو ان دونوں چیزوں کے نقصان پر محمول کیا جاتا رہا اب پتہ نہیں کیا بنے گا؟ رات تو خیر گزر گئی، فجر کی اذان کے بعد

ڈرتے ڈرتے مویشیوں کے باڑے کا دروازہ کھولتے ہی جیسی نظر میں پڑ گیا۔ دیکھا کہ غضب ہو گیا ہے کہ ساری بھینسیں اور بکریاں مردہ پڑی ہیں۔ بڑا پریشان ہوا اور اسی طرح فوراً دروازہ بند کر کے مسجد میں آیا نماز ہو رہی تھی۔ حضرت کی اقتداء میں نماز ادا کی اور انہیں یہ واقعہ بتایا۔ آپ نے کہا چلو مجھے دکھاؤ! چنانچہ دونوں وہاں آئے اور اس شخص نے دروازہ کھولا تو دیکھا کہ سب جانور مرے پڑے ہیں۔ حضرت اندر داخل ہوئے اور اپنا پاؤں اور بآواز بلند لاحول پڑھ کر اس بھینس کے دونوں سینگوں کے درمیان جڑ دیا جو سب سے آگے دروازے کے بالکل قریب پڑی ہوئی تھی وہ تین چار ہی سانس بڑے تھے کہ کان جھاڑتے ہوئے اٹھ کھڑی ہوئی۔ پھر دوسری بھینس کی طرف رخ کیا تو وہ بھی کھڑی ہو گئی اور پھر باقی جانور بکریوں وغیرہ بھی اٹھ کر جگالی کرنے لگیں اور سب ایسے "ٹھیک" ہو گئے جیسے کبھی کچھ ہوا ہی نہیں اور اس طرح "پاؤں مبارک" کی ایک ہی "ضرب مومن" نے "شیطان" کے "جبر و ظلمات" کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔ کیسا عجیب معالج اور کیسا عجیب علاج "ایک مریض کو دوا دی تو "ہسپتال" کے سارے مریض اسی ایک خوراک سے تندرست ہو گئے والحمد للہ۔

واضح رہے کہ مویشی حقیقتاً مرے نہیں تھے بلکہ "شیطان" کے "اس کی نشے" سے وہ بے ہوش اور "کالمیت" بن گئے تھے وہاں جنگل کی روشنی بھی نہ تھی اور وہ مالک پہلے ہی خوف زدہ تھا ایسے میں اس نے ان مویشیوں کو یک نظر دیکھا بھالا بھی نہیں جس سے اس نے انہیں مردہ خیال کیا حالانکہ وہ صرف بیہوش تھے۔

(بحوالہ جنات اور جادو کی حقیقت و علاج)

حافظ محمد لکھویؒ کی ڈاچی

مشہور مفسر و محدث حضرت حافظ محمد لکھویؒ کا ایک واقعہ اسی قسم کا مولانا محمد ابراہیم خلیل فیروز پوری صاحب نے اپنی تصنیف الخیر فی الحدیث میں بیان کیا ہے کہ ایک دفعہ حافظ صاحب سفر میں ڈاچی (اونٹنی) پر سوار کہیں جا رہے تھے کہ نماز کا وقت ہو گیا، راستے میں ایک قبرستان تھا، جہاں پانی اور درخت دیکھ کر آپ نے وہاں وضو کیا اور اونٹنی درختوں پر چھوڑ دی، وہاں کے مجاوروں نے ان سے کہا کہ یہاں اونٹنی نہ چھوڑو ورنہ وہ بابا جی (صاحب مزار) اونٹنی کو مار دیں گے، مگر حافظ صاحب نے اس کی پروا نہ کی۔ نماز پڑھ کر انھوں نے دیکھا کہ اونٹنی بے ہوش پڑی ہے اور مجاور خوش ہو رہے ہیں کہ ہماری بات نہیں مانی تو نتیجہ دیکھ لیا، حافظ صاحب نے اونٹنی کو دیکھتے ہی اندازہ کر لیا کہ یہ صرف شیطانی اثر (چکر) ہے، چنانچہ انھوں نے اپنا جوتا اتارا اور لا حول ولا قوة الا بالله العلي العظيم پڑھ کر اسے مارنا شروع کر دیا، چار پانچ جوتے کھا کر ہی وہ درست ہو گئی کہ شیطان بھاگ گیا، تب مجاور کھسیانے ہو کر کہنے لگے کہ حافظ لکھوکے والے بھی بڑے بھاری بزرگ ہیں، جبھی تو اونٹنی کو زندہ کر کے لیے جا رہے ہیں۔ (ص ۱۰۲)

واڑی کے ایک موضع میں کئی احباب سلیمانی ہجرت کے بعد آباد ہوئے، بارشوں کی وجہ سے سوکھے ایندھن کی قلت تھی، ان میں سے کسی نے قبرستان میں کئی سوکھے درخت دیکھے تو ان کی تو عید ہو گئی، وہاں کے مقامی مسلمانوں نے روکا کہ جو شخص یہاں کی لکڑی توڑے تو صاحب مزار ناراض ہو کر اس کی ٹانگ توڑ دیتے ہیں، اس پر انھوں نے جواب دیا ''اگر توڑنا ہوگا تو تمہاری توڑتا ہوگا، ہماری نہیں توڑ سکتا،'' اور ہوا بھی ایسے ہی کہ انھوں نے سوکھی لکڑیوں سے قبرستان خالی کر دیا، مگر کسی کو خراش تک نہ آئی۔ (حضرت ابوبکر صدیقؓ نے وصیت فرمائی تھی کہ مجھے میرے انہی پرانے کپڑوں میں ہی دفن کر دینا، نئے کپڑے (کفن) کے مردوں کی نسبت زندہ لوگ زیادہ مستحق ہیں) اسی اصول پر آپ ان لکڑیوں کا معاملہ قیاس کر لیجئے اور یہاں تو ''تردید شرک'' کا عمل بھی مزید شامل تھا، جو اس کی اہمیت پر دال تھا، اور پھر یہ بات بھی ہے کہ ان غیر مرئی مخلوقات سے نفع و ضرر کا یقین رکھنے والے ہی کم و بیش ان سے (اپنے اوہام باطلہ کی بنا پر) متاثر ہوتے ہیں، جو صحیح عقیدہ و عمل والے لوگ ہیں، وہ تو ان کو پرکاہ کی حیثیت بھی نہیں دیتے، کہ فاعل و موثر حقیقی محض اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی ذات ہی ہے، اور یہ بھی اللہ تعالیٰ کی رحمت ہی ہے کہ ظاہری دلائل پر

ہی کی طرف انتساب ہوتا ہے جائز قرار دے دیا جیسے کسی نے [illegible]
کی دوا کی اور شفا دی تو شفا کی نسبت اس کی طرف [illegible]
پر ہی موقوف ہے وہ چاہے تو یہ فعل بھی [illegible] مرض انتساب [illegible]
کے اختیار میں ہے اس کے امر کو کوئی روک نہیں سکتا وان یمسسک اللہ بضر فلا کاشف لہ الا ہو
وان یردک بخیر فلا راد لفضلہ (سورۃ یونس آیت ۱۰۷) اور اگر اللہ تجھے کسی مصیبت میں [illegible]
اس کے سوا کوئی بھی اسے دور نہیں کر سکتا اور اگر وہ تجھے کوئی خیر عطا کرنا چاہے تو [illegible]
سکتا (مفہوم) اس لیے مومن کا کامل یقین صرف اللہ تعالیٰ کی ذات [illegible]
اور اسی یقین و ایمان کے تابع ہیں اور یہ مومن بھی [illegible]
(یعنی وہی لوگ جو "پتھر" میں سمجھتے ہیں [illegible] کے معتقد ہوتے ہیں) [illegible]
یکفر بالطاغوت پر عمل پیرا ہوتے ہیں۔ [illegible]
طاغوت کا [illegible] تو انہیں مل جاتا ہے [illegible]
(تفصیل ملاحظہ فرمائیے)

کہ ہندوستان میں دو بھائی (پچھلے) بھائی پنڈت [illegible] تھے ایک [illegible]
(بھگت) دوسرا [illegible] بھگت جی [illegible]
(پتھر) کو [illegible] بھائی [illegible]
تھا اور اس کو [illegible] تھا [illegible] بھگت [illegible]
(بت) کو اشنان (غسل) [illegible] (خوشبو) کی [illegible]
(آرتی) [illegible] اور نہایت [illegible] (خشوع و خضوع) سے [illegible]
[illegible] (کھیر) اور اس کے [illegible] فارغ ہو کر [illegible]
دوسرا بھائی اس کے بالکل الٹ عقیدہ و عمل کا تھا [illegible]
تماشے [illegible] اور [illegible] پہلا [illegible] خوشبو [illegible]
[illegible] اس پتھر کو [illegible] اور اس [illegible] ہاتھ [illegible]
ساتھ [illegible] اس بات سے [illegible] کہ یہ بھائی کیسا بیوقوف ہے [illegible]
[illegible] نہیں [illegible] اس پر پیشاب کر دے تو [illegible] بت اپنا کام [illegible]
سکتا وہ اس کے یا دوسروں کے کیا کام بنا سکتا ہے" اور [illegible] بھائی [illegible]
بھی تھا اور بھگت جی [illegible] سے [illegible] تھا لہٰذا اس پر اس کا رعب اور [illegible] بھی [illegible] بھائی اپنے
بھگت بھائی کی روزانہ اس [illegible] کو [illegible] اس بت پر [illegible] پہلا [illegible]
[illegible] اس بت کے سر پر [illegible] اور [illegible] آواز سے بھائی [illegible]
روزانہ [illegible] کے گھونٹ پی کر چپ کر جاتا اور خاموشی سے [illegible] اس کے [illegible]

بھگتوں میں چلا جاتا۔

ایک سال تک روزانہ یہی ہوتا رہا' بھگت بت کی پوجا کرتا رہا اور دوسرا جوتوں سے اس بت کی خبر لیتا رہا' ایک سال کے بعد وہ بت بھگت جی کو خواب میں ملا اور کہا تم دیکھتے ہو روزانہ میرے ساتھ کیا سلوک ہوتا ہے؟ اب تک تو ہم نے صبر کیا ہے مگر اب صبر نہیں ہوتا' حد ہو گئی لہٰذا اب یا تو تم اپنے بھائی کو روک دو ورنہ ہم "تمہاری" گردن توڑ دیں گے۔ یہ سن کر اس بھگت نے ہاتھ جوڑ کر بنتی (عرض) کی کہ مہاراج! اگر آپ کی بتیا (بے عزتی) کرتا ہے تو وہ کرتا ہے' میں تو روزانہ آپ کی پوجا اور سیوا (عبادت اور خدمت) کرتا ہوں اس لیے آپ نے گردن توڑنی ہے تو اس کی توڑیں' میری گردن کیوں توڑتے ہیں؟ تو اس بت نے جواب دیا کہ "ہمارا زور تو تم جیسوں پر ہی چلتا ہے ان جیسوں پر نہیں چلتا"

ہجرت کے بعد مشرقی پنجاب میں ہزاروں ایسے مزارات مسلمان چھوڑ آئے' جن پر وہ ہر جمعرات کو باقاعدگی سے "چراغاں" کرتے تھے اور ہر سال چادر چڑھاتے' ان سے اپنی مصیبتوں کو دور کرنے کی دعائیں مانگتے' نذر دیتے اور منتیں مانتے تھے اور بفرض محال کبھی ناغہ بھی ہو جاتی تو (تقدیراً تکلیف پہنچنے پر ان کے عقیدہ کے مطابق) ان کی شامت آ جاتی اور وہ ان سے ایسے ڈرتے کہ اللہ تعالیٰ سے بھی شاید اتنا نہ ڈرتے ہوں۔ کخشیۃ اللہ او اشد خشیۃ مگر جب یہ لوگ انہیں وہیں چھوڑ آئے تو پھر ان کا کوئی پرسان حال نہ رہا' بلکہ کئی جگہ کفار نے ان مزارات کو بے حرمتی کر کے وہاں اپنی بلڈنگیں تعمیر کر لیں' اور ان لوگوں کا وہ صاحب مزار کچھ بھی نہ بگاڑ سکے۔ اسی طرح جو کفار مغربی پنجاب میں اپنے متعدد استھان چھوڑ گئے' مسلمان مہاجرین نے ان کے بتوں کو پاش پاش کر دیا اور وہاں اپنے مویشی باندھنے لگے۔ مگر ان مسلمانوں کا بال بھی بیکا نہیں ہوا' حالانکہ اگر ان بتوں کی پوجا پاٹ میں اگر ان کے پرستار ذرا کوتاہی کرتے تو ضرور شیطان ان کو کوئی تکلیف پہنچاتا اور یہ اسے اپنی اسی کوتاہی پر ہی محمول کرتے۔

(بحوالہ جنات اور جادو حقیقت اور علاج)

کالا علم اور نوری علم

اہلیہ کے پاس چند خواتین آئیں، ایک ضعیفہ کہنے لگی: میرا داماد میری بیٹی کو بہت تنگ کرتا ہے کوئی ایسا تعویذ دو کہ وہ ٹھیک ہو جائے۔ بندہ سے رابطہ ہوا تو بندہ نے کہا: اماں! تیری بیٹی اپنے خاوند کی نافرمان ہو گی وہ بولی نہیں! میری بیٹی تو گنگو (گونگی) ہے اس کے منہ میں تو زبان ہی نہیں۔ بندہ نے کہا تو تو اس کی ماں جو ہوئی اس لیے اسی کی حمایت کرتی ہے اس کی ساس کو لے کر آ کہ اس سے پوچھوں کہ کس کا قصور ہے؟ اس پر وہ ضعیفہ تو چپ ہو گئی مگر ایک دوسری عورت جو ذرا تیز طرار تھی کہنے لگی: اماں! ادھر جو پیر صاحب ہیں اس کے پاس چلی جا وہ پانچ سو روپے لے گا اور تمہیں ایسا تعویذ دے گا کہ تمہارا داماد تمہاری بیٹی کے پیچھے پیچھے ہاتھ باندھے پھرے گا۔ یہ سن کر وہ ضعیفہ بولی: اگر کسی کے پاس پانچ سو روپے ہوتے (یہ ۱۹۸۰ء کے قریب کا واقعہ ہے جبکہ اس وقت کے پانچ سو روپے آج کے پانچ ہزار سے بھی زیادہ وقعت رکھتے تھے) راقم کو اس مشورہ دینے والی عورت کی بات سے خاصی تکلیف ہوئی کیونکہ اس عورت کا بندہ کے ہاں اکثر آنا جانا رہتا تھا اور وہ بے شمار مشہور مزاروں، عاملوں اور گدیوں کے علاج سے ناکامی کے بعد بندہ سے کامیاب ہو چکی تھی کہ اللہ تعالیٰ نے اسے اولاد (دو بیٹے ایک بیٹی) کی نعمت سے نوازا تھا اور بندہ اسے صحیح عقائد و اعمال کی دعوت بھی دیتا رہتا تھا اور یہ عورت بظاہر وہ تعلیم یافتہ بھی تھی لہٰذا پھر جب وہ دوبارہ آئی تو راقم نے اسے اس کے اس قول "بیوی کے پیچھے خاوند کے ہاتھ باندھے پھرنے کے تعویذ" سے متعلق یہ عرض کی کہ آپ نے کسی عورت سے سن سنا کر بغیر تحقیق اس کی غلط بات پر یقین کر لیا، ایسی عورتیں تو ایمان کے لٹیرے عاملوں کی ایجنٹ ہوتی ہیں، مسلمان کو تو سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کی کلام پاک پر اور اس کے بعد نبی کریم ﷺ کی کلام مبارک پر یقین کرنا چاہیے اور جو چیز بھی ان کے خلاف ہو اس پر نہ یقین تو کیا، اعتبار بھی نہیں کرنا چاہیے۔ احادیث مبارکہ کی کتابیں تو بہت زیادہ ہیں، مگر قرآن مجید تو ایک ہی ہے، تم خود پارہ نمبر ۲۸ سورہ التحریم کی آخری آیات کا ترجمہ پڑھ کر دیکھ لینا، وہاں اللہ تعالیٰ نے یہ مسئلہ بالکل صاف اور واضح فرما دیا ہے۔ آپ نے جس پیر صاحب کے تعویذ کا ذکر کیا ہے وہ نوری علم کا تعویذ دیتا ہوگا یا کالے علم کا (جادو کا) نقش دیتے ہوں گے، تیسرا علم تو کوئی اور ہے نہیں (ایک ثقہ راوی کے مطابق مذکورہ پیر صاحب ایک عورت کو ایک "نقش" دے کر ہدایت فرما رہے تھے کہ کالے [illegible] لے کر

تی کی روٹی پکا (غالباً ناپاکی کی حالت میں) اور اس آٹے میں یہ نقش ڈال دیتا اور پھر ایسی کالی رات جب چاند طلوع نہیں ہوتا (یعنی ۲۸ ویں رات) اندھیرے میں کسی ایسے کتے کو یہ روٹی کھلا دیتا جو مکمل طور پر سیاہ ہو یعنی ایک بال بھی سفید اس کے بدن پر نہ ہو ظاہر ہے کہ یہ سب "کالے امور" "کالے علم" اور "کالے عمل" کے لوازمات ہی ہیں) اس لیے آئیے اب ہم دیکھتے ہیں بلکہ اللہ تعالیٰ عز و جل سے عرض کرتے ہیں کہ ہمیں نوری یا کالے علم سے کسی کو تابعدار بنانے کے مسئلہ کی حقیقت بیان فرمائیں کہ ہمارا سوال اور تحقیق میں جواب ملے ضرب الله مثلاً للذين كفروا امرأة نوح و امرأة لوط كانتا تحت عبدين من عبادنا صالحين فخانتاهما فلم يغنيا عنهما من الله شيئا و قيل ادخلا النار مع الداخلين ٥ و ضرب الله مثلاً للذين امنوا امرأة فرعون اذ قالت رب ابن لي عندك بيتا في الجنة و نجني من فرعون و عمله و نجني من القوم الظالمين ٥ (تحریم) اور اللہ تعالیٰ مثال بیان فرماتا ہے کافروں کے معاملہ میں (حضرت) نوحؑ کی بیوی اور (حضرت) لوطؑ کی بیوی کی کہ دونوں ہمارے صالح بندوں (انبیاء) کی بیویاں تھیں مگر انہوں نے جب اپنے خاوندوں کے مقابلہ میں (اپنی قوم کے کفار کی حمایت کر کے) اپنے خاوندوں کی خیانت کی (تو پھر) ان کے (نبی) خاوند بھی انہیں اللہ (کے عذاب سے) ذرا بھی نہ بچا سکے اور ان کو فرمایا گیا (ہمارا سرکاری) آرڈر جاری کر دیا گیا کہ جاؤ! جہنم کی آگ میں تم بھی دوسرے جہنمیوں کے ساتھ داخل ہو جاؤ۔ اور ایمان والوں کے معاملہ میں اللہ تعالیٰ فرعون کی بیوی کی مثال فرماتا ہے کہ اس نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ "اے میرے رب! (میں اب تیری راہ میں شہید ہو رہی ہوں) آپ میرے لیے اپنے پڑوس میں جنت میں مکان عطا فرما دیں اور مجھے فرعون اور اس کے عمل سے بچا لیں اور مجھے اس ظالم قوم سے نجات عطا فرمائیں۔ فرعون کی بیوی "آسیہ" اسلام قبول کر چکی تھیں اور فرعون (شاید اس وجہ سے کہ جب اس کی بیوی ہی اس کی باغی ہے تو رعایا کیسے مطیع ہو گی) اسے دھمکیاں دیتا تھا کہ تو موسیٰ کا دین چھوڑ دے ورنہ میں تمہیں اپنی فرعونی سزا سے ہلاک کر دوں گا۔ (فرعون "ذوالاوتاد" تھا یعنی "ملزم" کو چت لٹا کر اس کے سر سینہ ہاتھوں اور پاؤں میں لوہے کی میخیں ٹھکوا کر ہلاک کرواتا تھا) مگر حضرت آسیہؓ نے اس دھمکی کی کوئی پرواہ نہ کی اور اس ظالم نے اسی طریقہ سے انہیں شہید کر دیا اس آخری وقت شہادت حضرت آسیہؓ نے مذکورہ دعا کی تھی یعنی اس جسمانی طور پر کمزور عورت نے فرعونی مظالم برداشت کیے مگر دین حق کو نہ چھوڑا ان دونوں واقعات سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ نوری علم اللہ تعالیٰ کے انبیاء علیہم السلام سے زیادہ کسی فرد بشر کے پاس نہیں ہوتا مگر یہ دونوں انبیاء اپنی بیویوں کو اپنے نوری علم سے اپنا تابعدار نہیں بنا سکے اور فرعون سے بڑا کافر آج تک دنیا میں کوئی پیدا نہیں ہوا جس کے ماتحت کم و بیش ستر ہزار جادوگر تھے مگر فرعون بھی سوا اپنے ہزاروں جادوگروں کے ایک کمزور سی عورت کو بھی اپنے "کالے علم" سے اپنا تابعدار نہ بنا سکا لہٰذا کالے پیلے اور نوری علم کی چکنی چپڑی باتیں کر کے اپنے اور دوسروں کے ایمان کو خراب نہ کرنا چاہیے۔ اللہ کا شکر ہے کہ اس عورت نے پھر ایسی کوئی بات نہیں کی۔

"حب زوجین کا صحیح عمل"

سب سے پہلے تو اس عمل "حب زوجین" کی ضرورت اور اس کے خدوخال سے متعلق چند معروضات پیش خدمت ہیں کہ اس عمل کی ضرورت مرد حضرات کو تو بہت کم پیش آتی ہے البتہ خواتین کو بھی عموماً فریق ثانی کے رد عمل کی وجہ سے لاحق ہوتی ہے کیونکہ مرد تو اپنی جبلی و فطری صفات کی بنا پر صنف لطیف کی طرف نسبتاً زیادہ کشش اور التفات رکھتا ہے مگر جب اس کی اولاد ایک یا ایک سے زیادہ اطفال پر مسلسل اصرار کرتی چلی جاتی ہے تو اس کے تدارک کے لئے اس کو کوئی ایسا حیلہ تلاش کرنا پڑتا ہے اور ایسی عورت کے غلط اقدام کی وجہ اوّل یہ کہ نفس اور شیطان اس کو اکساتا ہے کہ میں اپنے عمل سے خاوند کو اپنے اسی نظریہ کی تاویل اور دلیل بنانا چاہتی ہے کہ جس طرح میں اپنے ماں باپ کو چھوڑ کر آئی ہوں لہٰذا تم بھی اپنے ماں باپ کو چھوڑ دو کہ اب تو تم ہو اور میں ہوں، تمہارے اور میرے درمیان یہ بڑھے کھوسٹ کیوں ہمارے بیچ میں مخل ہوتے ہیں!! حالانکہ یہ نظریہ فی نفسہٖ غلط ہے اوّل یہ کہ وہ عورت اگرچہ ظاہری طور پر والدین سے جدا ہوتی ہے مگر دل اس کا ابھی بھی انہیں کا ہوتا ہے (اگرچہ کسی حد تک تو والدین کی محبت اور تعلق فطری ہیں جس کا کوئی حرج نہیں) اور اس کی والدین سے اس "مرحومہ جدائی" کا بدلہ اس وقت چکایا جاتا ہے جب خاوند اس کو اس کے والدین سے جدا ہونے سے منع کر دے پھر دیکھیں کہ وہ کتنا شور شرابہ کرتی ہے وہ حقیقت میں غلطی کرتی ہے کہ یہ بات اس انسانی نظریہ کے ہی خلاف ہے کہ پہلے فریقین میں سے جس طرح قوی ضعیف کی پرورش کرتا رہا ہے تب بھی اسی عمل کا تسلسل برقرار رہنا چاہئے یعنی پہلے والدین قوی تھے اور اولاد جوان ہو کر قوی ہو گئی تو پایا جس ہوتی ہے لہٰذا اب بیٹوں پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ والدین کی پرورش کریں لیکن اکثر شادی کے وقت بی بی صاحبہ اپنے شوہر کو اپنے مذکورہ نظریہ کی قائل کر کے اپنے سسرال سے الگ ہو جاتی ہے اور ظاہر ہے کہ اس ظلم کی نحوست ضرور پڑے گی مگر اپنے وقت پر وجہ والدین کا یہ حال ہے کہ وہ تو فطری اور موروثی جذبہ یعنی محبت اولاد کی وجہ سے اپنی اولاد پر جان چھڑکتے ہیں (اولاد کی محبت موروثی یوں ہے کہ اولین مرد اور عورت یعنی بابا آدم اور اماں حوا سے ہی سب انسان ہیں مگر حضرت آدم اور حوا کے والدین کوئی نہیں تھے لہٰذا جو چیز موجود تھی اس کی اہمیت اور محبت بھی ان کے قلوب میں موجود تھی یعنی اولاد کی اور جو چیز موجود نہیں تھی یعنی والدین ان کی اہمیت و محبت بھی موجود نہیں تھی اور یہی صفت اولین سب انسانوں میں موجود ہے یعنی والدین کی محبت بھی موجود نہیں اور یہی صفت اولین سب انسانوں میں موجود ہے یعنی والدین کی محبت غیر موجود اور اولاد کی محبت موجود ہے) اسی عدم توازن کی وجہ سے والدین کے حقوق اور ان کی عظمت اور خدمت پر شریعت نے قسم قسم سے زور دیا ہے اور چونکہ اولاد کی محبت تو پہلے ہی موجود تھی لہٰذا اس کے متعلق نسبتاً کم توجہ دلائی گئی۔ والدین کی عزت و احترام سے متعلق اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں۔ واعبدوا اللہ ولا تشرکوا بہ شیئا و بالوالدین احسانا [سورۃ النساء آیت

۳۶ ۔ ۴) اور تم سب اللہ کی بندگی کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ' اور ماں باپ کے ساتھ نیک برتاؤ کرو' سورۂ بنی اسرائیل میں ارشاد ربانی کا مفہوم ہے کہ' اور تیرے رب نے فیصلہ کر دیا ہے کہ تم سب لوگ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور والدین کے ساتھ نیک سلوک کرو۔ اگر ان میں سے تمھارے پاس کوئی ایک یا دونوں بوڑھے ہو کر رہیں تو انھیں تم اف تک نہ کہو' نہ انھیں جھڑک کر جواب دو بلکہ ان کے ساتھ احترام کے ساتھ بات کرو' اور نرمی اور رحم کے ساتھ ان کے سامنے جھک کر رہو' اور ان کے لیے یہ دعا کیا کرو کہ اے میرے پروردگار ان پر رحم فرما جس طرح انھوں نے رحمت و شفقت کے ساتھ مجھے بچپن میں پالا تھا'' (آیت ۲۴)

اور حدیث شریف کے مضمون کے مطابق' اگر والدین تم سے راضی ہیں تو تمھارے لیے بھی جنت اور اگر ناراض ہیں تو بھی جہنم وغیرہ' اور ان کے برعکس اولاد کی صحیح و صالح تربیت پر تو زور دیا گیا ہے مگر ان کے حقوق وغیرہ کے متعلق تاکیدی انداز بیان اختیار نہیں فرمایا گیا' اس لیے کہ اولاد کی محبت تو والدین میں پہلے سے ہی موجود ہے۔ تو اب وہ والدین' جنھوں نے اپنا تن من دھن ننھے بچوں کی محبت اور پرورش میں کھپا دیا' ضعیف ہو کر ہر قسم کی امداد اور سہارے کے محتاج ہو گئے' تب ان کے بیٹوں کا یہ فرض بنتا ہے کہ ان کے احسانات کا بدلہ چکائیں' مگر اسی وقت جبکہ شدید احتیاج اور کسمپرسی کے عالم میں نو آمدہ بی بی صاحبہ اپنی محبت اور خیر خواہی کے رنگ میں انھیں چھوڑ دینے کا مشورہ اپنے شوہر کو دیتی ہے' تو اس سلوک پر جو کیفیت بوڑھے والدین کے دلوں کی ہوتی ہوگی' آپ اس کا ذرا اندازہ ہی لگائیں' کہ وہ بیچارے اب کہاں اور کس کے پاس جائیں؟ جب ان کی حقیقی اولاد نے ان کو نہیں سنبھالا' جس کو انھوں نے بڑے ناز و نعم اور لاڈ پیار سے پالا تھا' تو غیروں سے ان بیچاروں کی خدمت یا امداد کی کیا امید؟ اور شاید اسی جرم عظیم کی وجہ سے اللہ تعالیٰ بھی ناراض ہو جاتے ہیں۔ اگرچہ یہ دنیا دارالعمل ہے اور آخرت دارالجزاء' یعنی اچھے یا برے اعمال کی جزا و سزا یہاں نہیں وہاں ملے گی' اگر دنیا میں ہی ہر نیکی کا انعام فوراً مل جاتا تو سب لوگ نیک ہی بن جاتے اور اگر ہر گناہ کی سزا فوراً مل جاتی تو کوئی فرد بھی گناہ نہ کرے' مگر والدین کو ستانے کی سزا اللہ تعالیٰ نے آخرت پر موقوف نہیں فرمائی' بلکہ دنیا میں بھی اس کی سزا بھگتنی پڑتی ہے' اور آخرت میں بھی! کہ جیسا سلوک اولاد ماں باپ کے ساتھ کرتی ہے' اس اولاد کی اولاد ویسا ہی سلوک اس کے ساتھ کرتی ہے۔ اس ہاتھ دے اس ہاتھ لے کیا خوب مقولہ ہے۔ اور جو لوگ اپنے والدین کے حقوق بقدر استطاعت احسن طریقے سے ادا کرتے ہیں' اور ان کی بیش بہا دعاؤں سے مستفید و مستفیض ہوتے ہیں' اور دوسرے احکام شریعہ پر بھی عمل کرتے ہیں' ان کے اللہ تعالیٰ کے مقبول بندے بلکہ اولیاء اللہ ہونے میں کیا شبہ؟ (لہٰذا ایسے ہی پہلی قسم کے کچھ لوگ اپنی اہلیہ کی طرف سے اپنے والدین کے ساتھ تنگ روی کی اصلاح کے لیے حب زوجین کی ضرورت محسوس کرتے ہیں) دوسری وجہ خاوند کے لیے حب زوجین کے عمل کی یہ ہو سکتی ہے کہ عورت امیر گھرانے کی اور خاوند غریب ہو' تیسری وجہ یہ کہ خاوند معمولی شکل و صورت کا اور بیوی حسینہ و جمیلہ ہو' کبھی اس کا برعکس بھی ہوتا ہے کہ خاوند حسین و جمیل اور بیوی معمولی شکل و صورت کی (بدصورتی کا لفظ بندہ صحیح نہیں سمجھتا' کیونکہ یہ

اعتراض "تصویر پر" نہیں بلکہ "مصور" پر قرار دیا جا سکتا ہے۔ (العیاذ باللہ) اور جن لوگوں کو ہم دوسرے "بدصورت" سمجھتے ہیں انہیں تو اپنی نظروں میں اپنے سے زیادہ حسین کوئی بھی نظر نہیں آتا۔ اور پھر "حسن" کا معیار بھی "متفق علیہ" ابھی تک تو وجود میں نہیں آیا کہ ہر ملک و قوم کا معیار حسن علیحدہ ہے۔ اور لطیفہ تو یہ ہے کہ ایک خطہ کا "حسن" دوسری جگہ "عیب" بدصورتی سمجھا جاتا ہے۔ مثلاً ہندو پاکستان میں گورا رنگ ستواں ناک، سرمگیں آنکھیں اور لمبی گردن معیار حسن ہے مگر افریقہ میں سیاہ رنگ، چپٹی ناک اور موٹے ہونٹ معیار حسن ہے وہاں اگر کوئی بچہ خوش قسمتی سے "سفید رنگ" کا ان میں پیدا ہو جائے تو وہ اس بدصورت بچے کو حسین بنانے کے لیے اسے تیل مل کر اس وقت تک دھوپ میں ڈالے رکھتے ہیں جب تک وہ دوسروں کی طرح سیاہ رنگ کا "حسین" نہ ہو جائے۔ چین، جاپان، انڈونیشیا وغیرہ میں چوڑا چہرہ، چپٹی ناک، چھوٹی چھوٹی آنکھیں، زرد رنگ اور موٹی گردن علی الترتیب معیار حسن ہے اور پھر یہ معاملہ تو اپنی اپنی نظر کا ہے جیسا کہ کہا جا سکتا ہے مطابق یہ قول "ضرب المثل" [illegible] حسن و جمال کا مسئلہ بھی اس "روشنی اور اندھیرے" کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔ ورنہ اگر اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات اور بندے، مقصود تخلیق کو ہر وقت مستحضر رکھا جائے تو یہ امور حصول خیر و حیات طیبہ میں کوئی رکاوٹ نہیں بن سکتے کہ اگر زوجین میں غیر اختیاری صفات کا تفاوت ہے مگر اختیاری صفات و اعمال مطابق شریعت ہیں تو یہی غیر اختیاری صفات جو یہاں فریق ثانی کے لیے طبعاً ناپسندیدہ تھیں ایک وقت آئے گا کہ اتنی اعلیٰ اور احسن اور دائمی بنا دی جائیں گی کہ کسی انسان کے تصور میں بھی نہیں آ سکتیں یہی مرد اور عورتیں جب جنتی مخلوق بن جائیں گے تو ان کی صفات حسن و جمال اس شان کی بنا دی جائیں گی کہ اگر ایک جنتی کا بال اس زمین پر گر جائے تو اس کے نور اور روشنی اور حسن سے سورج کو گرہن لگ جائے اور اس زمین پر گر جائے تو اس کے نور اور روشنی اور حسن سے سورج کو گرہن لگ جائے۔ اور اس زمین کے ہزاروں میل لمبے چوڑے اور ہزاروں میل گہرے کڑوے اور بدبودار پانی کے سمندر میں ایک جنتی صرف تھوک دے تو سارا پانی اتنا میٹھا اور خوشبودار ہو جائے کہ لوگ بوتلوں میں بھر کر دوسروں کو تحفہ بھیجیں اور پھر جب سب لوگ جنت میں پہنچے ہوں گے اور جنتی زندگی وہاں جاری و ساری ہو گی ایک دن وہاں ایک تیز ٹھنڈی لطیف اور حسین روشنی ساری جنت کی فضا میں اچانک نمودار ہو گی جیسے ہم یہاں بھی دیکھتے ہیں شہاب ثاقب ستارہ کو ٹوٹتے ہوئے بڑی تیز حسین روشنی کی بڑی اور واضح لکیر دیکھتے ہیں اس کی روشنی سے جنت کی دوسری روشنیاں ماند پڑ جائیں گی اور سب جنتی بہت حیران ہوں گے کہ یہ کیسی عجیب اور اعلیٰ قسم کی روشنی ہے پھر جنت کے "محکمہ معلومات" کو ٹیلیفون کر کے دریافت کریں گے تو معلوم ہو گا کہ ایک جنتی مرد اور اس کی حور آپس میں ہنسی مذاق کر رہے تھے کہ کسی بات پر اس کی حور کھل کھلا کر ہنس پڑی اس کی ہنسی سے یہ روشنی پیدا ہوئی ہے۔ اور پھر وہاں جسم کی کثافت ختم اور لطافت باقی رہ جائے گی بدن شیشے کی مانند بنا دیا جائے گا۔ اور ایسی نعمتیں اتنی عام عطا فرمائی جائیں گی کہ جنتیوں کے مکانات سونے چاندی کی اینٹوں اور کستوری کے گارے سے تعمیر کیے جائیں گے سب سے بڑی نعمت اللہ کریم کی زیارت بے حجاب اور اللہ تعالیٰ جل شانہ کا اپنی زبان مبارک سے اپنے

علاوہ قرآن مجید کی تلاوت سے جنتیوں کو سرفراز فرمانا، غرض یہ کہ اللہ کریم کی رضا کے اس مقام (جنت خلد وغیرہ) میں ایسی ایسی بے مثال اور لازوال نعمتیں اور دائمی زندگی عطا فرمائی جائے گی جو آج کسی انسان کے خیال و تصور میں بھی نہیں آسکتیں مگر یہ سب کچھ اللہ جل شانہ اور اس کے پیارے رسول ﷺ کی محبت اور تابعداری سے ہی ملے گا۔ اپنی مرضی جو خلاف شریعت ہو، چھوڑنی پڑے گی، اور مسلمان بیوی کے لیے تو یہ سمجھنا بہت ضروری ہے کہ اپنے خاوند کی (مطابق شریعت) بات ماننا صرف وہ ہے جو اس عورت کی اپنی مرضی کے یکسر خلاف ہی ہو اور اگر خاوند کی وہ بات اس نے مانی جو اس کی اپنی مرضی کے مطابق ہی تھی تو وہ تو اپنے نفس کی مانی بات ہی ہوئی، یہ بہت اہم نکتہ ہے اور نفسیاتی معاملہ بھی ہے۔ بعض لوگ اپنے کسی اہم معاملہ میں کسی مفتی صاحب سے مسئلہ پوچھتے ہیں، مگر جواب اپنی مرضی کے مطابق نہیں آتا تو کسی دوسرے عالم اور مفتی صاحب کی خدمت میں مسئلہ لکھ کر بھیج دیا جاتا ہے۔ وہاں سے بھی جواب اپنی پسند کا نہ ملا تو تیسرے مفتی صاحب سے رجوع کیا، حتیٰ کہ کسی مفتی صاحب نے سائل کے استفتاء کے الفاظ سے اپنے اجتہاد سے ایسا جواب عطا فرمایا، جو عین سائل کی مرضی کے مطابق ہے تو سائل اب بے حد خوش ہوتا ہے اور سمجھتا ہے کہ یہ (آخری) مفتی صاحب سب سے بڑے عالم اور شمس العلماء ہیں، مگر حقیقت کیا ہے؟ اگر شخص مذکور ذرا بھی فہم و تدبر سے کام لے تو اسے معلوم ہو جائے گا کہ اس کا پسندیدہ عالم سب سے بڑا مفتی نہیں، بلکہ خود تیرا نفس سب سے بڑا مفتی ہے کہ جب تک تیرے نفس کی خواہش کے مطابق فتویٰ نہیں آیا تو نے کسی اور فتوے کو قبول نہیں کیا، اور مفتی تو صرف مفتی ہوتا ہے ''محقق'' یعنی تحقیق کرنے والا نہیں ہوتا، اسے اصل واقعہ کی کیا خبر، وہ تو صرف استفتاء کے الفاظ کے مطابق اپنے فہم و اجتہاد سے فتویٰ دیتا ہے، اگر تو نے واقعی شریعت کی پابندی کرنی ہوتی تو پہلے مفتی صاحب کے فتویٰ پر ہی عمل کرتا، مگر اب اس طرح تیرے نفس نے تجھے یہ بہلاوا دے کر خود پر مطمئن کر دیا ہے، اور حقیقتاً یہ سارا دھندہ ''خدا پرستی'' کا نہیں بلکہ ''خود پرستی'' کا ہے۔ بعض اوقات زوجین میں اگر صوری فرق (بمطابق معیار مروجہ) انہیں زیادہ ہی محسوس ہوتا ہو تو ان میں سے ایک فریق دوسرے کی خوبیوں کو مستحضر کر کے کسی خوش طبعی سے بھی احساس حق کا کچھ ازالہ بھی کر سکتا ہے۔ ابن جوزی نے ''لطائف علمیہ'' میں ایک ایسا ہی لطیف واقعہ بیان کیا ہے کہ ایک مرد خوبصورت اور اس کی زوجہ مقابلتہً بہت معمولی شکل و صورت والی تھی (جسے ہر زمانہ میں لوگ ''بدصورت'' کہتے آئے ہیں) اس تفاوت کا کچھ کچھ احساس دونوں کو تھا، تو ایک دن بیوی کی کسی بات پر خاوند نے انقباض محسوس کیا، مگر اس نے اس انقباض کو فساد بننے کی بجائے خوش طبعی سے اصلاحی لطیفہ بنا دیا کہ بیوی سے کہا بی بی! الحمد للہ ہم دونوں جنتی ہیں، وہ بولی، کیسے؟ کہا میں آپ کو دیکھ کر صبر کرتا ہوں اور آپ مجھے دیکھ کر شکر کرتی ہیں، اور صابر اور شاکر دونوں جنتی ہیں!

مرد کی طرف سے عمل ''حب زوجین'' کی ضرورت اور وجوہات کے بعد اب عورتوں کی طرف سے اس کی ضرورت اور وجوہات کا بیان ملاحظہ فرمائیے، اول یہ کہ اکثر اس کی شائق خواتین ہی ہوتی ہیں، اگرچہ عورت کا خاوند اس سے اچھا سلوک کرنے والا اور عورتوں کی لغت میں اس کا ''بندہ'' ہو مگر عورت

پوری طرح تسلی نہیں ہوتی۔ کیونکہ وہ اس سے اپنی کاملی اور بادشاہت لیے [illegible] عورت کی فطرت [illegible] (خواہ اسے تسلیم نہ کرے) اور اس کی [illegible] اطاعت کا "حاکمیت" سے [illegible] توسیع میں اتنی وسعت قلبی کا ثبوت دیتی ہے [illegible] ڈھال میں مزید [illegible] میں چبھتی رہتی ہے اور اس کے [illegible] حاصل ہوتی ہے۔ مگر یہ [illegible] قوامون علی النساء کے خلاف ہے [illegible] شوہر کے والدین کے حقوق کی پامالی ہے [illegible] عورت کے [illegible] حصول کی تسلیم کو کام بنا کر اسے اللہ تعالیٰ کی رضا [illegible] کی طرف [illegible] شیطانی [illegible] حق ہے اور وہ اس طرح [illegible] "جنت" (جو اللہ تعالیٰ کی رضا و محبت سے [illegible]) کے حصول کے [illegible] لیے وہ سب اعمال [illegible] اپنی [illegible] شریعت کی [illegible] ہمارے لیے [illegible] ارشاد فرمائے گئے ہیں۔ ان اعمال کا [illegible] جنت کی [illegible] ساری دنیا کے معاملات پر مشتمل ہے۔ اور [illegible] کامیابی کے بعد ہی اسے جنت مل سکتی ہے۔ مگر حقیقتاً عورت [illegible] شریعت [illegible] (آج کل کے ایسے نظریات [illegible] مساوات مرد و زن کے مطابق نہیں) اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے احکامات پر عمل اور [illegible] اسلامی تربیت اور [illegible] خدمت [illegible] امانت [illegible] اعمال صرف اپنے گھر کے [illegible] جنت کی مستحق ہو سکتی ہے [illegible] مضمون حدیث شریف کہ جنت کے آٹھ دروازے ہیں [illegible] مخصوص [illegible] لیے مخصوص ہے مثلاً "باب الصلوٰۃ" حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر آخری [illegible] نمازوں کے بعد نوافل کثرت سے ادا کرتے تھے وہ سب اسی دروازے سے جنت میں داخل ہوں گے [illegible] فرض روزوں کے بعد نفلی روزوں کا زیادہ اہتمام اور کثرت سے عمل کرتے تھے وہ باب [illegible] سے داخل ہوں گے۔ جو لوگ زکوٰۃ کی ادائیگی کے بعد نفلی صدقات کا کثرت سے اہتمام کرتے تھے وہ باب [illegible] سے داخل ہوں گے اسی طرح باب [illegible] جہاد وغیرہ [illegible] آپ ﷺ کا [illegible] کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے پوچھا حضور! کیا کوئی شخص ایسا بھی ہوگا [illegible] سب [illegible] میں [illegible] ہو؟ حضور پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں امید کرتا ہوں کہ تم ان میں سے ہو گے (مفہوم) ایک اور حدیث شریف کا مفہوم ہے کہ جو مسلمان عورت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کی [illegible] کرتی ہے بچوں کی صحیح اسلامی تربیت کرتی ہے اور خاوند کی امانت میں خیانت نہیں کرتی تو وہ جنت کے [illegible] دروازے میں سے چاہے داخل ہو جائے۔ دیکھئے کس آسانی سے مسلمان عورت کو [illegible] ابوبکر صدیقؓ کی جیسی منزلت حاصل ہو گئی جبکہ کسی اور مرد کو یہ فضیلت حاصل نہ ہوئی [illegible]

سے یہ مقام حاصل نہیں کرنے دیتے، بلکہ اس کو دوسری لائن پر لگا دیتے ہیں جس کا پہلے ذکر ہو چکا کہ اب تو صرف تجھے ہی اس گھر کی ملکہ اور مالکہ ہونا چاہیے کیونکہ تو تو اتنی زبردست قربانی دے کر آئی ہے کہ اس شخص کے لیے تو اپنے ماں باپ، بہن بھائی، سہیلیوں اور پرعیش زندگی کو چھوڑ کر آئی ہے لہٰذا اس قربانی کا صلہ کم از کم اتنا تو ہونا ہی چاہیے کہ یہ شخص صرف "تمہاری ہی بات مانے" تمہارا اس کے سوا اب اور کون ہے! مگر اس کے تو یہاں سارے لوگ ہیں۔ تمہارا اس کوئی نہیں۔ حالانکہ یہ نظریہ عقلاً اور شرعاً غلط ہے، کہ اللہ تعالیٰ نے مرد کو گھر کا "قوام" بنایا ہے، اور ظاہر ہے کہ جو ادارہ کا قوام (نگران حاکم) ہوگا، بات اسی کی مانی جائے گی مگر یہاں ترتیب الٹ کر دی گئی کہ گھوڑا پیچھے اور تانگہ آگے کر دیا گیا، مگر زور لگا رہے ہیں کہ گاڑی چلے، مگر وہ نہیں چلتی، اس لیے کہ جو شخص بھی اللہ تعالیٰ کی حدود توڑے گا اس کی شامت تو ضرور پڑے گی۔ فی الوقت تو جہالت اور مغربی تہذیب (ٹی وی، وی سی آر، بے حجابی اور مخلوط مجالس وغیرہ) نے زبردست تباہی پھیلا رکھی ہے اور ہم لوگ اس میٹھے زہر کو "نعمت غیر مترقبہ" سمجھ کر ہڑپ کر رہے ہیں، نہ ہمیں موت، آخرت یا اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش ہونے کا خیال آتا ہے، اور نہ ہمیں "علمائے حق" سے شریعت مطہرہ کے مسائل دریافت کر کے اپنی زندگی کو صحیح طریقے پر بسر کرنے کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔

زیر بحث مسئلہ میں ایک دو امور کا ذکر غالباً بے محل نہ ہوگا۔ کہ اسلام کے ابتدائی زمانہ میں جبکہ احکام شریعت ابھی تھوڑے تھوڑے ہی نازل ہوئے تھے، بعض صحابہؓ پڑوسی غیر مسلم ممالک میں بسلسلہ سفر گئے اور واپس آ کر حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی، حضور ہم نے ایران، روم اور شام وغیرہ میں دیکھا کہ وہ اقوام اپنے بادشاہ کی بے حد عزت و تعظیم کرتی ہیں، ان کے آگے ہاتھ باندھ کر چپ چاپ عاجزی سے کھڑے ہوتے ہیں جب آگے بڑھنے اور بولنے کی اجازت ہوتی ہے کہ آگے بڑھ کر وہ سب سے پہلے اپنے بادشاہ کو سجدہ کرتے ہیں، پھر اٹھ کر خاموشی سے ہاتھ باندھ کر کھڑے ہو جاتے ہیں، پھر اذن باریابی و گفتگو کے بعد اپنے بادشاہ کی بہت زیادہ تعریف و توصیف کرتے ہیں۔ پھر حرف مطلب زبان پر لاتے ہیں۔ مگر ہم تو بے تکلفی سے صرف السلام علیکم کہہ کر آپ کے پاس بیٹھ جاتے ہیں، اور بات چیت شروع کر دیتے ہیں (حدیث شریف میں آتا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ اپنے صحابہؓ میں بالکل گھل مل کر بیٹھتے تھے کہ آپ کو ان سے ممتاز علامت تفوق پسند نہ تھی، اسی لیے بعض نو وارد اشخاص کو پتہ نہ چلتا کہ ان لوگوں میں سے حضور نبی کریم ﷺ کون سے ہیں لہٰذا وہ دریافت کرتا تو صحابہ کرامؓ اسے بتاتے کہ یہ صاحب جو گورے چٹے تشریف فرما ہیں یہ ہمارے نبی کریم ﷺ ہیں) اس سے ہماری تسلی نہیں ہوتی، کہ وہ لوگ اپنے جھوٹے بادشاہوں کی اتنی زیادہ عزت کریں، اور ہم صرف السلام علیکم پر ہی اکتفا کر لیں، اس لیے آپ ہمیں اجازت عطا فرمائیں، کہ ہم آپ کو سجدہ کیا کریں، تو آپ نے جواباً فرمایا کہ جس ذات اقدس نے مرد کو پیدا فرمایا ہے صرف وہی ذات سجدہ کے لائق ہے، اگر امت میں سے کسی کو سجدہ کرنا جائز ہوتا تو میں مسلمان بیویوں کو حکم دیتا، کہ وہ اپنے خاوندوں کو سجدہ کیا کریں۔ ان فرامین متبرکہ کی روشنی میں خاوند کے مقام، حقوق اور ان پر عمل پیرا ہونے کے دنیوی و اخروی فوائد کا کچھ بیان ہو گیا، مگر شیطان یہ گوارا نہیں کر

سکتا کہ کوئی عورت اتنی آسانی سے جنت کی حقدار بن جائے لہٰذا وہ الٹی پٹیاں پڑھاتا ہے۔ اور بجائے اس صحیح طرز عمل کے، کہ وہ عورت اپنی روش پر نظر ثانی کرے، توبہ واستغفار اور اپنی اصلاح کرے خاوند سے بھی معافی مانگے، وہ دوسرا عام غلط راستہ اختیار کرتی ہے۔ کہ اپنے کو بے قصور اور خاوند کو قصوروار سمجھ کر ایسے غلط عاملین کے پاس جاتی ہے، اور وہ عیار، مختلف نفسیاتی ہتھکنڈوں اور شعبدہ بازیوں سے اس کا مال اور ایمان اور عزت لوٹتے ہیں اگر تقدیراً کسی حد تک کسی عورت کو مطلوبہ کیس میں کچھ کامیابی نظر آتی ہے تو وہ محض عارضی ہوتی ہے کہ زوجین میں پھر وہی جھگڑے شروع ہو جاتے ہیں کہ میں تجھے ضرور جادو کی تم بڑھوں کے پاس نہ جاتا، ساس نند اور بچوں کی رشتوں کی ذمہ داری وغیرہ کے معاملات اختلافات کو مزید بڑھا دیتے ہیں تب وہ عورت پھر اسی عامل کے پاس جاتی ہے، تو جواب ملتا ہے کہ "مخالف نے نیا وار کر دیا ہے" پھر نیا کیس، نیا علاج اور نئی فیس، نتیجۃً عامل صاحب کی چاندی، اور اس سادہ لوح عورت کے پیسے کولھو کے بیل کا چکر حصہ میں آتا ہے اور یہ سلسلہ ختم ہونے میں نہیں آتا۔

راقم تو ہر دو جنس، "جنس کثیف" و "جنس لطیف" کو ان سب پریشانیوں کا علاج اپنی فہم و فراست کے مطابق کتاب اللہ اور سنت رسول اکرم ﷺ پر عمل کرنا ہی بتاتا رہتا ہے مردوں کو بیویوں سے نرمی اور درگزر کرنے کی تلقین و گزارش کرتا ہے، کہ مطابق فرمان رسول اکرم ﷺ "تم میں سے وہ شخص اچھا ہے جو اپنے اہل کے ساتھ اچھا ہے۔ اور میں تم سب میں سے اپنے اہل کے ساتھ اچھا ہوں" (مفہوم) اور اس کے ساتھ ملفوظاً حضرت عمر فاروق" کا واقعہ بھی بیان کر دیتا ہے، کہ خلافت فاروقی کا دور تھا، مدینہ طیبہ ابھی چھوٹی سی بستی تھی ایک شخص کی بیوی بہت تیز مزاج اور لڑاکی تھی ایک دن اس کے خاوند کو خیال آیا کہ حضرت عمرؓ کے رعب و دبدبے نے تو قیصر و کسریٰ کے کس بل نکال دیے ہیں۔ ان سے کہوں، کہ میری بیوی کو بھی بلا کر ذرا ڈانٹ ڈپٹ کریں، کیا مجال ہے کہ وہ سیدھی نہ ہو، اس خیال سے وہ حضرت عمرؓ کے گھر کو چلا، قریب پہنچا تو اندر سے کسی عورت کی سخت غصہ اور لڑائی جھگڑے کی آواز آئی، مگر جواباً کسی دوسرے فرد کی کوئی آواز سنائی نہ دی، وہ وہیں کھڑا سوچتا رہا کہ یہ عورت معلوم تو حضرت عمرؓ کی بیوی ہی ہوتی ہے، مگر یہ کس سے لڑ رہی ہے؟ اس کا پتہ نہ چلا، سوچا، کہ اگر مقابلے میں کوئی عورت ہوتی، تو وہ تو ضرور جواب دیتی، اور مرد اس گھر میں صرف ایک ہی ہے اور وہ حضرت عمرؓ ہی ہیں، تو کیا یہ عورت اپنے خاوند حضرت عمرؓ کی جان کو آ رہی ہے؟ وہ ابھی اسی کشمکش و پیچ میں تھا کہ اس عورت نے حضرت عمرؓ کا نام لے کر ہی کوسنا شروع کر دیا، تو اس آدمی کو کوئی شک نہ رہا، اور وہ بددل ہو کر واپس چل پڑا، حضرت عمرؓ نے کواڑ کی درز سے دیکھ لیا، تو دوڑ کر اس کے پاس پہنچے اور پوچھا، بھائی! کیا کام آئے تھے اور کیوں چپ چاپ واپس ہو گئے؟ اس نے ٹالنا چاہا، مگر حضرت عمرؓ نے اصرار کیا تو اس نے صاف بات بتا دی، کہ حضرت جس بیماری کا علاج میں آپ سے کرانے آیا تھا، وہ بیماری تو خود آپ کے گھر میں بھی موجود ہے، اس پر حضرت عمرؓ نے اس شخص سے فرمایا، بھائی! تو غور تو کر، یہ میری بیوی میرے کتنے کام کرتی ہے، یہ میری دھوبن ہے، میری باورچن ہے، میری خاکروب ہے، میرے بچوں کی آیا ہے، میرے گھر کی چوکیدار ہے اور میرے نصف ایمان کی محافظ ہے، مگر ذرا تیز مزاج ہے، جلدی

قسمت میں آ جاتی ہے اور جو حصہ میں آیا تو کیا ہوا ہے پھر خود ہی تکلف کر کے جو بچتی ہے اور میں جو بات نہ تو خوش رہتا ہوں کہ اتنی خوبیوں میں سے ایک خوبی ہے تو کیا ہوا؟ گرمی سے بچتی تو نہیں! اور میں اس کو چھوڑ دوں تو میں قریب آتی ہاتھ کاموں کے لیے ہاتھ ملازم کیسے رکھوں؟ اسی طرح تو کبھی شوہر بدمزاجی سے کام لیتا اور گھر کو جیسے پہلے جیسا گھر تھا اب بھی ویسا ہی گھر ہے۔

ایک روایت کے مطابق حضرت حوا حضرت آدم علیہ السلام کی پسلی سے پیدا کی گئی تو عورت پسلی کی سی اپنی فطرت میں ہے ٹیڑھی پن ٹیڑھی ہی رہے گی طاقت سے سیدھا کرنے کی کوشش کرو گے تو ٹوٹ جائے گی مگر سیدھی نہ ہوگی لہٰذا عورت کو بے پناہ محبت کے ساتھ اس کی اسی حالت میں برداشت اور گزارا کرنا چاہیے یعنی سیدھی انگلیوں سے گھی نہیں نکلتا تو ٹیڑھی انگلیوں سے نکال لے استغفار اور بیوی کی تربیت کریں اور اللہ سے اصلاح کی دعا کرتے رہیں ان شاء اللہ ضرور نفع ہوگا۔

یہ ارشادات تو مرد حضرات کی خدمت میں ”حب زوجین“ کے سلسلہ میں تھیں خواتین سے بھی معذرت ہے ہم بھی عرض کرتے رہتے ہیں کہ آپ بھی اس جنت کی ملکہ بنیں ”مالکیت“ کا شوق چھوڑیں اور اتنی بے مثال اور لازوال نعمتوں والی جنت کی ملکہ بننا مقدر بنیں تو اس کے لیے تھوڑی قربانی دینا پڑے گی کس چیز کی؟ اپنی ان خواہشات نفسانی کی اللہ تعالیٰ اگر توفیق دے اور ہمت دے تو بہت زیادہ مشکل مرحلہ نہیں آسان کی صرف تھوڑی سی بات ہے کہ اپنا ایک پاؤں اپنے نفس کی گردن پر رکھو اور دوسرا جنت میں رکھو صرف دو قدم کی بات ہے حقیقی کامیابی حاصل کر لو اور پھر تم بھی حقیقی حوروں سے سب صفات پیدا کر لو جو ان میں ہیں اور تمہیں حوروں کی سردارنی بنا دیا جائے گا اگر یہ لینا چاہتی ہو تو ان چیزوں کو لو! اور اسی کی فکر کرو وفی ذالک فلیتنافس المتنافسون

مسلمان عورت کے لیے یہ نظریہ بھی انشاء اللہ بہت نفع بخش اور کارآمد ثابت ہوگا کہ شادی سے پہلے وہ اپنے والدین کو اپنا پیر و مرشد سمجھے (احکام شریعت اور اصلاح نفس کے لیے) اپنی مرضی ان کی مرضی کے تابع کر دے اور شادی کے بعد اپنی مرضی خاوند کی مرضی کے تابع کر دے اور اس پر قائم رہے اس عمل سے اسے تو نبی کریم ﷺ کی شریعت کی پیروی کی مشق ہوگی اور حضور اکرم ﷺ کی تابعداری کرنی آ جائے گی اور جب حضور اکرم ﷺ کی اتباع نصیب ہوگی اور اس پر استقامت بھی رہی تو اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی اتباع کرنی آ جائے گی اور اللہ تعالیٰ کی محبت اور رضا نصیب ہو جائے گی بلکہ حضور اکرم ﷺ کے اتباع کی برکت سے اتنا اونچا مقام حاصل ہو جائے گا کہ اللہ عزوجل خود تم سے محبت فرمانے لگیں گے۔ اور تمہارے سب گناہ معاف فرما دیں گے قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ ویغفر لکم ذنوبکم واللہ غفور رحیم (سورہ آل عمران آیت ۳۱)

بعض اوقات عورت کا ساس اور نند کے ساتھ چپقلش اور خاوند کا اپنی ماں بہن کی حمایت کرنے کا معاملہ بھی بگاڑ کا باعث ہوتا ہے۔ اور پھر اس بگاڑ کو سنوارنے کے لیے حب زوجین کے عمل کی ضرورت عورت کو پیش آتی ہے۔ اس بارہ میں بھی عرض ہے کہ ان ساس بہو اور نند بھاوج کے جھگڑوں کی تاریخ تو

ہزاروں سال پرانی ہے اب تک تو یہ ختم نہیں ہو سکے تو تم کیا کر لو گے! مگر بعض طریقوں سے اس ضرر کو دور یا کم کیا جا سکتا ہے بغیر تعصب کے حقیقت پسندی کے ساتھ اس معاملہ کا تجزیہ کریں جہاں خرابی ہو اور جتنی خرابی ہو اصلاح کی جائے تو ان شاء اللہ اچھے نتائج برآمد ہوں گے مریض تو کبھی کبھی کڑوی دوا بھی پیتی ہے جبکہ میٹھی دوا اس کو مضر ہو اس طرح فی الوقت وہ دوا ناگوار مگر بعد میں مفید ثابت ہوتی ہے۔ سب سے پہلے تو اپنی ذات سے علاج شروع کریں اور دیکھیں کہ کیا یہ "عمل" اپنے ہی کسی عمل کا [illegible] تو نہیں؟ یعنی جو سلوک تم سے اب یہاں تمہاری نند کر رہی ہے یہی سلوک تم اپنی بھابی کے ساتھ تو کر نہیں آئی؟ اگر یہی بات ہے تو پھر رونا کا ہے کا؟ "جیسی کرنی ویسی بھرنی" اب بھی اگر اللہ تعالیٰ نے ہدایت عطا فرما دے تو سب سے پہلے جس کی حق تلفی کی ہے اس کا دل دکھایا ہے اس سے معافی مانگ لو اور اس کو راضی کرو اور ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ سے بھی استغفار کرو اور کوئی بات اگر خلاف طبع پیش آئے تو صبر و ضبط سے کام لو اور لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم دل ہی دل میں پڑھتی رہو۔ چند دن مشق سے ان شاء اللہ آسانی ہو جائے گی اور ایسی فرحت و مسرت حاصل ہوگی جو لڑائی جھگڑے میں کبھی بھی محسوس نہ کی ہوگی۔ اور اس وقت اس معاملہ میں یہ سوچو کہ اگر فریق ثانی جو عیب بتا رہا ہے اگر فی الواقع وہ موجود ہے خواہ اس کے بیان کردہ سے کم ہی ہو تو اس نے ٹھیک کہا ہے تمہیں اس عیب کو دور کرنا چاہیے اور ناراض نہ ہونا چاہیے کہ جسمانی امراض کے معالج ہمارے نقص اور مرض بتاتے ہیں اور ہم انہیں فیس بھی دیتے ہیں اگر کسی شخص نے ہمارا روحانی اخلاقی نقص بیان کیا اور وہ واقعی ہم میں موجود ہے تو اس پر ناراضگی کیوں؟ ہاں اگر وہ علیحدگی میں تمہیں مطلع کر دیتا تو دونوں کے لیے بہتر تھا مگر یہ خلوت اور جلوت میں بیان کا فرق اتنا جرم عظیم نہیں ہے کہ محض اسی بنا پر فریق ثانی کو اپنا دشمن قرار دے دیا جائے اگر تم اس کے لیے ہدایت کی دعا کرو گی تو اجر کی مستحق قرار پاؤ گی۔ (ان شاء اللہ) اور اگر فریق ثانی نے غلط بات تم پر چسپاں کی تو پہلے تو یہ خیال کرو کہ شاید ان کو غلط فہمی لاحق ہوگئی ہے اور اس بات پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرو کہ وہ عیب تم میں موجود نہیں ہے اور تم اللہ تعالیٰ کے سامنے اس عیب سے پاک صاف ہو اور اگر فریق ثانی جان بوجھ کر ایسا کر رہا ہے تو صبر کرو جواب سے جواب نکلتا ہے اور پھر جواب در الجواب کا سلسلہ شروع ہو جائے گا اور پھر زبان کی منزل سے ہاتھوں تک بات پہنچ جاتی ہے جس کے خوفناک نتائج غیر متوقع نہیں ہوتے۔ لہٰذا صبر ہی بہتر ہے۔ اور ساتھ ہی یہ خیال کرو کہ کیا کچھ نہیں کہا گیا لوگوں نے تو ام المومنین حضرت عائشہؓ کو بھی نہیں بخشا مگر انہوں نے کوئی جزع فزع یا شور شرابا نہیں کیا صرف صبر اور خاموشی اختیار کی تو اللہ تعالیٰ کو آپ کا صبر اتنا پسند آیا کہ پوری ۱۹ آیات ان کی براءت اور شان میں اور بہتان لگانے والوں کی مذمت کے واقعہ کی نازل فرما دیں۔ اور قیامت تک ان کی تلاوت ان گنت اشخاص کرتے رہیں گے۔ حالانکہ ام المومنینؓ بالکل بے قصور تھیں۔ اور ہمارا تو پھر بھی ہاتھ دامن آلودہ ہوتا ہی ہوگا۔ بس اس کو تسلیم کر کے حقوق کی ادائیگی کر کے ان کی اور اپنی اصلاح کے لیے [illegible] وقت صلوٰۃ الحاجۃ پڑھ کر دعا کرتے رہیں۔ ان شاء اللہ کامیابی ہوگی۔ اور اگر پھر بھی کسی حد تک کوئی باقی رہ جاوے

رہے تو اپنے مذکورہ اعمال پر نظر ثانی کریں اور جو وجہ ہوگی اسے پورا کر کے یہی اعمال کریں پھر بھی پورا کام نہ بنے تو پھر بھی اعمال کریں کہ جو مراد پائیں گی اگر کل حالات درست ہو گئے تو بہتر ورنہ انشاء اللہ آپ کو سکون قلب کی دولت نصیب ہو جائے گی اس کی حفاظت کریں۔ اللہ کریم فرماتے ہیں: ان اللہ مع الصابرین○ ان اللہ مع المتقین○ ان اللہ مع المحسنین○ اللہ کریم کی معیت کی نعمت صابرین متقین اور محسنین کے لیے ہے اور ظاہر ہے کہ اگر آپ کے مذکورہ اعمال بصورت موجود ہیں تو اللہ تعالیٰ کا ارشاد تو بالکل صحیح ہے یہی اسی معیت الٰہی کی نعمت سے سکون قلب حاصل ہوگا۔

یہ بھی خیال فرمایئے کہ نفس بڑا عیار ہے اس نے اپنے نقائص تو کیا بتانے تھے بلکہ ان نقائص یا خرابیوں کو اس کی خوبیاں بنا کر دکھاتا ہے اس طرح ظاہر ہے کہ اس فریب خوردہ انسان کو اپنی اصلاح کا خیال بھی نہیں آئے گا۔ مخالفین کو فریق ثانی کے عیوب ضرور نظر آتے ہیں اگرچہ کمی بیشی تو ہو سکتی ہے مگر اسے ضرور علم ہوتا ہے لہٰذا اگر ان سے اپنے نقائص معلوم ہوں تو ان کی اصلاح کی فکر کرنی چاہیے اور مخالف کے لیے دعائے خیر اور ہدایت کی دعا کرنی چاہیے۔ اپنے آپ کو تقریباً ہر آدمی بہتر اور پاک باز ہی گنتا ہے (الا ماشاء اللہ) اللہ کریم اس صفت کو پسند نہیں فرماتے ارشاد ہے۔ فلا تزکوا انفسکم ھو اعلم بمن اتقی○ (سورۃ النجم آیت ۳۲) اپنے آپ کو پاک باز نہ ظاہر کرتے پھرو، اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے جو اس سے ڈرنے والے ہیں۔ (مفہوم) ایک اللہ کے مخلص بندے نے دوسرے بزرگ عالم کو اپنے کچھ روحانی حالات (غالباً مدارج انوارات کشف وغیرہ) تحریر کیے شیخ نے انہیں یہ مراقبہ تجویز کیا کہ یوں تصور کرو کہ میں اللہ کے سامنے حاضر ہوں اور اپنے اعمال اللہ کریم عالم الغیب کی خدمت میں (ہدیۃً) پیش کر رہا ہوں۔ اس مراقبہ کے بعد سالک مذکور کی جو کیفیت ہوئی وہ خود انہوں نے لکھ کر بھیجی جس کا مفہوم لکھا گیا ہے کہ حضرت! پہلے تو میں اپنے قلب کو ایسی خوبصورت صندوقچی کی مانند سمجھتا تھا جو ہیرے اور جواہرات سے بھری ہوئی ہو مگر آپ کے مذکورہ مراقبہ پر عمل کے بعد یہ حقیقت منکشف ہوئی کہ میرا دل تو گویا (پاخانے) سے بھرا ایک ٹوکرا ہے۔ اللہ اللہ! انسان کی خود فریبی، جس کا پردہ یہاں ہی چاک ہو جائے تو بہتر ہے ورنہ اللہ تعالیٰ کے دربار میں تو اگر سرکار کی نظر رحمت (خدانخواستہ) نہ ہوئی تو قلوب کو آپریشن کی شکل پر چیرا جائے گا اور اس میں موجود ریا، عجب، حسد، بغض، کبر وغیرہ سب عیوب باہر نکال لیے جائیں گے اور ان اخلاق ذمیمہ سے سب اعمال آلودہ ہوں گے کیا ان غلاظتوں سے بھرے اعمال اس قابل ہیں کہ اس شہنشاہ ذوالجلال والاکرام کی بارگاہ میں ہدیۃً پیش کیے جائیں؟ اعمال تو گئے کہیں کھوہ کھاتے میں، یہ تو جوتیوں کے لائق سامان تیار ہو گیا۔ یا اللہ رحم فرما، معاف فرما، و ان لم تغفرلنا و ترحمنا لنکونن من الخاسرین○ پس ابھی وقت ہے کہ اپنا محاسبہ کرتے رہیں اس سے پہلے کہ ہمارا محاسبہ کیا جائے حاسبوا قبل ان تحاسبوا بعض خواتین یہ شکایت کرتی ہیں کہ میرا خاوند غیر عورت یا عورتوں سے ناجائز تعلقات رکھتا ہے۔ مگر عموماً یہ صرف اس خاتون کا ظنی موقف ہوتا ہے حقیقت نہیں ہوتی، شاید اس لیے کہ اس کو اپنے خاوند سے بہت زیادہ محبت ہوتی ہے اور وہ جائز طور پر اس محبت کا حق صرف اپنے لیے ہی محفوظ سمجھتی ہے اور اپنے اس حق میں دوسری کی غیر

عورت کی شمولیت کا تصور بھی جائز نہیں سمجھتی۔ لہٰذا اگر کسی رشتہ دار غیر محرم عورت سے شادی [illegible] کر لی تو وہ اسے بڑی تیز رفتاری سے تعلقات کی آخری منزل تصور کرتی ہے۔ [illegible] غیر محرم جوان خواتین سے تنہائی میں باتیں کرنا بھی جائز نہیں۔ مگر وہ [illegible] کر لینا اتنا بڑا گناہ نہیں جتنا وہ سمجھتی ہے لہٰذا اس کی بیوی بھی خاوند کی محبت کی [illegible] اس سے بڑا بدگمانی مگر ہر کام میں احتیاط، تقویٰ اور تنگ طرزِ عمل کی اختیار کرنا [illegible] شخص اپنی محبت یا دوائی سے اتنا بڑا اور انکاری ہے اس کے ثبوت کے لیے چار [illegible] ایسا کوئی واقعہ ہوا ہو تو اس کا گواہ بھی موجود ہو مگر [illegible] یہ بھی پیش ہی نہیں ہوتا ہے اور [illegible] احتیاطی سے دوسری سہیلیوں سے اسے خفیہ رکھنے کی تاکید کے ساتھ ذکر کر بیٹھتی ہے [illegible] سہیلی کو بھی پھر اسی طرح خفیہ رکھنے کی تاکید کے ساتھ [illegible] جاتی ہے حتیٰ کہ یہ بات ایک [illegible] کریم [illegible] کا دورِ خلافت تھا ایک عورت [illegible] رکھتا ہے اس کا کوئی علاج فرمائیں مگر آپ نے کوئی توجہ نہ فرمائی اس عورت نے [illegible] نے کوئی پرواہ نہ کی تیسری بار پھر اس عورت نے یہی بات کی تو آپ نے اس سے [illegible] غور سے سن! اگر تو سچی ہے تو ہم تیرے خاوند کو اس کا [illegible] سنگسار کر دیں گے بول اب کیا کہتی ہے؟ یہ سن کر وہ عورت چپ چاپ اٹھ کر چلی گئی۔ [illegible] کا یہ ہے کہ اکثر عورتیں غیر ذمہ داری سے باتیں کرتی ہیں ان کی بڑی احتیاط کرنی چاہیے۔ [illegible] مطابق یہ بات صحیح ہے کہ گھرانوں کے [illegible] ہو جاتے ہیں مگر زبان کے [illegible] نہیں ہوتے۔

ایک عرض اور ہے کہ کوئی مرد یا عورت جس کی زندگی میں [illegible] سے وہ چند لفظوں میں اتنا ضرور واقف ہو جائیں گے کہ یہ ساتھی کی طبیعت اور [illegible] یا بالفرض [illegible] مگر حیرت ہے کہ بیوی کو وہ چار پانچ [illegible] سال گزارنے کے باوجود [illegible] نہیں ہوا؟ ہوا تو ضرور ہو گا مگر اس کی پرواہ نہیں کی جاتی۔ یہ مشکل بات ہے کہ [illegible] بنا لیا جائے اور اس کی کمزوری کو اپنی ناگواری [illegible] اسی طرح حسن اخلاق اور قربانی سے آپ [illegible] "اپنا" بنا سکتی ہیں۔ اور یہ انتہائی انشاء اللہ تعالیٰ مضبوط اور مستقل ہوں گے اور [illegible] دونوں کی زندگی اسلام پر گزرے گی اور اسی زندگی کا نتیجہ بھی بفضلِ تعالیٰ [illegible] میں بھی قائم رہے گی اللہ کریم اس کی توفیق عطا فرمائیں آمین!

حسن اخلاق سے دل جیت لینے اور اپنا بنانے کا ایک واقعہ [illegible] مناسب ہو گا کہ ایک بادشاہ [illegible] خفیہ طور پر [illegible] بادشاہ [illegible] دے دی بادشاہ نے کہا کہ میں ابھی اس کو جیل خانہ میں قید [illegible] ایک [illegible] دیا اور مخبر کو کہا کہ تم پردے کے پیچھے چھپ جاؤ [illegible] بادشاہ نے خلاف معمول [illegible]

استقبال کیا اور اپنے پاس لا کر تخت پر بٹھایا۔ ان سے مصافحہ و معانقہ کیا۔ ان کے سب اہل و عیال کی خیر و خیریت پوچھی اور (سپہ سالار) ان کرامات میں لپٹے ہوئے یہ سوچ رہا تھا کہ آپ کا اعتماد میرے بارے سپہ سالار! آپ کا خاندان میرے والد کا سپہ سالار رہا اور آپ میرے سپہ سالار ہیں! لہٰذا تو آپ کا بہت پرانا اور مضبوط رشتہ اور تعلق ہے اور اس کو میں نے اب تک جو آپ کو معاوضہ دیا ہے کل بات ہے وہ آپ کے شایان شان اور خدمت کے مطابق نہیں تھا لہٰذا آپ کی تنخواہ آج سے اتنی بڑھا دی گئی ہے اور آپ کے انعام جاگیر بھی زیادہ کی گئی ہے اور آپ کی خدمت میں یہ خلعت بھی پیش کی جا رہی ہے۔ قبول فرما کر ممنون فرمائیں! اس کے ساتھ ہی خادم اور تحائف کے تھال بھی خادم نے پیش کر دیئے۔ بادشاہ جو سپہ سالار سے جیسے جیسے گزرتا جا رہا تھا اور انعامات سے اس پر کے جذبات کا جو حال ہو رہا تھا ادھر سپہ سالار کا یہ حال تھا کہ بادشاہ کے ہر تکرمے پر وہ شرمندگی سے دل ہی دل میں کٹا جا رہا تھا اور اپنے آپ کو کوس رہا تھا کہ اے نابکار! بادشاہ سلامت تو تجھ سے پہلے والے کا احسان بھی نہیں بھولے اور تو اب اتنا کمینہ ہو گیا ہے کہ اپنے مربی اور محسن سے غداری پر آمادہ ہو کر اپنے آقا و ولی نعمت کو قتل کرانا چاہتا ہے لیکن اب تو تو پکڑا گیا اور اس دشمن کو جو سب سے بڑا ہے تیری دنیا اور آخرت دونوں تباہ و برباد ہو جائیں گی چنانچہ وہیں اس نے یہ فیصلہ کر لیا اور جب بادشاہ نے بڑے اعزاز و اکرام اور تحائف سے نواز کر اسے رخصت کیا تو اس کے بعد وزیر بڑا بہت حیران ہوا اور عرض کیا بادشاہ سلامت! آپ نے تو مجھ سے فرمایا تھا کہ میں اس غدار سپہ سالار کو جیل خانہ میں قید کرا دوں مگر آپ نے تو اس کے ساتھ بالکل برعکس معاملہ کیا کہ مزید اسے نوازتے ہوئے انعام و اکرام اور جاگیر خلعت وغیرہ سے پہلے کی نسبت بہت عزت افزائی فرمائی آپ کے اس طرز عمل کی مجھے تو بالکل سمجھ نہیں آئی! بادشاہ نے جواب دیا میں نے جو کچھ کہا تھا وہی کیا ہے جسے تم نہ سمجھے بات اصل یہ ہے کہ اگر میں اسے حوالات بھیج دیتا تو یہ ممکن ہے کہ وہ اسی حرام کمائی یعنی رشوت سے جو اس نے میرے دشمن سے حاصل کی تھی داروغہ جیل کو بھاری رشوت دے کر فرار ہو جاتا اس طرح میری قوت کمزور اور دشمن کی قوت قوی ہو جاتی لہٰذا میں نے اس کی ذہنی رگ پکڑی کہ اس کے دل پر مال کے حصول کا دورہ پڑا ہوا ہے اور اس "مرض" کی شدت میں اسے حرام و حلال کی تمیز بھی نہیں رہی اس لیے میں نے اس کے علاج کے لیے وہ میرے نزدیک کا طریقہ اختیار کیا کہ اس کے ساتھ شفقت و رحمت کا سلوک کیا تاکہ اس کا دل نرم ہو اور "اچھی بات قبول کرنے کے لیے تیار ہو جائے" پھر احسان و انعام کا سلوک بھی کیا تاکہ اسے اپنے نفس پر ندامت ہو اور حرام دنیا کی محبت اس کے قلب سے نکلے اور قیمتی حلال دنیا اسے دی تاکہ اس کی برکت سے وہ صحیح راہ اختیار کرے اور اس پر وہ جما بھی رہے اور الحمدللہ میری یہ تدبیر کامیاب رہی کیونکہ میں اس کے چہرے سے اس کے شعور کا ملاحظہ کر رہا تھا اس طرح میں نے اسے اپنے انعام اور احسانات کے ان "غیر مرئی" جیل خانہ میں قید کر دیا ہے جس سے اب وہ ان شاء اللہ نکل نہیں سکے گا۔ اور بعد میں ایسے ہی ہوا کہ وہ سپہ سالار بادشاہ کا پہلے سے بھی بہت زیادہ وفادار ہو گیا کہ اس کے لیے ہمیشہ اپنا خون بہانے کو ہمہ تن تیار رہتا۔ اسی طریقہ سے ہر شخص عموماً اپنے مخالف کو موافق بنا سکتا

ہے۔ ارشادِ ربانی کا مفہوم ہے "اور نیکی اور برائی برابر نہیں۔ برائی کو نیکی سے [illegible] طریقے سے جو [illegible] دیکھو گے کہ تمہارا دشمن ہی اب تمہارا جگری دوست بن گیا ہے، مگر یہ صفت [illegible] [illegible] اور اخلاق کی) دولت نہیں ملتی سوائے ان لوگوں کے جو صبر کرتے ہیں اور [illegible] نصیب والے [illegible] (سورہ حم السجدہ آیت ۳۵) محبت سے تو پتھر بھی [illegible] [illegible] ہی ہر قسم کی خیر کے حصول کا بہترین ذریعہ ہے [illegible] ضرورت ہے اللہ کریم توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

اگرچہ بعض مرد بھی بہت کرخت طبیعت کے مالک بلکہ ظالم ہوتے ہیں۔ مگر ان کا تناسب [illegible] پیش سب کے ساتھ ایسا ہی ہوتا ہے۔ لہٰذا بیوی اگر اسے انفرادی مصیبت کی بجائے [illegible] ہدایت کے لیے دعا بھی کیا کرے تو انشاء اللہ زیادہ اور جلدی اصلاح کی امید ہے۔ پھر بھی [illegible] کامیاب نہ ہو تو اپنی رائے کو خاوند کی رائے اور مزاج کے تابع کر دے [illegible] کہ بڑے نقصان سے بچنے کے لیے چھوٹا نقصان برداشت کر لیا جائے اور بڑے فائدے کے حصول کے لیے چھوٹا فائدہ چھوڑ دیا جائے اور ظاہر ہے کہ گھر کا باہمی فساد سب سے بڑا نقصان اور [illegible] سب سے بڑا فائدہ ہے۔ عورت کو [illegible] اس سے ایسی ہمدردی کا سلوک کرنا چاہیے جو جسمانی مریض سے کیا جاتا ہے۔ انشاء اللہ یہ طریقہ بھی مفید ثابت ہوگا۔ بعض افراد "نکو" قسم کے ہوتے ہیں [illegible] میں یہ نظریہ تازہ اور ذہن نشین کریں کہ جو انسان بھی اس دنیا میں آیا ہے وہ ہر وقت [illegible] طریقے سے اپنا اپنا نامہ اعمال تیار کر رہا ہے۔ اور آخرت میں وہ یہی اعمال نامہ اپنے ساتھ لے کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کھڑا ہوگا جہاں اس سے صرف اسی کے اعمال کی باز پرس ہوگی لہٰذا تم صرف اپنے اعمال نامہ کی فکر کرو کہ اس میں "صبر" تو ہو ظلم نہ ہو اور اگر دوسرے فرد کے اعمال نامہ میں تم پر ظلم درج ہے تو یقین رکھو تمہارا نقصان نہیں بلکہ فائدہ ہوا ہے۔ یعنی تمہارا اتنا سرمایہ اس کے کھاتے میں [illegible] محشر جب نفسا نفسی کا عالم ہوگا اور سب سے زیادہ محبت کرنے والی ہستی یعنی ماں بھی اپنے بیٹے [illegible] کسی بھی شے کی اس وقت اس حق تلفی کرنے والے کی نیکیاں تمہیں دلوا دی جائیں گی اور [illegible] صرف نیکی کی کرنسی ہی چلے گی اگر ایک نیکی سے کوئی جنتی بن جائے تو [illegible] سے بڑھ کر خوش نصیبی اور کوئی نہیں۔ صرف یقین اور ہمت کی بات ہے اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

ایک اور امر یہ ہے کہ مردوں میں عموماً اور عورتوں میں خصوصاً دنیا کی محبت [illegible] بہت زیادہ پائی جاتی ہے اور عورت تو شاید اپنی زندگی کا مقصد اصلی [illegible] زیب و زینت کو ہی سمجھتی [illegible] ہے۔ اومن ینشؤا فی الحلیۃ (سورہ الزخرف آیت ۱۸) وہ (عورت) جو زیورات میں ہی پرورش پاتی ہے۔ اور سامان آرائش کے لیے خاوند کی جان عذاب میں ڈالے رکھتی ہے۔ اور پھر اس کی اس طلب کی کوئی حد بھی نظر نہیں آتی۔ جہاں کسی عورت کا نیا [illegible]

چہ انڈین فلم یا ٹی وی پر فلمیں دیکھنے کی تڑپ کی تو کیا اب اس وقت تک اسے چین نہیں آئے گا۔ جب تک مطلوبہ چینل حاصل نہ ہو جائے خصوصاً آج کل تو ہمارا قوم پر سب سے بڑا عذاب بنی ہے۔ کہ مغرب زدہ اشخاص کی انجمنیں خواتین و دیگر ایسا ہی ڈرامہ فلمی وغیرہ پر ہیں اور مخلوط مجالس میں اپنے جسم عریاں اور فحش فیشن کے ذریعہ قوم کی بچیوں کے ذہنوں کو مسموم اور عورتوں کو قعر ضلالت و جہالت میں دھکا دیئے ہوئے ہیں اور ہمہ وقت مصروف ہیں حرام و حلال کی تمیز نہ رکھنے والے ارباب اقتدار پہلے سے ہی اس تہذیب میں غرق تھے افسوس ہے کہ اب دینی طبقات بھی اس وبا سے محفوظ نہیں رہے (الا ماشاء اللہ) اور یہ سلسلہ روز بروز بڑھتا ہی جا رہا ہے۔ اگر کسی متعلقہ اپنے متقدہ طبقہ کے بیچ میں "مقصر" نام کی کوئی چیز موجود ہو تو انھیں بلکہ ہم سب کو یہ سوچنا چاہیے کہ دینی لحاظ سے بھی ہم یہ کون سا عقلمندی کا کام کر رہے ہیں۔ کتاب سیرت المصطفیٰ ﷺ میں حضرت مولانا ادریس کاندھلویؒ کے ارشادات کا مفہوم یہ ہے کہ ہر انسان کے جسم میں اسی کی ہم شکل روح موجود ہے اور وہ روح ہی اصل اور اہم چیز ہے۔ جسم تو اس روح کا محض لباس ہے مزید ان کی خوبی ہے بلکہ روح کی۔ آنکھیں اور کان بھی روح کا پرتو ہیں۔ جب ہمیں یہ معلوم ہو گیا کہ ہمارا یہ ظاہری جسم اصل جسم نہیں ہے حقیقی جسم تو ہماری روح ہے تب ہم پر از خود لازم ہو گیا کہ جس طرح پہلے ہم اپنے جسم کی ضروریات اور اس کی صحت و مرض کا خیال رکھتے تھے اب اتنا خیال اور اہتمام تو ضرور روح کے لیے کرنا چاہیے اور اس ظاہری جسم کے لیے جو اہتمام کرتے تھے اسے کم کر کے اتنی ہی حیثیت والا معاملہ اس سے کرنا چاہیے جتنا کہ پوشاک سے کرتے ہیں۔ اگر خدانخواستہ کبھی ایسی صورت حال ہو کہ مریض کی حالت خراب ہے تو مسلسل بیماری سے طبیعت نحیف و لاغر ہو چکا ہو کہ خود اٹھنا بیٹھنا تو در کنار ہونا بھی مشکل ہو اور دوسرے اشاروں پر بھی قادر ہو مگر اس کے گھر والے اس کی تیمارداری یوں کر رہے ہوں کہ اس کی دوا کا کوئی فکر و تدبیر نہ ہو بلکہ شور مچا رکھا ہو کہ بہترین قیمتی سوٹ اسے پہناؤ خوشبو دار پاؤڈر لگاؤ بہترین میک اپ کرو اور اسے شاہی پان کھلاؤ! ایسے لوگوں کو ہم لوگ یقیناً احمق قرار دیں گے کہ مریض کی جان کی تو کوئی فکر نہیں بلکہ صرف ظاہری ٹیپ ٹاپ اور آرائش و نمائش میں لگے ہوئے ہیں اگر مریض چل بسا تو ان کا یہ سب اہتمام فضول اور وہ سب ابوالفضول کہلائیں گے مگر کیا ہم سب کا یہی حال نہیں ہے؟ ظاہری جسم یعنی پوشاک کا تو بہت فکر ہے مگر اصلی جسم یعنی روح بیمار ہے اس کا کوئی فکر ہی نہیں۔ روح بیمار ہے تو اس روح سے جسم کے ذریعہ خراب اعمال کیے جن سے معاشرہ متاثر ہو گا اور بحر و بر کی جگہ ہر مقام پر بگاڑ پیدا ہو گا ظهر الفساد في البر و البحر بما كسبت ايدى الناس (سورہ روم آیت ۴۱) لوگوں کی بدکرداری کی وجہ سے زمین اور سمندر ہر جگہ فساد برپا ہو گیا (مفہوم) یعنی اس طرح دنیا دارالفساد بن جائے گی اور اگر روح صحت مند ہوئی تو بدن کے اعمال صالحہ ہوں گے ایمان اور اعمال صالحہ کی عمومی توفیق بھی نصیب ہو گی معاشرہ میں امن و امان ہو گا اور "خلافت الٰہیہ" کی نعمت عطا فرمائی جائے گی اور یہی دنیا جنت کا ایک چھوٹا سا نمونہ بن جائے گی۔ "حب زوجین" یا میاں بیوی میں اتفاق و اتحاد، پھر خاندان، محلہ، شہر، ملک اور پوری دنیا میں امن و سکون کے لیے یہی صحیح طریقہ کار ہے فرد درست ہو گا تو قوم درست ہو گی اور اس

''فلاح یافتہ'' قوم اور احسن معاشرہ کو دیکھ کر دیگر اقوام اس کی پیروی کریں [illegible] ایک [illegible] مفروضہ نہیں بلکہ اس کے مثبت اور منفی دونوں عملی نمونے پیدا ہوئے یہ بھی [illegible] ﷺ [illegible] صالح معاشرہ جب تک صحیح بنیادوں اور اصولوں پر گامزن رہا پوری دنیا میں [illegible] نچھاور کرتے رہے اس کے برعکس ماضی قریب میں دجل و فریب پر مبنی ایک [illegible] کا نظریہ [illegible] (کمیونزم) اپنے فریب کی بنیاد پر اگرچہ قائم تو ہوا اور دنیا کے معتد بہ حصہ پر [illegible] یہ فطری اور عملی انصاف کی بجائے ظلم و جبر سے حاصل ہونے کی وجہ سے [illegible] سوار [illegible] لیڈروں کے ہاتھوں ہی [illegible] کے بنائے اور بتائے ہوئے قوانین اور طرز حیات کے مطابق پوری زندگی گزارنی چاہیے اور [illegible] نظریات، نظام تہذیب و تمدن سے کلی اجتناب کرنا چاہیے اللہ تعالیٰ کا دین [illegible] اس سے علاوہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک کوئی بھی دین (نظام زندگی) قابل قبول نہیں ہے ومن یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منہ جو کوئی بھی اسلام کے علاوہ کوئی اور دین (طریق زندگی) اختیار کرے گا تو [illegible] اللہ تعالیٰ [illegible] قبول نہیں کرے گا۔ (مفہوم)

مسمریزم

بعنوان "قربانی کا بکرا" "مسمریزم" کے ذکر میں یہ بیان کیا جا چکا ہے کہ یہ محض ایک تخیلاتی تاثر ہے جو عامل معمول پر اپنے مخصوص باتوں اور نگاہوں وغیرہ سے طاری کرتا ہے اور پھر اگر یہ تاثر شدید صورت اختیار کر لے تو معمول اپنا ذہن و دماغ بالکل عامل کے تابع کر دیتا ہے حتیٰ کہ اگر عامل معمول سے سامنے پڑی ہوئی رسی کو سانپ باور کرانا چاہے تو معمول اسے سانپ ہی سمجھے گا اور اس رسی سے اسی طرح خوف کھائے گا جس طرح سانپ سے خوفزدہ ہوتا ہے۔ تماشہ کرنے والے مداری بھی اپنی چرب زبانی مرعوب کن حرکات اور شعبدوں سے لوگوں کو متاثر کر کے ان کی جیبوں سے پیسے نکلوا لیتے ہیں اور کئی بہترین مقرر اپنی فصاحت و بلاغت اور طرز بیان سے حاضرین کو مسحور کر لیتے ہیں اور کچھ شاعر بھی اپنے اشعار سے لوگوں کو بے خود بنا دیتے ہیں ان من الشعر لحکمۃ وان من البیان لسحرا (او کما قال) یقیناً بعض اشعار میں حکمت اور بعض مواعظ میں سحر جیسا اثر ہوتا ہے۔

انسان جن اعضاء سے دوسروں کو متاثر کرتا ہے وہ زبان، ہاتھ پاؤں اور آنکھیں وغیرہ ہیں مگر ان میں سب سے زیادہ اہم اور زیادہ متاثر کن عضو آنکھ ہے بغیر زبان ہلائے کوئی انسان دوسرے انسان کو کچھ نہیں سمجھا سکتا، ہاتھ متحرک نہیں تو بے اثر مگر آنکھ سے انسان خاموشی سے سینکڑوں تاثرات کا اظہار کر سکتا ہے اور دوسرے کو کسی حد تک متاثر بھی کر سکتا ہے مثلاً حیرت، مسرت، بشاشت، رغبت، فرحت، عداوت، رفاقت، رحمت، محبت، الفت، عقیدت، رعونت، صداقت، اجازت، اطاعت، اصابت، ارادت، نجابت، طمانیت، نصیحت، ظرافت، شرافت، شرارت، بلاغت، عنایت، حمایت، لطافت، نظافت، مروت، شفقت، سطوت، شوکت، تمکنت، عزت، ذلت، ذکاوت، اکارت، سماحت، سخاوت، فراست، افاقت، عزیمت، ذہانت، استقامت، رفعت، شناعت، حماقت، مہارت، مسرت، ملامت، کرامت، رذالت، جہالت، عدالت، قباحت، دہشت، نفرت، حقارت، حماقت، علامت، جلالت، صباحت، دیانت، امانت، سماجت، نخوت، عفت، کراہت، خجالت، خیانت، شقاوت، براءت، اہانت، خباثت، قباحت، عبادت، شرافت، ہمت، جسارت، رعونت، نحوست، نجاست، وحشت، بربریت، ہلاکت، لجاجت، کثافت، منت، شہرت، ہیبت، قناعت، وجاہت، جہالت، دیانت، امانت، اقامت، گھبراہٹ، بوکھلاہٹ، ہچکچاہٹ، جھلاہٹ، مسابقت، مرعوبیت، ندامت، حمایت، مفاہمت، منافقت، مناکحت، مداہنت،

معاونت، مصاحبت، مساعدت، مزاحمت، مرافقت، مجالست، مواظبت، مسامحت، [illegible]
مشارکت، منافقت، موانست، مشورت، مراقبت، مقاومت، مصاحبت، مواخذہ، [illegible]
مخالفت، شرم، حیا، ادب، تعظیم، تکریم، تحسین، تعجب، تحمید، تحمل، تخیل، تواضع، [illegible]
لطف، کرم، شکر، فکر، عقل، فضل، جنون، توکل، یقین، فخر، تکبر، انکار، اقرار، [illegible]
اشتعال، اشتیاق، احتیاج، انتظار، اضطراب، انہماک، انحراف، انصاف، انتقام، [illegible]
تحریض، ارادہ، غلطی، غصہ، رعب، خوف، تعجب، [illegible]
ذوق، شوق، تعلق، [illegible]، اعتقاد، احتیاط، احترام، اخلاص، [illegible]
احسان، تحکم، اجتناب، استفہام، استہزا، استغفار، استقلال، استقامت، [illegible]
زندگانی، آسودگی، خوشی، خوشحالی، بدحالی، بے حیائی، پاسبانی، [illegible]
غرض یہ کہ نفسانی، شیطانی، انسانی، حیوانی، آنکھ صفات کے اظہار کا بڑا ذریعہ آنکھ ہے۔

عربی، یونانی، لاطینی، انگریزی وغیرہ وغیرہ زبانوں میں [illegible] کرتی ہیں [illegible] اردو میں بھی ایک [illegible] ہے جس کا [illegible] محاورے کو [illegible] آنکھ [illegible] قوت کی [illegible] نہیں [illegible] کی زبان ہے۔ جو کسی نے بنائی نہیں بلکہ خود ہی آ گئی! صرف [illegible] میں ہندوستان میں دوسرے ممالک سے اور خود ہندوستان کے دور دراز علاقوں سے [illegible] ہونے کے لیے آتے تو یہاں بہت بڑا تھا۔ حکومت بھی بڑی اور فوج بھی بڑی تھی [illegible] رجواڑوں [illegible] کر دیتا اسے فرو کرنے کے لیے لشکر بھیجا جاتا۔ مختلف [illegible] میں اکٹھے ہوتے اور اپنی [illegible] ایک عجیب سی مخلوط زبان میں بات چیت [illegible] میں یہ بہت سی زبانوں پر مشتمل ایک عجیب زبان اردو میں آ گئی جس کا نام اردو [illegible] زبان کا لفظ ہے اور اس کے معنی لشکر کے ہیں اس منتخب اور عجیب زبان میں [illegible] سے متعلق [illegible] لغت میں ۹۰۰ الفاظ و محاورات ہیں جن میں سے ۴۰۰ [illegible] نظر، نگاہ [illegible] سے متعلق اور ۵۰۰ صرف آنکھ کے متعلق ہیں۔ جس سے آنکھ اور اس کے افعال کی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے۔

ویسے تو اللہ تعالیٰ کی ہر مخلوق ہی اس کی قدرت کا شاہکار ہے۔ اگر انسان اس [illegible] تدبر و تفکر سے کام لے تو اسے اسی چیز سے ہی اللہ تعالیٰ کے وجود اور توحید کا علم و یقین حاصل ہو جاتا ہے۔ خواہ وہ اسے تسلیم کرے یا نہ کرے۔ دیکھئے! جتنے اعضاء ہاتھی جیسے عظیم الجثہ جانور میں زندگی کے لیے ضروری ہیں۔ اتنے ہی اعضاء اللہ کریم نے مچھر کو بھی عطا فرمائے ہیں بلکہ ایک ایسے جراثیم کے جسم میں بھی وہ سب اعضاء اور نظام موجود ہیں جو اتنے ننھے ہیں کہ سوئی کی نوک پر بھی ہزاروں آ سکتے ہیں۔ انسان کے [illegible] بال میں ایسی قدرت کی عجیب نشانیاں ہیں کہ انسان کی عقل حیران رہ جاتی ہے۔ [illegible] کسی انسان کی شکل دوسرے سے جس طرح نہیں ملتی اسی طرح اس کا کوئی عضو بھی دوسرے انسان کے عضو سے نہیں ملتا۔

(مشتبہ ہوتا) ہاتھ کے انگوٹھے کی لکیریں بھی ہر انسان کی اللہ تعالیٰ نے مختلف بنائی ہیں اور "فنگر پرنٹ" کی لکیروں سے انسان کی شناخت کر لیتے ہیں اسی طرح کسی انسان کا بال دوسرے ہر انسان کے بال سے بالکل مختلف ہوگا اور بال کی نسبت آنکھ کتنا عجیب اور اہم عضو ہے آپ اس سے خوب واقف ہیں اس کی تخلیقی انفرادی اور خصوصی صفت کا تو ہمیں علم نہیں۔ البتہ آنکھ کے آخری عمل سے متعلق معلوم کیجئے کہ یہ آنکھ ہی ہے جو انسان کی آخری وقت تک جبکہ سب اعضاء کے بعد تک اس کی رفاقت کا حق ادا کرتی ہے۔ مفہوم مضمون حدیث شریف انسان کی روح پرواز کرنے کے بعد اس انسان کی آنکھیں اس کی روح کو جاتے اور پرواز کرتے دیکھتی ہیں۔ یہی میت کی آنکھیں کھلی رہ جاتی ہیں جس کو وارثان بعد میں بند کرتے ہیں۔ دیکھئے اس انسان کا نفس (سانس) ختم ہو گیا اس کا نام زندگی تھا یعنی زندگی ختم ہو گئی مگر زندگی کے بعد جب کہ سب اعضاء جواب دے گئے اس وقت صرف اس کی آنکھ ہی ہے جو اس کی زندگی کے بعد بھی جہاں تک اس کے بس میں ہے اس کی رفاقت کا حق ادا کر رہی ہے۔

آنکھ سے خیر و شر کے کئی اعمال بھی منسوب ہیں آنکھ سے قرآن مجید کی تلاوت کیجئے ترجمہ و تفسیر پڑھئے احادیث مبارکہ اور دیگر اصلاحی کتب کا مطالعہ کیجئے کلام پاک کی تلاوت پر ہر حرف کے بدلے دس دس نیکیاں حاصل کیجئے بیت اللہ شریف پر صرف ایک نظر ڈالیے اور اللہ کریم کی بیس رحمتوں کے مستحق بن جائیے ماں باپ پر ادب اور محبت کی نگاہ ڈالئے ایک حج کا ثواب لیجئے اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کے خوف سے تنہائی میں رونے والی اور اللہ کے راستے میں جہاد کی رات جاگ کر پہرہ دینے والی آنکھ پر اللہ تعالیٰ نے دوزخ کی آگ حرام فرما دی ہے۔ وغیرہ اب آنکھ سے متعلق ایسے اعمال سنئے جن سے اللہ کریم ناراض ہوتے ہیں۔ اور ابلیس خوش ہوتا ہے مخرب اخلاق کتب و رسائل پڑھنا سینما دیکھنا ٹی وی وی سی آر پر فحش مناظر دیکھنا غریب کو حقارت سے دیکھنا غیر محرم عورتوں کو دیکھنا (پہلی نظر غیر ارادی معاف ہے بشرطیکہ فوراً نظر ہٹا لی جائے)۔

جلووں کے اژدھام میں لازم ہے احتیاط
سہو نظر معاف ہے قصد نظر حرام

عورتوں کے لیے غیر محرم مردوں کو دیکھنا بھی اسی طرح حرام ہے ایک نابینا صحابیؓ حضور اکرمؐ کے گھر حاضر ہوئے ایک ام المومنین ان کی طرف دیکھنے لگیں تو آپؐ نے منع فرمایا انھوں نے عرض کیا حضور یہ تو نابینا ہیں آپ نے فرمایا "تم تو نابینا نہیں" اللہ کریم نے مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو اپنی نگاہیں پست رکھنے کا حکم دیا ہے ایک دوسری حدیث کے مطابق آنکھ بھی زنا کرتی ہے۔ ہاتھ اور پاؤں بھی زبان بھی زنا کرتی ہے شرمگاہ یا تو اس کی تکمیل اور تصدیق کرتی ہے یا تکذیب یعنی یہ سب اعضاء اس میں مددگار ہیں لہٰذا ان سب اعضاء کو معمولی درجے میں بھی گناہ میں ملوث ہونے سے بچانا چاہیے۔

پہلوان لوگ کسرت اور ورزش سے اپنے تمام جسم کو غیر معمولی طور پر مضبوط بنا لیتے ہیں۔ اسی طرح بعض لوگ اپنے بعض حصہ جسم کی ورزش کر کے اسے غیر معمولی قوت کا حامل بنا لیتے ہیں۔ بعض لوگ

ہاتھوں کی ورزش کر کے ہاتھوں سے موثر کام لیتے ہیں۔ بعض لوگ آنکھ کی پتلی کی ورزش کر کے [illegible] اس پتلی سے کام لے کر اس پر ہیبت طاری کر دیتے ہیں۔ راقم نے بچپن میں جادوگروں کے ایک مرکز [illegible] میں ایک جاپانی کو دیکھا جس نے اپنے بازوؤں کی ورزش کر کے انہیں اتنا قوی اور مضبوط بنا لیا تھا کہ [illegible] آدمی کی ران بھی اتنی موٹی نہ ہوگی۔ وہ جاپانی قمیص کے اندر سے ایک [illegible] طرح اوپر چڑھ گیا جس طرح ہم ہاتھوں سے پیچھے اترتے ہیں۔ ایک شخص نے [illegible] اپنے کانوں کو اس طرح ہلا لیتا تھا جس طرح گھوڑی اپنے کان ہلا سکتی ہے۔ اس [illegible] والے بھی تھوڑی سی مشق کر کے یہ خصوصیات حاصل کر لیتے ہیں۔ [illegible] یہ قوت ارادی یا قوت تخیلہ ہے۔

(بحوالہ جنات اور جادو حقیقت اور علاج)

غلط عاملین سے نجات

چند امور ضروریہ جو اپنے مقام پر ذکر کرنے سے رہ گئے اب پیش خدمت ہیں۔

ا۔ غلط عاملین جو لوگوں کے ایمان اور مال لوٹتے ہیں' یہ کیوں اتنے (دنیاوی لحاظ سے) روز بروز ترقی پر ہیں؟ اور ان کا مکروہ کاروبار عروج پر ہے۔ اسکو سمجھنے کے لیے چند باتیں پہلے ذہن نشین کر لینی چاہئیں۔

ا۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک (بمطابق مضمون حدیث قدسی) ''دنیا اور مافیہا کی حیثیت اور قدر ایک مچھر کے پر کے برابر بھی نہیں' اگر اتنی بھی ہوتی تو کافر کو ایک گھونٹ پانی کا بھی نہ دیا جاتا'' بزرگوں کی تشریح کے مطابق کفار اور نافرمانوں کو اللہ تعالیٰ نے دنیا اسی لیے وافر دے رکھی ہے' جیسے لوگ کوڑا کرکٹ گھر سے باہر پھینک دیتے ہیں' اور اس کوڑے کو جمع کرنے والے بھنگی (خاکروب) شام کو اکٹھے ہو کر فخر کریں کہ میں نے چار ٹوکرے گندگی کے کمائے' دوسرا کہے پانچ' تیسرا کہے چھ؟ اللہ تعالیٰ کے نزدیک قدر صرف دین کی ہے اور وہ یہ نعمت اسے عطا فرماتے ہیں جس سے اس کو پیار و محبت ہو' اور اللہ کی رضا اور دخول مقام رضا یعنی جنت بھی اہل دین کے لیے ہی مختص ہے' اور ظاہر ہے کہ ایسے ایمان کے لٹیروں کے پاس آنے والے دینی رہنمائی کے حصول کے لیے تو نہیں آتے' بلکہ صرف دنیا کے مفادات (جائز و ناجائز) کے لیے آتے ہیں' اور پھر اللہ تعالیٰ کوڑا کرکٹ ان کی طرف پھینک دیتے ہیں۔ من کان یرید حرث الدنیا نوتہ منھا ومالہ فی الاخرۃ من نصیب (سورۃ الشوریٰ آیت ۲۰) جو شخص دنیا کی کھیتی چاہتا ہے اسے ہم دنیا میں ہی دے دیتے ہیں' مگر آخرت میں اس کا کوئی حصہ نہیں۔ اور پھر یہ بدقسمت لوگ اپنی دنیا کا حصہ حاصل کر کے ''متاع آخرت'' سے محروم ہو جاتے ہیں۔ اللھم احفظنا۔

ب۔ اللہ تعالیٰ نے بندہ کی روزی جتنی مقدر فرمائی ہے وہ بصورت حلال ہے' مگر شیطان اپنے ہتھکنڈوں سے اسے حرام ذرائع سے دلواتا ہے یہ چکمہ دیکر' کہ تو یہ فراڈ اور ظلم کرے گا تو تھوڑی سی مدت میں ہی امیر بن جائے گا' حالانکہ اسے اس سے ذرہ بھر بھی زیادہ نہیں ملے گا جو اس کی قسمت میں لکھا جا چکا ہے' اور جس کا اسے علم نہیں ہے' حضرت علیؓ کو دن چڑھے سفر میں کوئی نفل نماز پڑھنے کی ضرورت پیش آئی تو اس صحرا میں کوئی درخت وغیرہ نہ ہونے کے باعث ایک راہ گیر کو کہا کہ بھائی' اگر کوئی تکلیف نہ ہو تو تھوڑی

دی مسجد سے گھوڑے کی لگام پکڑا کر [illegible] جب [illegible]
فروخت کی [illegible] تو اللہ تعالیٰ سے [illegible] ہوئی تھی [illegible]
اس شخص کے دل میں خیال آیا کہ [illegible] گھوڑے [illegible]
جب پکڑا گیا تو ہاتھ کاٹ [illegible]
گھوڑے کی لگام اتاری اور [illegible] حضرت علی [illegible]
والا اور گھوڑا کھڑا [illegible] ہے۔ حضرت علی نے [illegible]
بازار میں ایک نیا آدمی وہی لگام ہاتھ میں لیے بیچنے کی آواز لگا رہا تھا [illegible]
کی لگام ہے۔ اس نے کہا تو پھر آپ لے لیں۔ [illegible]
ہے؟ وہ دو ایک آدمی بازار میں [illegible]
پوچھا تو وہی آدمی معلوم ہوا [illegible] آپ نے پوچھا [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] اللہ تعالیٰ ان کو [illegible]
کے خیالات [illegible]
[illegible] (اعجاز [illegible])
[illegible] (درخت) [illegible]
[illegible]
حکیم محمد عبداللہ روڑوی لاہور [illegible]
میں چلے گئے۔ حکیم صاحب [illegible]
ساتھ لے لیا [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

ہوتا ہے جو پیچھے بھی بیان ہوا ہے۔ میرے میزبان فرمانے لگے یہ تو روزانہ کا ہی معمول ہے اس پر میں نے ان سے پوچھا کیا آپ جوتی پہن کر رکھتے ہیں؟ کہا نہیں بلکہ ایک چپل استعمال کرتا ہوں۔ میں نے پوچھا: چپل اتارتا ہوں تو کہیں ادھر ادھر پڑا رہتا ہے۔ کہا جب میں جوتی اتارتا ہوں تو ضرور یہ نیت کر لیتا ہوں کہ اگر کسی شخص نے میری یہ جوتی چرائی تو میری طرف سے اسے معاف اور حلال ہے۔'' اب جو شخص اسے چرانے کی کوشش کرتا ہے پہلے سے یہ جوتی بھی حلال ہو چکی ہوتی ہے۔ تو فوراً شیطان اس کے دل میں یہ وسوسہ یا خیال ڈالتا ہے کہ کسی اور کی دیکھو وہ آدمی تجھے دیکھ رہا ہے ابھی تو جب دیکھ رہا ہے کا پتہ چلے گا اسے چھوڑ دیتا ہے اور آگے بڑھ جاتا ہے اور دوبارہ پھر دوسری جانب سے آتا ہے تو سامنے دوسری جوتیاں پڑی ہوتی ہیں وہ ان میں سے کوئی ایک اٹھا کر چل لیتا ہے اور اس وقت اس کے دل میں کوئی خطرہ یا خیال پیدا نہیں ہوتا حالانکہ اس نے کئی عرصے سے یہ کام کامیابی کے ساتھ کر رہا ہے ایسے ہی اب بھی کامیاب ہوگا۔ گویا شیطان ان حلال جوتیوں کے اٹھانے کے وقت کیوں اسے روک دیتا ہے، اس لیے کہ اگر حلال تھی اور روزی اسے نصیب ہو گئی تو اس کی برکت سے کہیں یہ تائب ہی نہ ہو جائے اور پھر حرام خوری کے ساتھ تعلق سے مزید حرام میں ہی مبتلا رہتا ہے اور جس طرح ایک صالح اور متقی حلال کمائی سے روزی حاصل کرنے والے شخص کو حرام بلکہ مشتبہ روزی بھی بلائے جان اور عذاب معلوم ہوتی ہے اسی طرح حرام کھانے والوں کو حلال روزی بھی وبال جان معلوم ہوتی ہے اور شیطان اس سے نفرت یا کراہت یا معقول خوف کے ذریعے اسے اس سے باز رکھتا ہے یہی کیفیت ہے (الفاظ و تفصیل صاحب میزبان کی نہیں البتہ مفہوم ان کا ہے) ایسے عاملین و جاہلین ضلالت تو ظاہر ہے کہ حرام مال کے انبار جمع کر رہے ہیں مگر کسی حد تک اس معاملہ کا یہ پہلو بھی شاید کسی بے حقیقت ہو کہ جس طرح بدکردار، حرام خور وہ دین اور عقل کے دشمن ''عاملین'' ہوتے ہیں اسی طرح اکثر ان کے پھندے میں وہی لوگ پھنستے ہیں جو بے دین، جاہل، مشرک اور حرام کو روا رکھنے والے ہوں تو اگر وسعت نظر سے کام لیں تو آج کل زندگی کے ہر شعبہ میں دیانت و امانت کو با رخصت اور خیانت و ظلم اور مکر و فریب کا دور دورہ ہے چوری، ڈاکے، قتل، لوٹ مار، غارت گری کے ساتھ سود اور جوا تو اتنا عام ہو گیا ہے کہ پوری معاشی اور معاشرتی زندگی پر حاوی ہو چکا ہے کوئی بھی متقی شخص اس سے باوجود کوشش کے نہیں بچ سکتا۔ روٹی، پانی، کپڑے، گلیاں، سڑک جنہیں آپ استعمال کرتے ہیں، یہودیوں کے دیے ہوئے قرضوں سے، سود کے ساتھ چلنے والے کارخانوں، بیرونی امداد سے یا کسی نہ کسی طرح تعمیراتی ٹھیکے ان سب سے آپ مستغنی نہیں ہو سکتے۔ ان میں سے جو چیز آپ نے خریدی تو اس میں آپ نے بھی حصہ سود ادا کیا۔ ہاں اضطرار اور اختیار کا فرق ضرور ہے اور اسی لحاظ سے اللہ تعالیٰ اس شخص سے معاملہ فرمائیں گے مگر صریحاً اخلاقی جرائم پر مبنی دولت جب آئے گی تو اخراج کے لیے زور لگائے گی اور پھر وہ یا تو حرام خوروں کے پاس تاوانوں کی صورت میں، یا اولاد کے اللے تللوں میں یا موذی امراض کے علاج میں خرچ ہوگی۔ اس طرح وہ مال تو اپنے پاس رہا نہیں البتہ جس کا حق مار کر اسے حاصل کیا اس کا وبال ضرور سر پر باقی رہ

ہو، آپ کی نصیحت اثر کرتی ہو، [illegible] تو دیکھئے کہ وہ ولی ہے کہ نہیں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے پابند شریعت لوگ جو متقی تقویٰ کی اعلیٰ منازل طے کرنے والے ہیں اور [illegible] قربانیاں [illegible] دنیاوی ترغیبات و خواہشات کے پھندے سے بچتے ہیں [illegible] اور صرف آخرت کی زندگی [illegible] ہیں تو وہ ان کی جان مال رزق اور اولاد میں برکت عطا فرماتے ہیں اور ان کے معاملات میں [illegible] حفاظت میں [illegible] رکھتے ہیں اللہ تعالیٰ کی [illegible] رکھتے ہیں [illegible] اور قربانیاں اور اولاد وغیرہ سے بچائے رکھتے ہیں ایسے لوگ جو دین و ایمان کے [illegible] آتے کیونکہ وہ ان کے قریب بھی نہیں جاتے [illegible] ہیں۔ لا یخدع ولا یخدع اللہ تعالیٰ کی رحمت ہمیشہ ان کے شامل حال [illegible] ایمان بھی محفوظ اور مال بھی محفوظ [illegible] العظیم [illegible] اولئک علیہم صلوات من ربہم و رحمۃ و اولئک ہم المہتدون (البقرۃ آیت نمبر ۱۱۵) انہیں خوشخبری دے [illegible] رب کی طرف سے [illegible] رحمت [illegible] اور ایسے ہی لوگ راہ راست پر ہیں۔

نیز اس معاملہ کا [illegible] حضرت مولانا سعید احمد صاحب کی [illegible] اللہ تعالیٰ [illegible] مسلم و کافر کو روزی دے رہے ہیں [illegible]

ہوتے ہیں دنیا ان کے لیے رحمت ہے اور جو کچھ ہے سب عذاب" (مفہوم) اللہ تعالیٰ کی ناراضگی یہ ہے کہ شخص کی زندگی حقیقتاً عذاب ہوتی ہے کہ شخص غریب کیوں نہیں ہوا جو اس سے محروم ہو گئی اور پھر [illegible] کے حقیقت تو (اللہ تعالیٰ بچائے) وہ کہتا ہے کہ "جہنم" میں اس دن جس کی آنکھیں [illegible] نکلی ہوئی اور جیسے زمین اور آسمان بجلی کے دو پاٹ ہیں وہ درمیان میں دب کر رہ جائے گی حالت: بس اللہ تعالیٰ ہی کی خوشی اور رضا کی زندگی چاہیے۔"

اب مجموعی طور پر اندازہ لگائیے کہ آخرت لامحدود اور دنیا کی انسان کی انفرادی زندگی بالکل محدود ہے کیونکہ سمجھنے کے لیے ہم نے بعد کے آخرت کے ایک دن کا اور انسانی زندگی کی اوسط (۸۰) سال مدت کا تقابلی حساب کر کے بتاتے ہیں کہ کلی مقدار حسب ذیل ہے۔ الف سنہ کے مطابق آخرت کا ایک (خاص) دن پچاس ہزار سال کا ہوگا (ہمارے سالوں کے حساب سے) جو شخص اس دنیا میں اسی (۸۰) سال زندگی گزارے اس کی پوری زندگی اس ایک دن کے مقابلے میں صرف ڈھائی منٹ بنتی ہے اب ہم اندازہ کریں کہ اس ڈھائی منٹ کے لیے ہم اللہ تعالیٰ اور بندوں کے حقوق کتنے اور کیسے بے دردی سے ضائع کرتے ہیں۔ پورے عرصہ آخرت کے مقابلے میں تو شاید ساری انسانی زندگی ایک سیکنڈ کا ہزارواں حصہ بھی نہ بنے۔

1۔ مذکورہ بالا قسم کے عاملین کے دل میں اگر ذرا سا بھی خدا کا خوف موجود ہو تو اپنے فریب اور حرام روزی کے ساتھ ایک اور خوفناک جرم کے ارتکاب کے امکان کی طرف بھی توجہ فرمائیں کہ مسلسل مشاہدہ سے دیکھا گیا ہے اگر کوئی شخص (از قسم عامل) کسی مریض کے متعلق دل میں یہ سمجھتا ہے کہ اس کا صحیح علاج دوا ہے یا آپریشن وغیرہ سے ہی ہو سکتا ہے مگر وہ اپنی مجبوری یا حرص روزی اور [illegible] اپنے مقصد کے لیے اسے کہتا ہے کہ "نہیں! یہ تو چیز ہی کیا ہے میرے پاس ایسے عملیات موجود ہیں اور [illegible] تو وہ ہیں جو اس مرض کو [illegible] کہ میرے سامنے ان ڈاکٹروں، حکیموں کی کیا حیثیت ہے؟ اور بس تم فوراً صرف میرا ہی علاج شروع کر دو۔ پھر دیکھو تم کتنی جلدی ٹھیک ہو جاتے ہو" اور اس طرح اگر وہ مریض صحیح علاج نہ ہونے سے مر جاتا ہے تو یہ عامل عنداللہ اس کا کلی یا جزوی قاتل قرار دیا جائے گا۔

2۔ جو اس قسم کے تعویذات، عملیات، دم درود وغیرہ کرنے والے حضرات بھی اس کے متعلق نوٹ فرما لیں کہ "روحانی شفاء" کرنا تو محض خطا یا حرکت ہے اور "روحانی علاج" بھی بذریعہ تعویذات و عملیات صرف تین چار تکالیف کے لیے ہو سکتا ہے یعنی جنات، سحر، نظر بد اور اقرباء امراء مناسب اور باقی جتنے امراض ہیں وہ دوا [illegible] جن کی ادویہ اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمائی ہیں اور وہ بے قاعدہ پیدا نہیں کی گئیں ان کا علاج انہی سے کیا جانا چاہیے۔

3۔ آخری اور ضروری موضوع "انسانوں کے بھوت" کے واقعہ کے تحت جنات اور ان کے شرعی

حقیقت و ماہیت کو سمجھا گیا ہو چکا ہے "سحر" کے متعلق اکثر یہی سمجھا جاتا کہ یہ بھی "جنات" سے ہوا ہے ہرگز نہیں بلکہ شعبدہ اس سے زیادہ ہی ہے۔ لہذا اس کے متعلق بھی چند وضاحت، بعنوان "قربانی کا بکرا" جادو اور سحر کا اور ساحرین فرعون کا ہوا ہے جس سے یخیل الیہ من سحرھم انہا تسعی اور سحروا اعین الناس کی آیات سے حقیقت سحر بھی معلوم ہوتی ہے۔ ساحر (عامل) فریق ثانی (معمول شعوری) یا غیر شعوری کو اپنے جسم کی مختلف حرکات جیسے زبان، آنکھوں، ہاتھوں وغیرہ سے نیز مادی شعبدہ بازی سے متاثر کر لیتا ہے اور وہ معمول ساحر چیز کو اسی طرح دیکھتا ہے جیسے اور جیسے ساحر اسے دکھانا چاہتا ہے "عامل" کی قوت متخیلہ کو متاثر کر کے اسے خلاف حقیقت مشاہدہ کراتا ہے "عامل" کی "سحر" سے جو نتیجہ وہ اس کی "نظر بندی" بھی اسی طرح کرتا ہے (غالباً لفظ نظر بندی کی وجہ سے ہو کہ نظر بند تو نہیں ہوتی البتہ فریب ضرور کھا جاتی ہے لہذا لفظ "نظر فریبی" زیادہ مناسب ہو گا) اس "سحر" کے ذریعہ مرئی (نظر آنے والی چیز) کی قلب ماہیت نہیں ہوتی بلکہ یہ محض فریب نظر ہوتا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ یہ تاثر عامل اور معمول کے بالمشافہ (آمنے سامنے) ہونے پر ہی ہوتا ہے غائب اس کا اثر ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اور بالمشافہ بھی آپ نے کسی اندھے بہرے پر بغیر اسے مس کیے یا الفاظ سنائے سحر یا مسمریزم کا اثر ہوتے کبھی نہیں دیکھا ہو گا۔ لہذا سب سے بڑے تاریخی و قرآنی واقعہ ساحرین سے ہی سحر کی حقیقت تو معلوم ہو گئی۔ سحر میں دراصل استمداد از شیاطین کے ذریعہ روحانی و جسمانی نجاست غور و غلاظت پسند لوگ جو توفیق سحر کی حرکات کرتے ہیں اور شیاطین الانس والجن ان کی ہیئت کذائی اور تمام ساحر پر چند دنوں سے لوگوں میں ان کے "حل المشکلات" ہونے کا تصور پھیلاتے ہیں تو کم علم دینی سے بے بہرہ ہونے کے سبب لوگ خصوصاً خواتین ان کے جال میں زیادہ پھنستی ہیں۔ مگر یہ اپنے خداؤں (شیاطین) سے صرف اتنا کام ہی کرا سکتے ہیں جتنا ان کے اختیار اور بس میں ہے اور وہ بالکل معمولی ہے اور وہ بھی اللہ تعالیٰ کی مشیت کے ساتھ مشروط ہے اگر اللہ جل شانہ نہ چاہیں تو وہ ذرہ بھر بھی نفع و ضرر نہیں پہنچا سکتے اور اتنا بھی اللہ تعالیٰ نے انسان کی آزمائش کے لیے رکھا ہے۔

شیطانی اختیارات کی حقیقت و حدود۔ اللہ کریم ارشاد فرماتے ہیں انہ لیس لہ سلطان علی الذین امنوا و علی ربھم یتوکلون ۝ انما سلطانہ علی الذین یتولونہ والذین ھم بہ مشرکون ۝ یعدھم و یمنیھم و ما یعدھم الشیطن الا غرورا ۝ (سورۃ نحل آیت ۹۹، ۱۰۰) شیطان کا قابو صحیح ایمان اور توکل رکھنے والوں پر نہیں چلتا بلکہ صرف شیطان کے دوستوں اور مشرکوں پر چلتا ہے۔ دوسری جگہ ارشاد ہے۔ (سورۃ النساء آیت ۱۲۰) وہ (شیطان) ان سے جھوٹے وعدے کرتا ہے اور انہیں (تمنا) سبز باغ دکھاتا ہے مگر شیطان کے سارے وعدے محض فریب (دھوکا) ہیں۔ شیطان انسان کو صرف جھوٹے وعدوں اور خوش

گمراہوں کے جال میں پھنستا ہے (زبردستی کسی کو گمراہ نہیں کر سکتا) دوسری جگہ ارشاد ربانی کا مفہوم ہے کہ قیامت کے روز شیطان اپنے پیروکاروں کو کہے گا کہ میرا تم لوگوں (انسانوں) پر کوئی زور نہیں تھا میں صرف تمہیں بلاتا تھا اور تم دوڑے چلے آتے تھے اب مجھے الزام مت دو بلکہ اپنے آپ کو ملامت کرو۔ (سورہ ابراہیم آیت ۲۲) ایک اور مقام پر ارشاد فرماتے ہیں کہ اس شیطان کو ان پر کوئی اقتدار حاصل نہیں (تو پھر یہ) مگر بس جو کچھ ہے اس سے ہم یہ دیکھنا چاہتے ہیں کہ کون آخرت کو ماننے والا اور کون اس کے بارے میں شک میں ہے (۳۴ - ۲۱) یعنی جو اثر بس قلب انسانی میں وساوس پیدا کرتا ہے اگر فوراً (بلاتوقف) تعوذ پڑھ کر استغفار و لاحول پڑھ کر اللہ کی طرف رجوع کیا تو یہ دور ہو جاتا ہے اگر اپنے اختیار سے اس وسوسہ کو آگے چلاتے رہے اور تسلیم بناتے رہے اور پھر اس پر عمل بھی کر لیا تو خود سمجھئے یہ تو روحانی ضرر کا بیان ہوا اس پر جسمانی ضرر کو قیاس کر لیجئے (وسوسہ آنا غیر اختیاری ہے جتنا اس پر مواخذہ نہیں تو اس کا ضرر ہے اس سے آگے اختیاری ہے کہ اسے آگے چلاتا رہے تو اس پر مواخذہ ہے وان تبدوا ما فی انفسکم او تخفوہ یحاسبکم به الله (سورہ البقرہ آیت ۲۸۴) تم اپنے دل کی باتوں کو خواہ ظاہر کرو خواہ چھپاؤ اللہ تعالیٰ تم سے بہرحال ان کا حساب لے لے گا) جسمانی ضرر کی مثال لیجئے۔ اس بارہ افراد پر مبنی (مرادیں) میں ایک کمرے میں سوئے ہوئے ہیں بچے مرد عورتیں مگر صرف ایک عورت کے بال کی لٹ بیدار ہونے پر کٹی ہوئی ملتی ہے نہ کوئی ساحر خود آیا نہ جن! باہر سے دروازہ بند تھا اور اندر اس کمرے کا بھی کنڈا لگا ہوا تھا ظاہر ہے کہ کسی جنات کے ذریعہ ہی یہ حرکت کی گئی ہے (بلکہ کروائی گئی ہے) اگلی جو ایسی حرکت شیطانی ہو گی وہ "مسلمان" یعنی خود انسان کی غلطی کی وجہ سے ہو گی اور دوسرا واسطہ ہو گا اسے جنات کی شرارت کہتے ہیں اور جو ساحر جنات کے ذریعے ایسی کارروائی کراتے ہیں اس کا واسطہ ہو گا اسے سحر یا جادو کہتے ہیں یعنی دونوں میں جنات ہی کی کارستانی کارفرما ہوتی ہے۔ اور ظاہر ہے کہ یہ بال تراش جن بھی دشمن ہے جو راستے بیٹھے وہ بھی دشمن اور بھیجنے والا بھی دشمن اب اس دشمن جن کو سو فیصد کلی ضرر پہنچانے کا سنہری موقع حاصل ہے مگر وہ صرف بال کاٹنے پر اکتفا کیوں کرتا ہے؟ اور یہ جن غائب بھی ہے (نظر بھی نہیں آتا) اور جس پر "وار" کیا جا رہا ہے وہ بیدار بھی نہیں کہ شور ہی مچا سکے جن قوی تر بھی ہے اور عورت کمزور پھر وہ اس عورت کی گردن ہی کیوں نہیں کاٹ دیتا؟ وجہ یہ ہے کہ اسے یہ اختیار ہی حاصل نہیں اس کے اختیار کی حد اور منتہا صرف بال یا کپڑا کاٹ دینے تک ہے۔ (کبھی آپ نے دیکھا یا سنا ہو گا کہ جنات ہر روز سے اینٹیں وغیرہ پھینکتے ہیں وہ انسانوں یا جانوروں کے جسم پر نہیں لگتیں بلکہ ان کے پاس ادھر ادھر گرتی ہیں) اور جب سے انسان کی تاریخ کا علم ہوا ہے کبھی دنیا بھر میں کسی جن نے خود کسی انسان کو قتل کیا ہو اور اس کی گردن کاٹی بلکہ یہ جنات تو صرف وہم ڈالنے کے لیے ایک شوشہ چھوڑتے ہیں اگر انسان کیوں اور کیسے اور کون کے تین "سوالوں" کے چکر میں پھنس گیا تو شیطان کی سکیم چالو ہو جاتی ہے اور پھر وہ شخص غیر اللہ کے پاس پہنچتا ہے اور اپنا مال جان اور ایمان برباد کرتا ہے اور اس پر شیطان کا تسلط مزید بڑھ جاتا ہے۔ اگر نظر صرف اللہ کریم پر ہی رہتی اور اس

کے احکام پر عمل کیا تو شیطانی مکر کا جال ریزہ ریزہ ہو جاتا ہے۔

قصہ ہاروت و ماروت: اسی قصے سے متعلق جو روایات بالخصوص کتب [illegible] جو شہرت پا چکی ہیں وہ فرشتوں ہاروت و ماروت کا انسانی شکل میں دنیا میں آنا، اللہ تعالیٰ کا [illegible] اور ان کا لوگوں کو سحر (جادو) سکھانا اور ایک عورت زہرہ نامی سے تعلق پیدا کرنا اور پھر اس عورت کا [illegible] آسمان پر "ستارہ" بن جانا اور فرشتوں کا سزا کے طور پر بابل میں کنویں میں الٹا لٹکا دیا جانا۔ حضرت سلیمان کے زمانے میں جادو کا زور و شور ہونا بلکہ نعوذ باللہ حضرت سلیمان کا خود بھی جادو [illegible] یہ بھی اسی طرح اسرائیلیات میں سے ہے کیونکہ یہودی (بنی اسرائیل) اپنی خباثت سے [illegible] کے لیے مختلف انبیاء پر نہایت شرمناک الزامات لگاتے تھے (جو وہ ان کی کتب میں آج تک درج ہیں) [illegible] جب انبیاء گناہوں سے نہیں بچ سکے تو ہم کیسے بچ سکتے ہیں یہ بھی انہی میں سے ایک ہے [illegible] نے اس قصے میں جہاں وما کفر سلیمان ولکن الشیاطین کفروا (سلیمان نے کفر نہیں کیا بلکہ شیاطین (جن) کفر کا کام کرتے تھے) اسی طرح آگے وما انزل علی الملکین ببابل ھاروت و ماروت بھی بتا دیا ہے یعنی بابل میں ہاروت و ماروت نامی فرشتے بھی نازل نہیں ہوئے تھے بلکہ شیاطین ہی (سحر) کا کام کرتے تھے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ یہود کے اس الزام کی [illegible] سارا واقعہ (کفر سلیمان اور نزول ہاروت و ماروت) ہی جھوٹ ہے۔ حضرت سلیمان نے نہ کفر کیا [illegible] نہ ہی بابل میں ہاروت و ماروت دو فرشتے نازل کیے گئے (جب وہ آئے ہی نہیں تو ان کا سحر سکھانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا) البتہ وہ شیطان جنات تھے جو لوگوں کو سحر سکھاتے تھے [illegible] تھے اور اللہ تعالیٰ نے ملائکہ کو بھیج کر [illegible] ما ننزل الملائکۃ الا بالحق [illegible] باطل اور کفر ہے جسے کبھی نازل نہیں فرمایا [illegible] ثابت ہوتا۔

مدنی یہودی جادوگروں کا قصہ: اچھے بھلے [illegible] بن اعصم کے حضور نبی کریم ﷺ پر جادو کر دینے اور اس میں کامیاب ہو جانے سے "واقعہ [illegible] برحق ہونے اور انتہائی ضرر رساں ہونے کا یقین اور خوف پھیلا ہوا ہے۔ واقعہ یوں بیان کیا جاتا ہے [illegible] منورہ کے یہودی لبید بن اعصم نے کسی طرح حضور اکرم ﷺ کے کنگھے سے [illegible] لیے اور پھر ان پر سحر کی کلام پڑھ پڑھ کر پھونکیں ماریں اور بالوں کو گرہیں دے [illegible] کے درخت کے خوشے میں (جو انسانی شکل سے مشابہ ہوتا ہے) لپیٹ کر [illegible] جنگل کے کسی کنویں میں ڈال دیا (تو پتھر اس کا بوجھ خوشے پر اور بال مبارک پر پڑا [illegible] طبیعت پر بھی بوجھ پڑا) اور آپ کی طبیعت ناساز رہنے لگی اور (روایات [illegible]) آپ [illegible] نسیان لاحق ہو گیا۔ پھر آپ نے اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائی کہ یہ کیا ہو گیا؟ مجھے بتایا جائے [illegible] باہمی مکالمے سے سارا معاملہ معلوم ہو گیا اور آپ نے دو صحابہ کو بھیج کر کنویں سے پتھر نکلوائے اور پھر اس میں

ہے جب نبی کریم نے یہ معوذتین پڑھیں تو ہر آیت پر ایک گرہ کھل جاتی اور جتنی آیات تھیں اتنی ہی گرہیں تھیں جب آخری آیت سے پوری گرہیں کھل گئیں تو طبیعت مبارک ہشاش بشاش ہو گئی (مفہوم) یہ روایت کئی وجوہ سے مثلاً محل نظر ہے اول یہ کہ سند کے تیسرے واسطے تک خبر واحد ہے اور خبر واحد دین کے بنیادی امور حتیٰ کہ فقہی وغیرہ میں حجت تسلیم نہیں کی جاتی اور صحیح کی ایک روایت میں تو تیسرے درجے کی ضعیف روایات کا سہارا لیا گیا ہے دوسرا اگر یہ واقعہ اسی طرح "واقع" ہوا ہوتا تو جملہ اعدائے اسلام یہود، کفار اور منافقین کے لیے تو ایک زبردست ہتھیار مہیا ہو جاتا اور وہ حضور اکرم ﷺ کو ہر ممکن طریقے سے نقصان پہنچانے میں ناکامی کے بعد اتنی زبردست کامیابی حاصل کر کے پروپیگنڈے کا ایک طوفان برپا کر دیتے۔ اسلام کے دوستوں اور دشمنوں دونوں جماعت کی طرف سے صحیح اور غلط ہزاروں روایات اس واقعہ کی ملتیں خصوصاً صحابہ، تابعین، حضرت امام ابو حنیفہ وغیرہ سے تو بکثرت صحیح روایات ملتیں مگر سب یہ تمام روایتیں اس صورت حال سے خالی ہیں سوم یہ روایت تو اسی روایت کا متن ہی نص سے متعارض ہے روایت اس لیے خلاف ہے کہ اس میں ایک راوی ہشام بھی ہے جس کا دماغ بالتحقیق ۱۴۲ھ میں خراب ہو گیا تھا اور اس ہشام سے روایت کرنے والے سب عراقی ہیں۔ مدنی کوئی بھی نہیں۔ چہارم: ہشام کے بعد کے راویوں میں اختلافات کی وجہ سے یہ حدیث مضطرب ہے کوئی کہتا ہے حق تعالیٰ نے کوئی کہتا ہے کہ حضرت عائشہ نے پوچھا تھا کہ یا رسول اکرم ﷺ آپ نے سحر کو کیوں نہیں نکالا؟ ایک راوی کہتا ہے کہ آپ نے ان دو فرشتوں کو خواب میں دیکھا (جنھوں نے حقیقت واقعہ بیان کی) دوسرا کہتا ہے کہ آپ نے خواب میں ایک روایت کہتی ہے کہ آپ کو مغالطہ صرف ازواج مطہرات کی باری میں ان کے پاس جانے میں ہوتا تھا دوسرا کہتا ہے ہر کام میں ہوتا تھا۔ ایک راوی مذکورہ کیفیت چھ ماہ دوسرا نو ماہ تیسرا ایک سال اور کوئی راوی چالیس دن بیان کرتا ہے۔ راوی کی اس حالت سے تو یہ شبہ قوی ہوتا ہے کہ واقعی ہشام کا دماغ خراب ہو گیا تھا۔ پنجم: سحر کی پہلی قسم یعنی تاثر بالاشیاء (مسمریزم) تو یہ ہو ہی نہیں سکتی کہ یہودی جادوگر نے حضور اکرم ﷺ کے سامنے آ کر تو جادو نہیں کیا اور اس طرح ہوتا بھی تو حضور اس سے ہرگز متاثر نہ ہوتے اور یہ دوسری قسم وہی ہے جس کے متعلق ہے کہ سب قباحتوں کی جڑ ابلیس ہے اور اس کو اور اس کی نسل کو جب عام متقی مسلمانوں پر بھی اتنی قدرت حاصل نہیں ہے انه لیس له سلطان علی الذین امنوا و علی ربهم یتوکلون اور ان عبادی لیس لک علیهم سلطان تو سید الانبیاء ﷺ پر تو کوئی شیطانی اثر خفیف درجہ کا تصور بھی نعوذ باللہ نہیں کیا جا سکتا کہ یہ سحر بھی اگر ہوتا تو استمداد من الشیاطین پر مبنی ہوتا۔ جو علماء یہ دلیل دیتے ہیں کہ نبی کریم بشر تھے اور ان کے دانت مبارک شہید ہو سکتے ہیں تو ان پر سحر جادو کا اثر بھی ہو سکتا ہے اس کے متعلق عرض ہے کہ مذکورہ تکالیف تو بدنی ہیں جن سے کوئی بشر مستثنیٰ نہیں ہو سکتا جس طرح بھوک پیاس سردی گرمی بیماری وغیرہ حاجات بشریہ ہیں مگر سحر جسمانی عارضہ نہیں روحانی عارضہ ہے اور روح اور قلب مہبط وحی ہیں اگر وہ ہی شیطانی یا نعوذ باللہ دخل شیطانی کی زد میں آ جائیں تو وحی مشکوک اور دین کی بنیاد ہی

خود زائل ہو جاتی ہے۔ لہٰذا روایت مذکورہ کے متن پر غور کرنا چاہیے۔ اب سے پہلے کتاب اللہ نے [illegible] حفاظت کا وعدہ اور اللہ جل شانہ نے خود لیا ہے جس کی آیت [illegible] سے بچنے کے لیے جو اور عقلاً اس کی تصدیق کرنی [illegible] واقعہ کی تحقیق [illegible] تھے تو اس مسئلہ کو پھر کتاب اللہ اور سنت رسول اکرم ﷺ کی طرف لوٹایا جائے گا اور [illegible] روایت کو بھی اسی اصول کے مطابق دیکھنا چاہیے۔ مثلاً اس مذکورہ واقعہ کی شہرت روایان کے مطابق [illegible] سے ۱۳۳ سال بعد ہوئی اور حضور اکرم ﷺ کی وفات کے ۱۳۰ سال بعد [illegible] چند اشخاص کے سوا کسی کو بھی اس کی خبر نہیں ہوئی! یہ جو "سحر باطنی" تھا [illegible] روایات مذکورہ میں آپ ﷺ کو نسیان کی وجہ سے جو جو باتیں پیش آتے تھے [illegible] نے کوئی کام نہیں کیا (جیسا تو خیال فرماتے کہ کر لیا ہے) اور کوئی کام کر چکے ہوتے تو خیال فرماتے کہ نہیں کیا ازواج مطہرات کی باری بھول جاتے کسی چیز کو لکھنے میں بھی شبہ ہو جاتا کہ لکھی ہے یا نہیں [illegible] کے وغیرہ۔ مگر آپ ذرا غور فرمائیں کہ خیالات یادداشت کا مرکز دماغ ہے مذکورہ باتوں سے یہ ثابت کیا جانا مقصود ہے؟ اعدائے اسلام کے لیے تو بہترین موقع ہوگا کہ [illegible] یہ مسلمان خود کہتے ہیں کہ ان کے نبی کے دماغ پر اثر ہو گیا تھا (استغفراللہ) حالانکہ اللہ تعالیٰ نے [illegible] کفار کا الزام بھی اجمالاً فرمایا ہے۔ کفار انبیاء کو کہتے کہ یہ دیوانہ اور مجنون ہے اللہ تعالیٰ [illegible]

ان کے اس الزام کی تردید کا ذکر فرماتے ہیں وفي موسى اذ ارسلناه الى فرعون بسلطان مبين الى وقال ساحر او مجنون فاخذناه وجنوده فنبذناه في اليم [illegible] كذلك ما اتى الذين من قبلهم من رسول الا قالوا ساحر او مجنون [illegible] کہ یہ نبی مجنون ہے (نعوذ باللہ) اس کا دماغ چل گیا ہے مگر یا صورت بالا آپ ﷺ [illegible] یادداشت پر باطنی اثرات کے موثر ہونے کی تصدیق کرتے ہیں مذکورہ مسئلہ [illegible] تخریب [illegible] اور یہ پہلو بھی مدنظر رکھنا کہ شریعت کے احکام کا مکلف [illegible] سے ہوتا ہے کہ جو مجنون ہو اس پر شریعت کے احکام اللہ تعالیٰ کی طرف سے [illegible] ایک طرف مکلف سے بچا [illegible] اور دوسری طرف [illegible] اپنی دماغی کیفیت کی وجہ سے شریعت پر عمل کرنے کا مکلف بھی نہ ہو مگر اپنے [illegible] بھی کرتے رہیں۔ یہ کیسا عجیب تضاد ہے! [illegible] کفار انبیاء علیہم السلام کو سحر زدہ [illegible] خاص طور پر حضور اکرم ﷺ کو "رجل مسحور" کہتے تھے ان تتبعون الا رجلا مسحورا" اور اللہ تعالیٰ ان کی تردید فرماتے ہیں کہ باطل (جیسے شیطان وغیرہ) ان کے قریب بھی نہیں آ سکتے۔ لا یاتیه الباطل من بين يديه و من خلفه اور والله يعصمك من الناس۔ مگر اس روایت نے [illegible] کفار کے اس الزام کو صحیح ثابت کر دیا ہے یا نعوذ باللہ! [illegible] مذکورہ روایت کا مضمون ولا يفلح الساحر حيث اتى کے [illegible]

حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ "ساحر کبھی کامیاب نہیں ہوتا" مگر یہاں ساحر کو کامیاب بیان کیا گیا ہے۔ ذرا فرق مراتب: ساحرین فرعون اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے میدان مقابلہ میں ساحرین کا نعرہ تھا قد افلح الیوم من استعلی آج کے دن جو غالب آ گیا وہی کامیاب ہوگا) اور اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے نبی موسیٰ کو اسی جگہ یہ بشارت دی لا تخف انک انت الاعلی گھبرا نہیں تو ہی کامیاب ہوگا) اور پھر دنیا نے دیکھا کہ فرعونی جادوگر ناکام اور بنی اسرائیل کے نبی کامیاب ہو گئے مگر یہاں آپ نے دیکھ لیا کہ بنی اسرائیل کا یہودی ساحر کامیاب اور سید الانبیاء علیہم السلام ناکام! کیا یہ آیات کی روایات کا تعارض نہیں ہے؟"

جو انبیاء علیہم السلام پر تہمت باندھنے والے، حلقوں سے آ کر اسلام قبول کرنے والے چند اشخاص نے غیر شعوری طور پر بقدر قلیل یہ تاثر ابھروا لیے اور نسل بعد نسل اس میں اضافہ ہوتا رہا اور محققین نے اس کی تنقیح بھی کی۔ ملعون یہودیوں (بنی اسرائیل) کے خرافات کا تاثر کتب متعلقہ میں نمونہ ملاحظہ فرمائیے، حضرت سلیمان کا دنیا میں پہلی بار بلقیس کی پنڈلیوں کے لیے بڑی کاوش سے بال صفا پوڈر تیار کرانا، حضرت اسماعیل کی جگہ حضرت اسحٰق کو "ذبیح اللہ" قرار دینا، حضرت داؤد کا اپنی فوج کے افسر کی بیوی کو نہاتے دیکھ کر اس کے خاوند کو محاذ کے فرنٹ پر بھیج کر مروا دینا اور اس کی بیوی کو حرم میں داخل کر لینا، حضرت سلیمان کی قوت مردمی کا ایسا حساب لگانا جو عقل اور حیاء بھی تسلیم کرنے سے متنفر ہو نیز حضرت سلیمان کی صورت بے مثال کی وجہ محض ایک انگوٹھی قرار دینا، حضرت سلیمان والی نمل (چیونٹی) بھیڑیے کی جسامت کی بنا دینا وغیرہ سے اندازہ کیجئے۔ اس بھیڑیے جتنی چیونٹی کی روایت کی حقیقت اس شیخ نے عجیب طرح حل کر کے یوں فرماتے ہیں "نمل" "ذئب" "ذباب" یعنی مکھی جتنی بڑی تھی مگر پڑھنے والے نے "ذباب" کو "ذئب" یعنی بھیڑیا پڑھ لیا (عرب بغیر الف درمیانی کے بھی اسم لکھتے تھے جیسے رحمٰن، قرٰن (رحمان اور قرآن) ایسے ہی ذیب اور ذبب تقریباً یکساں الفاظ معلوم ہوتے ہیں) اس طرح چیونٹی جسامت میں چیونٹی مکھی کی جسامت سے بڑھ کر بھیڑیے کی جسامت کے برابر ہو گئی۔

ہو سکتا ہے کہ بعض لوگ یہ خیال کریں کہ یہودی مدنی جادوگروں والی حدیث کی سند تو بہت مضبوط ہے لہٰذا اس میں ادنیٰ بھی شک کی گنجائش نہیں تو اس کے متعلق عرض ہے کہ کیا کلام اللہ سے بھی زیادہ قوی اور باوثوق مستند ہے؟ وہ بھی یہ حرفاً حرفاً بلکہ حرف کے شوشہ تک اسی طرح معصوم و محفوظ اور لاریب ہے جس طرح قرآن پاک جس کے متعلق حق تعالیٰ کا دعویٰ بیان فرما رہے ہیں۔ انا نحن نزلنا الذکر وانا له لحافظون (سورہ الحجر آیت 9) اور ہم نے ہی اس ذکر (قرآن) کو نازل فرمایا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ یہاں ایک عجیب چیز حفاظت کلام الٰہی کی (صرف صوری کے) متعلق ملاحظہ فرمائیے، قرآن پاک کے کاتب کئی صحابہ کرامؓ تھے ان میں سے کسی نے کہیں کوئی لفظ دوسرے سے ذرا سا مختلف حروف میں لکھ دیا (پڑھنے میں دونوں یکساں ہیں) مگر آج تک وہ دونوں صحابہ کرامؓ کی وہی املا لیکن

مشابہت اسی طرح چلی آ رہی ہے جیسے لفظ مجمع ہر جگہ کہ اول ہے (ق) سے ہے [illegible]
میں یہ لفظ (صرف ایک ہی جگہ) لکھی ہے (ت) سے ہے ان شعوت الرحمٰن [illegible]
سے جوڑ کر لکھا گیا ہے وہ اسی طرح چلا آ رہا ہے اور جہاں جہاں الگ لکھا گیا ہے [illegible]
صوم اور صلوات کو بھی نمایاں فرق موجود ہے وغیرہ مگر احادیث میں [illegible] ایک واقعہ کئی [illegible]
بیانات جن میں راوی کا مفہوم بھی شامل ہوتا ہے موجود ہیں [illegible]
سے وضاحت بھی فرما دی ہے کہ مجھے اس لفظ میں شک ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے [illegible]
ہے تاہم کسی صورت میں بھی سند قرآن پاک و حدیث مبارک کے موجودہ [illegible]
نکتے اور جیسا کہ عرض کیا گیا کہ ہر چیز کو سب سے پہلے کلام اللہ پر پیش کیا جانا [illegible]
اس چیز کا حل بھی قرآن پاک کی دوسری آیت سے [illegible] چاہیے اس سے [illegible] ﷺ کا
احتمال ہوتا مثلاً کلام اللہ نے متعدد بار تحریف مطابق ہو [illegible]
تحریف کی احادیث موضوع (بمطابق اصطلاح اور اختلافات مسلمین) اور [illegible] ہے۔

کذبات ثلاثہ: مضبوط سند والی والے دوستوں کی خدمت میں [illegible]
پیش خدمت ہے حدیث شفاعت کبریٰ میں قیامت کے روز حضرت ابراہیمؑ نے اپنے تین [illegible]
کی معذرت کی ہے اللہ تعالیٰ کے دربار میں لوگوں کی شفاعت کرانے سے عذر [illegible]
بھی بیان کیے گئے ہیں جن میں سے دو کا ذکر قرآن پاک میں ہے اور ایک کا حدیث [illegible]
قرآن میں تو ایک بت توڑ کر جانا (نعوذ باللہ) بل فعله كبيرهم هذا اور دوسرا [illegible]
جب سے باہر میلے والوں میں شرکت نہ کرنے کا بہانہ کہ میں تو بیمار ہوں فقال انی سقیم [illegible]
روایت میں ہے کہ اپنی ہجرت کے وقت راستے میں حضرت سارہ کی عزت و عصمت کی حفاظت کے لیے
ظالم بادشاہ کو بتایا ان کو اپنی بیوی کے بجائے بہن بتایا۔ اس جھوٹ کو [illegible]
تاویل کی ہے کہ وہ جھوٹ تو اللہ کے لیے تھے اور وہ بھی جھوٹ نہیں [illegible] تھے۔ [illegible]
کہ اللہ جل جلالہ اپنے خلیل (دوست) کا اپنی کلام میں اس کا نقشہ بالکل مختلف بیان فرماتے ہیں [illegible]
کی خصوصی عزیمت، ایمان، قربانی، حنیفیت اور صدق وغیرہ کا کئی جگہ ذکر فرمایا ہے کہ آپ [illegible]
جاعلک للناس اماما (لوگوں کا امام) ان ابراهيم كان امة قانتا لله حنيفا (ابراہیم اپنی ذات میں
پوری امت تھے اور حنیف یعنی سب سے کٹ کر صرف اللہ تعالیٰ سے جڑ جانے والے) الا واها منيبا [illegible]
دل نرم اور رجوع الی اللہ والے سب آزمائشوں میں درجہ اول پاس ہوئے واذ ابتلی ابراهيم ربه
بکلمات فاتمهن اور تلك حجتنا آتيناها ابراهيم على قومه نرفع درجات من نشاء [illegible]
درجات) ساری زندگی قربانیوں سے بھرپور آپ نے اپنی ہر محبوب چیز اللہ تعالیٰ کے لیے قربان [illegible]
خطرے کو جو کسی کو انسان کو پیش آ سکتا ہے اسے محض اللہ تعالیٰ کی خاطر قبول کیا اور جھیلا [illegible]

عزیمت اور شان والے: سچے خلیل نبی ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کی اللہ عزوجل اپنے کلام میں اللہ کریم ایک تنہا پوری نو (۹) صفات بیان فرماتے ہیں۔ ان ابراھیم کان امۃ قانتا للہ حنیفا ولم یک من المشرکین شاکرا لانعمہ اجتباہ وھداہ الی صراط مستقیم واتینٰہ فی الدنیا حسنۃ و انہ فی الاخرۃ لمن الصلحین سورہ النحل آیت نمبر ۱۲۲-۱۲۰ (اپنی ذات میں پوری امت ۲۔ اللہ کا پورا مطیع فرمانبردار ۳۔ یکسو ۴۔ کبھی بھی شرک نہ کرنے والا ۵۔ اللہ کی نعمتوں کا شکر ادا کرنے والا ۶۔ اللہ کا چنا ہوا ۷۔ اللہ تعالیٰ نے سیدھے رستے کی ہدایت دینے والا ۸۔ دنیا میں بھلائی پانے والا ۹۔ اور آخرت میں صالحین میں سے) ایسی صفات حسنہ بیان فرمائیں۔ اللہ کریم اپنے حبیب محمد رسول اکرم ﷺ کی بعثت کا اظہار فرماتے ہیں کہ میں (اپنے محمد ﷺ) حضرت ابراہیم (خلیل اللہ) علیہ الصلوۃ والسلام کی دعا (کی قبولیت کا ثمرہ) ہوں ربنا وابعث فیھم رسولا منھم۔ اور ایسے عظیم الشان خلیل اللہ نبی کی بہت سی خصوصیات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ صرف خود ہی نہیں بلکہ سب گھرانہ ہی اللہ تعالیٰ کی خصوصی محبت، قربانیوں اور رحمتوں کا مظہر تھا اور اللہ تعالیٰ کا اتنا محبوب گھرانہ تھا کہ ان کی قربانیوں کی اداؤں کو قیامت تک کے لیے اللہ تعالیٰ نے محفوظ فرما دیا اور ان سب "عابدین" کے لیے جو اس کے در پر حاضری دے کر اس کی مقرر کردہ جمیع فرائض عبادات کا مجموعہ یعنی "حج" ادا کرنا چاہتے ہیں اور اپنے کو اللہ تعالیٰ کا عابد عاشق اور کامل عابد ثابت کرنا چاہتے ہیں وہ میرے اس دوست (ابراہیم) کی اور ان کے پیارے گھرانے کی قربانیوں کی اسی وقت اور اسی مقام پر اور اسی طرح ان کی نقل کریں تب تمہارا نام حج ادا کرنے والوں میں لکھا جائے گا۔ میری بندی ہاجرہ جہاں اور جس طرح دوڑی اسی طرح تم بھی دوڑو جہاں میرے بندے ابراہیم نے اپنے بڑھاپے کے (مجازی) سہارے اسماعیل کو منہ کے بل اوندھا لٹایا اور اس پر چھری چلا دی تم سے اتنی رعایت ہے کہ بجائے بیٹے کے جانور کے گلے پر اسی طرح اسی جگہ چھری چلا دو اور جہاں شیطان انہیں بہکانے آیا اور انہوں نے اسے کنکریاں مار کر بھگا دیا تھا تم بھی کنکریاں مارو اور جس طرح وہ میرے اس گھر کے گرد ذوق و شوق سے چکر لگاتا تھا اور میرے (مجازی) ہاتھ حجر اسود کو بوسہ دیتا تھا تم بھی اسی طرح کرو بلکہ اپنی پوری زندگی کو اسی پوری ماڈل پر ڈھال لو کہ وہ "حنیف" تھا "متوجہ" تھا یعنی سب مخلوق سے کٹ کر اور ہٹ کر صرف اور صرف اللہ کا ہو کر رہ گیا تھا۔ اسے مخلوق کی ذرہ بھر پرواہ نہ تھی، اگرچہ وہ اکیلا تھا صرف گھر میں یا شہر یا ملک میں اکیلا نہیں بلکہ پوری دنیا میں اکیلا یعنی ایک فی دنیا۔ کیا اس سے زیادہ کوئی "اقلیت" ہو سکتی ہے؟ اسے ذہن میں رکھنا اور کبھی اپنی اقلیت کا بہانہ نہ کرنا۔ اور پھر میرے اس "دوست" کی چاروں طرف نظر دوڑاؤ! میرے اس دوست کے گھر کی نشانیاں تمہیں چاروں طرف ابھی تک بکھری نظر آئیں گی۔ یہ میرا گھر (بیت اللہ) جسے دونوں پیارے باپ بیٹوں نے تعمیر کیا۔ یہ "زمزم" جو ننھے اسماعیل کی ایڑیوں سے پھوٹا۔ یہ صفا اور مروہ جہاں میری بندی ہاجرہ پانی کی تلاش میں ان دونوں پہاڑیوں کے درمیان بے قرار دوڑتی رہیں۔ یہ مقام ابراہیم جہاں میرے ابراہیم کے پاؤں میرے گھر کی تعمیر کے وقت پتھر کے اندر اپنے گہرے ثبت ہو گئے جیسی گیلی

مٹی میں اور یہ دیا منحر (قربان گاہ میں) اور یہ ہے مقام [illegible] ان دونوں باپ بیٹوں سے [illegible]
یادگار مقامات میں سے یہ شرف اپنے کسی اور نبی کو نہیں بخشا، وجعلها كلمة باقية في عقبه [illegible]
ان چیزوں کو دنیا میں کہیں دیکھا ہے جو آدم اور حوا جنت سے اپنے بدن پر لپیٹ کر [illegible] طفقا
يخصفان عليهما من ورق الجنة کیا صاحب عنبر اسلام کی اس عجیب [illegible] اور [illegible]
کوئی ٹکڑا دنیا میں کہیں موجود ہے؟ کیا اللہ تعالیٰ کی اس زبردست آیت [illegible]
ہے؟ کیا عیسیٰ علیہ السلام کے باذن اللہ مٹی سے پرندے بنا کر اڑائے جانے والے پرندے [illegible]
کسی نے زیارت کی؟ کیا حضرت سلیمان کے عظیم الشان تخت کی کوئی علامت اب [illegible]
امتیازات اللہ تعالیٰ نے اپنے اس دوست کے خاندان کو [illegible] کی مخلوق اور [illegible]
"عظیم" کی ایک اور صفت جو قرآن حکیم خصوصاً اللہ کریم نے فرمائی ہے اور وہ ہے "صدیق" [illegible]
"کذب" کی ضد ہے۔ دیکھئے واذكر في الكتاب ابراهيم انه كان صديقا نبيا ([illegible]
بیان "صدیق" کے معنی فرمایا گیا ہے کہ کبھی بھی جھوٹ نہ بولنے والا، سچا، صادق [illegible]
بلکہ صیغہ مبالغہ بہت ہی سچا بمطابق لغت المنجد بہت سچا سچائی میں کامل عمل سے [illegible]
والا اور مطابق صاحب معارف القرآن جس نے عمر بھر کبھی جھوٹ نہ بولا ہو اور [illegible]
عمل اور ہر حرکت و سکون میں اپنے قول و قرار (سچ) کا [illegible] اللہ تعالیٰ کا یہ دوست [illegible]
کا خلف الرشید اسماعیل بھی صادق الوعد اور ان کا دوسرا بیٹا اسحاق اور پوتا یعقوب بھی [illegible]
ان سب کو ہم نے نبی بنایا اور سب کو اپنی رحمت عطا فرمائی وجعلنا لهم لسان صدق عليا [illegible]
[illegible] وجعلها كلمة باقية في عقبه اور اس کا ذکر خیر ہمیشہ باقی رکھا یہ نقش تو وہ ہے [illegible]
اللہ کو اللہ جل شانہ بیان فرما رہے ہیں ذرا اس کو [illegible] فرمائیے اور پھر دوسرا نقش [illegible]
موجود ہے وہ بھی ملاحظہ فرمائیے اگر تضاد ہوگا وہ ظاہر ہو کر معلوم ہو گا کہ امام الانبیاء [illegible] ﷺ
صاحب کلمہ باقیہ، مجسم قربانی، حریت کے [illegible] صرف اللہ کی طرف یکسو اپنی ذات [illegible]
سچا اللہ کا دوست یہاں "صاحب کذبات ثلاثہ" بنا دیا گیا ہے۔ جبکہ اللہ کریم اپنے حبیب ﷺ [illegible]
صلوتي و نسكي و محياي و مماتي لله رب العالمين کی تلقین فرماتا ہے کہ میری نماز [illegible] قربانی
میری زندگی اور موت سب کچھ صرف اللہ رب العالمین کے لیے ہے اور یہ [illegible]
ہی) کا طریقہ ہے صاف اور سیدھا جس میں بالکل کجی نہیں اور یہ طریقہ ابراہیم کا [illegible]
صرف اللہ کی طرف یکسو تھا اور ہرگز مشرکوں میں سے نہ تھا ([illegible]) اس "مطیع اعظم" [illegible]
کے لیے یہ الفاظ کہ وہ دو جھوٹ تو اللہ کے لیے تھے، حالانکہ ان کی زندگی کا ہر لمحہ اللہ کے لیے تھا [illegible]
تیسرا جھوٹ جو مستثنیٰ کیا گیا ہے وہ؟) حالانکہ جب قائل نے قول کے وقت اس بات کو [illegible]
سننے والے نے اسے جھوٹ نہیں سمجھا تو تعجب ہے کہ بعد کے لوگ اسے کیسے جھوٹ [illegible]

بھی ہے کہ کسی بھی نبی پر دشمنوں نے بھی کوئی اخلاقی الزام عائد نہیں کیا یعنی جھوٹ، خیانت وغیرہ، بلکہ حقیقت یہ ہے کہ اس کا جواب تو بل فعله كبيرهم هذا جس کا جواب کفار نے لقد علمت ما هولاء ينطقون میں دیا ہے کہ تو بھی اچھی طرح جانتا ہے کہ یہ تو بول بھی نہیں سکتے (یعنی زبان جو چھوٹی سی ہے وہ نہیں ہلا سکتے تو ہاتھ پاؤں جو بہت بڑے ہیں کیسے چلا سکتے ہیں؟) اس پر حضرت ابراہیم کا یہ قول قال اف لكم ولما تعبدون من دون الله افلا تعقلون (افسوس اور تف ہے تمہاری عقل پر اور ان بتوں پر جن کی تم اللہ کو چھوڑ کر پوجا کر رہے ہو) بھی سچ پر دلالت کرتا ہے اور اس دلیل کا وہ کوئی جواب نہیں دے سکے بلکہ انہوں نے "طاقت" کا استعمال تجویز کیا کہ اسے آگ میں جلا دو۔ دوسرا مبینہ جھوٹ فنظر نظرة في النجوم فقال اني سقيم بیان کیا گیا ہے۔ کیا ان ناقلین محترم کے پاس کوئی دلیل ایسی ہے کہ حضرت ابراہیم اس وقت بیمار نہیں تھے اور کیا ان لوگوں نے پوری صحت کا "کوئی سرٹیفکیٹ موجود تھا! جسمانی بیماری خواہ خفیف ہو کا امکان بھی ہے اور ہو سکتا ہے کہ عذر کرنے کے لیے یہ فقرہ مروج ہو نظر نظرة في النجوم اور انبیاء علیہم السلام کو لوگوں کے اللہ کریم کے دین کی دعوت کو قبول نہ کرنے کا غم ہر وقت سوہان روح بنا رہتا تھا۔ حضور اکرم ﷺ کو اللہ کریم فرماتے ہیں لعلك باخع نفسك الا يكونوا مومنين کیا آپ اپنے آپ کو ہلاک کر لیں گے اس غم میں کہ یہ لوگ ایمان نہیں لاتے (مفہوم) ولقد نعلم انك يضيق صدرك بما يقولون ہم جانتے ہیں کہ یہ لوگ جو باتیں تمہارے متعلق کہتے ہیں ان سے تمہارے دل کو تنگی ہوتی ہے۔ فلا تذهب نفسك عليهم حسرات پس اے نبی خواہ مخواہ تمہاری جان ان لوگوں کی خاطر غم و افسوس میں نہ گھلے۔ حضرت لوط فرماتے ہیں انی لعملكم من القالين میں تمہاری کرتوتوں سے ناراض و نالاں ہوں۔ کیا دل کی گھٹن، غم اور افسوس اور بدن کی صحت کی نشانی ہے؟ اسی طرح امت کے کفر کا غم حضرت ابراہیم کو بھی تھا (انی سقیم) سوال پیدا ہو سکتا ہے کہ پھر بیماری کی حالت میں حضرت ابراہیم نے بتوں کو کیسے توڑا؟ جواب یہ ہے اللہ کے دشمنوں کے خلاف جذبہ جہاد ایمان کو اور پھر جسم کو قوت بخشتا ہے اسی جذبہ اور قوت ایمانی نے ان کو بتوں کی شکست و ریخت پر ابھار کر قوی بنا دیا اور اس طرح آپ کو شفاء قلبی وقتی اور فوری حاصل ہوئی جس طرح امت محمدیہ کو ارشاد ربانی ہے قاتلوهم يعذبهم الله بايديكم و يخزهم و ينصركم عليهم ويشف صدور قوم مومنين سورۃ انفال آیت نمبر ۱۴ اے مومنو! تم کفار سے لڑو! اللہ تمہارے ہاتھوں سے ان کو سزا دلوائے گا اور انہیں ذلیل و خوار کرے گا اور ان کے مقابلے میں تمہاری مدد فرمائے گا اور مومنین کے دل ٹھنڈے کرے گا یعنی قتل کفار سے شفاء قلبی کا حصول ہوگا۔ تیسری بات (متعلقہ کذب غیر قرآنی ہے جس سے فی الحال صرف نظر ہے) سیدنا ابراہیم خلیل اللہ کے اس طرح دو مختلف کردار قاری کے سامنے آتے ہیں اور یہ تصور تو کسی مومن کے حاشیہ خیال میں نہیں آ سکتا کہ حضور پاک ﷺ کا کوئی قول و فعل اور "مرضی مولا" دونوں میں ذرہ کا لاکھواں حصہ بھی تفاوت ہوگا وما ينطق عن الهوى ان هو الا وحي يوحى اور ان صلاتي و نسكي و محياي و مماتي لله رب العالمين لا شريك

لہٰذا اس کے بعد تو صرف یہ امر قابل غور رہ جاتا ہے کہ متن روایت چونکہ کلام الٰہی سے مختلف و متضاد ہے لہٰذا یہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد مبارک نہیں ہو سکتا۔ عصمت انبیاء ایک بنیادی اور امت کا اجماعی مسئلہ ہے۔ انبیاء کے نبوی اور روحانی درجات تو خصوصی وعطائی ہیں اور سب سے اعلیٰ ہوتے ہیں دنیاوی لحاظ سے بھی شکل، نسل، عقل اور فضل میں بھی وہ سب سے اعلیٰ اور ممتاز ہوتے ہیں لہٰذا اس کی حق اور مخالفت میں ہے جو حدیث کے بارے میں افراط و تفریط رکھنے والے دونوں گروہوں سے تعلق بحث و تحقیق ہو سکتا ہے، یہ بات ہے کہ ایک گروہ اس روایت کو لے کر پورے ذخیرہ حدیث پر معترض ہو جاتا ہے (نعوذ باللہ) تمام محدثین ہی پر کر چھوڑتا ہے اور دوسرا گروہ اس روایت کی وجہ سے روایت پرستی میں غلو کر کے اس حد تک چلا گیا ہے کہ اسے بخاری و مسلم کے چند راویوں کی صداقت زیادہ عزیز ہے اور اس بات کی پرواہ نہیں کہ ایک جلیل القدر نبی پر جھوٹ کا الزام عائد ہوتا ہے اور یہ روایت کہ بات ثابت ہوتی محض اسی وجہ سے تو ان احمق لوگوں نے کہ یہ ایک نبی کو (نعوذ باللہ) جھوٹا قرار دے رہی ہے لہٰذا اس جانب بھی توجہ ہے کہ وہ تجزیہ ہی نہ دور کی قوت کی نقل نظر ہیں۔ فن حدیث کے نقطہ نظر سے بھی روایت کی سند کا مضبوط ہونا اس بات کا ثبوت نہیں کہ اس کا متن خود بخود ہی قابل اعتماد ہو گیا ہے بلکہ بعض اوقات سند قوی اور قابل اعتماد ہونے کے باوجود بعض اسباب ایسے ہو سکتے ہیں کہ جن کی وجہ سے متن نامعقول صورت میں آ جاتا ہے اور وہ ایسے مضامین پر مشتمل ہوتا ہے جس کی قباحت خود پکار رہی ہوتی ہے کہ یہ بات نبی کریم کا فرمان نہیں ہو سکتی، اس لیے سند کے ساتھ متن کو دیکھنا بھی ضروری ہے۔

یہ طویل معروضات ایسی روایات جن کی سند "مضبوط" مگر متن کلام اللہ اور دیگر احادیث و تعلیمات دین کے بنیادی امور سے متعارض و مختلف ہوں، کے بارے میں پیش خدمت کی گئی ہیں۔ یہودی جادوگر والی روایت میں بھی ایسی ہی صورت حال ہے لہٰذا جب ان کی واقعیت ہی مشکوک ہے تو امت کو مزید صرف جادو ٹونے، افسون کا بیہودہ علم جس کی اصل حقیقت کچھ بھی نہیں اور اس کے ضرر بلکہ حیرت انگیز اور محیر العقول موجودہ دور کی ترقی کے برابر بھی حیثیت نہیں رکھتی، یہ بیچارے جو کہ انسان کو انتہائی ذہنی اذیت دیتے ہیں اور مسلمان کی شان سے تو بعید ہے کہ وہ ان کی طرف توجہ بھی کرے کہ ہر وقت اس کی نظر اللہ کریم پر رہنی چاہیے۔ نحن اقرب الیہ من حبل الورید اس کی شہ رگ سے بھی زیادہ قریب کی شان والی ہے اور اجیب دعوة الداع اذا دعان فرما کر ہر وقت اپنا دربار کھلا رکھتے ہیں۔ جنہیں دعا کی توفیق ہوتی ہے تو غفلت نیند آتی ہے تو جاگنے اور جس نے پایا تیرے ہی در سے اور جو کچھ ہے صرف وہی دیتا ہے اور جو سب سے جدا ہی اور جو فرمانے والا ہے بغیر مانگے جنہیں بے شمار نعمتیں عطا فرمائیں اور عطا فرماتے رہتے ہیں۔ مانگنے پر جو عطا فرمائیں گے؟ آداب و شرائط کے ساتھ دعا بھی ضائع نہیں جاتی ضرور ملتا ہے یہاں یا وہاں اور یا تھوڑا یا بہت، مانگنا ضروری ہے۔ اللہ مانگنے کی توفیق عطا فرمائیں۔ آمین۔

توہمات مذہب کے سلسلے میں اکثر پیشہ ور عاملین نے جنات کے ساتھ ساتھ چڑیل، چھلاوہ، بھوت، پریت، پری، آسیب، ان چڑیل، ہمزاد، موکل وغیرہ اقسام بھی مشہور کر رکھی ہیں۔ بعض دینی ذہن کے لوگ ہمزاد اور قرین کو ایک ہی جنس قرار دیتے ہیں بلکہ ایک ہی ہستی اگرچہ قرآن اس کی تصدیق نہیں کرتا۔ کیونکہ قرین یا دوسری مذکورہ بالا قسمیں۔ اکثر و بیشتر ان عاملین و معالجین کے نزدیک صرف جسمانی ضرر پہنچاتی ہیں (نیز "قرین" قرآن پاک میں صرف "دینی ضرر" (گمراہ کرنے والا) یعنی شیطان کی ڈیوٹی دینے والا مذکور ہے جو قرین (قرینی ساتھی) شیطان ہی ہے کوئی علیحدہ مخلوق نہیں۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں ومن یکن الشیطان له قرینا فساء قرینا (شیطان جس کا ساتھی ہوا وہ بہت برا ساتھی ہے) اور یہی ہمزاد ہے۔ یہ لوگوں نے اپنے مفاد کے لیے غیر مسلم اقوام کے توہمات سے مشابہ ایک ہوائی مخلوق غیر مرئی خود گھڑ لیں ورنہ ان کا کوئی حقیقی وجود ثابت نہیں۔

حلول:۔ اس مریضہ میں جن گھس گیا، جن بول رہا ہے، اس مرد میں جن داخل ہو گیا وہ اس پر عاشق ہو گئی تھی وغیرہ باتیں تو مذکورہ عاملوں میں کہی و سنی جاتی ہیں اگر اس سے مراد شیطان ہو تو شیطان تو وساوس کے لیے ہر وقت انسان کے ساتھ موجود ہوتا ہے اور وسوسے ڈالتا رہتا ہے اگر کوئی دوسری جنس مراد ہے تو ایک غیر جنس میں گھسنا ناقابل فہم ہے جیسا قبل عرض ہو چکا کہ اس کرہ ارض میں جاندار تین ہی ہیں خاکی، نوری، ناری جب سے یہ مخلوق بنی ہیں ان میں سے کسی دو مخلوق کی مخلوط نسل وجود میں نہیں آئی یعنی جس طرح گدھے اور گھوڑے کی مخلوط نسل خچر ہے ایسی فرشتے اور انسان کی مخلوط مخلوق نہیں بنی، نہ فرشتے اور جن کی، نہ فرشتے اور انسان کی، نہ انسان اور جن کی! اسی طرح اگر فرشتہ انسان کے جسم میں آج تک نہیں داخل ہوا تو جنات کیسے انسان میں گھس جاتے ہیں اور کیا کبھی انسان نے بھی کسی جن کے اندر داخل ہو جانے کا تصور بھی کیا ہے؟! اگر دلیل یہ دی جاتی ہے کہ وہ جو مریض کے اندر بول رہا ہے وہ کون ہے؟ جن ہی تو ہے! تو عرض ہے کہ وہ جو نظر آ رہی ہے وہ خود ہی ہے اکثر تو مکر ہوتا ہے۔ کبھی سازش یا مرض۔ اگر دوسری مخلوق اس میں بول رہی ہے تو وہ خود کیوں نہیں بولتی؟ مریضہ کو خواب آور دوا دے دیں تو وہ مخلوق کیوں چپ کر جاتی یا غائب ہو جاتی ہے؟ ایک دلیل یہ دیتے ہیں کہ مریضہ میں چار پانچ آدمیوں جتنی طاقت آ جانا یہ ثابت کرتا ہے کہ اس کے اندر کوئی غیر مرئی طاقتور مخلوق گھس گئی ہے۔ اللہ کے بندو! پاگل آدمی کو کوئی جن نہیں چمٹا بلکہ صرف اس کا دماغ خراب ہوتا ہے اس مرض سے اس میں چار پانچ آدمیوں جتنی طاقت کیوں آ جاتی ہے؟ حالانکہ وہ صرف بدنی مرض ہے! اسی طرح عورتوں کو ہسٹریا یعنی اختناق الرحم کی مرض سے دورے پڑتے ہیں اور اس میں کئی گنا طاقت آ جاتی ہے لہذا ثابت ہوا کہ یہ بھی مرض ہے۔

تھوڑی سی بات رہ گئی کہ اگر بعض حضرات یہ فرمائیں کہ صاحب ہم عقلی دلائل وغیرہ کے "ہوائی گھوڑے" تسلیم نہیں کرتے مگر "نوری" علم تو حضرت سلیمانؑ کے واقعہ سے ثابت ہے کہ جس علم سے ان کے وزیر آصف بن برخیاہ نے ہزاروں میل دور سے پلک جھپکنے میں تخت بلقیس منگوا لیا تھا" تو حضرت! عرض

ہے کہ کلام پاک کو پہلے کلام [illegible]

خود بخود میں رکھیں کہ کوئی بھی اعراب سے [illegible]

نے تخت بلقیس یمن سے [illegible]

[illegible] میں اس بلقیس کے برخواست ہونے سے پہلے [illegible]

کر دیں سے پلک جھپکنے تک [illegible]

وہ وقت وہاں پڑا ہوا تھا [illegible] حضرت سلیمان [illegible]

جس شخص نے تخت [illegible] قال الذی عندہ علم من الکتب [illegible]

اس نے [illegible]

بلقیس [illegible] انی القی الی کتب کریم [illegible]

نازل کردہ کتاب کے لیے استعمال ہوا [illegible]

کے لیے آیا ہے اور اللہ کی کتاب [illegible]

بھی ایسے نہیں ہوا کہ [illegible]

زیادہ عطا فرمایا [illegible]

بات ہوئی کہ کتاب [illegible]

نام ابن کثیر [illegible] الذی عندہ علم من الکتب [illegible]

اللہ تعالیٰ نے ان کو علم خصوصی میں ممتاز فرمایا تھا اپنے والد حضرت داؤد [illegible]

فیصلہ میں نہایت عمدہ مشورہ دیا جو قبول ہوا۔ آپ کی [illegible] حضرت یوسف [illegible]

متعلق فرمایا ولنعلمہ من تاویل الاحادیث [illegible] کاموں کی تہہ تک پہنچنا) اور حضرت سلیمان

مذکورہ بکریوں کے واقعہ میں ان کے [illegible] فیصلے کے متعلق فرمایا ففہمنہا سلیمن (ہم

نے وہ فیصلہ سلیمان کو سمجھایا) اس طرح ہو سکتا ہے کہ [illegible] یوسف کو جب کنویں میں [illegible]

کنویں میں ڈال دیا تو اسی ابتدائی مرحلے ہی میں اللہ تعالیٰ نے ان [illegible]

اوحینا الیہ لتنبئنہم بامرہم ہذا وہم لا یشعرون [illegible]

کہ ایک وقت آئے گا کہ [illegible]

آیت ۱۵) اسی طرح جب [illegible]

نے بعد میں [illegible] تو اللہ تعالیٰ [illegible]

نکلا [illegible]

اور حضرت سلیمان نے بلقیس کی [illegible]

سے پہلے کی پردے کے پیچھے [illegible]

اس نے ایک لمحہ قبل ان پر تلہ الیکٹ ٹرافک اور پھر فوراً آپ نے پردہ ہٹا دیا ہوا اور پھر تخت سلیمان کے سامنے موجود! چند سیکنڈ میں سیکڑوں میل دور سے تخت لے آنا آج کی سائنس کے زمانہ میں بھی کوئی تیز سے تیز رفتار جہاز نہیں جا سکتا' اور پھر آپ نے اسی انعام الٰہی خصوصی کا شکریہ ھذا من فضل ربی سے ادا فرمایا۔ ایک بات واضح کہ سارے امتی مل کر بھی اپنے نبی کے برابر افضل نہیں ہو سکتے' کیونکہ نبوت وہبی (عطائے الٰہی) ہے کسبی نہیں۔ اللہ یصطفی من الملائکۃ رسلا و من الناس (اللہ فرشتوں اور انسانوں میں سے خود رسول منتخب فرماتے ہیں) اور ظاہر ہے حضرت سلیمان کا دوسرا شخص ان کا امتی ہی ہوگا اور نبی سے نیچے امتی ہو سکتا ہے' نہ کہ انبیاء علیہم السلام کے مقابل نہ ان کا ہم پلہ ہو سکتا ہے!

دراصل بات یہ ہے کہ جب کسی قوم پر اخلاقی و مادی انحطاط کا دور آتا ہے تو وہ جائز طریق و بلند حوصلگی کی بجائے توہمات جادو ٹونے' تو تکے طلسمات' جنتر منتر' وغیرہ کی طرف دوڑتے ہیں' کہ بغیر کسی محنت و مشقت کے محض پھونکوں سے' بیٹھے بٹھائے سارے کام بن جایا کریں اور اپنی چیزوں سے مخالفین کے کام بگڑ جایا کریں' حالانکہ یہ محض خام خیال ہے' جو لوگ ایسی چیزوں کو تسلیم کرتے ہیں انہیں یہ بھی سوچنا چاہیے کہ اگر یہ چیز انفرادی طور پر موثر ہو سکتی ہے تو اسے افراد یا تعداد کی کثرت سے اجتماعی طور پر اتنی ہی زیادہ موثر بھی بنایا جا سکتا ہے۔ انفرادی نفع' نقصان کا تو عوام کے دلوں میں تصور جو بیٹھ گیا ہے مگر اجتماعی ضرر کا ان لوگوں کو خیال تک نہیں آتا بلکہ ان 'عمر رسیدہ' طبقہ کو بھی شاید ہی ان کا تصور تک آیا ہوگا۔ کیا دنیا میں آج تک ایسا نہیں ہوا کہ کسی بادشاہ نے کیا فن حرب میں ماہر اور مسلح فوج کی بجائے دس تین سو جادوگر ساتھ لے کر دشمن سے جنگ پر لڑائی لڑی ہو (کامیابی ہوئی یا نہ ہوئی تو دوسری بات ہے) اور نہ کسی بادشاہ نے امور سلطنت چلانے کے لیے حسب معمول وزرا یا محکمہ جات کے افسران و کارکنان مقرر کرنے کی بجائے سو یا دو سو جادوگر بھرتی کر لیے ہوں اور وہ سارے ملک کا انتظام جادو سے چلا رہے ہوں' سب سے بڑا صحیح تاریخی قرآنی واقعہ ساحرین بتاتا ہے کہ ان ساحرین کا آقا (فرعون) بھی ان کے سحر کو حقیقی اور صحیح نہیں سمجھتا تھا۔ اگر ایسا ہوتا تو وہ ساحرین کے مسلمان ہو جانے کی وجہ سے ڈرتا کہ وہ تو اب میرے دشمن سے مل گئے ہیں اور اب تو وہ سارے مل کر اپنے جادو سے مجھے تباہ کر دیں گے۔ مگر اسے ذرہ بھر بھی جادوگروں کے جادو کا خوف نہیں ہوا' بلکہ انہیں عام لوگوں کی طرح عام انسان سمجھ کر سولی پر چڑھانے کی دھمکیاں دینے لگا۔ اور یہ جادوگر تو اس کے مستقل ملازم اور تنخواہ دار تھے' جب بنی اسرائیل میں سے اس بچے کے پیدا ہونے کا اسے خطرہ لاحق ہوا' جو اس کی سلطنت کو ختم کر دے گا تو اس نے جادوگروں کو آرڈر نہیں دیا کہ تم زور و شور سے جادو کر کے بنی اسرائیل کے بچوں کی پیدائش بند کر دو (افسوس ہے کہ آج کل کے بعض مسلمان یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ اس عورت کے اس لیے اولاد نہیں ہوتی کہ کسی نے جادو سے اس کی "سوہ بندی" (بندش ولادت) کر دی ہے) بلکہ اس نے سرکاری جلادوں کے ذریعہ بچوں کا قتل عام کروایا' اور پھر ساحرین کو بھی اگر اپنے سحر پر یقین ہوتا تو وہ فرعون کی دھمکی کے جواب میں فرعون پر جادو چلاتے اور اسے تباہ کر دیتے' مگر

ان ساحرین مومنین نے اپنی بے بسی کا اظہار کیا کہ تو ہم پر جو تکلیف بھیجے گا وہ صرف اس دنیوی زندگی میں ہی دے سکے گا۔ اور جیسا کہ نصرت اور مدد کی توقع ہے ہم ایمان لا چکے ہیں اب تیرا کوئی بس نہیں چل سکتا۔ اگرچہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہیں جو وہ چاہیں کر سکتے ہیں اور کرتے ہیں مگر انہوں نے انسانوں کی ضعیفی پر رحم فرما کر ہمارے کاموں کو اسباب کے ساتھ جوڑ دیا ہے اور ہم [illegible] طریقے سے جو شریعت نے ہمارے لیے مقرر فرمایا ہے وہ کام کرتے ہیں اور انہیں [illegible] پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ اور انہی سے مانگتے رہتے ہیں تو یہ سب سے صاف سیدھا اور آسان راستہ دونوں جہانوں کی کامیابی کا ہے اور [illegible] سے [illegible] عملیات سازی کی راہ اختیار کرتے خلاف فطرت طریقے اختیار کرتے ہیں تو وہ کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے اور اللہ تعالیٰ کو یہ طریقے کسی طرح بھی پسند نہیں۔ اس موضوع پر یہ پہلو بھی ملحوظ رکھنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے خود اپنے لیے خلاف فطرت طریقوں سے کوئی بھی کام نہیں [illegible] (معجزہ اس سے مستثنیٰ ہے) اور نہ شیاطین کو اس کا اختیار دیا ہے۔ [illegible] ولو ان قرانا سیرت به الجبال او قطعت به الارض او کلم به الموتی بل لله الامر جمیعا (سورہ رعد آیت ۳۱) اور اگر کوئی قرآن ہے جس سے پہاڑ چلائے جاتے یا زمین شق ہو جاتی یا مردے بولنے لگتے [illegible] سارا اختیار اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے۔ کفار حضور اکرم ﷺ سے ایسی نشانیاں طلب کرتے تھے اس کے جواب میں [illegible] قرآن کی تعلیمات میں کائنات کے آغاز میں اور نبی ﷺ کی پاکیزہ زندگی میں اور صحابہ کرام کے انقلاب حیات میں کوئی خارق [illegible] نظر نہیں آتا۔ یہ جو پہاڑوں سے چشمے زمین سے پھٹے اور [illegible] سے نکل آنے سے کوئی روشنی یا کسی کے ایمان کا [illegible] کام [illegible] (قرآن مجید) سے ایسے کام لیے جا سکتے [illegible] سے بھی انکار ممکن نہیں [illegible] ایسی تحریفیں [illegible] بھی ان کا [illegible] بالکل ناممکن ہے [illegible] واضح شاہد ہے۔

اگرچہ دنیا اللہ تعالیٰ نے "دار الجزاء" نہیں بنائی وہ تمام اعمال کی جزا اور سزا کے لیے "یوم الدین" مقرر فرمایا ہے اور دنیا تو صرف "دار العمل" ہے مگر اس کا یہ مطلب نہیں کہ اس دنیا میں نیک اعمال کا کوئی اثر نہیں ہوتا یا اللہ تعالیٰ کی [illegible] نافرمانوں کی کوئی شامت اس دنیا میں نہیں پڑتی۔ بعض اوقات اللہ تعالیٰ اچھے اور برے اعمال کا اثر اور نتیجہ تھوڑی یا بہت مقدار میں اس دنیا میں بھی دکھا دیتے ہیں [illegible] واقعات اس پر شاہد ہیں۔ جہاں [illegible] کے قریب [illegible] جادو ٹونا [illegible] جائے گی [illegible] پاس [illegible] پانی [illegible] اپنے ساتھ لے جاتی ہے [illegible] ایسے اوقات کا علم ہو جاتا ہے جو شخص [illegible] قدرت سے کام لے گا وہ یہ جان لے گا کہ اس نقصان کی وجہ اللہ تعالیٰ کی فلاں حد [illegible] کا توڑنا ہے۔ ایک حضرت جو اپنی [illegible] کی چوری سے [illegible] اور [illegible] تعویذات فروخت کرتے پھرتے تھے ایک مسکین بے سہارا معذور شخص کی "امداد" کے چکر میں مقدمات میں پھنس گئے [illegible]

بات تو ان کے حصول کا [illegible] انہیں سے [illegible] ساری کمائی [illegible] نکل گئی اور مقدمہ بھی ہار گئے ان کا ایک [illegible] تعویذ بھی دیئے [illegible] تعویذ تو [illegible] کر چکے [illegible] وہ تو تھا مگر ہوا تو یہ کہ کچھ یوں کہ [illegible] پتہ چلا [illegible] اور پھر حضرت مقدمہ [illegible] ہارے [illegible] ان کے [illegible] بھی ہار گئے۔ ایک صاحب [illegible] گئے [illegible] اور ان کو شامت [illegible] نے ایسا پھیرا کہ ان کے جوان [illegible] کو معمولی سی بات پر [illegible] جس سے وہ مر گیا اور وہ ساری ''کمائی'' جس [illegible] ایک حضرت صاحب مرحوم [illegible] مطلع فرماتے تھے [illegible] تعویذات [illegible] (۱۲۵) روپے [illegible] کا معاوضہ تو شاید [illegible] کام چلتا [illegible] پھر [illegible] والا ہوا [illegible] شاندار [illegible] میں قریبی شہر میں ایک [illegible] سے [illegible] زیادہ [illegible] طرح [illegible] پھر تھے پھر ذرا [illegible] تعویذ [illegible] بات [illegible] حضرت صاحب کو بڑی ہی حسرت [illegible] اور خوشی خاصی بڑی [illegible] انہوں نے [illegible] اور تاریخ کا وعدہ کیا کہ گاڑی آپ کے مکان کے دروازے [illegible] پہنچ جائے گی [illegible] وقت آ گیا مگر [illegible] والوں کا نام و نشان تک نظر [illegible] اس شہر میں ان کی ''[illegible]'' میں اس کوٹھی پر پہنچے جہاں وہ مریض [illegible] کی بار [illegible] سے پوچھا تو پتہ چلا کہ وہ تو صرف [illegible] حضرت صاحب [illegible] واپس آ [illegible] اور [illegible] کیا اس طرح وہ دولت [illegible] سے رخصت ہو گئی ایک اور [illegible] صاحب بھی [illegible] کے جانے میں؟ [illegible] ایک ''وہابی'' نے [illegible] کے ساتھ [illegible] لوگوں [illegible] کے [illegible] بنانے گئے [illegible] کاموں [illegible] قیمت تعویذ دیتے ہیں مگر خود ان کا بیٹا ان کا ایسا نافرمان نکلا ہے کہ [illegible] نماز روزہ بھی چھوڑ دیا اور [illegible] ایک مست کے مزار کا [illegible] ایک عامل صاحب کو اپنے ہی تعویذ [illegible] کے بیٹے کی لڑکی کا نکاح [illegible] تعویذ لے کر [illegible] سے [illegible] تعویذ لا کر [illegible] سے لڑکا بگڑا اور [illegible] تعویذوں [illegible] لڑکا تو اتنا غصہ میں بھرا ہوا تھا [illegible] طلاق [illegible] ہونے کی حقیقت معلوم ہوئی [illegible] اپنے گھر کے [illegible] خیال ہو گیا ہے کہ میری بیوی نے مجھے تعویذ پلا دیئے اور اس جرم کی

مزا دو ''طلاق'' سے کم کی صورت میں نہیں دے رہا العیاذ باللہ۔ ایک اور مشہور عامل دوسرے [illegible] ایک اہم مقام پر غالباً ایک ہی ''عمل'' فرماتے تھے کہ جو وقت انگلیوں سے بچے [illegible] جلتی ہوئی [illegible] کے اوپر ایک چھوٹی سی کڑاہی میں کھولتا ہوا تیل موجود رہتا، کوئی بھی مریض آتا تو مریضہ [illegible] کھولتے ہوئے تیل میں ڈالتا اور درود کی جگہ اپنی [illegible] لگاتا۔ شروع شروع میں تو وہ بلا معاوضہ یہ [illegible] رہا مگر جب خاص شہرت ہوگئی تو رقم لینے لگا اور پھر رقم کا ریٹ بھی معقول [illegible] بڑھتا رہا۔ [illegible] روپے تک ہونے لگا۔ ''ٹھوک بجا کر'' رقم لیتا نتیجتاً وہ علاقے [illegible] بن گیا اسی طرح اس عامل کا دھندا چلتا رہا حتیٰ کہ موت کا پیغام [illegible] پرواز کر گئی۔ جب غسل دینے کے لیے اسے تختہ غسل پر رکھنے لگے تو عجیب [illegible] سے شہد کی مکھیاں آ کر میت کو چمٹ گئیں۔ گھر والوں نے [illegible] بہت کوشش کی مگر [illegible] آخر شہد کے چھتوں سے شہد نکالنے والے ''اوبا'' بلائے گئے انہوں نے [illegible] پھر جب جنازہ کے بعد میت کو لحد میں اتارنے کے لیے پہلے ایک آدمی قبر میں اترنے لگا تو وہ دہشت زدہ ہوگیا کہ قبر میں بچھو اور سانپ موجود تھے۔ یہ دیکھ کر سب لوگ توبہ توبہ کرنے لگے اور [illegible] گئیں کہ یہ سب کچھ کیوں ہوا؟ اور اب کیا کیا جائے؟ نئی قبر اس خدشے سے نہیں بنائی کہ وہاں بھی ان ''تفروں'' موجود ہونے کا غالب گمان تھا۔ آخر نعش کو قبر میں پھینک کر مٹی ڈال دی اور بھاگ آئے۔ فاعتبروا یا اولی الابصار ۔ اسی تحقیق پر معلوم ہوا کہ عامل صاحب مریضہ کے [illegible] نہیں بلکہ اس کے بدن پر اپنی [illegible] ''مقام'' پر لگاتے تھے لا حول ولا قوۃ الا باللہ ۔ دین اسلام کے کسی بھی مسئلے کو صحیح طور پر سمجھنے کے لیے سارے دین پر بیک وقت نظر ہونا چاہیے۔ جب ایک چیز کو [illegible] کر اسے اتنی اہمیت دینا کہ وہ جزو کی بجائے کل معلوم ہونے لگے صحیح نہیں۔ اسلام ایک مکمل نظام حیات ہے اسے ایک مکمل مشینری یا ایک پورے جسم انسانی کی مانند سمجھنا چاہیے کہ انسانی بدن کا ہر جزو اپنی جگہ اپنی خصوصی اہمیت رکھتا ہے مگر اعضاء رئیسہ کی شکل دوسرے [illegible] نہیں ہو سکتے۔ [illegible] آنکھ، ہاتھ، ٹانگ کے بغیر بھی انسان موجود ہوتا ہے اور کام کر سکتا ہے مگر ناقص البدن ہوگا [illegible] زندہ اور کارآمد نہیں ہو سکتا۔ [illegible] اعمال [illegible] ان کے برابر نہیں ہو سکتے۔ توحید کی مثال جسم انسانی میں سر کی [illegible]۔

نبی کریم ﷺ کے ارشاد کا مفہوم ہے میں تم میں دو چیزیں چھوڑ چلا ہوں اگر تم نے انہیں مضبوطی سے پکڑے رکھا تو ہرگز گمراہ نہ ہو گے۔ وہ دو چیزیں ہیں اللہ کی کتاب اور میری سنت۔ گویا پورے دین اسلام کی بنیاد ہے وہ بھی توحید و رسالت دونوں چیزوں پر مشتمل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تمام امت کے لیے نبی کریم ﷺ کی ذات گرامی کو زندگی بسر کرنے کے لیے ''اسوۂ حسنہ'' قرار دیا۔ لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ ''اور اسی ''اسوۂ حسنہ'' پر سب سے پہلے اور سب سے بڑھ کر عمل صحابہ کرام نے کیا اور انہوں نے دین کو

دوسروں کے لیے معیارِ قبولیت و ہدایت قرار دیا گیا فان آمنوا بمثل ما آمنتم به فقد اهتدوا (پس اگر اہل کتاب اگر تمہارے (یعنی صحابہ کرامؓ) کی مثل ایمان لائیں تب انہیں ہدایت یافتہ تسلیم کیا جائے گا) اور اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرامؓ کے معیاری ایمان کے بعد ان کے معیاری و مقبول اعمال کا ثمر دنیا میں ہی عطا فرما دیا ان کو بخشی ایک لاکھ چوبیس ہزار صحابہ کرامؓ یا ان کی تابعین اور پھر ان کی اولاد تبع تابعین میں کسی ان دو مقدس ادوار کے علاوہ کوئی دوسرا معیارِ حق و نجات نظر نہیں آتا اور مذہبی و مسلکی توجہات کا تو نام و نشان تک نہیں ملتا۔ اللہ کریم ہمیں صحیح فہم اور حسن عمل کی توفیق عطا فرمائے (آمین) قد جاءكم من الله نور و كتاب مبين يهدى به الله من اتبع رضوانه سبل السلام و يخرجهم من الظلمات الى النور باذنه و يهديهم الى صراط مستقيم تمہارے پاس اللہ کی طرف سے روشنی آ گئی ہے اور ایک ایسی حق نما کتاب جس کے ذریعے سے ان لوگوں کو جو اللہ کی رضا کے طالب ہیں سلامتی کے طریقے بتاتا ہے اور اپنے اذن سے ان کو اندھیروں سے نکال کر اجالے کی طرف لاتا ہے اور راہِ راست کی طرف ان کی رہنمائی فرماتا ہے۔

تحریر تھا یا حسب معمول سے خاصی زیادہ کمزوری کے ساتھ تقریباً چار مہینے میں پوری ہوئی جبکہ خدمت متعدد جسمانی و روحانی امراض مزید یہ کہ نہ علم نہ عمل نہ فہم اور نہ کوئی دوسرا وصف استحقاق نہ تجربہ نگارش اور مضمون نویسی کی قابلیت اور تحقیق بس غیب ہی تھا کہ معصیت کی دنیا میں جو خرابات اور خرافات پھیلی ہوئی ہیں ان کے بارے میں کسی حد تک اگر کسی کی اصلاح کا ذریعہ بن جائے اور بعد از ممکن بارگاہ ربی میں درجہ قبولیت ہو جائے تو زہے قسمت۔ مگر اس کے ساتھ یہ احساس بھی دامن گیر رہا کہ بعض واقعات میں راقم الحروف خاطی کا بھی ذکر (خواہ مجبوراً) آ رہا ہے اس میں بعض اوقات تشریح کے خوشنما نتائج کا ذکر آ گیا ہے جو بصورت واقعہ ہے۔ اگرچہ کوشش کی گئی ہے کہ قارئین کو یقین باور کرایا جائے کہ یہ سب "حسن عمل" کی برکت ہے نہ کہ (خیر نہ) بھی نہیں مگر شاید بعض لوگ اس سے غلط فہمی پیدا کر جائے اور وہ "شخصی تصنع" کو "ہو بہو" سمجھنے لگیں اور ایسا سمجھنا ان کے لیے مضرت رساں ہو یہ احتمال بھی ساتھ ساتھ کسی حد تک چلتا رہا۔ مگر اس سلسلہ شروع کرنے کے چند روز بعد ایک عزیز دوست تشریف لائے اور اپنا خواب سنایا کہ محترم قمر (راقم) اور امیر پور (راقم کی اہلیہ بڑی ہیں) جس سے اختر سفر سے واپس آ رہے ساتھ ان کا سامان تھا جسے میں نے سر پر اٹھا لیا اور جب (راقم کے غریب خانہ) گھر پہنچے تو محترم سامان دالان خانہ چلی گئیں اور ہم دونوں بیٹھک میں داخل ہوئے جہاں حضرت مولانا حکیم الحق محمد عبداللہ صاحب رونق تشریف فرما ہیں سیاہ داڑھی چہرہ نہایت روشن اور خوب صحت مند۔ پہلے قمر (راقم) سے بغل گیر ہوئے پھر مجھ سے اور یہ خواب ایک گھنٹہ جاری رہا پھر منظر بدلا اور حضرت حکیم صاحب موصوف نے مجھے آموں کی تین پیٹیاں دیں کہ اسے (راقم) کے گھر پہنچا دو"

نبوت ختم ہو گئی البتہ مومن کے خواب میں اس کا کچھ حصہ باقی ہے حدیث مبارک میں مومن

کے رویائے صادقہ کو نبوت کا چھیالیسواں حصہ بیان فرمایا گیا ہے اور معروف ہے [illegible]
اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم ہو اور ناچیز نالائق کی والدین کی دعا ہے اور خصوصاً حضرت حکیم [illegible] صاحب [illegible]
فیض ہے (ہم کو تعبیر خواب یا رؤیا میں قطعی دخل نہیں ہے) اللہ کریم اپنے [illegible] توفیق [illegible]
اور انشاء اللہ عطا فرمائیں گے اور [illegible] ہے کہ اس [illegible] کو مزید [illegible] عطا فرمائیں [illegible]
خیر و خوبی اس میں ہے [illegible] اللہ کریم ان کی [illegible] کی توفیق عطا فرمائیں (آمین) [illegible]
سے بھی ان کی تشکری کی درخواست ہے) اور اپنی رحمت سے معاف فرمائیں۔ (آمین) [illegible]
ہے کہ اسی رات راقم نے بھی خواب میں خود کو [illegible] حرمین الشریفین [illegible]
زیارت سے [illegible] یہاں بھی سامان کافی زیادہ دیکھا، خیال آتا ہے کہ [illegible]
بہت زیادہ ہے مگر کوئی پریشانی [illegible] اور اطمینان [illegible]
دل میں حاضری کی تمنا تو ہر مومن کے قلب میں رہتی ہے [illegible]
کی تڑپ [illegible] یہاں تو تڑپ [illegible] کوئی جا نہیں سکتا [illegible]
بھی تڑپتے چلے جا رہے ہیں۔ [illegible]
ہیں تو اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب کے ہاں حرمین الشریفین میں [illegible]
نصیب ہوگی مجھے [illegible] اپنے گھر پہنچ [illegible]
کے گھر ہیں اور ایک آنکھ میں ہے محض اپنے فضل و کرم [illegible]
کے لیے قبول فرما (آمین) حرمین الشریفین کی محبت اور [illegible] کی طرف اشارہ ومن یعظم شعائر اللہ فانہا
من تقوی القلوب (تقوی) اور ومن یعظم حرمت اللہ فہو خیر لہ عند ربہ [illegible]
کی طرف بھی ہو سکتا ہے۔ [illegible] تقوی اور [illegible] کی محبت [illegible]
رؤیا میں [illegible] شاید اس بات کی دلیل ہے [illegible]
[illegible] ان کی محبت [illegible]
فجزاها اللہ فی الدارین خیرا (آمین) (تنبیہ: راقم [illegible] حضرت [illegible] صاحب کی [illegible]
اس تحریر کو شروع کیا تو پہلے مختلف اوراق پر [illegible]
رجوع کیا گیا دوسرا حصہ بھی ترتیب سے کاپی پر نقل [illegible] مختلف ہو گیا [illegible]
صاحب کی فرمائش پر [illegible] مختلف ہو گیا [illegible]
اس طرح تین صورتوں میں مقصدی مواد تو موجود ہو گیا [illegible]
لیے پیش خدمت کر دی گئی ہیں" سے علامت [illegible] کے ساتھ ملاحظہ فرما [illegible]
[illegible] مگر پھر بھی [illegible] سے خوف [illegible]
معلوم ہوتے ہیں" اگر کسی صاحب کو یہ خیال آئے تو ان کے لیے حضرت حکیم صاحب [illegible]

وفات کا منظر بھی خوب ہے کہ وہ وقت انسان کی ساری زندگی کا نچوڑ ہوتا ہے اور اسی وقت تصنع وغیرہ کے سارے ملمع اتر جاتے ہیں اور حقیقت کھل کر سامنے آ جاتی ہے۔ حضرت کی وفات؟ اللہ اکبر! جس طرح ان کی زندگی اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب کے احکامات کے مطابق (اختیاری) قابل رشک گزری اسی طرح اللہ کریم نے ان کی مقبول زندگی کا اختتام بھی (غیر اختیاری) طور پر کئی اہلی صفات و اتفاقات کے ساتھ کیا، مسنون یوم وفات (یوم الاثنین) باوضو (غسل کے اخیر تک نواقض وضو اور آلائش سے مبرا) آخری نماز باجماعت کی ادائیگی، مہمان نوازی فرماتے ہوئے، درویشی کی حالت میں کرایہ کے مکان میں مستعار چیزیں اور وصیت کی ہوئی تھی کہ گھر اپنا نہ بنے، امیر ادھار کر لیتا تھا اپنا معمول تقریری اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرتے اور اس کے پیارے نبی اکرم ﷺ کی نعت (اپنی تصنیف کردہ) پڑھتے ہوئے اللہ کریم کے پاس حاضر ہو گئے۔

نصیب اللہ اکبر لوٹنے کی جائے ہے۔

اک عالم کو رشک ہے حضرت کی موت پہ

عمل حب

جعلی عاملین میں "عمل حب" کا بہت چرچا ہے، اور اس کے متعلق بڑے بلند بانگ دعوے کیے جاتے ہیں، عمل تسخیر، سحری انگوٹھی، تعویذ حب، کچے دھاگے میں چلی آئے کی سرکار، بندش وغیرہ کے پروپیگنڈے کا طوفان برپا کیا ہوا ہے، اور اس دنیا کے شور و غوغا میں ہر دو قسم یعنی نوری علم، اور کالے علم والے عاملین شامل ہیں جو دعوے کی چوٹ کہتے ہیں کہ ہم سنگدل کو موم کر کے قدموں میں ڈالنے کی طاقت رکھتے ہیں اور مطلوب خواہ کہیں بھی ہو اپنے علم کے زور سے اسے چشم زدن میں حاضر کر سکتے ہیں۔ مگر اس کل دعوے کی حقیقت کیا ہے؟ دو واقعات کی روشنی میں اس کی حقیقت ملاحظہ فرمائیے۔

صوفی بے چارہ

دو شخص، دونوں ہی مخلص اور مفلس، ایک نوجوان جو معمولی پڑھا لکھا تھا، دوسرا حافظ قرآن پڑھ کر ذکر و اذکار و صاحب وظائف، تہجد بعد وقت تسبیح بدست، اتفاقاً ایک ہی مسجد کے نمازی تھے، نوجوان نے ایک روز بندہ سے پوچھا کہ کیا کسی دور کے آدمی کو تعویذ وغیرہ سے اپنا بنایا جا سکتا ہے؟ بندہ نے کہا نہیں! یہ امر قوانین قدرت کے خلاف ہے، جواباً اس نے کہا کہ یہ صوفی صاحب تو کہتے ہیں کہ میں ان طریقوں سے بلا سکتا ہوں، بندہ نے کہا کہ تم بلوا لو! دو ہفتہ بعد ان صوفی صاحب نے بندہ کو کہا کہ مجھے ایک کاغذ پر آیت والقیت علیک محبۃ منی لکھ کر دے دو، بندہ سمجھ گیا کہ وہی کام ہے، مگر یہ یقین تھا کہ ہوگا کچھ بھی نہیں، نقل کر کے دی گئی آیت مذکورہ لکھ دی اور پھر اس نوجوان کو کہا کہ تحقیق کر رہنا، پوچھ لینا کہ کتنے دن کا کورس ہے؟ دو تین ہفتہ بعد یہ نوجوان بندہ کو کہنے لگا، وہ تو کچھ بھی نہیں ہوا، بندہ نے کہا، ان صوفی صاحب سے یہ بات کہو! تو جواباً صوفی

صاحب نے فرمایا کہ دو چیزوں میں فرق رہ گیا' اوّل یہ کہ آپ نے تو چینی سے آیت لکھوائی جبکہ وہ زعفران کی روشنائی سے لکھنی تھی اور قلم بھی سرکنڈے کی نئی چاہیے تھی' دوسرے یہ کہ مجذوب آدمی سے لکھوانی تھی لہٰذا اب میں زعفران سے فلاں صوفی صاحب سے جو ان کے پیر بھائی تھے لکھوا کر دوں گا' چنانچہ یہ شرط بھی پوری کر لی گئی اور دن مقررہ گزر گئے مگر نتیجہ وہی ڈھاک کے تین پات۔ کامیابی نے آنا تھا نہ آئی۔ لوٹ کر آئے تھے نوجوان ولی گرانہ چندہ کے پاس آئے اور پھر وہی بات کی کہ آدمی دو تو یہ کام بھی ہو جاتا۔ میں نے عرض کیا کہ ہندہ نے تو ابتدا ہی میں آپ سے عرض کر دیا تھا کہ یہ کام اللہ کریم کے مقرر کردہ قانون قدرت کے خلاف ہے لہٰذا یہ کام بالکل نہیں ہے گا اور اگر اب بھی صوفی صاحب کوئی مزید شرط پوری کرنے سے یہ کام کر سکتے ہوں تو انہیں کہنا کہ ایک آدمی آپ کو پانچ سو روپے پیش خدمت کرے گا اگر وہ اسی عمل سے ''اندرا گاندھی'' کو یہاں بلا دیں' اس لیے کہ یہ تو دوسرے ایسے کاموں کی نسبت بہت بڑا نیکی کا کام ہے کیونکہ وہ خبیث عورت ہر سال ہندوستان میں جب بھی کوئی مسلمانوں کا تہوار عید وغیرہ عید میلاد وغیرہ آتا ہے یا ہندوؤں کا تہوار ہولی دیوالی وغیرہ آئے تو ہر تہوار پر ہزاروں بے گناہ مسلمانوں کو اس نے شہید کرواتی ہے کہ ہندوؤں کو خوش کر کے ان کے ووٹ حاصل کرے' لہٰذا آپ اپنے عمل سے اسے یہاں بلا دیں۔ تاکہ ہم اس کا گلا گھونٹ دیں' اور ان مظلوم ہندوستانی مسلمانوں کی کچھ دیر کے لیے اور کسی حد تک تو جان چھوٹے' اور مزید یہ کہ صوفی صاحب اخبار میں بھی اشتہار دے دیں کہ میں اپنے اس عمل سے جیل کی کوٹھڑی میں پھانسی کے منتظر قیدیوں کو تعویذ پر اسوار کرا کے اڑا کر ان کے گھر پہنچا سکتا ہوں' اب بے چارے قیدیوں کے وارث صوفی صاحب سے رابطہ کریں' اور پھر ان سے فی کس ہزاروں لاکھوں روپے بھی وصول کر کے چند دنوں میں کروڑ پتی بن جائیں' وہ اب یہاں کیوں اس مسجد میں دو وقت کی روٹی کو ترستے ہیں؟ مگر صوفی صاحب بے چارے خاموش! کیوں؟ اس لیے کہ یہ وہ منزل ہے کہ جہاں حضرت شیخ کا بھی بس نہیں چلتا۔

(بحوالہ جنات اور جادو حقیقت اور علاج)

علامہ ڈاکٹر محمد اقبالؒ کی مجلس میں ایک روح کی آمد

اس واقعے کے راوی ڈاکٹر قیس جیلانی ہیں اور یہ ان کی آپ بیتی ہے وہ علامہ تاجور نجیب آبادی مرحوم کے ہم وطن اور دوست تھے۔ ان کے متعلق مشہور تھا کہ انھیں روحانیت میں بڑا درک حاصل ہے یہ بات جب علامہ اقبال کو پہنچی تو انھوں نے ڈاکٹر صاحب سے ملنے کی خواہش ظاہر کی۔ اس کے بعد کیا ہوا؟ یہ آپ خود ڈاکٹر جیلانی صاحب کے الفاظ میں سنئے۔ ان کی یہ روداد ہفت روزہ مجلہ حمایت اسلام لاہور کی ۲۹ جنوری ۱۹۷۳ء کی اشاعت میں شائع ہوئی تھی۔ یہ ۱۹۳۵ء کی بات ہے جیلانی صاحب نے کہا "ایک روز علامہ اقبال صاحب کا پیغام پہنچا کہ جلد پہنچئے! فوراً روانہ ہو گیا۔ ڈاکٹر صاحب موصوف کی کوٹھی میں بعد نماز مغرب کوٹھی پر پہنچا تو وہاں کئی معزز حضرات تشریف فرما تھے علامہ تاجور بھی موجود تھے علیک سلیک کے بعد فرمایا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ کو روحانیت سے بھی شغف ہے۔ اس کے بعد ایک صاحب سے تعارف کرایا اور کہا کہ یہ صاحب لندن سے تشریف لائے ہیں اور ان کا بیان ہے کہ وہاں ایک شخص کی جو نوادر کا مجموعہ گم ہو گیا تھا جو باوجود تلاش بسیار کے باوجود جب نہ ملا تو ایک عامل روحانیات سے رجوع کیا گیا تو عامل نے کسی روح کو بلا کر دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ وہ کاغذ اس کے گھر میں بڑے بکس کے نیچے فرش پر پڑا ہے چنانچہ وہ وہیں جگہ سے مل گیا۔ اس پر آپ کے وطن کے یہ نوجوان کہتے تھے کہ ڈاکٹر قیس جیلانی ہمارے وطن نجیب آباد کے ہیں اور یہ دو دن ہی ہوئے کہ کلکتہ میں قاضی محمد اکرم صاحب انسپکٹر پولیس کے بنگلہ پر انھوں نے بھی ایک روح کو بلا کر ایک پوشیدہ راز معلوم کر کے بتلایا تھا۔ اس پر علامہ تاجور صاحب نے فرمایا کہ قیس جیلانی ہمارے ہم وطن اور ہم محلہ ہیں مگر مجھے تو ان کے اس "علم" کا علم نہیں اور وہ آج کل ڈاکٹر مسعود قریشی ہومیو پیتھ کے بالکل قریب پریکٹس کرتے ہیں اسی لیے آپ کو تکلیف دی گئی ہے کہ اس کے متعلق کچھ معلومات حاصل ہو سکیں۔

(اس کے بعد قیس جیلانی صاحب نے لکھا ہے کہ) خاکسار نے دل میں سوچا کہ اگر ابھی صاف کہہ دوں کہ یہ سب ڈھونگ بازی ہے کوئی روح وغیرہ نہیں آتی تو تفریح کیا ہو گی؟ سو میں نے عرض کیا

[illegible]

کہ آخر دوا کو بلا کر آپ کیا حاصل کرنا چاہتے ہیں؟ ڈاکٹر اقبال صاحب نے فرمایا [illegible] نہیں آتی۔ بے خوابی کا مرض لاحق ہے اس لیے کسی بڑے طبیب کی دوا کو [illegible] میں نے عرض کیا کہ خاندان شریفی کے کسی طبیب مثلاً حکیم محمود خاں دہلوی کی دوا [illegible] مناسب ہے!

چنانچہ میں نے عرض کیا کہ ایک قد آدم آئینہ اور ایک گلاس پانی [illegible] نے فرمایا کہ اگر قد آدم آئینہ نہ ہو تو نصف قد ہوگا؟ میں نے بیٹھک کی الماری سے [illegible] کے ایک کونے میں میز پر وہ آئینہ رکھ کے آگے پانی کا گلاس رکھ دیا [illegible] کنارے پر ایک کرسی پر بیٹھ گیا اور حاضرین سے کہا کہ آپ آئینے کی طرف دیکھتے رہیں [illegible] کے گلاس میں سے تولہ بھر پانی بھاپ بن کر اڑا اور آئینے پر دھند سا گیا اور [illegible] ہوئی اور آواز آئی "السلام علیکم محمود خاں حاضر ہے!" میں نے کہا حکیم صاحب [illegible] کو بے خوابی کا مرض ہے نیند نہیں آتی کوئی اچھا تجویز فرما دیجئے۔ آواز آئی حکیم صاحب [illegible] "خواب راحت" کے نام استعمال کرا دیں انشاء اللہ فائدہ بھی حاصل ہوگا [illegible] پاس ہے؟ میں نے عرض کیا "ہماری روحوں کو بھی یہاں آنے کی [illegible]؟" جواب ملا "آپ [illegible] گلاس غائب اور شیشے کے منہ سے جا لگا پھر چھت کو چھوا آہستہ سے میز پر آ [illegible] جزاک اللہ" اور تصویر غائب! تمام حاضرین مجلس کی حیرت و استعجاب کی حد نہ تھی [illegible] اور علامہ اقبال اور علامہ تاجور بڑی حیرت سے مجھے دیکھ رہے تھے۔ تاجور نے فرمایا صاحب [illegible] ڈال دیں۔ مزید ڈاکٹر صاحب اور دیگر حضرات نے بھی اصرار کیا تو میں نے عرض [illegible] تجویز و علاج کے بعد انشاء اللہ مجھے یقین ہے کہ ہفتہ عشرہ میں ہی مکمل شفا ہو [illegible] دوا دے رہا ہوں۔ اس کے استعمال کے بعد بات کریں گے چنانچہ میں نے [illegible] روانی علاج اور اسے مولانا تاجور صاحب کو دے دی۔

تقریباً ایک ماہ کا عرصہ گزر گیا تو علامہ اقبال صاحب کی جانب سے پیغام آیا [illegible] کی شام کھانا ہمارے یہاں کھائیے چنانچہ اتوار کو میں وہاں حاضر ہوا۔ حاضرین قالینوں پر بیٹھے تھے [illegible] لگے ہوئے تھے اور قہوہ چل رہا تھا ڈاکٹر صاحب نے وعدہ یاد دلایا تو میں نے عرض کیا کہ پہلے تو مجھے آپ یہ بتائیں کہ اس روز کی مجلس کے کتنے حاضرین یہاں موجود ہیں؟ بتایا گیا۔ [illegible] کے تو حضرات وہی موجود ہیں صرف دو غیر حاضر تھے میں نے کہا ٹھیک ہے [illegible] پھر میں نے پوچھا مولانا تاجور صاحب! آپ نے وہ دوائی استعمال کی یا نہیں؟ [illegible] اس کا کیا اثر ہوا؟ تاجور صاحب نے فرمایا "پہلی ہی رات چند گھنٹے پھر بتدریج چار پانچ چھ گھنٹے [illegible] گھنٹے روزانہ سو کر میری نیند اب بالکل بحال ہو گئی ہے اور اب میں روزانہ چھ گھنٹے سوتا ہوں اور میری نیند [illegible]

پوری ہو گئی کہ مزید دماغ کو عجیب سکون اور قلب کو بڑی فرحت محسوس ہوتی ہے' تب میں نے عرض کیا 'حضرات! کیا آپ نے حکیم محمود خاں دہلوی کی روح کو اپنی آنکھوں سے دیکھا! سب نے جواب دیا ہاں ہم نے دیکھا! پھر میں نے پوچھا کیا آپ نے روح کی آواز سنی؟ کہا جی ہاں! بلکہ روح کو پانی پیتے بھی دیکھا' اس کے بعد میں نے عرض کیا حضرات! ذرا غور فرمایئے' قرآن حکیم کے مطالعہ سے تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ عالم برزخ کے دو درجات ہیں' "علیین" اور "سجین" اور یوم نشور سے قبل روح کو اپنے اس مقام سے مفر نہیں۔ ابرار کی ارواح بطور ویٹنگ روم علیین میں اور فجار (برے) کی ارواح بطور حوالات سجین میں موجود ہیں' اور روحیں وہاں سے کسی اور جگہ آ جا نہیں سکتیں' ومن ورائهم برزخ الى يوم يبعثون مگر آپ حضرات فرماتے ہیں۔ کہ ہم نے روح کو اچھی طرح دیکھا اور اس کی آواز بھی سنی ہے' لہٰذا اب آپ حضرات یہ فرمایئے' کہ آپ کا مشاہدہ غلط ہے یا نعوذ باللہ قرآنی نظریہ غلط ہے؟

کسی نے کوئی جواب نہ دیا' تو میں نے مولانا تاجور صاحب سے درخواست کی تو انھوں نے فرمایا "ہم نے اسی کے لیے تو آپ کو تکلیف دی ہے کہ آپ ہی اس مسئلہ پر روشنی ڈالیں" میں نے عرض کیا' ماشاء اللہ آپ فاضل دیوبند بھی ہیں' اور پنجاب یونیورسٹی کے فاضل بھی' لہٰذا میں قرآنی علوم کے متعلق آپ سے زیادہ کیا کہہ سکتا ہوں' فرمانے لگے "اچھا! زیادہ نخرے نہ دکھاؤ" پھر میں علامہ اقبال صاحب کی طرف متوجہ ہوا اور عرض کیا "آپ ہی کچھ فرمایئے" تو وہ کہنے لگے "قرآن بھی سچا اور ہمارا مشاہدہ بھی سچا' صرف ہمارا علم سچا نہیں' اس لیے ہم آپ کے تجربہ اور نظریات کو سمجھنا چاہتے ہیں" تب میں نے بطور قول فیصل یہ عرض کیا کہ حضرات! قرآن کریم ہی سچا ہے اور آپ کا مشاہدہ غلط! کیونکہ وہ صرف فریب نظر تھا' ہیں کواکب کچھ نظر آتے ہیں کچھ دیتے ہیں دھوکا یہ بازی گر کھلا .. کیونکہ وہ کسی کی روح نہ تھی بلکہ میرے ذہن میں میرے استاد سید شبیر علی صاحب کی صورت کا جو تصور موجود تھا' وہ میں نے علم توجہ کے اثر سے پانی کی بھاپ اڑا کر آئینہ دھندلا کر کے وہ تصویر آپ کو دکھائی' اور وہ آواز بھی میری اپنی آواز تھی۔ آپ نے دیکھا ہوگا' کہ میں اپنے منہ پر ہاتھ رکھ لیتا تھا اور میری آنکھوں سے باریک سی شعاعیں نکل رہی تھیں' اس پر ایک نوجوان اور علامہ اقبال نے ان شعاعوں کو دیکھنے کی تصدیق کی تو میں نے کہا بس یہ سارا گورکھ دھندا انہی شعاعوں کا تھا' کہ وہ شعاعیں مقناطیسی اور ایٹمی قوتیں ہیں۔

غرض یہ مختصری تقریر ختم ہوئی' تو بعض حضرات نے اصرار کیا تو ہم تو اس مجلس میں موجود نہ تھے لہٰذا ہمیں بھی کچھ مشاہدہ کروا دیجئے۔ ایک صاحب نے اپنی جیب سے اپنی دھوپ کی عینک نکالی' دوسرے نے اپنی انگوٹھی میز پر رکھ دی' میں نے کہا ایک قلم بھی لایئے! تو ایک صاحب نے اپنا فونٹین پین میز پر رکھ دیا۔ تب یہ تماشہ شروع ہو گیا۔ کہ عینک اٹھی اور اس صاحب کی آنکھوں پر جا لگی' پھر انگوٹھی حرکت میں آئی' اور پین کی طرف چلی' پین نے چند قدم آگے چل کر انگوٹھی کا استقبال کیا' اور انگوٹھی میں سے گزر کر میری طرف بڑھا اور میری شعاع نظر نے قلم کو سرفرازی بخشی' اور قلم نے سر جھکا کر سب حاضرین کو سلام کیا' اور پھر

چاروں طرف رقص کرنے لگا۔ حاضرین نے تالیوں سے داد دی اور تم پرواز [illegible] یہ سب ڈاکٹر صاحب کی قوت ارادی کے کرشمے تھے اور وہ ان کی [illegible] اسے روحانیت کے مقدس لبادہ میں لپیٹ کر پیش کیا گیا ۱۹۳۵ء میں ڈاکٹر صاحب [illegible] ہو گیا جس سے دوسرے ایک بہت سی اشیاء کو متحرک کر سکتے تھے آنکھ [illegible] بے اشارہ چشم سے بآسانی رقصاں کر لیتے تھے۔ (ماہنامہ [illegible] ۱۹۰۳ء)

علم نجوم

آسمانی سیاروں کی رفتار سے زمین کے حادثات اور واقعات کو منسوب کرنا تنجیم کہلاتا ہے۔

نجومیوں کا یہ دعویٰ کرنا کہ آنے والے فلاں دن یا فلاں مہینے میں یہ حادثہ رونما ہوگا یا فلاں چیز مہنگی ہو جائے گی فلاں سستی ہو جائے گی یا آج کا دن کیسا رہے گا اور آپ کا یہ ہفتہ کیسا گزرے گا وغیرہ علم نجوم ہے اور یہی وہ علم ہے جس کی قرآن و سنت میں ممانعت ہے کیونکہ نجومیوں کا یہ کہنا حقیقت میں علم غیب کا دعویٰ ہے جو اللہ تعالیٰ کی ذات کے لیے مخصوص ہے۔ (الفلاح فی شرح بخاری)

خطیب بغدادی ''کتاب النجوم'' میں حضرت قتادہؓ سے نقل کرتے ہیں کہ اللہ کریم نے ستاروں میں صرف تین فائدے رکھے ہیں۔

۱۔ آسمان کی زینت
۲۔ مسافروں کیلئے نشان راہ
۳۔ شیاطین کے لیے شعلوں کا کام

جو شخص ان کے علاوہ کچھ اور سمجھے تو اس نے اپنی رائے سے کام لیا۔ خطا کھائی اور اپنے دین کو ضائع کر بیٹھا۔ قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

> انا زينا السماء الدنيا بزينة الكواكب ○ وحفظا من كل شيطن مارد ○ لا يسمعون الى الملا الاعلى ويقذفون من كل جانب ○ دحورا ولهم عذاب واصب ○ الا من خطف الخطفة فاتبعه شهاب ثاقب ○

> ''بیشک ہم نے آسمان دنیا کو ستاروں کی زینت سے بارونق بنا دیا اور ہر شیطان سرکش سے اس کی حفاظت کی کہ اوپر کی مجلس کی طرف سن نہ سکیں اور ہر طرف سے ان پر انگارے پھینکے جاتے ہیں۔ ہاں جو کوئی فرشتوں کی کسی بات کو جھپٹ لینا چاہتا ہے تو چمکتا ہوا انگارہ اس کے پیچھے لگتا ہے۔''

نیز سورۂ جن میں جنات کا قول یوں بیان کیا گیا ہے۔

> وانا لمسنا السماء فوجدناها ملئت حرسا شديدا وشهبا ○ وانا كنا نقعد منها مقاعد

للسمع فمن يستمع الان يجد له شهابا رصدا ○

"ہم نے آسمان کو ٹٹولا تو اس کو مضبوط چوکیداروں اور انگاروں سے بھرا ہوا پایا اور یہ کہ پہلے ہم

وہاں بہت سے مقامات میں خبریں سننے کے لیے بیٹھا کرتے تھے مگر اب کوئی سننا چاہے تو اپنے لیے

انگارا تیار پائے گا۔"

یعنی ہم نے آسمان دنیا کو ستاروں کے ساتھ زینت بخشی ہے اور انہیں شیطانوں کے مارنے کا ذریعہ بنایا ہے اور ہر سرکش شریر شیطان سے ستاروں کے ذریعے آسمان کی حفاظت فرمائی ہے۔ یہ کہ شیطان کے بس میں نہیں کہ وہ آسمان تک پہنچ کر فرشتوں کی باتیں سنے اور اگر سننے کی کوشش کرے تو امور غیب اور تقدیر سے متعلق فرشتوں کو دیے گئے احکامات کا بھید چرانے کی کوشش کرتا ہے تو ایک شعلہ اس کی طرف لپکتا ہے اور اسے جلا ڈالتا ہے۔ ہاں کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ اس سے پہلے وہ کوئی بات کسی فرشتے کی زبان سے سن لیا اور جلنے سے پہلے اپنے نیچے والے شیطان کو بتا دیا اور اس نے اپنے نیچے والے سے کہہ دیا۔ یہی وہ باتیں ہیں جو کاہنوں کے کانوں تک پہنچتی ہیں اور یہ بات پہنچ جاتی ہے اور کاہن ان باتوں کو بہت سا جھوٹ مرچ لگا کر اور ایسی ہی مبہم بنا کر اپنے ماننے والوں سے کہتے ہیں۔ چنانچہ کچھ باتیں کبھی کبھار درست بھی ثابت ہو جاتی ہیں لیکن یہ محض اتفاق ہے لیکن بعد میں وہ درست ثابت ہو جاتی ہیں اس میں نجومی کا کوئی کمال نہیں ہوتا۔ البتہ یہ کہ حضور ﷺ کی بعثت سے پہلے شیاطین فرشتوں کی باتیں چرانے کے لیے آسمان دنیا کے قریب پہنچ جاتے تھے لیکن آپ ﷺ کی بعثت کے بعد آسمان کی نگرانی سخت کر دی گئی ہے۔ اب اگر کوئی شیطان آسمان کے قریب ہونے کی کوشش کرتا ہے تو آسمان سے ستارے انگاروں کی شکل میں اس پر برستے ہیں۔ جیسے کہ سورۃ جن کی مذکورہ بالا آیات میں بھی بیان ہوا ہے۔ لہٰذا اب وہ بہت ہی مشکل سے کوئی بات سن پاتے ہیں۔ اب صورت حال یہ ہے کہ یہ جنات ان علاقوں کی خبریں دوسرے علاقوں کے نجومیوں اور کاہنوں کو دے دیتے ہیں۔ انہیں جاہل لوگ ان کاہنوں کی کرامت اور کشف سمجھتے ہیں۔ اسی طرح اکثر لوگ اس دھوکے میں مبتلا ہو جاتے ہیں کہ یہ کاہن اور نجومی غیب کی خبریں بتانے والے ہیں اور پہنچے ہوئے بزرگ یا اولیاء اللہ ہیں حالانکہ یہ سب جھوٹ ہیں جن کا یہ دعوٰی ہے۔ جبکہ کوئی بزرگ بھی علم غیب نہیں رکھتا۔

قرآن مجید میں مزید ارشاد ہے۔

ولقد زینا السماء الدنیا بمصابیح وجعلنٰھا رجوما للشیٰطین ○ (الملک: ۵)

"ہم نے آسمان دنیا کو (ستاروں کے) چراغوں سے آراستہ کیا اور انہیں شیاطین کو مار بھگانے کا

ذریعہ بنا دیا۔"

ایک مقام پر فرمایا:

وعلمٰت وبالنجم ھم یھتدون ○ (النحل: ۱۶)

"اس (اللہ پاک) نے زمین میں راستہ بتانے والی علامتیں رکھ دی ہیں اور ستاروں سے بھی لوگ ان کا پتہ معلوم کرتے ہیں۔ یعنی ان ستاروں سے سمندر اور جنگلوں میں مشرق و مغرب اور جنوب و شمال کی سمت کا پتہ لگایا جاتا ہے جس سے مسافر اپنی منزل کی طرف رواں دواں رہتے ہیں۔"

پھر فرمایا:

وھو الذی جعل لکم النجوم لتھتدوا بھا فی ظلمٰت البر والبحر

"اللہ تعالیٰ وہ ذات کبریا ہے جس نے تمہارے لیے ستاروں کو پیدا کیا تاکہ تم ان سے خشکی اور سمندر کی تاریکیوں میں راستہ معلوم کر سکو۔"

■ یعنی ان ستاروں سے سمندر اور جنگل میں مشرق و مغرب اور شمال و جنوب کی سمت کا پتہ لگایا جاتا ہے۔ جس سے مسافر اپنی منزل کی طرف رواں دواں ہوتے ہیں۔ لیکن جاہل لوگ جو اللہ کے اوامر کو نہیں جانتے انہوں نے ان ستاروں سے متعلق نئی نئی باتیں بنا لیں مثلاً یہ کہ جو شخص فلاں فلاں ستاروں کی گردش میں شادی کرے گا اس کا حال یوں اور یوں ہوگا اور جو شخص فلاں فلاں ستاروں کی گردش میں سفر کرے گا اس کا سفر یوں اور یوں ختم ہوگا وغیرہ وغیرہ۔ نیز ستارہ پرست فرقہ صابئہ ستاروں کی نسبت یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ بھلائی برائی انہی کے باعث ہوتی ہے۔ (یاد رہے کہ آج کل بھی انہی سات سیاروں مریخ، زہرہ، عطارد، مشتری، زحل، یورینس اور شمس کو موثر کائنات اور مختلف برجوں کے حاکم سمجھا جاتا ہے۔) اور نجومی تمام قسم کی پیش گوئیاں اسی دلیل کی بنیاد پر کرتے ہیں کہ فلاں ستارہ جب فلاں برج میں داخل ہوتا ہے یا فلاں ستارے جب جمع یا الگ ہو جاتے ہیں تو ان کی وجہ سے زمین پر اس قسم کے انقلابات و تغیرات ظاہر ہوتے ہیں۔

بہرحال فلکیات اور ستاروں، سیاروں کی حرکات اور ہئیات کے متعلق بحث و تحقیق نیا فن نہیں ہے بلکہ ہزاروں سال پہلے بھی مصر، شام، ہند، چین میں ان فنون کا چرچا تھا جس کا پتہ اشعار جاہلیت سے ملتا ہے۔ نیز بقول امام ابن کثیر "جن لوگوں نے دمشق شہر آباد کیا تھا۔ وہ ستاروں اور سیاروں کے پجاری تھے اور دمشق کے پرانے دروازوں پر ان لوگوں نے ستاروں کے ہیکل (عبادت خانے) اور (زحلی) شکلیں بنا رکھی تھیں۔ نیز نزول قرآن سے پہلے عرب لوگ آسمان میں اس قسم کے برجوں کے قائل تھے۔ (مگر حقیقت حسب ذیل ہے)

برجوں کی حقیقت

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ایک سورۂ مبارکہ کا نام "سورۃ البروج" رکھا ہے جس میں ارشاد گرامی کا آغاز ہی والسماء ذات البروج ○ "قسم ہے برجوں والے آسمان کی" سے کیا ہے۔

اسی طرح "سورۃ الفرقان" میں فرمایا:

تبارک الذی جعل فی السماء بروجا ○

"بڑی بابرکت ہے وہ ذات جس نے آسمانوں میں برج بنائے۔"

اور "سورۂ حجر" میں فرمایا

ولقد جعلنا في السماء بروجا وزينها للنظرين ۝ وحفظنها من كل شيطان رجيم ۝ الا من استرق السمع فاتبعه شهاب مبين ۝ (۱۶ ۔ ۱۸)

"اور بے شک ہم نے آسمانوں میں برج بنائے اور اس (آسمان) کو دیکھنے والوں کے لیے سجا دیا۔ اور اس کو ہر شیطان مردود سے محفوظ کر دیا مگر جو کوئی چوری سے سن بھاگے تو اس کے پیچھے دہکتا ہوا انگارا پڑ گیا۔"

گویا توحید باری تعالیٰ کے سلسلے میں آفاقی دلائل میں سے ایک دلیل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آسمان میں برج بنائے اور آسمان کو ستاروں سے سجا دیا۔ شیاطین سے اس کو محفوظ رکھا کہ کوئی شیطان وہاں تک جا نہیں سکتا اور جو کوئی چوری چوری بات سننے کو آسمان دنیا کے قریب جاتے بھی ہیں تو شہاب ثاقب یا شہاب ثاقب یعنی آگ کا شعلہ اس کے پیچھے دوڑتا ہے جسے عرف عام میں ستارہ ٹوٹنا کہتے ہیں۔ گویا شیاطین پر آتشی شعلوں کے تیر مارے جاتے ہیں۔ یاد رہے کہ شیاطین کو طاقت پرواز کی وجہ سے اوپر چڑھنے اور وہاں کی باتیں سننے کی قدرت عطا کی گئی تھی مگر نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے بعد یہ طاقت سلب کر لی گئی ہے اور اب انہیں چمکتے ہوئے ستاروں سے رجم کیا جاتا ہے۔ جیسا کہ احادیث صحیحہ میں وارد ہے اور قرآن مجید کی سورۂ جن میں بھی جنات کا قول نقل کیا گیا جس کا حوالہ ہم پیچھے درج کر چکے ہیں۔

گویا اللہ تعالیٰ نے طبیعات فلکیہ کو پیدا کیا۔ اس میں گونا گوں چیزوں کو پیدا کیا اور ان میں کمی بیشی کے ساتھ ان کے اجزاء کو مرکب کیا۔ نیز ستاروں کو نہ صرف آسمان کی زینت اور زیبائش بنایا بلکہ ان ستاروں کے ذریعے وہاں کا انتظام و انصرام بھی قائم کیا اور انہیں شہاب ثاقب کی صورت میں شریر شیطانوں کے لیے "کوتوال" بھی بنایا۔

رہا یہ سوال کہ "بروج" کن کو کہتے ہیں اور ان کی کیفیت کیا ہے؟ تو "بروج" "برج" کی جمع ہے اور مفسرین و اہل لغت نے اس کے متعدد معانی بیان کیے ہیں۔ صاحب "مفردات القرآن" امام راغب اصفہانی نے اس کا ایک معنی "مضبوط قلعے" کیا ہے۔ صاحب معارف القرآن کے نزدیک "بروج" سے مراد محلات اور قصور ہیں۔ وہ مکانات آسمان جو پہرہ دار نگران فرشتوں کے لیے مقرر ہیں۔

صاحب تدبر قرآن کے مطابق جس طرح ایک قلعے کی برجیوں پر مامور سپاہی دشمن سے آس پاس پر کڑی نگاہ رکھتے ہیں اور کسی اجنبی کو اپنی حدود کے اندر گھسنے کا موقع نہیں دیتے۔ اسی طرح خدا کے مامور فرشتے ان شیاطین کو شہاب ثاقب کا نشانہ بناتے ہیں جو آسمانی حدود کی ٹوہ میں رہتے اور ان میں گھسنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس سے "کہانت" کی بنیاد ڈھے جاتی ہے جس کی آڑ میں کاہن (نجومی) اور غیب دانی کا دعویٰ کرتے ہیں اور سادہ لوح عوام کو بے وقوف بناتے ہیں۔ چنانچہ ملاء اعلیٰ (مقرب فرشتوں کی

محفل) تک شیاطین کو رسائی حاصل تھی۔ اگر وہ چوری چھپے کان لگا کر سننے کی کوشش کرتے ہیں تو شہاب ثاقب کی مسلسل بارش ہوتی ہے۔

جیسے آج کل جیل خانے کی چار دیواری کے کونوں پر سپاہی کے لیے مخصوص کمرہ ہوتا ہے۔

آگے چل کر وہ لکھتے ہیں کہ ہمارے نزدیک اس سے وہ قلعے اور دیدبان (قلعہ کی فصیل پر موجود برجیاں جہاں سے دشمن کی نقل و حرکت پر نظر رکھی جاتی ہے) مراد ہیں۔ جو اس نظام کائنات میں اللہ تعالیٰ نے اس لیے بنائے کہ شیاطین ایک حد سے آگے نہ بڑھ سکیں۔ ان قلعوں میں اللہ کے فرشتوں کا پہرہ رہتا ہے تاکہ چوری چھپے سماعت کرنے والے شیاطین کی نگرانی کر سکیں۔ یہ انتظام اللہ تعالیٰ نے اس لیے فرمایا کہ ملاء اعلیٰ کے حدود میں مقرب فرشتوں کے سوا کوئی رسائی نہ حاصل کر سکے۔

تفسیر ابن کثیر میں حضرت مجاہد سے مروی ہے کہ بروج وہ ہیں جن میں حفاظت کرنے والے (فرشتے) رہتے ہیں۔ عطیہ کہتے ہیں کہ بروج وہ چوکیاں ہیں جہاں چوکی پہرے ہیں اور جہاں سرکش شیطانوں پر مار پڑتی ہے کہ وہ بلند بالا فرشتوں کی گفتگو نہ سن سکیں۔ جو شیطان آگے بڑھتا ہے شعلہ اس کے حملے کو پاتا ہے کبھی یہ نیچے والے (شیطان) کے کان میں بات نہ ڈال دے۔ اس سے پہلے ہی اس کا خاتمہ ہو جاتا ہے (الحجر ۱۲) صاحب تفسیر حقانی کے مطابق برجوں والے آسمان سے مراد یہ ہے کہ آسمان پر آفتاب کی گردش سے ایک دائرہ پیدا ہوتا ہے جس کو دائرہ البروج کہتے ہیں اس کو آفتاب اپنی حرکت سے سال بھر میں مکمل کرتا ہے۔ جب اس دائرے کو بارہ حصوں میں تقسیم کیا جائے تو ہر ایک حصہ برج ہے۔ جیسے کہ خربوزے کی پھانکیں اور ہر ایک پھانک کو برج کہا جاتا ہے۔ بعض مفسرین نے بڑے بڑے ستارے اور سیارے یا ان کے نمودار ہونے کی جگہ مراد لی ہیں۔ تفسیر ابن کثیر میں ''ابن عطیہ'' کے مطابق بروج سے مراد سورج اور چاند کی منزلیں ہیں جو تعداد میں بارہ ہیں۔ سورج ان میں سے ہر ایک منزل میں ایک مہینہ چلتا ہے اور چاند دو دن اور ایک تہائی دن کم تو یہ اٹھائیس دن ہوئے اور دو راتوں تک پوشیدہ رہتا ہے۔

قرآن مجید کی سورہ البقرہ (آیت ۱۸۹) میں ہے یسئلونک عن الاھلۃ قل ھی مواقیت للناس والحج (لوگ تم سے چاند (کے بڑھنے گھٹنے) کے بارے میں پوچھتے ہیں۔ کہہ دو کہ یہ لوگوں کو اوقات معلوم کرانے کی خاطر اور حج کے دنوں کی پہچان کے لیے ہے۔ گویا چاند کا گھٹنا بڑھنا ایک ایسا منظر ہے جس نے ہر زمانے میں انسان کی توجہ کو اپنی طرف کھینچا ہے اور اس کے متعلق طرح طرح کے اوہام خیالات اور رسمیں دنیا کی قوموں میں رائج رہی ہیں۔ چاند سے اچھے یا برے شگون لینا بعض تاریخوں کو اچھی اور بعض کو منحوس سمجھنا کسی تاریخ کو سفر کے لیے شادی بیاہ کے لیے یا کوئی کام کرنے کے لیے منحوس یا نیک بخت خیال کرنا اور یہ سمجھنا کہ چاند کے طلوع و غروب اور اس کے گرہن کا کوئی اثر انسانی قسمت پر پڑتا ہے یہ سب باتیں جاہل قوموں کی ہیں۔

اسی لیے عربوں نے بھی نبیؐ سے چاند کی حرکت کی حقیقت دریافت کی جواب میں اللہ تعالیٰ نے بذریعہ وحی بتایا کہ چاند کا یہ گھٹنا بڑھنا تمھارے لیے اس کے سوا کچھ نہیں کہ ایک قدرتی جنتری ہے جو آسمان

دنیا پر نمودار ہو کر دنیا بھر کے لوگوں کو ان کی تاریخوں کا حساب بتاتا ہے۔

عربوں کا عقیدہ تھا کہ جب چاند ایک منزل سے غروب ہونے کے بعد اس کے بالمقابل منزل سے طلوع ہوتا ہے تو اس وقت بارش ہوتی ہے حالانکہ قرآن مجید نے انسان کی فطری کمزوری اور توہم پرستی کا ذکر کرتے ہوئے چاند کی منزلوں کے بارے میں فرمایا ہے

والقمر قدرنه منازل حتى عاد كالعرجون القديم (یٰسین: ۳۹)

"اور چاند کی بھی ہم نے منزلیں مقرر کر دیں یہاں تک کہ گھٹتے گھٹتے کھجور کی پرانی شاخ کی طرح ہو جاتا ہے۔"

ابو السعادات نہایہ میں فرماتے ہیں کہ چاند کی ۲۸ منزلیں ہیں اور وہ ہر رات ایک منزل تبدیل کرتا ہے۔ حضورؐ نے فرمایا میری امت جاہلیت کے چار کاموں کو نہیں ترک کرے گی جن میں سے ایک ستاروں سے بارش برسنے کا عقیدہ رکھنا ہے۔

سورۂ توبہ کی آیت ۳۶ میں ہے

ان عدة الشهور عند الله اثنا عشر شهرا في كتب الله يوم خلق السموات والارض

"بے شک زمین و آسمان کی پیدائش کے دن سے اللہ تعالیٰ کے ہاں مہینوں کی تعداد بارہ ہی مقرر ہے۔"

بہرحال ایک اللہ تعالیٰ اور قوی اور قہار و جبار نے چاند اور سورج میں حرکت پیدا کر دی ہے۔ چاند کی حرکت سے لوگ دنوں اور مہینوں کی تعداد معلوم کرتے ہیں جبکہ سورج کی حرکت سے موسموں کا تغیر و تبدل یعنی سال بھر میں چار فصلیں پیدا ہوتی ہیں۔ چنانچہ [illegible] میں ہے کہ آفتاب کی حرکت سے چار فصلیں پیدا ہوتی ہیں۔ ربیع، صیف، خریف، شتاء یعنی بہار، گرمی، خزاں، جاڑا۔ اصل دو فصلیں (موسم) ہیں جاڑا اور گرمی مگر جاڑے کے بعد جب گرمی آتی ہے تو دفعتاً نہیں آتی بلکہ ایک زمانہ بیچ میں حائل ہوتا ہے اور اس کو ربیع (بہار) کہتے ہیں اور اسی طرح گرمی کے بعد سردی بھی دفعتاً نہیں آتی بلکہ درمیان میں ایک زمانہ دونوں سے ملا جلا ہوتا ہے اس کو خریف کہتے ہیں۔ یہ موسم (متعدد) ہندوستان میں برسات کے بعد پیدا ہوتا ہے یہ چار فصلیں (موسم) ہیں اور ہر ایک فصل کی تین حالتیں ہوتی ہیں۔ ابتدا، بیچ اور انتہا۔ آفتاب کی حرکت جس سے یہ فصلیں پیدا ہوتی ہیں جمہور کے نزدیک آسمان پر ہے۔ اس لیے آسمان کے باقاعدہ ہر ایک فصل کے چار حصے کیے اور ہر ایک حصے کے (حصے) تین تین۔ ہر حصے کا نام "برج" ہوا۔ اسی طرح "برج" بارہ ہیں۔ (جغرافیہ دانوں اور سائنسدانوں نے زمین کی جو گول شکل بنائی ہے وہ اس گیند کی مانند ہے جس پر متعدد لکیریں کھینچی گئی ہیں جنہیں خط استوا، خط جدی وغیرہ کہتے ہیں اور ان حصوں پر سورج کی تیزی اور سیدھی شعاعیں پڑنے سے موسم گرما اور سرما نمودار ہوتا ہے۔ ان حضرات کے مطابق اللہ تعالیٰ نے اس کائنات میں ایک نظام شمسی رکھا ہے جس میں کل نو ۹ سیارے (Planets) شامل ہیں جو اپنے مقررہ

راستوں یا مدار (Orbits) میں سورج کے گرد چکر لگاتے رہتے ہیں۔ بڑے بڑے سیارے نو ہیں ان کے نام یہ ہیں عطارد (Mercury)، زہرہ (Venus)، زمین (Earth)، مریخ (Mars)، مشتری (Jupiter)، زحل (Saturn)، یورینس (Uranus)، نیپچون (Neptune) اور پلوٹو (Pluto) یہ تمام سیارے سورج کے گرد خاص راستوں پر گردش کرتے ہیں۔ یہ راستے ان کے مدار کہلاتے ہیں۔ تمام سیارے اپنے اپنے مداروں پر سورج کے گرد ایک ہی رخ پر گھومتے ہیں۔

ہر سیارہ ایک خاص مدت میں سورج کے گرد ایک چکر مکمل کرتا ہے چنانچہ عطارد ۸۸ دن میں، زہرہ ۲۲۵ دن میں، مریخ ایک سال ۳۲۲ دن میں، مشتری ۱۱ سال میں، زحل ۲۹ سال ۱۶۸ دن میں، یورینس ۸۴ سال میں، نیپچون ۱۶۵ سال میں اور پلوٹو ۲۴۸ سال میں ایک چکر مکمل کرتا ہے۔

صاحب تفسیر حقانی مزید لکھتے ہیں کہ آسمان میں مختلف ستاروں کے نمودار ہونے کی وجہ سے تربوزے کی پھانکوں کی طرح آسمان کے بارہ حصے یا ٹکڑے جدا جدا معلوم ہوتے ہیں اور ان کے عربی زبان میں یہ نام مشہور ہیں۔ حمل، ثور، جوزا، سرطان، اسد، سنبلہ، میزان، عقرب، قوس، جدی، دلو، حوت۔ یا یوں کہو کہ رات کے وقت آسمان پر ستاروں کے اجتماع سے مختلف اشکال نمودار ہوتی ہیں۔ آسمان کے ہر حصہ کو ان اشکال کے لحاظ سے نامزد کیا گیا ہے۔

۱۔ حمل (مینڈھے کا بچہ): چونکہ تیس ستاروں کے باہم ملنے سے مینڈھے کی شکل پیدا ہوتی ہے جس کا مغرب کی طرف سر مشرق کی طرف دم ہے۔

۲۔ ثور (بیل): بتیس ستاروں کے ملنے سے بیل کی صورت نمودار ہوتی ہے جس کا سر بجانب مشرق اور دم بجانب مغرب ہے۔

۳۔ جوزا (دو آدمی ملے ہوئے): اٹھارہ ستاروں کے ملنے سے ایسی صورت پیدا ہوتی ہے کہ گویا دو آدمی جڑے ہوئے ہیں۔

۴۔ سرطان (کیکڑا): نو ستاروں کے ملنے سے یہ صورت بنتی ہے۔

۵۔ اسد (شیر): ستائیس ستاروں کے ملنے سے یہ شکل پیدا ہوتی ہے۔

۶۔ سنبلہ (خوشہ): جو ایک عورت کے ہاتھ میں معلوم ہوتا ہے جس کا سر اسد کی دم کی طرف اور پاؤں میزان کی طرف۔ اور اس کے اس ہاتھ کے پاس کہ جس میں خوشہ معلوم ہوتا ہے۔ ایک ستارہ ہے یہ شکل چھبیس ستاروں سے بنی ہے۔

۷۔ میزان (ترازو): یہ آٹھ ستاروں سے بنی ہے۔

۸۔ عقرب (بچھو): یہ شکل اکیس ستاروں سے بنی ہے۔

۹۔ قوس (کمان): یہ ایک ایسی شکل ہے کہ ایک آدمی کے ہاتھ میں کمان ہے جس میں تیر لگا ہوا ہے۔ یہ اکتیس ستاروں سے مرکب ہے۔

۱۰۔ جدی (بھیڑ کا چھوٹا بچہ): یہ اٹھائیس ستاروں سے مرکب ہے۔

۱۱۔ دلو (ڈول): ایک مرد کے ہاتھ میں ایک ڈول سا معلوم ہوتا ہے یہ بیالیس ستاروں سے مرکب ہے۔

۱۲۔ حوت (مچھلی) یہ دو مچھلیاں باہم ملی ہوئی معلوم ہوتی ہیں۔ ایک کا منہ دوسرے کی دم کی طرف ہے۔ یہ چونتیس ستاروں سے مرکب ہے۔

یعنی دراصل آسمان پر شیر نہ عمارت وغیرہ کچھ نہیں بلکہ اہل ہیئت و نجوم (ماہرین علم الفلکیات (Astronomist) نے ستاروں کی رفتار و مقام سمجھنے کے لیے بارہ حصے مقرر کیے ہیں اور جن ستاروں کے اجتماع سے جیسی شکل پیدا ہو گئی ہے اس کو اسی نام سے موسوم کر دیا ہے جیسے بیل کی شکل نمودار ہے تو اس حصہ کو "برج ثور" کہتے ہیں۔ کہیں مچھلی کی شکل بنی ہوئی معلوم ہوتی ہے تو اسے "برج حوت" اور کہیں بچھو کی شکل نظر آتی ہے تو اسے "برج عقرب" کا نام دیا ہے۔ علیٰ ہذا القیاس۔

(بحوالہ جادو اور کہانت)

بہرحال مقام افسوس ہے کہ آج بھی اس جاہلیت قدیمہ پر عمل جاری ہے۔ جس کے مظاہرے نسل در نسل منتقل ہوتے آئے ہیں اور اخبارات میں ہر روز بڑے اہتمام سے "آپ کا یہ دن کیسا گزرے گا؟" اور "آپ کا یہ ہفتہ کیسا رہے گا؟" کے کالم شائع ہوتے ہیں۔ جن میں ان بروجوں کی مبینہ خصوصیات تحریر ہوتی ہیں۔ چنانچہ ہر شخص اپنی تاریخ پیدائش کے حوالے سے بآسانی وہ شمسی برج جان لیتا ہے جو اس کی ولادت سے منسوب کیا گیا ہوتا ہے۔ نیز اس میں مذکورہ برج سے منسوب تاریخوں میں پیدا ہونے والے بچوں کے نام رکھنے کے لیے ابتدائی حروف، اس برج سے منسوب اشخاص کے لیے موافق رنگ، نگینے، خوش بختی کے ہندسے اور مبارک دنوں کا ذکر بھی بڑی خوبی سے موجود ہوتا ہے۔ مثلاً برج اسد: تاریخ (۲۳ جولائی تا ۲۲ اگست) موافق رنگ سرخ، سبز اور نارنجی۔ موافق نگینہ: سبز اور لعل۔ خوش بختی کا ہندسہ ۱، ۳ اور ۱۱۔ مبارک دن اتوار۔ نیز ان تاریخوں کے درمیان پیدا ہونے والے بچوں کے نام کے ابتدائی حروف ط اور م ہونا چاہئیں۔ اسی طرح دیگر بروجوں کے بارے میں بھی قیاسی باتیں مذکور ہوتی ہیں۔

صاحب تدبر قرآن مولانا امین احسن اصلاحی قرآن مجید کے اس مقام کے متعلق لکھتے ہیں کہ قرآن حکیم نے اس جگہ بڑے بڑے ستاروں، سیاروں اور فلکیات کا ذکر کرنے کے بعد یہ بھی بتلا دیا کہ قرآن ان چیزوں کا ذکر بار بار اس لیے کرتا ہے کہ تم ان کی تخلیق اور حرکات سے پیدا ہونے والے آثار (جیسے تاریکی اور روشنی، دن اور رات، موسم اور فصلیں وغیرہ) میں غور کر کے ان کے پیدا کرنے والے اور چلانے والے کو پہچانو اور شکر گزاری کے ساتھ اسے یاد کرتے رہو۔ البتہ انسان کی معاش یا معاد کا کوئی مسئلہ ان سے وابستہ نہیں ہے۔

اور بقول صاحب معارف القرآن مفتی محمد شفیع مقصود ان آیات سے انسان کو یہ بتلانا ہے کہ ہم نے آسمان میں بڑے بڑے ستارے شمس و قمر اور ان کے ذریعے رات دن کا انقلاب، ان کی تاریکی اور روشنی اور زمین و آسمان کی تمام کائنات اس لیے پیدا کی ہے کہ غور و فکر کرنے والے کو اس میں حق تعالیٰ کی قدرت

کا۔ وہ توحید کے دلائل فراہم ہوں۔

سیاروں اور ستاروں کے متعلق مغربی تصورات

حیرت کی بات ہے کہ اس جاہلیت کے اندھیرے ترقی یافتہ اور سائنسی و تحقیقی علوم پر یقین رکھنے والے یورپی معاشروں سے بھی نہیں جا سکے ہیں۔ چنانچہ ہفتہ کے دنوں کے انگریزی ناموں کی بھی تحقیق کریں تو ان کو بھی ستاروں اور سیاروں سے منسوب کیا گیا ہے۔ مثلاً

1۔ Sun-day (سورج کا دن)
2۔ Mon-day (چاند کا دن) کیونکہ اصلاً یہ لفظ Moun-day سے بنا ہے۔
3۔ Tues-day (مریخ کا دن) کیونکہ اصلاً انگریزی لفظ Tues فرانسیسی زبان کے لفظ (mars) کا ترجمہ ہے اور فرانسیسی زبان میں مریخ سیارہ کو Mars کہتے ہیں۔
4۔ Wednes-day (عطارد کا دن) کیونکہ Wednes کا لفظ فرانسیسی لفظ Mercury کا ترجمہ ہے۔ اور فرانسیسی زبان میں Mercury سیارہ مریخ کو کہتے ہیں۔
5۔ Thurs-day (مغربی لغت میں "Thrus" سیارہ مشتری کو کہتے ہیں۔ جبکہ ترجمہ ہوا "مشتری کا دن"
6۔ Fri-day (زہرہ کا دن)
7۔ Satur-day (زحل کا دن) کیونکہ سیارہ زحل کو انگریزی زبان میں Saturn کہتے ہیں۔

ثابت ہوا کہ مغربی ممالک میں بھی "کواکب پرستی" کا رواج رہا ہے۔ اسی لیے ایام کو "کواکب" سے منسوب کیا گیا ہے۔ (یاد رہے کہ غیر اسلامی نظریات یا اثرات کے پیش نظر "جمعرات" کو بعض فقیروں کا دن قرار دیا گیا ہے۔ اور "سوموار" کو "پیر" قرار دیا جانے لگا ہے۔

شاعر ملت اسلامیہ علامہ محمد اقبال نے خوب فرمایا ہے کہ:

ستارہ کیا مری تقدیر کی خبر دے گا
کہ خود ہے وسعت افلاک میں وہ خوار و زبوں

اور ایک دوسرے شاعر نے بھی کیا خوب کہا ہے کہ:

چاند ستاروں سے کیا پوچھوں! کب دن میرے پھرتے ہیں
وہ تو بیچارے خود ہیں بھکاری مارے مارے پھرتے ہیں

یہ بات پہلے بھی بیان ہو چکی ہے کہ عرب لوگ ستاروں کو بارش برسنے کا باعث سمجھتے تھے۔ چنانچہ حضرت زید بن خالدؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول پاکؐ نے مقام حدیبیہ میں ہمیں صبح کی نماز ایک ایسی رات میں پڑھائی جس میں بارش ہوئی تھی۔ اس کے بعد حضورؐ نے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے آج صبح میرے بہت سے بندے مومن ہو گئے اور بہت سے کافر۔ پس جس نے یہ کہا کہ یہ بارش اللہ تعالیٰ کے فضل

اور رحمت سے ہوئی ہے وہ مجھ پر ایمان لایا اور ستاروں کے اثر کا انکاری ہوا اور جس نے یہ کہا کہ بارش فلاں ستارے کی وجہ سے ہوئی ہے۔ اس نے مجھ سے کفر کیا اور ستاروں پر ایمان لایا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے کسی بھی ستارے میں کسی قسم کا کوئی سبب بارش برسانے کا نہیں رکھا ہے تو اس کا خاص فضل اور احسان ہے کہ جب چاہتا ہے بارش برساتا ہے اور جب چاہتا ہے اسے روک لیتا ہے۔ لیکن جب کوئی شخص یہ کہتا ہے کہ "ہمیں فلاں ستارے کی وجہ سے بارش ملی" تو کہنے والے کا عقیدہ یہ ہوتا ہے کہ بارش برسنے میں ستاروں کو بہت بڑا دخل اور اثر حاصل ہے۔ یہی عقیدہ کفر و شرک ہے۔ ابن مفلحؒ نے اپنی کتاب "الفروع" میں اس کی تصریح کی ہے کہ بارش کو کسی ستارے کی طرف نسبت کرنا حرام ہے اور ایسا کہنا بھی حرام ہے۔ اس کی حرمت کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ یہ جملہ کہنے والے نے ایک ایسے فعل کی نسبت اپنی مخلوق کی طرف کی جس کو اس فعل پر قطعاً کوئی قدرت نہیں ہے بلکہ وہ خود اللہ تعالیٰ کے حکم کے تابع اور مسخر ہے۔ وسخر لکم الشمس والقمر اور اسے نفع اور نقصان پہنچانے کا ذرہ برابر بھی اختیار نہیں ہے۔ حضرت علیؓ سے مروی ایک روایت ہے کہ حضورؐ نے فرمایا کہ بجائے اللہ کا شکر کرنے کے لوگ یہ کہتے ہیں کہ بارش فلاں ستارے کے فلاں برج میں داخل ہونے سے ہوئی ہے (ابن جریر، ابن ابی حاتم)۔

علامہ قرطبی زید بن خالد سے بیان کرتے ہیں کہ جب عرب لوگ کوئی ستارہ مشرق سے طلوع ہوتے اور اسی وقت کوئی دوسرا ستارہ مغرب میں غروب ہوتا دیکھتے اور اتفاق سے اس وقت بارش برسنے لگتی یا ہوا چل پڑتی تو بعض لوگ یہ کہتے کہ چونکہ فلاں ستارہ غروب ہوا ہے اس لیے بارش ہوئی ہے اور چند دوسرے لوگ یہ کہتے کہ چونکہ فلاں ستارہ طلوع ہوا ہے اس لیے بارش ہوئی ہے۔"

گویا رسول پاکؐ نے اپنی اس حدیث میں ایسی بات کہنے سے اسی لیے منع فرمایا ہے تاکہ موحد لوگ عربوں کے اس کفریہ عقیدے کے جال میں نہ پھنس جائیں۔ کیونکہ بارش کا برسانا صرف اللہ تعالیٰ کے قبضے میں ہے اور اس میں ستاروں کی تاثیر کو بالکل کوئی دخل نہیں ہے تو عرب کے مشرک تھے جو ستاروں کی تاثیر کے قائل تھے۔ (جاہلیت جدیدہ بھی یہ ہے کہ اگر کسی بزرگ کے عرس کے موقع پر اتفاق سے تیز ہوا چلنے لگتی ہے یا آندھی آ جاتی ہے تو لوگ کہتے ہیں کہ شاہ صاحب جلال میں ہیں اور شاہ صاحب راضی نہیں ہیں) قرآن مجید میں ہے۔

ولئن سالتهم من نزل من السماء ماء فاحيا به الارض من بعد موتها ليقولن الله

"اے نبیؐ! اگر تم ان سے پوچھو کہ کس نے آسمان سے پانی برسایا اور اس سے مردہ زمین کو زندہ کر دیا تو کہیں گے اللہ نے۔"

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ حضورؐ کے دور میں ایک دفعہ بارش ہوئی تو آپ نے فرمایا بعض افراد نے اللہ کا شکر کیا اور بعض نے کفر کیا ہے۔ شکر کرنے والے وہ افراد ہیں جنہوں نے یہ کہا کہ یہ بارش اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے اور کفر کرنے والے وہ افراد ہیں جنہوں نے یہ کہا کہ یہ بارش فلاں ستارے کی

سبب سے ہوئی ہے۔

حضرت ابوسعید سے مروی حدیث میں ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر پانچ برس تک بارش روکے رکھے اور پھر بارش برسائے تو لوگ یہ کہیں کہ چاند کے مدار کے سبب ہم پر بارش ہوئی ہے تو لوگوں میں یہ جماعت اللہ کا انکار کرنے والی ہے۔ (نسائی)

حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں۔ ایک رات صحابہ کرام حضورؐ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک ستارہ ٹوٹا اور روشنی پھیل گئی۔ حضورؐ نے پوچھا کہ لوگ ایام جاہلیت میں کیا کہتے تھے؟ عرض کیا یہ کہ آج کوئی بڑا شخص پیدا ہوا یا مرا ہے۔ حضورؐ نے فرمایا کہ ستارے کے ٹوٹنے سے نہ کسی کی موت کا تعلق ہے اور نہ ہی حیات کا۔

حضرت قتادہؓ فرماتے ہیں کہ خداوند تعالیٰ نے ستاروں میں نہ کسی کی زندگی رکھی ہے نہ موت اور نہ ہی رزق۔ یہ لوگ اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں اور ستاروں کو چیزوں کے وجود و عدم کا سبب قرار دیتے ہیں۔ اسی طرح رسول پاکؐ نے سورج گرہن اور چاند گرہن کے بارے میں فرمایا

ان الشمس والقمر ایتان من ایات اللہ لا ینخسفان لموت احد و لا لحیاتہ۔

"بے شک سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں جو کسی کی موت یا پیدائش کی وجہ سے بے نور نہیں ہوتے۔"

مزے کی بات یہ ہے کہ جاہلیت کی روایات اور مشرکانہ مذاہب عجیب تضاد کا شکار ہوتے ہیں۔ ایک طرف تو سورج اور چاند جیسے سیاروں کی خیالی تصویریں اور مورتیاں بنا کر پرستش کی جاتی ہے اہل نجوم کے ہاں ان سیاروں کو حاکم اور موثر سمجھا جاتا ہے ان سے کائنات کے واقعات اور انسانی مقدروں کو وابستہ کیا جاتا ہے۔

اور دوسری طرف اتنے گئے گزرے کہ موت و حیات سے ان سیاروں کو گرہن لگ جانے کا قدیم عقیدہ موجود ہے۔ جیسے کہ حضورؐ کے بیٹے ابراہیمؑ کی وفات پر اتفاقاً گرہن ہو گیا اور لوگوں نے آپ کے صاحبزادے کی وفات کے باعث سورج کا گرہن میں آنا قرار دیا۔ مگر حضورؐ نے اس کی واضح طور پر نفی فرمائی اور ان کو اللہ کی نشانیاں قرار دیا تاکہ انسان کی نظر توحید باری تعالیٰ پر مرکوز رہے اور یہ ثابت ہو جائے کہ سورج اور چاند بذات خود زوال پذیر ہیں۔ نیز سورج گرہن اور چاند گرہن کے دوران میں نماز کسوف اور نماز خسوف پڑھنے کا حکم دیا تاکہ عظمت باری تعالیٰ مومن کے دل میں مزید مستحکم اور جاگزیں ہو جائے۔

قرآن مجید میں بھی اللہ تعالیٰ نے سورج اور چاند کو اپنی قدرت کی نشانیاں اور انسانی ضروریات میں ممد و معاون قرار دیا ہے اور یہ باتیں عقل مند انسانوں کے لیے ہیں۔ چنانچہ قرآن کریم میں ارشاد ہے

وسخر لکم اللیل والنهار والشمس والقمر والنجوم مسخرات بامرہ ان فی

ذلک لآیت لقوم یعقلون ○ (النحل: ۱۲)

"اور اسی نے تمہارے لیے رات اور دن اور سورج اور چاند کو کام میں لگایا اور اسی کے حکم سے ستارے بھی کام میں لگے ہوئے ہیں۔ سمجھنے والوں کے لیے اس میں قدرت خدا کی بہت سی نشانیاں ہیں۔"

چنانچہ سمجھدار لوگ جب سورج کی تمازت سے فصلیں پکتی اور چاند کی چاندنی سے پھل رنگ پکڑتے دیکھتے ہیں تو کبھی بھی انہیں موثر کائنات اور اپنی تقدیر کا مالک نہیں سمجھتے بلکہ یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ سورج اور چاند کو چمکانے اور بادلوں سے بارش کو برسانے والا "ایک اللہ تعالیٰ" ہی ہے اور وہی موثر حقیقی ہے۔

بہرحال تنجیم کوئی تحقیقی علم نہیں ہے جس کی بنیاد حقائق (Facts and Figures) پر ہو اور نہ ہی کوئی سائنسی علم ہے جس کی بنیاد مشاہدات و تجربات پر ہو بلکہ علم نجوم ایک قیاسی علم اور ظنی چیز ہے جس کی بنیاد ظن و تخمین اور انکل پچو پر ہے۔

پامسٹری

علم نجوم تو ایک توہماتی بات ہے ہی لیکن پامسٹری کے بارے میں بھی خیال کیا جاتا ہے کہ شاید یہ کوئی سائنسی اور تحقیقی علم ہوگا جس میں 2+2=4 (H_2O=Water) یعنی 2 ہائیڈروجن + 1 آکسیجن = پانی ثابت کیا جا سکے۔ مگر یہ بھی انکل پچو چلنے والی باتیں ہیں۔ وجہ یہ ہے کہ پامسٹری تو درحقیقت علم نجوم کی بہن ہے۔ پامسٹری کا علم جاننے کے لیے علم نجوم کا جاننا بہت ضروری ہے کیونکہ پامسٹری کا علم نجوم سے گہرا تعلق ہے۔ چنانچہ انسانی ہتھیلی اور اس کی انگلیوں کے نام اور ان کی خصوصیات سیاروں کے نام اور خواص سے منسوب ہیں۔

جس شخص کا ہاتھ زیر غور ہو اس کے شمسی برج کے بارے میں علم کا ہونا بھی ضروری ہے مثلاً اسد، سنبلہ یا جوزا وغیرہ۔ نیز اس کے شمسی برج کا پتہ لگانے کے لیے اس کی تاریخ پیدائش سے مطابقت کی جاتی ہے اور تعین کیا جاتا ہے تاکہ معلوم ہو سکے کہ سورج اس وقت کون سے برج میں موجود اور سیر کناں تھا۔ کیونکہ بقول اہل پامسٹری ہر ایک برج میں ایسی خصوصیات ہوتی ہیں جن کا تعلق دست شناسی سے بھی ہے۔ نجوم و پامسٹری والوں نے ہر برج کا ایک حاکم سیارہ مقرر کر رکھا ہے جس کی خصوصیات اس برج پر اثر انداز ہوتی ہیں مثلاً:

۱۔ مریخ، برج حمل اور عقرب پر اثر انداز ہوتا ہے جس کی خصوصیات تندخوئی اور قوت مردانگی ہیں۔
۲۔ زہرہ، برج ثور اور میزان پر جس کی خصوصیات خوبصورتی، الفت اور نسوانیت ہیں۔
۳۔ عطارد، برج جوزا اور سنبلہ پر جس کی خصوصیات ذہانت اور حکمت ہیں۔
۴۔ مشتری، برج قوس اور حوت پر جس کی خصوصیات دولت اور حکومت ہیں۔

۵۔ زحل برج جدی پر جس کی خصوصیات فرض اور خدمت ہیں۔
۶۔ یورینس برج دلو پر جس کی خصوصیات ایجادات اور تخلیق ہیں۔
۷۔ شمس برج اسد اور سرطان پر جس کی خصوصیات خودداری اور انا ہیں۔

یہ سب باتیں بے سند اور من گھڑت ہیں جو محض روایت کے تحت نسل در نسل دور جاہلیت سے منتقل ہوتی رہی ہیں۔ مزید یہ کہ بزعم خویش ہتھیلی پر موجود قدرتی لکیروں کو مختلف کاموں اور ناموں سے منسوب کیا گیا ہے مثلاً

۱۔ دل کی لکیر: جو خوشی، غمی اور عشق و محبت سے منسوب ہے۔
۲۔ زندگی کی لکیر: جو موت و حیات سے منسوب ہے۔
۳۔ صحت کی لکیر: جو صحت اور بیماری سے منسوب ہے۔
۴۔ قسمت کی لکیر: جو عزت اور دولت سے منسوب ہے۔
۵۔ شادی کی لکیر: جو شادی کے متعلق حالات کو ظاہر کرتی ہے۔
۶۔ دماغ کی لکیر: جو عقل و دانش اور سمجھ بوجھ کو ظاہر کرتی ہے۔

یہ سب باتیں محض روایتی ہیں۔

علم جفر

یہ علم حروف ابجد، اسماء الحسنیٰ اور اسمائے ملائکہ کے حروف کے سری خواص پر مبنی ہے۔ حروف کو باہم اس طرح ملاتے کہ ایسے مخصوص خواص کا کوئی کل حاصل ہو جائے جن کے بارے میں فرض کیا جاتا ہے کہ وہ مطلوبہ نتیجے یعنی پیش گوئی، فال اور ساحرانہ تاثیر تک پہنچا سکتے ہیں یہاں بعض اسماء کی مقدس کتاب مثلاً موجودہ صورت میں قرآن مجید سے لیے جاتے ہیں پھر ان اسماء کو حروف میں توڑ کر ایک پیچیدہ علم کا اطلاق کیا جاتا ہے۔ جو عددی، وصفی، مقداری اور ترکیبی اجزاء پر مبنی ہے مثلاً حرف 'ب' کے ۲، 'ک' کے ۲۰، 'ر' کے ۲۰۰ عدد کے گروہ کو حروف 'ز' کے ۷، 'م' کے ۴۰، 'ت' کے ۴۰۰ اور حرف 'ح' کے ۸، 'ف' کے ۸۰ اور 'ض' کے ۸۰۰ کے عدد کے گروہوں سے تقویت پہنچائی جاتی ہے۔ جس کے ذریعے وہ فطرت پر اثر انداز ہو کر اس کے ماضی، حال اور مستقبل تینوں زمانوں میں راز معلوم کرنے پر قادر ہو سکیں۔ (یہ علم بھی بے سند ہے)

علم رمل

لغوی معنی ریت ہے۔ اصطلاحاً وہ علم جس میں سوال کے وقت رمل کی شکلوں سے استدلال کیا جاتا ہے۔ اس علم میں بروج سماوی کے مطابق بارہ شکلیں ہیں۔ اس علم کے اکثر مسائل تخمینی ہوتے ہیں جو

بھی امور میں یقین کرنے کے لیے کافی اور مسلم نہیں ہوتے [illegible]

بعض سوالی کی صورت آئندہ واقعات کی تعبیر یا ان کی اطلاع حاصل کی جاتی ہے۔ [illegible]

[illegible] جادوگر [illegible] ایک تھالی [illegible] ریت [illegible]

[illegible] سورۃ الطلاق [illegible] کیا جائے [illegible]

اس کے بعد ریت پر انگلی سے نقطے بنائے جاتے ہیں مگر انہیں گنا نہ جائے [illegible]

[illegible] نقطوں کا شمار نہ ہونا ضروری ہے۔ [illegible]

[illegible] کیا جائے۔ عمل کرنے کا وقت صبح سے ظہر تک ہے۔ [illegible]

جاتی ہیں پھر ان پر [illegible] انگلی سے ریت پر نقطے [illegible]

[illegible] ایک نقطہ کی صورت پیدا ہو جائے۔ اس طرح نقطوں کی چار سطریں بنائی جاتی ہیں [illegible]

پیدا ہو جاتی ہیں۔ پھر وہ نقطے اس طرح [illegible] کہ ان چاروں سطروں [illegible]

ایک ایک شکل پیدا ہوگی۔

(بحوالہ جادو اور کہانت)

فال اور شگون کی حقیقت

مشرکین عرب کی یہ عادت تھی کہ کسی کام کو شروع کرنے سے قبل پرندوں کے اڑنے اور حیوانات کے گزر جانے سے شگون لیتے تھے۔ لیکن آنحضرتؐ نے مسلمانوں کو اس سے منع فرمایا۔ اور اسے باطل قرار دیا۔ امت کو بتایا کہ یہ حرکت نہ حصول نفع کا باعث ہے نہ ہی دفع ضرر کا سبب ہے۔ اسی طرح آپؐ نے وضاحت فرما دی کہ "بدشگون" یعنی انسان کے عقیدہ کو کمزور کرتا ہے۔ کیونکہ انسان کا وہم خوف اور شرک میں مبتلا ہو جانا اس کے دیکھنے اور سننے سے تعلق رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے "بدشگونی" کی کوئی وجہ جواز اور علامت بیان نہیں کی۔ تاکہ لوگوں کے دل کسی چیز کو دیکھ کر یا کسی بات کو سن کر مضطرب نہ ہوں بلکہ مطمئن رہیں اور اللہ تعالیٰ کی وحدانیت راسخ ہو جائے۔ یہی وہ مقصد عظیم ہے۔ جس کی وضاحت کے لیے اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام کو بھیجا اور مخلوق کی ہدایت کے لیے کتابیں نازل فرمائیں۔ اسی مقصد عظیم کی خاطر زمین و آسمان کی تخلیق کی اور جنت و دوزخ میں داخلہ کے لیے "توحید" کو معیار اور نجات قرار دیا۔ چنانچہ آنحضرتؐ نے لوگوں کے دلوں سے شرک و بدعت کی جڑوں کو کاٹا تاکہ لوگ اہل جہنم کے عمل سے بچیں۔ پس جو شخص توحید کی مضبوط رسی کو تھام لے اور اللہ تعالیٰ پر توکل اور یقین پختہ کر لے تو "بدشگونی" وغیرہ کے دل میں جاگزیں ہونے سے پہلے ہی اس کی جڑیں کٹ جائیں گی۔ اور اس کے تمام خیالات باطلہ اور وسوسے ختم ہو جائیں گے۔

اس سلسلہ میں کئی ایک واقعات ہیں۔ جیسے حضرت عکرمہ کہتے ہیں کہ ہم حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے پاس بیٹھے باتیں کر رہے تھے کہ ہمارے اوپر سے ایک پرندہ چیختا ہوا گزر گیا۔ ایک آدمی کہنے لگا "خیر خیر" یعنی بھلائی ہے بھلائی ہے۔ حضرت عبداللہؓ نے فرمایا کہ دیکھو! "لا خیر ولا شر" یعنی نہ اس میں خیر ہے اور نہ شر ہے۔ یوں فوراً تردید اور ممانعت فرما دی کہ کہیں اس کے دل میں پرندوں کے ذریعے خیر و شر کا عقیدہ نہ پیدا ہو جائے۔

اسی طرح ایک دفعہ حضرت طاؤس کسی شخص کے ساتھ سفر کر رہے تھے۔ کسی مقام پر کوا "کائیں کائیں" کرتا ہوا گزرا۔ ساتھی بولا۔ "خیر" (بھلائی ہو) حضرت طاؤس فوراً بولے۔ اس کے اختیار میں کون سی بھلائی ہے؟ یہ کہا اور فرمایا۔ "لا تصحبنی" جاؤ میرے ساتھ سفر میں شریک نہ رہو! اس طرح واضح

کر دیا کہ کسی کو بد بخت یا نیک بخت اور صاحب خیر پیدا کرنا "اللہ" کے قبضہ واختیار میں ہے۔

ابن عربی فرماتے ہیں دور جاہلیت میں یہ دستور تھا کہ اگر الو مکان پر بیٹھ جاتا تو اسے نحوست سے تعبیر کرتے اور کہتے "اب یا تو میری موت کا وقت آ گیا ہے یا میرے گھر والوں کا"۔ آنحضرت ﷺ نے اس کی تردید اور ممانعت فرمائی۔ امام ابو داؤد محمد بن راشد سے نقل کرتے ہیں کہ "[illegible] وہ منحوس سمجھتے تھے" حالانکہ سب کچھ اللہ کے قبضہ قدرت میں ہے۔ جس نے حدیث قدسی میں فرمایا ہے۔ "انا الدھر" میں زمانے کا مالک اور رات دن پھیر کرنے والا ہوں۔ اس لیے زمانہ (دن مہینے یا سال) کو منحوس [illegible] لہذا بدشگونی اللہ تعالی کی ذات سے بدگمانی کے سوا اور کچھ نہیں۔

یاد رہے کہ آج بھی ہمارے ہاں "ماہ صفر" میں شادی کرنا برا سمجھا جاتا ہے۔ حالانکہ [illegible] حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ جس شخص کو "فال بد" نے کسی کام سے روکا [illegible] اس نے شرک کیا۔ یعنی کسی چیز کو دیکھ کر یا سن کر اس کو منحوس سمجھتے ہوئے اپنے کام سے باز رہنے [illegible] ہے۔ کیونکہ اللہ تعالی پر بھروسہ اور اعتماد نہیں رہا بلکہ "غیر اللہ" پر اعتماد رہ گیا ہے۔ اس سے [illegible] کا عمل دخل ہو گیا۔ لیکن حضور ﷺ "نیک فال" کو پسند فرماتے تھے۔ [illegible] سے فائدے کی امید قائم کر لیں۔ اور اچھے نتائج کی توقع رکھیں۔ جب وہ [illegible] یا برا خیر ہی خیر ہوگی۔ لیکن اگر اللہ تعالی سے امیدیں اور آرزوئیں ختم کر لیں گے تو اس سے [illegible] کچھ حاصل نہ ہوگا۔ حضور ﷺ سے پوچھا بھی گیا تھا۔ "ما الفال قال الکلمۃ الطیبۃ" فال کیا چیز ہے؟ فرمایا اچھی بات کو فال کہتے ہیں یعنی کامیابی، تندرستی، سرفرازی اور مبارک باد کے اچھے الفاظ [illegible] طبیعت کھل اٹھتی ہے۔ دل مضبوط ہو جاتا ہے اور سینہ کھل جاتا ہے۔ اس کے برعکس اگر بدگمانی اور بدشگونی کی جائے تو خوف اور غم کے آثار دکھائی دیتے ہیں۔ جسم کمزور محسوس کرتا ہے۔ سینہ تنگ ہو جاتا ہے [illegible] صبح ادھار لینے والے گاہک کو منحوس سمجھا جاتا ہے۔) جس کا لازمی نتیجہ قوت ایمانی میں کمی [illegible] مشکلات اور انسانی ترقی میں جمود ہو جاتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباسؓ روایت بیان کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نیک فال پسند فرماتے۔ (شرح السنۃ)

حضرت عروہ بن عامرؓ سے مروی روایت میں ہے کہ اگر انسان کسی ایسی چیز کو دیکھے [illegible] وہ برا خیال کرتا ہو تو یہ کہے۔

اللّٰھم لا یاتی بالحسنات الا انت ولا یدفع السیئات الا انت ولا حول ولا قوۃ الا باللہ۔

"اے اللہ! تیرے سوا کوئی بھلائیوں کا پہنچانے والا نہیں ہے اور تیرے سوا [illegible] سے بچنے کی ہم میں کوئی طاقت نہیں ہے۔"

حلیمی فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے (نیک) فال کو اس لیے پسند فرمایا کہ نحوست (بدشگونی) بری

چیز بھی ہے۔ جس سے انسان اللہ تعالیٰ کے متعلق بدگمانی میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ جب کہ نیک شگون لینے سے حسن ظن پیدا ہوتا ہے۔ حسن ظن اور اچھی امید رکھنا اس لیے بھی ضروری ہے کہ انسان کو ہر حال میں اللہ تعالیٰ سے حسن ظن رکھنے کا حکم دیا گیا۔ حدیث قدسی میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ میں اپنے بندے کے گمان کے مطابق ہوں۔ اگر وہ مجھ سے نیک سلوک کی امید کرتا ہے۔ تو میں اس سے نیک سلوک ہی کرتا ہوں۔ لہذا انسان کو چاہیے کہ وہ اپنے دل کو تمام دنیا سے منقطع کر کے صرف اللہ تعالیٰ سے جوڑے کیونکہ نفع و نقصان دینا یا کسی آفت سے بچانا صرف اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔ اور اسی کا نام "اصل توحید" ہے۔ جو شخص یہ سمجھتا ہے کہ نفع و نقصان پہنچانے میں کسی اور کو بھی دخل ہے تو وہ احمق اور مشرک ہے۔ صرف اللہ تعالیٰ سے استعانت کرنا اور مدد چاہنا "توحید کا اصل الاصول" اور مغز یا روح ہے۔

فالنامہ کی حقیقت

حضرت عمران بن حصینؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص خود فال نکالے یا اس کے لیے فال نکالی جائے (یعنی وہ کسی کے پاس جا کر فال نکلوائے) یا خود کہانت کرے یا اس کے لیے کوئی دوسرا شخص کہانت کرے یا خود جادو کرے یا اس کے لیے دوسرا شخص جادو کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔"
سورۃ النساء کی آیت 51 "الم تر ... سبیلا" میں لفظ "جبت" کی تفسیر بیان کرتے ہوئے مفسرین بیان کرتے ہیں کہ "جبت" کے اصلی معنی "بے حقیقت، بے اصل اور بے فائدہ چیز" کے ہیں۔ اسلام کی زبان میں جادو، کہانت (جوتش) فال گیری، ٹونے ٹوٹکے، شگون اور مہورت دوسری تمام وہمی اور خیالی باتوں کو "جبت" سے تعبیر کیا گیا ہے۔ چنانچہ حدیث میں آیا ہے "العیافة والطرق والطیر من الجبت" یعنی جانوروں کی آوازوں سے فال لینا، زمین پر جانوروں کے نشانات قدم سے شگون نکالنا اور فال گیری کے دوسرے طریقے سب "جبت" ہیں۔ اسی کو اردو میں "اوہام" اور انگریزی میں "Superstition" کہتے ہیں۔

اسی طرح سورۃ مائدہ کی آیت 3 "ان تستقسموا بالازلام" کی تفسیر یوں کی گئی ہے کہ "وہم پرستانہ فال گیری جس میں زندگی کے معاملات کا فیصلہ عقل و فکر سے کرنے کی بجائے کسی وہمی و خیالی چیز یا کسی اتفاقی شے کے ذریعے سے کیا جاتا ہے۔ یا قسمت کا حال ایسے ذرائع سے معلوم کرنے کی کوشش کرنا جن کا ذریعہ علم غیب نہ ہو جیسے نجوم، رمل، جفر اور مختلف قسم کے شگون، [illegible] اور فال گیری کے بے شمار طریقے "ازلام" میں داخل ہیں۔ اسلام سوائے نماز استخارہ کے فال گیری کی ہر قسم کو ناجائز قرار دیتا ہے۔ ان سے منسوب کر کے "فالنامہ قرآنی" کے نام سے کتابیں شائع کی جاتی ہیں۔ جس میں "قسمت کا حال فالنامہ، ہمارے ہاں بعض فالنامے جیسے کالی مفرور اور گمشدہ کا حال فالنامہ، بڑا شاہی فالنامہ، [illegible] سے متعلق جنگ میں فتح و شکست کا حساب قرعہ کیا جاتا ہے اور اصلی یا [illegible] فالنامہ، جوتش ستاروں کے ذریعہ قسمت کا حال معلوم کرنا، فالنامہ [illegible] فالنامہ [illegible] ہر کام کا نتیجہ معلوم کرنا اور امید کب پوری ہوگی جیسے عنوانات کی بھرمار ہوتی ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس ان لوگوں کے بارے میں جو حروف ابجد وغیرہ لکھ کر حساب کرتے ہیں فرماتے ہیں جو شخص ایسا علم سیکھے اس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔ سوچنے کی بات ہے کہ یہ عبارات کہاں سے نقل کی گئیں جو قرآنی فالناموں کے نام سے چھپنے والی کتابوں میں موجود ہیں کیا یہ تفصیلات قرآن و

حدیث سے لی گئی ہیں یا محض انسانوں کی من گھڑت تعبیرات ہیں جو سینہ در سینہ منتقل ہوتی آ رہی ہیں اور جن کی کوئی سند اور اصل نہیں ہے۔ سوائے اس کے کہ پیسے بٹورنے کے لیے قرآن پاک سے منسوب کر دی گئی ہیں حالانکہ ایسی چیزوں کو قرآن پاک سے دور کی بھی نسبت نہیں۔ کس قدر ظلم ہے کہ قرآنی فالناموں کے نام پر ایسے پمفلٹ اور کتابچے فروخت کیے جا رہے ہیں جو سراسر غیر شرعی ہیں۔

آخر اس کی کیا سند ہے کہ چند خانے یا دائرے بنا کر ان میں حروف تہجی یا حروف ابجد لکھ دیں اور آنکھیں بند کر کے انگلی رکھیں اور پھر اس حرف یا عدد کی تفصیل میں مصنف کتاب کی لکھی ہوئی عبارات کو پڑھ کر یقین کر لیا جائے کہ یہ میری قسمت کا حال یا گمشدہ چیز کی تفصیل ہے؟

افسوس در افسوس یہ ہے کہ آج کل قرآن مجید کے ایسے نسخے بازاروں میں مل رہے ہیں جن کے آخر میں "فالنامہ قرآن شریف" اور "نقش قرآنی" جیسی خود ساختہ عبارتیں تحریر ہیں۔

(بحوالہ جادو اور کہانت)

جادوگروں کے گُر

جادوگر جنوں کو کیسے حاضر کرتا ہے؟

جادوگر اور شیطانوں کے درمیان طے پانے والا معاہدہ

جادوگر اور شیطان کے درمیان اکثر و بیشتر ایک معاہدہ طے پاتا ہے، جس کے مطابق جادوگر کو کچھ شرکیہ یا کفریہ کام چھپ کر یا علی الاعلان کرنا ہوتے ہیں اور اس کے بدلے شیطان کو جادوگر کی خدمت کرنا ہوتی ہے یا اس کے لیے خدمت گار مہیا کرنے ہوتے ہیں، کیونکہ جس شیطان کے ساتھ جادوگر معاہدہ کرتا ہے وہ جنوں اور شیطانوں کے کسی ایک قبیلے کا سردار ہوتا ہے۔ چنانچہ وہ اپنے قبیلے کے کسی بے وقوف کو احکامات جاری کرتا ہے کہ وہ اس جادوگر کا ساتھ دے اور اس کی ہر بات تسلیم کرے چاہے وہ واقعات کی خبریں لانے کا کہے، یا دو آدمیوں کے درمیان جدائی ڈالنے یا ان میں محبت پیدا کر دینے کا حکم دے، یا خاوند کو اس کی بیوی سے الگ کر دینے کا آرڈر جاری کرے اس طرح جادوگر اس جن کو اپنی پسند کے برے کاموں کے لیے استعمال کرتا ہے، اگر جن اس کی نافرمانی کرے تو جادوگر اس کے قبیلے کے سردار سے رابطہ کرتا ہے اور مختلف تحائف پیش کر کے اس کو یہ ظاہر کرتا ہے کہ وہ اس سردار کی تعظیم کرتا ہے اور اسی کو اپنا مددگار تصور کرتا ہے، چنانچہ وہ سردار اس جن کو سزا دیتا ہے اور اسے جادوگر کی خدمت کرنے یا اس کے لیے خدمت گار مہیا کرنے کا حکم صادر کرتا ہے، یہی وجہ ہے کہ جادوگر اور اس کی خدمت کے لیے مقرر کیے گئے اس جن کے درمیان نفرت ہوتی ہے اور یہ جن خود جادوگر کو یا اس کے گھر والوں کو پریشان کیے رکھتا ہے، چنانچہ جادوگر ہمیشہ سر درد اور بے خوابی کا شکار رہتا ہے اور رات کے وقت اس پر گھبراہٹ طاری رہتی ہے، بلکہ گھٹیا قسم کے جادوگر تو اولاد سے بھی محروم ہو جاتے ہیں کیونکہ ان کے خدمت گار جن ان کی اولاد کو ماں کے پیٹ میں ہی مار دیتے ہیں اور یہ بات خود جادوگر اچھی طرح سے جانتے ہیں اور کئی جادوگر تو صرف اس لیے جادو کا پیشہ چھوڑ دیتے ہیں کہ ان کو اولاد کی نعمت عطا ہو۔

اور مجھے یاد ہے کہ میں نے ایک خاتون کا علاج کیا جس پر جادو کیا گیا تھا میں نے اس پر جب

قرآن مجید کو پڑھا تو جن خاتون کی زبان سے بولا میں ان سے نہیں نکل سکتا۔

کیوں؟ کیونکہ مجھے ڈر ہے کہ جادوگر مجھے قتل کر دے گا۔

تم کسی ایسی جگہ پر چلے جاتے جہاں جادوگر تمہارا پتہ نہ چلا سکے'

وہ میرے پیچھے دوسرے جنوں کو بھیج کر مجھے پکڑ والے گا۔

اگر تم اسلام قبول کر لو اور سچے دل سے توبہ کر لو تو میں تمہیں ایسی قرآنی آیات سکھا دوں گا جو تمہیں کافر جنوں کے شر سے بچا لیں گی۔

نہیں میں ہرگز اسلام قبول نہیں کروں گا اور عیسائی ہی رہوں گا۔

پھر تو خیر دین میں جبر نہیں ہے' البتہ اس عورت سے تمہارا نکل جانا ضروری ہے!

میں ہرگز نہیں نکلوں گا۔

میں تمہیں نکال دینے کی طاقت رکھتا ہوں (اللہ کی مدد کے ساتھ) ابھی میں قرآن پڑھوں گا اور تم جل جاؤ گے۔

پھر میں نے اسے شدید مارا اور آخر کار کہنے لگا میں نکل جاؤں گا!

اور اس طرح وہ الحمدللہ اس خاتون سے نکل کر چلا گیا۔ اور یہ بات یقینی ہے کہ جادوگر جس قدر زیادہ کفریہ کام کرے گا جن اتنا زیادہ اس کے احکامات کو مانیں گے اور بڑی تیزی کے ساتھ ان پر عمل کریں گے اور وہ جتنا کم کفریہ کاموں کے قریب جائے گا' جنات اس کی باتوں پر اتنا کم عمل کریں گے۔

جادوگر جنوں کو کیسے حاضر کرتا ہے

اس کے بہت سارے طریقے ہیں اور ہر ایک میں شرک یا واضح کفر موجود ہوتا ہے۔ میں یہاں آٹھ طریقے ذکر کروں گا اور ہر طریقے میں جس طرح سے کفر و شرک موجود ہوتا ہے۔ اس کی وضاحت کروں گا' البتہ اس ضمن میں شدید اختصار کروں گا اور ہر طریقے کی پوری تفصیلات ہرگز ذکر نہیں کروں گا تاکہ کوئی شخص اسے آزما نہ سکے۔

ہر طریقے میں موجود کفر و شرک کی وضاحت کرنے کی ضرورت اس لیے پیش آئی کہ کئی لوگ قرآنی علاج اور جادو میں فرق نہیں کر پاتے' حالانکہ پہلا ایمانی اور دوسرا شیطانی طریقہ علاج ہے' اور اس سلسلے میں مزید ابہام اس وقت پیدا ہو جاتا ہے جب کئی جادوگر اپنے کفریہ تعویذات آہستہ آواز میں اور قرآنی آیات اونچی آواز میں پڑھتے ہیں چنانچہ مریض سمجھتا ہے کہ اس کا علاج قرآن کے ذریعہ ہو رہا ہے حالانکہ حقیقتاً ایسا نہیں ہوتا الغرض میرا مندرجہ ذیل طریقے ذکر کرنے کا مقصد یہ ہے کہ میرے مسلمان بھائی گمراہی اور شرک کے راستوں سے بچ جائیں اور مجرم پیشہ لوگوں کا راستہ کھل کر سامنے آ جائے۔

پہلا طریقہ

جادوگر ناپاکی کی حالت میں ایک تاریک کمرے میں بیٹھ جاتا ہے۔ پھر اس میں آگ جلاتا ہے

اور اس پر ایک دھونی کو رکھ دیتا ہے اگر اس کا مقصد نفرت پیدا کرنا ہو میاں بیوی میں جدائی ڈالنا ہو تو بدبودار دھونی آگ پر رکھ دیتا ہے اور اگر اس کا مقصد محبت پیدا کرنا ہو جن میاں بیوی پر جادو کیا گیا تھا اور وہ ایک دوسرے کے قریب نہیں ہو سکتے۔ ان سے جادو کے اثر کو ختم کرنا ہو تو وہ آگ پر خوشبودار دھونی رکھتا ہے پھر شرکیہ تعویذات جو جادوگر کے خاص طلسم ہوتے ہیں کو پڑھنا شروع کرتا ہے اور جنوں کو ان کے سردار کی قسم دیتا ہے اور اس کا واسطہ دے کر ان سے مختلف مطالبات کرتا ہے اسی دوران اسے کتے کی شکل میں یا اژدہے یا کسی اور شکل میں ایک خیالی تصویر نظر آتی ہے جسے وہ اپنا مقصد پورا کرنے کے لیے ہدایات جاری کرتا ہے اور کبھی یوں بھی ہوتا ہے کہ اسے کوئی چیز نظر نہیں آتی بلکہ اس کے کانوں میں ایک مخصوص قسم کی آواز پڑتی ہے اور کبھی کبھار یوں بھی ہوتا ہے کہ اسے کوئی آواز بھی سنائی نہیں دیتی اور وہ جس شخص پر جادو کرنا ہوتا ہے اس کے بال یا اس کا کوئی کپڑا منگوا لیتا ہے جس سے اس شخص کے پسینے کی بو آ رہی ہوتی ہے اور پھر اسے جو کچھ کرنا ہوتا ہے اس کے متعلق وہ جنوں کو حکم جاری کر دیتا ہے۔

اس طریقے میں درج ذیل باتیں نمایاں ہیں۔

۱۔ جن تاریک کمروں کو پسند کرتے ہیں۔

۲۔ جنوں کو ایسی دھونی کی بو سے تعلق ہے جس پر بسم اللہ نہ پڑھی گئی ہو۔

۳۔ جن ناپاکی کو پسند کرتے ہیں اور شیطان ناپاک لوگوں کے بالکل قریب ہوتے ہیں۔

دوسرا طریقہ

جادوگر کوئی پرندہ (فاختہ وغیرہ) یا کوئی جانور (مرغی وغیرہ) جنوں کی بتائی گئی خاص شکل و صورت کے مطابق منگواتا ہے جس کا رنگ غالباً سیاہ ہوتا ہے کیونکہ جن سیاہ رنگ کو دوسرے رنگوں پر فوقیت دیتے ہیں۔ پھر وہ اسے بسم اللہ پڑھے بغیر ذبح کر دیتا ہے اور اس کا خون مریض کے جسم پر ملتا ہے پھر اسے کھنڈرات میں یا کنوؤں میں یا غیر آباد جگہوں میں پھینک دیتا ہے جو کہ عموماً جنوں کے گھر ہوتے ہیں اور اسے ان میں پھینکتے ہوئے بھی بسم اللہ نہیں پڑھتا پھر اپنے گھر چلا جاتا ہے اور شرکیہ تعویذات پڑھنے کے بعد جو چاہتا ہے اس کا جنوں کو حکم جاری کر دیتا ہے۔

مندرجہ طریقے میں دو طرح سے شرک پایا جاتا ہے۔

۱۔ تمام علماء کا اتفاق ہے کہ جنوں کے لیے جانور کو ذبح کرنا حرام بلکہ شرک ہے کیونکہ یہ ذبح بغیر اللہ ہے چنانچہ ایسے جانور کا گوشت کھانا بھی کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں ہے چہ جائیکہ اسے غیر اللہ کے لیے ذبح کیا جائے جبکہ جاہل لوگ ایسا ناپاک فعل ہر زمانے میں اور ہر جگہ پر کرتے رہتے ہیں یحییٰ بن یحییٰ کہتے ہیں کہ مجھے وہب نے بیان کیا ہے کہ کسی خلیفہ وقت سے ایک چشمہ دریافت ہوا اس نے اسے عام لوگوں کے لیے کھول دینے کا ارادہ کیا اور اس پر جنوں کے لیے جانور ذبح کیا تاکہ جن اس کا پانی گہرائی تک نہ پہنچا دیں۔ پھر اس کا گوشت لوگوں کو

کھلا دیا۔ یہ بات امام ابن شہاب زہری تک پہنچی تو وہ فرمانے لگے۔

''خبردار! ذبح شدہ جانور حرام ہے اور خلیفہ وقت نے لوگوں کو حرام کھلایا ہے کیونکہ رسول اللہؐ نے ایسے جانور کا گوشت کھانے سے منع فرمایا ہے جسے جنوں کے لیے ذبح کیا گیا ہو۔''

اور صحیح مسلم میں حضرت علی بن ابی طالبؓ سے مروی ایک حدیث میں آیا ہے رسول اللہؐ نے فرمایا:

''اللہ کی لعنت ہو اس شخص پر جس نے غیر اللہ کے لیے کوئی جانور ذبح کیا۔

۲۔ شرکیہ تعویذات جنہیں جادوگر جنوں کو حاضر کرنے کے لیے پڑھتا ہے۔ ان میں واضح طور پر شرک موجود ہوتا ہے اور اس کی وضاحت شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے اپنی کتابوں میں کی ہے۔

تیسرا طریقہ

یہ طریقہ جادوگروں میں انتہائی گھٹیا طریقے کے طور پر مشہور ہے اور اس طریقے کا اپنانے والے جادوگر کی خدمت کے لیے اور اس کے احکامات پر عمل کرنے کے لیے شیطانوں کا بہت بڑا گروہ اس کے پاس موجود رہتا ہے' کیونکہ ایسا جادوگر کفر کر کے بہت بڑا جادوگر تصور کیا جاتا ہے' اس پر اللہ کی لعنت ہو۔

یہ طریقہ مختصر طور پر کچھ یوں ہے:

جادوگر اس پر اللہ کی ڈھیروں لعنتیں ہوں۔ قرآن مجید کو جوتا بنا کر اپنے قدموں میں پہن لیتا ہے' پھر بیت الخلاء میں جا کر کفریہ طلسموں کو پڑھتا ہے جو اپنے کمرے میں بیٹھ جاتا ہے اور جنوں کو احکامات جاری کرتا ہے' چنانچہ جن بہت ہی اس کی فرمانبرداری کرتے ہیں اور اس کے احکامات نافذ کرتے ہیں' کیونکہ وہ مندرجہ بالا طریقے پر عمل کر کے کافر اور شیطانوں کا بھائی بن چکا ہوتا ہے' سو اس پر اللہ کی لعنت ہو۔

یاد رہے کہ ایسا جادوگر مندرجہ بالا کفریہ کام کے علاوہ دوسرے بڑے بڑے گناہوں کا ارتکاب بھی کرتا ہے' مثلاً محرم عورتوں سے زنا کرنا' لواطت کرنا اور دین اسلام کو گالیاں بکنا وغیرہ اور یہ سب اس لیے کرتا ہے تاکہ شیطان اس پر راضی ہو جائیں۔

چوتھا طریقہ

ملعون جادوگر قرآن مجید کی کوئی سورت حیض کے خون سے یا کسی اور ناپاک چیز سے لکھتا ہے' پھر شرکیہ طلسم پڑھتا ہے اور اس طرح جنوں کو اپنی فرمانبرداری کے لیے حاضر کر لیتا ہے اور جو چاہتا ہے اس کا انہیں حکم دے دیتا ہے۔

اس طریقے میں بھی کفر صریح موجود ہے کیونکہ قرآن مجید کی ایک آیت کے ساتھ استہزاء کرنا بھی کفر ہے' چہ جائیکہ اسے ناپاک چیز کے ساتھ لکھا جائے۔

پانچواں طریقہ

ملعون جادوگر قرآن مجید کی کوئی سورت الٹے حروف میں لکھتا ہے' پھر شرکیہ تعویذ پڑھ کر جنوں کو

حاصل کر لیتا ہے۔

یہ طریقہ بھی حرام ہے کیونکہ قرآن مجید کو الٹے حروف میں لکھنا کفر اور شرکیہ تعویذات کو پڑھنا شرک ہے۔

چھٹا طریقہ

جادوگر ایک خاص ستارے کے طلوع ہونے کا انتظار کرتا ہے اور جب طلوع ہو جاتا ہے تو جادوگر اس سے مخاطب ہوتا ہے۔ پھر جادو والے ورد پڑھتا ہے جس میں کفر اور شرک موجود ہوتا ہے پھر چند ایسی حرکتیں کرتا ہے کہ اس کے خیال کے مطابق ان حرکتوں سے اس ستارے کی برکات اس پر نازل ہوتی ہیں حالانکہ حقیقت میں وہ اپنی ان حرکات سے اس ستارے کی پوجا کر رہا ہوتا ہے اور جب وہ یہ افعال شروع کرتا ہے تو شیطان اس ملعون کے احکامات پر لبیک کہتے ہیں جبکہ جادوگر یہ سمجھتا ہے کہ اس ستارے نے اس کی مدد کی ہے حالانکہ ستارے کو تو اس کی اس حرکت کا علم تک نہیں ہوتا ہے۔

اور جادوگر یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ مندرجہ بالا طریقے سے کیا گیا جادو اس وقت تک ختم نہیں ہو سکتا جب تک یہ ستارہ دوبارہ طلوع نہ ہو اور ایسے ستارے بھی ہیں جو سال میں صرف ایک مرتبہ طلوع ہوتے ہیں چنانچہ وہ سال بھر اس ستارے کے طلوع ہونے کا انتظار کرتے ہیں پھر ایسے ورد پڑھتے ہیں جن میں اس ستارے کو مدد کے لیے پکارا جاتا ہے تاکہ جادو کا اثر ختم ہو جائے یہ تو جادوگروں کا خیال ہے جبکہ قرآنی علاج کرنے والے لوگ اس ستارے کا انتظار کیے بغیر کسی بھی وقت اس جادو کو توڑ سکتے ہیں۔

اس طریقے میں بھی شرک واضح طور پر موجود ہے کیونکہ اس میں غیر اللہ کی تعظیم اور غیر اللہ کو مدد کے لیے پکارنا جیسے قبیح فعل موجود ہیں۔

ساتواں طریقہ

جادوگر ایک نابالغ بچے کو جو سب سے قریب ہوتا ہے اپنے سامنے بٹھا لیتا ہے پھر اس کی بائیں ہتھیلی پر ایک مربع بناتا ہے اور اس کے ارد گرد چاروں طرف جادو والے طلسم لکھتا ہے پھر اس کے بالکل درمیان میں تیل اور [illegible] رکھ دیتا ہے پھر ایک کاغذ پر مقررہ حروف کے ساتھ جادو والے چند طلسم لکھتا ہے اور اسے بچے کے چہرے پر رکھ کر اس کے سر پر ٹوپی پہنا دیتا ہے تاکہ وہ درست کرنے نہ پائے اور پھر بچے کو ایک بھاری چادر کے ساتھ ڈھانپ دیتا ہے۔

اس کے بعد وہ اپنے کفریہ ورد پڑھنا شروع کر دیتا ہے۔ پھر بچے کو اپنی ہتھیلی پر دیکھنا ہوتا ہے حالانکہ اندھیرے کی وجہ سے اسے کچھ نظر نہیں آ رہا ہوتا ہے اچانک بچہ محسوس کرتا ہے کہ روشنی پھیل گئی ہے اور اس کی ہتھیلی میں کچھ شکلیں حرکت کرتی ہوئی نظر آتی ہیں چنانچہ جادوگر بچے سے پوچھتا ہے تم کیا دیکھ رہے ہو؟ بچہ جواباً کہتا ہے میں اپنے سامنے ایک آدمی کی شکل دیکھ رہا ہوں۔

جادوگر بچے سے کہتا ہے کہ جس آدمی کی شکل تم دیکھ رہے ہو اسے کہو کہ جادوگر تم سے یہ مطالبہ کر رہا ہے، سو اس طرح وہ شکلیں جادوگر کے احکامات کے مطابق حرکت میں آجاتی ہیں۔

یہ طریقہ عموماً گم شدہ چیزوں کی تلاش کے لیے استعمال کیا جاتا ہے اور اس میں جو کفر و شرک پایا جاتا ہے وہ بالکل واضح ہے۔

آٹھواں طریقہ

جادوگر مریض کے کپڑوں میں سے کوئی ایک کپڑا مثلاً رومال، پگڑی، قمیض وغیرہ جس سے مریض کے پسینے کی بو آ رہی ہو، منگوا لیتا ہے، پھر اس کپڑے کے ایک کونے کو گرہ لگاتا ہے اور اس کے ساتھ ہی چار انگلیوں کے برابر کپڑا مضبوطی سے پکڑ لیتا ہے، پھر اونچی آواز کے ساتھ سورۂ کوثر یا کوئی اور چھوٹی سورت پڑھتا ہے، اس کے بعد آہستہ آواز میں اپنے شرکیہ ورد پڑھتا ہے اور پھر جنوں سے مخاطب ہوتے ہوئے کہتا ہے:

> "اگر اس مریض کے مرض کا سبب جن ہیں تو کپڑے کو چھوٹا کر دو، اور اگر اسے نظر لگ گئی ہے تو اسے لمبا کر دو، اور اگر اسے کوئی دوسری بیماری ہے تو اس کپڑے کو اتنا رہنے دو جتنا اس وقت ہے"

پھر وہ اس چار انگلیوں کے برابر کپڑے کو دوبارہ ناپتا ہے، اگر وہ چار انگلیوں سے بڑا ہو چکا ہو تو مریض سے کہتا ہے کہ تمھیں نظر لگ گئی ہے، اور اگر وہ کپڑا چار انگلیوں سے چھوٹا ہو چکا ہو تو مریض سے کہتا ہے کہ تم آسیب زدہ ہو، اور اگر وہ کپڑا چار انگلیوں کے برابر ہی ہو تو اسے کہتا ہے کہ تمھیں کوئی بیماری ہے لہذا تم ڈاکٹر کے پاس جاؤ۔

اس طریقہ کار میں تین باتیں قابل ملاحظہ ہیں:

۱۔ مریض کو دھوکہ دیا جاتا ہے، چنانچہ وہ سمجھتا ہے کہ اس کا علاج قرآن کے ذریعے ہو رہا ہے۔ جبکہ حقیقت میں ایسا نہیں ہوتا بلکہ اس کے علاج کا اصل راز ان شرکیہ وردوں میں ہوتا ہے جنھیں جادوگر آہستہ آواز میں پڑھتا ہے۔

۲۔ اس طریقے میں جنوں کو مدد کے لیے پکارا جاتا ہے جو کہ شرک ہے۔

۳۔ جن اکثر و بیشتر جھوٹ بولتے ہیں اور خود جادوگر کو معلوم نہیں ہوتا کہ یہ جن سچا ہے یا جھوٹا، سو اس کی بات پر کس طرح اعتبار کیا جا سکتا ہے؟ اور ہم نے خود کئی جادوگروں کا تجربہ کیا ہے، ان میں سچ کم اور جھوٹ زیادہ تھے، اور کئی مریض ہمارے پاس آ کر بتاتے ہیں کہ جادوگر کے کہنے کے مطابق انھیں نظر لگ گئی ہے، پھر ہم جب ان پر قرآن مجید پڑھتے تو معلوم ہوتا کہ ان پر جنوں کا اثر ہے، نظر نہیں لگی۔ سو اس طرح سے ان کا جھوٹ ثابت ہو جاتا ہے۔

مندرجہ بالا آٹھ طریقوں کے علاوہ دوسرے طریقے بھی ہو سکتے ہیں جو کہ مجھے معلوم نہیں ہیں۔

جادوگر کو پہچاننے کی نشانیاں

مندرجہ ذیل علامات میں سے کوئی ایک علامت اگر کسی علاج کرنے والے شخص میں دیکھی جاتی ہو تو یقین کر لینا چاہیے کہ یہ جادوگر ہے۔

۱۔ جادوگر مریض سے اس کا اور اس کی ماں کا نام پوچھتا ہے۔

۲۔ جادوگر مریض کے کپڑوں میں سے کوئی کپڑا مثلاً قمیض، ٹوپی، رومال وغیرہ منگواتا ہے۔

۳۔ جادوگر کبھی کوئی جانور بھی طلب کرتا ہے جسے وہ بسم اللہ پڑھے بغیر ذبح کرتا ہے۔ پھر اس کا خون مریض کے جسم پر ملتا ہے اور پھر اسے غیر آباد جگہ پر پھینک دیتا ہے۔

۴۔ جادو والے طلسم کو لکھنا۔

۵۔ جادو والے طلسم کو پڑھنا جو کسی صاحب عقل کی سمجھ سے بالاتر ہوتا ہے۔

۶۔ مریض کو ایسا تعویذ دینا جس میں مربعات (خانے) بنے ہوئے ہوں اور ان کے اندر حروف یا نمبر لکھے ہوئے ہوں۔

۷۔ مریض کو یہ حکم دینا کہ وہ لوگوں سے الگ تھلگ ہو کر ایک معین مدت کے لیے کسی تاریک کمرے میں چلا جائے جہاں سورج کی روشنی نہ پہنچتی ہو۔

۸۔ مریض سے کبھی اس بات کا مطالبہ کرنا کہ وہ ایک معین مدت کے لیے جو کہ عموماً چالیس دن ہوتی ہے پانی کو ہاتھ نہ لگائے۔ اور یہ علامت اس بات کی دلیل ہوتی ہے کہ جو جن اس سے خدمت لیتا ہے وہ عیسائی ہے۔

۹۔ مریض کو کچھ ایسی چیزیں دینا جنہیں زمین میں دفن کرنا ہوتا ہے۔

۱۰۔ مریض کو کچھ ایسے کاغذ دینا جنہیں جلا کر ان کے دھوئیں سے دھونی لینی ہوتی ہے۔

۱۱۔ ایسے کلام کے ساتھ بڑبڑانا جسے سمجھا نہ جا سکے۔

۱۲۔ جادوگر کبھی مریض کو اس کا نام، اس کے شہر کا نام اور جس وجہ سے وہ اس کے پاس آیا ہے اس کے متعلق آتے ہی اسے بتا دیتا ہے۔

۱۳۔ جادوگر مریض کو ایک کاغذ میں یا چینی کی پلیٹ میں چند حروف لکھ دیتا ہے۔ جنہیں پانی میں ملا کر مریض کو پینا ہوتا ہے۔

آپ کو اگر ان علامات میں سے کوئی ایک علامت کسی شخص میں نظر آئے تو یقین کر لیجئے کہ یہ جادوگر ہے تو اس کے پاس مت جائیں ورنہ آپ پر آپ ﷺ کا یہ فرمان صادق آ جائے گا۔

"جو آدمی کسی نجومی کے پاس آیا پھر اس کی باتوں کی تصدیق کی تو اس نے محمد ﷺ پر نازل ہونے والے دین سے کفر کیا۔"

(بحوالہ الصارم البتار فی التصدی للسحرة والاشرار)

جادو اور جنات کا ازالہ

جادو کے مقابل علم دین کے فضائل و فوائد

جادو جیسے برے علم (اور اسی کی اقسام علم نجوم، پامسٹری، تعویذ گنڈے اور ٹونے ٹوٹکے جیسے مذموم علم) کے مقابل علم دین کی فضیلت اور دنیوی و اخروی فوائد درج ذیل حدیث کی روایت سے ظاہر ہوتے ہیں جسے احمد، مسلم، نسائی، ترمذی، ابن جریر، عبدالرزاق، ابن ابی شیبہ اور طبرانی نے اپنی کتب احادیث میں روایت کیا ہے اور جسے تمام مفسرین نے تیسویں پارہ کی سورہ البروج کی تفسیر میں بیان کیا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ اگلے زمانہ میں ایک بت پرست بادشاہ تھا۔ جو ہر ممکن کوشش اپنے جھوٹے معبودوں کا نائب اور خدائی کا دعویدار تھا۔ اس کے ہاں ایک جادوگر تھا جس کے مشوروں اور جھوٹی پیشین گوئیوں کے بل بوتے پر وہ امور مملکت سرانجام دیتا تھا۔ جب جادوگر بوڑھا ہو گیا تو اس نے کہا کہ میری موت کا وقت قریب آ رہا ہے۔ اس لیے کوئی ذہین لڑکا میرے حوالے کرو تاکہ میں اسے جادو سکھا دوں۔ چنانچہ بادشاہ کے کہنے سے عبداللہ نامی ایک لڑکا جادو کی تعلیم حاصل کرنے کے لیے اس کے ہاں جانے لگا۔ راستے میں ایک راہب (درویش) کا گھر پڑتا تھا۔ جو کبھی عبادت رب اور کبھی وعظ میں مشغول ہوتا۔ لڑکا درویش کے طریق عبادت کو دیکھتا اور وعظ کو سنتا۔ چنانچہ وہ اس قدر متاثر ہوا کہ درویش کی شاگردی اختیار کر لی جو اسے توحید کی تعلیم دینے لگا۔ ایک دن راستے میں اس نے دیکھا کہ ایک ہیبت ناک سانپ لوگوں کا راستہ روکے بیٹھا ہے۔ اس نے سوچا کہ امتحان کرنا چاہیے آیا درویش کا دین اللہ کو پسند ہے یا جادوگر کا؟ اس نے ایک پتھر اٹھایا اور یہ دعا کر کے پھینکا کہ یا اللہ! اگر درویش کا دین سچا اور پسندیدہ ہے تو یہ جانور ہلاک ہو جائے۔ پتھر سانپ کو لگا اور وہ مر گیا۔ یہ دیکھتے ہی لوگوں میں اس کی شہرت پھیل گئی۔ حاجت مندوں کا تانتا بندھ گیا اور اس کی دعا سے اندھے کوڑھی اور ہر قسم کے بیمار اچھے ہونے لگے۔ بادشاہ کے ایک نابینا وزیر تک یہ بات پہنچی تو وہ تحفے لے کر حاضر ہوا اور کہا اگر تو مجھے شفا دے دے تو یہ سب مال تجھے دے دوں گا۔ لڑکے نے کہا شفا میرے ہاتھ نہیں۔ شفا تو اللہ وحدہ لاشریک لہ دیتا ہے۔

اگر تم صرف "اللہ" کو اپنا معبود ماننے کا وعدہ کرو تو میں دعا کروں۔ وزیر نے اقرار کیا۔ اللہ نے شفا

دے دی۔ وہ دربار میں آیا تو آنکھیں روشن تھیں۔ بادشاہ نے تعجب سے پوچھا تجھے بینائی کس نے دی؟ اس نے کہا میرے مالک نے۔ کہنے لگا ہاں! میں نے۔ اس نے کہا نہیں نہیں۔ بلکہ اللہ نے۔ جو میرا اور تیرا رب ہے۔ بادشاہ نے مار پیٹ اور تکلیفوں کا سلسلہ شروع کر دیا۔ گویا اللہ پر ایمان لانے کی پاداش میں [illegible]

جب سے تو نے مجھے دیوانہ بنا رکھا ہے
سنگ ہر شخص نے ہاتھوں میں اٹھا رکھا ہے

اپنے کلینک کا نام "شفاخانہ" رکھنے والوں کے لیے مقام فکر ہے کہ دنیا میں سب "دواخانے" ہیں۔ "شفاخانہ" کوئی نہیں۔ کیونکہ ڈاکٹر تو فقط دوا دیتا ہے۔ "شفا" تو صرف اللہ دینے والا ہے۔

آج بھی اگر آپ صرف "اللہ" کو اپنا حاجت روا اور مشکل کشا ماننا شروع کر دیں تو لوگ آپ کو [illegible] بے ادب اور نہ جانے کیا کیا کچھ کہہ کر پیچھے پڑ جاتے ہیں۔

بادشاہ نے پوچھا تجھے یہ تعلیم کس نے دی؟ اس نے راہب کا نام بتا دیا۔ بادشاہ نے راہب سے کہا۔ اب تم جادو میں خوب ماہر ہو گئے ہو۔ بیماروں کو شفا دینے لگے ہو۔ لڑکے نے کہا شفا تو صرف اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ بادشاہ نے نوجوان کو تکلیفیں دینی شروع کیں اور کہا اپنے دین سے پھر جا۔ اس نے انکار کر دیا۔ بادشاہ نے سپاہیوں کو بلایا اور کہا اسے لے جاؤ اگر اپنے دین کو چھوڑ دے تو ٹھیک ورنہ نیچے گرا دو۔ سپاہیوں نے دھکا دینا چاہا تو لڑکے نے دعا کی۔ سپاہی خود گر پڑے اور لڑکا سلامت واپس آ گیا۔ بادشاہ نے سمندر میں غرق کرنے کا حکم دیا مگر سپاہی خود غرقاب ہو گئے اور لڑکا صحیح سلامت واپس آ گیا۔ لڑکے نے بادشاہ سے کہا اگر تو مجھے ہلاک ہی کرنا چاہتا ہے تو تدبیر میں بتاتا ہوں۔ تمام لوگوں کو ایک میدان میں اکٹھا کر۔ مجھے اونچی جگہ کھڑا کر۔ اور ایک تیر "بسم اللہ رب ھذا الغلام" کہہ کر پھینکو۔ بادشاہ نے ایسا ہی کیا تیر لڑکے کی کنپٹی پر لگا اور وہ شہید ہو گیا۔ یہ دیکھ کر تمام لوگوں کو اس کے دین کی سچائی معلوم ہوئی اور چاروں طرف سے آوازیں اٹھنے لگیں۔ "ہم اس لڑکے کے رب پر ایمان لے آئے" بادشاہ [illegible] مگر کچھ نہ کر سکا۔ اس نے جان دے کر اپنا دین پھیلا دیا۔ اب اس نے خندقیں کھدوائیں ان میں آگ جلائی اور ایمان لانے اور اس پر قائم رہنے والوں کو آگ میں پھینکوانا شروع کر دیا۔ تفسیر کلبی [illegible] ہے کہ آگ [illegible] اسی بادشاہ اور اس کے ساتھیوں پر پلٹ گئی اور وہ سب جل کر خاک ہو گئے۔ واللہ اعلم

(بحوالہ جادو اور کہانت)

جادو ٹونہ تعویذات اور جنات کا قرآنی علاج

الحمد لله رب العلمين٥ الرحمن الرحيم٥ ملك يوم الدين٥ اياك نعبد واياك نستعين٥ اهدنا الصراط المستقيم٥ صراط الذين انعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين٥ (الفاتحه)

الم٥ ذلک الکتب لا ريب فيه هدى للمتقين٥ الذين يؤمنون بالغيب ويقيمون الصلوة ومما رزقنهم ينفقون٥ والذين يؤمنون بما انزل اليک وما انزل من قبلک وبالاخرة هم يوقنون٥ اولئک على هدى من ربهم واولئک هم المفلحون٥ (البقره ۱-۵)

والهکم اله واحد لا اله الا هو الرحمن الرحيم٥ ان في خلق السموت والارض واختلاف اليل والنهار والفلک التي تجري في البحر بما ينفع الناس وما انزل الله من السماء من ماء فاحيا به الارض بعد موتها وبث فيها من کل دابة وتصريف الريح والسحاب المسخر بين السماء والارض لايت لقوم يعقلون٥

(البقره ۱۶۳، ۱۶۴)

الله لا اله الا هو الحي القيوم لا تاخذه سنة ولا نوم له ما في السموت وما في الارض من ذا الذي يشفع عنده الا باذنه يعلم ما بين ايديهم وما خلفهم ولا يحيطون بشيء من علمه الا بما شاء وسع کرسيه السموت والارض ولا يؤده حفظهما وهو العلي العظيم٥ لا اکراه في الدين قد تبين الرشد من الغي فمن يکفر بالطاغوت ويؤمن بالله فقد استمسک بالعروة الوثقى لا انفصام لها والله سميع عليم٥ الله ولي الذين امنوا يخرجهم من الظلمت الى النور والذين کفروا اولياؤهم الطاغوت يخرجونهم من النور الى الظلمت اولئک اصحب النار هم فيها خلدون٥ (البقره ۲۵۳-۲۵۴)

الم ۝ الله لا اله الا هو الحي القيوم ۝ (آل عمران: ۱۔۲)

شهد الله انه لا اله الا هو والملائكة واولوا العلم قائما بالقسط لا اله الا هو العزيز الحكيم ۝ (آل عمران: ۱۸)

ان ربكم الله الذي خلق السموات والارض في ستة ايام ثم استوى على العرش يغشي اليل النهار يطلبه حثيثا والشمس والقمر والنجوم مسخرات بامره الا له الخلق والامر تبرك الله رب العلمين ۝ ادعوا ربكم تضرعا وخفية انه لا يحب المعتدين ۝ ولا تفسدوا في الارض بعد اصلاحها وادعوه خوفا وطمعا ان رحمت الله قريب من المحسنين ۝ (الاعراف: ۵۴۔۵۶)

واوحينا الى موسى ان الق عصاك فاذا هي تلقف ما يافكون ۝ فوقع الحق وبطل ما كانوا يعملون ۝ فغلبوا هنالك وانقلبوا صاغرين ۝ والقي السحرة سجدين ۝ قالوا امنا برب العلمين ۝ رب موسى وهرون ۝ قال فرعون امنتم به قبل ان اذن لكم ان هذا لمكر مكرتموه في المدينة لتخرجوا منها اهلها فسوف تعلمون ۝ لاقطعن ايديكم وارجلكم من خلاف ثم لاصلبنكم اجمعين ۝ قالوا انا الى ربنا منقلبون ۝ (الاعراف: ۱۱۷۔۱۲۴)

قاتلوهم يعذبهم الله بايديكم ويخزهم وينصركم عليهم ويشف صدور قوم مؤمنين ۝ (التوبہ: ۱۴)

قل بفضل الله وبرحمته فبذلك فليفرحوا هو خير مما يجمعون ۝ (یونس: ۵۸)

وقال فرعون ائتوني بكل سحر عليم ۝ فلما جاء السحرة قال لهم موسى القوا ما انتم ملقون ۝ فلما القوا قال موسى ما جئتم به السحر ان الله سيبطله ان الله لا يصلح عمل المفسدين ۝ ويحق الله الحق بكلمته ولو كره المجرمون ۝

(یونس: ۷۹۔۸۲)

وقال يبني لا تدخلوا من باب واحد وادخلوا من ابواب متفرقة وما اغني عنكم من الله من شيء ان الحكم الا لله عليه توكلت وعليه فليتوكل المتوكلون ۝ ولما دخلوا من حيث امرهم ابوهم ما كان يغني عنهم من الله من شيء الا حاجة في نفس يعقوب قضها وانه لذو علم لما علمنه ولكن اكثر الناس لا يعلمون ۝

(یوسف: ۶۷۔۶۸)

ثم كلي من كل الثمرات فاسلكي سبل ربك ذللا يخرج من بطونها شراب

مختلف الوانه فيه شفاء للناس ۚ ان في ذلك لاية لقوم يتفكرون ۝ (النحل ۶۹)

وننزل من القرآن ما هو شفاء ورحمة للمؤمنين ولا يزيد الظلمين الا خسارا ۝ (بنی اسرائیل ۸۲)

قالوا يموسى اما ان تلقي واما ان نكون اول من القى ۝ قال بل القوا فاذا حبالهم وعصيهم يخيل اليه من سحرهم انها تسعى ۝ فاوجس في نفسه خيفة موسى ۝ قلنا لا تخف انك انت الاعلى ۝ والق ما في يمينك تلقف ما صنعوا ۚ انما صنعوا كيد سحر ۚ ولا يفلح الساحر حيث اتى ۝ فالقي السحرة سجدا قالوا امنا برب هرون وموسى ۝ قال امنتم له قبل ان اذن لكم ۚ انه لكبيركم الذي علمكم السحر فلاقطعن ايديكم وارجلكم من خلاف ولاصلبنكم في جذوع النخل ولتعلمن اينا اشد عذابا وابقى ۝ قالوا لن نؤثرك على ما جاءنا من البينت والذي فطرنا فاقض ما انت قاض ۚ انما تقضي هذه الحيوة الدنيا ۝ انا امنا بربنا ليغفر لنا خطينا وما اكرهتنا عليه من السحر ۚ والله خير وابقى ۝ (طه ۶۵-۷۳)

وعنت الوجوه للحي القيوم ۚ وقد خاب من حمل ظلما ۝ (طه ۱۱۱)

واذا مرضت فهو يشفين ۝ (الشعراء ۸۰)

لو انزلنا هذا القرآن على جبل لرايته خاشعا متصدعا من خشية الله ۚ وتلك الامثال نضربها للناس لعلهم يتفكرون ۝ هو الله الذي لا اله الا هو ۚ علم الغيب والشهادة ۚ هو الرحمن الرحيم ۝ هو الله الذي لا اله الا هو الملك القدوس السلم المؤمن المهيمن العزيز الجبار المتكبر ۚ سبحن الله عما يشركون ۝ هو الله الخالق البارئ المصور له الاسماء الحسنى ۚ يسبح له ما في السموات والارض ۚ وهو العزيز الحكيم ۝ (الحشر ۲۱-۲۴)

ولو جعلنه قرانا اعجميا لقالوا لولا فصلت ايته ۚ ءاعجمي وعربي ۚ قل هو للذين امنوا هدى وشفاء ۚ والذين لا يؤمنون في اذانهم وقر وهو عليهم عمى ۚ اولئك ينادون من مكان بعيد ۝ (۴۴)

الم نشرح لك صدرك ۝ ووضعنا عنك وزرك ۝ الذي انقض ظهرك ۝ ورفعنا لك ذكرك ۝ فان مع العسر يسرا ۝ ان مع العسر يسرا ۝ فاذا فرغت فانصب ۝ والى ربك فارغب ۝ (الانشراح)

قل يايها الكفرون ۝ لا اعبد ما تعبدون ۝ ولا انتم عبدون ما اعبد ۝ ولا انا عابد ما

عَبَدْتُّمْ ۝ وَلَا اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَا اَعْبُدُ ۝ لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ ۝ (الكافرون)
قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۝ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۝ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ
فِي الْعُقَدِ ۝ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۝ (الفلق)
قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝ مَلِكِ النَّاسِ ۝ اِلٰهِ النَّاسِ ۝ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ۝
الَّذِيْ يُوَسْوِسُ فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۝ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۝ (الناس)

(بحوالہ جادو اور کہانت)

جنات کی حقیقت

جن اللہ تعالیٰ کی ایک مخلوق ہے جسے آگ سے پیدا کیا گیا ہے۔ چنانچہ سورۂ رحمٰن میں فرمایا گیا ہے۔

خلق الجان من مارج من نار

جنوں کو آگ کے شعلے سے پیدا کیا گیا ہے۔

شیطان مردود کے بارے میں بھی فرمایا گیا ہے۔

کان من الجن

وہ (ابلیس) جنوں کی نسل میں سے تھا۔

جنات کا مادۂ تخلیق (آگ) چونکہ ایک لطیف عنصر ہے۔ اس لیے یہ ایک غیر مرئی مخلوق ہے اور ہمیں نظر نہیں آتی۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے شیطان رجیم اور اس کی ذریت کے بارے میں فرمایا۔

انہ یرکم ھو وقبیلہ من حیث لا ترونھم

(الاعراف۔ ۲۷)

بے شک وہ (شیطان) اور اس کے ہم نسل (جنات) تم کو اس جگہ سے دیکھتے ہیں۔ جہاں سے تم ان کو (جنات کو) نہیں دیکھ سکتے۔

علاوہ ازیں جنات کی یہ خصوصیت بھی ہے کہ وہ مختلف شکلیں اختیار کر سکتے ہیں۔ چنانچہ حدیث میں ہے کہ مقام نخلہ پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز میں قرأت قرآن فرما رہے تھے تو نصیبین کے جن آنحضرت کے ارد گرد بگولوں کی شکل میں جمع ہو کر قرآن سنتے رہے۔

ایک اور حدیث میں ہے کہ ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک مقتول جن کے جھگڑے کا فیصلہ فرمانے تشریف لے گئے تو حضرت عبداللہ بن مسعودؓ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے۔ انہوں نے دیکھا کہ گدھ کی طرح کے جانور اڑتے ہوئے آ رہے ہیں۔ پھر ان میں شور ہونے لگا۔

تفسیر ابن کثیر میں آیت الکرسی کی تفسیر بیان کرتے ہوئے امام ابن کثیر نے نقل کیا ہے کہ حضرت ابی بن کعب فرماتے ہیں کہ میرے پاس کھجوروں کا ایک بورا تھا میں نے دیکھا کہ اس میں سے کھجوریں

روز بروز گھٹ رہی ہیں۔ ایک رات نگہبانی کے خیال سے جو گیا تو میں نے دیکھا کہ ایک جانور بالغ لڑکے کے مشابہ آیا۔ میں نے پوچھا کہ تو انسان ہے کہ جن؟ اس نے کہا کہ میں جن ہوں۔ میں نے کہا ذرا اپنا ہاتھ بڑھاؤ۔ اس نے ہاتھ بڑھایا تو وہ کتے جیسا ہاتھ تھا اور کتے جیسے ہی بال تھے۔ میں نے کہا تم ہی کھجوریں چرانے پر کیسے قادر ہوئے؟ اس نے کہا مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم صدقہ کو پسند کرتے ہو تو ہم نے چاہا کہ ہم بھی محروم نہ رہیں۔ میں نے کہا تمہارے شر سے بچانے والی کون سی چیز ہے؟ اس نے کہا آیت الکرسی۔ صبح کو میں نے پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر رات کا واقعہ بیان کیا تو آپ نے فرمایا خبیث نے یہ بات تو بالکل سچ کہی ہے۔ (ابو یعلیٰ)

حضرت ابو ایوب انصاری کا واقعہ بھی اسی طرح کا ہے جس کو وہ فرماتے ہیں کہ میرے کمرہ سے کھجوریں جنات چرا کر لے جایا کرتے تھے۔ میں نے چوری کرنے والے جن کو پکڑ لیا مگر اس نے وعدہ کیا کہ وہ آئندہ نہیں آئے گا۔ تین مرتبہ ایسا ہوا اور میں اس سے آئندہ نہ آنے کا وعدہ لے کر چھوڑتا رہا۔ جب آخری مرتبہ میں نے اس سے کہا کہ اب تجھے نہ چھوڑوں گا۔ اس نے کہا تم مجھے چھوڑ دو میں تمہیں ایسی چیز بتاتا ہوں کہ کوئی جن اور شیطان تمہارے پاس آ ہی نہ سکے گا۔ میں نے کہا اچھا بتاؤ۔ اس نے کہا وہ آیت الکرسی ہے۔ (ترمذی)

حضرت ابو ہریرہ کا واقعہ بھی بخاری شریف میں اسی طرح مذکور ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ میں رمضان کی زکوٰۃ (فطرانہ) کے غلہ پر رات کو پہرہ دے رہا تھا کہ ایک شیطان آیا اور مٹھیاں بھر بھر کر اپنی چادر میں جمع کرنے لگا۔ میں نے اسے پکڑ لیا مگر منت سماجت کرنے پر چھوڑ دیا۔ تیسری مرتبہ پکڑا جانے پر اس نے کہا کہ جو شخص رات کو بستر پر لیٹ کر آیت الکرسی پڑھ لے گا تو اللہ کی طرف سے اس پر ایک (فرشتہ) محافظ مقرر ہو جائے گا اور صبح تک کوئی شیطان (جن) اس کے قریب نہ آ سکے گا۔ (بخاری)

حضرت معاذ بن جبل فرماتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صدقات کی کھجوروں کا نگران مقرر فرمایا۔ میں نے صدقہ کی ان کھجوروں کو ایک کمرے میں رکھا۔ پھر کھجوریں کم ہونے لگیں تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس کی اطلاع دی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ شیطان ہے جو کھجوریں اٹھا رہا ہے۔ تو میں اس کمرے میں داخل ہوا اور دروازہ بند کر دیا۔ تو ایک بہت بڑی تاریکی دروازے پر چھا گئی پھر اس نے ہاتھی کی شکل اختیار کر لی۔ پھر ایک اور شکل اختیار کی پھر دروازے کی شگاف میں سے داخل ہو گئی تو میں نے بھی ہمت باندھ لی۔ اس نے کھجوریں اٹھانا شروع کر دیں تو میں نے چھلانگ لگا کر پکڑ لیا۔ اس نے کہا مجھے چھوڑ دو میں بوڑھا ہوں، عیالدار ہوں، تنگدست ہوں اور نصیبین کے جنات میں سے ہوں۔ یہ بستی جس میں تمہارے نبی مبعوث ہوئے ہیں پہلے ہم اس میں رہا کرتے تھے۔ جب ان کو مبعوث کیا گیا تو ہمیں یہاں سے نکال دیا گیا۔ تم مجھے چھوڑ دو۔ میں تمہارے پاس کبھی نہیں آؤں گا۔ میں نے اسے چھوڑ دیا۔ صبح ہوئی تو میں نے نماز پڑھنے کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سارا واقعہ کہہ دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا وہ دوبارہ آئے گا تم تیار رہنا۔ تو میں پھر اس کمرے میں داخل ہوا اور دروازہ بند کر دیا۔ وہ پھر آ گیا اور دروازے کے شگاف سے داخل ہو کر کھجوریں کھانا شروع کر دیں۔ تو میں

نے اسے پکڑ لیا۔ اس نے کہا مجھے چھوڑ دو میں دوبارہ ہرگز نہیں آؤں گا۔ میں نے کہا اے دشمن خدا! تو نے کہا نہیں تھا کہ میں دوبارہ بالکل نہ آؤں گا۔ اس نے کہا اب میں ہرگز نہ آؤں گا۔ اس کی نشانی یہ ہے کہ تم میں سے جو شخص سورۂ بقرہ کے آخری حصہ (آخری تین آیات) کی تلاوت کرے گا تو ہم جنات میں سے کوئی بھی اس رات اس گھر میں داخل نہیں ہو سکے گا۔ (طبرانی)

جنات کے وجود کا ایک بڑا ثبوت یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی پاک کامل اور آخری کتاب قرآن مجید میں ایک سورۃ کا نام ہی سورۂ جن رکھا ہے۔ جس میں فرمایا ہے۔

انہ استمع نفر من الجن فقالوا انا سمعنا قرآنا عجبا یھدی الی الرشد فامنا بہ۔

بے شک جنوں کے ایک گروہ نے اس (کتاب کو غور سے سنا۔ پس کہنے لگے کہ ہم نے قرآن کو سنا ہے جو عجیب شان والا ہے ہدایت کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔ پس ہم اس پر ایمان لے آئے۔

اسی طرح سورۂ احقاف میں فرمایا۔

واذ صرفنا الیک نفرا من الجن یستمعون القرآن۔

(اے نبی) جب ہم نے جنوں کے گروہ کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف بھیجا کہ وہ قرآن سنیں۔

تفسیر مظہری میں ہے کہ حضرت انسؓ نے فرمایا کہ میں ایک دن حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مکہ کی پہاڑیوں میں گشت کر رہا تھا کہ اچانک ایک بوڑھا آدمی لاٹھی پر سہارا لیے ہوئے سامنے آیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اس کی ساری چال ڈھال جن کی سی ہے۔ بوڑھے نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بات سن کر کہا کہ حضرت! میں جن ہی ہوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کون سے جنات میں سے ہو؟ کہا۔ میں ابلیس کا پڑپوتا اور ہیم بن لاقیس کا بیٹا ہامہ ہوں۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا پھر تو تجھ میں اور ابلیس میں صرف دو ہی پشتوں کا واسطہ ہے۔ اس سے تو تیری عمر بہت بڑی معلوم ہوتی ہے۔ ہامہ نے کہا۔ جی ہاں! جس وقت قابیل نے ہابیل کو قتل کیا اس وقت میں جنگل کے ریتلے ٹیلوں اور پہاڑی دروں میں سیر کرتا پھرتا تھا۔

(صاحب کشاف کے مطابق جنات کی اکثریت ابلیس کی اولاد شامر، ناصر، وثن، آدم، ابیا، جلضم، وازرویہ، و تیرحم سے پھیلی ہے۔ ان میں سے نجران کے چار شخصیتیں کے وثنیا یا موصل کے سردار تھے)

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ پھر اس جن نے بہت سے گزشتہ واقعات کا ذکر کیا۔ منجملہ ان کے ایک یہ بات بھی بیان کی کہ مجھے مریمؑ کے بیٹے مسیح علیہ السلام نے وصیت کی تھی کہ اگر تجھے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملنے کا اتفاق ہو تو میرا اسلام پہنچا دینا۔ چنانچہ اب میں ان کا پیغام آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک پہنچا رہا ہوں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دلی اعتقاد کے ساتھ ایمان لاتا ہوں۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ میرے بھائی عیسیٰؑ پر اور تجھ پر اے ہامہ سلام ہو۔ اگر کچھ حاجت ہو تو بیان کرو۔

پاس سے کہا کہ اے پیغمبرِ آخر الزماں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم موسیٰ علیہ السلام سے ہمیں تورات، حضرت عیسیٰ نے انجیل کی تعلیم دی۔ اب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیں قرآن حکیم کی تعلیم دیجئے۔ چنانچہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے قرآن مجید کی دس سورتیں سکھائیں۔

سورۂ جن میں اللہ تعالیٰ نے جنوں کے مختلف احوال کا ذکر بھی فرمایا ہے جیسے کہ جو جن آسمان کی طرف پرواز کر کے آسمانِ دنیا کے قریب ہوتے ہیں وہ فرشتوں کی محفلوں کے مشورے اور فیصلے سننے کی کوشش کرتا ہے تو ایک شہابِ ثاقب (ستارہ) اس کا پیچھا کرتا ہے اور اسے جلا کر راکھ کر دیتا ہے۔ یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ جنات میں بھلے برے ہر طرح کے افراد موجود ہیں۔

پیشِ نظر رہے کہ جنات میں اکثریت خبیث اور شریر جنوں کی ہے جو گندی جگہوں میں اور بالخصوص ناپاک جگہوں میں کوئی سی شکل اختیار کر کے انسانوں کو خوفزدہ کرتے ہیں اور مختلف طریقوں سے انسانوں پر رعب جمانے کی کوشش کرتے ہیں۔ ان کو خوف سے ان کی صحت پر بھی اثر ہو جاتا ہے —— اس لیے مسلمانوں کو تلقین کی گئی ہے کہ رفع حاجت کے لیے بیت الخلاء میں جاتے وقت ہمیشہ خبیث جنوں اور جنیوں سے اللہ کی پناہ مانگیں یعنی یوں دعا کریں۔

اے اللہ! میں خبیث جنوں اور جنیوں سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔

لیکن اس کے برعکس جاہل انسان ان جنات سے ڈر کر ان کی دہائی دیتے تھے۔ چنانچہ دورِ جاہلیت میں جب کوئی شخص جنگل میں پھنس جاتا یا کسی مشکل میں اسے جان کا خطرہ ہوتا تو وہ یوں کہتا۔

میں اس جنگل کے مالک کی پناہ میں آتا ہوں۔

گویا ان لوگوں کے وہم اور خیال کے مطابق ہر جنگل کا ایک جن بادشاہ ہوتا تھا اور جو شخص اس سے پناہ مانگتا وہ اس کی فریاد کو پہنچتا تھا اور یہ بادشاہ کوئی جن ہی ہوا کرتا تھا۔ جو آدمیوں کی ایسی فریادیں سن کر خوشی سے پھولا نہ سماتا اور کہتا میں جنوں کے علاوہ آدمیوں کا بھی سردار بن گیا ہوں۔ حالانکہ تمام جہانوں کا فریادرس صرف اللہ تعالیٰ ہے۔ اسی بات کا ذکر اللہ تعالیٰ نے سورۂ جن کی مندرجہ ذیل آیت میں کیا ہے اور اس مشرکانہ رویہ اور نظریہ کی مذمت کی ہے۔

وَأَنَّهُ كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْإِنسِ يَعُوذُونَ بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ فَزَادُوهُمْ رَهَقًا ۔ ۶

اور بے شک انسانوں میں سے کچھ لوگ ایسے تھے جو جنات کی پناہ مانگا کرتے تھے۔ اس طرح ان (انسانوں) نے جنوں کا غرور اور بڑھا دیا تھا۔

انسانوں کے اس فعل نے جنوں کی سرکشی کو اور بڑھا دیا تھا اور جن انسانوں کے سر پر سوار ہو گئے تھے۔ اس لیے حکم یہ ہے کہ ایسے تمام موقعوں پر صرف اللہ کی پناہ مانگی جائے۔ ارشاد ہوتا ہے۔

وَإِمَّا يَنزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ

(حم سجدہ ۔ ۳۶ سورۃ الاعراف ۔ ۲۰۰)

اگر تمہیں شیطان بہکانے کی کوشش کرے تو اللہ کی پناہ مانگ لیا کرو۔

نیز صرف اللہ سے ڈرنے والوں کی صفت یہ بیان کی گئی ہے کہ

إِنَّ الَّذِينَ اتَّقَوْا إِذَا مَسَّهُمْ طَائِفٌ مِّنَ الشَّيْطَانِ تَذَكَّرُوا (اعراف۔ ۲۰۱)

بے شک جو لوگ اللہ سے ڈرنے والے ہیں جب انہیں کوئی شیطانی خیال چھو بھی جاتا ہے تو چونکے اور خبردار ہو جاتے ہیں۔

اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ ایسے برے جن انسانوں کو تنگ اور پریشان کر سکتے ہیں۔ چنانچہ قرآن مجید کی سورۂ ''ص'' میں حضرت ایوب علیہ السلام کا یہ قول موجود ہے۔

إِذْ نَادَىٰ رَبَّهُ أَنِّي مَسَّنِيَ الشَّيْطَانُ بِنُصْبٍ وَعَذَابٍ (ص۔ ۴۱)

جب اس (ایوب) نے اپنے رب کو پکارا کہ مجھے شیطان نے چھو کر رنج اور دکھ پہنچایا ہے۔

اسی طرح سورۂ بقرہ میں اللہ تعالیٰ نے سود کھانے والوں کی مثال یوں بیان فرمائی ہے۔

الَّذِينَ يَأْكُلُونَ الرِّبَا لَا يَقُومُونَ إِلَّا كَمَا يَقُومُ الَّذِي يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطَانُ مِنَ الْمَسِّ (البقرہ۔ ۲۷۵)

سود کھانے والے لوگ (قبروں سے نکل کر) یوں کھڑے ہوں گے جس طرح وہ شخص کھڑا ہوتا ہے جسے شیطان نے چمٹ کر دیوانہ بنا دیا ہو۔

اسی طرح حدیث رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ارشاد ہے کہ

إِذَا تَثَاءَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيُمْسِكْ بِيَدِهِ عَلَىٰ فَمِهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ (مسلم)

جب تم میں سے کسی کو جمائی آئے تو اپنا ہاتھ اپنے منہ پر رکھ لے ورنہ شیطان (جسم میں) داخل ہو جاتا ہے۔

ایک اور حدیث میں ہے۔

إِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنَ الْإِنْسَانِ مَجْرَى الدَّمِ۔ (بخاری و مسلم)

بے شک شیطان انسان کے جسم میں خون کی طرح دوڑتا ہے۔

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ جن کسی کو چمٹ بھی سکتا ہے اور شریر جنوں کے اثرات سے انسان متاثر بھی ہو سکتے ہیں لیکن اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ انسان جنات سے خوف زدہ ہو کر ان کے بارے میں برے اور مشرکانہ عقائد رکھنا شروع کر دے یا ان کی پناہ اور مدد مانگنا شروع کر دے۔ یا ایسے عاملوں کے پیچھے بھاگنا شروع کر دے جن کا دعویٰ ہے کہ انہوں نے جنات کو مسخر کیا ہوا ہے اور فلاں جن میرا موکل ہے یعنی میرے قابو میں ہے۔

اپنے کاروبار کو چمکانے کے لیے جو لوگ دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم قرآن کریم کی سورتوں سے علاج کرتے ہیں۔ اور فلاں سورۃ کی (زکوۃ) نکال کر ہم نے جن کو مسخر کیا ہوا ہے زکوۃ نکالنے کی اصطلاح

اپنے کاروبار کو صاف ستھرا ثابت کرنے کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ اس کی صورت یہ ہوتی ہے کہ مثلاً ایک شخص سورۂ جن کی زکوٰۃ نکالنا چاہتا ہے تو وہ چالیس دن رات تک [illegible] تعداد میں اسے پڑھے گا اور اپنے گرد ایک گول دائرہ کھینچے گا [illegible] اور اس دوران میں فلاں فلاں کھانے سے پرہیز کرے گا [illegible] بات کر رہا ہو گا تو جن طرح طرح کی شکلیں بنا کر اسے ڈرانے آئیں گے [illegible] ہو کر اس پر حملہ کرتے نظر آئیں گے۔ اگر اس دوران میں [illegible] لیکن اگر [illegible] تو جن اس سے انتقام [illegible] ہر طرح خدمت کی اجازت دیں گے [illegible] لینا پورا کر لیتا ہے اور توقف نہیں ہوتا تو پھر وہ کامیاب ہو جاتا ہے اور کوئی بھی جن اس کا کچھ نہیں [illegible] نہیں ہوتا ہے (واللہ اعلم بالصواب)

جس سے وہ خود بہت جلد [illegible] ایک خاص تعداد میں تلاوت کر کے اس جن کو بلاتا ہے تو وہ حاضر ہو جاتا ہے اور عامل مطلوبہ [illegible] جب کوئی جن کسی کے جسم میں داخل ہو کر اسے پریشان کر رہا ہو تو عامل [illegible] حالات معلوم کرتے ہیں پھر گھر والوں سے معاوضہ وصول کر کے مریض سے [illegible] ہوتا ہے۔

یہاں ایک بات اور بھی قابل ذکر ہے کہ جنات عموماً اس حق میں [illegible] کرتے ہیں جہاں کوئی نہ کوئی جن نکالنے کا دعوے دار عامل رہتا ہو جس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ عامل خود ہی اپنے [illegible] خاطر لوگوں کو جن چمٹا دیتے ہیں پھر جب اسے عامل کے لیے [illegible] جاتا ہے اور پیسے ہونے کے ساتھ ساتھ اپنی حقیقت بھی چھپا جاتا ہے اور بے چارے [illegible] صرف غلط عقیدہ بنا لیتے ہیں [illegible] لوگوں کو بتاتے [illegible] بچتے ہیں۔

ایسے عاملوں کے پاس جانے کا ایک نقصان یہ بھی ہوتا ہے کہ وہ [illegible] قرار دے دیتے ہیں۔ اور متعلقہ شخص کو مختلف قسم کی دوائیں دیتے ہیں اور مختلف چیزوں سے [illegible] فلیتاں جلا کر عمل کرتے اور تعویذ دیتے ہیں۔

بعض عامل [illegible] کہتے ہیں بعض اوقات [illegible] اکٹھے ہیں اور دعویٰ کرتے ہیں کہ ان طریقوں سے جن بھاگ جاتے ہیں [illegible] یہ ہوتی کہ ان عملوں کے ذریعے جن تو کیا بھاگنے کا ہے [illegible] شخص جسمانی طور پر [illegible] ہے۔ چاہیے تو یہ تھا کہ مرض کی تشخیص کی جاتی کہ آیا [illegible] جسمانی یا کوئی مرض تو نہیں ہے آسیب یا جنات کی کارستانی ہے [illegible] بچپن سے [illegible] دیکھتا ہے جب کہ جسمانی و نفسیاتی مریض [illegible]

ہیں) اگر وہ شخص مریض ہے تو اس کا علاج کیا جائے اور اگر واقعی آسیب زدہ ہے تو دین اسلام کے بتائے ہوئے سادہ طریقے سے جنات کا اثر دور کیا جائے جس میں نہ مریض کو تکلیف ہو اور نہ ہی عامل کی کوئی دلچسپی۔

تحسین کیا جائے تا کہ عامل حضرات انہیں ترک کرنے کے لیے تیار ہوتے ہیں جو تعداد کی بڑی اور عقیدت اس سے وابستہ ہے۔ اور نہ ہی عوام اسے چھوڑنے پر آمادہ ہیں کیونکہ عقیدہ اور عقیدت کی رو میں بہتے ہوئے ہیں حالانکہ اگر ان کو شک ہے کہ کسی آدمی کو جن یا جادو یا جنات کا اثر ہے تو احادیث رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مطابق عمل کریں آسیب بھی بھاگ جائے گا جادو بھی ختم ہو جائے گا اور جن بھی تنگ نہیں کریں گے اس کے لیے نہ کسی عامل کو بلانے کی ضرورت ہے نہ کسی معصوم بچے کو انگوٹھے پہ بٹھا کر اسے معمول بنانے کی ضرورت ہے نہ مریض کے کرتے کو سونگھنے کی حاجت کی اور نہ جن کو حاضر کرنے کی ضرورت ہے (جیسے کہ جن نکالنے والے کرتے ہیں)

صرف پورے یقین کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بتائے ہوئے طریقہ کے مطابق چند قرآنی آیات اور مسنون کلمات پڑھیں اور تعوذ سے زندگی گزاریں تو ان شاء اللہ جادو ٹونے سے اپنا مال، وقت اور عزت بھی محفوظ کریں گے۔

جادو اور جنات کو دور کرنے کا مسنون طریقہ

حضرت ابی بن کعب فرماتے ہیں۔ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس میں بیٹھا ہوا تھا کہ ایک اعرابی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا "یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میرا بھائی بیمار ہے" آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا کہ کیا شکایت ہے؟" اس نے عرض کیا کہ اس پر آسیب وغیرہ کا اثر ہو گیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو بلوا کر اپنے سامنے بٹھایا اور اس پر مندرجہ ذیل آیات پڑھ کر دم کیں   وہ اس طرح کھڑا ہو گیا گویا کبھی بیماری نہ تھی۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۱۔ سورۂ فاتحہ (جو صفحہ [illegible] پر تحریر ہے)

۲۔ سورۂ بقرہ آیت ۱ تا ۵ (جو صفحہ [illegible] پر تحریر ہے)

۳۔ سورۂ بقرہ آیت نمبر ۱۶۳ (جو صفحہ ۳۲۱ پر تحریر ہے)

۴۔ آیت الکرسی (جو صفحہ ۳۲ پر تحریر ہے)

۵۔ سورۂ بقرہ کی آخری تین آیات یعنی

لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَاِنْ تُبْدُوْا اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ ۚ فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَاءُ ۚ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَا اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ۚ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ ۚ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ

ورسله وقالوا سمعنا واطعنا غفرانك ربنا واليك المصير○ لا يكلف الله نفسا الا وسعها لها ما كسبت وعليها ما اكتسبت ربنا لا تؤاخذنا ان نسينا او اخطأنا ربنا ولا تحمل علينا اصرا كما حملته على الذين من قبلنا ربنا ولا تحملنا ما لا طاقة لنا به واعف عنا واغفر لنا وارحمنا انت مولنا فانصرنا على القوم الكفرين○

۶۔ سورۂ آل عمران آیت ۱۸۵ (جو صفحہ ۱۴۴ پر تحریر ہے)
۷۔ سورۂ [illegible] آیت ۵۳ (جو صفحہ ۲۲۲ پر تحریر ہے)
۸۔ سورۂ مومنون آیت ۱۱۵ تا ۱۱۸ تک

افحسبتم انما خلقنكم عبثا وانكم الينا لا ترجعون○ فتعلى الله الملك الحق لا اله الا هو رب العرش الكريم○ ومن يدع مع الله الها اخر لا برهان له به فانما حسابه عند ربه انه لا يفلح الكفرون○ وقل رب اغفر وارحم وانت خير الرحمين○

۹۔ سورۂ صفٰت آیات ۱ تا ۱۱ تک

والصفت صفا○ فالزجرت زجرا○ فالتليت ذكرا○ ان الهكم لواحد○ رب السموت والارض وما بينهما ورب المشارق○ انا زينا السماء الدنيا بزينة الكواكب○ وحفظا من كل شيطن مارد○ لا يسمعون الى الملا الاعلى ويقذفون من كل جانب○ دحورا ولهم عذاب واصب○ الا من خطف الخطفة فاتبعه شهاب ثاقب○ فاستفتهم اهم اشد خلقا ام من خلقنا انا خلقنهم من طين لازب○

۱۰۔ سورۂ حشر آخری تین آیات (جو صفحہ ۳۳۳ پر تحریر ہیں)
۱۱۔ سورۂ جن آیات ۳ تا ۴ تک

وانه تعلى جد ربنا ما اتخذ صاحبة ولا ولدا○ وانه كان يقول سفيهنا على الله شططا○

۱۲۔ سورۂ اخلاص

بسم الله الرحمن الرحيم○

قل هو الله احد○ الله الصمد○ لم يلد ولم يولد○ ولم يكن له كفوا احد○

۱۳۔ سورۂ فلق (جو صفحہ ۳۳۳ پر تحریر ہے)
۱۴۔ سورۂ الناس (جو صفحہ ۳۳۴ پر تحریر ہے)

آسیب زدہ مریض کو روحانی طور سے قرآنی آیات یا اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ کا عمل کرایا جاتا ہے جیسا کہ امام احمد بن حنبل نے حضرت ابن عباس سے متعدد طرق سے نقل کیا ہے کہ وہ مریض کے موافق قرآنی آیات لکھ کر دیا کرتے تھے۔

مثلاً

لا اله الا هو الحليم العظيم○ سبحان الله رب العرش العظيم○

الحمد لله رب العالمين○

كانهم يوم يرونها لم يلبثوا الا عشية او ضحها○ كانهم يوم يرون ما يوعدون○

لم يلبثوا الا ساعة من نهار بلاغ فهل يهلك الا القوم الفاسقون○

امام غزالی نے اپنی کتاب "خواص القرآن" میں لکھا ہے کہ ایک لڑکی نے رات کو اٹھ کر عام پیشاب کی جگہ سے ہٹ کر ایک نئی جگہ پہ پیشاب کیا تو اسے جن چمٹ گیا۔ بعض حضرات نے اس پہ یہ پڑھ کر دم کیا۔

بسم الله الرحمن الرحيم

المص طه طسم كهيعص يس○ والقرآن الحكيم○ حم عسق. ق ن○

والقلم وما يسطرون○

لڑکی فوراً ہوش میں آ گئی۔ پھر دوبارہ آسیب زدہ نہ ہوئی۔

تفسیر ابن کثیر میں لکھا بحوالہ ابن ابی حاتم یہ بیان ہے کہ ایک ایسا آدمی تھا جسے جن ستاتا تھا۔ وہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے پاس آیا تو آپ نے سورۂ مومنون کی آخری چار آیات پڑھیں (جو پچھلے صفحات پہ درج ہیں) اور اس کے کان میں پھونک مار دی۔ تو آسیب زدہ مریض اچھا ہو گیا۔

جب حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ذکر کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم نے کیا پڑھا تھا؟ حضرت ابن مسعودؓ کے بتانے پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ تم نے یہ آیات پڑھ کر جن کو جلا دیا۔

اس کیلئے آسیب زدہ پہ یہ آیت پڑھئے۔

قل آللہ اذن لکم ام علی اللہ تفترون.

حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک بچی کو دیکھا جس کا چہرہ مرجھا کر سیاہ ہو رہا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "اس کو دم کرو۔ اس کو نظر لگ گئی ہے۔"
(بخاری، مسلم)

حصن حصین میں نظر بد دور کرنے کے یہ مسنون کلمات درج ہیں۔

اللهم اذهب حرها وبردها ووصبها قم باذن الله

بخاری، مسلم میں حضرت عبداللہ ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ کو ان کے بچپن میں نظر بد سے محفوظ رکھنے کے لیے دم کیا کرتے تھے۔ لہٰذا ہم بھی درج ذیل مسنون کلمات سے اپنے بچوں کو نظر بد سے بچانے کے لیے دم کر سکتے ہیں۔

اعیذک بکلمة الله التامة من کل شیطان و هامة ومن کل عین لامة.

جادو، جنات کا علاج ایک صاحب کمال کے تجربات

جادو کا توڑ

پچھلے صفحات میں ہم جادو کی اقسام کے بارے میں گفتگو کر چکے ہیں اور یہ بات بھی بتا چکے ہیں کہ یہ کس طرح اثر انداز ہوتا ہے اور قرآن سنت سے اس کا علاج کیا جائے۔ لیکن اس سے پہلے کہ ہم [illegible] ہے اور وہ یہ ہے کہ آپ کو اس کتاب میں جادو کے علاج سے متعلق جو ہدایات ملیں گی [illegible] سے منقول تو نہیں ہیں لیکن ان عمومی قواعد کے تحت آ جاتی ہیں جو قرآن و سنت سے ثابت ہیں۔ [illegible] آپ پاتے ہیں کہ قرآن مجید کی ایک آیت یا مختلف سورتوں کی کئی آیات کو [illegible] جو اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے تحت آ جاتی ہے:

وننزل من القرآن ما هو شفاء و رحمة للمؤمنين (۸۲)

"اور ہم نے قرآن مجید کو اتارا جو کہ مومنوں کے لیے شفا اور رحمت ہے"

چند علماء کا کہنا ہے کہ اس شفاء سے مراد معنوی شفاء یعنی شرک اور قلبی امراض سے شفا ہے [illegible] اکثر علماء کہتے ہیں کہ اس شفاء سے مراد معنوی اور حسی دونوں ہیں اور اس سلسلے میں [illegible] حضرت عائشہؓ کی حدیث ہے جس میں آتا ہے کہ ایک مرتبہ آنحضور ان کے پاس آئے [illegible] کر رہی تھیں تو آپ نے فرمایا:

عالجيها بكتاب الله

"یعنی اس کا علاج قرآن مجید سے کرو" (۹۶)

اور اگر آپ اس حدیث میں غور کریں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ آپ نے پوری کتاب اللہ (قرآن مجید) کو علاج قرار دیا ہے۔ اور اس کی کسی آیت یا سورت کی تخصیص نہیں فرمائی۔ [illegible] قرآن مجید ہے اور ہم نے خود کئی بار تجربہ کیا ہے کہ قرآن مجید نہ صرف جادو، حسد اور آسیب زدہ کا علاج ہے بلکہ اس میں جسمانی بیماریوں کا علاج بھی ہے۔

اگر کوئی شخص اعتراض کرے اور کہے کہ یہ آیت تو [illegible]

سے یہ ثابت ہو کہ آپ نے فلاں مرض کا علاج فلاں آیت کے ساتھ کیا تھا تو اس شخص سے ہم گزارش کرتے ہیں کہ آپ نے اس سلسلے میں ایک عام قاعدہ وضع کر دیا ہے جو صحیح مسلم کی ایک حدیث میں مذکور ہے۔ اس میں آتا ہے کہ چند لوگوں نے آپ سے گزارش کی کہ ہم جاہلیت کے دور میں دم وغیرہ کیا کرتے تھے تو آپ نے فرمایا:

اعرضوا علی رقاکم، لا باس بالرقیۃ ما لم تکن شرکا (۸۰)

"اپنے دم وغیرہ مجھ پر پیش کرو، ہر ایسا دم درست ہے جس میں شرک نہ پایا جاتا ہو"

سو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قرآن، سنت، دعاؤں اور اذکار سے اور حتیٰ کہ جاہلیت والے دم وغیرہ سے علاج ہو سکتا ہے بشرطیکہ اس میں شرک نہ پایا جاتا ہو۔ اب ہم اصل موضوع کی طرف آتے ہیں اور جادو کی ہر قسم کو ذکر کر کے اس کا توڑ اور شرعی علاج بتاتے ہیں۔

سحر تفریق ... جدائی ڈالنے والے جادو

یعنی ایسا جادو جو خاوند بیوی کے درمیان جدائی ڈال دے یا دو دوستوں یا دو شریکوں میں بغض اور نفرت پیدا کر دے۔ فرمان الٰہی ہے:

فیتعلمون منھما ما یفرقون بہ بین المرء و زوجہ (۸۱)

"پس وہ ان دونوں سے خاوند بیوی کے درمیان جدائی ڈالنے والا علم سیکھتے ہیں"

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ آپ نے فرمایا:

"ابلیس اپنا عرش پانی پر رکھتا ہے پھر اپنی فوجیں ادھر ادھر بھیج دیتا ہے اور ان میں سے سب سے زیادہ معزز اس کے لیے وہ ہوتا ہے جو سب سے بڑا فتنہ برپا کرتا ہے چنانچہ ایک آتا ہے اور آ کر اسے بتاتا ہے کہ میں نے فلاں فلاں کام کیا ہے تو ابلیس اسے کہتا ہے تم نے کچھ بھی نہیں کیا پھر ایک اور آتا ہے اور کہتا ہے میں نے آج فلاں آدمی کو اس وقت تک نہیں چھوڑا جب تک اس کے اور اس کی بیوی کے درمیان جدائی نہیں ڈال دی، تو ابلیس اسے اپنے قریب کر لیتا ہے (اور ایک روایت کے مطابق اسے اپنے گلے سے لگا لیتا ہے) اور پھر اسے مخاطب ہو کر کہتا ہے: تم بہت اچھے ہو" (۸۲)

(۱) سحر تفریق (جدائی ڈالنا) کی کئی شکلیں ہیں:

☆ ماں اور بیٹے کے درمیان جدائی ڈالنا۔

☆ باپ اور بیٹے کے درمیان جدائی ڈالنا۔

☆ دو بھائیوں کے درمیان جدائی ڈالنا۔

۴۔ دو دوستوں کے درمیان جدائی ڈالنا۔

۵۔ دو شریکوں میں جدائی ڈالنا۔

۶۔ خاوند بیوی کے درمیان جدائی ڈالنا۔

اور یہ آخری شکل زیادہ مشہور ہے اور سب سے زیادہ خطرناک ہے۔

سحر تفریق کی علامت

۱۔ محبت اچانک بغض و نفرت میں تبدیل ہو جائے۔

۲۔ دونوں کے درمیان بہت زیادہ شکوک و شبہات پیدا ہو جائیں۔

۳۔ دونوں میں سے کوئی ایک دوسرے کا کوئی عذر نہ مانے۔

۴۔ جھگڑے کے سبب اختلاف کو پہاڑ تصور کیا جائے۔

۵۔ بیوی خاوند کو بد شکل اور خاوند بیوی کو بد صورت تصور کرے اگرچہ وہ دونوں خوبصورت ہی کیوں نہ ہوں۔ حقیقت یہ ہے کہ شیطان جس پر جادو کی خدمت کے لیے متعین ہوتا ہے وہ اس کے چہرے پر بد شکل بن کر آ جاتا ہے جس سے وہ بیچ خاوند کو بھی بد شکل دکھائی دیتا ہے اور بیوی کے چہرے پر بھی بری اور خوفناک شکل میں بن کر آتا ہے جس سے وہ اپنی بیوی کو بد صورت تصور کرتا ہوتا ہے۔

۶۔ جس پر جادو کیا جاتا ہے وہ اپنے ساتھی کے ہر کام کو ناپسند کرتا ہے۔

۷۔ جس پر جادو کیا جاتا ہے وہ اس جگہ کو پسند نہیں کرتا جہاں اس کا ساتھی بیٹھتا ہے جیسا کہ آپ دیکھیں گے کہ خاوند گھر سے باہر بہت اچھی حالت میں ہوتا ہے لیکن جونہی گھر میں داخل ہوتا ہے تو اسے شدید گھٹن اور تنگی محسوس ہوتی ہے۔

سحر تفریق کیسے واقع ہو جاتا ہے؟

ایک شخص جادوگر کے پاس جاتا ہے اور اس سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ فلاں خاوند بیوی کے درمیان جدائی ڈال دے تو جادوگر اس سے اس خاوند کا نام اور اس کی ماں کا نام پوچھتا ہے اور پھر اس سے ان کی کوئی چیز لانے کا حکم دیتا ہے اگر وہ شخص اس کو کچھ نہیں لا سکتا تو وہ پانی پر جادو کر دیتا ہے اور اسے ان کے راستے پر بہانے کا حکم دیتا ہے چنانچہ وہ جب وہاں سے گزرتا ہے اور مسحور شخص اس پر قدم رکھتے ہوئے گزرتا ہے تو اس پر جادو ہو جاتا ہے یا پھر وہ اس کے کھانے پینے کی چیزوں میں جادو ملا دیتا ہے جس سے وہ شخص پی لے اس پر جادو کا اثر ہو جاتا ہے۔

سحر تفریق کا علاج

اس کے علاج کے تین مراحل ہیں

پہلا مرحلہ علاج سے پہلے

۱۔ مریض کے گھر کی دیواروں پر لٹکی ہوئی ہوں اور اس میں موجود تصویریں باہر نکال دی جائیں تاکہ اس میں فرشتے داخل ہو سکیں۔

۲۔ مریض نے پہنے ہوں جو تعویذات وہ تمام دیکھ بھال کر انہیں نکال کر جلا دیا جائے۔

۳۔ جس مریض کا علاج کرنا ہو اس سے گانے والی کیسٹوں کو نکال دیا جائے۔

۴۔ اور اگر کوئی شرعی خلاف ورزی ہو رہی ہو تو اسے ختم کر دیا جائے۔ مثلاً مرد کا سونا پہننا یا عورت کا بے پردہ ہونا یا ان میں سے کسی ایک کا سگریٹ نوشی کرنا وغیرہ۔

۵۔ مریض اور اس کے گھر والوں کو اسلامی عقیدے سے متعلق درس دیا جائے تاکہ غیر اللہ سے ان کا تعلق ختم ہو جائے اور اللہ سے سچی محبت پیدا ہو جائے۔

۶۔ مریض کی تشخیص مندرجہ ذیل سوالوں سے کی جائے:

- کیا آپ اپنی بیوی کو بدصورت منظر میں دیکھتے ہیں؟
- کیا آپ گھر سے باہر راحت اور گھر کے اندر تنگی محسوس کرتے ہیں؟
- کیا تم دونوں کے درمیان جھگڑے ہوتے ہیں جن کا کوئی واضح سبب نہیں ہے؟
- کیا تم دونوں میں سے کوئی ایک دوران جماع بے زاری اور تنگی محسوس کرتا ہے؟
- کیا تمہیں خوف کے خواب آتے ہیں؟

اس طرح کے دیگر سوالات بھی مریض سے کیے جا سکتے ہیں اگر جادو تفریق کی ایک یا دو علامات مریض کے اندر پائی جاتی ہوں تو اس کا علاج شروع کر دیں۔

۷۔ آپ خود وضو کریں اور جو آپ کے ساتھ ہے اسے بھی وضو کروائیں۔

۸۔ اگر مریض عورت ہو تو اس کا علاج اس وقت تک شروع نہ کریں جب تک وہ مکمل پردہ نہ کر لے اور اپنے بدن کو خوب اچھی طرح سے ڈھانپ لے تاکہ دوران علاج بے پردہ نہ ہو۔

۹۔ اگر مریض کسی شرعی خلاف ورزی کا ارتکاب کیے ہوئے ہو مثلاً چہرہ ننگا ہو یا خوشبو لگائے ہوئے ہو یا کافروں کی مشابہت کرتے ہوئے اپنے ٹخنوں پر کپڑا لٹکائے ہوئے ہو تو ایسی حالت میں اس کا علاج نہ کریں۔

۱۰۔ عورت کا علاج اس کے محرم کی موجودگی میں کریں۔

۱۱۔ اور محرم کے علاوہ کسی اور مرد کو جائے علاج میں نہ آنے دیں۔

۱۲۔ لا حول ولا قوة الا باللہ پڑھتے ہوئے اور اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کرتے ہوئے اب اس کا علاج شروع کر دیں۔

دوسرا مرحلہ ... علاج

اپنا ہاتھ مریض کے سر پر رکھیں اور ذرا جھک کے ساتھ اس کے کانوں میں ان آیات کی تلاوت کریں

ترتیب

۱۔ سورۃ الفاتحہ (مکمل)

۲۔ سورۃ البقرہ کی ابتدائی پانچ آیات

۳۔ سورۃ البقرہ آیت ۱۰۲ بار بار پڑھیں

۴۔ سورۃ البقرہ کی آیات ۱۶۳ تا ۱۶۴

۵۔ آیت الکرسی

۶۔ سورۃ البقرہ کی آخری دو آیات

۷۔ سورۃ آل عمران کی آیت ۱۸ تا ۱۹

۸۔ سورۃ الاعراف آیت ۵۴ تا ۵۶

۹۔ سورۃ الاعراف کی آیت ۱۱۷ تا ۱۲۲۔ ان آیات کو بار بار پڑھیں خاص طور پر یہ حصہ والقی السحرۃ ساجدین

۱۰۔ سورۃ یونس کی آیات ۸۱ تا ۸۲ انہیں بھی بار بار پڑھیں خصوصاً ما جئتم بہ السحر ان اللہ سیبطلہ

۱۱۔ سورۃ طٰہٰ کی آیت ۶۹ اسے بھی بار بار پڑھیں۔

۱۲۔ سورۃ المؤمنون کی آخری چار آیات

۱۳۔ سورۃ الصافات کی ابتدائی دس آیات

۱۴۔ سورۃ الاحقاف کی آیات ۲۹ تا ۳۲

۱۵۔ سورۃ الرحمٰن کی آیات ۳۳ تا ۳۶

۱۶۔ سورۃ الحشر کی آخری چار آیات

۱۷۔ سورۃ الجن کی ابتدائی ۹ آیات

۱۸۔ سورۃ الاخلاص (مکمل)

۱۹۔ سورۃ الفلق (مکمل)

۲۰۔ سورۃ الناس (مکمل)

یاد رہے کہ مذکورہ آیات اور سورتوں سے پہلے اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم من ھمزہ ونفخہ ونفثہ اور بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ضرور پڑھیں۔

مریض کے کانوں میں آپ جب مذکورہ آیات اور سورتوں کی تلاوت اونچی آواز سے کریں گے تو اس پر تین حالتوں میں سے ایک حالت طاری ہو سکتی ہے

جیسی حالت: یا تو اسے مرگی کا دورہ پڑ جائے گا (یعنی وہ اچانک زمین پر گر کر بے ہوش ہو جائے گا، ہاتھ پیر تن جائیں گے اور منہ سے جھاگ نکلنا شروع ہو جائے) اور جادوگر نے جس جن کی اس پر جادو کرنے کی ڈیوٹی لگائی تھی وہ اس مریض کی زبان سے بولنا شروع کر دے گا۔ اگر یہ حالت اس پر طاری ہو تو اس جن کے ساتھ بالکل اسی طرح گفتگو کریں جس طرح جن والے مریض کے ساتھ گفتگو چاہیے۔ اور اس کا طریقہ ہم نے اپنی دوسری کتاب الوقایۃ میں ذکر کر دیا ہے، طوالت کے خوف سے ہم اسے یہاں تفصیلاً ذکر نہیں کر رہے۔ البتہ اتنا بتا دیتے ہیں کہ آپ اس جن سے درج ذیل سوالات کریں۔

تمہارا نام کیا ہے؟ اور تمہارا دین کون سا ہے؟ اگر وہ غیر مسلم ہو تو اسے اسلام قبول کرنے کی دعوت دیں اور اگر وہ مسلمان ہے تو اسے بتائیں کہ وہ جو کام کر رہا ہے اسلام اسے درست قرار نہیں دیتا اور جادوگر کی باتوں پر عمل کرنا شریعت کی خلاف ورزی ہے۔

اس سے جادو کی جگہ سے متعلق سوال کریں کہ اس نے کہاں جادو کر رکھا ہے؟ اگر وہ کوئی جگہ بتائے تو کسی کو بھیج کر وہاں سے نکلوا لیں۔ مگر یہ بات یاد رکھیں کہ جن اکثر و بیشتر جھوٹ بولتے ہیں، ان میں سچ بولنے والے کم ہی ہوتے ہیں۔

اس سے پوچھیں کہ اس مریض پر جادو کرنے والا کیا صرف وہ ہے یا اس کے ساتھ کچھ اور جن بھی ہیں؟ اور اگر کوئی اور جن بھی اس کا شریک ہو تو اس جن سے مطالبہ کریں کہ وہ اپنے شریک کو بھی لے کر آئے [illegible] ہو جائے تو آپ اسے بھی سمجھائیں۔

اگر جن یہ کہے کہ فلاں آدمی جادوگر کے پاس گیا تھا اور اس نے اس سے مطالبہ کیا تھا کہ وہ اس مریض پر جادو کرے، تو اس بات کو مت تسلیم کریں کیونکہ اس کا مقصد صرف یہ ہوتا ہے کہ وہ لوگوں کے درمیان دشمنی پیدا کر دے اور اس لیے بھی کہ اس کی گواہی مردود اور ناقابل قبول ہے کیونکہ وہ فاسق و فاجر ہے اور جادوگر کا خدمت گار ہے، فرمان الٰہی ہے

يا أيها الذين آمنوا إن جاءكم فاسق بنبإ فتبينوا (۱۸۳)

"اے ایمان والو! اگر تمہارے پاس کوئی فاسق کوئی خبر لے کر آئے تو اس کے متعلق تحقیق کر لیا کرو۔"

اگر جن جادو کی جگہ کے بارے میں بتا دے اور آپ نے وہاں سے اس چیز کو منگوا لیا ہو جس میں جادوگر نے جادو کر رکھا ہے تو اب آپ ایک برتن میں پانی لے لیں اور اسے اپنے منہ کے قریب کر کے اس پر یہ آیات پڑھیں۔

☆ سورۃ الاعراف کی آیات ۱۱۷ تا ۱۲۲

☆ سورۃ یونس کی آیت ۸۱ تا ۸۲

☆ سورۃ طٰہٰ کی آیت نمبر ۶۹

پھر اس جادو کو چاہیے وہ کالا قدم ہو یا جنّی پر [illegible] کے بعد اسے لوگوں کے عام راستوں سے ہٹ کر کہیں دور ڈال دیں [illegible] دبا لیا تھا تو آپ مریض سے سوال کریں کہ کیا اسے معدے میں درد محسوس ہوتا [illegible] باب میں ہو تو جان لیں کہ جن تو ہے یقین کر لیں کہ وہ [illegible] سے کہیں کہ وہ اس مریض کو چھوڑ کر چلا جائے اور [illegible] رہیں گے پھر آپ پانی منگوائیں اور اس پر مذکورہ آیات کے علاوہ [illegible] پانی مریض کو دے دیں جسے وہ چند دنوں تک پیتا رہے اور اس سے [illegible]۔

اور اگر جن یہ کہے کہ مریض جادو کے اوپر سے گزرا تھا [illegible] گیا ہے تو اس حالت میں بھی پانی پر مذکورہ آیات کو پڑھیں پھر مریض [illegible] سے باہر غسل کرنے کا حکم دیں اس کے بعد [illegible] اس پانی کو الٹ دیں۔ پھر آپ جن [illegible] جانے کا حکم دیں اور اس سے پختہ وعدہ لیں کہ وہ دوبارہ اس مریض [illegible]۔

ایک ہفتے کے بعد مریض دوبارہ آپ کے پاس آئے [illegible] پھر بھی ہو تو جان لیں کہ اس پر [illegible] الحمد للہ [illegible] دوبارہ پڑھتے تو یقین کر لیں کہ جن جس نے [illegible] اس مریض کی جان نہیں چھوڑی۔ تب آپ اس سے سوال کریں کہ وہ ابھی تک [illegible] کے ساتھ نرمی سے کہیں اگر وہ آپ کی بات مان لیتا ہے تو ٹھیک ہے ورنہ [illegible] پڑھیں اور اسے ماریں یہاں تک کہ وہ [illegible] سے نکل جائے اور اگر مریض پر [illegible] اسے سر درد محسوس ہوتا ہے تو اسے ایک گھنٹے کی ایک کیسٹ دیں جس میں آیت الکرسی [illegible] ہو اسے ایک ماہ تک روزانہ تین مرتبہ اپنے کانوں سے لگا کر سنے [illegible] آئے تو آپ اس پر پھر دم کریں امید ہے کہ اسے شفا ہو جائے گی [illegible] یٰسین، الدخان اور الجن کا ایک کیسٹ میں ریکارڈ کر دیں [illegible] ان شاء اللہ اس طرح اسے شفا نصیب ہوگی [illegible]

دوسری حالت: مریض پر دم کے دوران مرگی کا دورہ تو نہیں پڑتا [illegible] اس کو چکر آتے ہیں۔ جسم پر کپکپاہٹ طاری ہو جاتی ہے اور شدید [illegible] ہو جاتا ہے [illegible] اس صورت میں آپ مریض پر مذکورہ آیات والا دم تین بار کریں اگر اسے مرگی کا دورہ شروع ہو جائے تو [illegible] علاج شروع کر دیں اور اگر ایسا نہیں ہوتا اور سر درد وغیرہ میں کمی شروع ہو جاتی ہے تو [illegible] ہی دم کرتے رہیں ان شاء اللہ اسے شفا نصیب ہوگی اور اگر مریض کو افاقہ نہیں ہوتا

اسے ایک کیسٹ میں سورۃ الصافات ایک مرتبہ اور آیت الکرسی [illegible] مرتبہ ریکارڈ [illegible] اسے روزانہ تین مرتبہ سننے کا حکم دیں۔

۲۔ مریض سے کہیں کہ وہ نماز باجماعت پڑھنے کی پابندی کرے۔

۳۔ فجر کی نماز کے بعد لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر کو ایک ماہ تک روزانہ سو مرتبہ پڑھا کرے۔

یاد رہے کہ پہلے دس یا پندرہ دنوں میں درد وغیرہ میں اضافہ ہو جائے گا۔ لیکن اس کے بعد آہستہ آہستہ صورت حال بہتر ہونے لگے گی اور مہینے کے آخر تک کوئی تکلیف باقی نہیں رہے گی۔ مریض ایک ماہ بعد جب آپ کے پاس آئے تو اس پر پھر دم کریں، ان شاء اللہ اس کی ساری پریشانی جاتی رہے گی اور اس پر کیا گیا جادو ٹوٹ جائے گا۔ اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ پورا مہینہ اس کے درد میں اضافہ ہوتا رہے اور اسے کچھ بھی افاقہ محسوس نہ ہو۔ اگر ایسا ہو تو آپ اس پر پہلی حالت میں مذکورہ آیات والا دم کئی بار کریں، یقینی طور پر اسے مرگی کا دورہ شروع ہو جائے گا اور اس کی زبان سے جن بولنے لگ جائے گا۔ سو آپ اس سے سوالات کر سکتے ہیں جس طرح کہ پہلی حالت میں ذکر کر دیا گیا ہے۔

تیسری حالت: مریض کو دم کے دوران کچھ بھی محسوس نہیں ہوتا۔ اگر ایسا ہو تو آپ اس سے اس کی بیماری کی علامات دوبارہ پوچھیں، اگر جادو کی بیشتر علامات اس میں موجود نہ ہوں تو یقین کر لیں کہ اس پر جادو نہیں ہوا ہے اور مزید تسلی کے لیے آپ اس پر تین بار دم کر لیں۔

اور اگر جادو کی بیشتر علامات اس میں موجود ہیں اور آپ نے تین بار دم بھی کیا ہے لیکن اس کے باوجود بھی اسے کچھ محسوس نہیں ہو رہا اور ایسا بہت کم ہوتا ہے تو آپ:

۱۔ اسے ایک کیسٹ میں (سورۃ یٰسین، الدخان اور الجن) ریکارڈ کر دیں اور روزانہ تین مرتبہ سننے کا مریض کو حکم دیں۔

۲۔ مریض سے کہیں کہ وہ روزانہ سو بار استغفار کرے۔

۳۔ لا حول ولا قوۃ الا باللہ کا ورد بھی کرائے کم از کم سو مرتبہ روزانہ۔ اسے ایک ماہ تک کرنے کے بعد آپ اس پر پھر دم کریں اور اس کے بعد اسی طریقہ پر چلیں جو پہلی دونوں حالتوں میں ذکر ہو چکا ہے۔

تیسرا مرحلہ علاج کے بعد

اگر مریض کو اللہ تعالیٰ آپ کے ذریعے شفا دے دے تو آپ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں کہ جس کی توفیق سے ایسا ہوا، اس کامیابی پر آپ کی عاجزی و انکساری میں اضافہ ہونا چاہیے نہ کہ آپ تکبر کا شکار ہو جائیں۔ فرمان الٰہی ہے

لئن شکرتم لازیدنکم ولئن کفرتم ان عذابی لشدید

”اگر تم شکر کرو گے تو میں تمہیں ضرور بالضرور اور زیادہ عطا کروں گا اور اگر تم نے ناشکری کی تو جان لو کہ میرا عذاب بہت سخت ہے۔“

[illegible] کے بعد اس وقت کا [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] پھر [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کا مطالبہ کرتے ہیں اس لیے مریض کو چاہیے کہ وہ [illegible] سے [illegible] بچتا رہے اور درج ذیل کاموں کی پابندی کرے۔

۱۔ نماز باجماعت پڑھنے کی پابندی کرے۔

۲۔ گانے اور موسیقی وغیرہ سننا چھوڑ دے۔

۳۔ ہر کام کرتے وقت "بسم اللہ" پڑھے۔

۴۔ نماز فجر کے بعد لا الٰہ الا اللّٰہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علیٰ کل شیءٍ قدیر کا [illegible] معمول بنا لے۔

۵۔ روزانہ قرآن کی تلاوت پابندی کے ساتھ کرے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

۶۔ نیک لوگوں کے ساتھ اپنا اٹھنا بیٹھنا رکھے۔

۷۔ سونے سے پہلے وضو کر لیا کرے اور آیت الکرسی پڑھ کر سویا کرے۔

۸۔ اذکار صبح وشام کو پابندی کے ساتھ پڑھا کرے۔

سحر تفریق کے علاج کے عملی نمونے

پہلا نمونہ: ایک خاتون اپنے خاوند سے نفرت کرتی تھی اور اس سے [illegible] جدا ہو چکی تھی اور جب بھی اسے دیکھتی یا اس کے سامنے آ جاتا تو اسے یوں محسوس ہوتا کہ وہ ایک [illegible] سا انسان ہے۔ اس کا خاوند اسے ایک قرآنی علاج کرنے والے شخص کے پاس لے آیا چنانچہ اس نے جب عورت پر قرآن مجید پڑھا تو اس کی زبان سے جن بول اٹھا اور اس نے بتایا کہ وہ جادو کے ذریعے اس عورت پر مسلط ہوا ہے اور اس کا مشن یہ ہے کہ وہ اس عورت اور اس کے خاوند میں جدائی ڈال دے۔ معالج نے اسے مارا بھی لیکن جن اس کی جان چھوڑنے پر تیار نہ ہوا۔ ایک وقت اس کا خاوند اسے اس معالج کے پاس بار بار لے کر آتا رہا تا آنکہ جن نے خاوند سے مطالبہ کیا کہ وہ اس عورت کو طلاق دے دے خواہ ایک طلاق ہی کیوں نہ ہو۔ خاوند نے اس کا مطالبہ مان لیا اور اپنی بیوی کو ایک طلاق دے دی۔ اور ایک ہفتے بعد اس سے رجوع کر لیا اور یوں ایک عرصہ تک [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] لیکن اس کے بعد جب وہ آیا تو خاوند اپنی بیوی کو [illegible] میرے پاس لے آیا۔ میں نے اس پر قرآن مجید پڑھا تو اس پر جن حاضر ہو گیا اور میرے اور جن کے درمیان مندرجہ ذیل مکالمہ ہوا:

☆ تمہارا کیا نام ہے؟

جن: "شمعون"

☆ اور تمہارا دین کیا ہے؟

جن: ...... امریکی

☆: تم اس عورت میں کیوں آئے؟

جن: اس میں اور اس کے شوہر میں جدائی ڈالنے کے لیے

☆: میں ایک پیش کش کرتا ہوں اگر تم نے قبول کر لی تو ٹھیک ہے ورنہ تمھیں اختیار ہے!

جن: آپ خواہ مخواہ تکلف کر رہے ہیں میں اس عورت سے ہرگز نہیں نکلوں گا اسکا خاوند اسے فلاں فلاں شخص کے پاس لے جا چکا ہے۔

☆: میں نے تم سے یہ مطالبہ تو نہیں کیا کہ تم اس سے نکل جاؤ۔

جن: تو آپ کیا چاہتے ہیں؟

☆: میں تجھے اسلام قبول کرنے کی دعوت دیتا ہوں اگر تو نے قبول کر لیا تو اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کروں گا اور دین میں کوئی زبردستی نہیں۔ پھر میں نے اسے اسلام لانے کی پیش کش کی تو کچھ سوال و جواب کے بعد بالآخر اس نے اسلام قبول کر لیا۔ پھر میں نے اس سے کہا: تم نے واقعی اسلام قبول کر لیا ہے یا ہمیں دھوکا دے رہے ہو؟"
اس نے کہا آپ مجھے کسی کام کے لیے مجبور نہیں کر سکتے میں تو دل سے مسلمان ہو چکا ہوں لیکن

☆: میں نے پوچھا: کیا؟
اس نے بتایا کہ میں اپنے ساتھ نصرانی جنوں کو دیکھ رہا ہوں جو مجھے قتل کی دھمکی دے رہے ہیں۔

☆: میں نے کہا یہ پریشانی کی بات نہیں ہے اگر ہمیں معلوم ہو جائے کہ تم دل سے مسلمان ہو چکے ہو تو ہم تمھیں طاقتور اسلحہ مہیا کریں گے جس کی وجہ سے ان نصرانی جنوں میں سے کوئی بھی تمھارے قریب نہیں آ سکے گا۔

جن: آپ مجھے ابھی دیں۔

☆: نہیں، جب تک ہماری یہ مجلس ختم نہیں ہوتی تب تک تمھیں وہ اسلحہ نہیں دیا جائے گا۔

جن: اس کے بعد آپ اور کیا چاہتے ہیں؟

☆: اگر تم واقعی مسلمان ہو چکے ہو تو کفر سے تمہاری توبہ اس وقت تک مکمل نہیں ہوگی جب تک تم ظلم کرنا نہیں چھوڑتے اور اس عورت سے نکل نہیں جاتے۔

جن: ہاں میں مسلمان ہو چکا ہوں لیکن جادوگر سے کس طرح میری جان چھوٹے گی۔

☆: یہ بھی پریشانی کی بات نہیں ہے۔ لیکن تب جب تم ہماری بات مان لو گے۔

جن: جی ہاں میں آپ کی بات مانتا ہوں۔

☆: تو بتاؤ جادو کہاں رکھا ہے؟

جن: عورت کے گھر کے صحن میں، لیکن میں یہ نہیں بتا سکتا کہ صحن میں کس جگہ پر ہے کیونکہ اس کی حفاظت کے لیے ایک جن کی ڈیوٹی لگی ہوئی ہے اگر اسے معلوم ہو جاتا ہے کہ میں نے اس کے

متعلق بتا دیتا ہے تو دوا لے آتی اور جادو ختم کر دے گا۔

☆ کتنے سال سے تم جادو کے ساتھ کام کر رہے ہو؟

جن: تقریباً بیس سال سے (یہ غلط لگتا ہے) اور اس دوران میں تین عورتوں میں داخل ہو چکا ہوں جب کہ یہ چوتھی عورت ہے جس سے پہلی تین عورتوں کے ساتھ کیا تھا۔

☆ اب جب مجھے اس کی توبہ کا یقین ہو گیا تو میں نے اسے ... جادو کے کام سے توبہ کا کہا۔

جن: وہ کیا ہے؟

☆ وہ آیت الکرسی ہے جب بھی کوئی جن یہ سنے تو جب تم اسے پڑھو گے تو شیطان بھاگ جائے گا۔ کیا تمہیں آیت الکرسی یاد ہے؟

جن: جی ہاں! مجھے یاد ہوتی ہے کیونکہ میں اس عورت سے ہی سن چکا ہوں جو اس نے پڑھی ہے۔ مگر میں اس سے کیسے نجات پاؤں گا۔

☆ تم اس عورت کو چھوڑ کر مکہ مکرمہ میں چلے جاؤ جہاں تم مومن جنوں کے ساتھ رہو گے۔

جن: کیا اللہ تعالیٰ مجھے ان تمام گناہوں کے باوجود معاف کر دے گا جس نے اس عورت اور اس سے پہلے والی عورتوں کو بہت تنگ کیا ہے؟

☆ ہاں! اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے

قل یعبادی الذین اسرفوا علی انفسهم لا تقنطوا من رحمة الله ان الله یغفر الذنوب جمیعا انه هو الغفور الرحیم

"آپ کہہ دیجئے! اے میرے بندو! جنہوں نے اپنے آپ پر زیادتی کی ہے تم اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو جاؤ، یقیناً اللہ تعالیٰ سارے گناہوں کو بخش دیتا ہے، واقعی وہ بڑی بخشش، بڑی رحمت والا ہے۔"

جن یہ کہہ کر رونے لگا اور کہنے لگا: جب میں چلا جاؤں تو اس عورت سے میری طرف سے درخواست کرنا کہ وہ مجھے معاف کر دے پھر وہ مسلمان ہو گیا اس نے کلمہ شہادت پڑھا اور نکل گیا۔ اس کے بعد میں نے پانی منگوایا اس پر قرآنی آیات کو پڑھا اور خاوند کو یہ حکم دیا کہ اسے گھر میں چھڑک دیں، اس طرح اس عورت کو شفا نصیب ہوئی۔ اور کچھ مدت کے بعد خاوند نے مجھے خبر دی کہ اب اس کی بیوی ٹھیک ہے یقیناً اللہ کے فضل سے ہوا اس میں میرا کوئی کمال نہیں۔

دوسرا نمونہ: میرے پاس ایک شخص آیا اور اس نے بتایا

جب سے میری شادی ہوئی ہے میری بیوی سے میرے شدید اختلافات ہیں اور مجھے سخت ناپسند کرتی ہے، میرا ایک لفظ برداشت نہیں کرتی اور چاہتی ہے کہ مجھ سے الگ ہو جائے۔ ... جب تک ہم

میں نہیں رہتا وہ راحت محسوس کرتی ہے لیکن جونہی گھر میں داخل ہوتا ہوں تو اس کا جسم گویا غضب ناک ہو جاتا ہے میں جکڑ جاتا ہے۔

میں نے اس کی بیوی پر دم کیا، دم کے دوران اس کے ہاتھ پاؤں سن ہو گئے اسے گھٹن اور درد محسوس ہونے لگا، جب اس پر مرگی کا دورہ پڑا، میں نے اسے چند دم شدہ کیسٹیں دیں اور ۴۵ دن تک انہیں سنتے رہنے کا کہا اور یہ کہ اس کے بعد وہ دوبارہ مجھ سے پاس آئے۔ اس مدت کے گزرنے کے بعد اس کا خاوند دوبارہ آیا اور مجھ سے کہنے لگا۔ ایک عجیب و غریب واقعہ رونما ہوا ہے۔

میں نے کہا: خیر تو ہے کیا ہوا؟

اس نے بتایا: جب ۴۵ دن کی مدت گزر گئی اور ہم دونوں نے آپ کے پاس آنے کا پختہ ارادہ کر لیا تو میری بیوی پر مرگی کا دورہ پڑ گیا اور اس کی زبان سے جن بولنے لگا، اور اس نے بتایا کہ میں تمہیں ایک بات بتانے کے لیے تیار ہوں بشرطیکہ تم مجھے شیخ (صاحب کتاب) کے پاس نہ لے جاؤ میں جادو کے ذریعے اس عورت میں داخل ہوا تھا، اگر آپ کو میری بات پر یقین نہ آ رہا ہو تو تکیہ کو کھولو، چنانچہ وہ تکیہ کھولا گیا تو اس میں چند کاغذ موجود تھے جن پر جادو کے الفاظ و حروف لکھے گئے تھے پھر اس نے کہا ان کاغذات کو جلا دو، اب اس پر کیا گیا جادو بے اثر ہو گیا ہے اور میں بھی اس عورت سے نکل کر جا رہا ہوں اور دوبارہ کبھی بھی اس کے پاس نہیں آؤں گا بشرطیکہ میں اس سے نکلنے کے بعد اس عورت کے سامنے آؤں اور اس سے ہاتھ ملاؤں، خاوند نے اس کی اجازت دی، جن عورت سے نکل گیا اور عورت نے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا اور جن سے مصافحہ کیا۔

میں نے اس کے خاوند کو بتایا کہ تم نے جن کو مصافحہ کرنے کی اجازت دے کر غلطی کی ہے کیونکہ ایسا کرنا حرام ہے اور رسول اکرم ﷺ نے غیر محرم کے ساتھ ہاتھ ملانے سے منع فرمایا ہے۔ ابھی ایک ہفتہ گزرا تھا کہ وہ عورت پھر بیمار پڑ گئی، اس کا خاوند اسے لے کر میرے پاس آ گیا، ابھی میں نے اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھا تھا کہ اسے مرگی کا دورہ پڑ گیا اور جن کے ساتھ میری گفتگو یوں ہوئی

ش: اے جھوٹے! تم کیوں دوبارہ آ گئے ہو؟

جن: میں آپ کو ایک بات بتاؤں بشرطیکہ آپ نے مجھے مارنا نہیں ہے۔

ش: بتاؤ۔

جن: ہاں! دراصل میں نے ان سے جھوٹ بولا تھا اور میں نے اس تکیے میں دو کاغذ رکھے تھے تاکہ وہ میری بات مان لیں۔

ش: تو تم نے ان سے دھوکہ کیا ہے؟

جن: میں کیا کروں مجھے تو اس کے جسم کے ساتھ قید کر دیا گیا ہے۔

ش: کیا تم مسلمان ہو؟

جن: جی ہاں۔

میں: کسی مسلمان کو یہ زیب نہیں دیتا کہ وہ جادوگر کے ساتھ کام کرے یہ حرام ہے اور کبیرہ گناہوں میں سے ہے کیا تمہیں جنت نہیں چاہیے؟

جن: جی ہاں مجھے جنت چاہیے۔

میں: تب جادوگر کو چھوڑ دو اور مومن جنوں کے ساتھ رہو اور اللہ کی عبادت کرو۔ یہ کافر جادوگر تمہیں دنیا میں بھی ہر وقت عذاب دے گا اور آخرت میں جہنم میں لے جائے گا۔

جن: لیکن یہ کیسے ہو سکتا ہے وہ تو مجھ پر قابو پائے ہوئے ہے؟

میں: اس نے تم پر ویسے ہی قابو پایا ہوا ہے کہ تم کمزور رہتے ہو اور اگر تم پکی توبہ کر لو تو وہ کبھی تم پر قابو نہیں پا سکتا فرمان الٰہی ہے ولن یجعل اللہ للکافرین علی المؤمنین سبیلا "اور اللہ تعالیٰ کافروں کو ایمان والوں پر غلبہ ہرگز نہ دے گا"

جن: میں توبہ کرتا ہوں اور اس عورت کو چھوڑنے کا پکا عہد کرتا ہوں اور دوبارہ اس کے پاس بھی نہیں آؤں گا۔

اس طرح اس عورت کو اللہ تعالیٰ نے شفا دی اس پر میں اللہ کا شکر گزار ہوں۔ چند روز کے بعد اس کا خاوند میرے پاس آیا اور اس نے خوشخبری دی کہ اب اس کی بیوی خیریت سے ہے۔

تیسرا نمونہ: ایک عورت کا خاوند میرے پاس آیا اور کہنے لگا: وہ مجھ سے نفرت کرتی ہے اور میرے ساتھ نہیں رہنا چاہتی اور یہ ناپسندیدگی بلاسبب کے اچانک آگئی ہے جبکہ میں اس سے محبت کرتا ہوں۔ میں نے اس کے خاوند کے سامنے اس پر قرآن مجید کو پڑھا تو اس پر مرگی کا دورہ پڑ گیا اور اس میں جو جن تھا اس کے ساتھ میری یہ گفتگو ہوئی:

میں: کیا تم مسلمان ہو؟

جن: جی ہاں میں مسلمان ہوں۔

میں: اس عورت میں تم کیوں داخل ہوئے؟

جن: میں جادو کے راستے اس میں داخل ہوا تھا جو کہ فلاں عورت نے اس پر کیا تھا اور اسے اس نے خوشبو کی شیشی میں بند کر دیا تھا اس میں داخل ہونے کے لیے مجھے ایک عرصے تک اس کا پیچھا کرنا پڑا ایک دن ایک چوہا اس کے گھر کی چھت پر چڑھ گیا تو یہ گھبرا گئی اور یہی وہ وقت تھا جب میں اس میں داخل ہو گیا۔

اور یہاں یہ بتانا ضروری ہے کہ جادوگر جب کسی پر جادو کرنا چاہتا ہے تو ایک جن اس کی طرف روانہ کرتا ہے اور یہ جن فوراً اس میں داخل نہیں ہوتا بلکہ اس کے لیے وہ مناسب مواقع تلاش کرتا ہے اور اس کے مناسب مواقع درج ذیل ہیں۔

۱۔ شدید خوف　　۲۔ شدید غصہ

۳۔ شدید غفلت ۴۔ شہوت میں مشغول ہو۔

چنانچہ اس شخص پر جو اثر مقصود ہوتا ہے وہ ان چار حالتوں میں سے کسی ایک حالت میں ہوتا ہے شیطان (جن) انسان میں داخل ہونے کا موقع تلاش کرتا رہتا ہے اگر وہ وضو کی حالت میں نہ ہو اور اتفاق سے اس کی زبان سے بیداری ہو تو وہ اس میں داخل نہیں ہو سکتا اور مجھے کئی جنوں نے بتایا ہے کہ جس کے ذکر میں جن انسان میں داخل ہوتا ہے اگر وہ اس کے بعد ذکر کرتا ہے تو جن جل جاتا ہے اس لیے انسان میں داخل ہونے کا عمل اس کے لیے زندگی کا مشکل ترین کام ہوتا ہے۔

جن نے کہا: ہاں یہ عورت تو بھولی بھالی اور بہت اچھی ہے۔

میں نے کہا: تب تمہیں اس سے نکل جانا چاہیے اور پھر دوبارہ اس کی طرف نہیں آنا چاہیے۔

جن: اس کی شرط یہ ہے کہ اس کا خاوند اپنی دوسری بیوی کو طلاق دے دے۔

میں نے کہا: تمہاری شرط قبول نہیں اور اگر تم نے نکلنا ہے تو نکلو ورنہ ہم تمہیں مار دیں گے۔

جن: میں نکل جاؤں گا۔

پھر وہ جن نکل گیا اس پر میں اللہ کا شکر ادا کرتا ہوں۔ اس کے بعد میں نے اس کے خاوند سے کہا یہ جو جن نے بتایا ہے کہ فلاں عورت نے اس کی بیوی پر جادو کیا ہے یہ غلط ہے کیونکہ جنوں کا مقصد صرف یہ ہوتا ہے کہ وہ لوگوں کے درمیان نفرت پیدا کریں لہٰذا اس کی بات کی تصدیق نہ کریں۔

چوتھا نمونہ: ایک شخص اپنی بیوی کو لے کر میرے پاس آیا اور اس نے بتایا کہ اس کی بیوی اسے انتہائی ناپسند کرتی ہے اور جب وہ گھر میں موجود نہیں ہوتا تو اسے راحت محسوس ہوتی ہے۔ میں نے اس کی بیوی سے بیماری کی علامات پوچھیں تو مجھے معلوم ہوا کہ اس پر جن نے قبضہ کر لیا ہے۔ میں نے قرآنی آیات پڑھیں تو اس کی زبان سے جن گویا ہوا اور میرے اور اس کے درمیان درج ذیل مکالمہ ہوا

میں: تمہارا نام کیا ہے؟

جن: میں اپنا نام ہرگز نہیں بتاؤں گا۔

میں: آپ کا دین کیا ہے؟

جن: اسلام

میں: تو کیا کسی مسلمان کے لیے جائز ہے کہ وہ مسلمان عورت کو پریشان کرے؟

جن: میں تو اس سے محبت کرتا ہوں اسے پریشان نہیں کرتا! اور میں چاہتا ہوں کہ اس کا خاوند اس سے دور ہو جائے۔

میں: تم ان دونوں میں جدائی ڈالنا چاہتے ہو؟

جن: جی ہاں

میں: یہ تمہارے لیے جائز نہیں ہے اس لیے اللہ کی فرمانبرداری کرتے ہوئے اس سے نکل جاؤ۔

جن: نہیں نہیں میں اس سے محبت کرتا ہوں!

☆ وہ تم سے نفرت کرتی ہے۔

جن: نہیں وہ بھی مجھ سے محبت کرتی ہے۔

☆ تم جھوٹ بولتے ہو وہ تمہیں ناپسند کرتی ہے۔ اسی لیے یہاں آئی ہے کہ تمہیں اپنے جسم سے نکال سکے۔

جن: میں ہرگز نہیں نکلوں گا۔

☆ تب میں تمہیں قرآن کے ذریعے جلا کر راکھ کر دوں گا۔

پھر میں نے اس پر قرآن مجید پڑھا تو وہ چیخ اٹھا میں نے پوچھا کیا تم نکلنے کے لیے تیار ہو؟

جن: ہاں میں نکل جاؤں گا لیکن ایک شرط ہے۔

☆ یہ شرط قبول ہے تم اس سے نکلو اور اگر تمہارے اندر طاقت ہے تو مجھ میں داخل ہو کے دکھاؤ۔

پھر کچھ دیر جن رونے لگا میں نے اس سے پوچھا تم کیوں روتے ہو؟

جن: کوئی جن آج تمہارے اندر داخل نہیں ہو سکتا۔

☆ وہ کیوں؟

جن: اس لیے کہ آپ نے آج صبح لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر سو بار پڑھی تھی۔

☆ رسول اللہ ﷺ نے سچ فرمایا ہے کہ

"جو شخص صبح یہ کلمہ پڑھتا ہے اسے دس غلام آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے اس کے لیے سو نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں اور سو گناہ اس سے مٹا دیے جاتے ہیں اور شام ہونے تک یہ کلمہ اسے شیطان سے بچائے رکھتی ہے۔" (۸۳)

اس کے بعد جن اس عورت سے نکل گیا اور اس بات کا پختہ وعدہ کر کے گیا کہ وہ واپس نہیں آئے گا۔

(۴) سحر محبت

ارشاد نبوی ہے: ان الرقی والتمائم والتولۃ شرک: (۸۴)

"بے شک دم، تعویذات اور تولہ کہ جس میں بیوی کی محبت حاصل کی جاتی ہے، شرک ہے"

التولہ کا جو معنی یہاں لیا گیا ہے حافظ ابن اثیر نے اسے النہایۃ میں ذکر کیا ہے اور رسول اللہ ﷺ نے اسے اس لیے شرک قرار دیا ہے کیونکہ لوگوں کا عقیدہ ہوتا ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی مرضی کے برخلاف کام کرتا ہے۔

یہاں ایک تنبیہ کرنا ضروری ہے کہ سحر محبت کا دم شروع کیا گیا تو اس سے ...

تصور ہے جس میں جنات و شیاطین سے مدد طلب کی جاتی ہے اور یہ قرآنی بیان ہے اور جو مسلمان مردوں اور لڑکیوں میں مشغول رہتا ہے تو یہ ذہن میں رکھے کہ یہ قرآن کا فرمان ہے ولا یفلح الساحر حیث اتی (طٰہٰ: ۶۹) "جادوگر جہاں سے بھی آئے کامیاب نہیں ہوتا"

سحر محبت کی علامات

۱۔ حد سے زیادہ محبت
۲۔ کثرت جماع کی شدید خواہش
۳۔ بیوی کے بغیر بے صبری کا مظاہرہ کرنا
۴۔ اسے دیکھنے کے لیے شدید اشتیاق رکھنا
۵۔ بیوی کی اندھی فرمانبرداری کرنا

سحر محبت کیسے ہوتا ہے؟

میاں بیوی کے درمیان اکثر و بیشتر اختلافات پیدا ہو جاتے ہیں لیکن بہت جلدی ختم بھی ہو جاتے ہیں اور زندگی فطری انداز کے مطابق رواں دواں رہتی ہے۔ مگر کچھ عورتیں بے صبری کا مظاہرہ کرتی ہیں اور بہت جلدی جادوگروں کا رخ کر لیتی ہیں اور ان سے مطالبہ کرتی ہیں کہ وہ ان کے خاوندوں پر جادو کر دیں تاکہ وہ ان سے محبت کریں اور ہم سمجھتے ہیں کہ یہ دین سے ناواقفیت اور ان کی کم عقلی کی دلیل ہے۔

چنانچہ جادوگر عورتوں کے اس مطالبے پر خاوند کا کوئی کپڑا منگواتا ہے جس سے اس کے پسینے کی بو آ رہی ہو پھر وہ اس کے کچھ دھاگے نکال کر اس پر دم کرتا ہے اور پھر اسے گرہ لگا دیتا ہے اس کے بعد عورت کو حکم دیتا ہے کہ وہ اسے ایک ویران جگہ پر پھینک دے یا پھر وہ کسی کھانے پینے کی چیز پر دم کرتا ہے جس میں نجاست یا خون حیض کی ملاوٹ ہوتی ہے پھر اسے حکم دیتا ہے کہ وہ اپنے خاوند کے کھانے پینے کی چیزوں میں اسے ملا دے۔

سحر محبت کے الٹے اثرات

۱۔ کبھی خاوند اس جادو کی وجہ سے بیمار پڑ جاتا ہے اور میں ایک ایسے بندے کو جانتا ہوں جو تین سال تک اسی وجہ سے بیمار پڑا رہا۔
۲۔ اس کا ایک منفی اثر یہ بھی ہوتا ہے کہ خاوند خود اپنی بیوی سے نفرت کرنے لگ جاتا ہے۔
۳۔ ایک اور الٹا اثر یہ بھی ہوتا ہے کہ بیوی دوہرا جادو کر دیتی ہے جس کی وجہ سے اس کا خاوند خود اپنی ماں بہن اور دوسری رشتہ دار عورتوں سے بھی نفرت کرنے لگتا ہے۔
۴۔ دوہرے جادو کا ایک منفی اثر یہ بھی ہوتا ہے کہ خاوند دنیا بھر کی تمام عورتوں سے حتیٰ کہ اپنی بیوی سے بھی شدید نفرت کرنا شروع کر دیتا ہے اور میں ایک ایسے شخص کو بھی جانتا ہوں جس نے اس

جادو کے بعد اپنی بیوی کو طلاق دے دی۔ پھر وہی بیوی بھاگم بھاگ جادوگر کے پاس پہنچی تاکہ اس سے سحر محبت کو توڑنے کا مطالبہ کرے لیکن اسے یہ جان کر شدید حیرت ہوئی کہ وہ جادوگر مر چکا ہے۔ (جو اپنے بھائی کے لیے گڑھا کھودتا ہے خود اس میں گر جاتا ہے)

سحر محبت کے اسباب

۱۔ خاوند بیوی میں اختلافات کا پھوٹ پڑنا

۲۔ خاوند اگر مالدار ہو تو اس کے مال میں لالچ کرنا

۳۔ بیوی کا یہ احساس کہ اس کا خاوند عنقریب دوسری شادی کرے گا، گو شرعاً دوسری شادی کرنے میں کوئی قباحت نہیں ہے لیکن اس دور کی عورت خاص کر وہ عورتیں جو ذرائع ابلاغ کے پروپیگنڈے سے متاثر ہیں یہ گمان کرتی ہے کہ اس کا خاوند اگر دوسری شادی کر لیتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اسے اس سے محبت نہیں ہے۔

عورت کی یہ سوچ انتہائی سنگین غلطی ہے کیونکہ خاوند باوجودیکہ اپنی پہلی بیوی سے محبت کرتا ہے اسے دیگر کئی اسباب دوسری، تیسری اور چوتھی شادی کرنے پر مجبور کر دیتے ہیں۔ مثلاً کثرت اولاد کی خواہش یا حالت حیض و نفاس میں قوت جماع پر کنٹرول نہ کر پانا، یا خاندانی تعلقات کو مضبوط کرنے کی خواہش رکھنا وغیرہ۔

جائز سحر محبت

عورت جائز طریقے سے اپنے خاوند پر جادو کر سکتی ہے اور وہ یہ ہے:

خاوند کی خاطر ہر وقت خوبصورت بن کے رہنا، اچھی خوشبو لگانا، خاوند سامنے آئے تو مسکراہٹ اور اچھے الفاظ سے اس کا استقبال کرنا، اچھے ساتھ کا ثبوت دینا، خاوند کے مال کی حفاظت کرنا، اس کے بچوں کی خوب دیکھ بھال کرنا، خاوند جب تک اللہ کی نافرمانی کا حکم نہ دے اس کی فرمانبرداری کرتے رہنا۔

لیکن اگر ہم اپنے معاشرے پر نظر دوڑائیں تو ہمیں عجیب تضاد سا محسوس ہوتا ہے۔ عورت کو جب کسی محفل میں شرکت کرنا ہوتی ہے یا اپنی کسی سہیلی سے ملنے جانا ہوتا ہے تو خوب میک اپ کر کے خوشبو لگا کر اپنے سارے زیورات پہن کر گھر سے گویا دلہن بن کر نکلتی ہے اور جیسے ہی گھر میں واپس لوٹتی ہے تو اپنا میک اپ صاف کر دیتی ہے، زیورات اتار دیتی ہے اور پرانے کپڑے زیب تن کر لیتی ہے اور خاوند جس نے اس کے لیے یہ سب کچھ خریدا ہوتا ہے وہ اس سے لطف اندوز ہونے سے محروم رہتا ہے اور ہمیشہ اپنی بیوی کو پرانے کپڑوں میں دیکھتا ہے جبکہ اس سے پیاز اور لہسن کی بدبو پھوٹ رہی ہوتی ہے۔

اور اگر عورت میں کچھ عقل ہوتی تو ایسا نہ کرتی بلکہ اپنے خاوند کو زیب و زینت کا زیادہ حقدار تصور کرتی۔ سو اے میری مسلمان بہنو! تمہارا خاوند جب کام کے لیے گھر سے باہر چلا جائے تو اس کی غیر موجودگی میں گھر کے سارے کام کاج ختم کر لیا کرو، پھر غسل کر کے خاوند کی رضا کی خاطر جس سے یقیناً اللہ

جس رات بھی ہو خوب زیب و زینت اختیار کر رکھا ہو جب شوہر گھر واپس آئے تو اسے اپنے سامنے خوبصورت بنی ٹھنی تیار شدہ و نکھرا ہوا صاف ستھرا جسم نظر آئے تاکہ نکھار کے ساتھ اس کی محبت میں مزید اضافہ ہو اور نکھار سے شاداب ہو کسی اور پر اس کی نظر نہ پڑے۔ اور اللہ کی قسم یہ جائز جادو ہے جو ہر بیوی اپنے خاوند پر کر سکتی ہے۔

سحر محبت کا علاج

۱۔ مریض پر قرآنی دم کریں جس کا ذکر ہم نے "سحر تفریق" میں کر دیا ہے البتہ اس میں سورۃ البقرہ کی آیت ۱۰۲ کی بجائے سورۃ التغابن کی آیات ۱۴ تا ۱۶ کی تلاوت کریں۔

۲۔ جس پر "سحر محبت" کیا گیا ہوتا ہے دم کے دوران اس پر لقوہ یا مرگی کا دورہ یا غشی پڑ جاتی ہے یا اس کے ہاتھ پاؤں سن ہو جاتے ہیں یا سر درد یا پیٹ کا درد یا معدے کا درد شروع ہو جاتا ہے تو سمجھ لو اس وقت جب اس کو جادو پلایا گیا ہوا سے شدید معدے کا درد ہو سکتا ہے اور قے بھی آ سکتی ہے۔ سو اگر اسے معدے کا درد شروع ہو جائے اور وہ قے کرنا چاہتا ہو تو درج ذیل آیات پڑھ کر پانی پر دم کریں۔

۱۔ سورۃ یونس کی آیات ۸۱ تا ۸۲

۲۔ سورۃ الاعراف کی آیات ۱۱۷ تا ۱۲۲

۳۔ سورۃ طہٰ کی آیت ۶۹

۴۔ آیت الکرسی

پھر وہ پانی مریض کو پینے کے لیے دے دیں اس کے بعد اگر اسے زرد یا سرخ یا سیاہ رنگ کی الٹی آ جائے تو سمجھ لیں اس کا جادو ٹوٹ گیا ہے ورنہ تین ہفتے تک اسے یہ پانی پینے کی تلقین کریں یا اس وقت تک جب اس کا جادو ٹوٹ نہ جائے۔

اور خاوند کا علاج کرتے وقت یہ بات یاد رہے کہ اس کی بیوی کو اس کا علم نہ ہو کیونکہ اگر اسے علم ہو جاتا ہے تو وہ دوبارہ اس پر جادو کر سکتی ہے۔

سحر محبت کے علاج کا ایک عملی نمونہ

ایک شخص میرے پاس آیا اور اس نے اپنی صورت حال کچھ اس انداز سے بیان کی

"میں اپنی بیوی کے ساتھ معمول کے مطابق زندگی بسر کر رہا تھا لیکن چند ماہ سے عجیب و غریب صورت حال سے دوچار ہوں اور وہ اس طرح کہ میں لمحہ بھر کے لیے بھی اپنی بیوی سے صبر نہیں کر سکتا حتیٰ کہ اپنے کام پر جاتا ہوں تو وہاں بھی اسی کے متعلق سوچتا رہتا ہوں۔ گھر میں واپس آتا ہوں تو سب سے پہلے اپنی بیوی کو دیکھتا ہوں اور جب مہمانوں کے ساتھ بیٹھا ہوتا ہوں تو بار بار اٹھ کر بیوی کو دیکھنے چلا جاتا ہوں۔ غیر معمولی طور پر مجھے اس پر غیرت آتی ہے وہ کچن میں جاتی ہے تو میں اس کے پیچھے ہوتا ہوں سوتے

کے کمرے میں جاتی ہے تو میں بھی اس کے ساتھ سونے کے کمرے میں چلا جاتا ہوں جب یہ باورچی خانے میں جاتی ہے تو جب بھی میں اس کے پیچھے پیچھے ہوتا ہوں اور یوں لگتا ہے جیسے میری لگام اس کے ہاتھ میں ہے وہ جب بھی کوئی مطالبہ کرتی ہے تو اسے فوراً پورا کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔"

اس شخص کی صورت حال کو سن کر میں نے پانی پر دم کیا اور تین دن تک اسے پینے اور اس سے غسل کرنے کی اسے تلقین کی بشرطیکہ اس کی بیوی کو اس کا علم نہ ہو۔ وہ مدت مذکورہ کے بعد میرے پاس آیا اور اس نے بتایا کہ کچھ افاقہ ہے اور مکمل طور پر ٹھیک نہیں ہوا۔ سو میں نے اسے دوبارہ علاج بتایا تو وہ ٹھیک ہو گیا جس پر میں اللہ کا شکر گزار ہوں۔

(۳) سحر تخییل (وہم میں مبتلا کرنے والا جادو)

فرمان الٰہی ہے:

قالوا یا موسی اما ان تلقی و اما ان نکون اول من القی قال بل القوا فاذا حبالهم و عصیهم یخیل الیه من سحرهم انها تسعی

"کہنے لگے کہ اے موسیٰ! یا تو تو پہلے ڈال یا ہم پہلے ڈالنے والے بن جائیں۔ جواب دیا کہ نہیں تم ہی پہلے ڈالو۔ اب تو موسیٰ کو یہ خیال گزرنے لگا کہ ان کی رسیاں اور لکڑیاں ان کے جادو کے زور سے دوڑ بھاگ رہی ہیں۔"

سحر تخییل کی علامات

۱۔ منجمد چیز کو متحرک اور متحرک کو منجمد دیکھنا۔

۲۔ چھوٹے کو بڑا اور بڑے کو چھوٹا دیکھنا۔

۳۔ مختلف چیزوں کو ان کی حقیقت سے ہٹ کر دیکھنا جیسے کہ لوگوں نے دیکھا کہ رسیاں اور لاٹھیاں دوڑتے ہوئے سانپ ہیں۔

سحر تخییل کیسے ہو جاتا ہے؟

جادوگر ایک چیز کو لوگوں کے سامنے رکھتا ہے تو وہ جانی پہچانی ہوتی ہے پھر وہ کچھ منتر پڑھتا ہے اور شیطانوں سے مدد طلب کرتا ہے جس کے نتیجے میں لوگ اس چیز کو اس کی اصل حقیقت سے ہٹ کر ایک دوسری چیز تصور کر لیتے ہیں۔ مجھے ایک شخص نے بتایا ہے کہ اس نے ایک جادوگر کو لوگوں کے سامنے ایک انڈا رکھتے ہوئے دیکھا پھر اس نے کفریہ طلسم پڑھے اور وہ انڈا انتہائی تیزی سے لوگوں کے سامنے گھومنے لگا۔ اسی طرح ایک اور شخص نے بتایا کہ ایک جادوگر نے دو پتھر اپنے سامنے رکھے پھر جو والا طلسم پڑھا تو وہی دو پتھر دو بکروں کی طرح ایک دوسرے سے لڑنے لگ گئے۔ اسی طرح [illegible]

کہ حقیقی طور پر جادوگر لوگوں سے وہ چیز چھپانے کے لیے ہی کرتا ہے۔

اور یہ بھی ممکن ہے کہ جادوگر اس طرح کے جادو کو جادو کی دوسری قسموں میں شامل کر دیتا ہے چنانچہ وہ سحر تفریق کے ساتھ اگر اس جادو کو بھی شامل کر دے تو خاوند کو اس کی خوبصورت بیوی بدصورت نظر آتی ہے اور اگر سحر محبت میں اسے شامل کر دے تو خاوند کو اس کی بدصورت بیوی خوبصورت نظر آتی ہے۔

اور یہ بات یاد رہے کہ جادو کی یہ قسم جادو کی دوسری قسم (شعبدہ) سے بالکل مختلف ہے جس میں جادوگر ہاتھ کی صفائی سے کام لیتا ہے۔

سحر تخیل کا توڑ

اس جادو کا توڑ ہر اس ذکر اور ہر ایسے ذکر سے ہوتا ہے جس سے شیطان بھاگ جاتے ہوں مثلاً اذان، آیت الکرسی، صبح و شام کے مسنون اذکار، بشرطیکہ ان کو وضو کی حالت میں پڑھا جائے۔

اگر یہ اذکار پڑھنے سے جادوگر کی چالیں ختم نہ ہوں تو یقین کر لیں کہ یہ وہ جادوگر ہے جو صرف ہاتھ کی صفائی سے کام لیتا ہے۔

سحر تخیل کے توڑ کا عملی نمونہ

ایک بستی میں ایک جادوگر رہائش پذیر تھا وہ اپنی مہارت لوگوں کے سامنے یوں ثابت کرتا کہ ایک قرآن مجید لیتا پھر سورۂ یٰسین کے صفحات کے ساتھ ایک دھاگہ باندھ دیتا پھر اس دھاگے کے دوسرے سرے کو ایک چابی سے باندھ دیتا اور چابی کو فضا میں یوں بلند کر دیتا کہ قرآن مجید دھاگے کے ساتھ لٹکا ہوا نظر آتا پھر کفریہ طلسم پڑھ کر قرآن مجید سے مخاطب ہو کر کہتا دائیں گھومو چنانچہ قرآن مجید دائیں طرف انتہائی تیزی کے ساتھ گھومنے لگ جاتا پھر کہتا بائیں گھومو تو قرآن مجید بائیں طرف بہت تیزی سے گھومنے لگ جاتا۔ لوگوں نے اسے یہ حرکت کرتے ہوئے کئی بار دیکھا تھا اور وہ یہ سمجھتے تھے کہ چونکہ شیطان قرآن مجید کو ہاتھ نہیں لگا سکتا اس لیے یہ اسی جادوگر کی مہارت ہے۔

مجھے اس کے بارے میں معلوم ہوا تو میں اپنے ایک دوست کو لے کر اس کی طرف روانہ ہو گیا۔ اس وقت میں ایف۔ اے کا طالب علم تھا۔ میں نے وہاں پہنچ کر اس جادوگر کو لوگوں کے سامنے چیلنج کر دیا کہ اب وہ یہ حرکت کر کے دکھائے۔ چنانچہ وہ ایک قرآن مجید اور ایک دھاگہ لے کر آ گیا اب اس نے سورۂ یٰسین کے صفحات اس دھاگے سے باندھے پھر دوسرے سرے پر ایک چابی باندھ دی اور چابی کو فضا میں بلند کر دیا اور قرآن مجید اس دھاگے کے ساتھ لٹک گیا۔ میں نے اپنے دوست سے کہا کہ وہ مجلس کی ایک جانب بیٹھ کر آیت الکرسی پڑھتا رہے اور خود میں دوسری جانب بیٹھ کر آیت الکرسی بار بار پڑھنے لگ گیا۔ لوگ یہ سارا منظر اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے تھے ادھر جادوگر جب اپنے کفریہ طلسم پڑھ کر فارغ ہوا تو قرآن مجید سے مخاطب ہو کر کہنے لگا: دائیں گھومو تو قرآن مجید نے کوئی حرکت نہ کی۔ اس نے اپنے کفریہ

علم دوبارہ پڑھے اور قرآن مجید سے وہ [illegible]
طرح وہ لوگوں کے سامنے رسوا ہو گیا اور اس کا رعب [illegible]
ولینصرن اللہ من ینصرہ" اور اللہ تعالیٰ ہی در اصل [illegible]

(۴) سحر جنون

حضرت خارجہ بن صلت کہتے ہیں کہ ان کا چچا نبی کریم ﷺ کی خدمت میں [illegible] پایا۔ جب واپس جانے لگا تو ایک بستی سے اس کا گزر ہوا جس [illegible] رکھا تھا اس کے گھر والوں نے اس سے کہا ہم نے سنا ہے کہ [illegible] مجنوں کا علاج کر سکتے ہو؟ تو اس نے [illegible] اسے سو بکریاں بطور انعام دیں [illegible] اور کچھ پڑھا تھا؟ اس نے کہا نہیں تو آپ نے فرمایا [illegible] اور لوگ تو ناجائز دم کر کے لوگوں کا مال کھاتے ہیں"

اور ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ اس نے تین دن تک [illegible] اور ہر مرتبہ سورۃ فاتحہ کو پڑھ کر اپنا لعاب [illegible] موجود ہے امام نووی نے الاذکار (ص ۸۷) میں اور شیخ البانی نے [illegible] قرار دیا ہے۔

سحر جنون کی علامات

۱۔ پریشان خیالی، حواس باختہ اور شدید نسیان
۲۔ بے تکی باتیں کرنا۔
۳۔ ٹکٹکی باندھ کر اور ترچھی نگاہ سے دیکھنا
۴۔ ایک جگہ پر نہ ٹھہرنا
۵۔ کسی خاص کام کو جاری نہ رکھنا
۶۔ اپنی ظاہری شکل و صورت کا کوئی خیال نہ رکھنا
۷۔ اگر سحر جنون زیادہ ہو تو منہ اٹھا کر چلتے رہنا اور یہ معلوم نہ [illegible]
۸۔ غیر آباد جگہوں پر سو جانا۔

سحر جنون کیسے ہو جاتا ہے؟

جادوگر جنون کے لیے جس جن کی ڈیوٹی لگاتا ہے وہ سب سے پہلے اس شخص میں داخل [illegible]

سے جس پر جادو کرنا مقصود ہوتا ہے پھر اس کے دماغ میں مرکز پر قبضہ کر لیتا ہے اور پھر دماغ کے ان حصوں پر قبضہ کر لیتا ہے جو سوچ، فکر اور یادداشت کے لیے مخصوص ہوتے ہیں اس کے بعد سحر جنون کی علامات ظاہر ہونا شروع ہو جاتی ہیں۔

سحر جنون کا علاج

۱۔ جس شخص پر سحر جنون کیا گیا ہو اس پر قرآنی آیات کا دم کریں جس کا ذکر میں جادو کی پہلی قسم کے طریقے میں کر چکا ہوں۔

۲۔ اگر اس دوران مریض پر مرگی کا دورہ پڑتا ہے تو اس سے اسی طرح گفتگو کریں جس کا طریقہ میں پہلی قسم میں بیان کر چکا ہوں۔

۳۔ اگر اس پر مرگی کا دورہ نہیں پڑتا تو کم از کم تین بار اس پر دم کریں۔ پھر بھی دورہ نہیں پڑتا تو مندرجہ ذیل سورتیں ریکارڈ کر کے مریض کو دے دیں اور اسے ایک ماہ روزانہ دو تین مرتبہ سننے کی تلقین کریں۔ سورتیں یہ ہیں

پہلی قسم میں جو دم ذکر کیا گیا ہے اس کی آیات و سورتیں اسی طرح البقرۃ، ہود، الحجر، الصافات، ق، الرحمٰن، الملک، الجن، الاعلیٰ، الزلزال، الہمزہ، الکافرون، الفلق، الناس (یاد رہے کہ ان آیات و سور کی باقاعدگی ضروری نہیں، ان میں مناسب تبدیلی ہو سکتی ہے)۔ اس مدت میں مندرجہ سورتوں کو سنتے وقت مریض کو شدید گھٹن کا احساس ہو سکتا ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس دوران اسے مرگی کا دورہ پڑ جائے اور اس کی زبان سے جن بولنے لگ جائے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ابتدائی پندرہ دنوں میں اسے شدید تکلیف محسوس ہو پھر آہستہ آہستہ کم ہونا شروع ہو جائے اور مہینے کے آخر تک وہ نارمل ہو جائے۔ اگر ایسا ہو تو آخر میں اس پر ایک بار پھر دم کریں تاکہ اگر جادو کا کوئی اثر باقی ہو تو وہ بھی ختم ہو جائے۔

۴۔ مریض اس مدت میں سکون پہنچانے والی گولیاں استعمال نہ کرے۔

۵۔ اس دوران اگر وہ بجلی کی روشنیوں میں بیٹھے گا تو یقیناً جن کو ایذا پہنچے گی اور شفا جلد نصیب ہو گی۔

۶۔ سحر جنون کے علاج کی مدت ایک ماہ بھی ہو سکتی ہے تین ماہ بھی ہو سکتی ہے اور اس سے زیادہ بھی۔

۷۔ مدت علاج میں مریض اللہ کی نافرمانی سے پرہیز کرے اور ہر چھوٹے بڑے گناہ سے بچے مثلاً گانے سننا، سگریٹ نوشی کرنا، نمازوں کی ادائیگی میں سستی کرنا، مریض اگر عورت ہے تو اس کا بے پردہ رہنا۔

۸۔ اگر مریض کو معدے کا درد محسوس ہو تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اسے جادو کھلایا یا پلایا گیا ہے اس صورت میں آپ دم والی آیات مذکورہ پانی پر پڑھیں پھر اسے اس سے پینے کی تلقین کریں تاکہ پیٹ میں موجود جادو ٹوٹ جائے یا اسے الٹی آ جائے۔

سحر زدوں کے علاج کا عملی نمونہ

میرے پاس چند لڑکے آئے جنہوں نے بتایا کہ ایک نوجوان [illegible]
اس نے مجھے دیکھ کر رونا شروع کر دیا اور ہاتھ میں کچھ [illegible] اس کے ہاتھ [illegible]
بچے پر توجہ دی اس نے اس پر قرآن مجید پڑھنا شروع کر دیا اس دوران وہ [illegible]
میں نے انہیں چند نسخے دیے اور نوجوان کو انہیں استعمال کرنے کی تلقین کی [illegible]

اس مدت کے بعد وہ خود چل کر میرے پاس آیا تو بالکل [illegible]
آنے لگی مجھے معلوم ہوا کہ لاشعوری طور پر اس نے [illegible]
پر ہوا وہ [illegible] تو کوئی چیز ظاہر ہوئی اور اس طرح وہ [illegible]
سے محبت کرنا شروع کر دیا [illegible]
[illegible] صدقہ کرنا چاہتے [illegible]

دوسرا نمونہ: میرے پاس ایک ایسا نوجوان آیا [illegible]
نگاہ سے دیکھتا تھا۔ میں نے اس پر دم کیا تو معلوم ہوا کہ اس [illegible]
[illegible] شادی کرنے والا تھا میں نے اسے چند نسخے [illegible]
ایک ماہ کے بعد [illegible] کے لیے کہا [illegible]
خوشخبری دی کہ اب وہ نوجوان بالکل تندرست ہے اور شادی کر چکا ہے [illegible]
جس کی توفیق سے اسے شفا نصیب ہوئی۔

(۵) سحر خمول (کاہلی و سستی)

سحر خمول کی علامات

۱۔	خلوت پسندی	۲۔	خود غرضی
۳۔	مکمل خاموشی	۴۔	پریشان خیالی
۵۔	ہمیشہ سر درد	۶۔	[illegible] سے نفرت
۷۔	ہمیشہ سست رہنا		

سحر خمول کیسے ہو جاتا ہے

جادوگر ایک جن کو اس شخص کی طرف بھیجتا ہے جس پر جادو کرنا مقصود ہوتا ہے [illegible]
کام لگاتا ہے کہ وہ اس کے دماغ پر مورچہ بندی کرے اور اس کے لیے خلوت پسندی اور تنہائی [illegible]
پیدا کرے وہ جن مقدور بھر اس کی کوشش کرتا ہے اس کے بعد سحر خمول کی علامات ظاہر ہونے لگتی ہیں۔

سحر تخیل کا علاج

۱۔ اس پر وہ دم کریں جس کا ذکر "سحر تفریق" میں کیا گیا ہے۔

۲۔ اگر اس پر مرگی کا دورہ شروع ہو جائے اور جن اس کی زبان سے بولنے لگ جائے تو اس کے ساتھ اسی طرح نمٹیں جس طرح ہم نے اس کا طریقہ پہلی قسم میں بیان کر دیا ہے۔

۳۔ اگر مرگی کا دورہ نہ پڑے تو اس کے لیے تین کیسٹ مندرجہ ذیل سورتوں سے ریکارڈ کریں۔ الفاتحۃ، البقرۃ، آل عمران، یٰسٓ، الصافات، الدخان، الواقعۃ، الحشر، المعارج، الغاشیۃ، الزلزلۃ، القارعۃ، الفلق، الناس۔ مریض ایک کیسٹ صبح کے وقت، دوسری عصر کے وقت اور تیسری سونے سے پہلے ۴۵ دن تک روزانہ سنے۔ یہ مدت ۱۰ دن تک بھی ہو سکتی ہے۔

۴۔ اس مدت کے خاتمے کے ساتھ ہی ان شاء اللہ مریض کو شفا نصیب ہو چکی ہوگی۔

۵۔ مریض اس دوران سگریٹ پینے والی دو چیزوں سے پرہیز کرے۔

۶۔ اگر مریض معدے کا درد محسوس کرے تو دم والی آیات پانی پر پڑھیں، یہ دوا اس مدت کے دوران پیا کرے۔

۷۔ اگر مریض ہمیشہ سر درد کی شکایت کرتا ہو تو ان آیات کو پانی پر پڑھیں پھر وہ مریض ہر تیسرے دن اس سے غسل کرتا رہے بشرطیکہ پانی میں اضافہ تو کر سکتا ہے اسے آگ پر گرم بھی نہ کرے اور صاف ستھری جگہ پر غسل کرے۔

(۶) سحر ہواتف (چیخ و پکار)

سحر ہواتف کی علامات

۔ خوفناک خواب۔

۲۔ خواب میں اسے یوں لگے جیسے اسے کوئی پکار رہا ہو۔

۳۔ حالت بیداری میں کچھ آوازیں سنائی دیں اور کوئی شخص نظر نہ آئے۔

۴۔ کثرت وساوس

۵۔ اپنے دوست احباب کے بارے میں زیادہ شکوک و شبہات میں مبتلا ہوتا۔

۶۔ خواب میں اسے یوں لگے جیسے وہ ایک بلند چوٹی سے گرنے والا ہے۔

۷۔ خواب میں ایسے حیوانات نظر آئیں جو اس کے پیچھے بھاگ رہے ہوں۔

سحر ہواتف کیسے ہو جاتا ہے؟

جادوگر ایک جن کو یہ ڈیوٹی لگا کے بھیجتا ہے کہ وہ فلاں آدمی کو نیند اور حالت بیداری دونوں میں

بے ترتیب بنا دے جیسے کہ وہ نیند کی حالت میں خوفناک جانوروں کی شکل میں اس کے سامنے آ جائے اور جاگتے بیداری میں اسے عجیب و غریب آوازوں میں یا ان لوگوں کی آوازوں میں پکارا جائے جنہیں وہ جانتا پہچانتا ہے پھر اسے ہر قریبی اور دور کے رشتہ دار کے متعلق شکوک و شبہات میں مبتلا کر دیا جاتا ہے اس کے بعد ہواتف کی علامات جادو کی قوت کے مطابق ظاہر ہونا شروع ہو جاتی ہیں۔ اگر زور دار طریقے سے جادو کیا ہوا ہے تو جنون تک پہنچا سکتا ہے اور اگر ہلکا ہے تو وسوسے کی حد تک رہتا ہے۔

سحر ہواتف کا علاج

۱۔ مریض پر وہ دم کریں جس کا ذکر پہلی قسم میں ہو چکا ہے۔

۲۔ اگر اسے مرگی کا دورہ شروع ہو جائے تو اس کے ساتھ گفتگو کا طریقہ بھی پہلی قسم جیسا اختیار کیا جائے اگر مرگی کا دورہ شروع نہ ہو تو اسے درج ذیل تعلیمات دیں

۳۔ مریض کو چاہیے کہ وہ سونے سے پہلے وضو کرے (۸۸) اور آیت الکرسی پڑھ لے۔ (۸۹)

۴۔ سونے سے پہلے معوذات پڑھ کے پھر ان دونوں ہتھیلیوں میں پھونک کر انہیں پورے جسم پر پھیر لے۔ (۹۰)

۵۔ صبح کے وقت سورۃ الصافات اور سوتے وقت سورۃ الدخان کی تلاوت کرے یا ان دونوں سورتوں کو کیسٹ سے سن لے۔

۶۔ ہر تیسرے دن سورۃ البقرۃ کی تلاوت کرے یا کیسٹ سے سن لے۔

۷۔ سونے سے پہلے سورۃ البقرۃ کی آخری دو آیات کو پڑھ لے۔

۸۔ سوتے وقت یہ دعا پڑھ لے۔ "بسم الله وضعت جنبي، اللّهم اغفرلي ذنبي واخسئ شيطاني وفك رهاني واجعلني في الندي الأعلى" (۹۱)

"اے اللہ! آپ کے نام کے ساتھ (میں نے) اپنا پہلو رکھا۔ اے اللہ مجھے معاف کر دے اور میرے شیطان کو رسوا کر دے اور (اس سے) میری گردن آزاد کر دے اور مجھے مجلس عالی میں شامل کر"

۹۔ یہ طریقہ ایک مہینہ یا زیادہ کرنے سے مریض کو ان شاء اللہ صحت یاب ہونے کی امید واثق ہے۔ ان تعلیمات پر مداومت اختیار کرنے سے ان شاء اللہ تعالیٰ جادو ختم ہو جائے گا۔

(۷) سحر امراض

۱۔ کسی ایک عضو میں دائمی درد

۲۔ مرگی کا دورہ

۳۔ اعضاء جسم میں سے کسی ایک عضو کا بے حرکت ہو جانا

ج۔ پورے جسم کا بے حرکت ہو جانا

د۔ حواس خمسہ میں سے کسی ایک کا بے عمل ہو جانا

یہاں ایک تنبیہ کرنا ضروری ہے اور وہ یہ کہ مذکورہ علامات چند جسمانی بیماریوں کی علامات سے ملتی جلتی ہیں۔ جادو اور جسمانی بیماری میں فرق اس طرح ہوگا کہ مریض پر دم کرنے کے بعد اگر دوران قراءت اس کے جسم میں کوئی تبدیلی رونما ہوتی ہے مثلاً مریض چلاتا ہے، سر درد یا ہاتھ پاؤں کا سن ہو جانا وغیرہ تو یقینی طور پر اس پر جادو کا اثر ہے اور اگر ایسا نہ ہو تو اسے جسمانی بیماری ہے جس کے علاج کے لیے اسے ڈاکٹروں کے پاس لے جانا چاہیے۔

سحر امراض کیسے ہو جاتا ہے؟

یہ بات ہر شخص کو معلوم ہے کہ دماغ جسم کا حکمران ہوتا ہے چنانچہ انسان کے حواس میں سے ہر ایک کا دماغ میں ایک مرکز ہوتا ہے جہاں سے اسے تعلیمات ملتی ہیں۔ مثال کے طور پر آپ اگر اپنی انگلی آگ کے قریب کریں تو فوری طور پر انگلی دماغ میں اپنے مرکز احساس کو سگنل دے گی پھر یہ مرکز اسے حکم دے گا کہ فوراً آگ سے دور ہو جاؤ کیونکہ اس کا قرب خطرناک ثابت ہو سکتا ہے۔ سو وہ انگلی اپنے حکمران کے حکم کے مطابق فوراً آگ سے دور ہو جاتی ہے اور یہ سب کچھ لمحہ بھر کے اندر مکمل ہو جاتا ہے۔ فرمان الٰہی ہے۔

هذا خلق الله فأروني ماذا خلق الذين من دونه.

"یہ اللہ کی مخلوق ہے، سو مجھے دکھاؤ کہ اللہ کے علاوہ دوسروں نے کیا پیدا کیا ہے؟"

جادوگر نے جب کسی انسان پر "سحر امراض" کرنا ہوتا ہے تو جن اس کے دماغ کے اس مرکز پر موجود ہو جاتا ہے جس کی ڈیوٹی جادوگر لگاتا ہے، مثلاً کان کا مرکز احساس، یا آنکھ یا ہاتھ یا پاؤں کا مرکز احساس۔ اس کے بعد اس عضو کی تین حالتوں میں سے ایک حالت رونما ہو سکتی ہے:

۱۔ جن یا تو عضو اور اس کے مرکز احساس کے درمیان سگنل کا تبادلہ (اللہ کی قدرت سے) روک دیتا ہے جس سے وہ عضو بے عمل ہو جاتا ہے اور مریض بہرہ ہو جاتا ہے۔ یا اندھا یا گونگا ہو جاتا ہے یا عضو بے حرکت ہو جاتا ہے۔

۲۔ یا پھر وہ کبھی سگنل کے تبادلے کو روک لیتا ہے (اللہ کی قدرت سے) اور کبھی چھوڑ دیتا ہے جس سے وہ عضو کبھی بے عمل ہو جاتا ہے اور کبھی کام کرنا شروع کر دیتا ہے۔

۳۔ اور یا پھر جن عضو اور اس کے مرکز احساس کے درمیان بغیر اسباب کے لگاتار اور انتہائی تیز سگنلز کا تبادلہ کرتا ہے جس سے وہ عضو سخت بن جاتا ہے اور اگر مکمل طور پر بے کار نہیں ہو جاتا تو کم از کم بے حرکت ضرور ہو جاتا ہے۔ فرمان الٰہی ہے:

وما هم بضارين به من احد الا باذن الله

"اور وہ کسی کو اللہ کے حکم کے بغیر نقصان نہیں پہنچا سکتے"

اس آیت سے ثابت ہوا کہ جادو اللہ کے حکم سے نقصان پہنچا سکتا ہے۔ جادو اس کے سوا کچھ بھی کوئی بات نہیں ہے۔ بہت سارے ڈاکٹر بھی اب اس حقیقت کا اعتراف کرتے ہیں۔ کہنے لگے کہ میں نے اپنی آنکھوں سے جو کچھ دیکھا تو اسے تسلیم کرنے کے علاوہ میرے پاس کوئی اور چارہ نہ تھا۔ [illegible] ایک ڈاکٹر آیا اور آتے ہی کہنے لگا "میں ایک ایسے مریض کو دیکھ کے آیا ہوں جس کے بچے کو جادو زدہ کر دیا گیا ہے"

میں نے کہا خیریت ہے کیا ہوا؟

اس نے کہا میرے پاس ایک آدمی اپنے لڑکے کو لے کر آیا جو کئی سالوں سے بیمار تھا، نہیں تھا۔ میں نے اس کا معائنہ کیا تو مجھے معلوم ہوا کہ اس کی چھوٹی بڑی آنتوں میں [illegible] کسی ڈاکٹر کے پاس نہیں [illegible] سے [illegible] چند ہفتے گزرنے کے بعد وہ آدمی دوبارہ میرے پاس آیا تو میں نے اس سے پوچھا کہ تمہارے لڑکے کا کیا حال ہے؟ تو اس نے کہا کہ اب وہ ٹھیک ہے اور چل پھر رہا ہے۔ میں نے اس سے پوچھا کہ تم اسے کس کے پاس لے گئے؟ تو اس نے آپ کا (صاحب کتاب) نام بتایا چنانچہ میں آپ کے پاس یہ پوچھنے کے لیے آیا ہوں کہ آپ نے اس بچے کا علاج کس طرح سے کیا؟

میں نے اسے بتایا کہ اس پر میں نے قرآنی آیات پڑھی تھیں اور کلونجی کے تیل [illegible] تھا جسے وہ [illegible] جادو زدہ تھا اس کے بعد اللہ کے فضل سے ٹھیک ہو گیا۔

سحر امراض کا علاج

1۔ اس پر "سحر تفریق" والا [illegible] اگر مرض کا دورہ شروع ہو جائے تو بیان کردہ طریقے کے مطابق اس کے جن کے ساتھ گفتگو کریں۔

2۔ اگر مرض کا دورہ شروع نہ ہو اور اس میں کچھ تبدیلیاں واقع ہوں تو اسے مندرجہ ذیل طریقے سے علاج کریں:

☆ ایک کیسٹ میں درج ذیل سورتیں ریکارڈ کر کے مریض کو دیں جسے وہ روزانہ تین بار سنے: الفاتحہ، آیت الکرسی، الدخان، الجن، قصار السور، المعوذات۔

☆ درج ذیل دم کلونجی کے تیل پر پڑھیں جس میں درج ذیل آیات شفا اور [illegible] الفاتحہ، المعوذات: وننزل من القرآن ما هو شفاء و رحمة للمؤمنين

"اور ہم قرآن میں وہ چیز نازل فرماتے ہیں جو مومنوں کے لیے رحمت اور شفا ہے"

بسم الله ارقيك والله يشفيك من كل داء يؤذيك ومن شر كل نفس او عين حاسد الله يشفيك. اللهم رب الناس اذهب الباس واشف انت الشافي لا شفاء الا

شفائک شفاء لا یغادر سقما۔

"میں اللہ کے نام سے تجھے دم کرتا ہوں اور اللہ تجھے ہر تکلیف دہ بیماری اور ہر روح یا حسد کرنے والی آنکھ کی برائی سے شفا دے گا۔ اے اللہ! تو لوگوں کا پروردگار ہے۔ تکلیف دور فرما اور شفا بخش کیونکہ تو شفا بخشنے والا ہے۔ تیری شفا کے علاوہ کوئی شفا نہیں۔ ایسی شفا عطا فرما جو بیماری کو جڑ سے اکھاڑ دے۔"

مریض ان تعلیمات پر سات دن تک مسلسل عمل کرتا رہے اگر مرض ختم ہو جائے تو ٹھیک ورنہ دوبارہ اس پر دم کریں اور کلونجی کے تیل پر دم کرتے رہیں۔

سحر امراض کے علاج کے عملی نمونے

پہلا نمونہ: ایک خاتون کو اس کا باپ اور بھائی میرے پاس لے کر آئے، وہ خاموش تھی بات نہیں کر سکتی تھی، بلکہ منہ بھی نہیں کھول سکتی تھی حتی کہ کھانے کے لیے بھی اس کا باپ کہ وہ اسکا منہ بزور کھول دیتے اور اسے جوس اور دودھ وغیرہ پلا دیتے۔ اس کی یہ حالت ۳۵ دن سے اسی طرح سے تھی، میں نے اس پر دم کیا تو بولنے لگ گئی۔ الحمد للہ

دوسرا نمونہ: ایک خاتون نے بتایا کہ اسے ٹانگ میں شدید درد محسوس ہوتا ہے۔ میں نے کہا شاید اسے کوئی جسمانی بیماری ہو گی، لیکن چونکہ وہ بمشکل چل سکتی تھی اس لیے میں نے اس پر دم کرنا شروع کیا، ابھی اس نے سورۂ فاتحہ کو ہی سنا تھا کہ اس پر مرگی کا دورہ پڑ گیا اور اس کی زبان سے جن بولنے لگ گیا اور اس نے بتایا کہ وہی ہے جس نے اس کی ٹانگ پکڑ رکھی ہے، سو میں نے اسے نکل جانے کا حکم دیا، وہ نکل گیا تو عورت اپنے فطری انداز سے چلنے کے قابل ہو گئی۔

تیسرا نمونہ: ایک شخص میرے پاس آیا، جس کا منہ ایک طرف واضح طور پر مڑا ہوا تھا، میں نے اس پر دم کیا تو اس کی زبان پر جن بولنے لگا، اور اس نے کہا کہ اس شخص نے مجھے ایذا پہنچائی تھی۔ میں نے جن کو سمجھایا کہ یقیناً اس نے تمہیں نہیں دیکھا ہو گا، اور تم پر یہ بات حرام ہے کہ تم کسی مسلمان کو ایذا پہنچاؤ۔ جن نے میری بات مان لی اور اس سے نکل گیا، جس کے بعد اس کا منہ بالکل سیدھا ہو گیا۔

چوتھا نمونہ: میرے پاس ایک لڑکی کا والد آیا اور اس نے اپنی بیٹی کی حالت یوں بیان کی: میری بیٹی ایک اندوہناک حادثے سے دوچار ہوئی ہے اور دو ماہ سے بے ہوش پڑی ہے، اب سن تو سکتی ہے لیکن بول نہیں سکتی، اس کے جسم کا کوئی حصہ حرکت نہیں کرتا، اور دیکھ بھی نہیں سکتی۔ اور اس وقت احسا شہر کے قسیم ہسپتال میں پڑی ہے جہاں ڈاکٹروں نے اسے نیند آور گولیاں کھلا کر سلا دیا ہے اور ایک ڈاکٹر نے مجھے بتایا ہے کہ اس کے سارے ٹیسٹ بالکل درست ہیں، اور انہیں کچھ پتہ نہیں چل رہا کہ اسے کیا ہوا ہے؟ البتہ انہوں نے اس کے نرخرے میں ایک سوراخ کر دیا ہے تاکہ وہ سانس لے سکے اور ناک سے ایک ٹیوب داخل کر دیا ہے تاکہ اسے غذا دی جا سکے اور وہ اپنی زندگی کے باقی ایام اسی حالت میں اور اسی چارپائی پر پڑی گزار دے۔"

میں نے اس لڑکی کا قصہ استاذ اور شیخ سعید بن مسفر حفظہ اللہ کی خصوصی مجلس میں سنا دیا تو آپ اس کا علاج کرنے کے لیے خود بھی اس کے پاس جانا چاہتے کیونکہ یہ ان کی عادت تھی۔ سو مجھے مجبوراً جانا پڑا ہسپتال سے خصوصی طور پر میرے لیے اجازت نامہ لیا گیا کہ میں ملاقات کے اوقات کے علاوہ دوسرے وقت میں جا کر مریضہ کا علاج کر سکوں۔ میں گیا تو واقعی اس کی حالت وہی تھی جو اس کے والد نے بیان کی تھی: بہت کمزور ہو چکی تھی البتہ بولتی نہیں تھی۔ میں نے اس سے جادو کی علامات کے متعلق سوال کیا تو اس نے نفی میں سر ہلا دیا اور مجھے کچھ بھی معلوم نہ ہو سکا کہ اسے کیا ہے۔ اسی دوران مغرب کی نماز کا وقت ہو گیا۔ چنانچہ میں نے نماز میں اس کے لیے دعا کی پھر واپس ہوئے اور سورۃ فلق کو اس پر پڑھا پھر یہ دعا بھی پڑھی: "اللھم رب الناس اذھب الباس واشف انت الشافی لا شفاء الا شفاؤک شفاء لا یغادر سقما"

وہ لڑکی اللہ کے فضل و کرم سے ہوش میں آ گئی اس کا باپ اور بھائی خوشی کے مارے رو رہے تھے۔ اور اس کا باپ میرے سر کو بوسے دینے لگے تھے۔ میں نے اسے سمجھایا کہ کسی شخص کے متعلق یہ عقیدہ نہ رکھو کہ وہ شفا دے سکتا ہے کیونکہ شفا اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے اور اسی نے یہ لکھ رکھا تھا کہ تمہاری بیٹی میرے ہاتھوں اور اس گھڑی میں شفا نصیب ہوگی سو اللہ کا شکر ادا کرو!!

اس لڑکی نے اللہ کا شکر ادا کیا اور کہنے لگی اب میں ہسپتال سے جانا چاہتی ہوں۔ اس کے بعد ایک مدت گزری پھر اس کا بھائی آیا اور اس نے خوشخبری دی کہ اب وہ لڑکی خیریت سے ہے اور وہ مجھے انعام دینے آیا ہے۔ میں نے اسے انکار کر دیا اس خدشے کی بنا پر کہ کہیں یہ دعوت پر معاوضہ لینا نہ ہو جائے۔

پانچواں واقعہ: ایک نوجوان مرض کی حالت میں میرے پاس آیا۔ میں نے اس پر قرآن مجید پڑھا تو اس کی زبان پر جن بولنے لگ گیا اور اس نے بتایا کہ فلاں جادوگر نے اس نوجوان پر جادو کرنے کے لیے میری ڈیوٹی لگائی ہے اور اس پر جو جادو کیا ہے وہ اس کے گھر کی دہلیز میں پڑا ہے۔ میں نے اسے اس سے نکل جانے کا حکم دیا تو وہ نکل گیا پھر اس کے گھر والے گھر میں گئے اور گھر کی دہلیز کو کھودا تو واقعتاً وہاں پر کچھ کاغذات ملے جن پر کچھ حروف لکھے ہوئے تھے انھوں نے وہ کاغذات پانی میں بھگو دیے۔ جس سے اس پر کیا گیا جادو ٹوٹ گیا۔

(۷) سحر استحاضہ

سحر استحاضہ کیسے ہو جاتا ہے؟: اس قسم کا جادو صرف عورتوں پر ہوتا ہے اس کا طریقہ یہ ہے کہ جادوگر ایک جن کو کسی عورت پر مسلط کر دیتا ہے جس پر جادو کرنا مقصود ہوتا ہے اور اس کی یہ ڈیوٹی لگاتا ہے کہ وہ اسے استحاضہ کی بیماری میں مبتلا کر دے۔ چنانچہ جن عورت میں داخل ہو جاتا ہے اور اس کی رگوں میں خون کے ساتھ ساتھ گردش کرتا ہے۔ فرمان نبوی ہے:

"الشیطان یجری من ابن آدم مجری الدم" (۴۲)

"شیطان انسانی جسم میں خون کی طرح گردش کرتا ہے"

اور اس گردش میں جب وہ رحم کی رگوں میں پہنچتا ہے تو ان میں ایڑ لگاتا ہے جس سے ان رگوں سے خون بہنا شروع ہو جاتا ہے۔

حضرت حمنہ بنت جحشؓ نے جب استحاضہ کے متعلق رسول اللہؐ سے پوچھا تو آپؐ نے فرمایا:

انما هي ركضة من ركضات الشيطان (۹۳)

"استحاضہ تو صرف شیطان کے ایڑ لگانے کی وجہ سے ہوتا ہے"

اور ایک روایت میں یوں ہے

انما هو عرق وليس بالحيضة (۹۴)

"یہ تو ایک رگ سے بہنے والا خون ہے حیض نہیں ہے"

ان دونوں روایتوں سے معلوم ہوا کہ استحاضہ عورت کے رحم میں موجود رگوں میں سے کسی ایک رگ میں شیطان کے ایڑ لگانے کی وجہ سے ہوتا ہے۔

استحاضہ کیا ہوتا ہے؟ ابن اثیر کہتے ہیں "استحاضہ یہ ہے کہ حیض کے دنوں کے بعد بھی عورت کو خون آتا رہے" (۹۵) عورت کو یہ خون ایک ہفتہ آ سکتا ہے اور اس کی تعداد میں کمی بیشی ہو سکتی ہے۔

سحر استحاضہ کا علاج

پانی پر دم کریں پھر وہ پانی مریضہ کو دے دیں جس سے وہ تین دن تک پیتی رہے اور غسل بھی کرتی رہے ان شاء اللہ خون آنا رک جائے گا، اور شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ نے اس کے جواز کا فتویٰ دیا ہے کہ مستحاضہ کے لیے قرآنی آیات لکھ کر دی جا سکتی ہیں اور وہ ان سے غسل بھی کر سکتی ہے۔

سحر استحاضہ کے علاج کا عملی نمونہ

ایک خاتون میرے پاس آئی جس کو بہت زیادہ خون آ رہا تھا میں نے پانی پر دم کیا اور قرآن مجید کی چند آیتیں لکھنے کے لیے اسے دے دیں چند ایام کے بعد اس کا خون بالکل رک گیا اور وہ شفایاب ہو گئی۔

(۹) شادی میں رکاوٹیں ڈالنے کا جادو .. علامات

۱۔ دائمی سردرد
۲۔ سینے میں شدید گھٹن کا احساس خاص طور پر عصر کے بعد سے لے کر آدھی رات تک
۳۔ منگیتر کو بصورت متنفر میں دیکھنا
۴۔ بہت زیادہ پریشان خیالی
۵۔ نیند کے دوران بہت زیادہ گھبراہٹ
۶۔ کبھی کبھی معدے میں شدید درد

۷۔ پیٹھ کی نچلی جانب میں درد

یہ جادو کیسے ہو جاتا ہے؟

کوئی حسد یا برا سازشی انسان کسی جادوگر کے پاس جاتا ہے اور اس سے مطالبہ کرتا ہے کہ فلاں آدمی کی بیٹی پر جادو کر دو تاکہ وہ شادی نہ کر سکے جادوگر اس کا اور اس کی ماں کا نام اس سے پوچھتا ہے پھر اس کا کوئی کپڑا طلب کرتا ہے اس کے بعد اس پر جادو کر دیتا ہے اور اس کام کے لیے ایک یا ایک سے زیادہ جنوں کی ڈیوٹی لگا دیتا ہے جو اس ڈیوٹی کو انجام دینے کے لیے اس عورت کا پیچھا کرتے رہتے ہیں۔ اگر اسے موقع مل جائے تو اس میں داخل ہو جاتا ہے ورنہ اسے اس حد تک پریشان کرتا ہے کہ جو کوئی اس کی منگنی کا پیغام لے کر اس کے پاس جاتا ہے وہ اس کے ساتھ شادی کرنے سے انکار کر دیتی ہے اور اگر اس میں داخل ہونے کا موقع مل جائے تو پھر وہ جن کئی طرح کی حرکتیں کرتا ہے۔ مثلاً اس عورت کے سامنے بدصورت ثابت کرنے اور خود اس عورت کو مردوں کے ذہن میں بدصورت ثابت کرتا ہے۔ یہ بات کرتا ہے جس سے وہ عورت ہر مرد کے ساتھ شادی کرنے سے بالکل بیزار ہو جاتی ہے اور اگر کوئی مرد اس کے ساتھ شادی کرنے کے لیے تیار بھی ہو جائے تو شیطان اس کے دل میں مسلسل وسوسے ڈالتا ہے اور اسے اس سے متنفر کرتا ہے۔ اور ایسا بھی ہوتا ہے کہ اس عورت کے گھر میں جو شخص بھی اس عورت سے شادی کرنے کی نیت سے داخل ہوتا ہے اسے گھٹن کا احساس ہوتا ہے اور اس کا دم گھٹنے لگتا ہے جس کے بعد وہ دوبارہ اس گھر میں داخل ہونے کا سوچ بھی نہیں سکتا۔

اس جادو کا علاج

۱۔ مریض پر پچھلی قسم میں مذکورہ دم والی آیات پڑھیں۔ اگر اس پر مرگی طاری ہو جائے اور جن بولنے لگ جائے تو اس کے ساتھ اسی طریقے سے گفتگو کریں جو کہ تفریق میں بیان ہو چکا ہے۔

۲۔ اگر اس پر مرگی کا دورہ نہ پڑے اور اس کے جسم میں کچھ تبدیلیاں واقع ہوں تو اسے مندرجہ ذیل تعلیمات دیں:

☆ وضو کرنے کی پابندی کرے۔

☆ نمازیں ان کے اوقات میں ادا کرنے پر ہمیشگی کرے۔

☆ گانے اور موسیقی وغیرہ چھوڑ دے۔

☆ سونے سے پہلے وضو کرے اور آیت الکرسی کی تلاوت کرے۔

☆ معوذات کی تلاوت کے بعد اپنی ہتھیلیوں میں پھونک کر انہیں پورے جسم پر ملے۔

☆ ایک گھنٹے کی کیسٹ میں آیت الکرسی کو بار بار پڑھا گیا ہو، اسے روزانہ ایک بار سنا کرے۔

☆ ایک دوسری کیسٹ میں معوذات (الاخلاص، الفلق، الناس) کو بار بار پڑھا گیا ہو، اسے بھی روزانہ ایک بار سننے کی اسے تلقین کریں۔

☆ پانی پر دم کر کے اسے دے دیں جس سے وہ ہر تیسرے دن نہاتی اور غسل کرتی رہے۔

☆ نماز فجر کے بعد ۱۰۰ مرتبہ یہ دعا پڑھا کرے

لا إله إلا الله وحده لا شريك له، له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير

عورت ان تعلیمات پر مکمل ایک مہینہ عمل کرے۔ اس کے بعد ان شاء اللہ اسے یا تو مکمل شفا نصیب ہو جائے گی اور جادو ٹوٹ جائے گا یا پھر اس کی تکلیف میں اضافہ ہو جائے گا' اگر ایسا ہو تو اس پر دوبارہ دم کریں' ان شاء اللہ اسے مرگی کا دورہ پڑ جائے گا اور جن آپ کے ساتھ گفتگو شروع کر دے گا پھر آپ اس سے اس طریقے کے مطابق نمٹ سکتے ہیں جس کا ذکر پہلے کیا جا چکا ہے۔

اس جادو کے علاج کا عملی نمونہ

ایک نوجوان میرے پاس آیا اور کہنے لگا ہمارے ہاں ایک عجیب و غریب لڑکی ہے کوئی بھی شخص جب اس کے ساتھ شادی کرنے کا مطالبہ کرتا ہے تو وہ بخوشی قبول کر لیتی ہے لیکن رات کو سونے کے بعد جب صبح کے وقت بیدار ہوتی ہے تو اپنی رائے بدل لیتی ہے اور کوئی سبب بتائے بغیر اس سے شادی کرنے سے صاف انکار کر دیتی ہے اور ایسا کئی بار ہو چکا ہے جس سے ہمیں اس کے متعلق شک سا ہونے لگا ہے آپ کی اس کے بارے میں کیا رائے ہے؟

میں نے اس پر دم کیا تو اس پر مرگی کا دورہ پڑ گیا اور ایک (خاتون) جن اس کی زبان سے بولنے لگ گئی۔ میں نے اس سے پوچھا:

☆ تم کون ہو؟

جن خاتون: میں فلاں ہوں (اس کا نام اب مجھے یاد نہیں ہے)

☆ تم اس لڑکی میں کیوں داخل ہوئی۔

جن خاتون: کیونکہ مجھے اس سے محبت ہے۔

☆ اسے تجھ سے کوئی محبت نہیں، اور مجھے صحیح بتاؤ کہ تم کیا چاہتی ہو؟

جن خاتون: میں نہیں چاہتی کہ یہ شادی کرے۔

☆ تمہارا اب تک اس سے کیا سلوک رہا ہے؟

جن خاتون: جب بھی کوئی شخص اس سے منگنی کے لیے آتا تھا میں اسے رات کو خواب میں دھمکیاں دیتی تھی کہ اگر تو نے شادی کر لی تو تمہیں سنگین نتائج کا سامنا کرنا پڑے گا۔

☆ تمہارا دین کیا ہے؟

جن خاتون: میں مسلمان ہوں۔

☆ اگر تم مسلمان ہو تو تمہارے لیے قطعاً درست نہیں کہ تم کسی مسلمان کو اس طرح ایذا دو فرمان نبوی ہے: "لا ضرر ولا ضرار" (۹۹)

میری یہ گفتگو سن کر وہ جن خاتون اس لڑکی سے نکل جانے پر آمادہ ہو گئی اور [illegible] نکل گئی اور لڑکی شفایاب ہو گئی، والحمد للہ

جادو سے متعلق چند اہم معلومات

۱۔ جادو کی علامات کا مرض کی علامات سے اشتباہ ہو سکتا ہے۔

۲۔ جس شخص پر جادو کیا گیا ہو اگر اس کے معدے میں دائمی درد رہتا ہو تو یہ اس بات کی علامت ہوتی ہے کہ اسے جادو پلایا یا کھلایا گیا ہے۔

۳۔ قرآنی علاج دو شرطوں کے ساتھ زیادہ مفید ثابت ہوتا ہے۔

☆ معالج اللہ کی شریعت کا پابند ہو۔

☆ قرآنی علاج کی تاثیر پر مریض کو کامل یقین ہو۔

۴۔ جادو کی بیشتر قسموں میں درج ذیل علامت موجود ہوتی ہے جس کی تخصیص نہیں [illegible]۔

۵۔ جادو کی جگہ کا دو باتوں سے پتہ چل سکتا ہے۔

☆ ایک تو یہ کہ خود جن بتائے کہ اس نے فلاں جگہ پر جادو رکھا ہوا ہے اور آپ اس کی یہ بات اس وقت تک درست تسلیم نہ کریں جب تک ایک آدمی بھیج کر اس کی بتائی ہوئی جگہ سے جادو کی موجودگی یا عدم موجودگی کی تصدیق نہ کروا لیں، کیونکہ جنوں میں جھوٹ بہت زیادہ پایا جاتا ہے۔

☆ مریض یا معالج کسی فضیلت والے وقت میں (مثلاً رات کا آخری تہائی حصہ) پورے اخلاص اور خشوع و خضوع کے ساتھ دو رکعت نفل ادا کرے اور اللہ سے دعا کرے کہ وہ جادو کی جگہ کے متعلق اسے خبردار کرے۔ آپ کو خواب کے ذریعے یا اسی طرح شعوری طور پر یا غالب گمان کے ذریعے معلوم ہو جائے گا کہ کس چیز پر جادو کیا گیا ہے وہ کس جگہ پڑی ہوئی ہے اگر ایسا ہو جائے تو اللہ تعالیٰ کا شکر بجا لانا چاہیے۔

۶۔ جادو کی تمام قسموں کے علاج کے لیے آپ کلونجی کے تیل پر دم کر سکتے ہیں جسے مریض متاثرہ عضو پر صبح و شام مل سکتا ہے۔

صحیحین میں ایک حدیث موجود ہے جس کے الفاظ یوں ہیں:

الحبة السوداء شفاء من كل داء الا السام (۹)

"کلونجی میں ہر بیماری کا علاج ہے سوائے موت کے۔"

مریضہ کو اللہ نے جائے جادو دکھا دی

میرے پاس ایک نوجوان لڑکی آئی میں نے اس پر قرآن مجید کو پڑھا تو مجھے معلوم ہوا کہ اس پر بہت طاقتور قسم کا جادو کیا گیا ہے، کیونکہ اسے نیند اور بیداری دونوں حالتوں میں خیالی تصویریں اور سائے نظر

آتے تھے۔ خلاصہ یہ کہ میں نے اس کے گھر والوں کو علاج بتا دیا اور گھر واپس جانے کی تلقین کی انہوں نے پوچھا کیا ہم جادو کے متعلق جان سکتے ہیں؟ میں نے کہا ہاں رات کے آخری تہائی حصے میں جب اللہ تعالیٰ آسمان دنیا پر نازل ہوتا ہے اور دعائیں قبول کرتا ہے، اللہ سے دعا کریں کہ وہ آپ کو جادو کے متعلق خبردار کر دے۔ چنانچہ خود مریضہ لڑکی نے رات کو اٹھ کر نماز پڑھی اور اللہ سے اس سلسلے میں دعا کی پھر اس نے خواب میں دیکھا کہ ایک آدمی اس کے ہاتھ کو پکڑ کر گھر کی ایک جانب لے جا رہا ہے اور اسے جائے جادو کے متعلق بتا رہا ہے۔ صبح ہوئی تو اس نے اپنے گھر والوں کو یہ خواب سنایا۔ چنانچہ وہ اسی جگہ پہنچے تو جس چیز میں جادو کیا گیا تھا وہ وہاں موجود تھی انھوں نے اسے وہاں سے نکال دیا اور اس طرح جادو ختم ہو گیا اور لڑکی شفایاب ہو گئی۔ والحمد للہ رب العالمین!

(الصارم البتار فی التصدی للسحرة الاشرار)

بیوی سے قرب کی بندش کا جادو

اس سے مراد یہ ہے کہ ایک تندرست مرد اپنی بیوی سے جماع نہ کر سکے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ جادو اس طرح سے ہوتا ہے کہ جن انسان کے دماغ میں اس جگہ پر موجود رہتا ہے جہاں سے اعضائے تناسل کو شہوانی ہدایات ملتی ہیں۔ پھر جب انسان اپنی بیوی کے قریب ہو کر اس سے جماع کا ارادہ کرتا ہے تو جن اس دماغی مرکز کو بے عمل کر دیتا ہے جو اعضائے تناسل میں شہوانی جذبات بھڑکاتا ہے۔ اس سے مرد کا عضو تناسل سکڑ جاتا ہے اور وہ اپنی بیوی سے جماع کرنے کے قابل نہیں رہتا۔ جن کی یہ چال اس وقت عمل میں آتی ہے جب خاوند جماع کرنے کے لیے بالکل تیار ہوتا ہے۔ عین وقت پر وہ حرکت میں آ کر اسے جماع سے عاجز کر دیتا ہے۔

یاد رہے کہ یہ حالت جس طرح مرد کے ساتھ ہوتی ہے اسی طرح عورت کے ساتھ بھی ہو سکتی ہے اور اس کی پانچ شکلیں ہیں:

1. عورت کی ٹانگیں غیر ارادی طور پر ایک دوسرے سے چپک جاتی ہیں اور اس کا خاوند اس سے جماع نہیں کر سکتا۔
2. جن عورت کے دماغ میں موجود رہ کر اس کی شہوت کو ختم کر دیتا ہے چنانچہ اس کا خاوند اس سے جماع کر بھی لے تو اسے قطعاً کوئی لذت محسوس نہیں ہوتی اور وہ دوران جماع بے ہوشی کی حالت میں پڑی رہتی ہے۔
3. عین اسی وقت عورت کو خون آنا شروع ہو جاتا ہے جب اس کا خاوند اس سے جماع کرنے کے لیے تیار ہوتا ہے جس سے وہ جماع نہیں کر سکتا ہے۔
4. مرد جب جماع کا ارادہ کرتا ہے تو اس کے سامنے گوشت کا ایک ٹکڑا آ جاتا ہے جس سے وہ جماع کرنے کے قابل نہیں رہتا ہے۔
5. بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ مرد ایک کنواری عورت سے شادی کرتا ہے لیکن وہ جب اس کے قریب جاتا ہے تو اسے یوں لگتا ہے جیسے یہ عورت کنواری نہیں ہے اور وہ شکوک و شبہات میں مبتلا ہو جاتا ہے لیکن اس کا جب علاج ہوتا ہے تو اس کا پردۂ بکارت اسی طرح لوٹ آتا

ہے جس طرح جادو سے پہلے ہوتا ہے۔

بندش جماع کے جادو کا علاج

اس کے علاج کے کئی طریقے ہیں:

پہلا طریقہ

جادو کی پہلی قسم میں قرآنی آیات پر مشتمل جو دم ذکر کیا گیا ہے اسے مریض پر پڑھیں، اگر اس کی زبان سے جن بولنے لگ جائے تو اس سے چھپے جادو پوچھ لیں، پھر وہاں سے جادو نکال کر اسے ختم کر دیں اور جن کو وہاں سے نکل جانے کا حکم دیں، اگر نکل جائے تو اس طرح اس پر کیا گیا جادو ٹوٹ جائے گا اور اگر دم کرنے کے باوجود جن اس کی زبان سے نہیں بولتا تو اس کے علاج کے لیے مندرجہ ذیل طریقوں میں سے کوئی طریقہ استعمال کریں۔

دوسرا طریقہ

درج ذیل آیات پانی پر پڑھیں جس کو مریض چند ایام پیتا رہے اور اس سے غسل کرتا رہے ان شاء اللہ جادو ٹوٹ جائے گا۔

سورۂ یونس کی آیت ۸۱، ۸۲ اور سورۃ الاعراف کی آیات ۱۱۷ تا ۱۲۲ اور سورۂ طٰہٰ کی آیت ۶۹۔

تیسرا طریقہ

بیری کے سات پتے لے لیں انہیں دو پتھروں کے درمیان باریک پیس کر پانی سے بھرے برتن میں ڈال دیں پھر اپنا منہ اس کے قریب کر لیں اور ان پتوں کو اوپر نیچے کرتے ہوئے ان پر آیت الکرسی اور معوذات کی تلاوت کریں۔ اس پانی کو مریض چند ایام تک پیتا اور اس سے غسل کرتا رہے بشرطیکہ اس میں دوسرے پانی کا اضافہ نہ کرے اور آگ پر گرم نہ کرے اور اگر اسے گرم کرنے کی ضرورت ہو تو سورج کی گرمی میں کرے اور اسے ناپاک جگہ پر نہ انڈیلے اس طرح اس پر کیا گیا جادو ختم ہو جائے گا ان شاء اللہ تعالیٰ اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ جادو پہلی مرتبہ نہانے سے ہی ٹوٹ جائے۔

چوتھا طریقہ

مریض کے کان میں دم کریں اور پھر سورۃ الفرقان کی آیت نمبر ۲۳ بھی اس کے کان میں کم از کم سو مرتبہ یا اس وقت تک پڑھتے رہیں جب تک اس کے ہاتھ پاؤں سن نہیں ہو جاتے اور ایسا چند ایام تک روزانہ کرتے رہیں ان شاء اللہ جادو ٹوٹ جائے گا۔

پانچواں طریقہ

امام شعبی کہتے ہیں کہ جادو توڑنے کے لیے یہ طریقہ بھی اختیار کیا جا سکتا ہے کہ مریض ایک

کو بیری کے درخت کے نیچے چلا جائے اور اس کے دائیں بائیں سے سات پتے توڑ کر انہیں باریک پیس لے پھر انہیں پانی میں ملا کر اس پر (معوذات اور آیت الکرسی) پڑھے اور اس سے غسل کرے۔ (۹۸)

چھٹا طریقہ

مریض موسم بہار میں بیابان، جنگل اور باغات کے پھول جتنے بھی ممکن ہو سکیں جمع کرے پھر انہیں ایک صاف ستھرے برتن میں ڈال دے اور میٹھا پانی بھر دے۔ پھر اس پانی کو آگ پر گرم کرے جب ٹھنڈا ہو جائے تو اس پر معوذات کو پڑھے اور اسے اپنے اوپر بہا دے۔ ان شاء اللہ جادو ختم ہو جائے گا۔ (۹۹)

ساتواں طریقہ

ایک برتن میں پانی بھر لیں پھر اس پر معوذات کے علاوہ یہ دعائیں بھی پڑھیں

ا۔ اللّٰھُمَّ رَبَّ النَّاسِ، اَذْھِبِ الْبَاسَ، وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِیْ، لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاؤُکَ شِفَاءً لَا یُغَادِرُ سَقَمًا۔

"اے اللہ! لوگوں کا پروردگار ہے تکلیف دور فرما اور شفا بخش کیونکہ تو ہی شفا دینے والا ہے۔ تیری شفا کے سوا کوئی شفا نہیں۔ ایسی شفا عطا فرما جو بیماری کو جڑ سے اکھاڑ دے"

ب۔ بِسْمِ اللّٰہِ اَرْقِیْکَ، وَاللّٰہُ یَشْفِیْکَ عَنْ کُلِّ دَاءٍ یُؤْذِیْکَ، وَمِنْ کُلِّ نَفْسٍ اَوْ عَیْنِ حَاسِدٍ اللّٰہُ یَشْفِیْکَ

"میں اللہ کے نام سے تجھے دم کرتا ہوں اور اللہ تجھے ہر تکلیف دہ بیماری اور ہر نفس یا حسد کرنے والی آنکھ کی برائی سے شفا دے گا"

ج۔ اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ

"میں اللہ تعالیٰ کے (ہر خوبی سے) مکمل کلمات کی برکت سے اس کی پیدا کی ہوئی ہر چیز کے شر سے اس کی پناہ مانگتا ہوں"

د۔ بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَاءِ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ۔

"اللہ کے نام کے ساتھ جس کے نام کے ہوتے ہوئے آسمان و زمین کی کوئی چیز تکلیف نہیں دے سکتی اور وہ سننے اور جاننے والا ہے"

مریض اس پانی کو چند ایام تک پیتا اور اس سے غسل کرتا رہے۔ ان شاء اللہ جادو کا اثر ختم ہو جائے گا۔

آٹھواں طریقہ

کسی صاف ستھرے برتن میں پانی لے کر حمد و ثنا کے ساتھ سورہ یونس کی آیات ۸۱، ۸۲ پڑھ کر دم کریں پھر اس میں زیتون کے تیل کے ساتھ ملا دیں۔ پھر مریض اس تیل کو تین دن تک پیتا رہے اور اپنے سینے اور پیشانی کی مالش کرتا رہے اس طرح اس کا جادو ٹوٹ جائے گا۔ یاد رہے کہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے اس طریقے کو مجرب قرار دیا ہے۔ (۱۰۰)

نواں طریقہ

جادو کی پہلی قسم میں جو دم ذکر کیا گیا ہے اسے زعفران روشنائی کے ساتھ صاف ستھرے برتن پر لکھیں پھر اسے پانی کے ساتھ مٹا دیں اس کے بعد مریض اس پانی کو چند دن تک پیتا رہے اور اسی سے غسل کرتا رہے ان شاء اللہ جادو کا اثر ختم ہو جائے گا۔

جادوئی نامردی اور جنسی کمزوری میں فرق

اگر مریض پر بندش جماع کا جادو کیا گیا ہو تو اس کی اہم نشانی یہ ہے کہ وہ جب تک اپنی بیوی سے دور رہتا ہے اپنے اندر جماع کی طاقت بھرپور انداز سے محسوس کرتا ہے لیکن جونہی اس کے قریب ہوتا ہے اور جماع کرنے کا ارادہ کر لیتا ہے تو عین وقت پر اس کا عضو تناسل سکڑ جاتا ہے اور وہ جماع کرنے کے قابل نہیں رہتا۔

اگر مریض نامرد ہو تو وہ خواہ اپنی بیوی کے قریب ہو یا بعید اپنے اندر قوت جماع کو بالکل محسوس ہی نہیں کرتا۔

اور اگر اسے جنسی کمزوری ہو تو وہ کئی دنوں کے بعد جماع کرنے کے قابل ہوتا ہے۔ اور جب اس قابل ہوتا ہے تو جماع شروع کرتے ہی ڈھیلا پڑ جاتا ہے اور زیادہ دیر تک اسے جاری رکھنے کے قابل نہیں ہوتا۔ بندش جماع کے جادو کا علاج تو ہم ۹ عدد طریقوں سے ذکر کر چکے ہیں اب آیئے نامردی اور جنسی کمزوری کا علاج ذکر کرتے ہیں:

نامردی کا علاج

۱۔ ایک کلوگرام خالص شہد اور ۲۰۰ گرام [illegible] ملا لیں

۲۔ اس پر [illegible] اور معوذات پڑھیں۔

۳۔ مریض ہر روز اس شہد سے تین چمچ نہار منہ اور ایک ایک چمچ دوپہر اور رات کھانے سے ایک گھنٹہ پہلے استعمال کرے۔

۶۔ جب تک نامردی ختم نہ ہو دو یہ علاج جاری رکھیں انشاء اللہ [illegible] شفا نصیب ہو گی۔

بانجھ پن اور ناقابل اولاد ہونا

مرد کا ناقابل اولاد ہونا: مرد دو طرح سے ناقابل اولاد ہوتا ہے۔ ایک تو یہ ہے کہ وہ [illegible] طور پر مریض ہو اور ناقابل اولاد ہو، اگر ایسا ہو تو اس کا علاج اطباء کے پاس ہے [illegible] جسمانی طور پر تو ٹھیک ہو لیکن جنات کی شرارت کی وجہ سے وہ اولاد پیدا کرنے سے قاصر [illegible] طرح ہوتا ہے کہ پیداواری صلاحیت کے لیے ضروری ہے کہ مرد کے پاس ایک مخصوص [illegible] سے زیادہ منوی حیوانات ہوں۔ جن بعض اوقات یوں کرتا ہے کہ مرد کے خصیتین میں منوی حیوانات [illegible] اور انہیں علیحدہ کر دیتا ہے یا پھر زائل کر دیتا یا کسی اور طریقے سے منوی حیوانات کو [illegible] ہونے دیتا جس سے مرد کی پیداواری صلاحیت ختم ہو جاتی ہے۔

اور اس کا دوسرا طریقہ یہ بھی ہے کہ منوی حیوانات جب خصیتین سے نکل کر [illegible] ہیں تو وہاں پر انہیں ایک سیال مادے کی ضرورت ہوتی ہے جس سے انہیں [illegible] اور یہ مادہ گوشت سے نکلتا ہے اور منی کے ساتھ منوی حیوانات کے پاس جاتا ہے۔ جن [illegible] سیال مادے کو منوی حیوانات کے پاس جانے سے روک دیتا ہے اور جب منوی حیوانات کو غذا نہیں ملتی تو وہ مر جاتے ہیں اور اس طرح پیداواری صلاحیت ختم ہو جاتی ہے۔

جن کی وجہ سے ناقابل اولاد ہونے کی کچھ علامات

۱۔ سینے کی تنگی خاص کر عصر کے بعد سے لے کر آدھی رات تک
۲۔ پریشان حالی
۳۔ پیٹھ کی نچلی ہڈیوں میں درد
۴۔ نیند میں گھبراہٹ
۵۔ نیند میں ڈراؤنے خواب

عورت کا بانجھ پن: عورت کا بانجھ پن بھی دو طرح سے ہوتا ہے۔ ایک تو یہ ہے کہ وہ قدرتی طور پر اولاد جنم دینے کے قابل نہ ہو اور دوسرا یہ ہے کہ وہ قدرتی طور پر تو ٹھیک ہو لیکن کسی جن کی شرارت کی وجہ سے وہ بانجھ ہو جائے اور بچہ جننے کے قابل نہ ہو۔ جن کی شرارت کی ایک شکل تو یہ ہے کہ وہ اس کی پیداواری صلاحیت کلی طور پر ختم کر دے اور دوسری شکل یہ ہے کہ ابتدائی طور پر تو اس کے رحم میں حمل ٹھہر جائے لیکن چند ماہ بعد وہ رحم کی رگوں میں ایڑ لگا دیتا ہے جس سے عورت کو خون آنا شروع ہو جاتا ہے اور اس کا حمل ضائع ہو جاتا ہے اور حدیث میں رسول اکرم کا یہ فرمان موجود ہے کہ:

ان الشیطان یجری من ابن آدم مجری الدم (...)

"شیطان انسان کی رگوں میں خون کی طرح گردش کرتا ہے"

بانجھ پن کا علاج

۱۔ جادو کی پہلی قسم میں قرآنی آیات پر مشتمل جو دم ذکر کیا گیا ہے، اسے ایک کیسٹ میں ریکارڈ کر دیں، جسے مریض روزانہ تین مرتبہ سنتا رہے۔

۲۔ صبح کے وقت سورۃ الصافات کی تلاوت کرے یا اس کی تلاوت سنتا رہے۔

۳۔ سوتے وقت سورۃ المعارج کی تلاوت کرے یا اس کی تلاوت سن لے۔

۴۔ کلونجی کے تیل پر یہ سورتیں پڑھیں: الفاتحۃ، آیت الکرسی، سورۃ البقرہ کی اور سورۃ آل عمران کی آخری آیات، المعوذات۔ اس تیل کو مریض اپنے سینے، پیشانی اور پیٹھ کی ہڈیوں پر لگاتا رہے۔

۵۔ یہی آیات و سورتیں خالص شہد پر بھی پڑھیں جس سے مریض صبح نہار منہ ایک چمچ استعمال کرے۔

مندرجہ بالا علاج مریض کئی مہینے مستقل کرتا رہے، ان شاء اللہ شفا نصیب ہوگی بشرطیکہ وہ اس دوران اللہ کی شریعت کی پابندی کرے۔

سرعت انزال کا علاج

سرعت انزال ایک جسمانی بیماری کے طور پر ہو تو اطباء اس کا کئی طرح سے علاج کرتے ہیں: مثلاً

۱۔ عضو خاص پر مرہم لگانا

۲۔ دوران جماع کسی دوسرے معاملے میں غور و فکر کرنا

۳۔ دوران جماع ریاضی کے بعض مشکل سوالات حل کرنا

اور اگر سرعت انزال جن کی وجہ سے ہو تو اس کا علاج یہ ہے۔

۱۔ نماز فجر کے بعد سو مرتبہ یہ دعا پڑھے۔ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ.

"اللہ اکیلا اور لاشریک ہے اس کے سوا کوئی معبود (حاجت روا مشکل کشا) نہیں بادشاہی اور حمد اسی کی ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔"

۲۔ سونے سے پہلے سورۃ الملک کی تلاوت کرے یا اسے سن لے۔

۳۔ روزانہ کئی بار آیت الکرسی کو پڑھے۔

۴۔ مندرجہ ذیل دعائیں روزانہ صبح و شام تین تین مرتبہ پڑھے۔

أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ.

"میں اللہ کے (ہر خوبی سے) مکمل کلمات کی برکت سے اس کی پیدا کی ہوئی چیزوں کی شر سے اس کی پناہ مانگتا ہوں"

بسم اللہ الذی لا یضر مع اسمہ شیء فی الارض ولا فی السماء وھو السمیع العلیم

"اللہ کے نام کے ساتھ جس کے نام کے ہوتے ہوئے آسمان و زمین کی کوئی چیز تکلیف نہیں پہنچا سکتی اور وہ سننے والا جاننے والا ہے"

اعوذ بکلمات اللہ التامۃ من کل شیطان وھامۃ ومن کل عین لامۃ

"میں اللہ کے (پورے) کامل کلمات کی برکت سے اس کی پناہ چاہتا ہوں ہر شیطان سے اور ہر زہریلی چیز اور ہر طرح کی نظر بد سے"

مندرجہ بالا عمل کم از کم تین ماہ تک جاری رکھنا چاہیے۔

جادو سے بچنے کے لیے احتیاطی تدابیر

یہ بات ہر ایک کو معلوم ہے کہ بندش جادو کا یہ عمل زیادہ تر نوجوانوں پر کیا جاتا ہے جب وہ شادی کرنے کا ارادہ کر رہے ہوتے ہیں خاص کر اس وقت جب وہ اپنے معاشرے میں رائج پرانے [illegible] کے بجائے جادوگروں کی [illegible] سے ہوں لہٰذا یہاں ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا لوگ اس [illegible] سے بچنے کے لیے کچھ بندوبست نہیں کر سکتے تاکہ اگر ان پر جادو کیا جائے تو وہ اس کے اثر سے محفوظ رہیں؟

اس اہم سوال کا جواب یہ ہے کہ ہاں ایسا ہو سکتا ہے اور ابھی ہم اس سے بچنے کے لیے چند ضروری احتیاطی اقدامات ذکر کریں گے لیکن اس سے پہلے ایک قصہ پڑھ لیجیے

ایک نوجوان جو شریعت الٰہی کا پابند تھا اپنی بستی اور دیگر دو بستیوں کے لوگوں کو توحید خالص کی طرف بلاتا تھا دعوت الی اللہ کا فریضہ سرانجام دینے کے ساتھ لوگوں کو جادوگروں کے پاس جانے سے روکتا تھا اور انہیں واضح طور پر آگاہ کیا کرتا تھا کہ جادو کفر ہے اور جادوگر ایک ناپاک انسان اور اللہ اور اس کے رسول کا دشمن ہے۔ ان کی بستی میں ایک مشہور جادوگر رہائش پذیر تھا اور جب بھی کوئی نوجوان شادی کرنے کا ارادہ کرتا اس جادوگر کے پاس جاتا اور اس سے کہتا

"میں فلاں دن شادی کر رہا ہوں اب آپ کو کتنی رقم مطلوب ہے؟"

چنانچہ جادوگر اس سے ایک بڑی رقم کا مطالبہ کرتا خواہ وہ نوجوان بعض اوقات [illegible] سے ادا [illegible] کرے اگر وہ اس رقم کی ادائیگی نہیں کرتا تو جادوگر بندش کا اس پر جادو کر دیتا نتیجتاً وہ اپنی بیوی کے قریب جانے کے قابل نہ رہتا اور اپنے کیے گئے جادو کے علاج کے لیے اسے پھر اس جادوگر کے پاس آنا پڑتا اور اس بار اسے پہلے سے کئی گنا زیادہ رقم ادا کرنا پڑتی۔

اس ایک نوجوان نے اس جادوگر کے خلاف اعلان جہاد کر رکھا تھا جو خاص [illegible] دوران جہاں اس کا نام لے کر اسے رسوا کرتا تھا اور لوگوں کو اس کے پاس جانے سے منع کرتا تھا ابھی اس

نوجوان نے شادی نہیں کی تھی اور لوگ اس کی شادی کے دن کا انتظار کر رہے تھے تاکہ یہ دیکھیں کہ جادوگر اس سے کیا سلوک کرتا ہے اور کیا یہ نوجوان جادوگر سے اپنے آپ کو محفوظ رکھ پائے گا یا نہیں؟

نوجوان نے شادی کا پروگرام بنا لیا اور اس سے کچھ دن پہلے میرے پاس آیا اور پورا قصہ مجھے بتاتے ہوئے کہنے لگا ”جادوگر مجھے دھمکیاں دے رہا ہے اور لوگ بھی اس انتظار میں ہیں کہ اب ظفر کس کا ہوگا؟ تو کیا آپ جادو سے بچنے کے لیے مجھے کچھ احتیاطی اقدامات کے بارے میں آگاہ کریں گے؟ اور یہ ڈر ہے کہ جادوگر اپنے طور پر جو کچھ کر سکتا ہے، کرے گا کیونکہ میں نے لوگوں کے سامنے اس کی بہت توہین کی ہے۔“

میں نے نوجوان سے کہا: ہاں، میں آپ کی اس سلسلے میں مدد کر سکتا ہوں، لیکن اس کی ایک شرط ہے۔

نوجوان نے پوچھا: وہ کیا ہے؟

میں نے کہا: تم جادوگر کے پاس یہ پیغام بھیج دو کہ تم فلاں دن شادی کرنے والے ہو اور چیلنج کر دو کہ وہ اور اس کے مددگار جادوگر جو کچھ کر سکتے ہوں، کر لیں اور لوگوں کو بھی بتا دو کہ تم نے اسے چیلنج کر رکھا ہے۔

نوجوان نے متردد ہو کر پوچھا: آپ جو کچھ کہہ رہے ہیں، کیا آپ کو اس پر یقین ہے؟

میں نے کہا: ہاں، مجھے یقین ہے کہ ہمیشہ مومنوں کو غلبہ حاصل ہوتا ہے اور جرائم پیشہ لوگ ذلیل و خوار ہو جاتے ہیں۔ پھر میں نے اسے احتیاطی اقدامات سے آگاہ کیا اور وہ چلا گیا، اور بستی میں پہنچتے ہی اس نے جادوگر کو چیلنج کر دیا کہ وہ اس کی شادی کے موقع پر جو کچھ کر سکتا ہے، کر گزرے۔ لوگ بھی شدت سے اس کی شادی کے دن کا انتظار کرنے لگ گئے۔ نوجوان نے میری ہدایات کے مطابق احتیاطی اقدامات کر لیے اور نتیجہ یہ نکلا کہ اس کی شادی ہو گئی اور اس نے اپنی بیوی سے صحبت بھی کر لی اور جادوگر کا جادو بے اثر ہو کر رہ گیا، لوگ حیران ہو گئے۔ اس نوجوان کو عزت مل گئی اور جادوگر کا رعب و دبدبہ خاک میں مل گیا اور وہ احتیاطی اقدامات درج ذیل ہیں:

۱۔ مدینہ منورہ کی عجوہ کھجور کے سات دانے صبح نہار منہ کھا لیں، اگر مدینہ منورہ کی عجوہ کھجور نہ ملے تو کسی بھی شہر کی عجوہ کھجور استعمال کر سکتے ہیں، حدیث نبوی میں آتا ہے:

> ”جو شخص عجوہ کھجور کے سات دانے صبح کے وقت کھا لیتا ہے، اسے زہر اور جادو کی وجہ سے کوئی نقصان نہیں پہنچے گا۔“ (۱۰۲)

۲۔ دوسری احتیاطی تدبیر وضو ہے، کیونکہ باوضو مسلمان پر جادو اثر انداز نہیں ہو سکتا اور وہ فرشتوں کی حفاظت میں رات گزارتا ہے۔ ایک فرشتہ اس کے ساتھ رہتا ہے اور وہ جب بھی کروٹ بدلتا ہے فرشتہ اس کے حق میں دعا کرتے ہوئے کہتا ہے: ”اے اللہ! اپنے اس بندے کو معاف کر دے کیونکہ اس نے طہارت کی حالت میں رات گزاری ہے۔“ (۱۰۳)

3۔ باجماعت نماز کی پابندی: جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کی پابندی کی وجہ سے انسان شیطان سے محفوظ ہو جاتا ہے اور اس سلسلے میں سستی برتنے کی وجہ سے شیطان اس پر غالب آ جاتا ہے اور جب وہ غالب آ جاتا ہے تو اس میں داخل بھی ہو سکتا ہے اور اس پر [illegible] رسول اکرم کا فرمان ہے:

"کسی بستی میں جب تین آدمی موجود ہوں اور وہ باجماعت نماز ادا نہ کریں تو شیطان ان پر غالب آ جاتا ہے سو تم جماعت کے ساتھ رہو کیونکہ بھیڑیا اس بکری کو کھا جاتا ہے جو ریوڑ سے الگ ہو چکی ہے" (۴۰۴)

4۔ قیام اللیل: جو شخص ساری رات [illegible] چاہیے کیونکہ اس کی وجہ سے انسان [illegible] شیطان [illegible] کے مبتلا ہونے کی صورت میں اس سے [illegible] کہتے ہیں کہ رسول اللہ کے پاس ایک ایسے شخص کا ذکر کیا گیا جو صبح تک سوتا رہا اور نماز کے لیے بیدار نہیں ہوا تو آپ نے فرمایا: "اس کے کانوں میں شیطان نے پیشاب کر دیا ہے" (۴۰۵)

اور حضرت ابن عمر کہتے ہیں: "جو شخص وتر پڑھے بغیر صبح کرتا ہے اس کے سر پر ستر ہاتھ کی رسی کا بوجھ بن جاتا ہے" (۴۰۶)

5۔ بیت الخلاء میں جاتے ہوئے اس کی دعا پڑھنا: چونکہ بیت الخلاء شیطانوں کا مسکن اور ٹھکانا ہے اس لیے اس میں کسی مسلمان کی موجودگی کو شیطان غنیمت تصور کرتے ہیں۔ جیسے کہ ایک شیطان جن نے بتایا تھا کہ وہ ایک شخص میں داخل ہونے میں کامیاب ہو گیا تھا جب اس نے بیت الخلاء میں جاتے ہوئے مسنون دعا نہیں پڑھی تھی اور ایک اور جن نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں ایک ایسا ہتھیار عطا کیا ہے جس کے ذریعے تم ہمارا مقابلہ کر سکتے ہو لیکن [illegible] کیا ہے؟ تو اس نے بتایا کہ مسنون اذکار ہیں اور رسول اکرم سے ثابت ہے کہ آپ بیت الخلاء میں جاتے ہوئے یہ دعا پڑھا کرتے تھے: "اللھم انی اعوذ بک من الخبث والخبائث" (۴۰۷) "اے اللہ میں خبیث جنوں اور جنیوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔"

6۔ نماز شروع کرتے وقت شیطان سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرنا: حضرت جبیر بن مطعم کہتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ کو نماز کے شروع میں یہ دعا پڑھتے ہوئے دیکھا:

"اللہ اکبر کبیرا والحمد للہ کثیرا وسبحان اللہ بکرۃ واصیلا"

"اللہ سب سے بڑا اور بہت ہی بڑا ہے اللہ کی بہت ہی تعریفیں ہیں اور صبح و شام اس کے لیے [illegible] ہے"

پہنچ گئی ہے" (تین مرتبہ)

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم من نفخہ و نفثہ وھمزہ" (۱۰۸)

"میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں شیطان مردود سے اس کی پھونک اور تھوک اور وسوسے سے"

۷۔ شادی کے بعد اپنی بیوی کی پیشانی پر دایاں ہاتھ رکھ کر یہ دعا پڑھیں

"اللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ خیرھا وخیر ما جبلتھا علیہ واعوذ بک من شرھا و شر ما جبلتھا علیہ" (۱۰۹)

"اے اللہ! میں تجھ سے اس کی خیر کا سوال کرتا ہوں اور اس خیر کا بھی جو تو نے اس کی فطرت (طبیعت) میں رکھی ہے اور اس کی شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور اس شر سے جو تو نے اس کی فطرت میں رکھی ہے"

۸۔ ازدواجی زندگی کا آغاز نماز کے ساتھ کیا جائے:

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں "شادی کے بعد آپ جب اپنی بیوی کے پاس جائیں تو اسے کہیں کہ وہ آپ کے پیچھے دو رکعات نماز ادا کرے پھر آپ یہ دعا پڑھیں

اللّٰھُمَّ بارک لی فی اھلی وبارک لھم فی اللّٰھُمَّ اجمع بیننا ما جمعت بخیر وفرق بیننا اذا فرقت الی الخیر (۱۱۰)

"اے اللہ میرے گھر والوں کے لیے مجھ میں اور میرے لیے میرے گھر والوں میں برکت رکھ دے اے اللہ! جب تک تو ہمیں اکٹھے رکھے خیر پر اکٹھے رکھ اور جب جدا کرے تو خیر پر جدا فرما"

۹۔ وقت جماع احتیاطی تدبیر: رسول اکرمؐ کا فرمان ہے:

"تم میں سے کوئی بھی اپنی بیوی سے جماع کرنا چاہے تو یہ دعا پڑھے

بسم اللہ اللّٰھُمَّ جنبنا الشیطان وجنب الشیطان ما رزقتنا

"اللہ کے نام کے ساتھ اے اللہ ہمیں شیطان سے بچا اور جو چیز تو ہمیں عطا فرمائے اسے بھی شیطان سے بچا" اگر اس جماع کے بعد انہیں بچہ دیا جاتا ہے تو شیطان اسے نقصان نہیں پہنچا سکے گا" (۱۱۱)

اور مجھے ایک جن نے توبہ کرنے اور مسلمان ہونے کے بعد بتایا تھا کہ وہ توبہ سے پہلے مریض کے ساتھ شریک ہو جاتا تھا جب وہ اپنی بیوی سے جماع کرتا تھا کیونکہ وہ یہ دعا نہیں پڑھتا تھا سو یہ دعا بہت بڑا خزانہ ہے جس کی قیمت ہمیں معلوم نہیں ہے۔

۱۰۔ سونے سے پہلے وضو کر لیں پھر آیت الکرسی پڑھ لیں اور اللہ کو یاد کرتے کرتے سو جائیں۔

حدیث میں آتا ہے کہ ایک شیطان نے حضرت ابوہریرہؓ سے کہا تھا:

"جو شخص سونے سے پہلے آیت الکرسی پڑھ لیتا ہے صبح ہونے تک ایک فرشتہ اس کی حفاظت کرتا

رہتا ہے اور شیطان اس کے قریب نہیں آ سکتا" یہ بات جب ابو ہریرہؓ نے رسول اکرمؐ کو بتائی تو آپؐ نے فرمایا "اس نے سچ کہا ہے حالانکہ وہ جھوٹا ہے" (۱۱۲)

۱۱۔ نماز فجر کے بعد یہ دعا پڑھیں (۱۰۰ مرتبہ): لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْر

اور حدیث میں آتا ہے کہ نبی کریمؐ نے فرمایا

"جو شخص بھی یہ دعا سو مرتبہ صبح کے وقت پڑھ لیتا ہے اسے دس غلام آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے اس کے لیے سو نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں اس سے سو برائیاں مٹا دی جاتی ہیں اور شام ہونے تک وہ شیطان سے محفوظ رہتا ہے۔" (۱۱۳)

۱۲۔ مسجد میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھیں

أَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ وَسُلْطَانِهِ الْقَدِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ

اور حدیث میں آتا ہے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا: "جو آدمی یہ دعا پڑھتا ہے شیطان اس کے متعلق کہتا ہے۔ "یہ آج کے دن مجھ سے محفوظ ہو گیا" (۱۱۴)

۱۳۔ صبح و شام تین مرتبہ یہ دعا پڑھیں: "بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ۔" (۱۱۵)

۱۴۔ گھر سے نکلتے ہوئے یہ دعا پڑھیں: "بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ" کیونکہ یہ دعا پڑھنے سے آپ کو یہ خوشخبری (اللہ کی طرف سے) ملتی ہے۔

"یہ دعا تجھے کافی ہے تجھے بچا لیا گیا ہے اور تجھے سیدھا راستہ دکھا دیا گیا ہے اور شیطان تجھ سے دور ہو گیا ہے اور وہ دوسرے شیطان سے کہتا ہے۔ تو اس آدمی پر کیسے غلبہ حاصل کر سکتا ہے جبکہ اسے ہدایت دے دی گئی ہے اور اس کی حفاظت کر دی گئی ہے اور اسے بچا لیا گیا ہے؟" (۱۱۶)

۱۵۔ صبح و شام یہ دعا پڑھا کریں۔ أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ" (۱۱۷)

یہ ہیں وہ احتیاطی اقدامات جنہیں اختیار کر کے انسان ہر قسم کے جادو سے محفوظ اور بندش جماع کے جادو سے خصوصاً قلعہ بند ہو سکتا ہے۔ بشرطیکہ وہ مخلص ہو اور اس علاج پر اس کو یقین کامل حاصل ہو۔

بندش جماع والے جادو کے علاج کا عملی نمونہ

ایسے کئی کیسوں کا میں نے علاج کیا ہے اور کئی نمونے موجود ہیں۔ لیکن خوف طوالت کی بنا پر صرف ایک نمونہ علاج ذکر کرتا ہوں۔

ایک نوجوان اپنے ایک بھائی کو لے کر میرے پاس آیا جس نے ایک ہفتہ پہلے شادی کی تھی لیکن وہ اپنی بیوی کے قریب نہیں جا سکا تھا۔ اس سلسلے میں وہ متعدد کاہنوں اور نجومیوں کے پاس گیا لیکن

سے کوئی فائدہ نہ ہوا۔ مجھے جب معلوم ہوا کہ وہ ان کے پیچھے پڑا ہے تو میں نے اسے بھی توبہ کی تلقین کی اور یہ کہ وہ انہیں معاف تصور کرے۔ اس نے اس سے اتفاق کر لیا ہو اور پھر اللہ نے ان کے بیٹے کو شفا بخشی ہے۔ خود ان سے بھی مجھے بتایا کہ وہ جب ان کے پاس بار بار آیا تو اسے ان سے خوب جھوٹ اور ان کی کمزوری و بے بسی کا یقین ہو گیا۔

میں نے اس پر دم کیا اور اس کے رشتہ داروں سے جڑی بوٹی کے سات پتے طلب کئے لیکن انہیں یہ پتے دستیاب نہ ہوئے تو میں نے انہیں کافور کے درخت کے سات پتے لانے کو کہا۔ جنہیں میں نے دو پتھروں کے درمیان باریک پیس دیا۔ پھر میں نے انہیں پانی میں ڈال دیا اور اس پر معوذات اور آیت الکرسی کی تلاوت کی۔ میں نے اسے یہ پانی پینے اور اس سے غسل کرنے کا مشورہ دیا چنانچہ اس نے ایسا کیا تو یہ آفت ختم ہو گئی اور وہ اپنی بیوی کے قریب جانے کے قابل ہو گیا۔ والحمد للہ

بندش جماع والا جادو پاگل پن میں تبدیل ہو گیا

ایک نوجوان شادی سے پہلے دماغی طور پر بالکل درست اور سمجھدار تھا لیکن ہوا یوں کہ اس نے شادی کی تو وہ اپنی بیوی کے قریب جانے سے عاجز تھا پھر وہ پاگل ہو گیا۔ ان دنوں ایسے واقعات بکثرت ہو رہے ہیں کہ جادو کی وجہ سے مریض پاگل ہو جاتا ہے اور اصل جادو جنون میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ یہ صرف جادوگر کی جادو کے فن سے جہالت کے نتیجے میں ہوتا ہے۔ اس کی ایک مثال پہلے بھی ہم ذکر کر چکے ہیں کہ ایک عورت نے جادوگر سے یہ مطالبہ کیا کہ وہ اس کے خاوند پر جادو کرے تاکہ وہ صرف اس سے محبت اور باقی عورتوں سے نفرت کرے چنانچہ اس نے جادو کر دیا اور نتیجہ یہ نکلا کہ وہ تمام عورتوں کو حتیٰ کہ اپنی بیوی کو بھی ناپسند کرنے لگا بلکہ اس نے اسے بھی طلاق دے ڈالی۔ وہ عورت بھاگی بھاگی پھر اسی جادوگر کی تلاش میں نکل کھڑی ہوئی تاکہ اس سے جادو کو توڑنے کا مطالبہ کرے لیکن وہ اس وقت کف افسوس ملتی رہ گئی جب اسے معلوم ہوا کہ وہ جادوگر مر چکا ہے۔ بہرحال وہ نوجوان جب پاگل ہو گیا تو میں نے اس پر دم کیا اور اسے بیری کے پتوں والے پانی کو پینے اور اس سے غسل کرنے کی تلقین کی۔ الحمد للہ وہ صحت یاب ہو گیا اور اپنی بیوی کے قریب جانے کے قابل ہو گیا۔

(بحوالہ الصارم البتار فی التصدی للسحرۃ الاشرار)

نظر بد کا علاج

نظر بد کی تاثیر پر قرآنی دلائل

(۱) سورۂ یوسف کی آیات ۶۷، ۶۸ کا ترجمہ ملاحظہ کریں

"اور (یعقوب علیہ السلام) نے کہا اے میرے بچو! تم سب ایک دروازے سے نہ جانا بلکہ کئی جدا جدا دروازوں میں سے داخل ہونا۔ میں اللہ کی طرف سے آنے والی چیز کو تم سے ٹال نہیں سکتا۔ حکم صرف اللہ ہی کا چلتا ہے۔ میرا کامل بھروسہ اسی پر ہے اور ہر ایک بھروسہ کرنے والے کو اسی پر بھروسہ کرنا چاہیے۔ اور جب وہ انہی راستوں سے جن کا حکم ان کے والد نے انہیں دیا تھا، گئے، کچھ نہ تھا کہ اللہ نے جو قرار کر رکھا ہے وہ اس سے انہیں ذرا بھی بچا لے مگر (یعقوب علیہ السلام) کے دل میں ایک خیال پیدا ہوا جسے انہوں نے پورا کر لیا، بلاشبہ وہ ہمارے سکھلائے ہوئے علم کے عالم تھے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔"

حافظ ابن کثیر ان دونوں آیات کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں

"اللہ تعالیٰ یعقوب علیہ السلام کے بارے میں بتا رہا ہے کہ انہوں نے جب اپنے بیٹوں کو بنیامین سمیت اپنے بیٹوں کو مصر جانے کے لیے تیار کیا تو انہیں حکم دیا کہ وہ سب ایک ہی دروازے سے داخل نہ ہوں بلکہ مختلف دروازوں سے داخل ہوں، جیسا کہ ابن عباس، محمد بن کعب، مجاہد، ضحاک، قتادہ اور سدی وغیرہ نے کہا ہے کہ اس بات کا خدشہ تھا کہ کہیں ان کے بیٹے خوبصورت ہونے کی وجہ سے نظر بد کا شکار نہ ہو جائیں، اور نظر کا لگنا برحق ہے۔" (۱۰۸)

(۲) فرمان الٰہی ہے "وان یکاد الذین کفروا لیزلقونک بابصارھم لما سمعوا الذکر ویقولون انہ لمجنون" (۱۰۹)

"اور قریب ہے کہ کافر اپنی تیز نگاہوں سے آپ کو پھسلا دیں جب کبھی قرآن سنتے ہیں اور کہہ دیتے ہیں یہ تو ضرور دیوانہ ہے"

حافظ ابن کثیر کہتے ہیں

''نہیں کرتے۔ اس لیے اللہ کی حفاظت و معیت نہ ہوتی تو ان کافروں کی حاسدانہ نظروں سے تو نظر بد کا شکار ہو جاتا۔ اور یہ آیت اس بات کی دلیل ہے کہ نظر کا لگ جانا اور اس کا اثر ہونا (اللہ کے حکم سے) اثر انداز ہونا حق ہے جیسا کہ متعدد احادیث سے بھی ثابت ہے۔'' (۱۲۰)

نظر بد کے مؤثر ہونے پر حدیث نبوی سے چند دلائل

نظر بد کے بارے میں رسول اکرمؐ کے فرامین کا ترجمہ ملاحظہ کریں

۱۔ نظر بد کا لگ جانا حق ہے۔ (۱۲۱)

۲۔ ''نظر بد سے اللہ کی پناہ طلب کیا کرو کیونکہ نظر بد کا لگنا حق ہے'' (۱۲۲)

۳۔ نظر بد حق ہے اور اگر تقدیر سے کوئی چیز سبقت لے جا سکتی ہوتی تو وہ نظر بد ہے اور جب تم میں سے کسی ایک سے غسل کرنے کا مطالبہ کیا جائے (تاکہ جس کے پانی سے وہ شخص غسل کر سکے جسے تمہاری نظر بد لگی ہو) تو غسل کر لیا کرو۔ (۱۲۳)

۴۔ اسماء بنت عمیس نے آپؐ سے گزارش کی کہ جعفر کو نظر بد لگ جاتی ہے تو کیا ہم ان پر دم کر سکتی ہیں؟ آپؐ نے فرمایا:

''ہاں اور اگر تقدیر سے کوئی چیز سبقت لے جانے والی ہوتی تو وہ نظر بد ہے'' (۱۲۴)

۵۔ ''بے شک نظر بد انسان پر اثر انداز ہوتی ہے حتیٰ کہ وہ اگر ایک اونچی جگہ پر ہو تو نظر بد کی وجہ سے نیچے گر سکتا ہے'' (۱۲۵)

۶۔ ''نظر بد کا لگنا حق ہے اور انسان کو اونچے پہاڑ سے نیچے گرا سکتی ہے'' (۱۲۶)

۷۔ ''نظر بد انسان کو موت تک اور اونٹ کو ہانڈی تک پہنچا دیتی ہے'' (۱۲۷)

۸۔ ''اللہ کی قضا و تقدیر کے بعد سب سے زیادہ نظر بد کی وجہ سے میری امت میں اموات ہوں گی'' (۱۲۸)

۹۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ کہتی ہیں کہ رسول اکرمؐ نظر بد کی وجہ سے دم کرنے کا حکم دیتے تھے۔'' (۱۲۹)

۱۰۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ آپؐ نے نظر بد اور بچھو وغیرہ کے ڈسنے سے اور پھنسی پھوڑوں سے دم کرنے کی اجازت دی ہے۔ (۱۳۰)

۱۱۔ حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ آپؐ نے ایک لڑکی کے چہرے پر کالا یا پیلے رنگ کا نشان دیکھا تو آپؐ نے فرمایا: ''اسے نظر بد لگ گئی ہے اس پر دم کرو'' (۱۳۱)

۱۲۔ حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ آپؐ نے آل حزم کو سانپ کے ڈسنے کی وجہ سے دم کرنے کی رخصت دی اور آپؐ نے اسماء بنت عمیسؓ سے پوچھا: ''کیا وجہ ہے کہ میرے بھتیجے کمزور ہیں کیا فقر و فاقے کا شکار ہیں؟'' انھوں نے کہا: نہیں بلکہ انھیں نظر بد بہت جلدی لگ جاتی ہے۔ تو آپؐ نے فرمایا: ''ان پر دم کیا کرو'' (۱۳۲)

نظر بد کی حقیقت کے بارے میں علماء کے اقوال

☆ حافظ ابن کثیرؒ

"نظر بد کا اللہ کے حکم سے لگنا اور اثر انداز ہونا حق ہے" (۱۳۳)

☆ حافظ ابن حجرؒ

"نظر بد کی حقیقت یہ ہوتی ہے کہ ایک خبیث الطبع انسان اپنی حاسدانہ نظر جس شخص پر ڈالے اسے نقصان پہنچے۔" (۱۳۴)

☆ امام ابن الاثیرؒ

"کہا جاتا ہے کہ فلاں آدمی کو نظر لگ گئی ہے تو یہ اس وقت ہوتا ہے جب دشمن یا حسد کرنے والا انسان اس کی طرف دیکھے اور اس کی نظر بد اس پر اثر انداز ہو جائے اور وہ اس کی وجہ سے بیمار ہو جائے" (۱۳۵)

☆ حافظ ابن قیمؒ

"کچھ لوگوں نے نظر بد کی تاثیر کو باطل قرار دیا ہے اور ان کا کہنا ہے کہ یہ محض توہم پرستی ہے اور اس کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ لوگ سب سے زیادہ جاہل اور ارواح کی صفات اور ان کی تاثیر سے ناواقف ہیں اور ان کی عقلوں پر پردہ پڑا ہوا ہے بلکہ تمام امتوں کے عقلاء باوجود اختلاف مذاہب کے نظر بد سے انکار نہیں کرتے اگرچہ نظر بد کے سبب اور اس کی جہت تاثیر کے سلسلے میں ان میں اختلاف موجود ہے" مزید کہتے ہیں:

"اور اس میں کوئی شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جسموں اور روحوں میں مختلف طاقتیں اور طبیعتیں پیدا کر دی ہیں۔ اور ان میں کئی خواص اور اثر انداز ہونے والی متعدد کیفیات ودیعت کی ہیں اور کسی عقلمند کے لیے ممکن نہیں کہ وہ جسموں میں روحوں کی تاثیر سے انکار کرے کیونکہ یہ چیز تو دیکھی اور محسوس کی جا سکتی ہے اور آپ دیکھ سکتے ہیں کہ ایک شخص کا چہرہ اس وقت انتہائی سرخ ہو جاتا ہے جب اس کی طرف وہ انسان دیکھتا ہے جس کا وہ احترام کرتا ہو اور اس سے شرماتا ہو اور اس وقت پیلا پڑ جاتا ہے جب اس کی طرف ایک ایسا آدمی دیکھتا ہے جس سے وہ ڈرتا ہو اور لوگوں نے ایسے کئی اشخاص دیکھے ہیں جو محض کسی کے دیکھنے کی وجہ سے کمزور پڑ جاتے ہیں تو یہ سب کچھ روحوں کی تاثیر کے ذریعے ہوتا ہے اور چونکہ اس کا تعلق نظر سے ہوتا ہے اس لیے نظر بد کی نسبت آنکھ کی طرف کی جاتی ہے حالانکہ آنکھ تو نظر بد نہیں کرتی بلکہ یہ تو روح کی تاثیر ہوتی ہے۔

اور روحیں اپنی طبیعتوں، طاقتوں، کیفیتوں اور اپنے خواص کے اعتبارات سے مختلف ہوتی ہیں اور حسد کرنے والے انسان کی روح واضح طور پر اس شخص کو اذیت پہنچاتی ہے جس سے حسد کیا جاتا

ہے۔ یہی سبب ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حاسد کے شر سے پناہ طلب کرنے کا حکم دیا ہے تو حاسد کی ذہنی کیفیت ایسی چیز ہے جس سے وہی شخص انکار کر سکتا ہے جو حقیقت انسانیت سے خارج ہو۔

اور نظر بد بنیادی طور پر اس طرح لگ جاتی ہے کہ حسد کرنے والا ناپاک نفس جب ناپاک کیفیت اختیار کر کے کسی کے سامنے آتا ہے تو اس میں اس ناپاک کیفیت کا اثر ہو جاتا ہے اور ایسا بھی آنکھوں کے ملاپ کی وجہ سے ہوتا ہے اور کبھی آمنے سامنے آنے کی وجہ سے اور کبھی دیکھنے کی وجہ سے اور کبھی اس شخص کی طرف روح کی توجہ سے اور کبھی منتر، دعاؤں اور دم ادعیہ کے پڑھنے سے اور کبھی محض وہم و خیالات سے ہو جاتا ہے اور جس شخص کی نظر لگتی ہے اس کی تاثیر دیکھنے پر موقوف نہیں ہوتی بلکہ کبھی اندھے کو کسی چیز کا وصف بیان کر دیا جائے تو اس کے نفس میں اگر حاسدانہ جذبات پیدا ہو جائیں تو اس کا اثر بھی ہو سکتا ہے اور بہت سارے ایسے لوگ جن کی نظر اثر انداز ہوتی ہے محض وصف کے ساتھ بغیر دیکھے ان کی نظر لگ جاتی ہے۔ اور یہ وہ تیر ہوتے ہیں جو نظر لگانے والے انسان کے نفس سے نکلتے ہیں۔ کبھی نشانے پر جا لگتے ہیں اور کبھی ان کا نشانہ خطا ہو جاتا ہے۔ جس شخص کی طرف یہ تیر متوجہ ہوتے ہیں اگر اس نے ان سے اور نظر بد سے بچنے کے لیے احتیاطی تدابیر اختیار کر رکھی ہیں تو وہ تیر نشانے سے خطا ہو جاتے ہیں اور کبھی پھر خود حسد کرنے والے انسان کو بھی جا لگتے ہیں۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ نظر بد تین مراحل سے گزر کر کسی پر اثر انداز ہوتی ہے۔ سب سے پہلے دیکھنے والے شخص میں کسی چیز کے متعلق حیرت پیدا ہوتی ہے۔ پھر اس کے ناپاک نفس میں حاسدانہ جذبات پیدا ہوتے ہیں اور پھر ان حاسدانہ جذبات کا زہر نظر کے ذریعے منتقل ہو جاتا ہے۔" (۳۶)

نظر بد اور حسد میں فرق

۱۔ ہر نظر لگانے والا شخص حاسد ہوتا ہے اور ہر حاسد نظر لگانے والا نہیں ہوتا۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے سورۃ الفلق میں حاسد کے شر سے پناہ طلب کرنے کا حکم دیا ہے۔ سو کوئی بھی مسلمان جب حاسد سے پناہ طلب کرے گا تو اس میں نظر لگانے والا انسان بھی خود بخود آ جائے گا اور یہ قرآن مجید کی بلاغت، شمولیت اور جامعیت ہے۔

۲۔ حسد، بغض اور کینے کی وجہ سے ہوتا ہے اور اس میں یہ خواہش پائی جاتی ہے کہ جو نعمت دوسرے انسان کو ملی ہوتی ہے وہ اس سے چھن جائے اور حاسد کو مل جائے۔ جبکہ نظر بد کا سبب حیرت، پسندیدگی اور کسی چیز کو بڑا سمجھنا ہوتا ہے۔ خلاصہ یہ کہ دونوں کی تاثیر ایک ہوتی ہے اور سبب الگ الگ ہوتا ہے۔

۳۔ حاسد کسی متوقع کام کے متعلق حسد کر سکتا ہے جبکہ نظر لگانے والا کسی موجود چیز کو ہی نظر لگا

سکتا ہے۔

۴۔ انسان اپنے آپ سے حسد نہیں کر سکتا' البتہ اپنے آپ کو نظر بد لگا سکتا ہے۔

۵۔ حسد صرف کینہ پرور انسان ہی کرتا ہے جبکہ نظر بد نیک آدمی کی بھی لگ سکتی ہے' جیسے وہ کسی چیز پر حیرت کا اظہار کرے اور اس میں قوت کے چھن جانے کا ارادہ شامل نہ ہو' جیسے کہ عامر بن ربیعہ کی نظر سہل بن حنیف کو لگ گئی تھی' حالانکہ عامر بدری صحابہ کرام میں سے تھے۔

اور نظر بد کے اثر سے بچنے کے لیے ضروری ہے کہ مسلمان جب کسی چیز کو دیکھے اور اسے وہ پسند آ جائے تو زبان سے "ماشاء اللہ" یا "بارک اللہ" کے الفاظ بولے تاکہ اس کی نظر سے نقصان نہ ہو' رسول اکرمؐ نے حضرت سہل بن حنیفؓ کو یہی تعلیم دی تھی۔ (۱۳۷)

جن کی نظر بد بھی انسان کو لگ سکتی ہے!

۱۔ حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ جنات اور انسانوں کی نظر بد سے پناہ طلب کیا کرتے تھے پھر جب معوذتین (الفلق' الناس) نازل ہوئیں تو آپ انہی کو پڑھتے تھے اور باقی دعائیں آپؐ نے چھوڑ دی تھیں۔ (۱۳۸)

۲۔ ام سلمہؓ کہتی ہیں کہ آپؐ نے ان کے گھر میں ایک لڑکی کو دیکھا جس کے چہرے پر سیاہ نشان تھا' چنانچہ آپؐ نے فرمایا "اس کو دم کرو کیونکہ اسے نظر بد لگ گئی ہے" (۱۳۹) امام الفراء نے لکھا ہے کہ یہ سیاہ نشان جن کی نظر بد کی وجہ سے تھا۔

ان دونوں حدیثوں سے معلوم ہوا کہ جس طرح انسان کی نظر بد اثر انداز ہوتی ہے اسی طرح جن کی نظر بد بھی اثر انداز ہوتی ہے' اس لیے مسلمان کو چاہیے کہ وہ جب بھی اپنے کپڑے اتارے یا شیشہ دیکھے یا کوئی بھی کام کرے تو "بسم اللہ" پڑھ لیا کرے تاکہ جنوں اور انسانوں کی نظر بد کی زد سے بچ سکے۔

نظر بد کا علاج

اس کے علاج کے متعدد طریقے ہیں' ان میں سے چند ایک درج ذیل ہیں

پہلا طریقہ

جس شخص کی نظر لگی ہو اگر اس کا پتہ چل جائے تو اسے غسل کرنے کا کہا جائے' پھر جس پانی سے اس نے غسل کیا ہو اسے نظر بد سے متاثر شخص پر بہا دیا جائے' اس طرح ان شاء اللہ شفا نصیب ہو گی۔

ابو امامہ کہتے ہیں کہ میرے باپ سہل بن حنیف نے غسل کرنے کا ارادہ کیا' اور جب اپنا جبہ اتاری تو عامر بن ربیعہ ان کی طرف دیکھ رہے تھے۔ ان کا رنگ انتہائی سفید تھا اور جلد بہت خوبصورت تھی' عامر نے دیکھتے ہی کہا: میں نے آج تک اتنی خوبصورت جلد کسی کنواری لڑکی کی بھی نہیں دیکھی' ان کا یہ کہنا تھا کہ "سہل" کو شدید بخار شروع ہو گیا۔ چنانچہ رسول اکرمؐ کو یہ قصہ بتایا گیا اور آپؐ سے یہ بھی کہا گیا کہ سہل

کی حالت یہ ہے کہ وہ سر بھی نہیں اٹھا سکتا' آپؐ نے پوچھا: کیا تمھیں کسی پر شک ہے؟ انھوں نے کہا: جی ہاں' عامر بن ربیعہ پر شک ہو سکتا ہے۔ سو آپؐ نے انھیں بلوایا اور ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا: ''تم میں سے کوئی ایک کیوں اپنے بھائی کو قتل کرتا ہے؟ کیا تم ''بارک اللہ'' نہیں کہہ سکتے تھے؟ اس کے لیے غسل کرو''

عامرؓ نے اپنا چہرہ' ہاتھ' کہنیاں' گھٹنے' پاؤں اور اپنی چادر کے اندرونی حصے دھوئے' پھر اسی پانی کو آپؐ نے سہل کے اوپر پیچھے سے بہا دیا اور سہل فوراً شفایاب ہو گئے۔ (۱۴۰)

غسل کرنے کا طریقہ

ابن شہاب زہریؒ کا کہنا ہے کہ ہمارے زمانے کے علماء نے غسل کی یہ کیفیت بیان کی ہے۔

جس آدمی کی نظر لگی ہو اس کے سامنے ایک برتن رکھ دیا جائے' جس میں وہ سب سے پہلے کلی کرے اور پانی اسی برتن میں گرائے۔ پھر اس میں اپنا چہرہ دھوئے' پھر بائیں ہاتھ کے ذریعے اپنی دائیں ہتھیلی پر پانی بہائے' پھر دائیں ہاتھ کے ساتھ بائیں ہتھیلی پر پانی بہائے۔ پھر پہلے دائیں کہنی پھر بائیں کہنی پر پانی بہائے' پھر بائیں ہاتھ سے اپنا دایاں پاؤں دھوئے' پھر دائیں ہاتھ سے بایاں پاؤں دھوئے' پھر اسی طرح اپنے گھٹنوں پر پانی بہائے' پھر اپنی چادر یا شلوار وغیرہ کا اندرونی حصہ دھوئے اور اس پورے طریقے میں اس بات کا خیال رہے کہ پانی برتن میں ہی گرتا رہے اس کے بعد جس شخص کو نظر بد لگی ہو اس کے سر کی پچھلی جانب سے وہ پانی یک بارگی بہا دیا جائے۔ (۱۴۱)

غسل کی مشروعیت

۱۔ رسول اکرمؐ کا فرمان ہے:

''نظر بد کا لگنا حق ہے' اور اگر کوئی چیز تقدیر سے سبقت لے جانے والی ہوتی تو وہ نظر بد ہوتی' اور جب تم میں سے کسی ایک سے غسل کا مطالبہ کیا جائے تو وہ ضرور غسل کرے''۔ (۱۴۲)

۲۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ کہتی ہیں کہ ''جس شخص کی نظر بد کسی کو لگ جاتی تھی اسے وضو کرنے کا حکم دیا جاتا تھا' پھر اس پانی سے مریض کو غسل کرایا جاتا تھا'' (۱۴۳)

ان دونوں حدیثوں سے یہ بات ثابت کی گئی ہے کہ جس شخص کی نظر کسی کو لگی ہو وہ مریض کے لیے وضو یا غسل کرے۔

دوسرا طریقہ: مریض کے سر پر ہاتھ رکھ کر یہ دعا پڑھیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ' وَاللّٰهُ يَشْفِيْكَ مِنْ كُلِّ دَاءٍ يُؤْذِيْكَ وَمِنْ كُلِّ نَفْسٍ اَوْ عَيْنٍ حَاسِدٍ اللّٰهُ يَشْفِيْكَ' بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ۔ (۱۴۴)

''میں اللہ کے نام کے ساتھ تجھے دم کرتا ہوں اور اللہ تجھے ہر تکلیف دہ بیماری اور ہر حاسد یا حسد

کرنے والی آنکھ کی برائی سے شفا دے گا"

تیسرا طریقہ: مریض کے سر پر ہاتھ رکھ کر یہ دعا پڑھیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ يُبْرِيكَ، مِنْ كُلِّ دَاءٍ يَشْفِيكَ، وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ، وَمِنْ شَرِّ كُلِّ ذِي عَيْنٍ (۱۳۵)

"اللہ کے نام کے ساتھ وہ اللہ تجھے ہر بیماری سے شفا دے گا اور حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد کرے اور ہر نظر بد کے شر سے"

چوتھا طریقہ: مریض کے سر پر ہاتھ رکھ کر یہ دعا پڑھیں۔

اللّٰهُمَّ رَبَّ النَّاسِ أَذْهِبِ الْبَأْسَ، وَاشْفِ أَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا (۱۳۶)

"اے اللہ! تو لوگوں کا پروردگار ہے۔ تکلیف دور فرما اور شفا بخش تو ہی شفا بخشنے والا ہے۔ تیری شفا کے علاوہ کوئی شفا نہیں ایسی شفا عطا فرما جو بیماری کو جڑ سے اکھاڑ دے"

پانچواں طریقہ: مریض کے سر پر ہاتھ رکھ کر آخری تین سورتیں پڑھیں اور اس پر دم کریں۔ (۱۳۷)

نظر بد کے علاج کے عملی نمونے

پہلا نمونہ: میں چند رشتہ داروں سے ملنے گیا تو انہوں نے مجھے بتایا کہ ایک بچے نے چند روز سے ماں کا دودھ پینا چھوڑ دیا ہے حالانکہ اس سے پہلے وہ فطرت کے مطابق ماں کا دودھ پیا کرتا تھا۔ میں نے اس بچے کو منگوایا اور معوذات اور دیگر مسنون دعائیں پڑھ کر اس پر دم کر دیا۔ اسے واپس لے جایا گیا تو اس نے فوراً دودھ پینا شروع کر دیا۔ واللہ اعلم۔

دوسرا نمونہ: مڈل سکول کا ایک طالب علم انتہائی ذہین، فصیح و بلیغ اور قادر الکلام تھا۔ متعدد تقریبات میں وہ سکول کے طالب علموں کی نمائندگی کرتے ہوئے تقریریں کیا کرتا تھا۔ ایک دن اس کی بستی میں رہائش پذیر ایک لڑکا فوت ہو گیا۔ وہ اپنے خاندان کے افراد کے ہمراہ تعزیت کے لیے گیا تو وہاں بھی اس نے لوگوں کو وعظ کیا۔ شام ہوئی تو وہ گونگا ہو گیا اور بولنے سے عاجز تھا۔ اس کا والد بہت گھبرا گیا، اسے فوراً ہسپتال میں لے کر گیا۔ اس کے مختلف ٹیسٹ ہوئے، ایکسرے لیے گئے لیکن مرض کا پتہ نہ چلا۔ بالآخر اس کا باپ اسے میرے پاس لے آیا۔ اسے دیکھتے ہی میری آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے کیونکہ میں اس لڑکے کی دینی سرگرمیوں سے واقف تھا۔ اس کے باپ نے مجھے پورا قصہ سنایا تو مجھے یقین ہو گیا کہ یہ نظر بد کا شکار ہوا ہے۔ میں نے اس پر معوذات کو پڑھ کر دم کیا اور پانی پر نظر بد والا دم پڑھ کر اس کے باپ کو دیا اور اسے تلقین کی کہ لڑکا اس پانی کو سات دن استعمال کرتا رہے اور اس سے غسل کرے۔ سات روز بعد وہ دوبارہ میرے پاس آیا تو پہلے کی طرح بولتا تھا اور بالکل تندرست تھا۔ میں نے اسے نظر بد سے بچنے

کے لیے چند احتیاطی اذکار سکھائے تاکہ وہ انھیں صبح و شام پڑھ کر آئندہ کے لیے نظر بد سے محفوظ رہے۔

تیسرا نمونہ: یہ واقعہ خود ہمارے گھر میں ہوا۔ ایک شخص اپنی بوڑھی والدہ کو لے کر آیا، خود میرے پاس بیٹھ گیا اور مجھے والدہ کے متعلق کچھ بتانے لگ گیا اور اس کی والدہ میرے گھر والوں کے پاس چلی گئی۔ میں نے اسے بلوا کر اس پر دم کیا اور وہ دونوں چلے گئے۔ میں اپنے گھر داخل ہوا تو کیا دیکھتا ہوں کہ گھر میں کیڑے ہی کیڑے ہیں۔ میرے گھر والوں نے گھر کی صفائی کی لیکن اچانک یہ کیڑے پھر ظاہر ہوئے اور گھر کے تمام کمروں میں پھیل گئے۔ میں نے گھر والوں سے پوچھا کہ یہ جو بوڑھی عورت آئی تھی اس نے تمھیں کیا کہا تھا؟ تو گھر والوں نے بتایا کہ وہ گھر کے ایک ایک کونے کو گہری نظروں سے دیکھتی رہی اور اس نے کوئی بات نہیں کی تو میں سمجھ گیا کہ اس کی نظر بد کا نتیجہ ہے کہ گھر میں کیڑے ہی کیڑے نظر آ رہے ہیں، حالانکہ میرا گھر انتہائی سادہ سا ہے لیکن چونکہ یہ عورت دیہاتی تھی اس لیے وہ تعجب کی نظروں سے گھر کو دیکھتی رہی۔

خلاصۂ کلام یہ کہ میں نے پانی منگوایا، پھر اس پر نظر بد والا دم کیا اور گھر کے تمام کونوں میں اسے چھڑک دیا جس سے وہ کیڑے چلے گئے اور گھر اسی حالت میں لوٹ آیا جس میں پہلے تھا۔ الحمد للہ۔

جادو کے علاج کا قرآنی وظیفہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم٥

الحمد للہ رب العلمین٥ الرحمن الرحیم٥ ملک یوم الدین٥ ایاک نعبد وایاک نستعین٥ اھدنا الصراط المستقیم٥ صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم ولا الضالین٥ (الفاتحہ ۱ـ۷)

الم٥ ذلک الکتب لاریب فیہ ھدی للمتقین٥ الذین یؤمنون بالغیب ویقیمون الصلوۃ ومما رزقنھم ینفقون٥ والذین یؤمنون بما انزل الیک وما انزل من قبلک وبالاخرۃ ھم یوقنون٥ اولئک علی ھدی من ربھم واولئک ھم المفلحون٥ (البقرۃ ۱ـ۵)

واتبعوا ما تتلوا الشیطین علی ملک سلیمن وما کفر سلیمن ولکن الشیطین کفروا یعلمون الناس السحر وما انزل علی الملکین ببابل ھاروت وماروت وما یعلمن من احد حتی یقولا انما نحن فتنۃ فلا تکفر فیتعلمون منھما ما یفرقون بہ بین المرء وزوجہ وما ھم بضارین بہ من احد الا باذن اللہ ویتعلمون ما یضرھم ولا ینفعھم ولقد علموا لمن اشترٰہ ما لہ فی الاخرۃ من خلاق ولبئس ما شروا بہ انفسھم لو کانوا یعلمون٥ (البقرۃ ۲: ۱۰۲)

والھکم الہ واحد لا الہ الا ھو الرحمن الرحیم٥ ان فی خلق السموت والارض واختلاف الیل والنھار والفلک التی تجری فی البحر بما ینفع الناس وما انزل اللہ من السماء من ماء فاحیا بہ الارض بعد موتھا وبث فیھا من کل دابۃ وتصریف الریح والسحاب المسخر بین السماء والارض لایت لقوم یعقلون٥ (البقرۃ ۲: ۱۶۳ـ۱۶۴)

اللہ لا الہ الا ھو الحی القیوم لا تاخذہ سنۃ ولا نوم لہ ما فی السموت وما فی الارض من ذا الذی یشفع عندہ الا باذنہ یعلم ما بین ایدیھم وما خلفھم ولا

يحيطون بشيء من علمه الا بما شاء وسع كرسيه السموات والارض ولا يؤده حفظهما وهو العلي العظيم ٥ (البقرہ ۲:۲۵۵)

امن الرسول بما انزل اليه من ربه والمؤمنون كل امن بالله وملئكته وكتبه ورسله لا نفرق بين احد من رسله وقالوا سمعنا واطعنا غفرانك ربنا واليك المصير ٥ لا يكلف الله نفسا الا وسعها لها ما كسبت وعليها ما اكتسبت ربنا لا تؤاخذنا ان نسينا او اخطانا ربنا ولا تحمل علينا اصرا كما حملته على الذين من قبلنا ربنا ولا تحملنا ما لا طاقة لنا به واعف عنا واغفر لنا وارحمنا انت مولنا فانصرنا على القوم الكفرين ٥ (البقرہ ۲:۲۸۵ـ۲۸۶)

شهد الله انه لا اله الا هو والملئكة واولوا العلم قائما بالقسط لا اله الا هو العزيز الحكيم ٥ ان الدين عند الله الاسلام وما اختلف الذين اوتوا الكتب الا من بعد ما جاءهم العلم بغيا بينهم ومن يكفر بايت الله فان الله سريع الحساب ٥ (البقرہ ۳:۱۸ـ۱۹)

ان ربكم الله الذي خلق السموات والارض في ستة ايام ثم استوى على العرش يغشي اليل النهار يطلبه حثيثا والشمس والقمر والنجوم مسخرت بامره الا له الخلق والامر تبرك الله رب العلمين ٥ ادعوا ربكم تضرعا وخفية انه لا يحب المعتدين ٥ ولا تفسدوا في الارض بعد اصلاحها وادعوه خوفا وطمعا ان رحمت الله قريب من المحسنين ٥ (الاعراف ۷:۵۴ـ۵۶)

واوحينا الى موسى ان الق عصاك فاذا هي تلقف ما يافكون ٥ فوقع الحق وبطل ما كانوا يعملون ٥ فغلبوا هنالك وانقلبوا صغرين ٥ والقي السحرة سجدين ٥ قالوا امنا برب العلمين ٥ رب موسى وهرون ٥ (الاعراف ۷:۱۱۷ـ۱۲۲)

فلما القوا قال موسى ما جئتم به السحر ان الله سيبطله ان الله لا يصلح عمل المفسدين ٥ ويحق الله الحق بكلمته ولو كره المجرمون ٥ (یونس ۱۰:۸۱ـ۸۲)

والق ما في يمينك تلقف ما صنعوا انما صنعوا كيد سحر ولا يفلح السحر حيث اتى ٥ (طٰہٰ ۲۰:۶۹)

افحسبتم انما خلقنكم عبثا وانكم الينا لا ترجعون ٥ فتعلى الله الملك الحق لا اله الا هو رب العرش الكريم ٥ ومن يدع مع الله الها اخر لا برهان له به فانما حسابه عند ربه انه لا يفلح الكفرون ٥ وقل رب اغفر وارحم وانت خير الرحمين ٥ (المؤمنون ۲۳:۱۱۵ـ۱۱۸)

والصّٰفّٰت صفّا o فالزّٰجرٰت زجرا o فالتّٰلیٰت ذکرا o انّ الٰھکم لواحد o ربّ السّمٰوٰت والارض وما بینھما و ربّ المشارق o انّا زیّنّا السّماء الدّنیا بزینة الکواکب o وحفظا من کلّ شیطٰن مّارد o لا یسّمّعون الی الملا الاعلیٰ و یقذفون من کلّ جانب o دحورا ولھم عذاب واصب o الّا من خطف الخطفة فاتبعہ شھاب ثاقب o (الصافات ۳۷: ۱۔۱۰)

واذ صرفنا الیک نفرا من الجنّ یستمعون القراٰن فلمّا حضروہ قالوا انصتوا فلمّا قضی ولّوا الیٰ قومھم مّنذرین o قالوا یٰقومنا انّا سمعنا کتٰبا انزل من بعد موسیٰ مصدّقا لّما بین یدیہ یھدی الی الحقّ و الیٰ طریق مّستقیم o یٰقومنا اجیبوا داعی اللہ و اٰمنوا بہ یغفرلکم مّن ذنوبکم و یجرکم مّن عذاب الیم o ومن لّا یجب داعی اللہ فلیس بمعجز فی الارض ولیس لہ من دونہ اولیاء اولٰئک فی ضلٰل مّبین o اولم یروا انّ اللہ الّذی خلق السّمٰوٰت والارض ولم یعی بخلقھنّ بقٰدر علیٰ ان یّحیی الموتیٰ بلیٰ انّہ علیٰ کلّ شیء قدیر o (الاحقاف ۴۶: ۲۹۔۳۳)

یٰمعشر الجنّ والانس ان استطعتم ان تنفذوا من اقطار السّمٰوٰت والارض فانفذوا لا تنفذون الّا بسلطٰن o فبایّ اٰلاء ربّکما تکذّبٰن o یرسل علیکما شواظ مّن نّار وّنحاس فلا تنتصرٰن o فبایّ اٰلاء ربّکما تکذّبٰن o (الرحمٰن ۵۵: ۳۳۔۳۶)

لو انزلنا ھٰذا القراٰن علیٰ جبل لّرایتہ خاشعا مّتصدّعا مّن خشیة اللہ وتلک الامثال نضربھا للنّاس لعلّھم یتفکّرون o ھو اللہ الّذی لا الٰہ الّا ھو عٰلم الغیب والشّھادة ھو الرّحمٰن الرّحیم o ھو اللہ الّذی لا الٰہ الّا ھو الملک القدّوس السّلٰم المؤمن المھیمن العزیز الجبّار المتکبّر سبحٰن اللہ عمّا یشرکون o ھو اللہ الخالق الباری المصوّر لہ الاسماء الحسنیٰ یسبّح لہ ما فی السّمٰوٰت والارض وھو العزیز الحکیم o (الحشر ۵۹: ۲۱۔۲۴)

قل اوحی الیّ انّہ استمع نفر مّن الجنّ فقالوا انّا سمعنا قراٰنا عجبا o یّھدی الی الرّشد فاٰمنّا بہ ولن نّشرک بربّنا احدا o وانّہ تعٰلیٰ جدّ ربّنا ما اتّخذ صاحبة وّلا ولدا o وانّہ کان یقول سفیھنا علی اللہ شططا o وانّا ظننّا ان لّن تقول الانس والجنّ علی اللہ کذبا o وانّہ کان رجال مّن الانس یعوذون برجال مّن الجنّ فزادوھم رھقا o وانّھم ظنّوا کما ظننتم ان لّن یّبعث اللہ احدا o وانّا لمسنا السّماء فوجدنٰھا ملئت حرسا شدیدا وّشھبا o وانّا کنّا نقعد منھا مقاعد للسّمع فمن یّستمع الاٰن

يجد له شهابا رصدا (الجن ۷۲: ۹)

قل هو الله احد ○ الله الصمد ○ لم يلد ولم يولد ○ ولم يكن له كفوا احد ○ (الاخلاص ۱۱۲: ۱-۴)

قل اعوذ برب الفلق ○ من شر ما خلق ○ ومن شر غاسق اذا وقب ○ ومن شر النفثت في العقد ○ ومن شر حاسد اذا حسد ○ (الفلق ۱۱۳: ۱-۵)

قل اعوذ برب الناس ○ ملك الناس ○ اله الناس ○ من شر الوسواس الخناس ○ الذي يوسوس في صدور الناس ○ من الجنة والناس ○ (الناس ۱۱۴: ۱-۶)

(بحوالہ الصارم البتار فی التصدی للسحرۃ الاشرار)

جدید سائنس کی تحقیقات

سائنس اور مافوق الفطرت قوتیں

سائنس لاطینی لفظ سائنٹیا سے ماخوذ ہے جس کے معنی علم کے ہیں۔ سائنس کی تعریف کئی انداز میں کی جا سکتی ہے مثلاً یہ قدرتی اور مادی مظاہر کا طریق مطالعہ ہے یا ایسی خیالی جو مشاہدات، تجربات اور استقرائی منطق سے حاصل کی گئی ہو یا سچائیوں کا منظم ترتیب ہے۔ مگر مذہب اور فلسفے کی طرح سائنس بھی انسانی دماغ کے مشاغل میں سے ایک ہے اور اسے انسانی دماغ نے ماضی کی نسبت سے سمجھا ہو تو سائنس کی بے شمار شاخیں ہیں اور ایک شاخ سے زائد کا مطالعہ انسان کے بس کی بات نہیں۔

سائنس ایک مزاج کا نام ہے جس میں کبھی ٹھہراؤ نہیں آتا بلکہ ہر وقت ترقی اور تحقیق کا عمل جاری رہتا ہے۔ سائنس نے قدرت کے ایسے سربستہ راز فاش کیے ہیں جو قدیم انسان کے لیے ناقابل فہم بلکہ ناقابل تسلیم تھے اور آج کا انسان اس طلسماتی اور تحیر کن دور میں رہ رہا ہے۔ وہ مظاہر جو ماضی کے تصورات اور قیاس آرائیوں پر مبنی تھے آج مجسم حقیقت کی طرح واضح ہیں۔ ہوا میں اڑنا اور چاند پر جانا کبھی مافوق الفطرت عقائد پر مبنی تھا لیکن سپر سانک طیاروں، خلائی جہازوں اور راکٹوں نے حقیقت بنا دیا ہے۔ دور دراز طویل دوری سے آواز اور جسم کا ایک ساتھ ٹیلیویژن سکرین پر آنا تجربات نے ثابت کر دیا ہے۔

وہ وقت دور نہیں جب انسان نور یعنی روشنی کی رفتار سے حرکت کرنے کا اہل ہو گا اور اس وقت سے شاید زمان و مکان بھی مسخر ہوتا نظر آتا ہے لیکن انسانی تجربات کے بہت سے میدان ابھی تشنۂ تحقیق ہیں اور سائنسی تحقیق کو بہت سے مظاہر اور سربستہ رازوں کی پردہ کشائی کرنا ہے۔ سائنس نے انسانی جسم کے ایک ایک خلیے کا مشاہدہ کر کے مختلف بیماریوں کی روک تھام تو کر لی ہے لیکن روح کے بارے میں ابھی تک خاموش ہے۔ موت، بقا بعد الموت، زندگی بعد از موت اور انسانی جسم کے ہلاک ہونے سے متعلق سب لاعلم ہیں۔ یقین کے ساتھ کہا جا سکتا ہے کہ سائنس تمام اسرار قدرت کو فاش نہیں کر سکے گی۔ انسانی غیر مرئی چیزوں کو دیکھ سکتا ہے لیکن حتمی غیر مرئی کو نہیں دیکھ سکتی۔

اس مادی اور مشینی دور میں ان چیزوں کو حقیقی اور سائنسی کہا جا سکتا ہے جو حواس انسانی کے دائرہ

اختیار میں آتی ہوں اور وہ چیزیں ما فوق الفطرت کہلاتی ہیں جہاں استدلال ناکام ہو جاتا ہے۔ ایک سائنسی دماغ کے مطابق حقیقت وہ ہے جو مبنی بر عقل ہو اور ما فوق الفطرت وہ ہے جو عقل کی کسوٹی پر پورا نہ اترے یا ایسا معجزہ ہے جو قانون قدرت سے بالاتر ہو اپنی ہستی سے بالاتر انسان کی قیاس آرائیوں اور تصورات کی وسیع آماجگاہ کا نام ما فوق الفطرت ہے۔

رچرڈ کیونڈش جادو اور ما فوق الفطرت سے متعلق صاحب رائے شخصیت ہیں۔ ان کے قول کے مطابق ما فوق الفطرت ہمارے لیے رات کا آسمان ہے ہمارے دماغ کی اس روشنی کا سایہ دار پہلو ہے جو ہمیں استدلال اور حقائق سے ملتی ہے۔ یہ شب سیاہ کی مانند ہے پراسرار خوبصورت سحر آفریں اور خوفناک ہے اس میں ایک مضبوط کشش اور ہم کسی نہ کسی طرح ما فوق الفطرت تصورات میں الجھے ہوئے ہیں۔

بعض اوقات ما فوق الفطرت مظاہر میں قوانین قدرت درہم برہم ہوتے نظر آتے ہیں مثلاً بلا قوت زمین سے اٹھنا اور بلا سہارا ہوا میں ٹھہر جانا وغیرہ وغیرہ اس کے علاوہ یہ ایسی قوتوں پر مشتمل ہیں جو ہیں تو فطرتی لیکن ہمارے لیے ناقابل فہم۔ مثلاً بہت پہلے جب بھی آسمانی بجلی گرتی ہوگی تو لوگ اسے ما فوق الفطرت مظہر کہہ کر اپنی نیکیوں یا برائیوں سے منسوب کرتے ہوں گے۔ آج یہ عیاں ہے کہ ان کی سوچ درست نہ تھی۔ قدیم مصری سورج کو دیوتا اس لیے مانتے تھے کہ ان کے لیے ناقابل فہم تھا۔

کالا جادو

جادو ما فوق الفطرت کی ایک قسم ہے جادو ایک ایسا جادوئی فن ہے جو قدرتی اور مستقبل کے واقعات پر اسرار وسیلوں سے اثر انداز ہوتا ہے۔ بعض ماہرین بشریات نے اسے نیم سائنس کا نام دیا ہے یہ اس مفروضے پر مبنی ہے کہ وہ الفاظ اور اعمال جو تکنیکی اعتبار سے کسی مظہر سے تعلق رکھتے ہوں عملی طور پر موثر ضرور ہوتے ہیں جادو کو تین قسموں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے پیداواری جادو، مدافعت کا جادو اور تخریبی۔ پیداواری جادو سے مراد خوشحالی و فراوانی کا حاصل کرنا ہے اور یہ کارکنوں میں کام کے لیے جذبہ اور اعتماد پیدا کرتا ہے۔ مدافعتی جادو خطرات اور شر کا مقابلہ کرتا ہے۔ کامیابی اور یقین محکم کے لیے اعتماد فراہم کرتا ہے اور یوں بیماری اور شر کی مدافعت کا عمل تیز ہو جاتا ہے۔ تخریبی جادو کا تعلق فرد کی انتقامی طبع سے ہے۔ جادو کی مندرجہ بالا تمام اقسام افراد میں یا تو اعتماد پیدا کرتی ہیں یا خوف و ہراس۔ بنا بریں قدیم تہذیبوں میں جادو کا ایک اہم مقام رہا ہے جو کم وبیش اب تک ہے۔ باوجود اس کے کہ سائنس اسے مسترد کرتی ہے۔

جادوگری مبینہ طور پر انسانی ذہن کی ان ما فوق الفطرت قوتوں کا نام ہے جو سماج دشمن مقاصد کے لیے استعمال کی جاتی ہیں موجودہ دور میں جو مادہ استدلال اور سائنسی ترقی کا دور ہے عوام میں (خواہ ان کا تعلق یورپ سے ہے یا مشرقی ممالک سے یا افریقہ سے) جادو کے اعتقاد کو ختم نہیں کر سکا اور شاید اس لیے کہ سائنس ان طریقہ ہائے واردات کی تفصیل بیان نہیں کر سکی جو جادو میں استعمال ہوتے ہیں۔ صرف لوک کہانیاں اور دیوتاؤں کے قصے اس کی اصل بیان کرتے ہیں۔ جادو کو مذہب نے ہمیشہ برا کہا ہے اور رد

حقیقت اس میں مذہب کا غلط استعمال بھی ہے جادوگر عورتیں ساحرہ یا چڑیل جانی جاتی تھیں۔ [illegible] جب لوگوں کا اعتقاد ہے کہ جادوگر عورتیں راتوں کی تاریکی میں جنگلوں کی خانقاہوں میں جمع [illegible] تجربوں کے لیے ان خانقاہوں میں آتی ہیں جہاں مرد سے ملاپ ہوتے ہیں۔ وہ معاشرے کی [illegible] مسخ کرلی ہیں اور مردوں سے ساتھ اپنی جنسی تشنگی دور کرتی ہیں ان تصورات [illegible] بھی تصور کیا جاتا ہے۔

سترہویں صدی عیسوی میں وزنوں کی شکایت اور انتہا پر جادوگری سے متعلق [illegible] سے تجربات ہوئے جن کے نتیجے میں جادوگر عورتوں کو زندہ جلا دیا گیا۔ [illegible] چڑیلوں کے قصے ملتے ہیں جیسا کہ قرآن حکیم کی سورۃ فلق آیت ۴ سے [illegible]

کہہ کہ میں صبح کے رب کی پناہ میں آتا ہوں ان سے شر سے جو گرہوں پھونکتی ہیں۔

انسانی دماغ کی حیران کن قوتیں

اب ہم ان تجربات کا جائزہ لیتے ہیں جو مغربی ماہرین نفسیات نے انسانی دماغ کی [illegible] قوتوں کو سمجھنے کے لیے کیے ہیں۔ یہ کی تحقیق مستقبل سے متعلق پیش گوئی [illegible] سے فاصلوں [illegible] مردہ لوگوں کی آوازیں سننے سے متعلق ہوری ہے متعدد [illegible] تمام موضوعات جو [illegible] میں آتے ہیں۔ غیر معمولی ادراک کے تجربات بھی اس موضوع کے تحت لیے جاتے ہیں۔ [illegible] ایک سوسائٹی ۱۸۸۲ء میں برطانیہ میں معرض وجود میں آئی تھی اور اسی قسم کی مختلف انجمنیں [illegible] اور امریکہ میں بھی موجود ہیں۔ جیسا کہ سائیکالوجی لیبارٹری میں جو تجربات ہوتے ہیں وہ [illegible] کیے جاتے ہیں۔ یہ تجربات ایک مخصوص تاش کے پتوں کی مدد سے کیے گئے ہیں [illegible] کہتے ہیں اس کی مدد سے پچیس اندازوں سے پانچ اندازے اس وقت معلوم کیے جاتے ہیں [illegible] کیا جاتا ہے لیکن اس قسم کے تمام تجربات محض قیاس پر مبنی ہیں۔

اشراق (ٹیلی پیتھی)

ایک ذہن سے دوسرے تک معنی کی رسائی کا نام اشراق ہے۔ تجربات کا طریق کار یہ ہے کہ ایک آدمی تاش کے پتوں میں سے ایک پتہ بلا امتیاز ترتیب ذہن میں لاتا ہے جب کہ دوسرا آدمی اس ترتیب [illegible] کوشش کرتا ہے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ ترسیل کنندہ زیر کار تاش کے پتے پر نظر رکھتا ہے [illegible] پتے کی نشانی بوجھنے کی کوشش کرتا ہے اور یہی عمل تمام پتوں پر جاری کیا جاتا ہے۔

غیب دانی اور پیش بینی

Knowldge of Mysteries and Foresight

غیب دانی سے مراد ایسی بصیرت ہے جو علم، استدلال اور ذرائع پر مبنی نہ ہو اور پیش بینی [illegible]

ہے جو مستقبل کے واقعات کا پتہ لگا سکے۔ بعض اوقات یہ دونوں اصطلاحیں ایک ہی معنی میں استعمال ہوتی ہیں ان کے لیے بھی مختلف ٹیسٹ ہیں جن میں زینر تاش استعمال کیا جاتا ہے۔ لیکن ان تجربات سے بھی واضح ہوا کہ کوئی تجربہ ایسا نہ تھا جس میں فاعل کو کارڈ کے نشانات بوجھنے پر مکمل قدرت حاصل ہوئی ہو۔

بقا بعد الموت Immortality After Death

موت اٹل ہے اور انسان ازل ہی سے زندگی بعد الموت پر یقین رکھتا ہے دنیا کے تمام مذاہب اسی نظریے کو بنیاد بناتے ہیں۔ قدیم زمانے میں لاشوں کو حنوط کرنے کا عمل موت کے بعد بقا حاصل کرنے کی کوشش تھی جو انسان نے پچاس ہزار سال پہلے کی۔ انیسویں صدی میں روحانیت نے مردوں سے متعلق جاننے کی کوشش کی لیکن کوئی بھی عملی تحقیق اب تک اس نازک مسئلے کی وضاحت نہیں کر سکی۔ ماہرین نفسیات کے لیے یہ ایک بہت بڑی الجھن ہے اور علم نجوم اور اشراق کے ذریعے اس کی ٹوہ لگانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ ہماری غیر معمولی صلاحیتیں ایک متوازی اطلاع بہم پہنچاتی ہیں جو عالم ارواح یعنی روحوں سے آ رہی ہے۔

بھوت پریت اور روحوں کا ظہور

اخبارات میں اکثر پڑھتے ہیں اور کئی بار یہ بات سننے میں آئی ہے کہ فلاں شخص کے قبضے میں جنات ہیں فلاں مکان پر جنات کا سایہ ہے۔ فلاں مکان پر اینٹوں کی بارش ہو رہی ہے وغیرہ وغیرہ یا کسی مکان کے شیشے اچانک ٹوٹتے ہیں اور پتھر پڑتے ہیں اور مکان پر جنات کے پر اسرار قبضے کے خوف و ہراس سے لوگ مکان چھوڑ گئے۔ جنات اور بھوتوں سے متعلق ماہرین کی تحقیق ظاہر کرتی ہے کہ لوگ ایسے مافوق الفطرت مظاہر کو محض اپنی ہی جذباتی کشمکش کے باعث حقیقت تصور کر لیتے ہیں اور انہیں روحوں سے منسوب کرنا غلط ہے۔ مزید برآں ایسے متواتر فریب نظر کے لگاتار تجربات سے ملتے ہیں اور ایسے تمام مظاہر سے متعلق ابھی تک وافی اطلاعات دستیاب نہیں ہو سکیں کہ کوئی ٹھوس سائنسی نظریہ قائم کیا جا سکے۔ کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ روحیں لہروں کی صورت میں موجود ہیں۔ شاید مستقبل قریب میں انتہائی نازک آلات کی مدد سے ان پر قابو پایا جا سکے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ کسی دوسرے سیارے کی مخلوق ہیں جنہیں اڑنے اپنی ہیئت بدلنے اور پھر بھی نظر نہ آنے کی قدرت حاصل ہے۔ شاید اس بات میں کچھ صداقت ہو۔ اس لیے کہ جنوں کی جسمانی بناوٹ انسانوں سے مختلف بیان کی جاتی ہے۔ (جنات کا ذکر قرآن کریم میں کئی بار آیا ہے) یورپی مفکروں کے نزدیک یہ سب قیاس آرائیاں ہیں۔ لیکن مسلمانوں میں جنوں کے وجود کے بارے میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔

کائنات کی ایسی پیچیدگیوں کو پرکھنے کے جو تجربات ہوئے ہیں وہ اتنے اطمینان بخش شواہد فراہم نہیں کرتے کہ ان کی بنیاد پر کوئی ٹھوس سائنسی نظریہ قائم کیا جا سکے۔ ان تجربات پر بہت سے اعتراضات بھی

ہوئے ہیں کیونکہ یہ خالصتاً اندازے کی پیداوار ہیں اور سائنس میں قیاس آرائی خود سائنسی اصولوں سے متصادم ہے۔ ایک مغربی مفکر کا قول ہے جب تک ان طریقوں اور عقیدوں کا جو عام انسانوں میں غیر معمولی قوتیں پھونکتے ہیں اور پھر ایک حد تک یہ سلسلہ جاری رکھتے ہیں خاتمہ نہیں ہو جاتا انسانی ترقی ناممکن ہے۔ اس سے عیاں ہے کہ سائنسی اقدامات یا سائنسی انداز فکر اس سلسلے میں کوئی مدد ثابت نہیں ہوئے۔ اس ضمن میں قرآن حکیم کی چند آیات پیش کی جا سکتی ہیں۔

غیب کو فقط وہی اللہ جانتا ہے وہ کسی کو اپنے (رموز غیبی پر) اطلاع سوائے اپنے مقربین کے۔ جن کو اس نے منتخب کیا ہے اور وہ اپنے پاسبانوں کا گروہ رکھتا ہے جو اس کے گرد رہتے ہیں (سورہ جن آیت ۲۵-۲۶)

مذہبی رہنماؤں نے ان سربستہ رازوں اور غیب کو دو قسموں میں بیان کیا ہے۔ اضافی غیب اور حقیقی غیب۔

اضافی غیب ہمیشہ اشیاء کے گرد و پیش کی نسبت سے جانا جاتا ہے اس لیے کہ اس میں وقت کا عمل دخل ہے مثلاً آج ہم وہ مصور شدہ تصاویر نہیں دیکھ سکتے جو پہلے وقتوں میں پائی گئیں یا جیسے تمدن کا عجائب گھر دیکھنے سے معذور ہیں جسے لندن کے لوگ با آسانی دیکھ سکتے ہیں اسی طرح ننھے منے اجسام کو صرف خوردبین ہی سے دیکھا جا سکتا ہے ظاہری آنکھ سے نہیں وہ اتنا دور ہے اس کو صرف دوربین سے دیکھا جا سکتا ہے لیکن وجود یزداں کو جو کہ حقیقی غیب ہے یا کسی ذی روح کو کسی طریقے سے نہ دیکھ سکتے ہیں نہ سمجھ سکتے ہیں جب تک خدا اپنے پیغمبروں کے لیے اپنے جلوے کو خود ظاہر نہیں کرتا۔

پیغمبروں اور اولیاء اللہ کی زندگیاں معجزات اور کرامات سے بھری ہیں۔ عام دیکھنے والے کے لیے یہ مافوق الفطرت مظاہر ہیں۔ لیکن ان کی سچائی اور حقیقت مسلم ہے۔ حضرت عمرؓ سے اسی قسم کا ایک واقعہ منسوب ہے۔ آپ مسجد نبوی میں جمعہ کا خطبہ دے رہے تھے اور خطبے کے دوران اچانک آپ نے اپنے جرنیل ساریہ کو پہاڑی کی طرف دیکھنے کو کہا جہاں سے دشمنان اسلام حملہ کرنے والے تھے۔ اس وقت حضرت ساریہ تین سو میل کے فاصلے پر دشمنوں سے نبرد آزما تھے۔ (اسلامی تاریخ میں اس قسم کی اور بھی کئی مثالیں ملتی ہیں) اب اس واقعے کو علم غیب کہہ لیں یا اشراق یا کسی بھی اور انسانی ذہن کی قوت کا نام دے لیں۔ بہرحال جو کچھ تھا کہتے ہیں ساریہ نے آپ کی آواز سن لی تھی اور وہ دشمن کی چالوں سے آگاہ ہو گیا تھا۔ کچھ لوگ یقین رکھتے ہیں۔ کہ کوئی مافوق الفطرت دنیا موجود ہے جو باطنی بصیرت اور اپنے ہی اصول و ضوابط رکھتی ہے اور صوفیائے کرام جو ہر وقت خدا سے ناطہ جوڑنے کے لیے کوشاں رہتے ہیں اور بصیرت کی آنکھ رکھتے ہیں اور وہ حقیقی غیب کو دیکھ سکتے ہیں: تاہم حضرت عمرؓ کا متذکرہ بالا واقعہ مغرب کے ماورائی نفسیات کے محققین کو ایک ایسی اطلاع اور جذبہ مہیا کرتا ہے جس کی روشنی میں وہ سائنس کی نظر سے علم ارواح و نفسیات کو سمجھنے کے لیے اپنی تحقیق جاری رکھ سکتے ہیں اور آخر میں ہم یہ نتیجہ بھی اخذ کر سکتے ہیں کہ سائنس ابھی مافوق الفطرت قوتوں کو مسخر نہیں کر سکی۔ (بحوالہ سائنس اینڈ سائیکالوجی)

سیتاپور کا جن

۱۹۳۹ء کی بات ہے میں ان دنوں فیض ہائی اسکول فیض آباد میں پڑھتا تھا۔ گھر سے اسکول زیادہ فاصلے پر نہ تھا۔ پھر بھی ایک ملازم سائیکل پر بٹھا کر مجھے اسکول لے جاتا اور واپس لاتا۔ کبھی کبھی اس دوران میں کوئی کھانے کی چیز اسکول لے آتا جو میں اپنے ایک دوست کے ساتھ مل کر مزے لے لے کر کھاتا۔ ایک دن جو گھر آیا تو معلوم ہوا کہ والد صاحب کا تبادلہ سیتاپور ہو گیا ہے۔ یہ میرے لیے مژدہ جانفزا تھا۔ میری مسرت کی حد نہ رہی تھی۔ یہ بات نہیں تھی کہ مجھے فیض آباد پسند نہ تھا یا میرا دل وہاں کے اسکول میں نہیں لگتا تھا۔ والد صاحب کورٹ آف وارڈز میں آفیسر تھے۔ ان کی ملازمت کچھ اس قسم کی تھی کہ ان کے دورے دور دراز کے شہروں میں ہوا کرتے تھے جس کی وجہ سے مجھے سیر و سیاحت کا چسکا پڑ گیا تھا۔ ان دنوں میری یہی آرزو رہتی کہ میں ہر وقت ریل گاڑی میں سفر کرتا رہوں۔ گھر میں بھول کر بھی ریل گاڑی کا نام آ جاتا تو میں پہلے تیار ہو جاتا۔ میں سب سے چھوٹا تھا اس لیے میری خوب ناز برداری ہوتی اور ویسے بھی میں پڑھائی میں خاصا اچھا تھا۔

والد صاحب سیتاپور چلے گئے۔ میرے ششماہی امتحان قریب تھے جو ہمارے سیتاپور جانے میں حائل تھے۔ میرے لیے ایک ایک دن کاٹنا محال تھا۔ خدا خدا کر کے امتحان ختم ہوئے۔ آخر وہ مبارک دن آ گیا۔ جب والد صاحب آئے اور ہم بھائی بہن ان کے گرد گھیرا ڈال کر بیٹھ گئے۔ مزے مزے کی باتیں کرتے رہے۔ سیتاپور کے حالات سنتے رہے۔ وہ کیسا شہر ہے؟ مکان کیسا ہے؟ لوگ کیسے ہیں؟ ہمارے نئے اسکول کیسے ہیں؟ وغیرہ وغیرہ۔ والد صاحب نے بتایا کہ فی الحال وہ اپنے کسی دوست کے ہاں مقیم ہیں۔ مکان تو مل گیا ہے لیکن رہائش کے قابل نہیں۔ کرایہ چار روپے مہینہ ہے، مگر عرصے سے خالی رہنے کے باعث مرمت طلب ہے۔ اپنے ہیڈ کلرک کے ذمے لگا آئے ہیں کہ وہ چار دن میں مرمت اور صفائی وغیرہ کرا دے تاکہ قابل رہائش ہو جائے۔

چند روز مزید فیض آباد میں گزر گئے پھر ایک شام ہم لوگ تین تانگوں میں لدے پھندے اسٹیشن پہنچے مغرب کے وقت روہیلکھنڈ کماؤں ریلوے کی چھوٹی سی ریل گاڑی میں روانہ ہوئے واضح رہے چھوٹی پٹڑی پر چلتی تھی۔ پتہ نہیں کب بارہ بنکی آیا۔ جہاں بڑی لائن کی گاڑی بدلی اور جاگتے اونگھتے ہمالیہ کی ترائی کے جنگلات سے گزرتے ہوئے علی الصبح سیتاپور پہنچ گئے۔

سیتاپور ضلعی ہیڈ کوارٹر ہونے کے باوجود ایک مختصر سا شہر تھا اندرون شہر ایک لمبا سا بازار تھا جو ایک سینما رام ٹاکیز سے شروع ہو کر سرائے چوک پر ختم ہوتا تھا سرائے چوک میں گھنٹہ گھر تھا یہاں سے بائیں ہاتھ مڑیں تو سڑک پر ہمارا مکان آ جاتا تھا یہ محلہ حسن گنج کہلاتا تھا مکان کیا تھا بڑی سی حویلی تھی گلی میں ڈیوڑھی سے داخل ہوں تو بائیں ہاتھ لمبی سہ دری تھی جس میں اندر کے رخ چار وسیع کمرے تھے صحن کے دوسری جانب باورچی خانہ غسل خانہ اور بیت الخلا تھا سامنے کے رخ دو دالان تھے جن کے اندر کئی کمرے

تھے گھر والوں نے دور دراز کی [illegible] اور [illegible] کے طور پر [illegible] [illegible] بالکل ختم ہو گئی تھیں۔

میں نے بھی اچھی طرح [illegible] دیکھا تھا [illegible] بڑے بھائی [illegible] وہاں پہنچے تھے مجھے لے [illegible] [illegible] اسکول [illegible] [illegible] اور [illegible] کی کلاس [illegible]

اسکول میں داخلے سے پہلے [illegible] ایک سیدھا سادا دیہاتی شخص تھا [illegible] ایک مرتبہ [illegible] [illegible] آواز دیتا تھا [illegible] کہاں سے [illegible] صاحب نے [illegible] [illegible] الداد اور وارث [illegible] ہوتا ہے۔

بجلی گھر میں بھی نہیں تھی [illegible] میں تو لیمپ جل رہے تھے اور میرا خیال ہے کہ [illegible] [illegible] وارث [illegible] [illegible] جانے والے [illegible] [illegible] الداد [illegible] [illegible] آنکھوں سے [illegible] بھائی [illegible] اسکول [illegible] [illegible] صاحب سے وارث [illegible] اسکول [illegible]

دریائے [illegible] ہمارے مکان سے قریب جو مسجد تھی [illegible] [illegible] اسکول کے پاس [illegible] [illegible] برسات میں [illegible] [illegible] مجھے [illegible] [illegible]

ان سے خبریں مختصر کر دو زنامہ بھی ہوتا تھا۔ والد صاحب بھی کبھی کبھی اسٹریٹ جرنل یا بلیکی آف لندن کا

سے ٹائمز آف انڈیا بھی منگا لیتے جس میں جنگ کی تصویریں ہوتی تھیں۔ یہ وہ زمانہ تھا جب جرمنی نے پولینڈ پر حملہ کر دیا تھا اور دوسری جنگ عظیم شروع ہو چکی تھی جس میں اٹلی بھی ہے اور مقامات (محاذ) کھلے جہاں جرمنی کے حملے کی خبر اخبار میں آتی وارث کو یہی خبر سناتا اور جنگ کی تصویریں اخبار اور رسالے میں دکھاتا میرا روز کا معمول تھا وہ بیچ ان ہی زمانے میں سے گفتگو کا موضوع جرمن ہٹلر اور جنگ ہی کے گرد گھومتا تھا جس دن میں کچھ مصروف ہوتا وارث خود ہی پوچھتا آج جنگ کی باتیں نہیں بتاؤ گے اور پھر تمام خبریں بغور سنتا اور دیکھتا اور بعض اوقات ایسے سوال کرتا جو میری عقل سے بالاتر ہوتے۔ رات ایک کر دو جو بھی میں والد صاحب سے پوچھتا کرتا تو وہ بتا دیا کرتے اور کہتے کہ تم پڑھائی پر زیادہ توجہ دو، وقت وارث کو پڑھایا کرو۔

وارث میرے ساتھ اسکول جاتے ہوئے بتاتا کہ اس نے گیٹ کے پل کے نیچے ایک گھڑیال دیکھا تھا ہم دونوں وہاں آ کر رک جاتا۔ مجھے گھڑیال نظر آتا ایک دن اسکول سے واپسی پر میں نے ضد کی کہ مجھے گھڑیال دکھاؤ۔ دوسرے روز وہ بولا بھئی آپ یہیں پل پر رک جائیں میں اس وقت پل کے نیچے جاتا ہوں پھر وہ نیچے چلا گیا اور پانی میں اترتے ہی میں نے جھک کر دیکھتا رہا۔ اچانک شڑاپ کی آواز نے مجھے چونکا دیا۔ نیچے دیکھا تو ایک بہت بڑا مگرمچھ پانی پر تیرتا ہوا میری طرف دیکھ رہا تھا پھر وہ فوراً غڑاپ سے غوطہ لگا کر پانی میں غائب ہو گیا میں نے ڈر کے مارے وارث وارث چلانا شروع کر دیا۔ پل کے نیچے سے نکل کر میری طرف آ رہا تھا خوش اور مسکرا رہا تھا میں نے تمام باتیں والد صاحب کو سنائیں انھوں نے پتہ نہیں کیوں وارث کو ڈانٹا۔

سردیوں کی تعطیلات ہو گئیں بھائی جان لکھنؤ سے آ گئے تھے میں نے انھیں بتایا کہ وارث جب کبھی جب پوچھتا کہ جب کسی نے اسے کبھی روٹی کھاتے نہیں دیکھا۔ وہ اپنی روٹی اوپر کوٹھڑی میں لے جاتا ہے اس کا دروازہ بند رکھتا ہے اور فوراً خالی برتن واپس لے آتا ہے گرمی ہو یا سردی وہ اندر سے کوٹھڑی بند کر کے اندھیرے میں ہوتا ہے گھر والے اس کی ان باتوں پر توجہ نہ دیتے مگر بھائی جان کو تجسس رہتا وارث مجھے باقاعدہ بہت پیار سے اسکول لے جاتا اور راستے میں ضد کرتا کہ سنگھاڑے کھانے ہیں وہ تھوڑی دیر تک مجھے کھڑا کر کے پل کے نیچے جاتا اور جیبیں بھر کر تازہ ہرے ہرے سنگھاڑے لے آتا۔ اب بھی سوچتا ہوں آخر ان سردیوں میں سنگھاڑے کہاں سے آتے تھے؟ وہ میری فرمائش بھی پوری کرتا۔

معمول تھا کہ ہمیں دودھ والے نے ایک دفعہ دودھ لانا بند کر دیا۔ یہ بھی تجسس والد صاحب نے وارث سے دودھ منگانا شروع کر دیا جو جامع مسجد کے پاس گھوسی کے گھر سے دودھ لایا کرتا۔ ایک دن گھوسی نے بھائی جان کو اور انھوں نے والد صاحب کو رپورٹ دی کہ وارث دودھ لے کر مسجد میں جا کر دودھ پیتا ہے اور پھر تالاب سے پانی ملاتا ہے اس نے خود دیکھا ہے مگر والد صاحب کا کہنا تھا کہ جب وارث دودھ لاتا ہے تو بہت گاڑھا ہوتا ہے اور اگر کوئی اور دودھ لاتا ہے تو بالکل پانی جیسا پتلا ہوتا ہے۔

دلدار اور وارث میں نوک جھونک چلتی تھی آخر ایک دن دلدار خوب غصے ہوا اور اس نے بھائی جان کی معرفت والد صاحب کے خوب کان بھرے میں نے دیکھا کہ بھائی جان اور والد وارث کے بارے

میں سرگوشیاں کر رہے ہیں اور مجھے یہ [illegible] مجھ کو ایک [illegible] اصولی [illegible]
بہت اچھا لگتا تھا۔ انھوں نے [illegible] مجھے بھی [illegible]
میں سب راستے میں [illegible]

ایک روز ہم [illegible] چار پانچ دوست [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
معلوم ہے [illegible] ۱۹۳۲ء میں [illegible]
[illegible] کا سوال [illegible]

وہ بتا رہا تھا [illegible]
کیا بتا [illegible] میں نے بتایا کہ [illegible] فوجوں نے [illegible]
کے ملک پر بھی جرمن بمباری کر رہے ہیں!

میں نے کہا [illegible] معلوم [illegible]
[illegible] دیوار پر [illegible]
[illegible] معلوم ہوا کہ جیسے [illegible]
[illegible] کے بعد آؤں گا۔ [illegible] والد صاحب [illegible]
ڈھونڈتے ڈھونڈتے [illegible] اس کی کوٹھڑی [illegible]
رہتے تھے والدہ نے دریافت کیا تو میں نے سارا واقعہ سنایا [illegible]
ڈھونڈتے رہے لیکن اس کا کوئی پتہ نہ چلا اس کی کوٹھڑی [illegible]
معلوم وہ کون تھا کہاں چلا گیا [illegible] چند روز بعد چلا گیا [illegible]
واقعہ [illegible] ذہن کے پردے پر [illegible] گھوم رہی ہیں۔

([illegible] ۱۹۹۸ [illegible])

How to Believe یقین نہیں آتا

جنات کے عجیب و غریب واقعات

میں [illegible] ایک [illegible] بات [illegible] جب آتا ہے [illegible] یہ [illegible] یقین نہیں آتا [illegible] اسی واقعے کے لیے [illegible] کہتے ہیں [illegible] انسان [illegible] کے قریب آ جاتا۔

منیر جن

آج سے چند سال پہلے [illegible] کے مکان میں [illegible] ہوئی [illegible] میری عزیزہ [illegible] باتوں میں [illegible] کا اندازہ ہوا۔

واقعہ میری عزیزہ کی حالت غیر ہوئی آنکھیں [illegible] اور [illegible] سر کے چند بال [illegible] شکل [illegible] دیکھ کر ان کی ایک [illegible] دوسری اور تیسری [illegible] میں اپنے ایک عزیز کے پاس بیٹھا ہوا اس کا [illegible] رہا تھا۔ [illegible] ہم دونوں اندر گئے میری عزیزہ نے [illegible] آواز سے [illegible] اپنی عزیزہ کا [illegible] ان کی [illegible] کا جائزہ لینے لگا تو میں نے محسوس کیا کہ شاید یہ [illegible] میری کرسی کے پاس [illegible] سے لکھا ہوا ایک پرچہ [illegible] جس میں لکھا تھا کہ [illegible] اسی وجہ ان کو [illegible] سے باز آ جاؤ۔

(منیر جن)

یہ پرچہ میں نے اور سب نے پڑھا۔ چونکہ میں آزاد خیال ہونے کے ساتھ ساتھ نڈر بھی تھا میں نے اپنی عزیزہ سے پوچھا۔

میں: تم کون ہو؟

وہ: میرا نام منیر جن ہے۔

میں: تم نے اس لڑکی کو کیوں ستا رکھا ہے؟

وہ: (مسکرا کر) میری مرضی اسی میں ہے۔

میں: تو پھر اب [illegible]

..: [illegible]

میں: کیا تم مجھ سے دوستی کر سکتے ہو؟

..: ہاں بڑی خوشی سے

میں: تو بتاؤ [illegible]

..: میں اپنے [illegible]

میں: اچھا [illegible]

[illegible]

میں نے پوچھا۔

میں: [illegible]

..: [illegible]

[illegible]

پھر آپ [illegible]

میں نے پوچھا کہ آپ [illegible]؟

[illegible]

اس پر میں نے اپنے ساتھی سے پوچھا کہ [illegible]

انھوں نے کہا [illegible]

اس پر میں نے اس سے کہا [illegible]

اس نے پوچھا کیا [illegible]

یعقوب جن

اس کے چند روز بعد یعقوب جن کا واقعہ پیش آیا [illegible]

رحمت جو برٹش حکومت میں ڈاکٹر میجر تھے ای آئی ریلوے میں میڈیکل آفیسر تھے ان کا تبادلہ دمن آباد ہو گیا تو یہ لوگ چند دن بعد دوسرے بچے چھوڑ گئے کے لیے ان کو مراد آباد جانا پڑا۔ ان کے جانے کے بعد ان کی امی کو بنگلے میں ایک پرچہ پڑا ہوا ملا۔ اس میں لکھا تھا۔

آج رات تم سب بنگلے پر نہ سونا ورنہ سب قتل ہو جاؤ گے ہوشیار ہو جاؤ۔

یہ پرچہ پڑھ کر امی کو بہت تشویش ہوئی۔ انہوں نے پولیس میں شکایت کی۔ مراد آباد تار دیا۔ پولیس نے احتیاطاً دو سپاہی بنگلے پر لگا دیئے۔ رات بھر پہرہ دیتے رہے لیکن کوئی حادثہ پیش نہ آیا۔ دوسرے روز اتفاق سے برآمدے پر ایک اور پرچہ پڑا ہوا ملا جس میں لکھا تھا۔

رات کو ہوشیار رہنا آج کی رات تم کو بھی مار ڈالا جائے گا اور قتل بھی کیا جائے گا۔

میجر صاحب کی اہلیہ نے یہ پرچہ بھی پولیس میں بھیج کر مراد آباد تار دیا۔ اس پر پولیس نے چند سپاہی بھیج دیے اور بنگلے کی تمام نگرانی پولیس نے اور ان کے ملازمین نے رات بھر پہرہ دیا۔ لیکن کچھ نہ ہوا صبح ہوئی تو برآمدے سے ایک پرچہ ملا کہ۔

قہر الٰہی آج بھی بنگلے پر نازل ہونے والا ہے۔

تیسرے دن مجھے خبر ہوئی تو میں نے اپنے ساتھ چند تجربہ کار آدمی لیے اور دمن آباد روانہ ہو گیا۔ دوسرے روز وہاں سے دو بجے ہم گاڑی سے پہنچے اور جب ہم بنگلے کے ڈرائنگ روم میں جا کر بیٹھے تو تھوڑی دیر کے بعد فرش پر پرچہ ملا جس میں لکھا تھا کہ

ابھی تم لوگ نئے آئے ہو آج رات کو تم سب کو قتل کیا جائے گا ہوشیار ہو جاؤ۔

اس پرچہ سے ایک تعویذ لکھ کر بنگلے پر رات آئی اور رات بھی تاریک اب بنگلے پر چند سپاہی میجر صاحب کے ملازم اور چند میرے ساتھی تھے اور سب ایک بجے رات تک پہرہ دے کر سو گئے۔ صرف میں اور میجر صاحب کی بیوی جاگتے رہے ان کے پاس رائفل اور میرے پاس بجلی کی ٹارچ تھی اور دفعتاً بنگلے کے پیچھے بجلی کی روشنی نظر آنے سے خیال ہوا کہ ڈاکو آ گئے ہیں تو مستعدی کے ساتھ اٹھا اور پہلے آہستہ سے اپنے ساتھیوں کو جگایا پھر نوکروں اور سپاہیوں کو بیدار کیا میں نے اپنے ساتھیوں اور نوکروں کو ہدایت کی کہ بنگلے کے پیچھے جو درخت لگے ہوئے ہیں ان کے پیچھے پیچھے آہستہ آہستہ چل کر پھاٹک کے قریب پہنچیں اور دوسری طرف سے پولیس والے گھیر لیں گے۔ اب ایک طرف سے وہ دوسری طرف سے میں چلا لیکن پولیس مجھ سے ایک قدم پیچھے تھی اور میں آگے تھا میرے ایک ہاتھ میں ٹارچ تھی اور دوسرے میں ریوالور جب بنگلے کے قریب پہنچ کر میں نے ٹارچ روشن کر کے دیکھا کہ وہاں کچھ بھی نہیں ہے دوسرے دن میجر صاحب کی بڑی لڑکی نے دیکھا کہ اس کی ایک چھوٹی دو سالہ بہن سو رہی تھی بڑی بہن کسی ضرورت سے دوسرے کمرے میں گئی واپس آ کر دیکھا تو غائب اندر باہر سب جگہ تلاش کیا لیکن بے سود تھک گئے ڈیڑھ گھنٹے کے بعد اس کمرے میں بچی کے رونے کی آواز آئی دیکھا تو فرش پر پڑی رو رہی ہے ایک روز بجلی میں وہ گرم ہو رہا تھا کہ بجلی اڑی اور ہم پڑے رہ گئے اب مجھے خیال پیدا ہوا کہ یہ ڈاکو نہیں ہے کوئی جن ہے

جب میں نے سب سے اس کا اظہار کیا تو غسلخانے کے دروازے پر ایک پرچہ [illegible]

اچھا تم نے میری شکایت کی ہے دیکھا جائے گا ہوشیار رہنا۔

پھر ایک کمرے کا سامان دوسرے کمرے میں اور [illegible]

[illegible]

جو چیز [illegible]

پھر پوچھا [illegible]

تم میں جو [illegible]

اس پر ایک پرچہ آیا لکھا تھا

رات کے دو بجے [illegible]

چنانچہ میں دو بجے اٹھ [illegible] رات میں [illegible]

[illegible]

واپس آ گیا۔

ایک روز گھر [illegible]

میں ڈرائنگ روم میں چند [illegible]

جس میں لکھا ہے۔

[illegible]

اب [illegible] صاحب [illegible]

[illegible]

[illegible] ان کی بیوی کی [illegible]

[illegible]

واپس ہوئے تو دیکھا کہ [illegible]

[illegible] پہلے تک [illegible] یعقوب جن [illegible] باپ کی تحریر ہے۔ اس داستان میں [illegible] کی کرامات کی وجہ سے [illegible] کی ہے۔

بدتمیزی کا جن

ایک دن میں ایک نوجوان خوبصورت بدتمیز [illegible] پاس آ کر کہنے لگا کہ خدا کے واسطے اپنے [illegible] سے [illegible] میں ایک آدمی ہوں جب مجھ پر اس کا اثر ہوتا ہے تو کوئی [illegible] سب [illegible] کے ساتھ [illegible] اچھا ہوں اپنے جن سے [illegible] پانچ روپے اور مجھے ایک [illegible] کی [illegible]۔

[illegible] میں [illegible] کے [illegible] بچے [illegible] کے [illegible] جب [illegible] کی [illegible] سے [illegible] ایک [illegible] ہو کر [illegible] میں [illegible] اچانک [illegible] میں [illegible] مکان کے [illegible] کے [illegible] میں [illegible] دونوں [illegible] کے اندر [illegible] کی [illegible] ایک [illegible] آ [illegible] ایک [illegible] تھا۔

جناب [illegible] صاحب بدتمیزی کا جن بڑا زبردست ہے میرے گھر [illegible] نہیں [illegible] آپ اس [illegible] میں [illegible] ہے۔

دوسرے دن میں اپنے دفتر میں بیٹھا ایک [illegible] کہ یعقوب جن کا ایک پرچہ آیا اس میں لکھا تھا۔

آپ کمرے سے فوراً باہر نکل جائیے بدتمیز جن چھت گرانا چاہتا ہے۔ (یعقوب جن)

میں فوراً باہر نکل گیا تھوڑے وقفے کے بعد ہی میرے دوسرے قریب کے مکان کی چھت کا کچھ حصہ گر گیا اور چھت کی ایک کڑی دروازے سے نکل کر قریباً پانچ سو گز کے فاصلے پر گری مجھے تشویش ہوئی اور اپنے دوست جن سے کہا وہ جواب میں ایک پرچہ آیا۔

[illegible] آباد سے فوراً میرے صاحب کو بلا لیجئے بدتمیزی کا جن میرے کہنے پر چلنے سے انکار ہو گیا ہے میں خود [illegible] کر اس کی [illegible] میں آپ کو ایک مدت کے لیے بھی تنہا نہیں چھوڑ سکتا کیونکہ میرے بعد وہ آپ کو بہت تکلیف دے گا۔ (یعقوب جن)

میں نے فوراً [illegible] تار دیا۔ اس پر انہوں نے اپنے بیٹے کے [illegible] دروازے پر [illegible] ہو کر آواز دی جو کر و یعقوب نے [illegible] آواز دی تھی۔

اے یعقوب صاحب کے دوستو! [illegible] میں [illegible] آبادی کی کوٹھی پر [illegible]

طرح پھنس گیا ہے تم فوراً یہاں جاؤ اور اس کی مدد کرو۔

[illegible] نے مجھے خط میں [illegible] وقت [illegible]

آواز میں [illegible] وقت [illegible] اور [illegible]

مجھے محسوس کر کے تعجب ہوا!

اب ذرا [illegible]

بالائی منزل میں ایک [illegible]

تھے اور [illegible]

جناب [illegible] صاحب [illegible]

اب [illegible]

حاشیہ جات

۱۔ صحیح بخاری (۳۲۷۹) صحیح مسلم (۲۲۰۱) جامع ترمذی (۲۰۶۳) سنن ابن ماجہ (۳۱۵۶)

۲۔ تہذیب اللغۃ ج ۳ ص ۴۹۰

۳۔ لسان العرب ج ۳ ص ۳۲۶

۴۔ لسان العرب لفظ جن

۵۔ [illegible] ج ۱۹ اور المصباح ص ۲۶۷

۶۔ المعجم الوسیط ج ۱ ص ۲۰۹

۷۔ [illegible] المحیط ص ۳۹۴

۸۔ المصباح المنیر ص ۴۰۸

۹۔ المغنی ج ۴ ص ۱۰۳

۱۰۔ زاد المعاد ج ۴ ص ۱۳۶

۱۱۔ سورۃ طٰہٰ ۱۲۳

۱۲۔ سورۃ الاحقاف ۲۹

۱۳۔ سورۃ الانعام ۱۳۰

۱۴۔ سورۃ الجن ۱

۱۵۔ سورۃ الجن ۶

۱۶۔ سورۃ الکہف ۵۰

۱۷۔ سورۃ الحجر ۲۷

۱۸۔ مسلم ج ۴ ص ۱۷۰ نووی

۱۹۔ مالک ج ۲ ص ۴۸، بخاری ج ۴ ص ۳۳۳ مع الفتح، نسائی ج ۳ ص ۱۷۶، ابن ماجہ ج ۱ ص ۳۲۹

۲۰۔ بخاری ج ۲ ص ۲۵۳ مع الفتح، مسلم ج ۴ ص ۱۲۸ مع النووی

۲۱۔ مسند احمد ج ۱ ص ۱۵۳، ۲۲۸، مسلم ج ۱۸ ص ۱۴۳ مع نووی

۲۲۔ بخاری ج ۳ ص ۲۸۲، مسلم ج ۱۳ ص ۱۵۵

۲۳۔ مسلم ج ۱۳ ص ۱۹۱

۲۴۔ بخاری ج ۸ ص ۳۳۴، مسلم ج ۱۵ ص ۱۲۰

۲۵۔ بخاری ج ۳ ص ۲۸، مسلم ج ۲ ص ۹۳

۲۶۔ بخاری ج ۱۰ ص ۲۸۳، مسلم ج ۱۵ ص ۱۶

۲۷۔ مسلم ج ۱۸ ص ۱۲۲، الدارمی ج ۱ ص ۳۲۱

۲۸۔ سورۃ البقرۃ آیۃ ۱۰۲

۲۹۔ سورۃ ص ۷۷

۳۰۔ سورۃ ص ۸۱ـ۸۲

۳۱۔ سورۃ طٰہٰ ۹۶ـ۹۹

۳۲۔ سورۃ الاعراف ۱۱۷ـ۱۲۲

۳۳۔ سورۃ الفلق

۳۴۔ تفسیر القرطبی ج ۲۰ ص ۲۵۷

۳۵۔ تفسیر ابن کثیر ج ۴ ص ۵۷۳

۳۶۔ تفسیر الطبری ج ۱۰ ص ۳۰۰

۳۷۔ زاد المعاد ج ۳ ص ۲۱۱

۳۸۔ البخاری ج ۱۰ ص ۲۲۲ مسلم ج ۱۴ ص ۱۷۴ کتاب السلام باب السحر

۳۹۔ سورۃ طٰہٰ کی آیات ۶۶ـ۶۹ میں اس کا تذکرہ گزر چکا ہے۔

۴۰۔ زاد المعاد ج ۴ ص ۲۴

۴۱۔ البخاری ج ۵ ص ۹۳ مسلم ج ۴ ص ۹۳

۴۲۔ ابوداؤد (۳۹۰۴) ابن ماجہ (۶۳۹) الصحیحۃ للالبانی (۳۳۸۷) صحیح سنن ابن ماجہ (۳۰۰۲)

۴۳۔ ہیثمی نے المجمع (ج ۵ ص ۱۰۳) میں کہا ہے کہ اس حدیث کو بزار نے روایت کیا ہے اور اس کے رجال صحیح بخاری کے رجال ہیں سوائے اسحاق بن ربیع کے اور منذری نے الترغیب (۴ ص ۵۳) میں کہا ہے کہ اس حدیث کی سند جید ہے اور البانی نے غایۃ المرام (۲۸۹) میں کہا ہے کہ یہ حدیث حسن لغیرہ ہے اور صحیح ہے۔

۴۴۔ ابن حبان اور البانی کی تحقیق غایۃ المرام (۲۹۱) میں کہتے ہیں کہ یہ حدیث حسن ہے اور صحیح ہے۔

۴۵۔ حافظ منذری الترغیب (ج ۴ ص ۵۳) میں کہتے ہیں کہ اس حدیث کو بزار اور ابو یعلیٰ نے ابن مسعود سے جید سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔

۴۶۔ شرح السنۃ ج ۱۲ ص ۱۸۸

۴۷۔ زاد المعاد ص ۱۲۵ ج ۲

۴۸۔ فتح الباری ص ۲۳۴ ج ۱۰

۴۹۔ المغنی ج ۱۰ ص ۱۰۴

۵۰۔ فتح المجید ص ۳۱۰

۵۱۔ بدائع الفوائد ج ۲ ص ۲۲۷

۵۲۔ شرح العقیدۃ الطحاویہ ص ۵۰۵

۵۳۔ تفسیر ابن کثیر ج ۱ ص ۱۴۷

۵۴۔ المفردات للراغب (سحر)

۵۵۔ مزید تفصیل کے لیے اس کتاب کا پہلا حصہ

۵۶۔ آکام المرجان ص ۹۶

۵۷۔ یہ حدیث اپنے شوہر [illegible]
ہے [illegible] ۹۳۵

۵۸۔ [illegible] (۱۲۸) کتاب [illegible]

۵۹۔ امام قرطبی نے شافعی کا یہی مسلک بیان کیا ہے جہاں تک مشہور مسلک ہے [illegible]
[illegible]
ہوئے گا۔

۶۰۔ تفسیر القرطبی ج ۲ ص ۴۸

۶۱۔ تفسیر القرطبی ج ۲ ص ۴۸

۶۲۔ المدونہ ج ۴ ص ۲۰۵

۶۳۔ تفسیر ابن کثیر ج ۱ ص ۱۴۴

۶۴۔ فتح الباری ج ۱۰ ص ۲۲۴

۶۵۔ المغنی ج ۱۰ ص ۱۱۵

۶۶۔ فتح الباری ج ۱۰ ص ۲۲۶

۶۷۔ فتح الباری ج ۱۰ ص ۲۲۶

۶۸۔ المغنی ج ۱۰ ص ۱۱۵

۶۹۔ المغنی ج ۱۰ ص ۱۱۴

۷۰۔ احمد ابوداؤد [illegible] فتح الباری ج ۱۰ ص ۲۲۳

۷۱۔ فتح الباری ج ۱۰ ص ۲۲۵

۷۲۔ المغنی ج ۱۰ ص ۱۰۳

۷۳۔ ابن کثیر ج ۱ ص ۱۴۵

۷۴۔ تفسیر ابن کثیر ج ۱ ص ۱۴۵

۷۵۔ روائع البیان ج ۱ ص ۸۵

۷۶۔ فتح الباری ج ۱۰ ص ۲۲۳

۷۷۔ فتح الباری ج ۱۰ ص ۲۲۳

۷۸۔ الاسراء ۸۲

۷۹۔ الصحیحة للالبانی (۱۹۳۱)

۸۰۔ مسلم' کتاب السلام' النووی ج ۱۴ ص ۱۶۹

۸۱۔ البقرة ۱۰۲

۸۲۔ مسلم ج ۱۴ ص ۱۷۵ مع النووی

۸۳۔ الجن ۹

۸۴۔ البخاری ج ۶ ص ۳۳۸' مسلم ج ۵ ص ۵

۸۵۔ الصحیحة للالبانی (۱۳۳۱)

۸۶۔ مسلم' کتاب السلام ج ۱۴ ص ۱۸۰

۸۷۔ جن ۱۹_۲۲

۸۸۔ البخاری ج ۱ ص ۳۵۷ فتح' مسلم ج ۵ ص ۲۹ نووی

۸۹۔ البخاری ج ۴ ص ۲۸۷

۹۰۔ البخاری ج ۳ ص ۲۵۰ فتح

۹۱۔ ابوداؤد (۳۸۵۴) اس کی سند کو امام نووی نے الاذکار (ص) میں اور البانی نے صحیح (۳۲۷۹) میں صحیح قرار دیا ہے۔

۹۲۔ البخاری ج ۳ ص ۲۸۲ فتح' مسلم ج ۳ ص ۱۷۵ نووی

۹۳۔ الترمذی' حسن صحیح

۹۴۔ ابو الشیخ' اس کی سند کمزور ہے۔

۹۵۔ المہذب ج ۱ ص ۳۴۹

۹۶۔ ابن ماجہ (۳۳۲۰/۳۳۰)' السنن الکبری للبیہقی (۲۵۰)' ابو داؤد (۸۹۲)

۹۷۔ الترمذی (۲۱۸۷)' مسلم (۲۱۵)

۹۸۔ فتح الباری ج ۱۰ ص ۲۳۳

۹۹۔ فتح الباری ج ۱۰ ص ۲۳۲

۱۰۰۔ مجموع الفتاوی ج ۱۹ ص ۲۴

۱۰۱۔ البخاری ج ۳ ص ۲۸۲ فتح' مسلم ج ۱۴ ص ۱۵۵ نووی

۱۰۲۔ البخاری ج ۱۰ ص ۲۴۹۔ کتاب الطب باب الدواء بالعجوۃ للسحر

۱۰۳۔ الطبرانی فی الاوسط' امام منذری نے الترغیب ج ۳ ص ۲۳ میں اس کی سند کو اچھا کہا ہے۔

۱۰۴۔ البخاری ج ۳ ص ۳۲۳ مع فتح' مسلم ج ۹ ص ۲۳ نووی

۱۰۵۔ صحیح ابو داؤد (۵۵۲)

۱۰۶۔ فتح الباری ج ۳ ص ۲۵ اور اس کی سند کو حافظ ابن حجر نے اچھا قرار دیا ہے۔

۱۰۷۔ البخاری ج ۱ ص ۲۶۰ فتح' مسلم ج ۲ ص ۲۰۷ نووی

۱۰۸۔ ابوداؤد' صحیح الکلم الطیب (۵۵)' اس کی سند صحیح ہے۔

۱۰۹۔ ابوداؤد' صحیح الکلم الطیب (۱۵۵)' اسنادہ حسن۔

۱۱۰۔ الطبرانی' البانی نے اس کی سند کو صحیح قرار دیا ہے۔

۱۱۱۔ البخاری ج ۲ ص ۳۹۰ طبع

۱۱۲۔ البخاری ج ۳ ص ۴۸۷ فتح

۱۱۳۔ البخاری ج ۹ ص ۳۳۸ فتح' مسلم ج ۱۷ ص ۱۷ نووی

۱۱۴۔ ابوداؤد ج ۱ ص ۱۲۷' امام نووی نے الاذکار (۴۶) میں اور شیخ البانی نے الکلم الطیب کی تخریج (۴۷) میں اسے صحیح قرار دیا ہے۔

۱۱۵۔ الترمذی ج ۵ ص ۱۴۲ حسن غریب صحیح

۱۱۶۔ ابوداؤد ج ۴ ص ۳۳۵' ترمذی ج ۵ ص ۱۵۴ حسن صحیح

۱۱۷۔ مسلم ج ۱۷ ص ۴۰ نووی

۱۱۸۔ تفسیر ابن کثیر ج ۲ ص ۴۸۵

۱۱۹۔ الفرقان

۱۲۰۔ تفسیر ابن کثیر ج ۳ ص ۳۱۰

۱۲۱۔ البخاری ج ۱۰ ص ۲۰۳' مسلم کتاب السلام باب الطب ج ۱۴ ص ۱۷۰ نووی

۱۲۲۔ ابن ماجہ (۳۵۰۸)' صحیح الجامع (۹۳۸)' الصحیحۃ (۵۳۷)

۱۲۳۔ مسلم کتاب السلام باب الطب والرقی ج ۱۴ ص ۱۷۰ نووی

۱۲۴۔ احمد ج ۶ ص ۴۳۸' ترمذی (۲۰۵۹)' حسن صحیح' ابن ماجہ (۳۵۰۱)' صحیح الجامع (۵۲۸۶)

۱۲۵۔ صحیح الجامع (۴۳۸۱)' الصحیحہ (۸۸۹)

۱۲۶۔ الصحیحہ (۱۲۵۰)

۱۲۷۔ صحیح الجامع (۲۱۳۴)' الصحیحہ (۱۲۳۹)

۱۲۸۔ صحیح الجامع (۱۴۰۰)' الصحیحہ (۷۴۷)

۱۲۹۔ البخاری ج ۱۰ ص ۱۷۰' مسلم (۲۱۹۵)

۱۳۰۔ مسلم (۲۱۹۶)

۱۳۱۔ البخاری ج ۱۰ ص ۱۷۱' مسلم (۲۱۹۷)

۱۳۲۔ مسلم (۲۱۹۸)

۱۳۳۔ تفسیر ابن کثیر ج ۱۰ ص ۳۱۰

۱۳۴۔ فتح الباری ج ۱۰ ص ۲۰۹

۱۳۵۔ البدایۃ، ج ۳ ص ۳۳۲

۱۳۶۔ زاد المعاد ج ۳ ص ۹۹۵

۱۳۷۔ بخاری کتاب الطب باب دعاء العائد للمریض مسلم کتاب السلام باب استحباب رقیۃ المریض

۱۳۸۔ الترمذی (۲۰۵۹)، ابن ماجہ (۳۵۱۱)، صحیح ابن ماجہ از علامہ البانی (۲۸۳۰)

۱۳۹۔ البخاری، مسلم

۱۴۰۔ احمد النسائی ابن ماجہ صحیح الجامع (۳۹۰۸)

۱۴۱۔ السنن للبیہقی، ج ۹ ص ۳۵۲

۱۴۲۔ مسلم ج ۵ ص ۳۲

۱۴۳۔ ابو داؤد (۳۸۸۰) وسندہ صحیح

۱۴۴۔ مسلم (۲۱۸۴)

۱۴۵۔ مسلم (۲۱۸۶)

۱۴۶۔ بخاری، مسلم

۱۴۷۔ البخاری باب المعوذات کتاب فضائل القرآن

ہماری دیگر کتب

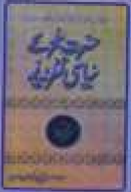

علم و عرفان پبلشرز
34 اردو بازار لاہور۔ فون: 7232336-7352332
E-Mail:ilmoirfanpublishers@hotmail.com